سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

(جمعتہ المبارک11، سوموار14، منگل15، بدھ16، جمعرات17-مارچ2011)
(یوم الجمع5، یوم الاثنین8، یوم الثلاثہ9، یوم الاربعاء10، یوم الخمیس11-ربیع الثانی 1432ھ)

پندرھویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد23:(حصہ اول):شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تئیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،11-مارچ2011

جلد 23:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3

3۔	ایوان کے عہدے دار ----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	9
5۔	نعت رسول مقبولﷺ ----------	10
6۔	چیئرمینوں کا پینل ----------	11
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7۔	وفاقی وزیر اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی کے قتل پر ایوان میں دومنٹ کی خاموشی ----------	12
	قرارداد	
8۔	وفاقی وزیر اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی کے قتل کی شدید مذمت اور ملزمان کی فوری گرفتاری کا مطالبہ ----------	13
9۔	قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال ----------	16
10۔	کورم کی نشاندہی ----------	29
11۔	قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال (۔۔۔جاری) ----------	30
	سوموار، 14-مارچ2011	
	جلد 23: شمارہ 2	
12۔	ایجنڈا ----------	41
13۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	43
14۔	نعت رسول مقبولﷺ ----------	44
	تعزیت	
15۔	سابقہ ایم این اے جناب خالد گھرکی، ایم پی اے مہر ارشاد احمد خان سیال کی والدہ ماجدہ اور سابقہ ایم پی اے سید پیر اقبال احمد شاہ کی وفات پر دعائے مغفرت ----------	45

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
48	سابق وفاقی وزیر اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی (مرحوم) کی جمہوری جدوجہد اور خدمات کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------	16۔
	منگل، 15۔مارچ2011	
	جلد 23: شمارہ 3	
82	ایجنڈا ------------	17۔
84	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	18۔
85	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	19۔
	پوائنٹ آف آرڈر	
86	صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ہڑتال سے متعدد مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	20۔
	سوالات (محکمہ تحفظ ماحولیات)	
95	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	21۔
	تحاریک استحقاق	
122	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	22۔
	بدھ، 16۔مارچ2011	
	جلد 23: شمارہ 4	
125	ایجنڈا ------------	23۔
127	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	24۔
128	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	25۔
	سوالات (محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)	

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
26۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	129
27۔	قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال (۔۔۔جاری)	-----------	130
28۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	-----------	132
29۔	قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال (۔۔۔جاری)	-----------	133
30۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	-----------	141
31۔	قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال (۔۔۔جاری)	-----------	143

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
32۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	-----------	145
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	156
	پوائنٹ آف آرڈر		
34۔	واٹر مینجمنٹ پنجاب کے ہڑتالی ملازمین کے مسائل حل کرنے کا مطالبہ	-----------	179
	تحاریک استحقاق		
35۔	ڈی پی او بہاولپور کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ اور منفی پراپیگنڈہ کے ذریعے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا	-----------	182
	پوائنٹ آف آرڈر		
36۔	حکومت کی جانب سے معزز ممبران حزب اختلاف کے جاری منصوبوں کو بند کرنے کی کوشش	-----------	183
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)		
37۔	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2011	-----------	197
38۔	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین پنجاب مصدرہ 2011	-----------	197
39۔	مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ 2011	-----------	198
40۔	مسودہ قانون قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ،		

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پنجاب مصدرہ2011	198
41۔	مسودہ قانون(ترمیم)(طبی امداد)زخمی افراد مصدرہ2011	199
42۔	مسودہ قانون(ترمیم)وبائی امراض پنجاب مصدرہ2011	199
43۔	مسودہ قانون(ترمیم)اٹارنی کے اختیارات مصدرہ2011	200
44۔	مسودہ قانون(ترمیم)ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب مصدرہ2011	200
45۔	مسودہ قانون(ترمیم)مخصوص دادرسی مصدرہ2011	200
46۔	مسودہ قانون(ترمیم)متولیان سرکار مصدرہ2011	201

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
47۔	مسودہ قانون(ترمیم)ازالہ حیثیت عرفی مصدرہ2011	201
48۔	قاعدہ144-اے کے تحت قواعد میں ترمیم کے لئے تحریک	213
	رپورٹیں(جو ایوان میں پیش ہوئیں)	
49۔	مسودہ قانون(ترمیم)اوقاف،مسودہ قانون(ترمیم)انتقال جائیداد اور مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم مصدرہ2011نمبر1تا3کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال،ریلیف واشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	214
50۔	مسودہ قانون(پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ)قرآن مجید پنجاب مصدرہ2011کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور واوقاف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	215
51۔	مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے مصدرہ2011کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	215
52۔	مسودہ قانون(ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ2011کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	216

53۔	مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت، مسودہ قانون (ترمیم) (خدمات کا ریکارڈ) روزگار مصدرہ 2011 کے نمبر 4 تا 5 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	216

جمعرات، 17۔مارچ 2011

جلد 23: شمارہ 5

54۔	ایجنڈا ------------	219
55۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	221
56۔	نعت رسولِ مقبول ﷺ ------------	222

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
57۔	لاہور میں دہرے قتل کے ملزم امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی اچانک رہائی کے متعلق حکومت پنجاب سے وضاحت کا مطالبہ ------------	224
58۔	صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ہڑتال سے متعدد مریضوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	234
	سوالات (محکمہ منصوبہ بندی وترقیات)	
59۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	240
60۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	247
	توجہ دلاؤ نوٹس	
61۔	لاہور ،ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر خاتون کی ہلاکت و دیگر تفصیلات ------------	279
	تحاریک استحقاق	
62۔	ڈی او (آر) لاہور کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ ------------	286

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
63۔	کسٹم کلکٹر اپیل کراچی کا معزز ممبر اسمبلی کا فون نہ سننا ------------	288
64۔	ٹی ایم او اور ایڈمنسٹریٹر سرگودھا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ ------------	289
65۔	وزیر قانون پنجاب کا قائد حزب اختلاف کے ممبران کو برے ناموں سے پکارنا ------------	290
66۔	کورم کی نشاندہی ------------	291
	تحاریک التوائے کار	
67۔	لاہور میں سٹیزن کمیونٹی کے فنڈ سے بنائے گئے بس شیلٹروں کی خراب حالت سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری) ------------	293
	پوائنٹ آف آرڈر	
68۔	صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ہڑتال سے متعدد مریضوں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری) ------------	295
	تحاریک التوائے کار(۔۔۔جاری)	
69۔	محکمہ ہوم کے زیر نگرانی تشکیل پانے والی فرانزک سائنس ایجنسی کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی مختلف مدات میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف ------------	300
	پوائنٹ آف آرڈر	
70۔	جاپان میں ہونے والی تباہی پر ان سے ہمدردی اور محبت کے اظہار کے لئے ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنے کا مطالبہ ------------	303
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون(جو متعارف ہوئے)	
71۔	مسودہ قانون(ترمیم)رجسٹریشن مصدرہ 2011 ------------	303

72- مسودہ قانون (ترمیم) جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہندو دستاویز مصدرہ 2011 ---------- 304
73- مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ مصدرہ 2011 ------------ 304
74- مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی اور مذہبی اوقاف مصدرہ 2011 ------------ 305
75- مسودہ قانون (ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ مصدرہ 2011 ----------- 305
76- مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ہندو قانون وراثت مصدرہ 2011 ------------ 305

رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)

77- تحریک التوائے کار نمبر 1038/10 اور نشان زدہ سوال نمبر 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی کارپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------- 306
78- تحاریک استحقاق نمبر 23،28 اور 32 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں ایوان میں پیش کیا جانا ------------ 306

رپورٹیں (میعاد میں توسیع)

79- تحاریک استحقاق نمبرز 08/51،23,28,31,42,50,57 اور 09/60، نمبرز 1,5,10,11,20,21,24,25,36,37 اور 10/38، نمبرز 2 اور 11/3 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 307

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
80-	لائیو سٹاک فارم خضرآباد سرگودھا کی موجودہ لیز رقم کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	308
81-	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(96)/2011/342. Dated. 5th March, 2011. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 11th March 2011 at 3:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the **SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA**
4th March, 2011 **GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،11-مارچ2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

تعلیم پر عام بحث

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
2۔	میاں یاور زمان، ایم پی اے	پی پی۔191
3۔	سردار محمد امان اللہ خان دریشک، ایم پی اے	پی پی۔249
4۔	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، ایم پی اے	ڈبلیو۔352

3۔ کابینہ

1۔ چودھری عبدالغفور : وزیر خوراک، صنعتیں، معدنیات و کانیں*

2۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت المال، محنت*

3۔ ملک ندیم کامران : وزیر زکوٰۃ و عشر، امداد باہمی اور بہبود آبادی

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (11تا31۔مارچ2011) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 3۔مارچ2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (11تا31۔مارچ2011) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ پنجاب اسمبلی نوٹیفکیشن نمبر No.PAP/Legis-1(50)/97/340 مورخہ 3۔مارچ2011 کو قائد حزب اختلاف مقرر کیا گیا۔

6

4۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی پروری و جنگلی حیات اور سیاحت و ترقی تفریحی مقامات، آبپاشی و قوت برقی

5۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر تجارت و سرمایہ کاری

6۔ ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر جیل خانہ جات

7۔ جناب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی خواتین، سماجی بہبود، خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*

8۔ رانا ثناء اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور، زکوٰۃ و عشر* ایس اینڈ جی اے ڈی، داخلہ، پبلک پراسیکیوشن، مواصلات و تعمیرات اور مال*

9۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن : وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و

سکول ایجوکیشن، خواندگی و

غیر رسمی بنیادی تعلیم،

ٹرانسپورٹ*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (11تا31۔مارچ2011) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 3۔مارچ2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (11تا31۔مارچ2011) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ پنجاب اسمبلی نوٹیفکیشن نمبرNo.PAP/Legis-1(50)/97/340 مورخہ 3۔مارچ2011 کو نیا قائد حزب اختلاف مقرر کیا گیا۔

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ چودھری عبدالرزاق ڈھلوں : مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

2۔ جناب کرم الٰہی بندیال : کوآپریٹوز

3۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ و عشر اور بیت المال
4۔	جناب ظفر اقبال ناگرا	:	ہاؤسنگ و شہری ترقی
5۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
6۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	تحفظ ماحولیات
7۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
9۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری و محصولات
10۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
11۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
12۔	جناب غلام نبی	:	کامرس و سرمایہ کاری
13۔	رانا محمد ارشد	:	سیاحت
14۔	جناب احسن رضا خان	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
15۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
16۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
17۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز و اشتمال اراضی

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر Legis:4-42/2009. مورخہ 31۔جنوری2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

18۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

19۔ چودھری ممتاز احمد ججہ : ایجوکیشن

20۔ جناب آصف منظور موہل : زراعت

21۔ جناب خلیل طاہر سندھو : انسانی حقوق و اقلیتیں

22۔ ڈاکٹر سعید الہیٰ : صحت

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک

سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرLegis:4-42/2009. مورخہ 31۔جنوری2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،11-مارچ2011

(یوم الجمع،5-ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر3 بج کر20 منٹ پر زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِo

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِيْ
هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾

سُوْرَةُ الأنبيَاء آيات 105 تا107

"اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہونگے۔ بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر سارے جہانوں کے لئے رحمت۔

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

ایسا تجھے ﷺ خالق نے طرحدار بنایا
یوسف کو تیرا طالبِ دیدار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار ﷺ کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار ﷺ بنایا
کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا
بے یار و مددگار جنہیں کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا تجھے یار و مددگار بنایا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔ جی، سیکرٹری اسمبلی!

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی-138
2۔	میاں یاور زمان، ایم پی اے	پی پی-191
3۔	سردار محمد امان اللہ خان دریشک، ایم پی اے	پی پی-249
4۔	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، ایم پی اے	ڈبلیو-352

شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کامران مائیکل صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ وفاقی وزیر اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی کی شہادت پر یہ ایوان دو منٹ کی خاموشی اختیار کرے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات کسی کو سنائی نہیں دی، آپ دوبارہ اپنی بات کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے"
اور "بی بی تیرے خون سے انقلاب آئے گا" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ڈاکو" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please Order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے"
اور "ایک زرداری سب پہ بھاری" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ڈاکو"
اور "ایک زرداری سو بیماری" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please Order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا فاؤنڈری بند کرو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ کامران مائیکل صاحب بڑی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں اس لئے میں تمام معزز ممبران سے گزارش کر رہا ہوں کہ ذرا مہربانی کریں اور اُن کی بات سنیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! پلیز ہاؤس in order کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ فرمائیں!

تعزیت

وفاقی وزیر اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی کے قتل

پر ایوان میں دو منٹ کی خاموشی

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی شہید جو شہادت نوش فرما گئے ہیں، اس معزز ایوان کے آگے میری استدعا ہے کہ اُن کی شہادت پر ہاؤس کے تمام ممبران کھڑے ہو کر دو منٹ کی خاموشی اختیار کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز اقلیتی ممبران وزیر اقلیتی امور جناب کامران مائیکل، پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو، جناب جوئیل عامر سہوترا، جناب پرویز رفیق، جناب طاہر نوید چودھری، رانا آصف محمود اور محترمہ نجمی سلیم جناب شہباز بھٹی کے قتل کے سلسلے میں احتجاجاً سپیکر ڈائس کے سامنے فرش پر براجمان ہوئے)

جناب سپیکر: میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ شہباز بھٹی کے قتل پر دو منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے اور اُن کے لئے ایک متفقہ قرارداد لائی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب شہباز بھٹی کے قتل پر دو منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "چور مچائے شور" اور "ڈاکو ڈاکو" کی نعرہ بازی)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ہم نے اس سلسلے میں قرارداد بنائی ہوئی ہے جسے میں آپ کی اجازت سے پڑھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پیش کریں۔

قرارداد

وفاقی وزیر اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی کے قتل کی شدید مذمت

اور ملزمان کی فوری گرفتاری کا مطالبہ

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان آل پاکستان مینارٹی الائنس کے چیئرمین و وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی (شہید) کے سفاکانہ قتل کی شدید مذمت کرتا ہے اور ان کے اہلخانہ و کارکنانِ (APMA) اور مسیحی برادری سے گہرے دُکھ اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہید حق شہباز بھٹی کے قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے اور دہشت گردی کے ان واقعات کو روکنے کے لئے حکومتی سطح پر جامع حکمت عملی اور ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس قرارداد کو تمام پارٹیوں کو متفقہ طور پر منظور کرنا چاہئے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان آل پاکستان مینارٹی الائنس کے چیئرمین و وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی (شہید) کے سفاکانہ قتل کی شدید مذمت کرتا ہے اور ان کے اہلخانہ و کارکنانِ (APMA) اور مسیحی برادری سے گہرے دُکھ اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہید حق شہباز بھٹی کے قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے اور دہشت گردی کے ان واقعات کو روکنے کے لئے حکومتی سطح پر جامع حکمت عملی اور ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان آل پاکستان مینارٹی الائنس کے چیئرمین و وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی (شہید) کے سفاکانہ قتل کی شدید مذمت کرتا ہے اور ان کے اہلخانہ و کارکنانِ (APMA) اور مسیحی برادری سے گہرے دُکھ اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہید حق شہباز بھٹی کے قاتلوں کو

فوری گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے اور دہشت گردی کے ان واقعات کو روکنے کے لئے حکومتی سطح پر جامع حکمت عملی اور ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہمارے لیڈر چودھری ظہیر الدین صاحب کھڑے ہیں انہیں بولنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ اُن کو ایک منٹ بات کرنے دیں اس کے بعد میں ٹائم دیتا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ میں اُن کو ضرور floor دوں گا لیکن پہلے جو بات کر رہے ہیں اُن کو تو بات کر لینے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! جس طرح قومی اسمبلی میں جناب شہباز بھٹی (شہید) کو خراج عقیدت اور اُن سے یکجہتی کرتے ہوئے دو دن debate کے لئے رکھے گئے تھے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں بھی اُن کی شخصیت اور شہادت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ٹائم مختص کیا جائے تاکہ اُن کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایوان میں موجود نمائندگان اُس پر بات کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، ہم اُن کے لئے ٹائم ضرور مختص کرتے ہیں لیکن چودھری صاحب کی بات سننے کے بعد میں آپ کو floor دوں گا۔ جی، چودھری صاحب!

(اس مرحلہ پر محترمہ آمنہ الفت، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ صغیرہ اسلام، محترمہ نجمی سلیم اور محترمہ طیبہ ضمیر احتجاجاً سپیکر ڈائس کے سامنے فرش پر براجمان ہو گئیں)

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایوان کی جانب سے راجہ ریاض صاحب کو اپوزیشن لیڈر منتخب ہونے اور اپنی Chair پر charge لینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں نیز اُن کو اپوزیشن بنچوں پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، میں بھی راجہ ریاض صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ایوان نہایت ہی اعلیٰ روایات کا حامل رہا ہے اور اپوزیشن لیڈر وزیر اعلیٰ صاحب کا counterpart ہے۔ اس طریقے سے راجہ ریاض صاحب سے میری یہ خواہش اور تجویز ہو گی کہ جس طرح سے پیپلز پارٹی کے وزیر اعظم جناب یوسف رضا گیلانی روزانہ قومی اسمبلی میں آکر بیٹھتے ہیں اور تمام issues پر جواب دیتے ہیں اسی طرح راجہ ریاض صاحب اپنی ٹیم کے ساتھ روزانہ اپنی Chair پر آکر issues کو پیش کیا کریں۔ اسی طرح میں راجہ ریاض صاحب سے یہ بھی کہوں گا کہ روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہنے کے لئے آخری حد تک چلے جائیں۔ اگر ایوان بہتر انداز میں چلتا ہے تو بہتری ہوتی ہے لیکن اگر ایوان بُرے انداز سے چل رہا ہے اور بُری روایات کو جنم دے رہا ہے تو اُس ایوان کو اُس وقت تک نہیں چلنے دینا چاہئے جب تک کہ وہ صحیح روایات کی طرف نہیں آتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جب یہاں حکومت وجود میں آئی تو اُس وقت پیپلز پارٹی نے مسلم لیگ (ن) کو اعتماد کا ووٹ دیا تھا۔ اب جب مسلم لیگ (ن) نے پیپلز پارٹی کو علیحدہ کر دیا ہے تو اخلاقی طور پر ان کے علیحدہ ہو جانے کے بعد یہاں پر حکومت کو اعتماد کا ووٹ لینا چاہئے ورنہ اقلیتی حکومت یہاں پر rule کرتی رہی تو تمام اقدامات غیر آئینی اور غیر قانونی ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہاں پر جو قرارداد پیش کی گئی ہے اس حوالے سے میں عرض کروں گا کہ ایک نہایت ہی اندوہناک اور بہت ہی دکھ بھرا واقعہ ہوا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ذمہ داری جن لوگوں پر ہے اُن کا پردہ چاک ہونا چاہئے اور اُن کے چہرے سامنے آنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی کہوں گا کہ پاکستان کے اندر سب سے بڑے 65 فیصدی صوبہ کی ترجیحات کو صحیح کیا جائے اور لوگوں کی جان، مال اور عزت کے تحفظ کو priority No.1 پر لے کر آیا جائے۔ ہم اس واقعہ کی مذمت کرتے ہیں اور شہباز بھٹی کے لواحقین کے ساتھ اظہارِ ہمدردی کرتے ہیں۔ بہت شکریہ

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو ڈاکو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، "ڈاکو"
اور معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "چینی چور، چینی چور" کے نعرے
لگائے گئے جبکہ معزز خواتین ممبران حزب اختلاف نے اپنی نشستوں
سے کھڑے ہو کر اپنی انگلیوں پر رکھے ہوئے چھوٹے چھوٹے "لوٹے" بھی لہرائے)

جناب سپیکر: معزز ممبران! قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں تو میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور ان کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا۔ آپ جانتے ہیں کہ اس ملک میں ایک آمر نے قبضہ کر کے میاں محمد نواز شریف صاحب اور محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کو اس ملک سے باہر جانے پر مجبور کیا جس کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے میاں محمد نواز شریف صاحب سے رابطہ کر کے اس چیز پر معاہدہ کیا کہ ہم اکٹھے ہو کر سیاسی جدوجہد شروع کر کے ایک آمر کو ملک سے نکالیں۔ اس کے بعد میثاق جمہوریت پر دستخط ہوئے اور محترمہ بے نظیر بھٹو شہید خود پاکستان آئیں اور میاں محمد نواز شریف صاحب کو بھی پاکستان میں لے کر آئیں۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹ، جھوٹ" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): میاں محمد نواز شریف صاحب نے اپنے دس سالہ معاہدے کو پوری قوم کے سامنے مانا اور اس معاہدے سے پہلے میاں محمد نواز شریف صاحب اس ملک میں تشریف لے آئے اور انہوں نے اپنی سیاسی جدوجہد شروع کی اور پرویز مشرف کو الیکشن کروانے پر مجبور کر دیا۔ اسی دوران محترمہ بے نظیر بھٹو پر راولپنڈی میں قاتلانہ حملہ ہوا جس میں وہ اپنے ساتھیوں سمیت شہید ہو گئیں۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بی بی ہم شرمندہ ہیں،
تیرے قاتل زندہ ہیں" اور "ڈاکو، ڈاکو" کے نعرے جبکہ معزز ممبران حزب اختلاف نے
اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی شروع کر دی)

جناب سپیکر: میں ایک بار پھر اس House کے معزز ممبران سے کہتا ہوں کہ وہ نعرے بازی نہ کریں اور تحمل سے بیٹھ کر قائد حزب اختلاف کی بات سنیں۔ مہربانی کر کے اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔(شور وغل)

میں اس معزز ایوان کے ممبران کو دوبارہ پھر درخواست کر رہا ہوں کہ مہربانی کر کے قائد حزب اختلاف کو interrupt نہ کریں اور ان کی بات سنیں۔ محترمہ! تشریف رکھیں۔(شور وغل)

میں آپ کو بار بار تنبیہہ کر رہا ہوں اور بتا رہا ہوں کہ قائد حزب اختلاف جب بات کر رہے ہوں تو انہیں interrupt نہ کریں اور اس ایوان کو مذاق نہ بنائیں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں مسلم لیگ (ن) کے ممبران سے گزارش کروں گا کہ آپ کے سامنے بیٹھی ہوئی اپوزیشن کے ساتھ آپ جو طریقہ اپنا رہے ہیں تو اس طریقے سے آپ انہیں اس طرح دبا نہیں سکتے اور جب میاں محمد شہباز شریف صاحب اس ایوان میں آئیں گے تو پھر ہمیں بھی یہ کرنا آتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کے منہ سے یہ بات اچھی نہیں لگتی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): محترمہ کی شہادت کے بعد میاں محمد نواز شریف نے الیکشن کا بائیکاٹ کیا، ہمارے قائد جناب آصف علی زرداری، میاں محمد نواز شریف کے پاس گئے اور انہوں نے میاں محمد نواز شریف کو request کر کے مجبور کیا کہ آپ بائیکاٹ نہ کریں اس سے جمہوریت مضبوط نہیں ہو گی۔ اس طرح سے انہوں نے بائیکاٹ ختم کیا، چاروں صوبوں میں الیکشن ہوئے اور اس الیکشن کے نتیجے میں یہ معزز ایوان منتخب ہوا۔ اس کے بعد جناب آصف علی زرداری صاحب نے مسلم لیگ (ن)، میں باقی صوبوں یا وفاق کی بات نہیں کرتا، مسلم لیگ (ن) کو کہا کہ میثاق جمہوریت کے تحت آپ کی پنجاب میں سیٹیں زیادہ ہیں۔یہاں پر آزاد ممبران بیٹھے ہیں وہ میری بات کی گواہی دیں گے کہ ان سے کسی پارٹی نے رابطہ نہیں کیا اور آزاد ممبران مسلم لیگ (ن) کے ساتھ شامل ہوئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنے 108 ممبران کے ساتھ مسلم لیگ (ن) کو دعوت دی کہ آپ یہاں پنجاب میں حکومت بنائیں ہم آپ کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ اس طرح سے یہ حکومت میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں رواں دواں ہوئی۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور ہماری قیادت نے 108 ممبران کے ساتھ اختیارات نہ ملنے کے باوجود تین سال بھرپور طریقے سے مسلم لیگ (ن) کا ساتھ دیا۔ جب ہم وہاں بیٹھے ہوتے تھے تو مسلم لیگ (ن) والے میرے بھائی کہتے تھے کہ آپ اپوزیشن میں کیوں نہیں چلے جاتے؟ ہم ان کی باتیں اور

مشورہ بڑی خندہ پیشانی سے سنتے تھے لیکن ان کو یہ نہیں پتا کہ ہم لوگ اپنی قیادت کے حکم کے پابند ہیں۔ اس حکم کے تحت ہم نے اپنے کندھوں پر وزن اٹھا کر اور تین سال تک اپنی زبانیں بند کر کے میاں محمد شہباز شریف کو فری ہینڈ دیا۔ پوری حکومتی مشینری اس بات کی گواہ ہے اور میرے ساتھی وزراء اس چیز کے گواہ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کو نیچے کریں، ایسے نہ کریں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): ہمارے پاس اختیارات نہ ہونے کے باوجود ہم نے بھرپور ساتھ دیا، ہمارے پیپلز پارٹی کے وزراء بھرپور تعاون کرتے رہے اور اللہ کا شکر ہے، ہم نے شکرانے کے نفل بھی پڑھے کہ ہماری ان سے جان چھوٹی۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمیں اپنی لیڈرشپ پر بھی فخر ہے کہ انہوں نے ہمیں اس طریقے سے علیحدہ کیا کہ آج پندرہ دن ہو گئے ہیں میڈیا (ن) لیگ کی جان چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ قوم کی ہر انگلی ان کی طرف اٹھ رہی ہے کہ انہوں نے میثاق جمہوریت کو دفن کیا اور یہ اٹھارھویں ترمیم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے جو غیر اخلاقی حرکت کی ہے اس پر ان کے سر شرمندگی سے جھک گئے ہیں۔ انہوں نے ایسا کام کیا ہے۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آپ ان کی بات سنیں، ان کی بات کیوں نہیں سنتے، کیا آپ میں بات سننے کی ہمت نہیں ہے؟ آپ ان کی بات سن کر پھر جواب دیجئے گا۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): ہمیں خوشی ہے کہ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں۔ میں یہ واضح کر دوں کہ ہم یہاں پر ایک مثبت role ادا کریں گے اور صوبے میں ون مین شو نہیں چلنے دیں گے۔ ہمارا سب سے پہلا مطالبہ یہ ہے کہ جو وزراء اُدھر بیٹھے ہیں ان کو مکمل اختیارات دیئے جائیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ پارلیمانی سیکرٹریز کو اختیارات دیئے جائیں۔ ہماری پوری کوشش ہو گی کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت صوبہ پنجاب میں اپنے پانچ سال پورے کرے۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔۔ محترمہ! آپ سیٹ پر بیٹھیں، کیا کر رہی ہیں؟ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر ایک دوسرے کے خلاف نعرہ بازی کرتے رہے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ ان کی بات تحمل سے سنیں پھر جواب دیجئے گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہاں پر پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت چل رہی تھی۔ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ ایک سیاسی جماعت کو۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: ان کی باتیں غور سے سنیں پھر آپ کو جواب دینا ہوگا۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں، آپ کیا کرتی ہیں؟ جی، راجہ ریاض صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جب یہ حکومت چل رہی تھی اور انتہائی افسوس کی بات ہے کہ میاں محمد نواز شریف صاحب جب ملک میں واپس آئے تو انھوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ یہاں پر اصولوں کی سیاست ہوگی، اٹھارھویں ترمیم ہوئی، این ایف سی ایوارڈ ہوا اور یہ بھی معاہدہ طے ہوا تھا کہ کسی پارٹی کے ممبران کو کوئی دوسری پارٹی نہیں لے گی۔(شور وغل)

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ تین سال عیاشی کر کے اب ایسے کہہ رہے ہیں۔ ان کے منہ سے نپل نکلی ہے تو اب یہ چلا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ اچھا نہیں کر رہے۔ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔

(اس مرحلہ پر لوٹے، لوٹے کی نعرہ بازی)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو اجازت نہیں دی ہے۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! تمام مینارٹی ممبران آج یہاں نیچے بیٹھ کر اپنا احتجاج ریکارڈ کروا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ جو آج ہماری بات سننے کو تیار نہیں ہیں، آج ان محرکات پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں جن کی وجہ سے ہمارے وفاقی وزیر شہباز بھٹی صاحب مارے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اس موقع پر سب سے بڑی بات یہاں پر کرنے کی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر ہم تمام مینارٹی ممبران متحد و متفق ہو کر یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اس پر ٹائم فراہم کریں۔ اگر آج کا یہ ماحول اس طرح چلنا ہے تو آپ سے گزارش ہے کہ سوموار کے دن اس پر بحث کی اجازت دی جائے تب تک میں سمجھتا ہوں کہ ہم تمام مینارٹی ممبران جو ہیں وہ ان ماتم کی صفوں کا اظہار کرتے ہوئے یہاں پر اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں گے۔(شور وغل)

جناب سپیکر: معزز ممبران آپ میری بات سنیں گے؟ دیکھیں، ابھی لیڈر آف دی اپوزیشن بول رہے ہیں ان کے بعد مینارٹی کے بھائی شہباز بھٹی صاحب کے بارے میں بات کریں۔

معزز اقلیتی ممبران: سوموار کو بات کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگر آج بات نہیں ہو سکتی تو پھر سوموار کو کریں۔ ابھی Question Hour بھی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس کے بعد میاں محمد شہباز شریف صاحب کی قیادت میں مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی مفاہمت کے ساتھ یہاں پر کام کر رہے تھے لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے خواجہ حسان صاحب کی ڈیوٹی لگائی کہ آپ لوٹے بنائیں اور لوٹے بنا کر ایک گروپ کو تشکیل دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے، بڑے افسوس کی بات ہے۔ (قطع کلامیاں)
دیکھیں، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر خواجہ عمران نذیر اپنی نشست سے کھڑے ہو کر خواتین ممبران کی نعرہ بازی کا جواب دیتے رہے)

جناب سپیکر: خواجہ صاحب!۔۔۔ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)
آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ مجھے آپ کو بار بار کہتے ہوئے بھی شرم آ رہی ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ آپ راجہ صاحب کی بات سنیں۔ ان کے بعد آپ نے جواب دینا ہے۔ پوری تیاری سے آپ بھی ان کا جواب دیں۔ آپ مہربانی فرمائیں۔ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں اور interruption نہ کی جائے۔ جی، راجہ صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ دیں۔ آپ بے شک راجہ ریاض صاحب سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: نوانی صاحب! آپ ابھی بیٹھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، آپ جاری رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم بڑی مفاہمت کے ساتھ صوبہ پنجاب میں کام کر رہے تھے اور مجھے نہیں سمجھ آتی۔ پوری قوم اس بات پر حیران ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے جو سینئر لوگ ہیں وہ بھی اس چیز پر پریشان ہیں اور پوری قوم بھی پریشان ہے کہ کہاں گئی میاں محمد نواز شریف صاحب

کی وہ اخلاقیات، کہاں گئی وہ اصولی سیاست اور کہاں گئی میاں صاحب کی commitment قوم کے ساتھ کہ ہم اب لوٹے نہیں بنائیں گے ؟(شور وغل)

پوری قوم پریشان ہے۔ مسلم لیگ(ن) کی قیادت۔۔۔

ملک محمد وارث کلو: ہم ان کے کالے کرتوتوں کی وجہ سے الگ ہوئے ہیں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): مسلم لیگ(ن) کی سینئر قیادت پریشان ہے۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پوری قوم پریشان ہے کہ اس ملک میں جمہوریت پھل پھول رہی تھی۔۔۔(قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): راناصاحب! پلیز! ان کو چُپ کرائیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوری قوم پریشان ہے کہ میاں محمد نواز شریف صاحب نے یہ کیا کیا؟ جب وہ باہر سے ملک میں آئے تو انہوں نے جو قوم سے وعدے کئے تھے، جو قوم سے commitment کی تھی، آج لوگ دیکھ رہے ہیں کہ میاں محمد نواز شریف ان سب کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور آج ایک لوٹا فاؤنڈری بنا کر اس میں سے لوٹے نکال رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جھوٹے، چور، لٹیرے کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please. No please, no.

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پنجاب کی اقلیتی حکومت کو جس کے پاس پورے ممبران نہیں ہیں، ہم نے میاں محمد شہباز شریف کو یہ نہیں کہا کہ آپ اعتماد کا ووٹ لیں، ہم نے میاں محمد شہباز شریف کو یہ نہیں کہا کہ آپ کے خلاف کوئی عدم اعتماد کی تحریک آئے گی، ہم تو اس چیز پر پریشان ہیں کہ انہوں نے یہ کیا کیا ہے اور قوم بھی اس چیز پر پریشان ہے کہ انہوں نے یہ کیا کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ایک زرداری، سو بیماری کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please. No, no, no interruption.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): سپیکر صاحب! ایہناں نوں چپ کرالو ورنہ اسیں اج ایہناں نوں وی بولن نئیں دیناں۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، آپ اچھی روایت قائم کریں۔آپ کی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم ان کے ساتھ تین سال رہے ہیں اور تین سال کے عرصے میں ہم نے ان کے ساتھ کام کیا ہے۔ میں آج ایک دفعہ پھر میاں محمد شہباز شریف صاحب کو ایک بھائیوں والا مشورہ دیتا ہوں کہ میاں صاحب آپ نے یہ جو چوزے چوری کئے ہیں یہ واپس کریں، یہ آئین اور قانون کی خلاف ورزی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"این آر او ٹھاہ" اور "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): آپ نے جو چوزے چوری کئے ہیں یہ چودھری شجاعت کے ڈربے میں ڈالیں اگر آپ کو ووٹوں کی ضرورت ہے تو ہم اپوزیشن میں بیٹھ کر آپ کو ووٹ دیں گے۔ ایک دفعہ پھر میں رانا ثناء اللہ صاحب اور سردار ذوالفقار صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ جیسے سمجھدار لوگوں کے ہوتے ہوئے مسلم لیگ (ن) نے جو چوزے چوری کرنے کی روایت شروع کی ہے اس کو ختم کریں۔ یہ جمہوریت کے بھی خلاف ہے، آئین کے بھی خلاف ہے اور یہ قانونی طور پر بھی غلط ہے۔ میں آپ سے اس ملک کی جمہوریت کے لئے، اس ملک میں آئین کی بالادستی کے لئے اور اخلاقی اقدار کے لئے، اس ملک کے اٹھارہ کروڑ عوام کی طرف سے اپیل کرتا ہوں کہ یہ چوری کے چوزے واپس کر دیں اور اگر آپ نے یہ چوری کے چوزے واپس نہ کئے تو ہم آپ پر پرچہ بھی کروائیں گے اور اگر یہ چوری کے چوزے چودھری شجاعت کے ڈربے میں نہیں ڈالیں گے تو ہم اس ہاؤس میں ان کو بات نہیں کرنے دیں گے۔ چوری کے چوزوں نے وزیر بننے کے لئے جب سازش شروع کی تو گورنر نے کہا کہ یہ غیر آئینی ہے، ہم ان سے حلف نہیں لیں گے پھر ان لوٹوں نے پریس کانفرنس کی کہ ہم کوئی وزارت نہیں لیں گے، اگر وزارت نہیں لینی تو ادھر لینے کیا گئے ہو؟ ہمارے انکار کے بعد ان لوٹوں کے منہ پر جو کالک لگی تھی انہوں نے اعلان کیا کہ ہم وزارتیں نہیں لیں گے۔ اصل story یہ ہے کہ گورنر نے کہا تھا کہ یہ غیر آئینی ہے میں ان لوٹوں سے حلف نہیں لوں گا۔ (شور و غل)

مجھے انتہائی دُکھ ہو رہا ہے کہ پچھلے پانچ سال اس سیٹ پر بیٹھ کر میں اور رانا ثناء اللہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار نے مختلف قسم کے بینرز اٹھائے اور نعرہ بازی کی)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ بینرز نیچے کریں ورنہ ہم وہ وہ لکھ کر لائیں گے کہ یہ یاد رکھیں گے ان سے کہیں کہ اپنی اوقات میں رہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئی ایسا بینر نہ اٹھائے۔ ملک صاحب! اِن سے بینر لے کر آئیں۔ جی، آپ نے بالکل کوئی بینر نہیں اٹھانا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو لوٹے گو" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "این آر او ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ایک دو، ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ تشریف رکھیں پلیز۔ دیکھیں، میں دونوں اطراف کو ہی کہہ رہا ہوں۔ مہربانی کریں کہ آپ اس قسم کے پمفلٹ اور پرمٹ اٹھائیں، نہ کسی کو دکھائیں۔ آپ کی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! پہلے ساتھیوں کو تھوڑا سا سمجھا لیں تو بہتر ہے۔ اس قسم کی حرکات اچھی نہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے ہوا تھا کہ قیادت چاہے مسلم لیگ (ن) کی ہو، پیپلز پارٹی کی ہو یا (ق) لیگ کی ہو ان کے خلاف کوئی بات نہیں ہو گی۔ اگر کسی نے ہماری قیادت کے بارے میں بات کرنے کی کوشش کی تو میں یہ بہت واضح message دے رہا ہوں کہ پھر ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے اور جو کچھ ایم کیو ایم نے وفاق میں، قومی اسمبلی میں کیا ہے اگر ہماری قیادت کے خلاف ایک لفظ بھی بولا تو ایم کیو ایم والے الفاظ پھر سننا پڑیں گے۔ وہ الفاظ جو ایم کیو ایم نے کہے ہیں وہ انہیں بھی پتا ہے لیکن ہم quote نہیں کرنا چاہتے۔ اب آپ اپوزیشن کو کمزور نہ سمجھیں، آپ کی یہ غلط فہمی ہے کہ آپ اپوزیشن کو دبا لیں گے۔ اس اپوزیشن کو کوئی نہیں دبا سکتا۔ پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کی آواز اس اپوزیشن نے اٹھانی ہے اور ان کو سننا پڑے گی۔

جناب سپیکر! آج آپ نے بھی انتہائی غیر آئینی کام کیا ہے حالانکہ آپ کا عہدہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا اور ہم اس عہدے کی بڑی عزت کرتے ہیں۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ اذان عصر ہو رہی ہے۔ آدھ گھنٹہ کے لئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے لئے آدھ گھنٹہ تک کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 36 منٹ
پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، راجہ ریاض صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اپنی اپیل پوری قوم کے سامنے میاں محمد نواز شریف صاحب اور میاں محمد شہباز شریف صاحب سے کر چکا ہوں کہ وہ 18 کروڑ عوام سے کئے گئے وعدے نہ توڑیں اور وعدہ خلافی نہ کریں۔ اگر انہیں ممبران کی ضرورت پڑی تو پاکستان پیپلز پارٹی کا کاندھا حاضر ہے اور ہم اپنا کاندھا پیش کریں گے لیکن خدا کے لئے یہ "لوٹا کریسی" نہ کریں۔ 1998 میں جہانگیر کرامت صاحب سے اس بات پر میاں محمد نواز شریف کی لڑائی ہوئی تھی کہ انہوں نے یہ بات کی تھی کہ "فوج اور عدلیہ" کو سیاست دانوں کے ساتھ بیٹھنا چاہئے" (شیم، شیم)

میاں محمد نواز شریف صاحب نے جہانگیر کرامت کو صرف اس بات پر کہ "فوج اور عدلیہ کو سیاست دانوں کے ساتھ بیٹھنا چاہئے" گھر بھیج دیا تھا۔ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ آج وہی بات میاں محمد شہباز شریف صاحب نے کی ہے اور میں میاں محمد نواز شریف صاحب سے کہوں گا کہ ---- (شور وغل)

MR. SPEAKER: Order please Order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے معزز ممبران
حزب اختلاف کی طرف ٹشو پیپر پھینکے گئے)

MR. SPEAKER: Order please Order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"حیرت ہے بھئی حیرت ہے، نواز شریف بے غیرت ہے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، تشریف رکھیں---

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف نے
جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے آکر نعرہ بازی کرنا شروع کر دی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ دیکھیں، میں آپ کو بار بار منع کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "لوٹے ٹھاہ"
اور معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"جس نے اپنی بیوی ماری، ہائے زرداری ہائے زرداری" کی نعرہ بازی)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بی بی ہم شرمندہ ہیں
تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں آپ کو بار بار اس بات سے منع کر رہا ہوں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جیئے بھٹو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: معزز ممبران! (قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے آوازیں "زرداری" بھٹو نہیں ہے
"نواز شریف ساڈا شیر اے باقی سب ہیر پھیر اے" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please Order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "نعرہ بھٹو، جیئے بھٹو"
کی مسلسل نعرہ بازی اور معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "
میاں تیرے جان نثار بے شمار بے شمار" کی مسلسل نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ دونوں طرف کے ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں دونوں طرف سے آپ لوگوں نے احتجاج اپنے اپنے حساب سے کر لیا ہے اور یہ مناسب تو نہیں ہے لیکن پھر بھی قابل برداشت ہے۔ (شور وغل)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ قائد حزب اختلاف اپنی تقریر فرما رہے ہیں تو میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ کوئی interruption نہ کرے۔ میں کسی کو interruption کی اجازت نہیں دوں گا۔ آپ لوگوں کی بڑی مہربانی۔ جی، راجہ صاحب!

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نوانی صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ ذرا ان کی بات سن لیں۔ جی، نوانی صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس پورے ہاؤس سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں---

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے، لوٹے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے۔ آپ کا حکم ہے اور پھر آپ ہی خراب کر رہے ہیں۔ جی، سعید اکبر صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں بڑے افسوس سے یہ بات کرتا ہوں کہ اٹھارہ کروڑ عوام کی نظر اس ہاؤس پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، دُنیا دیکھ رہی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: آیا ہم اس جمہوری نظام کے لئے کچھ contribute کر رہے ہیں جس کے لئے تمام لیڈر شپ نے اتنی قربانیاں دی ہیں، آیا ہم اس نظام کے لئے کوئی بہتری لا رہے ہیں اور کیا ہم یہ دِکھانا چاہتے ہیں کہ ہم اس قابل نہیں ہیں کہ ہم یہ نظام چلا سکیں؟ یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے کہ یہاں alliance میں حکومتیں چلتی ہیں پھر وہ alliance ٹوٹتے ہیں، لوگ اپوزیشن میں بیٹھتے ہیں۔ اپوزیشن کا right ہے اگر ہم نے اس طرح کا behaviour دِکھایا تو مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پھر ہم خود پچھتائیں گے اور یہ وقت ہمارے ہاتھ نہیں آئے گا۔ ہم سارے ذمہ دار لوگ ہیں، ہمیں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا ہوگا اگر نہیں کیا تو آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی اور میری تمام ممبران سے پُرزور گزارش ہے کہ جس طرح ہاؤس کا decorum ہے اس کے مطابق ہر آدمی اپنی بات کرے اور پھر دوسرا اس کا جواب دے۔ جب یہ وقت ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا تو پھر ہم سب پچھتائیں گے۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔ جی، لیڈر آف دی اپوزیشن!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: ہاؤس کا decorum لوٹوں سے نہیں چلے گا۔ لوٹا گردی ختم کریں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ڈاکٹروں کی تنخواہیں بڑھائی جائیں۔ میں اس پر اپنا احتجاج ریکارڈ کراتی ہوں اور اس پر واک آؤٹ کرتی ہوں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اتنے زیادہ شور میں مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ ابھی جب میں ایوان میں اظہار خیال کر رہا تھا تو میں نے کہا تھا کہ

میری میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف سے گزارش ہے کہ وہ یہ چوزے جو چوری کئے ہیں واپس کر دیں اور اگر یہ چوزے واپس کر دیں گے تو اُس سے اس ہاؤس کا ماحول بھی بہتر ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ کرنا چاہوں گا کہ اگر مسلم لیگ (ن) کو ووٹوں کی ضرورت پڑی تو جتنے ووٹ انہیں چاہئے ہوں گے وہ پاکستان پیپلز پارٹی انہیں دے گی لیکن اگر یہ چوزے اسی ڈربے میں رکھیں گے تو پھر اس ہاؤس میں اس طرح کے مسائل کھڑے ہوتے رہیں گے۔ آگے میں نے بڑی تفصیل سے بات کرنی ہے کہ میاں محمد شہباز شریف کی تین سال کی حکومت میں صرف لاہور شہر کے اندر روزانہ دو سو ڈکیتیاں ہو رہی ہیں اور کرائم ریٹ 25 فیصد بڑھا ہے۔ 34۔ارب روپیہ سستی روٹی سکیم میں پنجاب حکومت نے ہڑپ کیا۔ آج ڈاکٹر سڑکوں پر ہیں، مریض سڑکوں پر ہیں کتنی بد قسمتی کی بات ہے کہ پاکستان بننے کے بعد آج تک ایسا نہیں ہوا کہ رول نمبر سلپ کا issue بنے لیکن ان کی جو good governance بلکہ کُھڈ گورننس ہے اس نے بچوں کی Roll No. Slips بھی ہڑپ کر لیں۔ کلرک بھی ہڑتال پر ہیں۔ صوبے میں مہنگائی اور بے روزگاری اپنی انتہا پر ہے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: سُنتے جائیں، سُنتے جائیں۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ سُنیں پھر آپ جواب دیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): آشیانہ سکیم جو بنائی گئی وہاں کے engineers نے لکھ کر دے دیا ہے کہ یہاں زیر زمین پانی بہت اوپر ہے یہ سکیم نہیں بن سکتی۔ عوام کا اربوں روپیہ اکٹھا کر لیا اور اب یہ سکیم بن نہیں سکتی۔ اسی طرح دانش سکول ہیں، پنجاب کے تقریباً سولہ سو سکول ہیں جن کی چھت نہیں ہے، چار دیواری نہیں ہے یہ میرے معزز بھائی اس چیز کی گواہی دیں گے کہ ہمارے حلقوں میں سات، آٹھ سکول ضرور ایسے ہیں جن کی چھت نہیں ہے، چار دیواری نہیں ہے ان بچوں کا کیا قصور ہے؟ اگر پورے پنجاب کے سکولوں کی سہولتیں صوبائی حکومت نے پوری کر دی تھیں تو وہ ضرور دانش سکول کھولتے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن ابھی بچے چھت کو ترس رہے ہیں اور پنجاب حکومت دانش سکولوں پر اربوں روپیہ ضائع کر رہی ہے۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

محترمہ ساجدہ میر: جنگل کا جو شیر ہے ساری اس کی ہیر پھیر ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن بول رہے ہیں میں نے ان کو floor دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! چودھری پرویز الٰہی نے لاہور میں ایک ٹرین کا منصوبہ شروع کیا تھا اس پر دستخط ہو گئے تھے ایک بیرونی کمپنی نے تمام خرچ کرنا تھا۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: بات سُنئے گا، آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): تمام خرچ اس کمپنی نے کرنا تھا اور اس سے روزانہ تیس ہزار لوگوں کو فائدہ ہونا تھا لیکن بد قسمتی سے One Man Show والے جو وزیر اعلیٰ ہیں انہوں نے کسی سے مشورہ کئے بغیر وہ منصوبہ ختم کر دیا۔ اس وقت پنجاب 485- ارب روپے کا مقروض ہے۔ 7- ارب روپے صرف پنجاب حکومت نے واپڈا کی کمپنی LESCO کو دینا ہے ان حالات میں یہ صوبہ One Man Show بلکہ ڈاکٹر توقیر کی نالائقیوں کی وجہ سے، ڈاکٹر توقیر نے جو ہمارے وزیر اعلیٰ کو یرغمال بنایا ہوا ہے ان کی وجہ سے اس صوبہ کا ہر محکمہ مقروض ہے، تنخواہیں نہیں مل رہیں، ٹھیکیداروں کو رقم نہیں مل رہی اور ایک ڈاکٹر توقیر پورا صوبہ چلا رہا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف کی کوئی سیاسی ٹیم نہیں ہے۔ میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف کی کوئی سیاسی مشاورتی ٹیم نہیں ہے۔ میاں محمد شہباز شریف اگر کسی کی بات سُنتے ہیں تو وہ صرف اور صرف ڈاکٹر توقیر ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم وزراء کو اختیارات بھی لے کر دیں گے اور وہ معزز ایم پی ایز جن کی ڈاکٹر توقیر تذلیل کرتا ہے اب ہم دیکھیں گے کہ وہ ایم پی ایز کی تذلیل کس طرح سے کرتا ہے؟ میں اقتدار میں بیٹھے ہوئے بھائیوں کو اور اپنے وزراء صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ ڈاکٹر توقیر یا وزیر اعلیٰ نے انہیں یرغمال بنایا ہوا ہے تو ہم ان کو آزاد کرائیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کو بات کرنے دیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! چاہے حکومت کا ایم پی اے ہو یا اپوزیشن کا ہو میں پنجاب کے بیوروکریٹس کو یہ واضح پیغام دینا چاہتا ہوں کہ [******] یہ ہمارا آپ سے وعدہ ہے کہ اب ہم آپ کو اختیارات لے کر دیں گے۔ اس ملک میں اس صوبے میں، جمہوریت کی ریل کو پٹڑی پر چڑھائیں گے اور اس صوبے میں One Man Show نہیں چلنے دیں گے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کو ہر پندرہ روز

---

* بحکم جناب سپیکر! قاعدہ نمبر 221، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے تحت الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کے بعد cabinet meeting بلانا پڑے گی۔ اگر وزیراعلیٰ پندرہ روز کے اندر cabinet meeting نہیں بلائیں گے اور وزراء کی بات نہیں سنیں گے، وزراء کے متعلق سیکرٹریوں کو یہ کہا جائے کہ اپنے وزیر کا کام نہیں کرنا تو اس سیکرٹری کو اٹھا کر ہم لائیں گے [******] اب میں دیکھوں گا کہ رانا ثناء اللہ کی بات کون نہیں مانتا، اب میں دیکھوں گا اور پہرہ دوں گا کہ رانا ثناء اللہ خان کی بات کون نہیں مانتا۔ وہ بیوروکریٹ اپنے دفتر میں نہیں بیٹھے گا جو ایم پی ایز کی تذلیل کرے گا۔ اس کے بعد اگر میاں محمد نواز شریف صاحب مہربانی کر کے یہ لوٹے واپس کر دیں تو ہمارا کاندھا حاضر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے یہ سمجھا تھا کہ میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف آٹھ دس سال ملک سے باہر رہے ہیں انہوں نے بہت کچھ سیکھا ہوگا۔ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ دس سال ملک بدری کے بعد بھی 1993 میں۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: آدھ گھنٹہ نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹہ تک کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 6 بج کر 55 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اور ایوان کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کی بات سن لی جائے اور اس کے بعد جس نے بات کرنی ہوگی وہ کر لے گا۔ آپ اس وقت ان کی بات سنئے۔ میں interruption کی اجازت نہیں دوں گا۔ جی، قائد حزب اختلاف!

* بحکم جناب سپیکر! قاعدہ نمبر 221، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے تحت الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال

(---جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہاں پی ٹی وی اسمبلی اجلاس کی coverage کرتا تھا آج اسے یہاں سے ہٹادیا گیا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اسے اجلاس کی coverage کے لئے واپس لایا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "پی ٹی وی کو اندر لاؤ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: پی ٹی وی کو کسی نے نہیں نکالا۔ وہ اپنی مرضی سے چلے گئے ہوں تو الگ بات ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پی ٹی وی کو وزیر قانون نے نکالا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے کہ انھیں اندر آنے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "پی ٹی وی کو اندر لاؤ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں نے اجازت دے دی ہے۔ اب آپ یہ سب کچھ ختم کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "پی ٹی وی کو اندر لاؤ" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آج کے دن ہمارے ساتھ دو زیادتیاں ہوئی ہیں۔ ایک یہ کہ آج آپ نے اپنی ایڈوائزری کمیٹی میں لوٹوں کو بٹھایا ہے اور ہماری توہین کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): دوسری زیادتی یہ کہ تین سال سے یہ ہاؤس چل رہا ہے لیکن آج پہلی دفعہ پی ٹی وی کو یہاں سے نکالا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اجازت دے دی ہے لیکن وہ نہ آئیں تو ہم کیا کریں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آج آپ کو ایک بات بتادوں کہ ہماری آواز کوئی نہیں دبا سکتا اور کسی میں جرائت اور نہ ہمت ہے کہ ہماری آواز دبادی جائے۔ ہماری آواز اب اس ایوان میں آٹھ کروڑ عوام کے لئے اٹھے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"پی ٹی وی کو اندر لاؤ، پی ٹی وی کو اندر لاؤ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں نے پی ٹی وی کو اجازت دی ہوئی ہے اور اُن کو اندر آنے کی بالکل اجازت ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ان کو یہاں سے نکالا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن وہ اپنی مرضی سے گئے ہوں گے۔ انہوں نے جو کوریج کرنی تھی وہ کر کے گئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ان کو زبردستی یہاں سے نکالا گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہو سکتی۔ راجہ صاحب! کیا اب آپ اپنی تقریر کرنا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جی، میں بات کر رہا ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ بات حلفاً کہتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ صاحب جو وزیر قانون ہیں انہوں نے پی ٹی وی والوں کو باہر نکالا ہے۔

جناب سپیکر: جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے اُن کو اجازت دی ہوئی ہے۔ آپ پی ٹی وی والوں کو لائیں۔ اگر وہ میری بات سن رہے ہیں تو پی ٹی وی کو اجازت ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ یہ بات مناسب نہیں ہے۔ آپ ان کو بولنے دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اس ایوان کی توہین کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ کے اختیارات کوئی اور استعمال نہیں کر سکتا۔ یہاں پر کسی ممبر کو ایوان سے باہر نکالنا، سٹاف یا پی ٹی وی کے بندے کو ہال سے باہر نکالنا آپ کا اختیار ہے لیکن آپ کا اختیار کوئی اور استعمال کر کے اس ایوان کی توہین کر رہا ہے۔ اس ایوان کی توہین کو ہم برداشت نہیں کریں گے اور جب تک پی ٹی وی کا نمائندہ اندر نہیں آتا ہم ہاؤس کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔ یہاں لوٹے تو اندر بیٹھ سکتے ہیں لیکن ایک حکومتی ادارے کا authorize آدمی جس کے پاس آپ کا دیا ہوا کارڈ موجود ہے اگر اُس کو اندر سے نکالا گیا ہے تو اُس کی توہین کی گئی ہے۔ اگر باہر نکالنا ہے تو اِن لوٹوں کو نکالیں اور پی ٹی وی والوں کو اندر لے کر آئیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آج ہمارا اپوزیشن کا پہلا دن ہے اور پہلے دن مسلم لیگ (ن) کی طرف سے میڈیا کا گلا دبانے کی کوشش کی گئی ہے اسی طرح آپ کے اختیارات استعمال کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے انہیں اجازت دی ہوئی ہے۔ میں کب کہتا ہوں کہ وہ نہ آئیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آج میں پی ٹی وی کے بھائیوں کو گواہ بنا رہا ہوں کہ آج پہلے دن ہماری اپوزیشن میں میڈیا کا گلا دبانے کی سازش کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: پی ٹی وی کو میری طرف سے اجازت ہے اور میں نے انہیں اجازت دی ہوئی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"پی ٹی وی کو اندر لاؤ، پی ٹی وی کو اندر لاؤ" کی نعرہ بازی)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! لاء منسٹر یہ کہہ دیں کہ انہوں نے کیمرے والے کو باہر نہیں نکالا؟

جناب سپیکر: اب یہ بات میرے notice میں آ گئی ہے اور میں نے اُس کا notice لے لیا ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ Order in the House and be careful تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"پینٹ کوٹ میں کون ہے، لوٹا ہے لوٹا ہے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جی، ایسی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے اور میں آپ کو ایسی بات کرنے کی اجازت بالکل نہیں دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) نے جس گروپ کی support لی ہے اُس کے قائد ڈاکٹر طاہر علی جاوید صاحب کی ڈگری امریکہ نے ضبط کی ہوئی ہے اور اِن پر 100 کے قریب مقدمات ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order please, Order please, Order in the House یہ کیا کر رہے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گو زرداری، گو زرداری" اور "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈانگاں سوٹے بھن دیو لوٹے" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please, Order please. Order in the House.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ایک زرداری سب پہ بھاری
اور نعرہ بھٹو، جئے بھٹو" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "سالا مارا، بیوی ماری، ہائے زرداری،
ہائے زرداری" اور "بی بی ہم شرمندہ ہیں، تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ساری قوم دا اکو نعرہ،
کتھے گیا شیر تمہارا" اور "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "نعرہ، نعرہ، نعرہ میاں،
جیوے جیوے جیوے میاں"، "ڈاکو لٹیرے ٹھاہ" اور "میاں دے نعرے وجن گے
باقی سارے بھجن گے" کی نعرہ بازی)

(شور وغل)

جناب سپیکر: میری معزز ممبران سے استدعا ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور قائد حزب اختلاف کی بات غور سے سنیں۔ جی، راجہ ریاض صاحب!۔۔۔(شور وغل)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، معزز ممبران خاموشی اختیار کریں اور مہربانی کر کے قائد حزب اختلاف کی بات سنیں۔ راجہ صاحب! اپنی تقریر فرمائیں۔(شور وغل)

میں حکومتی بنچوں کے معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ قائد حزب اختلاف کی بات آرام سے بیٹھ کر سنیں اور انہیں interrupt نہ کریں۔ اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی بات ہوتی ہے تو وہ خود اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ راجہ صاحب! شروع کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب اس بات کے گواہ ہیں کہ ایک لسٹ بنی تھی جس میں 52 ڈی ایس پی اور تحصیلدار تھے۔۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order pleas. No cross talk.

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اگر یہ آمرانہ طریقے سے ہمیں بات کرنے سے روکیں گے تو یہ ان کے بس کا کام نہیں ہے۔ ہمیں بات کرنے کا حق ہے اور یہ ہمیں جو آوازے کس رہے ہیں انہیں کہیں کہ یہ باز آئیں۔

جناب سپیکر: میں اس کا نوٹس لوں گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ پورا ہاؤس گواہ ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب کے پاس بہت سے لوگ گئے اور کہا کہ ان میں سے ڈی ایس پی کو لگا دیں۔ مسلم لیگ (ن) کے بہت سارے ایم پی ایز ان ڈی ایس پی اور تحصیلداروں کے لئے گئے لیکن انہیں جواب دیا گیا کہ یہ black sheep ہیں، یہ تعینات نہیں ہو سکتے اس لئے معذرت۔ اب جب ایک گروپ نے اپنی ہمدردیاں تبدیل کیں، میرے (ن) والے بھائیو! جن کے لئے ہم اور آپ بار بار توقیر شاہ کے پاس جاتے تھے اور جواب لے کر آتے تھے اب وہ ان لوٹوں کے کہنے پر۔۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آتی کہ ہم (ن) لیگ والوں کو کچھ بھی نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ ہم تو (ن) لیگ والوں کی مدد کر رہے ہیں لیکن یہ خواہ مخواہ ہماری تقریروں پر اعتراض کر رہے ہیں۔ اگر ہماری تقریروں پر اعتراض کرنا ہے تو وہ لوٹے کریں، ہم تو (ن) لیگ والوں کے حقوق کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ وہ 52 ڈی ایس پی اور تحصیلدار جن کے لئے ہم اور آپ کئی بار گئے لیکن وہ کہیں بھی تعینات نہیں ہوئے، اب لوٹوں کے کہنے پر انہیں لگایا جا رہا ہے۔ ہم تو (ن) لیگ والوں کی support کر رہے ہیں۔ ہمارا ایک ایم پی اے تھا اس ایم پی اے کی بیوی کو میرے (ن) لیگ والے بھائیو! کینسر تھا۔ میں وزیراعلیٰ صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ اس کی بیوی کو کینسر ہے اس لئے مہربانی کریں آپ اس کو خصوصی گرانٹ سے فنڈ دے دیں۔ وزیراعلیٰ صاحب نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ ٹھیک ہے کہ اگر آپ کی پالیسی نہیں ہے تو ہم اس پر اصرار نہیں کرتے۔ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ (ن) لیگ والے ایم پی اے کا کوئی عزیز بیمار ہو، پیپلز پارٹی والے کا کوئی عزیز بیمار ہو تو ان کے لئے پالیسی یہ ہے کہ ان کو پیسے نہیں دیئے جانے لیکن عطاء مانیکا کو 22 لاکھ روپے دے دیئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: دیکھیں، ان کو بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مجھے انتہائی ہمدردی ہے کہ راناثناء اللہ خان جس نے مشرف کے دور میں حق بات کہنے کے لئے اور جمہوریت کے لئے اپنے بال، بھنوؤں اور مونچھوں کی قربانی دی۔ میں (ن)لیگ کے ان ورکروں کو سلام کرتا ہوں کہ جب نواز شریف صاحب معاہدہ کر کے ملک سے باہر چلے گئے تھے لیکن ان (ن)لیگ کے ورکروں نے ہمارے ساتھ شانہ بشانہ اس آمریت کو ختم کیا۔ میں (ن)لیگ کے ان ورکروں کو، ان عوامی نمائندوں کو، چودھری غفور کو اور چنڑ صاحب کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس جمہوریت کے لئے جدوجہد کی۔ جو مشرف کی جھولی میں بیٹھ کر مشرف کو کہتے تھے کہ (ن)لیگ کو مارو، ثناء اللہ کو مارو، راجہ ریاض کو مارو آج وہ میاں شہباز کی جھولی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم اور "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please, Order please.

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): آج وہ کس کی جھولی میں بیٹھے ہوئے ہیں؟ بڑے دکھ کی بات ہے کہ بات ہم جمہوریت کی کرتے ہیں۔ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ میاں محمد نواز شریف صاحب جب ملک میں آئے تو جوانہوں نے اخلاقیات کی باتیں کی تھیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ، لٹیرے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، ان کی بات سنیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "نعرہ بھٹو، جئے بھٹو" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس کے بعد میاں محمد نواز شریف صاحب نے وفاقی حکومت کو ایک دس نکاتی ایجنڈا دیا۔ بہت اچھا ہوتا کہ آج نیا اپوزیشن لیڈر آیا تھا کاش! قائد ایوان بھی ہاؤس میں تشریف لے آتے، کاش! قائد ایوان کو اس ہاؤس کی کوئی عزت ہوتی، کاش! قائد ایوان کو اس ہاؤس کی کوئی قدر ہوتی۔ آج اپوزیشن اور اپوزیشن لیڈر ہاؤس میں آرہے تھے اور قائد ایوان جو اس ایوان کو کچھ نہیں سمجھتا آج وہ ہاؤس میں نہیں آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوٹے ٹھاہ، لٹیرے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں، میں نے راجہ صاحب کو floor دیا ہوا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم نے اُنیس نکاتی ایجنڈا جس میں اس صوبے کے تمام مسائل تھے، ہم نے مسلم لیگ (ن) کے اتحادی ہونے کے ناتے وہ اُنیس نکاتی ایجنڈا میاں محمد شہباز شریف صاحب کو دیا اور انہوں نے میرے ساتھ وعدہ کیا کہ میں اس پر کمیٹی بناؤں گا۔ اُنیس نکات پر صوبے کی بہتری کے لئے جو اقدامات ہوں گے ہم اس پر عمل کریں گے۔ وفاقی حکومت نے تو میاں نواز شریف صاحب کے کہنے پر ایک کمیٹی بنا دی لیکن میاں محمد شہباز شریف صاحب نے وعدہ کے باوجود آج تک ہمارے اُنیس نکاتی ایجنڈے پر کمیٹی نہیں بنائی۔ اگر آج قائد ایوان یہاں پر ہوتے اور انہیں اخلاقاً بھی آنا چاہئے تھا کیونکہ آج نیا اپوزیشن لیڈر آ رہا تھا۔ میں قائد ایوان سے خدا کے لئے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس ہاؤس کی کوئی عزت اور قدر سمجھے، اس ہاؤس کی کوئی اہمیت سمجھے کیونکہ یہ جو منتخب ادارہ ہے اس میں آنا ان کی کوئی بے عزتی نہیں ہے۔ اگر وزیر اعظم پاکستان ہر روز ہاؤس میں آ سکتا ہے تو میاں محمد شہباز شریف کو بھی ہاؤس میں آنا پڑے گا۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ہاؤس میں نہ آئیں۔ میں ایک اور بات بتا دوں کہ یہ جو میں باتیں کر رہا ہوں تو میں اس میں مسلم لیگ (ن)، پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز! خاموشی اختیار کریں اور آپ ان کی بات سنیں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): اگر وزیر اعظم پاکستان ہاؤس میں آ سکتا ہے تو مجھے نہیں سمجھ آتی کہ وزیر اعلیٰ کو ہاؤس میں آنے پر کیا اعتراض ہے؟ اگر وہ یہاں پر موجود ہوتے تو بہتر طریقے سے میری باتوں کا جواب دے سکتے تھے۔ اگر وہ ہاؤس میں تشریف لے آتے، اگر وہ ہاؤس میں آنے سے بے عزتی محسوس نہ کرتے تو آج جو ہاؤس میں ماحول ہے میں سمجھتا ہوں کہ اتنا خراب نہیں ہونا تھا۔ ہم کوشش کریں گے کہ وہ اس ہاؤس میں آئیں اور میں جو باتیں کر رہا ہوں جو کہ ابھی اڑھائی تین گھنٹے لگنے ہیں۔ میں یہ بات واضح کر دوں کہ ان کا جواب میاں محمد شہباز شریف کو آ کر دینا پڑے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہائے وزارت، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔ ایسی بات نہ کریں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ابھی تک "پی ٹی وی" نہیں آیا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: میں بار بار آپ کو کہہ رہا ہوں۔ پلیز، آرڈر، پلیز! ڈھلوں صاحب، آپ کیا کرتے ہیں؟ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پی ٹی وی "نہیں آیا۔ میری تقریر روکنے کے لئے ساری سازش کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: میں جب آپ کو کہہ رہا ہوں کہ اسے کسی نے نہیں روکا ہوا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پھر میں آپ کو ایک تجویز دیتا ہوں کہ آپ ہاؤس کو adjourn کر دیں۔ Monday والے دن پی ٹی وی ہو گا تو میں تقریر بہتر طریقے سے کر سکوں گا۔

جناب سپیکر: جیسے آپ کی مرضی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے گو، پی ٹی وی" کو اندر لاؤ کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہائے وزارت، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ راجہ صاحب! ویسے تو آپ کی مرضی ہے لیکن میں آپ کو یہ واضح طور پر بتا رہا ہوں کہ ان کو کسی نے روکا نہیں ہے۔ وہ اپنی coverage کر کے خود جا چکے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں قرآن پر حلف لے کر کہتا ہوں کہ پی ٹی وی" کو رانا ثناء اللہ خان نے باہر بھیجا ہے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: میری بات سنیں! میں آپ کو بتاتا ہوں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "پی ٹی وی کو اندر لاؤ" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری تقریر کو ایک سازش کے ذریعے روکا گیا ہے۔ میڈیا کا گلا دبایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): میں تقریر نہیں کروں گا۔ آپ House adjourn کر دیں یا پی ٹی وی کو بلائیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب تک آپ پی ٹی وی کو ایوان میں نہیں لائیں گے تو ہم اس وقت تک ہاؤس نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ پی ٹی وی کو ایوان میں لے آئیں، کہاں ہے پی ٹی وی؟ میں کب کہہ رہا ہوں کہ اس کو نہ لائیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "پی ٹی وی کو واپس لائیں" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: بسراء صاحب! میری بات سنیں۔ آپ بیٹھیں اور تشریف رکھیں۔ میں نے پتا کیا ہے، میں آپ کو بات بتاتا ہوں کہ اصل بات کیا ہے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "دریا دا پانی مک گیا راجہ ریاض بے چارہ لٹ گیا" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہاں جب آپ لوگ اکٹھے ہو گئے تھے تو انہوں نے کہا کہ آپ ایک طرف ہو جائیں۔ یہ بات نہیں ہے جو آپ لوگ کہہ رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی
اور معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہائے وزارت، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: چلیں! پھر راجہ صاحب اپنی مرضی کے مالک ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "غنڈہ گردی بند کرو"،
اور "پی ٹی وی کو اندر آنے دو" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "راجہ ریاض،
ہائے وزارت، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بی بی ہم شرمندہ ہیں،
تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "سلمان تاثیر ہم شرمندہ ہیں،
تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ Monday کو باقی تقریر کرنا چاہیں گے؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ آپ اجلاس adjourn کر دیں سوموار کو میڈیا ہو گا تب میں بات کر لوں گا۔ میری بات کو پنجاب کی عوام تک جانے سے روکنے کی سازش کی گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیر، شیر" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ہمارا بھٹو، جئے بھٹو" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "دریا دا پانی مک گیا،
راجہ ریاض بے چارہ لٹ گیا" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ، لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "وزیر اعظم۔ نواز شریف" کی نعرہ بازی)

(اذانِ عشاء)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت" کی آوازیں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ڈاکو" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ق) اور پیپلز پارٹی کے معزز ممبران نے لوٹے لوٹے کی
نعرہ بازی کی اور placards display کئے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے "بی بی ہم شرمندہ ہیں،
تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی کی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے
"شہید کی بیٹی زندہ ہے" کی نعرہ بازی کی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ڈرامہ بازی بند کرو کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہذا اجلاس بروز سوموار مورخہ 14-مارچ 2011 سہ پہر 3 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

41

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،14۔مارچ2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائرایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

1۔مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر8بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔مسودہ قانون(ترمیم)قوانین پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر9بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)قوانین پنجاب 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر10بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔مسودہ قانون قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ، پنجاب 2011
(مسودہ قانون نمبر11بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ، پنجاب 2011
ایوان میں

پیش کریں گے۔

43

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

سوموار،14۔مارچ2011

(یوم الاثنین،8۔ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر3بج کر45منٹ پر زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا
إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ
عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السجدۃ آیات 33تا35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوںoاور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمھارا گرم جوش دوست

ہےoاور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیںo

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بچپن میرے نبی کا بچپن میرے نبی کا
معصومیت کا ہالہ بچپن میرے نبی کا
بادل محبتوں کا بچپن میرے نبی کا
پھولوں کی طرح اُجلا بچپن میرے نبی کا
سب اچھی عادتوں سے پُر نور اور مزین
سچائی کا حوالہ بچپن میرے نبی کا
آغوش آمنہ سے دن کی طرح اُبھر کر
جگ کو سجانے والا بچپن میرے نبی کا
گھر حارث حلیمہ کا برکتوں سے بھرتا
رعنائیوں کا جھرنا بچپن میرے نبی کا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

سابقہ ایم این اے جناب خالد گھرکی، ایم پی اے مہر ارشاد احمد خان سیال کی والدہ ماجدہ اور سابقہ ایم پی اے سید پیر اقبال احمد شاہ کی وفات پر دعائے مغفرت

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! سابقہ ایم این اے اور وفاقی وزیر ثمینہ گھرکی صاحبہ کے خاوند خالد گھرکی صاحب پچھلے دنوں وفات پا گئے تھے۔ میری گزارش ہو گی کہ اُن کے لئے دعا کرائی جائے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مہر ارشاد احمد خان سیال صاحب کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا اُن کے لئے بھی دعا کرائی جائے۔

مہر اعجاز احمد اچلانہ: جناب سپیکر! سید پیر اقبال احمد شاہ سابقہ ایم پی اے بھی وفات پا گئے ہیں اُن کے لئے دعا کرا لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، سب کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

(اس مرحلہ پر سابقہ ایم این اے جناب خالد گھرکی، مہر ارشاد احمد خان سیال ایم پی اے کی والدہ اور سابقہ ایم پی اے سید پیر اقبال احمد شاہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ نرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ نے اُس دن یہ وعدہ فرمایا تھا کہ معزز ممبر معافی مانگیں گے پھر ہاؤس کی کارروائی چلے گی۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میرے خیال میں اس بات کو چھوڑ دیں تو کافی بہتری آئے گی۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! چھوڑنے والی بات نہیں ہے۔ ہم اپنی ذاتی بات تو چھوڑ سکتے ہیں لیکن اپنی قیادت کے خلاف کوئی بات بھی ignore نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہی ہیں؟

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! میں کہہ رہی ہوں کہ اگر میری ذاتی بات ہوتی تو میں ignore کر دیتی۔

جناب سپیکر: اگر وہ یہاں ہیں تو ایوان میں تشریف لے آئیں اور جب وہ تشریف لائیں گے تو پھر اس پر بات ہو گی۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! House in order نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات کیسے کر رہی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس ایوان میں اپوزیشن کو سیٹیں الاٹ کی گئی ہیں لیکن ان سیٹوں پر دیکھیں کہ دوسرے معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جو معزز ممبران اپوزیشن کی الاٹ کی گئی سیٹوں پر تشریف فرما ہیں وہ مہربانی کر کے اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔

جناب سپیکر: پہلا سوال ظفر ذوالقرنین ساہی صاحب کا ہے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! جمعہ کے دن ایک معزز ممبر نے ہماری قیادت کے بارے میں انتہائی توہین آمیز الفاظ استعمال کئے تو میں چاہتی ہوں کہ آپ انہیں کہیں کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں اور اس ایوان کے اندر معذرت بھی کریں اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو آپ ان کے خلاف action لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں کیونکہ معزز ممبر جب تک ایوان میں نہیں آ جاتے تو میں ان کے متعلق کیسے کوئی بات کر سکتا ہوں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ اس طرح زیادتی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: زیادتی میں کر رہا ہوں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ نے اس بات کا شاید حلف اٹھا لیا ہے کہ اس اسمبلی کے اندر جو زیادتی ہوتی ہے اس کا کوئی نوٹس نہیں لینا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں نے آپ سے بات کی تھی کہ۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ خدا کا خوف کھائیں کیونکہ آپ نے اس دن بھی "لوٹوں" کو ایڈوائزری کمیٹی میں بلا کر زیادتی کی۔۔۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر: ایسی بات کرنے کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔ پہلے شہباز بھٹی صاحب کے بارے میں بات ہونی ہے اور وزیر اقلیتی امور جناب کامران مائیکل کی بات ہو گی اور آپ کے ساتھ بھی بات ہوئی ہے کہ ایجنڈے کے مطابق ہم نے اس اجلاس کو چلانا ہے اور آپ نے وقفہ سوالات کے لئے خود فیصلہ کیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! نہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ نہیں مانتے تو آپ کی مرضی لیکن پہلے شہباز بھٹی کے بارے میں بات ہو گی اور اس کے بعد آپ اپنی مرضی کر لیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ کیسی جمہوری حکومت ہے کہ معزز ممبران اسمبلی کو آج اس اسمبلی میں نہیں آنے دیا جا رہا تھا۔

جناب سپیکر: کس کو اندر نہیں آنے دیا گیا؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہمیں آج آپ کا سٹاف اندر نہیں آنے دے رہا تھا۔

(اس مرحلہ پر محترمہ آمنہ الفت اور سیدہ ماجدہ زیدی بھی اپنی نشستوں سے کھڑی ہو کر محترمہ سیمل کامران کے ساتھ احتجاج کرنے لگیں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب جناب شہباز بھٹی کے متعلق جناب کامران مائیکل بات کریں گے۔ جی، کامران صاحب!

سابقہ وفاقی وزیر اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی (مرحوم) کی جمہوری جدوجہد اور خدمات کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس وقت ہم مرحوم کو tribute پیش کرنے کے لئے یہاں پر بیٹھے ہیں۔ اگر ہم کسی مرحوم کو اس کی شہادت پر tribute پیش کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تمام معزز ممبران کو یہاں پر اس شہید کے احترام میں جسے آج پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان tribute پیش کرنے جا رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبران کی طرف سے یہ احتجاج کرنے کا روّیہ ٹھیک نہیں ہے۔ شہید شہباز بھٹی کے نام سے یہ وقت مختص کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ تمام معزز ممبران کو تسلی کے ساتھ بیٹھ کر بات کو سننا چاہئے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی معزز خواتین ممبران اپنی نشستوں پر بیٹھ گئیں)

جناب سپیکر: جی، کامران مائیکل!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنے بھائی وفاقی وزیر جناب شہباز بھٹی کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں سلام پیش کرتا ہوں اور انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں پاکستان کے مسخ شدہ چہرے کو بڑا خوبصورت بنا کر پیش کیا۔ انہوں نے دنیا کو یہ چیز باور کرائی کہ پاکستان صرف انتہا پسندوں کی جاگیر نہیں بلکہ یہاں پر اکثریتی آبادی ملک کی محب وطن majority ہے۔ وہ لوگ majority میں ہیں جو اس ملک کے خیر خواہ ہیں اور وہ اس ملک کی بڑھوتری چاہتے ہیں اور جو یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک بڑھے، پھلے، پھولے، ترقی کرے اور خوشحال ہو۔ جناب شہباز بھٹی نے پوری دنیا میں پاکستان کے اس چہرے کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ گو کہ وہ لوگ تھوڑے ہیں اور درحقیقت وہ لوگ minority میں ہیں اور وہ لوگ اس ملک کو آگے بڑھتا ہوا نہیں دیکھ سکتے جو اس ملک میں بدامنی چاہتے ہیں اور جو اس ملک میں دہشت گردی کرنا چاہتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کاوش اور مشن کو ہم سلام اور salute پیش کرتے ہیں جو ہمارا بھائی جناب شہباز بھٹی شہید لے کر آگے بڑھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سانحہ ہے جو کہ پوری قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ آج ہم پوری دنیا کو کیا منہ دکھا رہے ہیں؟ آج میں یہاں پر تاریخ کے اوراق الٹا کر یہ بات کرنا چاہتا ہوں جو کہ تاریخی بات ہے کہ جس جگہ پر آپ بیٹھے ہیں تو جب 11۔ اگست 1947 کو پہلی قانون ساز اسمبلی سے قائداعظم محمد علی جناح نے خطاب کیا تو اس جگہ پر اقلیتوں سے تعلق

رکھنے والے پہلے سپیکر جوگندر ناتھ منڈل نے اجلاس کی صدارت کی تھی اور قائداعظم نے اپنے خطاب میں فرمایا تھا کہ اس ملک کو ایک نیا ملک مل کر بنائیں گے جس کی بنیاد محبت اور اخوت پر رکھیں گے اور جہاں کوئی مسلمان مسلمان نہیں، کوئی ہندو ہندو نہیں، کوئی مسیحی مسیحی نہیں اور کوئی سکھ سکھ نہیں بلکہ ریاست کی نظر میں سب برابر ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں سمجھتا ہوں کہ جناب شہباز بھٹی کا بھی یہی قصور تھا کہ انہوں نے اس پاکستان کو قائداعظم کا پاکستان بنانے کی کوشش کی تھی یا demand کی تھی کہ اس ملک کو قائداعظم کا پاکستان بنادو جس میں تمام minorities اور تمام majorities کا concept محب وطنی کے جذبہ سے سرشار ہونے کی بنیاد پر ہو نہ کہ ذات پات کی بنیاد پر ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم نے ذات پات کے culture کو فروغ دیا اور آج وہ پاکستان جس کا وعدہ قائداعظم نے اقلیتوں کے ساتھ کیا تھا تو آج اقلیتیں اس کا مطالبہ کرتی ہیں اور اسی لئے وہ کہتی ہیں کہ 11-اگست 1947 کی اس تقریر کو ہمارے آئین کا حصہ بنایا جائے تاکہ ہمارے سلب ہونے والے حقوق اور آج تک سلب ہوتے چلے آرہے ہیں تو ہم ان حقوق کو حصولی میں بدلیں اور حصولی کے بعد منتقلی تک کے عمل کو جاری رکھتے ہوئے ان اقلیتوں کی دہلیز تک پہنچا کر دم لیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج لمحہ فکریہ ہے بحیثیت قوم ہم سب کو سوچنا پڑے گا ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے جناب شہباز بھٹی کے قتل پر آج جگ ہنسائی ہو رہی ہے اور آج دنیا ہمیں تنقید کا نشانہ بنا رہی ہے تو میں یہی بات کہنا چاہتا ہوں جناب شہباز بھٹی کا یہی مشن تھا کہ ہم نے رواداری، اخوت اور بھائی چارے کی فضا کو فروغ دینا ہے۔ ہم نے اس ملک میں رہتے ہوئے مذہبی رواداری کی بنیاد ڈالنی ہے خواہ ہمارا کوئی بھی مذہب، دین، فرقہ کیوں نہ ہو سب سے پہلے ہم پاکستانی ہیں، اس کی فلاح و بہبود، ترقی و خوشحالی میں ہم سب قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملا کر چلیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جناب شہباز بھٹی کی شہادت کے پیچھے تمام محرکات کو بے نقاب کیا جائے۔ ہم وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ جس انداز میں جناب شہباز بھٹی نے اپنی سکیورٹی کے حوالہ سے اپنے خدشات ظاہر کئے تو انہیں مطلوبہ سکیورٹی فراہم کی گئی اور نہ ہی بلٹ پروف گاڑی دی گئی جو کہ ان کے قتل کا باعث بنی۔ آج یہ پورا معزز ایوان اس سانحہ کی پرزور مذمت بھی کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی پوری دنیا کو باور کراتا ہے کہ ہم آج سے یہ عہد کرتے ہیں چونکہ ایسے لوگ جب شہید ہوتے ہیں اور جب ایسے لوگ اپنے خون

سے اس ملت اوراس دھرتی کو رنگ دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ شہادتیں رائیگاں نہیں جاتیں۔ ہم جناب شہباز بھٹی کے اس vision کو اور اس مشن کو بھی رائیگاں نہیں جانے دیں گے اور اس ملک کو ایسا ملک بنائیں گے جو قائداعظم کا حقیقی ملک ہو جس میں اقلیتوں کے حقوق اسی تناسب سے ہوں گے جیسے majority اور minority کا ہمارا رشتہ آج کا نہیں ہے بلکہ یہ رشتہ صدیوں پر محیط ہے اور صدیوں سے بھائی چارے کی فضا فروغ پاتی چلی آ رہی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج چند شر پسند عناصر اس محبت میں دراڑیں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن بحیثیت قوم آج ہم نے عہد تصدیق کرنا ہے کہ ہم مل کر اپنے ملک کو ان اوچھے ہتھکنڈوں سے آزاد کرائیں گے۔ دہشت گردی کے خلاف ہم سب مل کر اپنے بھائی شہباز بھٹی کی طرح اس ملک کے مقدر کو اجاگر کریں گے۔ میں آخر میں بائبل مقدس کی اس آیت کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ:

"کل نیا چاند ہے اور تو یاد آئے گا کیونکہ تیری جگہ خالی رہے گی۔"

بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اپوزیشن لیڈر!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم بھی شہباز بھٹی کے غم میں برابر کے شریک ہیں، وہ ہمارے بھی بھائی تھے اور ہمارے قائد جناب آصف علی زرداری نے یہ کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حملہ مجھ پر ہے۔ انہوں نے ایک بات کی ہے جس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ وفاقی حکومت نے شہباز بھٹی صاحب کو proper سکیورٹی مہیا کی ہوئی تھی۔ جب وہ اپنی والدہ کے پاس جاتے تھے تو وہ یہ چاہتے تھے کہ کسی کو پتا نہ چلے کہ میری والدہ یہاں رہتی ہیں۔ وہ وہاں سکیورٹی کے بغیر گئے جس کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا۔ اس کے باوجود ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں کیونکہ یہ ہمارا نقصان ہے، ملک کا نقصان ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم ان کی خدمات کو بھی سلام پیش کرتے ہیں۔ میں اس پورے ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ وفاقی حکومت بھرپور طریقے سے اس کی انکوائری کر رہی ہے اور انشاء اللہ جو ذمہ دار لوگ ہوں گے ان تک ضرور پہنچیں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں ایک بات ہاؤس کے سامنے عیاں کرنا چاہتا ہوں کہ شہباز بھٹی صاحب کو جس طرح سے life threats مل رہی تھیں انہوں نے دو مرتبہ Interior Minister کو تحریری درخواست دی تھی۔ گورنر پنجاب کا murder ہوا اس کے باوجود بھی ان کو سکیورٹی فراہم نہیں کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات بالکل عیاں ہے اور اس میں سکیورٹی lapses موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جن معزز ممبران نے اس پر بات کرنی ہے میں ان کے نام پڑھ دیتا ہوں۔ جناب خلیل طاہر سندھو، مسز نجمی سلیم، جناب عامر سہوترا، جناب پرویز رفیق اور انجینئر شہزاد الہیٰ۔ ان سب کو پانچ پانچ منٹ کے لئے موقع دیا جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کامران مائیکل صاحب جو فرمارہے ہیں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شہباز بھٹی صاحب ہمارا اثاثہ تھے، نقصان بھی ہماری پارٹی کا ہوا ہے اور ہمیں افسوس بھی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے بات کر دی ہے اور سب کو افسوس ہے، آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ کو چاہئے کہ ہمیں ٹائم دیں۔ شہباز بھٹی ہمارا اثاثہ تھے، ہمارا حصہ تھے، ہمارے بھائی تھے، ہمارے ساتھی تھے، وہ لبرل فورسز کا حصہ تھے اور وہ fundamentalist نہیں تھے۔ یہ لوگ تو دہشت گردوں کو پناہ دینے والے لوگ ہیں اور یہ ہمیں بتاتے ہیں کہ لبرل کون ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ This is not a point of order شاہ صاحب! بڑی مہربانی، اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، سندھو صاحب! (شور و غل)

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! بہت شکریہ

میرے شہر وچ آکے جناں گھر گھر بین پوائے
پہرے داراں کولوں پُچھو کیہڑے رستے آئے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ ان کے بارے میں بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اسی کے بارے میں بات کروں گا اور میں پہرے داروں کی بات کروں گا۔ ان کی شہادت سے قبل میں

ان سے ملا۔ میں کسی کو blame نہیں دیتا لیکن میں سچائیاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو minority کے دوست پیپلز پارٹی میں بیٹھے ہیں وہ میری بات سن لیں کیونکہ وہ بھی میری بات کو second کریں گے۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: نہیں کریں گے، نہیں کریں گے۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! کون سی پراسرار وجوہات تھیں کہ ان کو منسٹر کالونی میں گھر نہیں دیا گیا، آخر کیوں، ان کو bullet proof گاڑی نہیں دی گئی، آخر کیوں؟

جناب سپیکر: اب آپ relevant ہو جائیں، کیا کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ایک انٹرنیشنل گرین کارڈ ہوتا ہے جس کے بارے میں یہاں میرے بہت سے بھائیوں اور بہنوں کو نہیں پتا۔ اگر کوئی بندہ یہ کہتا ہے کہ مجھے سکیورٹی نہ دی جائے تو انٹرنیشنل گرین کارڈ ہوتا ہے جس کے تحت اس کو invisible سکیورٹی دی جاتی ہے۔ اگر وہ اپنی ماں سے ملنے گئے تھے تو وہ گرین کارڈ یہ کہتا ہے کہ اس کو invisible سکیورٹی دی جائے گی۔ قائداعظم محمد علی جناح نے۔۔۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ ان کی خدمات کا ذکر کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اسی طرف آ رہا ہوں۔ مجھے سب سے پہلے اس پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ مجھے اپنے تمام مسلم بھائیوں اور بزرگوں کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے شہباز بھٹی کی شہادت پر ہم سے سوگ کا اظہار کیا ہے۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ تمام لوگوں نے ان کی شہادت پر نیشنل اور انٹرنیشنل سطح پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

آنکھیں پگھل رہی ہیں مگر رو نہیں سکا
یہ شہر اپنے غم سے رہا ہو نہیں سکا
اس رات آسمان کی رنگت عجیب تھی
اس رات اپنے گھر میں کوئی سو نہیں سکا

جناب سپیکر! میرے تین منٹ ہوئے ہیں، دو منٹ ابھی رہتے ہیں کیونکہ آپ بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ شہباز بھٹی اگر اقلیتوں کی بات کرتا تھا تو وہ صرف اس لئے کرتا تھا کہ جب پاکستان جو ہماری دھرتی ہے، ہماری ماں ہے اور جس گاؤں سے میں تعلق رکھتا ہوں یہاں پر حاجی اسحاق صاحب میرے پڑوسی بیٹھے ہیں ہم اس گاؤں میں 129 سالوں سے ہیں۔ ہم مسیحی لوگ پاکستان بننے سے پہلے یہاں موجود ہیں۔ جب باؤنڈری کمیشن بنا تو پانچ مسیحی ممبر تھے اور آپ کی نشست پر دیوان بہادر ایس پی سنگھا ہوا کرتے تھے جن کی تصویر آپ کے کمرے میں بھی لگی ہوئی ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح بانی پاکستان ان کے پاس گئے اور کہا کہ ہم نے ہندوستان میں رہ کر اقلیتوں کا کرب دیکھا ہے لہذا آپ باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کے حق میں ووٹ دیں۔ 177 ممبران تھے جن میں پانچ مسیحی ممبران تھے اور ان پانچوں نے including دیوان بہادر ایس پی سنگھا صاحب نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا تھا۔ یہاں بیٹھے ہوئے میرے دوست میری بات کو second کریں گے کہ پھر یہ پنجاب پاکستان کا حصہ بنا۔ ہم اس ملک میں burden نہیں ہیں بلکہ ہم blessing ہیں۔ ہم تمام minorities اس بات کا عہد کرتی ہیں کہ یہ ہماری دھرتی، ہماری ماں چاہے جتنی مرضی قربانی مانگے، دہشت گرد یا انتہا پسند اور کتنی گولیاں چلائیں گے؟ ہم نے پاکستان بنایا تھا، ہم پاکستان بنائیں گے اور ہم پاکستان کے وفادار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں سکیورٹی level پر نہیں جانا چاہتا، میرے پاس دو لیٹر بھی ہیں جب شہباز بھٹی صاحب کو سرعام دھمکیاں مل رہی تھیں اور سکیورٹی lapse ہوئے میں اس بارے میں بھی بات نہیں کرنا چاہتا، جب منسٹر کالونی میں گھر نہیں ملا میں اس بارے میں بھی بات نہیں کرنا چاہتا، ان کو bullet proof گاڑی بھی نہیں ملی میں اس بارے میں بھی بات نہیں کرنا چاہتا۔ میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب حکومت نے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کے گاؤں کا سکول جس کا نام پہلے گورنمنٹ ہائی سکول ہوتا تھا یہ تمام ممبران کی کوششوں سے کامرن مائیکل صاحب کے نام یہ نوٹیفکیشن ہوا ہے، اب اس سکول کا نام "گورنمنٹ شہباز بھٹی بوائز ہائی سکول" رکھا ہے اور یہ اس گاؤں کا نام بھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں صرف آخری بات کرکے اجازت چاہوں گا کہ:

اسیں لانا سی ونڈ دا بوٹا
تے ویہڑے وچ بندوق اُگ پئی

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ نجمی سلیم!

جناب شاہان ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہان ملک!

جناب شاہان ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اتنی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سندھو صاحب اور کامران مائیکل صاحب نے جو بات کی ہے۔ شہباز بھٹی صاحب ہمارے بھائی تھے، شہادت اور قربانی پیپلز پارٹی کا وتیرہ رہا ہے۔ ہم شہباز بھٹی صاحب کو خراج تحسین ضرور پیش کرتے ہیں لیکن میں یہ ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ دو دفعہ یہ بات دہرائی گئی ہے تو میں ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو سکیورٹی شہباز بھٹی صاحب کے پاس تھی چونکہ وہ اپنی والدہ کے پاس گئے تھے تو وہ وہی سکیورٹی ساتھ نہیں لے کر گئے کیونکہ سکیورٹی کی دو گاڑیاں ان کے پاس تھیں۔ اس issue کو toss نہ کیا جائے وہ شہید تھے، ان کو شہید ہی رہنے دیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اب آپ اپنی بات ختم کریں۔ جی، محترمہ نجمی سلیم صاحبہ!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، نجمی سلیم صاحبہ!

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پھر آپ ہی نہیں چاہتے کہ اس پر کوئی بات کی جائے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ قائد تحریک اور چیئرمین آل پاکستان مینارٹی الائنس، ممبر ایگزیکٹو کمیٹی پاکستان پیپلز پارٹی، شہید حق اور شہید راہ حق شہباز بھٹی اس ملک کا ایک اثاثہ تھے۔ پہلے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس پر debate رکھی ہمیں اور سارے ہاؤس کو اس پر اظہار خیال کرنے کا موقع دیا۔ میری آپ کے توسط سے تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ ہمیں ایک سنجیدہ روّیہ اپنانا چاہئے۔ رہ گئی بات point scoring کی تو ہر اس شخص کو جو اس ایوان میں بیٹھا ہے اسے بولنے کا حق ہے اور آپ نے اسے موقع دینا ہے کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ ہم ان کو مینارٹی میں محدود کریں۔ He is and he was our national hero. (نعرہ ہائے تحسین)

میری گزارش ہے کہ اس کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ نجمی سلیم صاحبہ!

محترمہ نجمی سلیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ 2-مارچ 2011 کو پاکستان کے مرکز میں وفاقی وزیر اقلیتی امور شہباز بھٹی شہید کے خون سے مذہبی انتہا پسندوں اور دہشتگردوں نے ہاتھ رنگے، ان کے قتل پر جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ جہاں تک دیکھا گیا ہے کہ پاکستان میں نہ صرف قومی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی ان کی جو شناخت آج ظاہر ہو رہی ہے، پاکستان کے اندر انتہا پسندی، مذہبی انتہا پسندی اور دہشت گردی سے جو چہرہ پاکستان کا بن چکا تھا شہید حق، فخر اقلیت شہباز بھٹی صاحب نے اپنی کاوشوں سے پاکستان کے اس مسخ شدہ چہرے پر اس کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے ہر طرح سے کوشش کی۔ قائد تحریک شہباز بھٹی پاکستان میں امن کے سفیر تھے۔ انہوں نے interfaith harmony اور امن کو فروغ دیا۔

جناب سپیکر! شہید قائد محروم اور محکوم طبقوں کی نمائندگی کرتے تھے، وہ بے آوازوں کی آواز تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پاکستان میں تمام اقلیتوں کے نمائندہ تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے پاکستان کے اندر ان اقلیتوں کے لئے جو جدوجہد اور تحریک کا آغاز کیا تھا وہ آج سے 25 اور 26 سال پہلے اس تحریک کا آغاز کیا گیا تھا اس تحریک کے اندر بھی جس عزم اور جذبہ کے ساتھ اس تحریک کا آغاز ہوا تو وہ شہادت کا جذبہ تھا۔ میں اپنے قائد جناب شہباز بھٹی کو ان کی شہادت پر سلام پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے اس عزم کو عملی جامہ پہنایا۔ ان تمام تر ہتھکنڈوں اور دھمکیوں کے باوجود جو انہیں پاکستان میں حکومت کا حصہ ہوتے ہوئے بھی ملتی رہیں لیکن قائد تحریک شہباز بھٹی صاحب انتہائی دلیری، جرأت اور ہمت کے ساتھ ان تمام مسائل اور مشکلات کا ہر طرح کے حالات میں مقابلہ کرتے ہوئے انہوں نے قوم کا مقدمہ لڑا۔ میں یہاں پر اس چیز کو واضح کرنا چاہتی ہوں کہ قائد شہید کا جو vision اور mission تھا وہ صرف اقلیتوں کے لئے نہیں بلکہ وہ پاکستان کا مشن تھا۔ پاکستان کے لئے ترقی کا مشن تھا، پاکستان میں رواداری کا مشن تھا۔ ان کا مشن تھا کہ پاکستان میں رواداری ہو، مذہبی انتہا پسندی ختم ہو اور پاکستان میں رہنے والے تمام شہری یکساں اور مساوی حقوق کے حق دار ہوں لیکن شاید یہ تمام چیزیں جو قائد شہید نے اس مشن کے لئے جاری رکھیں اور اس جدوجہد کو جاری رکھا شاید ان لادین قوتوں کو اس چیز کا علم تھا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ جنہوں نے پاکستان کو روز اول سے ناپسند کیا، اس کی مخالفت کی اور یہاں تک کہ قائد اعظم کو انہوں نے کافر اعظم کہا اور پاکستان کو کافرستان کہا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ان دہشت گردوں اور مذہبی انتہا پسندوں نے جس طرح سے قائد شہید کا قتل کیا، ان

کا خون بہایا یہ پاکستان کے چہرے پر ایک ایسی کالک ملنے کے برابر ہے جس کا ایک اور چہرہ تھا جس کے لئے وہ کوشاں تھے۔ میں یہاں پر اس چیز کا بھی اعادہ کرتی ہوں کہ قائد شہید جو اس تمام جدو جہد کے اندر 63 سالہ تاریخ میں واحد اقلیتی رہنما ہے جنہوں نے بھرپور طریقے سے اپنی قوم کی نمائندگی کی اور عملی طور پر وہ اقدامات کئے جو کہ آج تک آنے والے کسی بھی ممبر نے نہیں کئے تھے۔ گزشتہ تین سال کے اندر انہوں نے ملازمتوں میں اقلیتوں کے لئے پانچ فیصد کوٹا منظور کروایا اور سینیٹ کا ادارہ جو کہ اقلیتوں کے لئے no go area تھا تو موجودہ حکومت کے اندر اپنی کاوشوں سے چار سیٹیں مختص کروائیں۔ اس کے علاوہ ان کے اور اقدامات جس میں 11۔اگست کے دن کو اقلیتی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ تمام مذہبی اقلیتوں کے تہوار جو ہیں انہیں سرکاری سطح پر منایا جانا یہ بھی ان کے اقدامات میں سے ایک قدم ہے۔ اس کے علاوہ تمام غیر مسلم قیدیوں کے لئے جیلوں کے اندر ان کے لئے عبادت گاہوں کی منظوری یہ بھی ان کے اہم ترین اقدامات میں سے ایک قدم تھا۔ مذہبی مقامات کی حفاظت کے لئے اقدامات کی منظوری دینا یہ ان کے تمام ان اقدامات میں سے تھے جو اس سے پہلے ناممکن تھے۔

جناب سپیکر! شہید قائد کی زندگی ایک جہد مسلسل تھی۔ انہوں نے اپنے موقف اور اپنے اصول کی جو بنیاد رکھی تو وہ یہی تھی کہ قائد کا پاکستان، بانی پاکستان کا پاکستان۔ مجھے افسوس ہے کہ کیا قائد شہید کا یہی جرم تھا جس کو ناپسند کیا گیا کہ پاکستان کے اندر ترقی ہو، پاکستان کے اندر امن ہو، پاکستان کے اندر بھائی چارہ ہو، تمام لوگ پاکستان کی ترقی چاہیں، پاکستان میں سب لوگ برابری کی سطح پر رہیں اور ان کو یکساں اور مساوی حقوق حاصل ہوں۔

جناب سپیکر! یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے جس میں ایک ایسے شخص کی آواز کو بند کیا گیا جو محترمہ شہید کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ میں یہاں پر اس چیز کو بھی باور کرانا چاہتی ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی ایک ایسی جماعت ہے جن کے وہ رکن بھی تھے اور محترمہ شہید کے بااعتماد ساتھیوں میں سے ایک تھے۔ آج قائد شہید کا وہ مشن اور vision جو انہوں نے ہمیں اور ہمارے کارکنوں کو ایک درس کے طور پر دیا کہ اپنے اندر commitment دلیری اور جرأت پیدا کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہم نے اسی vision کے تحت جس طرح سے پاکستان پیپلز پارٹی میں محترمہ بینظیر بھٹو شہید نے جمہوریت کی بحالی کے لئے اپنی جان قربان کی اور آج جس طرح یہ بتایا جاتا ہے کہ شہادتیں پاکستان پیپلز پارٹی کے حصہ میں آئیں تو یہ شہادتوں کا سفر اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ان کا مشن کامیابی تک نہیں پہنچتا کیونکہ یہی vision قائد شہید کا تھا، کامیابی یا پھر

شہادت، تو ہم سمجھتے ہیں کہ شہادتوں کا یہ سفر ان کے خون کے ساتھ ہمارا یہ pledge ہے کہ ہم نے اس مشن کو جاری رکھنا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ۔ جی، جوئیل عامر سہوترا صاحب!

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! میں آج کے اس دِن میں کسی ایوان، کسی بھی معزز رکن، کسی بھی صوبائی اور وفاقی حکومت کا شکریہ اس لئے ادا نہیں کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے شہباز بھٹی کی شہادت کے موقع پر ہاؤس میں بحث کرانے کی اجازت دی۔ یہ شکریہ ادا کرنے کا وقت نہیں بلکہ لمحہ فکریہ ہے۔ آج یہاں پر قائداعظم کی 11-اگست 1947 کی تقریر کا حوالہ دیا گیا جبکہ اس تقریر کو کئے ہوئے 63 سال گزر چکے ہیں اور آج بھی ہم اُنہی راستوں پر چل کر وطن کے ساتھ اپنی وفاداری کا یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج میں آپ کی بجائے قائداعظم محمد علی جناح سے مخاطب ہو کر ان سے چند گزارشات کرنا چاہوں گا کہ جس پاکستان کا وعدہ آپ نے ہمارے ساتھ کیا تھا، جس پاکستان کے وعدے کی تکمیل پر ہمارے کرسچیئن ایم پی ایز نے جب پنجاب میں سر سکندر حیات کی حکومت تھی اور قائداعظم محمد علی جناح کو سب سے زیادہ اس بات کی فکر تھی کہ ہم نے صوبہ پنجاب کے ہاؤس میں پاکستان کے حق میں قرارداد منظور کرانی ہے تو ہمارے اس وقت کے سپیکر ایس پی سنگھا نے اپنا فیصلہ کن ووٹ پاکستان کے حق میں دیا تھا۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: نماز عصر کے لئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نمازِ عصر کی ادائیگی کے لئے 20 منٹ تک کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر نمازِ عصر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5-00 بجے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، جوئیل عامر سہوترا صاحب!

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! میں وقفہ نماز سے پہلے گزارش کر رہا تھا کہ پنجاب اسمبلی میں پاکستان کے حق میں قرارداد پاس ہوئی تھی اور اس حوالے سے ایس پی سنگھا صاحب جب Boundary Commission کے سامنے اپنا بیان قلمبند کرانے کے لئے پہنچے تو ان سے یہ پوچھا گیا کہ انہوں نے قیام پاکستان کے حق میں پاس ہونے والی قرارداد میں اپنے vote کا کیوں استعمال کیا ہے؟ انہوں نے اُس وقت Boundary Commission کے سامنے بڑے تاریخی الفاظ کہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ:

"صدیوں تک برصغیر میں مسلمان بطور اقلیت مظالم کا شکار رہے ہیں اور ہم نے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کے حق میں اپنا vote استعمال کیا ہے کہ جب پاکستان میں مسلمان اکثریت میں آئیں گے اور ہم اقلیت میں ہوں گے تو انہیں ان مظالم کا احساس ہوگا جن کا شکار اقلیتیں رہتی ہیں۔"

جناب سپیکر! انہوں نے اس خدشے کا اظہار بھی کیا تھا کہ میں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے شاید آنے والے وقت میں تصویر کا دوسرا رُخ سامنے آئے۔ وقت نے اس بات کو سچ ثابت کیا کہ جن لوگوں نے پاکستان بنانے کی مخالفت کی تھی اور جنہوں نے قائداعظم کے خلاف نازیبا تقاریر کی تھیں آج وہی اس پاکستان کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اس ملک کو بنانے والے ہیں، ہمیں کوئی مہاجر ثابت نہیں کر سکتا۔ اس وطن کو بنانے میں میرے آباؤاجداد نے شاید آپ سے بھی زیادہ کردار ادا کیا تھا۔ بہت بدقسمتی ہے کہ گوجرہ جیسے واقعات پیش آتے ہیں اور شہباز بھٹی کی شہادت ہوتی ہے، ہم اس کا جنازہ اٹھاتے ہیں لیکن پھر بھی ہم سے ہی اچھائی کی توقع کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! اس ملک سے مسیحیوں کی وفاداری کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ شہباز بھٹی شہید کے جنازے کی جب رسومات شروع کی گئیں تو دعائیہ کلمات کی بجائے ہم نے پاکستان کا قومی ترانہ پڑھ کر اس ملک کے ساتھ اپنی وفاداری کا اظہار کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم سے اور کیا چاہئے؟ قیام پاکستان سے پہلے دوسری طرف سے ہمیں بہت زیادہ offers تھیں اور ہمیں بہت زیادہ آسائشوں کا لالچ دیا گیا لیکن ہم نے وہ سب کچھ ٹھکرا کر اس ملک پاکستان کے لئے دوسروں سے زیادہ قربانیاں دیں۔ آج 62/63 سال گزرنے کے بعد ہم قائداعظم سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں وہ پاکستان کدھر گیا کہ جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر! شہباز بھٹی کی شہادت صرف ایک شخص کی شہادت نہیں، یہ ایک انفرادی موت نہیں بلکہ اس ایک قتل، اس ایک شہادت نے پاکستان کے soft image کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ ہم چاہے جتنی بھی justifications دیتے رہیں، ہم جتنی صفائی دیتے رہیں کہ ملک میں اقلیتوں کو مکمل تحفظ حاصل ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان واقعات کے بعد اقلیتوں میں عدم تحفظ کا احساس بڑھا ہے۔ آج تمام سیاسی جماعتوں کو مل بیٹھ کر اس بات کا فیصلہ کرنا ہوگا، صرف زبانی کلامی نہیں بلکہ عملی طور پر ثابت کرنا ہوگا کہ ہم نے کس طرح اقلیتوں کو قائداعظم کا وہ پاکستان لوٹانا ہے کہ جس کا وعدہ قائداعظم محمد جناح نے 1947 میں ہم سے کیا تھا؟

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ گزارش کرنے کے بعد اجازت چاہوں گا کہ کم از کم تاریخ پاکستان کے نصاب میں ان مسیحی MLAs, MNAs کے کردار کو ضرور اجاگر کیا جائے کہ جنھوں نے پاکستان کی تکمیل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بد قسمتی سے آج کی نسل اس بات سے قطعی طور پر واقف نہیں ہے کہ پاکستان کو بنانے میں مسیحیوں کا کیا کردار تھا؟ میں شہباز بھٹی صاحب کی نذر ایک شعر کرنے کے بعد آپ سے اجازت چاہوں گا۔

ہم اپنے خُون سے جلائیں گے راستوں کے چراغ
پھر ان چراغوں سے اک کہکشاں بنائیں گے
جہاں جہاں بھی بہا ہے لہو شہیدوں کا
وہیں وہیں پہ بنائے حیات ڈالیں گے

بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی۔ جناب پرویز رفیق!

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر!

جی چاہندا اے مرن توں پہلاں ایسا نگر میں ویکھاں
جس دے لوکی اک دوجے توں ذرا نہ نفرت کردے ہون
جس دے حاکم زر دے پچھے سپاں وانگ نہ لڑدے ہون
تے جتھے لوکی مرن توں پہلاں روز روز نہ مردے ہون

جناب سپیکر! میں آج اس معزز ایوان سے قائد تحریک شہباز بھٹی Chairman All Pakistan Minorities Alliance شہید حق کے قتل کی پُرزور مذمت کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان نے متفقہ طور پر ان کے قتل پر ایک مذمتی قرارداد منظور کی ہے۔ میں وزیر اعظم پاکستان، صدر پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب، چودھری شجاعت حسین، تمام سیاسی، سماجی تنظیموں، تمام بین الاقوامی تنظیموں اور بین الاقوامی forums کا بھی اس ہاؤس کی وساطت سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنھوں نے قائد تحریک شہباز بھٹی سابقہ وفاقی وزیر اقلیتی امور کے اس المناک قتل پر اپنے concern اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

جناب سپیکر! شہباز بھٹی کیا چاہتے تھے؟ جس طرح میرے ساتھی معزز ممبران نے یہاں پر بتایا ہے میں بھی آج پھر بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی اس سوچ کو دہراؤں گا۔ 11-اگست 1947

کو پہلی دستور ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے کہا کہ "آپ اس مملکت پاکستان میں آزاد ہیں۔ آپ کا کسی بھی ذات، عقیدے، مذہب یا فرقے سے تعلق ہو، کاروبار مملکت کا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔" انہوں نے مزید فرمایا کہ "ہم اس بنیادی اصول کے ساتھ ابتدا کر رہے ہیں کہ ہم سب اس ملک کے یکساں اور برابر شہری ہیں۔" قابل غور بات ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ "ہم سب اس ملک کے یکساں اور برابر شہری ہیں۔" جب قائد تحریک شہباز بھٹی شہید نے یہ محسوس کیا کہ پاکستان میں ایک ایسی سوچ develop ہو رہی ہے جو کہ پاکستان کو مذہبی انتہا پسندی کی طرف لے کر جانا چاہتی ہے۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ پاکستان کی محب وطن اقلیتوں بالخصوص مسیحیوں کو دیوار سے لگانے کی سازش کی جارہی ہے تو انہوں نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی وہ تقریر جو کہ انہوں نے پہلی دستور ساز اسمبلی میں کی تھی کا کتبہ اٹھایا اور فیصل آباد کی سڑکوں سے لے کر اسلام آباد تک تمام محب وطن لوگوں کو یہ پیغام پہنچانے کا بیڑا اٹھایا۔ پاکستان کے محب وطن، ترقی پسند، اعتدال پسند اور جمہوری لوگوں کے لئے شہباز بھٹی شہید کی شہادت کا دن ایک سیاہ ترین دن تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں آج یہ سوچنا ہے کہ بحیثیت قوم اور بحیثیت ملک ہماری direction کس طرف جارہی ہے؟ شہباز بھٹی کو جہاں قتل کیا گیا وہاں سے ملنے والے لٹریچر پر پنجابی طالبان درج تھا اور اُس پر یہ موقف تھا کہ جو شخص گستاخ رسول ﷺ کے قانون کے خلاف بات کرے گا ہم اُس کا سَر تن سے جدا کر دیں گے، یقیناً میں اس جذبے کو سراہتا ہوں لیکن یہ اُس وقت ہو جب پاکستان پینل کوڈ میں قانون موجود نہ ہو لیکن پاکستان پینل کوڈ میں 295BC کا قانون موجود ہے۔ شہباز بھٹی گستاخ رسول ﷺ کے قانون کے اس حد تک خلاف نہیں تھے وہ اور گورنر سلمان تاثیر بھی یہ چاہتے تھے کہ اس قانون کے غلط استعمال کو روکا جائے۔ ہم تمام انبیاء کرام کا احترام کرتے ہیں اور شہباز بھٹی نے سب سے زیادہ علماء کرام، دینی جماعتوں اور سیاسی جماعتوں سے مشاورت کی اور اس کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کی تنظیموں کو بھی اعتماد میں لیا۔ یہ بات سمجھنے والی ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس ملک کو مذہب کے نام پر یرغمال بنا رہے ہیں۔ گورنر کو قتل کرنے والے شخص کے گلے میں اگر یہاں پر ہار پہنائے جائیں گے تو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی رُوح تڑپے گی۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ قاتل کو وکلاء اور مذہبی انتہا پسند ہار پہنا رہے ہیں جبکہ اس حوالے سے ملک میں قانون موجود ہے۔

جناب سپیکر! شہباز بھٹی کے قاتل پکڑے جائیں گے اور انشاء اللہ ان کو سزا ملے گی لیکن گورنر سلمان تاثیر، شہباز بھٹی اور شہید جمہوریت محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کبھی واپس نہیں آئیں گے۔ اگر ہم

نے ترقی پسند سوچ رکھنے والوں، اعتدال پسند سوچ رکھنے والوں اور بانی پاکستان محمد علی جناح کی سوچ رکھنے والوں کا یہ حشر کرنا ہے تو پھر ہم آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ہم اسی ملک کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اس لئے ہمیں کینیڈا، امریکہ یا یورپ سے کبھی نہ جوڑا جائے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا جینا مرنا اور ہمارا خمیر اسی مٹی سے ہے لہذا ہمیں اپنے روّیے درست کرنے ہوں گے۔ ہم چند ووٹوں اور اقتدار کی خاطر ان انتہا پسند مذہبی جماعتوں کو الیکشن میں اپنے ساتھ لے لیتے ہیں جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو سالمیت اور ترقی کی ضرورت ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اقتدار میں رہے، نواز شریف اقتدار میں رہے یا کوئی بھی سیاسی جماعت اقتدار میں رہے، اگر پاکستان ہو گا تو پھر ہی اقتدار ہو گا۔ آج پوری دنیا سوال کر رہی ہے کہ شہباز بھٹی کو کس سوچ نے مارا ہے؟ یہ سوال نہیں کیا جا رہا کہ شہباز بھٹی کو کس شخص نے نہیں بلکہ یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ شہباز بھٹی کو کس سوچ نے مارا ہے؟ وہ سوچ ہم نے پیدا کی ہے اور ہم نے ہی اس سوچ کو ختم کرنا ہے۔ میں نے 295-BC کے قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے اس اسمبلی میں قرارداد جمع کرائی کہ عددی حساب سے پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب کے جمہوری ایوان کی طرف سے وفاقی حکومت کو قرارداد بھیجیں تاکہ ہم وفاقی حکومت کو support کر سکیں۔ آپ اور جناب ڈپٹی سپیکر اس چیز کے گواہ ہیں کہ لاء منسٹر نے میرے ساتھ جیسا روّیہ رکھا اُس روّیے کی بدولت مجھے 2۔مارچ کو اپنے محبوب قائد کی نعش ان کندھوں پر اٹھانا پڑی اور اُس روّیے کی وجہ سے وہ قرارداد آج بھی pending ہے۔ ایک مسیحی، ایک ہندو اور نہ ایک مسلمان ہونے بلکہ ایک پاکستانی ہونے کے ناتے میری یہ گزارش ہے کہ اس قرارداد کا اقتباس پڑھا جائے اور فیصلہ کیا جائے کہ اُس قانون کا غلط استعمال ہو رہا ہے یا نہیں۔ ہم مولانا فضل الرحمٰن کے شکر گزار ہیں کہ شہباز بھٹی کے قتل ہونے کے بعد انہوں نے بھی یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اس قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے اس قانون پر نظر ثانی ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے سانحہ گوجرہ میں جب سات بے گناہوں کی نعشیں اُٹھائیں تو وزیر اعلیٰ صاحب اُدھر کہہ کر آئے تھے کہ ہم اس قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے حکمت عملی بنائیں گے اور آپ کا ساتھ دیں گے۔ اس قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے حوالے سے میری اور سہوترا صاحب کی قرارداد اس ایوان میں pending ہے۔ اس ایوان کا سب سے پہلا اور آخری سپیکر ایس پی سنگھا اقلیتوں سے تعلق رکھتا تھا، آج میں اس ایوان سے کہہ رہا ہوں کہ ہمیں جانوں کے نذرانے دینے سے کوئی دریغ نہیں لیکن جب اس ملک کی سلامتی کی بات ہو گی، جب اس ملک کے تحفظ کی بات ہو گی

اور جب اس ملک کی ترقی کی بات ہو گی تو ہم اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے رہیں گے اور یہ ہمارا وتیرہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں وضاحت کرتا چلوں کہ 1947 میں ہندوستان سے زخمی حالت میں جب ہمارے بھائی آ رہے تھے تو پہلا طبی امدادی کیمپ یونائیٹڈ کرسچیئن ہسپتال میں لگایا گیا تھا۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح جب اپنی زندگی کے آخری ایام میں تھے تو مسز ڈینئل نامی میری ایک مسیحی بہن نے کوئٹہ کے اندر زیارت میں ڈیوٹی دے کر اُنہیں سنبھالا۔ مجھے فخر ہے کہ ہمارے مسیحی تعلیمی اداروں نے دہشتگرد پیدا نہیں کئے بلکہ آج کے وزیراعظم گیلانی صاحب، آج کے وزیراعلیٰ پنجاب اور اعلیٰ عہدوں پر تعینات بے شمار لوگوں کو ہمارے مسیحی تعلیمی اداروں نے پیدا کیا ہے۔ ہم نے ہمیشہ اُس سوچ کی مخالفت کی ہے اور اُس سوچ کی مخالفت کرتے ہوئے قائدِ تحریک شہباز بھٹی نے ہمیں کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ آپ gun اُٹھائیں بلکہ انہوں نے یہ ضرور کہا تھا کہ آپ ظلم، مذہبی انتہاپسندی اور ملک کو توڑنے والی قوتوں کے خلاف آواز بلند کریں۔ پورے اخبارات گواہ ہیں کہ 1995 میں شہباز بھٹی نے pin point کیا تھا کہ مریدکے میں لشکر طیبہ کے تربیتی سنٹروں میں لوگوں کو تربیت دی جارہی ہے کہ وہ اس ملک میں مذہبی انتہاپسندی کو فروغ دیں اور اس ملک میں قائداعظم کی سوچ رکھنے والوں کا قلع قمع کریں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میرے بھائی اس طرح تو نہ کہیں کہ وہاں پر دہشت گردی کی تربیت دی جارہی ہے کیونکہ وہاں پر اچھے کام بھی ہو رہے ہیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! اگر میرے بھائی دہشت گردی کو اچھا کام کہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے کام انہی کو زیب دیتے ہیں، ہمیں زیب نہیں دیتے۔ کوئی مذہب یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو قتل کرنا اچھا کام ہے۔

جناب عبدالوحید چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اس دنیا میں اسلام سے بڑھ کر سلامتی کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ ان کو اس واقعہ سے صدمہ ہوا ہے، ہم اس کو condemn کرتے ہیں کیونکہ ہم دہشت گردی کے خلاف ہیں اور ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں لیکن میری request ہے کہ یہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں اور غلط بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی، پرویز رفیق صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! صرف تقریریں اس چیز کو ختم نہیں کر سکتیں، ہمیں special initiatives لینے ہوں گے جو ہمیں یہاں سے شروع کرنے ہیں۔ آج پورا پنجاب نہیں بلکہ پورا پاکستان سوچ رہا ہے یا ان کے ذہنوں میں نقش کر دیا گیا ہے کہ شہباز بھٹی شہید گستاخ رسول کے قانون 295-B,C کے خلاف تھے؟ نہیں ایسا نہیں تھا بلکہ وہ تو اس کے غلط استعمال کے خلاف تھے۔ میری گزارش ہے کہ اگر اس ایوان میں قائداعظم کی تصویر لگ سکتی ہے تو ہمارا مطالبہ ہے کہ 11۔اگست 1947 کو کی گئی تقریر کو Constitution کے preamble کا حصہ بنایا جائے۔ ہم مطالبہ کر سکتے ہیں یا اپنے سینے پر اس تقریر کو بڑے بڑے حروف میں لکھ کر لائیں تو یہاں سامنے قائداعظم دیکھ رہا ہو گا کہ ہمیں کیسا پنجاب اور کیسا پاکستان چاہئے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ پنجاب میں جتنے بھی 295-B,C کے واقعات ہوئے ہیں سارے معصوم اور بے گناہ تھے۔ ہم تو ایسا سوچ ہی نہیں سکتے اور ہمارے تو ہوش ہی اس طرف نہیں جاتے۔ ہم تو یہ سوچ ہی نہیں سکتے کہ ہم کسی نبی کی توہین کر سکتے ہیں۔ نعوذ باللہ یہ ہم سے ہو نہیں سکتا۔

جناب سپیکر! ہمیں پنجاب میں مذہبی انتہا پسندی کی سوچ کو روکنا ہے۔ اس ملک میں دہشت گردی کی جو لہر ہے ہمیں اسے روکنا ہے اور اس کے لئے ساری سیاسی جماعتوں کو مل بیٹھنا چاہئے۔ میرے لئے یہ قابل فخر ہے کہ میں نے 27 سال شہباز بھٹی شہید کے ساتھ بطور کارکن کام کیا ہے۔ وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ ہماری بات کوئی مانے یا نہ مانے ہم نے اس ملک میں قائداعظم کے فرمودات کو فروغ دینا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں گزارش کروں گا کہ میری وہ قرارداد جو میں نے اس ایوان میں جمع کرائی ہے، جو سپیکر صاحب نے pending رکھی ہوئی ہے۔ اس شہادت کے بعد اس قرارداد کو متفقہ طور پر اس ایوان میں پاس کیا جائے تاکہ ہم آئندہ لاشیں نہ اٹھائیں۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ شہباز بھٹی شہید کے خون سے کون وفادار ہے اور کون اس شہید کے خون کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اب میں نے گیند ان کے کورٹ میں پھینک دیا ہے کہ 295-B,C کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے میں نے جو قرارداد جمع کرائی ہوئی ہے اگر یہ ایوان اس کو منظور نہیں کرتا تو پھر سب کے چہرے بے نقاب ہو جائیں گے۔ میں اپنی تقریر ایک شعر کے ساتھ ختم کروں گا کہ:

ہم اپنے خون کی سرخی اک صبح سہانی لکھ دیں گے
ٹوٹیں گی ظلم کی زنجیریں ہم ایسی کہانی لکھ دیں گے

آئیں گی بہاریں گلشن میں گل رنگ فضا بھی مہکے گی
جب شام کی ساری تحریریں صبح کی زبانی لکھ دیں گے

جناب سپیکر! وزیر اعظم نے شہباز بھٹی شہید کے گاؤں کو model village بنانے کے لئے اعلان کیا ہے اور راجہ صاحب نے اس کو second کیا ہے۔ میں ضلع فیصل آباد سے ان کا کارکن ہوں، میں ان کے اس سارے پروگرام کو co-ordinate کروں گا۔ اس پر میں وزیر اعظم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ انجینئر شہزاد الٰہی صاحب!

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! ہم آج اس عظیم شخص کے بارے میں اس ایوان میں بات کر رہے ہیں جس نے قائداعظم محمد علی جناح کی اس بات کو آگے بڑھایا کہ اس ملک میں تمام لوگ بلاامتیاز رنگ و نسل برابر ہوں گے۔ شہباز بھٹی بھی یہی چاہتا تھا کہ اس ملک میں بھائی چارے کی فضا کو تقویت دی جائے لیکن آج بھی وہ لوگ پاکستان میں اپنے پورے جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی کارروائیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ جو اس وقت پاکستان اور قائداعظم محمد علی جناح کو غلط القابات سے نوازتے تھے یہ ان کی سوچ ہے۔ میرے ساتھیوں اور دوستوں نے بہت باتیں کی ہیں لیکن میں ان باتوں کو نہیں دہراؤں گا لیکن میں یہاں پر ایک بات ضرور کہتا ہوں کہ وہ لوگ جو آج بھی اس ملک پاکستان کو نقصان پہنچانے کے چکر میں لگے ہوئے ہیں ان کو support and favour حکومتیں نہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ممکن نہیں۔ اس کو mind set کہتے ہیں اور یہ mind set کون کرتا ہے، جب گوجرہ کا واقعہ ہوتا ہے تو جس بندے کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی جاتی ہے وہ ایک جماعت کا تحصیل صدر ہوتا ہے۔ جب ہم سڑکوں پر نکلتے ہیں تو جوڈیشل انکوائری کرائی جاتی ہے لیکن اس انکوائری کا کیا فائدہ ہوا؟ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو تاریخ میں اس سے بڑی discrimination نہیں ملے گی کہ ان لوگوں کو promote کر کے کسی کو DIG اور کسی کو کمشنر بنا دیا گیا یہاں تک کہ ایک بندہ جس کو جوڈیشل انکوائری میں صوبہ بدر کیا گیا تھا اس کو حکومت نے CCPO لاہور لگا دیا۔ اس سے بڑی زیادتی اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ حکومتیں ان لوگوں کو favour نہیں کرتیں۔ میں اپنے ان بھائیوں سے پوچھتا ہوں جو آج بڑے جوش اور ولولے سے باتیں کر رہے تھے کہ جب ان کے علاقہ وارث پورہ میں دو نہتے مسیحیوں کا قتل کیا گیا تو اس وقت یہ کہاں تھے؟ یہاں پر باتوں سے نہیں عمل سے ثابت کرنا ہو گا کہ "ہاں" ہم قائداعظم محمد علی جناح کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!اس سے بڑی discrimination اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہم سپریم کورٹ کے بارے میں بڑے زور وشور سے کہتے ہیں کہ اس کے فیصلوں کو مانیں گے لیکن سپریم کورٹ نے رنگ محل سکول کے حوالے سے ایک فیصلہ دیا کہ یہ سکول مسیحیوں کا ہے اسے واپس کیا جائے۔ اس کی implementation کے لئے سیکرٹری سکول ان احکامات کو مان نہیں رہا۔ میں جب یہ معاملہ ایوان میں لے کر آیا تو یہاں سے وہ معاملہ مجلس قائمہ کو بھیج دیا گیا جہاں ایک ایڈیشنل سیکرٹری کہتا ہے کہ میں thrash out کر رہا ہوں تو اس کو کیا اختیار ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے فیصلوں کو thrash out کرے؟

جناب سپیکر!جب یہ باتیں ہوں گی تو پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ minorities آزاد ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ انسان جب ایک دفعہ مر جاتا ہے تو پھر اُس کی کہانی ختم ہو جاتی ہے۔ میں آپ کو حلفاً کہتا ہوں کہ پنجاب اور پاکستان کے مسیحی روزانہ سینکڑوں دفعہ صرف discrimination کی وجہ سے مرتے اور جیتے ہیں۔ جب ہم اس طرح کے mind set میں بات کریں گے تو کس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم قائد اعظم محمد علی جناح کے mission کو آگے لے کر چل رہے ہیں؟اگر کوئی بات کرتا ہے تو اُس کو بات کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جب ہم اُن دہشت گردوں کے ساتھ بیٹھ کر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اُن کو support کریں گے تو پھر آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ آپ کی بات مانیں گے بلکہ وہ وہی کام کریں گے جو پاکستان بنتے وقت اُن کا mission تھا کہ پاکستان نہ بننے دیا جائے اور آج بھی وہ لوگ پاکستان کو توڑنے کے چکر میں لگے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے التماس ہے کہ یہاں پنجاب اسمبلی کے ذریعے پنجاب اور پورے پاکستان کے لوگوں کو بھائی چارے اور رواداری کا message جانا چاہئے۔ ہمارے لوگ سمجھتے ہیں کہ جب بھی یہ حکومت آئی ہے انہوں نے سب سے پہلے ہمیں علیحدہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور کہا کہ شناختی کارڈ میں ہمارا علیحدہ خانہ بنایا جائے۔ بشپ جان جوزف نے انہی زیادتیوں کے سلسلے میں اپنے آپ کو shoot کیا لیکن اب ہم لاشیں اٹھا اٹھا کر تھک گئے ہیں۔ مجھے شہباز بھٹی کا قصور بتایا جائے، کیا اُس کا قصور یہ تھا کہ وہ انسانیت کی بات کرتا تھا؟ اگر ہم دیکھیں تو مسیحیت میں بائبل مقدس کے باب 12 کی آیت 14 میں رومیو کے نام خط میں لکھا ہے کہ "اپنے ستانے والوں کے واسطے برکت چاہو اور لعنت نہ کرو" ہمارا کلام تو ہمیں یہ کہتا ہے کہ جو آپ کو تنگ کرتے ہیں یا ستاتے ہیں اُن کے لئے برکت چاہو بلکہ لعنت بھی نہ کرو تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم کسی کے بارے میں یہ سوچ بھی سکیں۔ ہم ایک انسان کے

بارے میں ایسا نہیں سوچ سکتے تو انبیاء اور ایک پیغمبر کے بارے میں کس طرح سوچ سکتے ہیں؟ یہ وہی لوگ ہیں جن کا mind set ہوتا ہے اور mind set حکومتیں کرتی ہیں۔ اگر اُن لوگوں کو حکومتی آشیر باد نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس طرح کا کام کر سکیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پچھلے دورِ حکومت میں جب کرسمس کا تہوار آتا تھا تو وہ اپنی جیب میں چُھری رکھتے تھے تاکہ جہاں بھی کیک کاٹنے کی تقریبات آئیں تو ہم وہاں پر یہ message دے سکیں کہ ہم اظہارِ یکجہتی کرتے ہیں لیکن آج لوگ اپنی جیب میں چُھریاں ہمارے گلے کاٹنے کے لئے رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر پر اپنی student life کا ایک واقعہ یہاں پر ضرور share کرنا چاہتا ہوں کہ اُن دنوں دو جماعتیں ہوا کرتی تھیں تو وہ جب آپس میں لڑ پڑتیں تو اُن میں ایک بہت کمزور کارکن تھا اور جب اُس کے ساتھی چلے آتے تو دوسری جماعت کے ساتھیوں کے ہاتھوں ہمیشہ پٹتا کیونکہ وہ اُن کا کچھ کر نہیں سکتا تھا لیکن ایک دفعہ وہ وقت آیا کہ وہ اُن کے آگے کھڑا ہو گیا پھر جو لوگ اُس کی پٹائی کرتے تھے وہ اُس کے نام سے خوف کھانا شروع ہو گئے۔ بعد میں وہ لاہور کا ایک نامی گرامی بندہ بنا۔ وہ لوگ جو اُس کی پٹائی کرتے تھے اُس کو باپ تصور کرنے لگے۔ مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ اتنے ظلم ہم پر نہ کئے جائیں کہ ہم بھی سب اقوال بھول کر اُس بندے کی طرح کھڑے ہو جائیں۔ چونکہ ہمارا مذہب اس بات کی اجازت نہیں دیتا اس لئے ہمارے ہاتھ بندھے ہیں۔ ہمارے جذبات تو بہت ہیں لیکن ہمارے ہاتھ ہمارے مذہب نے باندھے ہوئے ہیں۔ میری آپ سے ایک humble request ہے کہ اس ایوان کے ذریعے شہباز بھٹی کو شہید declare کریں۔ آپ نے شہباز بھٹی کے حوالے سے خاموشی تو کروا دی لیکن اُس کے لئے دعا کیوں نہیں کرائی گئی، کیا ہم خدا کو ماننے والے نہیں ہیں؟ یہ ساری باتیں میں سمجھتا ہوں کہ ایک discrimination کی عظیم مثالیں ہیں جو آپ کے دَور میں ہو رہی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کے دَور کو مسیحی لوگ ہمیشہ ہمیشہ سیاہ دَور کے نام سے یاد رکھیں گے۔ میں آخر پر ایک شعر کہوں گا کہ:

مل کر سب کیوں نہ وفاداری کا پیماں کریں
اپنے اخلاق سے اپنے ایمان پر احساں کریں
یہ تعصب کا محلہ عداوت کی فضا
کیوں نہ انساں کو انساں کا نگہباں کریں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ محترمہ نیلم جبار صاحبہ!

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں بھی شہباز بھٹی صاحب کی ناگہانی بے وقت وفات پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بعد میں ٹائم دوں گا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں معمولی سی بات کرنا چاہوں گا کہ ہم سب نے مذمت بھی کی ہے لیکن میں دُکھ اور افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ یہاں پر کہا گیا کہ یہ ایک سوچ کا نتیجہ ہے۔ یہ درست ہے کہ اس سوچ نے داتا دربار پر بھی حملہ کیا، اس سوچ نے سکولوں پر بھی حملہ کیا، اس سوچ نے کئی لوگوں کو شہید کیا اور چند دن پہلے فیصل آباد میں جو دھماکا ہوا وہ بھی اسی سوچ کا ایک نتیجہ تھا۔ بحیثیت ایک جمہوری پاکستان ہم لوگ اکثریت سے اس سوچ کی مذمت کرتے ہیں۔ میں یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں مسیحی برادری کے میرے دوست بہت دکھی ہیں لیکن وہ اپنے دکھ کے اندر یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے ساتھ discrimination ہو رہی ہے۔ میں انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اُن کے ساتھ کوئی discrimination نہیں ہو رہی بلکہ اُن کے ساتھ قلیل تعداد کے وہ لوگ جو اسلام اور انسانیت کے بھی دشمن ہیں اگر وہ ایسی حرکتیں کر رہے ہیں تو اس میں ہم بھی اُن کے دشمن بن کر اُن کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ نیلم جبار صاحبہ!

محترمہ نیلم جبار چودھری: جناب سپیکر! ابھی تک اسمبلی کے اندر شہباز بھٹی صاحب کے قتل کے حوالے سے بہت ساری تقریریں ہو گئی ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس کے اوپر سیاست نہ کی جائے۔ اگر دیکھا جائے تو پاکستان پیپلز پارٹی کے قائدین نے جتنی قربانیاں اس ملک کے عوام کی خاطر اور جمہوریت کی خاطر دی ہیں میں یہ نہیں سمجھتی کہ کسی بھی دوسری پارٹی کے قائدین نے اتنی قربانیاں دی ہیں۔ شہباز بھٹی کا قتل بھی اُسی قربانی کی ایک لڑی ہے جو شہید ذوالفقار علی بھٹو سے شروع ہوئی ہے جو آج تک چلی آ رہی ہے۔ یہ کہا تو جاتا ہے کہ یہ ملک مسلم لیگ نے بنایا لیکن اُس کے بعد یہ بات کیوں بھول جاتی ہے کہ اگر یہ ملک مسلم لیگ نے بنایا ہے تو اُس مسلم لیگ کا آج وجود بھی نہیں ہے لہذا میں یہ

کہنا چاہوں گی کہ اُس تصویرِ پاکستان کے خاکے میں ہماری پاکستان پیپلز پارٹی کے قائدین نے اپنے خون سے رنگ بھرے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں تک مذہب کی بات کی جاتی ہے تو اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ ہمارا مذہب اسلام ہمیں رواداری سکھاتا ہے۔ ہمارا مذہب تو امن سکھاتا ہے اور کہتا ہے کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ آج اس ایوان کے اندر ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم اپنے مذہب کے نام پر پوری دنیا کو ایک غلط message دینے جا رہے ہیں تو اسے ہمیشہ کے لئے ختم کرنا ہوگا اور میں سمجھتی ہوں کہ آج وہ وقت آ چکا ہے کہ ہم سب پارٹیاں اکٹھے ہو کر بجائے اس issue پر سیاست کرنے کے مل کر بیٹھیں تاکہ اس issue کا کوئی حل نکالا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، خواجہ اسلام صاحب!

خواجہ محمد اسلام: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں جناب شہباز بھٹی کے بارے میں صرف اتنا کہوں گا کہ وہ ایک پاکستانی تھے اور اس کا نقصان نہ صرف national بلکہ international level پر بھی اتنا ہی ہے اور میں یہاں بڑے دکھ سے کہوں گا کہ اس ناقابلِ تلافی نقصان کا اندازہ آپ کو آنے والے دنوں میں ہوگا۔ مجھے بڑے دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ آج ہم ان کی وراثت کو ٹکڑوں میں بانٹ رہے ہیں۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ وہ میرا تھا اور دوسرا کہہ رہا ہے کہ وہ میرا تھا تو میں ان کے بارے میں صرف اسی بات پر اکتفا کروں گا کہ:

جس کی تقسیم نے بھائی میرا چھین لیا
آگ میں پھینک دو وراثت ایسی
(نعرہ ہائے تحسین)

وہ پاکستانی تھے، پاکستان کے بیٹے تھے، وہ ہمارے بھی بھائی تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی میراث میں اقلیتوں کا بھی اتنا ہی حق ہے تو میری اپنے بھائیوں سے گزارش ہوگی کہ وہ اسے پاکستان کا نقصان سمجھتے ہوئے پاکستان کے لئے بات کریں اور کسی کی نشان دہی کرنا کہ مزار داتا صاحب میں ایسا ہوا اور وہاں پر مسلمان ایسا کر رہے تھے اور مسیحی ایسے تھے نہیں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ وہ پاکستانی تھا اور پاکستان کا نقصان ہوا ہے اور ہمیں اس بات سے سبق لینا چاہئے۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس اور تحاریک استحقاق کے لئے بھی وقت مقرر تھا لیکن آپ کی مرضی۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! جمعہ کے دن میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ میاں شہباز شریف کو اس ایوان کو جواب بھی دینا پڑے گا اور انہیں قائد ایوان کی حیثیت سے یہاں آنا بھی پڑے گا۔ وہ مغل بادشاہ ہیں اور انہوں نے میری اس بات کا بڑا بُرا منایا ہے۔ میں کل ٹی وی پر دیکھ رہا تھا، انہوں نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا ہے کہ میں کسی کو جواب دہ نہیں اور میں صرف اللہ کو جواب دہ ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس ایوان کے استحقاق کو مجروح کیا ہے۔ یہاں پر جواب رانا ثناء اللہ صاحب کو نہیں دینا، یہاں پر جواب شوکت بسراء کو نہیں دینا۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے"
جبکہ معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ڈاکو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں معزز ممبران اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور قائد حزب اختلاف کی بات توجہ سے سنیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): یہ ایوان پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کے منتخب نمائندوں کا ایوان ہے جسے پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام نے بنایا ہے اور آئین اٹھا کر دیکھ لیں کہ قائد ایوان اس ایوان کے سامنے جواب دہ ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں میاں شہباز شریف صاحب کو کہنا چاہتا ہوں کہ اب وہ وقت گیا جب ڈاکٹر توقیر وزیر اعلیٰ بن کر یہاں پر معزز ممبران کی حاضریاں لگاتا تھا۔ یہ سندھ میں ہوتا ہے نہ خیبر پختونخواہ میں، نہ بلوچستان میں ہوتا ہے اور نہ ہی وفاق میں کہ چیف منسٹر خود تو ایوان میں نہ آئے بلکہ ان کا سیکرٹری آکر اس ایوان کے معزز ممبران کی تذلیل کرے۔ صرف (ن) لیگ نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے ایوان کی تذلیل ہے کہ ایک 18 ویں گریڈ کا آدمی گیلری میں بیٹھ کر ان منتخب نمائندوں کی حاضری لگائے۔ ڈاکٹر توقیر چیف منسٹر سن لو! یہ جو تم نے one man show چلایا ہوا ہے اور ان معزز ممبران کی تذلیل کرنے کا جو ٹھیکہ لیا ہوا ہے اس کا تمہیں حساب دینا پڑے گا۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! میں اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہتا ہوں اور اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سے ڈرتے ہوئے کہتا ہوں کہ جو غرور اور تکبر میں نے میاں شہباز شریف میں دیکھا ہے تو ہم اللہ سے معافی مانگتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار "توبہ، توبہ" کہتے رہے)

ہماری دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا "تخت لاہور" قائم رکھے اور ہماری supportان کے ساتھ ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار "آمین" کہنے لگے)

لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات سے ڈرنا اور اللہ کی مخلوق اور اللہ تعالیٰ نے جن کو عزت دی، حلقے کے لوگوں نے انہیں منتخب کر کے بھیجا تو ان کا احترام کرنا کوئی بُری بات نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

حلقوں سے منتخب ہو کر آنے والے معزز ممبران اسمبلی کے ساتھ ہاتھ نہ ملانا، ان سے ملنے سے انکار کرنا اور اپنے سیکرٹریوں سے ان کی بے عزتی کرانا اس پر میں صرف ایک بات کہوں گا اور کچھ نہیں کہوں گا کہ میاں صاحب! سیاست آنے جانے والی چیز ہے۔ ہم سب اس پنجاب کے عزت دار لوگ ہیں اور آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ چاہے مسلم لیگ (ن) کے ایم پی ایز ہوں، (ق) لیگ کے ہوں یا پیپلز پارٹی کے ہوں تو انہیں عزت دار انسان سمجھیں اور ان کی عزت کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے اس غرور کی وجہ سمجھ نہیں آتی کہ کیا سارا بلوچستان فتح کر لیا ہے، کیا سندھ کو فتح کر لیا ہے جہاں پر ان کی ایک سیٹ بھی نہیں ہے، کیا خیبر پختونخواہ کو فتح کر لیا ہے یا وفاق کو فتح کر لیا ہے؟ پنجاب میں 130 سیٹیں تھیں اور 40 آزاد ارکان کو ساتھ ملا کر باقی پیپلز پارٹی کی مدد سے وزیر اعلیٰ بنے ہیں اور اب جب پیپلز پارٹی نے چھوڑا ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: نکالا ہے، نکالا ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): نکالا ہے۔ جی، نکالا ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Order pleas, order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): اب جب پاکستان پیپلز پارٹی کو نکالا ہے، پاکستان پیپلز پارٹی کو اٹھا کر، دھکا دے کر پھینکا ہے اس پر میں اُن کا اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ایک بار اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھ لیں کہ ہم سے علیحدہ ہونے کے بعد رسوا کون ہوا ہے اور سرخرو کون ہوا ہے؟

میرے کم عقل دوستو! کیوں اتنی رسوائی سے ڈر گئے ہو؟ اگر کسی کی تسلی نہیں ہوئی تو ایک پروگرام "ڈارلنگ" چلا ہے وہ رات کو جا کر دیکھ لیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! آج جب میں ہاؤس میں آ رہا تھا تو میرا خیال تھا کہ جو چودھری شجاعت صاحب کو چھوڑ کر گئے ہیں وہ آج ہاؤس میں نہیں آئیں گے اور مسلم لیگ (ن) کے میرے وہ بھائی، میں جب بھی تقریر کروں گا میں آپ کو یہ ensure کراتا ہوں، آپ جتنی مرضی مجھ پر تنقید کر لیں لیکن جنہوں نے ہمارے ساتھ جدوجہد کی ہے، جب میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف صاحب معافی مانگ کر جدہ گئے ان کے جانے کے بعد جن دوستوں نے میرے ساتھ جدوجہد کی ہے میں ان کو سلام کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔ میں رانا ثناء اللہ کو جس نے میرے ساتھ جدوجہد کی ہے سلام کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔ پاکستان میں رہ کر مشرف کے خلاف جو ہمارے شانہ بشانہ رہے ہیں، میرے مسلم لیگ (ن) کے بھائیو اور معزز ممبران! انشاء اللہ تعالیٰ میری زبان سے آپ کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں نکلے گا۔ میں آپ کا احترام کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سیاسی لوگ جب وہ اپوزیشن میں جاتے ہیں تو ان کو دبانے کے لئے کئی ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں۔ میری یہ تیسری اپوزیشن ہے۔۔۔

ایک معزز ممبر: یہ آخری اپوزیشن ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): یہ وقت بتائے گا کہ رسوا ہونے والوں کی آخری ہے یا سرخرو ہونے والوں کی آخری ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس کرسی پر آپ تشریف فرما ہیں اس سے پہلے ہمارے فیصل آباد کے افضل ساہی صاحب سپیکر تھے۔ انہوں نے اپنے حلقے میں تاریخی کام کروائے لیکن پھر بھی وہ دوبارہ یہاں نہ آسکے۔ ہم ترقیاتی کام، نالی اور گلی کی سیاست والے لوگ نہیں ہیں بلکہ ہم نظریاتی لوگ ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے قائد ذوالفقار علی بھٹو شہید اور محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے اس ملک کے لئے اپنی جان کی قربانی دی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم عوام میں اس وقت سرخرو ہیں۔ ہم جب سٹیج پر کھڑے ہوتے ہیں تو ہمیں کسی قسم کی کوئی شرمندگی نہیں ہوتی۔ جس دن ہم علیحدہ ہوئے ہیں چیف منسٹر پنجاب ڈاکٹر توقیر نے ہمارے ترقیاتی فنڈز روک دیئے جبکہ وہاں کام ہو رہے تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جو سکیمیں ہماری جاری تھیں وہ روک دیں۔ جن سکیموں پر تیس لاکھ روپیہ لگ چکا ہے اور ان سکیموں نے بیس لاکھ روپے لگ کر مکمل ہونا ہے وہ سکیمیں چیف منسٹر ڈاکٹر توقیر نے روک دی ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

بچیوں کے سکول، بیٹیوں کے سکول، بچوں کے سکول اور مریضوں کے لئے ہسپتال روک دیئے۔ ماشاء اللہ یہ سب کام کرنے اور ان سب کو روکنے پر آپ سب کو اور وزیر اعلیٰ ڈاکٹر توقیر کو مبارک ہو۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! اس کا ایک اور بھی پہلو ہے کہ جو اپنا حق نہ لے سکے وہ کمزور ہوتا ہے۔ ہم تو جناب! کمزور نہیں ہیں۔ ہم چاہیں گے تو ہاؤس چلے گا، ہم نہیں چاہیں گے تو نہیں چلے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین) میرے بھائی سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں اور میں ان کا احترام کرتا ہوں۔ اگر جمعرات والے دن تک جو ہمارے ترقیاتی کام، باقی ہم کچھ نہیں مانگتے لیکن جو ہمارے ترقیاتی کام بند کئے گئے ہیں اگر وہ جمعرات تک شروع نہ ہوئے تو جمعہ کو دما دم مست قلندر کے لئے تیار ہو کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "نعرہ بھٹو، جئے بھٹو"
اور راجہ صاحب قدم بڑھاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میاں شہباز شریف صاحب نے دو جگہوں سے الیکشن لڑنا تھا، ایک راولپنڈی سے اور دوسرا بھکر۔ راولپنڈی والا الیکشن کسی وجہ سے نہ ہو سکا اور میاں شہباز شریف صاحب منتخب ہو گئے بھکر سے۔ اس ملک کے کچھ لوگ اس کیس کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں، یہ کیس ان کو مل نہیں رہا۔ میں ان کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ یہ میاں شہباز شریف صاحب کا کیس ہے جس میں پہلے وہ بھکر سے منتخب ہوئے، اس کے بعد وہ چیف منسٹر بنے، اس کے بعد وہ راولپنڈی سے ایم پی اے بنے۔ جس دن وہ ایم پی اے بنے ان کی بھکر والی سیٹ ختم ہو گئی ہے اور اب وہ وزیر اعلیٰ نہیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جن کو سمجھ نہیں آتی یا جن کو یہ کیس نہیں مل رہا یا جن کی آنکھوں پر کالی پٹی بندھی ہے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں---

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "stay خارج کرو" کی نعرہ بازی)

جس دن میاں شہباز شریف صاحب راولپنڈی سے elect ہوئے اور نوٹیفکیشن ہو گیا اس دن سے ان کی بھکر کی سیٹ ختم ہو گئی ہے، اس وقت اگر آئینی طور پر عدالت فیصلہ کر دے تو وہ صوبے کے سربراہ نہیں اسی لئے انہوں نے ڈاکٹر توقیر کو چیف منسٹر بنایا ہوا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "stay خارج کرو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! ظلم خدا کا دیکھیں کہ دیدار شاہ چیئرمین نیب پاکستان پیپلز پارٹی نے لگایا۔ اب چودھری نثار صاحب کو اس پر بڑا اعتراض ہے اور انہوں نے کل بڑی ایک دھواں دھار پریس کانفرنس بھی کی ہے۔ یہ میرے پاس petition ہے جو میاں نواز شریف کی طرف سے دائر ہوئی ہے اور اس میں واضح لکھا ہوا ہے کہ:

> When earlier hearing of the instant appeal was taking place, Mr. Justice Dedar Hussain Shah was Chief Justice Sindh and at that time no such problem…

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جئے بھٹو اور جاگو عدلیہ جاگو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! جس جج کی میاں نواز شریف صاحب تعریف کر رہے ہیں، جنرل چودھری نثار صاحب اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ جنرل چودھری نثار صاحب نے ہی میاں نواز شریف صاحب سے جنرل مشرف کو آرمی چیف لگوایا تھا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈرامہ ہے، ڈرامہ ہے چودھری نثار ڈرامہ ہے" کی نعرہ بازی)

اور جنرل نثار صاحب ایک دفعہ پھر یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں جمہوریت derail ہو، کچھ لوگوں کو جدہ جانا پڑے اور شاید میں وزیراعظم بن جاؤں تو یہ کبھی نہیں ہو گا، کبھی نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! جو صوبہ کا چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے اس کے کندھوں پر پورے صوبے کے مسائل کے حوالے سے بے انتہا ذمہ داری ہوتی ہے۔ پورا صوبہ چیف ایگزیکٹو کے رحم و کرم پر ہوتا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر پورا صوبہ ترقی کی طرف جائے تو اس کو قائد ایوان کی کامیابی سمجھی جاتی ہے مگر ہمارا صوبہ جس طرف آج کل جا رہا ہے تو وہ اس کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! سستی روٹی سکیم اتنی بُری طرح ناکام ہوئی کہ آج تمام ذمہ دار لوگ اس کا نام لیتے ہوئے شرمندہ ہوتے ہیں۔ چیف منسٹر پنجاب کو تین سال ہو گئے ہیں، میری خواہش ہو گی اگر وہ اپنی بے عزتی نہ محسوس کریں، اگر وہ اس ہاؤس کی عزت کرتے ہیں، اگر وہ آٹھ کروڑ عوام کی عزت کرتے ہیں

اور اگر اس ہاؤس کا ان کی نگاہ میں کوئی مقام ہے تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ کوئی ایک میگا پراجیکٹ جو کامیاب ہوا ہو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! راجہ ریاض صاحب دوبارہ وزیر بننے کے چکر میں ہیں۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جس میرے بھائی نے آواز کسی ہے میں ان کی عقل کو سلام پیش کرتا ہوں۔

سردار شیر علی خان گورچانی: جناب سپیکر! راجہ ریاض صاحب personal ہو رہے ہیں اور کسی کا بار بار نام لینا یہ ان کی کم عقلی ہے---

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

CHAUDHARY SHAUKAT MAHMOOD BASRA (ADVOCATE): I am on a point of order.

جناب سپیکر: پلیز آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ پھر کچھ ہوگا تو میں ذمہ دار نہیں ہوں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوٹے، لوٹے" اور "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے یہ بات کی تھی کہ میرے جس بھائی نے یہ فقرہ کسا ہے---

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"غنڈہ گردی کی سرکار، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please. Order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
چودھری نثار، ملک کا غدار" کی نعرہ بازی)

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: اُن کو بات کرنے دیں۔ Carry on please.

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوٹوں سے ہماری سرکار، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: آدھے گھنٹے کے لئے وقفہ برائے نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ تک کے لئے ملتوی کی گئی)

(نمازِ مغرب کے وقفہ کے بعد 6 بج کر 55 منٹ پر جناب سپیکر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ابھی نمازِ مغرب کے وقفہ کے دوران اسمبلی بلڈنگ کے باہر اسمبلی احاطہ میں ناقص سکیورٹی انتظامات کی وجہ سے ایک واقعہ ہوا ہے جس میں "دُنیا" ٹی وی کا نمائندہ گولی لگنے سے زخمی ہو گیا ہے۔ ہم اپنے صحافی بھائیوں سے اظہارِ یکجہتی کرتے ہیں اور ایوان سے پانچ منٹ کے لئے احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: میں نے پہلے ہی ایس ایس پی صاحب کو کہہ دیا ہے وہ اس واقعہ کی انکوائری کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی اُن کے ساتھ ہمدردی ہے اور مجھے ابھی پتا چلا ہے کہ صحافی بھائی بھی واک آؤٹ کر گئے ہیں تو چودھری عبدالغفور، جناب آصف منظور موہل، خواجہ محمد اسلام اور جناب خلیل طاہر سندھو صحافی بھائیوں کے پاس جائیں اور اُنہیں منا کر واپس ایوان میں لے آئیں کیونکہ ہم سب کی ہمدردیاں اُن کے ساتھ ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ایک معزز صحافی کو فائر لگا ہے تو اس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہوائی فائرنگ کا کوئی چھرہ یا فائر تھا جو اوپر سے آ کر لگا ہے۔ اس واقعہ میں جو صحافی زخمی ہوئے ہیں تو ڈپٹی سپیکر رانا مشہود صاحب گئے تھے جو ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کر کے آئے ہیں۔ اس واقعہ کی انکوائری بھی کرائی جائے گی اور اس میں کوئی

intentional بات پائی گئی تو جو بھی ملزم ہوگا اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔اس کے علاوہ زخمی ہونے والے صحافی کے مکمل علاج معالجہ کا خرچہ حکومت برداشت کرے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی،راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!میں آپ کا مشکور ہوں کہ جس توجہ کے ساتھ آپ میری گزارشات کو سن رہے ہیں میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔آج ابھی ایک واقعہ ہوا ہے کہ ایک صحافی کو گولی لگی ہے جو دنیا چینل کا کیمرہ مین ہے۔یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ پرسوں اس معزز ہاؤس میں پی ٹی وی کے کیمرہ مین کو get out اور دفع ہو جاؤ کہہ کر ہاؤس سے نکالا گیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر!صحافی بھائیوں نے بائیکاٹ کیا ہے۔ہم اپوزیشن کی تمام جماعتیں ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کا اعلان کرتی ہیں۔تین سال میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ اس ہاؤس کے قائد ایوان کو مثبت تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے کہ دو دنوں میں دو واقعات ہو چکے ہیں ایک اس معزز ہاؤس سے پی ٹی وی کے نمائندے کو دفع ہو جاؤ کہا گیا اور آج ایک صحافی کو گولی لگی ہے جبکہ یہاں سکیورٹی کے پورے انتظامات تھے۔یہ یقیناً ایک سازش اور threat ہے۔ہماری باتیں صحافی بھائی پوری قوم تک پہنچا رہے ہیں یہ ان کو روکنے کی ایک سازش ہے۔میں یہاں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سے اگلا مرحلہ یہ ہوگا کہ یہ اپوزیشن کے ارکان پر بھی حملے کرائیں گے اور انھیں بھی ڈرانے کی کوشش کی جائے گی تاکہ مغل بادشاہ اور تخت لاہور کے خلاف کوئی آواز نہ کھول سکے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

یہ بات درست ہے کہ جب مغل بادشاہت تھی تو کسی میں یہ جرأت نہیں ہوتی تھی کہ وہ اپنی زبان کھول سکے لیکن میں ڈاکٹر توقیر کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مغلیہ دور نہیں ہے بلکہ اس وقت ہم اللہ کے فضل وکرم سے 2011 میں داخل ہو چکے ہیں اور اس وقت تمام صوبوں اور وفاق میں جمہوری حکومتیں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی وجہ سے کام کر رہی ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"زندہ ہے بی بی، زندہ ہے بی بی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! اب 2011 کی اس جمہوری حکومت میں، میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم ضیاء الحق سے ڈرے، اسے اس کرسی پر بٹھایا، پرویز مشرف سے ڈرے اور نہ ہی کسی سے ڈریں گے۔ آپ کو آج بھی اس کرسی میں سے ضیاء کے بدبودار کپڑوں اور پسینے کی بو آ رہی ہو گی۔ آپ ہمیں جیلوں میں بند کریں، کوڑے ماریں بلکہ ہم تو شاہی قلعہ کی جیل کو بھی خوش آمدید کہیں گے اور وہاں بھی جا کر شکرانے کے نوافل ادا کریں گے کہ ان حکمرانوں کے خلاف ہم نے حق کی آواز بلند کی ہے۔ میاں شہباز شریف صاحب جب پہلی دفعہ وزیر اعلیٰ بنے تو صرف دس لوگوں کی اپوزیشن تھی۔ اس دفعہ وزیر اعلیٰ بنے تو مسلم لیگ (ق) کے چوزے چوری کرنے کے بعد ایک چھوٹی سی اپوزیشن تھی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

اس اپوزیشن نے چودھری ظہیر الدین خان صاحب کی قیادت میں تین سال اپنا بھرپور کردار ادا کیا لیکن میں میاں شہباز شریف صاحب سے یہ کہوں گا کہ اب یہاں پر ڈیڑھ سو لوگوں اور اُن لوگوں کی اپوزیشن ہے جو ضیاء الحق سے ڈرے نہ مشرف سے ڈرے اس لئے میری آپ سے گزارش ہو گی کہ ہمیں دبانے کی کوشش نہ کرنا۔ اگر ہمیں دبانے کی کوشش کی گئی تو پھر یہ ہاؤس چلے گا اور نہ اس صوبے کا انتظام چلے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ایہہ کی رولا پے گیا لوٹا چور لے گیا" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! کوئی بھی چیف ایگزیکٹو/وزیر اعلیٰ ہو اُس کو اپنی ایک سیاسی ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں میاں شہباز شریف سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ صوبہ پنجاب میں پینتیس وزیر ہوں گے جو صوبہ پنجاب کی حکومت میں وزیر اعلیٰ کی ٹیم کا حصہ ہوں گے لہذا فوری طور پر وہ اپنی ٹیم مکمل کریں، نئے وزیر بنائیں اور لسٹ بھیجیں ہم ایک گھنٹے میں گورنر سے حلف کروا لیں گے۔ کسی جگہ یہ نہیں لکھا ہوا کہ جب اجلاس چل رہا ہو تو وزیر حلف نہیں اٹھا سکتے۔ میاں شہباز شریف اپنی لسٹ مکمل کرائیں اور آپ معزز بھائیوں کو میں وزیر بننے کے لئے ایک راستہ بتاتا ہوں کہ ڈاکٹر توقیر کی سفارش کرا لیں۔ میں یہ چیلنج سے کہتا ہوں کہ ڈاکٹر توقیر اگر دل سے اِن کی سفارش کرے گا تو پینتیس کی جگہ پچاس

وزیر بھی بنانے پڑے تو میاں محمد شہباز شریف ضرور بنائے گا اور اُس کی support حاصل کرنے کے کئی طریقے ہیں آپ جو مرضی طریقہ استعمال کر لیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب ہم وزیر بنے تھے تب ہم نے یہ نہیں کہا تھا کہ task forces بنائی جائیں۔ اُن task forces کو جو ناکامی ہوئی وہ سب کے سامنے ہے۔ وزیروں کی بات کوئی نہیں سنتا تھا۔ آپ ظلم کی انتہا دیکھیں کہ محکمے کی میٹنگ سیکرٹری کے ساتھ وزیر اعلیٰ لے رہا ہے لیکن اُس میں متعلقہ وزیر کو نہیں بلایا جا رہا۔(شیم، شیم)

مثال کے طور پر میرے پاس اریگیشن ڈیپارٹمنٹ تھا اور کئی دفعہ یہ ہوا کہ مجھے پتا چلتا کہ 7-کلب پر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی میٹنگ ہو گئی ہے جس میں وزیر اعلیٰ اور سیکرٹری تھے لیکن مجھے بلایا ہی نہیں گیا۔ یہی کچھ (ن) لیگ والوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ میں ثابت کر دیتا ہوں کہ اگر (ن) لیگ کے وزراء کے ساتھ ایسا نہ ہوتا ہو تو جو سزا یہ ہاؤس میرے لئے مقرر کرے میں وہ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر ہمارے بھائی کہتے ہیں کہ آپ کو وزارتوں کا بڑا شوق ہے تو کیا یہ وزارت ہوتی ہے؟ میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اس دَور میں وزیر بن کر جتنی شرمندگی وزراء اٹھا رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔(شیم، شیم)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ہائے وزیرو، ہائے وزیرو" اور "ہائے وزیرو میں لٹی گئی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ میڈیا نے بائیکاٹ کیا ہے اس حوالے سے آپ کمیٹی تشکیل دیں جو میڈیا کے ساتھ جا کر مذاکرات کرے تب تک میں انتظار کر لیتا ہوں۔ کمیٹی بننی ضروری ہے کیونکہ میڈیا بائیکاٹ پر ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! صحافیوں کے ساتھ مذاکرات کے لئے چار معزز ممبران کی کمیٹی بناتے ہیں اس کے لئے آپ اپنے دو ساتھیوں کے نام دیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! شوکت بسراء اور سید حسن مرتضیٰ کے نام ہیں۔

جناب سپیکر: حزب اقتدار کی طرف سے چودھری عبدالغفور خان اور ملک ندیم کامران صاحبان جبکہ حزب اختلاف کی طرف سے شوکت بسراء اور سید حسن مرتضیٰ صاحبان صحافیوں کو منانے کے لئے جائیں اور ہم اس معاملے کی مکمل تحقیق کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "میڈیا کو واپس لاؤ"
اور "لاٹھی، گولی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کی طرف سے میڈیا کے ساتھ مذاکرات کے لئے بنائی جانے
والی کمیٹی کے معزز ممبران صحافیوں سے بات چیت کرنے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے میڈیا کو منانے کے لئے کمیٹی تشکیل دی ہے۔ پیپلز پارٹی کے ایک ایم پی اے کے پاس ایک آدمی آیا کہ آپ کی پارٹی کے وزیر ہیں تو ایس ڈی او کا تبادلہ کروانا ہے تو ایم پی اے نے کہا کہ ہماری اپنی پارٹی کے وزیر ہیں تو اس کے پاس چلتے ہیں۔ وزیر بننے کے خواہش مند ایم پی ایز صرف اتنی بات سن لیں کہ "ایس ڈی او نے ہمارے ایم پی اے سے کہا کہ ان کے پاس نہیں جانا کیونکہ اگر ان کے پاس گئے تو میرا کام نہیں ہونا بلکہ وہ مجھے معطل کر دیں گے"۔ حیران کن بات بتاتا ہوں اور میں پورے دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کے محکموں کے ماتحت بھی یہی الفاظ کہتے ہیں۔ (شیم، شیم)

یہاں پر مسلم لیگ (ن) کا کوئی ایم پی اے کام لے کر جائے تو ڈاکٹر توقیر اس میں 1600 نقص نکالتے ہیں کہ یہ آدمی میرٹ پر نہیں آتا اور یہ جونیئر ہے، یہ corrupt ہے---

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ نے قائد حزب اختلاف سے مشورہ کرنے کے بعد ایک مشترکہ کمیٹی میڈیا کے نمائندوں کے ساتھ بات کرنے کے لئے باہر بھیجی تھی کہ وہ بائیکاٹ ختم کر دیں تو صحافی بھائیوں کا argument یہ ہے کہ اگر کسی معزز ممبر کے ساتھ یہ واقعہ پیش آتا تو کیا آپ اسی طرح سے House چلاتے رہتے اور اس کے بعد کمیٹی بھیج کر لوگوں کو اندر لاتے؟ انہوں نے کہا ہے کہ آپ اجلاس کو دس منٹ کے لئے adjourn کر کے ہمارے پاس اظہار ہمدردی کے لئے تشریف لائیں تو ہم اس کے بعد بائیکاٹ ختم کر دیں گے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں "میڈیا کو واپس لاؤ، میڈیا کو واپس لاؤ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: کتنے منٹ کے لئے کہا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! صحافی بھائیوں کا مطالبہ ہے کہ دس منٹ کے لئے اجلاس adjourn کیا جائے۔

جناب سپیکر: اجلاس 10 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر میڈیا کے حق میں 10 منٹ کے لئے معزز ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(10 منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 54 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ نے صحافی حضرات کا بائیکاٹ ختم کر کے اُنہیں واپس لانے کے لئے ایک کمیٹی بھجوائی تھی۔ اُس کمیٹی سے مذاکرات کے بعد ان کا یہ مطالبہ سامنے آیا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے ہاؤس کو کچھ دیر کے لئے adjourn کریں تو پھر آپ نے دس منٹ کے لئے ہاؤس adjourn کیا اس کے بعد پھر اپوزیشن اور ٹریژری بنچوں سے تمام معزز ممبران وہاں گئے اور صحافیوں کے کیمپ میں جا کر ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا۔ ان کا ایک مطالبہ یہ تھا کہ آپ آج کے اجلاس کی بقیہ کارروائی adjourn فرما دیں اور دوسرا یہ ہے کہ اس وقوعہ کا مقدمہ درج کیا جائے اور اس کی میرٹ پر تفتیش کی جائے۔ میں نے ایس پی سول لائنز کو اپنے آفس میں بلوایا ہے اور ابھی ان صحافی بھائیوں سے جو وہ اس وقوعہ سے متعلق درخواست دیں گے اس کا مقدمہ درج کر لیا جائے گا اور میں اس معزز ایوان کو اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کی میرٹ پر تفتیش ہو گی اور اس سلسلے میں اگر کسی قسم کا کوئی security lapse پایا گیا یا کوئی ذمہ دار پایا گیا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! ان کا جو دوسرا مطالبہ تھا اس کے پیش نظر میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آج کا اجلاس کل تک کے لئے adjourn کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، صحافی بھائیوں سے ہمدردی کے طور پر ہم آج کے اجلاس کو کل مورخہ 15-مارچ 2011 صبح دس بجے تک کے لئے adjourn کرتے ہیں۔

82

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 15-مارچ2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحولیات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1. محترمہ زوبیہ رباب ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک میں امن عامہ کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور دہشت گردی کے نہ ختم ہونے والے واقعات کے سدباب کے لئے تمام محکموں میں سول ڈیفنس (Civil Defense) کی مشقوں کا فوری طور پر خصوصی اہتمام کیا جائے۔

2. سردار خالد سلیم بھٹی: اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری ملازمین کی ترقی کی رفتار سست ہونے کے باعث اکثر ملازمین ترقی کے انتظار میں ریٹائرمنٹ کی دہلیز پر پہنچ جاتے ہیں اور بغیر ترقی حاصل کئے ریٹائر ہو جاتے ہیں لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ جو سرکاری ملازمین اپنی مدت ملازمت کے آخری پانچ سالوں میں ترقی حاصل کئے بغیر ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ جائیں، انہیں ان کے موجودہ سکیل (Current Scale) سے اگلے سکیل (Next Scale) میں خصوصی ترقی دے کر ریٹائر کیا جائے تاکہ وہ ملازمین اپنی ریٹائرمنٹ تک دلجمعی سے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے رہیں۔

3. محترمہ عارفہ خالد پرویز: صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت صوبہ میں خواتین کے خلاف ہونے والے domestic violence کے واقعات کی فوری رپورٹنگ کے لئے helpline number کا آغاز کرے۔

4. جناب اعجاز احمد خان: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآن پاک باترجمہ کی تعلیم کو بطور مضمون سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں میں جماعت اول سے تعلیمی نصاب میں شامل

کیا جائے۔

5. محترمہ آمنہ اُلفت: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین اور ان کے اہل خانہ کے سرکاری ہسپتالوں سے مفت علاج کے لئے ان کے محکمے کی جانب سے مستقل میڈیکل کارڈ جاری کئے جائیں۔

84

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

منگل،15۔مارچ2011

(یوم الثلاثہ،9۔ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر4منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ فِي
هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿١٠٦﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٧﴾

سُوْرَۃُ الأنبیَاء آیات 105 تا107

اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکوکار بندے ملک کے وارث ہوں گے(105) عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں (اللہ کے حکموں کی) تبلیغ ہے(106)اور

(اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔(107)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا نبی مصطفیٰ ﷺ بادشاہ انبیاء
مجھ کو تیری قسم تجھ سا کوئی نہیں
ذکر تیرا ہر اک درد کی ہے دوا
مجھ کو تیری قسم تجھ سا کوئی نہیں
تیری عظمت بھلا ہو بیاں کس طرح
نہیں کوئی بنا تو بنا جس طرح
تیری مرضی سے حق نے بنا کر کہا
مجھ کو تیری قسم تجھ سا کوئی نہیں
پتھروں نے بھی کلمہ پڑھا آپ ﷺ کا
شان نبیوں میں سب سے بڑا آپ ﷺ کا
سب کے مشکل کشاء سب کے حاجت روا
مجھ کو تیری قسم تجھ سا کوئی نہیں
اپنے پیاروں کا صدقہ عطا کیجئے
محمد ﷺ خطا کار کو یہ دعا دیجئے
جب مروں لب پہ ہو یا نبی مصطفیٰ ﷺ
مجھ کو تیری قسم تجھ سا کوئی نہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ تحفظ ماحولیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آپ تین دنوں سے انہیں بچا رہے ہیں اور مزید کب تک انہیں تحفظ دیں گے؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں کیونکہ آج ان کا سوال ہے اور میں انہیں بلا رہا ہوں۔ جب وہ ایوان میں آئیں گے تو اس پر بات کریں گے اور میں آپ کو بھی پوری طرح تحفظ دوں گا انشاء اللہ۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ہڑتال سے متعدد مریضوں کو پریشانی کا سامنا

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر محمد اختر ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ صوبہ پنجاب کے young ڈاکٹرز 15 دن سے ہڑتال پر ہیں اور ان کے مسائل کے حل کے لئے ابھی تک حکومت نے کوئی کمیٹی نہیں بنائی بلکہ ان کے خلاف اخبارات میں اشتہارات دیئے جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس طرح عوام اور ڈاکٹروں کی لڑائی کرانا چاہتی ہے جو کہ عقل مندی کی بات نہیں ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس forum سے ایک کمیٹی بنائیں جو ڈاکٹروں کے مسائل سنے کیونکہ ان کے genuine مسائل ہیں، قوم کے مسیحا ہیں اور اگر آج ہم انہیں تحفظ نہیں دیں گے تو کوئی بھی آدمی یہاں پر job کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔ میں آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے چھ ماہ میں چار ہزار ڈاکٹر دوسرے ممالک میں جا چکے ہیں جبکہ اس مہینے میں سعودی عرب سے ایک ٹیم ڈاکٹروں کو لینے کے لئے آ رہی ہے جو دو ہزار ڈاکٹرز لے جائے گی۔ اگر ہم اس معاملے کو tackle نہیں کریں گے تو یہاں پر ڈاکٹروں کا بحران ہو گا اس لئے مہربانی کر کے اس معاملے پر خصوصی توجہ دلائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ڈاکٹرز اپنی تنخواہوں میں اضافے اور دیگر مطالبات کے سلسلے میں ہڑتال پر ہیں۔ ان سے محکمہ اپنے طور پر negotiate کر رہا ہے اور ان کے مطالبات 10-2009 میں کافی حد تک پورے بھی کئے گئے ہیں۔ اگر محترم یہ سمجھتے ہیں کہ اس ایوان کی کمیٹی ان مذاکرات میں اور اس معاملے کو حل کرنے کے لئے مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے تو حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے معزز ممبران پر مشتمل کمیٹی بنادیں جو کہ ڈاکٹروں کے ساتھ negotiate کرے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ دو معزز ممبران کے نام دے دیں تاکہ میں کمیٹی کی تشکیل کروں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! محکمہ نے تو انہیں دھمکی دی ہے کہ ہم انہیں نکال دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جب کمیٹی بیٹھے گی تو وہ سارے معاملات کو دیکھ لے گی۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: اس کا یہ کوئی solution نہیں ہے اس لئے کمیٹی بنائی جائے اور دوسرا اس معاملے کو قائمہ کمیٹی کے سپرد بھی کیا جائے تاکہ وہ اس پر غور و خوض کرے۔ اگر ان کے مسائل genuine ہیں تو انہیں حل کرنے میں کیا قباحت ہے؟

جناب سپیکر: کمیٹی کی سفارشات آئیں گی تو اس کے مطابق عمل کریں گے اس لئے آپ اپنی طرف سے دو معزز صاحبان کے نام دیں اور میں حزب اقتدار کی طرف سے بھی دو نام لیتا ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میں بھی اسی سلسلے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں کہ بہاولپور میں ڈاکٹروں کے گھروں پر باقاعدہ چھاپے مارے گئے ہیں اور میں وہ بات بتا رہا ہوں جو کہ بالکل سچ کی بنیاد پر ہے۔ آج صوبہ پنجاب کے اندر حالت یہ ہے کہ کوئی ڈاکٹر ڈیوٹی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور انہیں کہا یہ جا رہا ہے کہ اگر آپ ڈیوٹی پر نہیں آئیں گے تو ان پر ایف آئی آرز درج ہوں گی اور انہیں باقاعدہ جیلوں میں ڈالا جائے گا۔ ہمارا صوبہ پنجاب کدھر کو جا رہا ہے؟ اگر ہم نے ڈاکٹروں کو جیلوں میں ڈالنا ہے، میرا خیال ہے کہ صحافیوں کو پہلے گولیاں لگ رہی ہیں، ڈاکٹروں کو جیلوں میں ڈال دیا جائے گا، اپوزیشن اور میڈیا کو کہا جا رہا ہے کہ یہاں سے دفع ہو جاؤ اور get out ہو جاؤ تو میری گزارش صرف اتنی

ہے کہ خدارا پنجاب میں جنگل کا قانون نہ بنایا جائے اور یہاں رہنے والے لوگوں کا کچھ خیال کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد ڈاکٹر صاحبان کی ایک ایسی community ہے جس کے اندر ایک ایسی training ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بعد مسیحا ہیں کیونکہ یہ لوگ معاشرے کی cream ہوتے ہیں اور اگر ہم اپنے ڈاکٹروں اور مسیحاؤں کے ساتھ یہ سلوک کریں گے تو میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں اور آج صورتحال یہ ہے کہ تمام ڈاکٹرز سعودی عرب کے ویزے لے رہے ہیں اور وہ یورپ کی طرف جا رہے ہیں تو اس قوم اور اس صوبے کو بچائیں۔ وزیر قانون جو جواب دے رہے ہیں تو آج اس معاملے کو چلتے ہوئے ایک مہینہ ہو گیا ہے مگر ان کا احتجاج ختم نہیں ہوا الٹا کل فہرستیں تیار ہو گئی ہیں۔ میں یہاں پر کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں کہ اگر کسی ڈاکٹر کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی تو پھر صوبہ پنجاب میں وہ تماشا لگے گا کہ صوبہ پنجاب کے اندر جتنے لوگ مریں گے اور جتنی اموات ہوں گی ان کی ذمہ دار مسلم لیگ (ن) اور وزیر اعلیٰ پنجاب ہوں گے۔ چونکہ ان کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے زندگی اور موت دی ہوئی ہے اور دینے والی تو خدا کی ذات ہے لیکن کرنا انہوں نے ہے اس لئے آپ اس پر seriously notice لیں اور آج ہی ایوان کی کمیٹی بنائیں جو دو دن کے اندر رپورٹ submit کرے تاکہ اس مسئلے کو حل کیا جا سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ کمیٹی کے نام دیں، میں نام پوچھ رہا ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس مسئلے کی طرف آپ لوگوں کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ ینگ ڈاکٹروں کے احتجاج کے بارے میں سب کو تفصیلات معلوم ہیں۔ تنخواہیں بڑھانے کی بات ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ایک ڈرائیور اور کانسٹیبل کی تنخواہ بھی اٹھارہ ہزار روپے ہے اور ان سترہویں گریڈ کے ڈاکٹروں کی بھی جن پر ہمارا مستقبل چلنا ہے، جو پوسٹ گریجویشن کر رہے ہیں ان کے ساتھ یہ ناانصافی ہے۔ میں جو بات کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ گورنمنٹ خود اپنے ہی سرکاری آفیسروں کے خلاف اخباروں میں اشتہار دے۔ یہ کون سا ٹائم آگیا ہے کہ آپ خود گورنمنٹ ہوتے ہوئے کروڑوں روپے کا اشتہار جنگ اخبار میں دیں کہ ینگ ڈاکٹرز لوگوں کو مار رہے ہیں؟ آپ لوگوں نے کبھی شوگر ملوں کے بارے میں ایسی بات نہیں کی، آپ نے یوریا کھاد کے بارے میں ایسی بات

نہیں کی لیکن کیا یہ آپ کے اپنے failure کا اقرار نہیں ہے کہ آپ نے اپنے ہی اخراجات سے اپنے ہی سرکاری ڈاکٹروں کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ ان کی وجہ سے لوگ مر رہے ہیں؟ اس سے زیادہ آپ کا اپنا اعتراف کبھی بھی on record نہیں آیا ہو گا۔ میں نے کبھی بھی نہیں سنا کہ گورنمنٹ نے خود اپنے ہی پیروں کے خلاف یہ بات کی ہو۔ پھر آپ کس انقلاب کی باتیں کرتے ہیں؟ انقلاب حکومت کے خلاف ہی آتے ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب آپ اس طرح سے criticize کریں گے تو اس کا کیا جواب دیں گے؟ کیا وزیر قانون مجھے بتا سکتے ہیں کہ جو آپ نے ہزاروں ائر کنڈیشنرز لگائے تھے جواب تک نہیں چل رہے، جن کے لئے بجلی نہیں ہے، تیل نہیں ہے اور جنریٹروں پر خرچ کیا گیا روپیہ، کیا human resource پر خرچ کرنا آپ کا فرض نہ تھا؟ اگر آپ انہی ڈاکٹروں پر وہ پیسا خرچ کر دیتے تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں AC لگانے سے یہ کہیں زیادہ بہتر تھا۔ ہم کہتے رہے کہ ڈاکٹروں کو بنانے کی فیکٹری نہ بنائیں۔ ایک فیکٹری بنا دی ہے جس میں سستے داموں ڈاکٹرز manufacture ہو رہے ہیں اور باہر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں شدید احتجاج اُس ایک اشتہار کا کرتی ہوں جو گورنمنٹ نے اپنے ہی آفیسروں کے خلاف، ہمارے چاند جیسے بچے جو سب سے لائق ہیں، جو ہر ماں کی آنکھ کا تارا ہیں، جن کے سروں پر لیاقت کا تاج ہے ان کے ساتھ یہ سلوک کرنا اور ان کو حکومت خود murderers کہہ دے اس پر میں شدید احتجاج کرتی ہوں اور اسمبلی سے واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر کے باہر جانے لگیں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ واک آؤٹ نہ کریں، ہم آپ کی بات سن رہے ہیں اور کمیٹی بنا رہے ہیں۔ آپ کیا کر رہی ہیں؟ ایسے نہ کریں۔ محترمہ! آپ میرے کہنے پر واپس آ جائیں میں آپ کو کمیٹی میں شامل کر رہا ہوں۔ چودھری صاحب! ڈاکٹر صاحبہ کو واپس لائیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد واک آؤٹ
ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! بہت مہربانی کہ آپ ہاؤس میں تشریف لے آئیں، آپ کا شکریہ۔ جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! پندرہ دنوں سے مسیحا سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ معزز ممبر کی بات سنیں، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: میں ایک بات ایک ہی دفعہ کہہ دیتا ہوں کہ اگر اس اسمبلی میں میری گفتگو پر کسی نے hooting کی تو ایک دفعہ ہی کہتا ہوں کہ چیف منسٹر کو ایک لفظ اس اسمبلی میں نہیں بولنے دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں کسی کی ذات کی نفی نہیں کروں گا، میں ذاتیات پر نہیں جاؤں گا کیونکہ مجھے ذات سے غرض نہیں ہے۔ میرے پاس اتنے issues ہیں جنہیں میں آپ کے علم میں لاؤں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ٹشوز، ٹشوز" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: بات سنیں، ان کی بات سنیں، no interruption۔ جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! پندرہ دنوں سے مسیحا سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی حاکم ان کا مسئلہ سننے کے لئے تیار نہیں ہے اور کوئی مسئلہ حل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اس لئے کہ محکمہ صحت میں دو سیکرٹری بیٹھے ہیں اور وزیر کوئی نہیں ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ میں آپ نے ان معزز ذمہ داران باصلاحیت لوگوں میں سے کسی کو وزیر صحت بنایا ہوتا تو یقین کیجئے کہ تین دن کے اندر مسئلہ حل ہو جاتا۔ میں حکومت کو مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ ان سرکاری ملازمین کی embarrassment سے حکومت نہیں چلتی۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر طاہر علی جاوید، جناب شیر علی اور جناب محمد اعجاز شفیع ایوان میں تشریف لائے)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گلی گلی میں شور ہے، (ن) لوٹا چور ہے" کی نعرہ بازی)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ڈاکٹر طاہر صاحب منسٹر کی نشست پر بیٹھ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جب وہ بولیں گے تو میں ان کو بھیج دوں گا جہاں ان کی جگہ ہوگی۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہاں پر جو front rows ہیں ان پر منسٹروں کے نام لکھے ہوئے ہیں وہ ان نشستوں پر نہیں بیٹھ سکتے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر! ہاؤس in order کریں۔

جناب سپیکر: جب ہاؤس in order نہیں ہے تو پھر میں کیا کروں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں عرض کر لوں؟

جناب سپیکر: جی۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنی معروضات میں ڈاکٹروں کے issue پر بعد میں بات کروں گا۔ اب میں بات یہ کرنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے یہاں کا ماحول اس قسم کا ہو گیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک designated seat پر کسی کو نہیں بیٹھنا چاہئے۔ جناب طاہر علی جاوید صاحب منسٹر کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ سیٹ چھوڑ کر پیچھے بیٹھ جائیں۔ ہمیں اس پر جب اعتراض ہو گا تو اس وقت اعتراض کی شدت سامنے آئے گی، جب یہ منسٹر بن جائیں تب یہ منسٹر کی سیٹ پر بیٹھیں، شوقِ منسٹری اتنا نہیں ہونا چاہئے کہ hon'able Chair یا Law Minister کو test میں ڈال دیا جائے۔ میری یہ درخواست ہے کہ یہ پیچھے بیٹھ جائیں اور designated Minister's Chairs کو چھوڑ دیں ورنہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اختلاف محترمہ ساجدہ میر کی طرف سے ایوان میں جوتا لہرانے پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! ساجدہ میر نے ایوان میں جوتی لہرائی ہے اسے ایوان سے باہر نکال دیا جائے یہ انتہائی بدتمیزی ہے، انہیں شرم آنی چاہئے---

پارلیمانی سیکرٹری برائے مذہبی امور و اوقاف (جناب افتخار احمد خان): جناب سپیکر! اس نے انتہائی بدتمیزی کی ہے اس کی عمر دیکھیں اور اس کی حرکت دیکھیں۔ آپ اس بات کا نوٹس لیں اور اسے ہاؤس سے باہر نکال دیں---

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گلی گلی میں شور ہے (ن) لوٹا چور ہے" کی مسلسل نعرہ بازی)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ)!

CH. SHAUKAT MAHMOOD BASRA (Advocate): Mr. Speaker! I want to raise a very important point which is related with the…

جناب سپیکر: اردو میں بات کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے ہاتھ میں جو کتاب ہے اس کا title Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab. ہے۔ اس کا ایک chapter ہے جو days and time of sitting and adjournment of sitting کے متعلق ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بطور Custodian of the House, It is the responsibility of the honourable Chair کہ ہاؤس کو in order کیا جائے اور ہاؤس کو قانون کے مطابق چلایا جائے۔ ڈاکٹر طاہر علی جاوید جن کا issue regarding their sitting raise ہوا ہے۔ That is still controversial. وہ اس طرح ہے کہ اب جس سیٹ پر ڈاکٹر صاحب تشریف فرما ہیں، بڑی معذرت کے ساتھ میرے منہ سے ڈاکٹر نکل گیا، He is no more a doctors because his licence has been cancelled by the Massachusetts State of America.

ڈاکٹر طاہر علی جاوید: یہ غلط بات کر رہے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کر لوں؟

ڈاکٹر طاہر علی جاوید: سامنے آکر بات کرو۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): مجھے بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: You should talk on your time. طاہر علی جاوید صاحب! تشریف رکھیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا، لوٹا" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہائے وزارت، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ڈاکو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا، لوٹا" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیر، شیر" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "حیرت ہے بھئی حیرت ہے،
شیر بڑا بے غیرت ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور، پانی چور" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "پانی چور، بجلی چور، چور مچائے شور۔ڈاکو، ڈاکو۔
گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو، ہائے وزارت، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ق) کی معزز خاتون ممبر محترمہ آمنہ الفت نے دو
Play cards display کئے جن پر لکھا تھا "لوٹا انڈسٹری لمیٹڈ، حاجی عمرہ
کی فخریہ پیشکش، "لوٹا کریسی"۔ نواز شریف کی لٹیا ڈبوئیں گے یہ لوٹے)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "نعرہ تکبیر اللہ اکبر، ڈاکو ڈاکو،
بجلی چور، حاجی چور" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "آٹا چور" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہائے وزرات، ہائے وزرات" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو ڈاکو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ہائے لوٹے،
ہائے لوٹے، لوٹا کریسی ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہائے وزرات، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے مذہبی امور و اوقاف(جناب افتخار احمد خان): ہن طبیعت کچھ ٹھیک ہوئی اے؟

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے کا جو یار ہے وہ غدار ہے غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "مشرف کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ، لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو ڈاکو۔ڈاکو کا جو یار ہے وہ غدار ہے غدار ہے، حاجی چور، بجلی چور" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے کا جو یار ہے وہ غدار ہے غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہائے وزارت، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اس گندے لوٹے، گندے انڈے کو یہاں سے اٹھاؤ، اس گندے انڈے کو باہر نکالا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ سیمل کامران نے ایک چھوٹے سائز کا لوٹا معزز ممبر ڈاکٹر طاہر علی جاوید کے desk پر آ کر رکھا)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹوں کا جو یار ہے وہ غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جواباً "ڈاکو، ڈاکو، ڈاکو ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order please. Order in the House۔ جی، وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحولیات(سردار محمد ایوب خان گادھی): جناب سپیکر! میں آج کے تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آج کے تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحولیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اولڈ سٹی لاہور جوتے سازی کی صنعت کی وجہ سے گردونواح کے رہائشیوں میں وبائی امراض کی بھرمار

*2816: جناب محمد اعجاز شفیع: کیاوزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اولڈ سٹی لاہور میں جوتے سازی کی صنعت میں بدبودار چمڑااور زہریلہ سلوشن عام استعمال ہوتا ہے جس سے گردونواح کی آبادی سانس دمہ ودیگر مہلک بیماریوں کا شکار ہورہی ہے نیز استعمال کردہ سلوشن میں آگ بھڑک اٹھنے کا خطرہ بھی ہر وقت لاحق رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اقسام کی صنعتیں ازروئے قانون ضابطہ فوجداری شہری حدود میں قائم نہیں کی جاسکتیں تو پھر کون سی مجاز اتھارٹی مذکورہ غیر قانونی صنعتوں کے قیام کا غیر قانونی لائسنس اور پرمٹ کااجراء کرتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے صنعتی کارخانوں کو شہری حدود سے باہر منتقل کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو مکمل طور پرآگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ اولڈ سٹی (اندرون لاہور) میں مختلف مقامات پر جوتے سازی کی صنعت میں چمڑااور سلوشن عام استعمال ہوتے ہیں۔ چمڑاکوئی خاص بدبودار نہیں ہوتاتاہم سلوشن آتش گیر ہوتے ہیں اور ان کے بخارات انسانی صحت پر مضر اثرات مرتب کرسکتے ہیں۔

(ب) اندرون لاہور جوتے سازی کی صنعت کو گھریلو صنعت کادرجہ حاصل ہے جو کئی سالوں سے جاری وساری ہے، قانونی طور پر مجاز اتھارٹی ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن(TMA)راوی ٹاؤن لاہور ہے جوان سے پروفیشنل فیس وصول کرتی ہے۔

(ج) یہ معاملہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے متعلقہ ہے محکمہ ہذا نے اس ضمن میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (DCO)لاہور سے درخواست کی ہے کہ وہ اس معاملہ کا جائزہ لے کر ضروری اقدامات کرے۔

پولیتھین بیگزآرڈیننس2002کی تفصیلات

*4316:ڈاکٹر فائزہ اصغر:کیاوزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں The Punjab Prohibition on Manufacture Sale, Use and Import of polythene bags (Black or any other polythene bag below fifteen Micro Thickness) Ordinance 2002 رائج الوقت قانون ہے؟

(ب) 2007-08 کے دوران مذکورہ قانون کے تحت قانون ہذا کی خلاف ورزی پر صوبہ میں کتنے چالان ہوئے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو کیا سزا ہوئی، مکمل تفصیل مع نام مجرم، چالان کی نوعیت، جرمانہ یا سزا بتائی جائے؟

(ج) کتنے کیسز میں فیصلہ ہو چکا ہے اور کتنے ابھی عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور کب سے؟

(د) کیا مذکورہ قانون پر مؤثر طریقے سے عملدرآمد ہو رہا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور حکومت اس کو مؤثر بنانے کے لئے کون سے خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے۔

(ب) 2007-08 کے دوران مختلف اضلاع کے ڈسٹرکٹ آفیسر زماحولیات نے انوائرنمنٹل مجسٹریٹس کی عدالتوں میں88کیسز دائر کئے جن میں29کو۔/60,000روپے جرمانہ عائد ہوا، 2ٹن شاپنگ بیگ ضبط بحق سرکار کیا گیا۔ نوعیت جرم پولیتھین بیگ آرڈیننس کے سیکشن تین کے تحت کم موٹائی والے شاپنگ بنانا تھا،مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ بالا قانون پر عملدرآمد ہو رہا ہے تمام ضلعی آفیسر زماحولیات پورے پنجاب میں ایک خصوصی مہم چلا رہے ہیں کالے رنگ والے اور 15 مائیکرون سے کم موٹائی والے پولیتھین بیگ بنانے اور استعمال کرنے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی ہو رہی ہے اور اب تک 2,440 کیسز انیوائر نمنٹ مجسٹریٹس کی عدالتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔
مذکورہ بالا قانون میں کچھ ضروری تبدیلیاں کر کے نئے ترمیمی بل کا مسودہ بھی صوبائی محکمہ قانون کو برائے vetting بھیج دیا گیا ہے ترمیم قانون کے تمام عمل میں پولیتھین شاپنگ بیگ بنانے والی ایسوسی ایشن کو بھی onboard رکھا گیا ہے تاکہ ترمیم کے بعد پولیتھین بیگ قانون پر مزید بہتر انداز سے عملدرآمد ہو سکے۔

ضلع ملتان، دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4619: **ملک محمد عامر ڈوگر:** کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-
(الف) ضلع ملتان میں محکمہ کے کتنے دفاتر ہیں ان میں کتنے ملازمین (گریڈ 1 تا 16) کام کر رہے ہیں کیا یہ ملازمین مذکورہ ضلع کی آبادی کے لئے فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے کافی ہیں، اگر نہیں تو یہاں پر مزید ملازمین بھرتی کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟
(ب) ضلع ملتان کے شہری علاقوں میں فضائی آلودگی پھیلانے والی کتنی سٹیل ملز و دیگر فیکٹریاں کام کر رہی ہیں؟
(ج) کیا حکومت ان فیکٹریوں کو شہری علاقوں سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) ضلع ملتان میں محکمہ کے دو دفاتر ہیں۔
1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر انوائر نمنٹ (گریڈ 1 تا 16 کے ملازمین کی تعداد 27 ہے)۔
2۔ ڈپٹی ڈائریکٹر (لیبارٹری)۔ (گریڈ 1 تا 16 کے ملازمین کی تعداد 14 ہے)۔
(ب) ضلع ملتان میں سٹیل ملز نہ ہیں۔ ملتان شہر میں پاک عرب فرٹیلائزرز فضائی آلودگی کا بڑا ذریعہ ہے۔ جس کا کیس تحفظ ماحولیات ٹربیونل میں زیر سماعت ہے۔
(ج) محکمہ تحفظ ماحولیات مجریہ 1997 کی دفعہ 16 کے تحت فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرنے کا مجاز ہے۔ فیکٹریوں کو شہر سے باہر نکالنا محکمہ ہذا کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔

لاہور-پی پی144 میں ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کی تفصیلات

*5536: جناب وسیم قادر: کیاوزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2009 کے دوران شمالی لاہور پی پی-144 میں کتنی فیکٹریوں کو ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے جرمانے کئے گئے،ان کے ناموں وپتاجات سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی فیکٹریوں کو ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے سیل کیا گیااور کتنی ایسی ہیں جو سیل ہونے کے باوجود چل رہی ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شمالی لاہور پی پی-144 کی یونین کونسلز نمبر37(مسلم آباد)اور نمبر38(سلطان محمود)میں زیادہ تر سٹیل ری رولنگ ملز ہیں جو کہ عرصہ دراز سے چل رہی ہیں۔ یہ علاقے بغیر کسی منصوبہ بندی کے خود بخود وجود میں آئے ہیں جس کی وجہ سے کئی قسم کے ماحولیاتی مسائل کا شکار ہیں۔ سٹیل ملز عام طور پر سوئی گیس بطور ایندھن استعمال کرتی ہیں۔ سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ یا گیس کے low pressure کے دوران ان علاقوں میں موجود اکثر فیکٹریاں / سٹیل ملز کوئلہ،فرنس آئل،ربڑ،ٹائر وغیرہ بطور ایندھن استعمال کرتی ہیں جس سے ماحولیاتی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ پرانے ٹائر جلانے سے زیادہ آلودگی پیدا ہوتی ہے۔حلقہ پی پی-144لاہور میں 31 سٹیل ملوں کے خلاف ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے کارروائی کی گئی جن میں سے 11 ملوں کے cases برائے جرمانے وسزا ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں دائر کئے گئے ہیں جنوری2010 میں ٹربیونل نے ایک سٹیل مل کو-/50,000روپے جرمانہ کیا اور باقی ملوں کے خلاف کیسز ابھی زیر سماعت ہیں۔ان تمام ملوں کے نام اور پتے ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں مزید برآں محکمہ ماحولیات کے انسپکٹرز ان علاقوں کا وقتاًفوقتاً دورہ کرتے رہتے ہیں جونہی مزید کوئی فیکٹری آلودگی پیدا کرتے ہوئے پائی گئی تو اس کے خلاف کارروائی شروع کر دی جائے گی۔

(ب) اس وقت تک تو کسی فیکٹری / سٹیل مل کو سیل نہیں کیا گیا ہے کیونکہ آلودگی پیدا کرنے کے جرم میں مختلف فیکٹریوں کے خلاف استغاثے زیر سماعت ہیں۔جونہی ماحولیاتی ٹربیونل آرڈر کرے گا تو محکمہ ان آرڈرز کی تعمیل میں متعلقہ آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کو بند کر دے گا۔

ضلع میانوالی، فیکٹریوں/کارخانوں کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی تفصیلات

*5588: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں 10-2009 کے دوران کتنی فیکٹریوں/کارخانوں کے ماحولیات میں آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے چالان کئے گئے؟

(ب) کیا محکمہ نے ان فیکٹریوں کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے کوئی نوٹسز جاری کئے ہیں، اگر نہیں تو جاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع میانوالی میں 10-2009 کے دوران ضلعی آفیسر ماحولیات میانوالی نے ایک سٹون کرشر کو ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کے جرم میں سیل کیا۔ میانوالی کی تحصیل عیسیٰ خیل میں مرغیوں کی خوراک بنانے والی ایک فیکٹری کو جو ماحولیاتی آلودگی پھیلا رہی تھی کو demolish کروا دیا گیا۔ ضلع میانوالی کے قصبہ واں بھچراں میں ایک غیر قانونی مذبحہ خانہ اور محلہ قادر آباد میں ایک غیر قانونی جانوروں کی آنتوں سے چربی پگھلانے والی فیکٹری کو بند کرا دیا گیا۔ ضلع میانوالی میں واقع دو بڑی فیکٹریوں میپل لیف سیمنٹ فیکٹری اور پاک امریکن فرٹیلائزر فیکٹری کو ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت نوٹسز جاری کر دیئے گئے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(ب) محکمہ نے میپل لیف فیکٹری، پاک امریکن فرٹیلائزر فیکٹری اور دو سٹون کرشرز کو آلودگی کنٹرول کرنے کے اقدامات کرنے کے لئے نوٹسز/احکامات جاری کر دیئے ہوئے ہیں۔ عدم تعمیل کی صورت میں ان کے خلاف استغاثے برائے جرمانہ و سزا ماحولیاتی ٹریبونل لاہور میں دائر کرا دیئے جائیں گے۔

ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لئے میگا پراجیکٹ لگانے کی تفصیلات

*5589: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کن کن میگا پراجیکٹ پر کام کیا جا رہا ہے ان کے ناموں اور تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ منصوبہ جات پر کب تک کام مکمل ہو جائے گا اور اس سے کتنے فیصد ماحولیاتی آلودگی میں کمی آ جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) عموماً وہ پراجیکٹ، جن کی مالیت 500 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو میگا پراجیکٹ کہلاتے ہیں۔ پنجاب میں کسی ایسے بڑے پراجیکٹ پر کام نہیں ہو رہا۔ تاہم محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب کے تحت 13 چھوٹے سائز کے پراجیکٹ (ADP scheme) پر کام جاری ہے۔ ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ 13 پراجیکٹ کے عرصہ تکمیل کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک ان پراجیکٹ سے آلودگی میں کمی کا تعلق ہے تو اسے عددی لحاظ سے بتانا فی الحال مشکل ہے کیونکہ ان میں دو پراجیکٹ کے تحت مختلف قسم کی آلودگی کی پیمائش کرنا اور کنٹرول کرنے کے لئے سفارشات مرتب کرنا ہے۔ دو پراجیکٹ کے ذریعے تعلیمی اداروں کے طلباء اور

عوام الناس میں ماحولیاتی شعور بیدار کرنا ہے، تاکہ وہ آلودگی کی روک تھام میں اپنا اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ایک 200 ملین کی لاگت کے پراجیکٹ کے ذریعے پنجاب کے چھ اہم شہروں میں ماحولیاتی لیبارٹریاں قائم کی جا رہی ہیں۔ تاکہ ان شہروں اور اس کے ارد گرد کے شہروں کی مختلف قسم کی آلودگی کی سائنسی بنیادوں پر پیمائش کی جا سکے۔ ان منصوبہ جات کی تکمیل ماحولیاتی آلودگی میں یقیناً خاطر خواہ کمی لائے گی۔

فیصل آباد 10-2009 کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*5887: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 10-2009 کے لئے محکمہ تحفظ ماحولیات فیصل آباد کو کتنی گرانٹ ملی؟

(ب) اس شہر میں محکمہ ہذا نے کتنی گرانٹ فضائی آلودگی کے خاتمہ پر خرچ کی ہے؟

(ج) فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے جو منصوبے شروع کئے گئے ہیں ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ہ) حکومت اس شہر میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 10-2009 کے لئے محکمہ تحفظ ماحولیات فیصل آباد کو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کی طرف سے غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں کل بجٹ -/62,65,123 روپے ملے جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

Salary of Employees	-/55,44,381 روپے
Communication	-/35,000 روپے
Utilities	-/84,289 روپے
Rent	-/3,00,000 روپے
Transportation	-/1,33,200 روپے
Commodities & Services	-/1,24,267 روپے
Repair & Maintenance	-/43,986 روپے
ٹوٹل =	-/62,65,123 روپے

(ب) محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب نے فضائی آلودگی کی پیمائش کرنے اور ماحولیاتی ایکٹ کے تحت polluters کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے 20 ملین روپے کی لاگت سے ماحولیاتی لیبارٹری قائم کی ہے اور اس کے لئے ضروری عملہ تعینات کر دیا ہے مزید برآں ضلعی دفتر ماحولیات کو دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے دو گاڑیاں اور سائنسی آلات مہیا کئے ہیں۔

(ج) ایضاً

(د) مذکورہ بالا دونوں منصوبے ابھی جاری ہیں۔

(ہ) حکومت اس شہر میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے ماحولیاتی ایکٹ کے تحت آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔ عوام الناس اور طلبہ میں ماحولیاتی شعور بیدار کرنے کے لئے مختلف پروگرام کرتی ہے۔ مزید برآں ٹریفک پولیس کے تعاون سے دھواں پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

فیکٹریوں کے گنجان آبادی میں نہ لگانے کی تفصیلات

*6020: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹری گنجان آبادی میں لگانے کی اجازت نہیں ہے؟

(ب) کیا حکومت فیکٹریوں کے پالوشن کے لئے کوئی انتظام کر رہی ہے یا نہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحولیات کے ضلعی دفاتر پنجاب کے 36 اضلاع میں قائم ہیں۔ ضلعی آفیسر ماحولیات پاکستان کے ماحولیاتی قانون مجریہ 1997 کے تحت آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف مناسب کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ ماحولیاتی احکامات کی عدم تعمیل کی صورت میں آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کیسز برائے سزا و جرمانہ مقامی طور پر ماحولیاتی مجسٹریٹ (سینئر سول جج) یا ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں حسب ضابطہ دائر کرا دیئے جاتے ہیں۔

فیصل آباد۔ ٹیکسٹائل ملز کے زہریلے پانی سے پیدا شدہ مسائل

*6201: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ پر میگنا ٹیکسٹائل، اعتماد ٹیکسٹائل اور علی ٹیکسٹائل ملز کا کیمیکل شدہ اور زہریلا پانی دو / اڑھائی فٹ کے ایک ہی کھالے کے ذریعے چک نمبر 77ر۔ب (لوکے) کی زمینوں سے گزر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملوں کے زہریلے اور کیمیکل شدہ پانی کی وجہ سے مذکورہ چک کی زمینیں اور فصلیں انتہائی متاثر ہو رہی ہیں اور زیر زمین پانی مضر صحت اور ماحولیاتی آلودگی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر مذکورہ سوالوں کے جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ ملوں کے کیمیکل شدہ اور زہریلے پانی کی نکاسی کے لئے کنکریٹ کا نیا کھال تعمیر کروانے، ملزمان کو ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کا پابند بنانے اور متاثر زمینوں کے مالکان کو ان کی زمینیں یا خراب ہونے والی فصلوں کا ملز والوں سے معاوضہ دلوانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد میں کھڑیانوالہ۔ جڑانوالہ روڈ پر واقع تین ٹیکسٹائل ملز میگنا ٹیکسٹائل، اعتماد ٹیکسٹائل اور علی ٹیکسٹائل نے اپنے کیمیکل ملے گندے پانی (ویسٹ واٹر) کی نکاسی کے لئے ایک چھوٹا کھالہ بنایا جو کہ چک نمبر 77۔رب کی زمینوں سے گزر رہا ہے۔

(ب) اس علاقے کے کچھ کسانوں نے اپنی زمینوں کو پانی دینے کے لئے مذکورہ کھالے پر کئی جگہ موگے لگائے ہیں بعض اوقات پانی غیر متعلقہ کسانوں کی زمینوں میں چلا جاتا ہے اور وہ واویلا کرتے ہیں کہ ان کی زمینیں بنجر اور ناکارہ ہو رہی ہیں۔ جب یہ معاملہ محکمے کے علم میں آیا تو محکمہ ماحولیات فیصل آباد نے اس جگہ کا معائنہ کرکے اپنی رپورٹ محکمہ ماحولیات پنجاب کو بھجوائی جس کی روشنی میں محکمہ نے ان ملز کو ذاتی شنوائی کا موقع فراہم کرکے ان کے خلاف پاکستان کے ماحولیات ایکٹ1997کے تحت ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کا آرڈر Environmental Protection Ordersجاری کردیئے۔

(ج) جب محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب نے مندرجہ بالا ٹیکسٹائل ملز کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے انہیں Environmental Protection Ordersجاری کئے تو نتیجے میں اعتماد ٹیکسٹائل ملز کی انتظامیہ نے اپنی فیکٹری کو بند کردیا اور اس مل کا آلودہ پانی اب اس کھالے میں نہیں جارہا جبکہ علی ٹیکسٹائل ملز اور میگنا ٹیکسٹائل ملز والوں نے ان آرڈرز پر عمل نہیں کیا اس لئے اس کے کیس ماحولیاتی ٹربیونل میں داخل کردیئے گئے ہیں اور وہاں یہ زیر سماعت ہیں۔ محکمہ ماحولیات اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کی پوری کوشش کررہا ہے۔

ضلع سرگودھا۔ایس پی ایم لیول کی تفصیلات

*6219: محترمہ زوبیہ رُباب ملک: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں ایس پی ایم کا لیول کیا ہے؟

(ب) حکومت نے سرگودھا میں ایس پی ایم کا لیول صحیح رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں ایس پی ایم لیول اب criticalحد عبور کرچکا ہے؟

(د) حکومت اس ضلع میں فضائی آلودگی ختم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سرگودھا میں مختلف مقامات پر ہوا میں گردو غبار یعنی suspended Particulate Matter(SPM) کا لیول 455 مائیکرو گرام فی مکعب میٹر لے کر 850 مائیکرو گرام فی مکعب میٹر تک ہے جبکہ اس کا قومی ماحولیاتی معیار 550 مائیکرو گرام فی مکعب میٹر ہے۔ اعداد و شمار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سرگودھا میں SPM لیول زیادہ ہونے کی بڑی وجہ ضلع کے مختلف چکوک میں تقریباً 365 سٹون کرشرز کا کام کرنا ہے جبکہ شہری علاقوں میں ٹریفک کا ہجوم، گاڑیوں سے خارج ہونے والا دھواں اور سڑکوں و گلیوں کی خستہ حالت کی وجہ سے بھی SPM لیول زیادہ ہو جاتا ہے۔ محکمہ ماحولیات پنجاب سٹون کرشرز کی وجہ سے خارج ہونے والے SPM کے لیول کو صحیح رکھنے کے لئے ایک ماڈل ڈسٹ کنٹرول سسٹم لگا رہا ہے۔ جیسے ہی یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے اس کا اطلاق ضلع کے تمام سٹون کرشرز پر کر دیا جائے گا۔ مزید برآں محکمہ ہذا نے تقریباً 40 سٹون کرشرز کے خلاف مقدمات Environmental Tribunal, Lahore میں دائر کئے جبکہ دیگر کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ جہاں تک گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والے آلودگی کا تعلق ہے، اس ضمن میں عرض ہے کہ گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والی آلودگی کا سدباب کرنے کی بنیادی ذمہ داری محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب اور ٹریفک پولیس کی ہے۔ تاہم ضلعی آفیسر ماحولیات سرگودھا مقامی ٹریفک پولیس کی معاونت سے وقتاً فوقتاً کارروائی کرتا رہتا ہے۔

(ج) پنجاب کے دوسرے اضلاع کی طرح ضلع سرگودھا میں بھی مصروف کمرشل مقامات پر SPM کا لیول قومی ماحولیاتی معیار سے تجاوز کر چکا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس سوال کا جواب جز (ب) میں پہلے ہی دے دیا گیا ہے۔

ضلع سرگودھا۔ ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6225: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں حکومت نے سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم محکمہ ہذا کو کس کس مد کے لئے فراہم کی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم فضائی آلودگی کے خاتمے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم فیکٹریوں/کارخانوں کے آلودہ پانی کو صاف رکھنے کے لئے خرچ ہوئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ہذا کے کل 12 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ڈسٹرکٹ آفیسر ماحولیات (BS-17)، تین انسپکٹر (BS-13)، تین فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)، ایک سینئر کلرک (BS-09)، ایک جونیئر کلرک (BS-07) اور تین درجہ چہارم کے اہلکاران شامل ہیں۔

(ب) اس ضلع میں حکومت نے سال 09-2008 کے دوران محکمہ ماحولیات کے ضلعی آفس کو -/24,83,000 روپے اور مالی سال 10-2009 کے دوران -/25,38,000 روپے کی رقم فراہم کی۔ جن میں سے بیشتر حصہ عملہ کی تنخواہوں کی مدوں میں صرف ہوا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ سوال محکمہ ہذا کے براہ راست متعلقہ نہیں ہے۔ تاہم اس ضمن میں عرض ہے کہ فیکٹریوں/کارخانوں کی فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے آلات لگانے کی ذمہ داری متعلقہ فیکٹری مالکان کی ہے۔ تاہم محکمہ ماحولیات پنجاب سٹون کرشرز کی وجہ سے ہونے والی فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک ماڈل ڈسٹ کنٹرول سسٹم لگا رہا ہے جس پر مبلغ 23 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اس منصوبہ کی تکمیل پر اس کا اطلاق ضلع کے تمام سٹون کرشرز پر کر دیا جائے گا۔

(د) مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کل -/35,93,370 روپے عملہ کی تنخواہوں اور -/2,49,509 روپے ٹی اے/ڈی اے کی مدوں میں صرف ہوئے۔

(ہ) یہ سوال محکمہ ہذا کے براہ راست متعلقہ نہیں ہے۔ تاہم اس ضمن میں عرض ہے کہ فیکٹریوں/کارخانوں کے آلودہ پانی کو صاف رکھنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی ذمہ داری متعلقہ فیکٹری کے مالکان کی ہے۔ ضلع کی تین بڑی فیکٹریوں (کرسٹلان کیمیکل، سٹروپاک اور نون

ڈسٹلری) نے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہوئے ہیں جبکہ یوسف شوگر مل کے خلاف استغاثہ Environmental Tribunal Lahore میں دائر کیا گیا ہے جو کہ زیر سماعت ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، پولٹری فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6233: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کتنے ایسے پولٹری فارمز ہیں جنہوں نے محکمہ سے این او سی حاصل نہیں کیا؟

(ب) کیا محکمہ نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی، اگر کی تو کن کن پولٹری فارمز کے خلاف ان کے ناموں سے آگاہ کر دیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ کے کل کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کو 2009-10 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، اس بجٹ کو کن کن مدوں پر خرچ کیا گیا، اس کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں تقریباً 260 پولٹری فارمز ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی محکمہ ماحولیات سے NOC نہیں لیا ہے۔

(ب) ضلعی آفیسر ماحولیات منڈی بہاؤالدین نے ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت 13 پولٹری فارمز کے خلاف ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے کارروائی کی اور ان کے خلاف cases ماحولیاتی مجسٹریٹ / سینئر سول جج منڈی بہاؤالدین کی عدالت میں دائر کئے۔ عدالت نے ہر پولٹری فارم کو سزا کے طور پر جرمانہ کیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلعی آفیسر منڈی بہاؤالدین نے حال ہی میں 203 پولٹری فارمز کا سروے کر کے Site Inspection Reports مرتب کی ہیں اور باقی پولٹری فارمز کا سروے جاری ہے۔ محکمہ ہذا نے ان 203 پولٹری فارمز کو ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت ماحولیاتی منظوری (NOC) حاصل نہ کرنے اور پولٹری ویسٹ کی مناسب تلفی نہ کرنے کی وجہ سے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ضلعی آفس ماحولیات منڈی بہاؤالدین میں پانچ ملازمین بشمول ضلعی آفیسر ماحولیات اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان مالی سال10۔2009 کے دوران -/11,64,000 روپے کا بجٹ دیا گیا۔ حکومت پنجاب کی مالی مشکلات کی وجہ سے اس بجٹ کو -/9,83,000 روپے تک محدود کر دیا گیا۔ اس بجٹ میں جن جن مدوں پر خرچ کیا گیا اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی جی خان، یورینیم کے فضلہ، نقصانات اور حکومتی اقدامات

*6301: سردار فتح محمد خان بزدار: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ کے علم میں ہے کہ تحصیل ٹرائیبل ایریا ڈیرہ غازی خان سے یورینیم نکالا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یورینیم کا فضلہ ٹرائیبل ایریا کے علاقہ مبارکی اور اونگھتی کے مقام پر رکھا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے وہاں کے انسان و حیوان متاثر ہو رہے ہیں یعنی کینسر جیسا موذی مرض پھیل رہا ہے؟

(د) کیا وزیر تحفظ ماحولیات اس بارے میں منفی اثرات کے بچاؤ کے لئے کوئی اقدامات کرنے کے لئے حکومت کو آگاہ کریں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ بات ادارہ ہذا کے علم میں ہے کہ ٹرائیبل ایریا ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازی خان میں یورینیم کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں لیکن ان تنصیبات کے اندر جانے اور کسی قسم کے معلومات لینے کی اجازت نہیں ہے لہذا ادارہ ہذا کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہیں۔

(ب) پلانٹ اور اس کے ارد گرد سخت حفاظتی اقدامات ہونے کی وجہ سے ادارہ ہذا کوئی بھی معلومات لینے سے قاصر ہے اس لئے ٹرائیبل ایریا کے علاقے مبارکی ادارہ انگھتی کے مقام پر رکھے جانے والے فضلہ کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحولیات کے پاس اس قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے۔

(د) پاکستان نیوکلیئر ریگولیٹری اتھارٹی، یورینیم کے منفی اثرات کے بچاؤ / خاتمہ کے لئے بہتر معلومات فراہم کر سکتی ہے۔

پی پی-252 مظفر گڑھ، صنعتی آلودگی اور حکومتی اقدامات

*6332: ملک بلال احمد کھر: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-252 مظفر گڑھ میں تھرمل پاورز، شوگر ملز اور پار کو انڈسٹری کی وجہ سے جو ماحولیات آلودہ ہو رہا ہے کیا اس پر کوئی مثبت اقدام اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ نے لعل پیر تھرمل پاور محمود کوٹ، پار کو آئل انڈسٹریز قصبہ گجرات، فاطمہ شوگر انڈسٹریز سنانواں اور شیخو شوگر انڈسٹریز سنانواں کو آلودگی کے خاتمہ کے لئے کوئی ہدایت جاری فرمائیں ہیں اور اس پر کیا عمل ہوا ہے؟

(ج) متعلقہ انڈسٹریز علاقہ کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدام اٹھا رہی ہیں اور محکمہ کی ہدایات پر کتنا عمل کر رہی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جب علاقہ کے لوگوں کی طرف سے تھرمل پاور پلانٹ / شوگر ملز اور پار کو کے خلاف محکمہ تحفظ ماحولیات کو درخواست موصول ہوئی تو محکمہ نے تھرمل پاور سٹیشن مظفر گڑھ، کوٹ ادو تھرمل پاور پلانٹ، فاطمہ شوگر مل سنانواں اور شیخو شوگر مل سنانواں کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ 1997 کی دفعہ 16 کے تحت کارروائی شروع کر دی اور انہیں Environmental Protection Order جاری کر دیئے جبکہ پار کو کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

(ب) محکمہ نے لعل پیر تھرمل پاور پلانٹ محمود کوٹ سے گندے پانی کے نمونے حاصل کر لئے ہیں اور ان کی تجزیاتی رپورٹ موصول ہونے کے بعد ان کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ فاطمہ شوگر انڈسٹری سنانواں اور شیخو شوگر انڈسٹری سنانواں کو ماحولیاتی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ ان انڈسٹریز کو اپنی آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے ایک ٹائم فریم دیا گیا تھا۔ اس ٹائم فریم کے خاتمہ پر جب ان کا دوبارہ سروے کیا گیا تو یہ سامنے آیا کہ ان انڈسٹریز نے محکمہ ہذا کی ہدایات پر کوئی عمل نہ کیا ہے لہذا non compliance رپورٹ موصول ہوتے ہی ان کے خلاف کیس اینوائرنمنٹل ٹربیونل کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔

(ج) یہ انڈسٹریز علاقہ کی فلاح و بہبود کے شعبہ کے لئے جو اقدامات کر رہی ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور-فضائی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*6941: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

سال2009 کے دوران ضلع لاہور میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والی کتنی فیکٹریوں کے خلاف چالان ہوئے نیز چالانوں کے مد میں کتنی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائی گئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

سال 2009 کے دوران ضلع لاہور میں49 فضائی ودیگر آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں /پراجیکٹس کے خلاف محکمہ تحفظ ماحولیات نے استغاثے ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں دائر کئے۔ماحولیاتی ٹربیونل نے15 فیکٹریوں/یونٹوں کو مبلغ/-10,45,000روپے جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف کیسز زیر سماعت ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں عرض ہے کہ سال 2009 میں لاہور شہر میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف ضلعی آفیسر ماحولیات لاہور نے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 81 فیکٹریوں کوseal کیا۔

صوبہ میں فیکٹریوں کے خلاف آلودگی پھیلانے پر مقدمات کی تفصیلات

*6955: جناب محمد یار ہراج: کیاوزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں جنوری2010 سے اپریل2010 تک تحفظ ماحولیات قانون کے تحت کل کتنی فیکٹریوں کے خلاف آلودگی پھیلانے کے جرم میں مقدمات درج کئے گئے، کتنے مقدمات میں سزائیں ہوئیں اور کتنے مقدمات ماحولیاتی ٹربیونل میں pending ہیں؟

(ب) دھواں اور آلودہ پانی کے متعلق National Environment Quality Standard کیا ہے اور لیبارٹری سے نمونے کا تجزیہ کرانے کا کیا طریق کار ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ تحفظ ماحولیات نے جنوری 2010 سے اپریل 2010 تک ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کل 106 فیکٹریوں اور دیگر اداروں کے خلاف استغاثے برائے جرمانہ و سزا ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں دائر کئے اور یہ تمام مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔تاہم اس عرصہ میں پہلے سے دائر شدہ مقدمات میں سے 59 مقدمات کا ماحولیاتی ٹربیونل نے فیصلہ کیا اور

49 فیکٹریوں و دیگر اداروں کو مبلغ۔/2595000 روپے جرمانہ کیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دھواں اور آلودہ پانی کے متعلق National Environmental Quality Standards کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ ماحولیات کی لیب سے نمونے تجزیہ کرانے کا مندرجہ ذیل طریق کار ہے۔

1۔ سائل دھواں یا آلودہ پانی کا تجزیہ کرانے کے لئے ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحفظ ماحولیات پنجاب کو درخواست دیتا ہے۔

2۔ ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحفظ ماحولیات پنجاب درخواست کا جائزہ لینے کے بعد کیس متعلقہ ڈائریکٹر کو بھیج دیتا ہے۔

3۔ متعلقہ ڈائریکٹر متاثرہ جگہ یا فیکٹری سے دھواں یا آلودہ پانی کے نمونہ جات حاصل کرنے اور ان کو لیبارٹری میں ٹیسٹ کرنے کے لئے ڈپٹی ڈائریکٹر لیبارٹری کو حکم صادر فرماتا ہے۔

4۔ ڈپٹی ڈائریکٹر لیبارٹری کے حکم پر لیبارٹری کی ٹیم اینوائرنمنٹل سیمپلنگ رولز 2001 کے تحت متعلقہ جگہ یا فیکٹری سے دھواں یا آلودہ پانی کے نمونہ جات حاصل کرتی ہے۔ نمونہ جات کا تجزیہ محکمہ ہذا کا تعلیم یافتہ اور تجربہ کار سٹاف اعلیٰ اور معیاری آلات پر کرتا ہے۔

5۔ تجزیاتی رپورٹ آنے کے بعد متعلقہ ڈائریکٹر اس پر ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کا آغاز کرتا ہے۔

تحصیل چونیاں، دھواں چھوڑنے والی بسوں اور ویگنوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*7026: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چونیاں میں اربن ٹرانسپورٹ کی بسوں اور ویگنوں کا سالانہ چیک اپ ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سالانہ چیک اپ کے باوجود اربن ٹرانسپورٹ کی بسیں اور ویگنیں دھواں چھوڑتی ہیں اور ماحولیات کو آلودہ کرتی ہیں؟

(ج) کیا محکمہ ان دھواں چھوڑنے والی بسوں اور ویگنوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ سوال محکمہ تحفظ ماحولیات کے متعلقہ نہ ہے۔ تاہم یہ درست ہے کہ موٹر وہیکل ایگزامینر قصور اربن ٹرانسپورٹ بسوں اور ویگنوں کا سالانہ چیک اپ کرتا ہے۔

(ب) یہ جزوی طور پر درست ہے کہ سالانہ چیک اپ کے باوجود بروقت ٹیوننگ اور مرمت نہ کرانے والی بسیں اور ویگنیں دھواں چھوڑتی ہیں اور ماحولیات کو آلودہ کرتی ہیں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ ضلعی آفیسر ماحولیات قصور ٹریفک پولیس کی مدد سے دھواں پھیلانے والی گاڑیوں بشمول بسوں اور ویگنوں کے خلاف وقتاً فوقتاً ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی کرتا رہتا ہے۔ سال 2009 میں 175 گاڑیوں کے چالان کئے گئے جبکہ گزشتہ چار ماہ میں 91 گاڑیوں کے چالان کئے گئے ہیں ٹریفک پولیس قصور نے اپنے طور پر یکم جنوری 2010 سے 28۔ جون 2010 تک ٹریفک رولز کے تحت دھواں چھوڑنے والی 315 گاڑیوں کے چالان و جرمانہ مبلغ۔/58,200 روپے کیا ہے۔

اس ضمن میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور کے جواب کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور۔ فیکٹریوں کا گندا و زہریلا پانی دریائے راوی میں ڈالنے کی تفصیلات

*7084: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹریٹمنٹ پلانٹ نہ ہونے کے باعث لاہور کی ہزاروں فیکٹریوں کا گندا اور زہریلا پانی دریائے راوی میں پھینکا جا رہا ہے جس کے باعث خطرناک بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے، مچھلیاں ختم، فصلیں تباہ اور اراضی بنجر ہو رہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ صورتحال سے نمٹنے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ٹریٹمنٹ پلانٹ نہ ہونے کے باعث دریائے راوی میں صنعتی اور شہری فضلات کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مچھلیوں، فصلوں اور اراضی پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ماحولیات نے پاکستان کے تحفظ ماحولیات کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت ضلع لاہور میں آبی آلودگی کا باعث بننے والے 106 یونٹوں بشمول فیکٹریوں ہسپتالوں ، ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کی اور ان کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ آلودہ پانی کو National Environmental Quality Standards کے مطابق ٹریٹ کریں۔ 65 یونٹوں کے خلاف کیس ماحولیاتی ٹربیونل میں دائر کئے گئے۔ ماحولیاتی ٹربیونل نے 22 یونٹوں کو جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحولیات کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے مزید یونٹوں کے خلاف استغاثے بھی ماحولیاتی ٹرابیونل میں دائر کروا دیئے جائیں گے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 26 فیکٹریوں نے اپنا آلودہ پانی صاف کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہیں۔ مزید برآں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کے لئے پہلے ہی ہدایات جاری کر دی ہوئی ہیں۔ Wasa لاہور نے چھ عدد سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس تجویز کر رکھے ہیں جن میں سے فی الحال دو پلانٹس غیر ملکی اداروں کے فنی اور مالی تعاون سے لگانے کے لئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) قائد اعظم انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور کی 379 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کے لئے ایک مشترکہ Common Effluent Treatment Plant لگانے کے منصوبہ پر کام کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں وزیر اعلیٰ پنجاب نے دریائے راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے کمشنر لاہور ڈویژن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے جس نے اس ضمن میں ایک ایکشن پلان تیار کر لیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

دریائے راوی لاہور میں فیکٹریوں کا مضر صحت پانی پھینکنے سے روکنے کے اقدامات

*7178: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے لاہور سے گزرنے والے حصہ میں گندا پانی اور فیکٹریوں کا مضر صحت اور کیمیکل ملا پانی پھینکا جا رہا ہے اگر ہاں تو محکمہ تحفظ ماحولیات اس کے مضر صحت ہونے سے بچانے کے لئے کیا اقدامات عمل میں لا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پانی کو صاف اور مضر صحت مواد سے پاک کرنے کے لئے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنا ضروری ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پلانٹ کی فوری تنصیب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے لاہور سے گزرنے والے حصہ میں شہری گندا پانی (sewage) اور فیکٹریوں کا آلودہ پانی پھینکا جارہا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحولیات نے پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت ضلع لاہور میں آبی آلودگی کا باعث بننے والے 106 یونٹوں بشمول ہسپتالوں، ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کی اور ان کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ آلودہ پانی کو آلودہ پانی کو National Environmental Quality Standards کے مطابق ٹریٹ کریں۔ 65 یونٹوں کے خلاف کیس Environmental Tribunal میں دائر کئے گئے۔ ٹربیونل نے 22 یونٹوں کو جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحولیات کے احکامات کے خلاف ورزی کرنے والے مزید یونٹوں کے خلاف استغاثے بھی ٹربیونل میں دائر کروا دیئے جائیں گے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 26 فیکٹریوں نے اپنا آلودہ پانی صاف کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگالئے ہیں۔ مزید برآں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کے لئے پہلے ہی ہدایات جاری کردی ہیں۔ Wasa لاہور نے چھ عدد سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس تجویز کر رکھے ہیں جن میں سے فی الحال دو (02) پلانٹس غیر ملکی اداروں کی فنی اور مالی تعاون سے لگانے کے لئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) لاہور کی 379 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کے لئے ایک مشترکہ Common Effluent treatment Plant لگانے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں وزیر اعلیٰ پنجاب نے دریائے راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے کمشنر لاہور ڈویژن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے جس نے اس ضمن میں ایک ایکشن پلان تیار کر لیا ہے۔ جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ آلودہ پانی کو صاف کرنے کے لئے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس نصب کرنا ضروری ہیں۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ ٹریٹمنٹ پلانٹس لگانے کے اقدامات کی تفصیل درج بالا جز(الف) میں دی گئی ہے۔

دریائے راوی لاہور میں فیکٹریوں کے مضر صحت پانی پھینکنے کی وجہ سے آبی حیات کی ہلاکتوں کی تفصیلات

*7179: چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی حدود میں دریائے راوی میں گندے نالوں کا پانی اور فیکٹریوں کا مضر صحت اور کیمیکل ملا پانی پھینکا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پانی پینے سے نہ صرف آبی حیات بالخصوص مچھلیاں ہلاک ہو رہی ہیں بلکہ لائیو سٹاک اور گائیوں، بھینسوں میں بھی مختلف بیماریوں پھیل رہی ہیں اور ان شعبوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ دریائے راوی میں صنعتی و شہری فضلات کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مچھلیاں ہلاک ہو سکتی ہیں اور گائیوں، بھینسوں میں مختلف بیماریاں پھیل سکتی ہیں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحولیات نے پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت ضلع لاہور میں آبی آلودگی کا باعث بننے والے 106 یونٹوں بشمول ہسپتالوں، ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کی اور ان کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ آلودہ پانی کو National Environmental Quality Standards کے مطابق ٹریٹ کریں۔ 65 یونٹوں کے خلاف کیس Environmental Tribunal میں دائر کئے گئے۔ ٹربیونل نے 22 یونٹوں کو جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف مقدمات ابھی

زیر سماعت ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحولیات کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے مزید یونٹوں کے خلاف استغاثے بھی ٹربیونل میں دائر کروادیئے جائیں گے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 26 فیکٹریوں نے اپنا آلودہ پانی صاف کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہیں۔ مزید برآں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کے لئے پہلے ہی ہدایات جاری کردی ہوئی ہیں۔ WASA لاہور نے چھ عدد سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس تجویز کر رکھے ہیں جن میں سے فی الحال دو پلانٹس غیر ملکی اداروں کی فنی اور مالی تعاون سے لگانے کے لئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) لاہور کی 379 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کے لئے ایک مشترکہ Common Effluent Treatment Plan لگانے کے منصوبہ پر کام کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں وزیراعلیٰ پنجاب نے دریائے راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے کمشنر لاہور ڈویژن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے جس نے اس ضمن میں ایک ایکشن پلان تیار کر لیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

ماحولیات دوست سرگرمیوں کے لئے مختص کئے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*7228: میاں نصیر احمد: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ماحولیات دوست سرگرمیوں پر عملدرآمد کے لئے مختلف projects پر کام کر رہی ہے اگر ہاں تو تمام projects کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماحولیات دوست سرگرمیوں کے لئے حکومت پنجاب نے مالی سال 2010-11 کے بجٹ میں فنڈز رکھے ہیں اگر ہاں تو کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ تحفظ ماحولیات، حکومت پنجاب نے ماحولیات کی بہتری کے لئے 16 منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ ان منصوبہ جات کے مقاصد کی تفصیل Annex-A اور فنڈز کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے ماحولیاتی منصوبوں کے لئے مالی سال 11-2010 کے بجٹ میں 335 ملین کے فنڈز مختص کئے ہیں۔ان فنڈز کی تفصیل Annex-A میں درج ہے۔

صوبہ میں آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات

*7264: میاں نصیر احمد: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو اقدامات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے قانون موجود ہے، اگر اس سوال کا جواب اثبات میں ہے تو اس قانون کے مطابق سزا دینے کے طریق کار سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحولیات نے صوبہ کے 36 اضلاع میں ضلعی ماحولیاتی دفاتر قائم کر رکھے ہیں۔ ضلعی آفیسر ماحولیات پاکستان کے ماحولیاتی قانون مجریہ 1997 اور پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کی ماحولیاتی شقوں کے تحت اپنے اضلاع میں آلودگی کنٹرول کرنے کے اقدامات کرتے رہتے ہیں۔اہم اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

* دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کی مقامی ٹریفک پولیس کی مدد سے پلاننگ کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور شیخوپورہ میں ماحولیاتی ٹریفک اسکواڈز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ان اسکواڈز نے جنوری 2009 سے ستمبر 2010 تک کل 3,04,715 عدد گاڑیوں کے چالان کئے اور مبلغ۔/43,75,620 روپے جرمانہ کیا۔
* ضلعی آفیسر تحفظ ماحولیات آلودگی پیدا کرنے والی چھوٹی فیکٹریوں کے خلاف ماحولیاتی قانون کے تحت کارروائی کرتا ہے اسی طرح پنجاب پولیتھین بیگز آرڈیننس 2002 کے تحت 15 مائیکرون موٹائی سے کم پولیتھین بیگ اور کالا بیگ بنانے والی فیکٹریوں اور ان کی فروخت کرنے والوں کے خلاف بھی مؤثر کارروائی کی جاتی ہے۔ ضلعی آفیسر تحفظ ماحولیات اپنے احکامات پر عمل نہ کرنے والوں کے خلاف ضلعی لیول پر Environmental Magistrate کی عدالت میں کیسز دائر کروا دیتے ہیں اب تک 3237 کیسز ماحولیاتی مجسٹریٹ کی عدالتوں

میں دائر کئے گئے جن کے خلاف مبلغ-/8,87,900روپے جرمانہ ہوااور 45آلودگی پیدا کرنے والے یونٹس بند ہو گئے۔

* آلودگی پیدا کرنے والے بڑے یونٹوں بشمول ہاؤسنگ کالونیوں، ہسپتالوں فیکٹریوں، میونسپل اداروں کے خلاف ضلعی آفیسر ماحولیات Site Inspection Report برائے ضروری کارروائی ادارہ تحفظ ماحولیات پنجاب کے ہیڈ آفس لاہور بھجوا دیتے ہیں۔ ماحولیاتی قانون 1997 کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے آلودگی پیدا کرنے والے یونٹوں کو Environmental Protection Orders جاری کئے جاتے ہیں عدم تعمیل کی صورت میں ان کے خلاف کیسز Environmental Tribunal لاہور میں دائر کرا دیئے جاتے ہیں۔ اب تک 880یونٹوں کے خلاف کیسز ماحولیاتی ٹربیونل میں دائر کئے گئے جن میں سے 194 کیسز کے فیصلے ہوئے اور 134یونٹوں کو مبلغ-/1,33,31,000 روپے جرمانہ ہوا اور 77آلودگی پیدا کرنے والے یونٹس بند ہو گئے۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے پاکستان اینوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ-/199 موجود ہے جس کے تحت سزا دینے کا اختیار ماحولیاتی ٹربیونل یا ماحولیاتی مجسٹریٹ کو ہے مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 20 کے تحت ماحولیاتی ٹربیونل قائم کیا گیا ہے جو اس ایکٹ کے سیکشن 11,12,13,14اور 16کی خلاف ورزی کے تحت۔

* دو سال تک سزا دینے
* دس لاکھ روپے تک کا جرمانہ عائد کرنے
* ایک لاکھ روپیہ تک یومیہ اضافی جرمانہ عائد کرنے
* جھوٹی درخواست / شکایت درج کرنے پر ایک لاکھ روپے تک لازمی جرمانہ عائد کرنے
* پراجیکٹ فیکٹری بند کروانے
* متاثرین کے نقصانات کا ازالہ کروانے اور
* فیکٹری یا مشینری ضبط کرنے کا مجاز ہے نیز عدالت کو آلودگی سے ماحولیات کو پہنچنے والے نقصانات کی نتیجتاً دوبارہ بحالی کروانے کے اختیارات بھی حاصل ہیں۔

اس قانون کے سیکشن 24 کے تحت اینوائرنمنٹل مجسٹریٹس مقرر کئے گئے ہیں جو اس قانون کے سیکشن 14اور 15کی خلاف ورزی کی صورت میں

* ایک لاکھ روپیہ تک جرمانہ عائد کرنے
* ایک ہزار روپیہ تک یومیہ اضافی جرمانے عائد کرنے

* متاثرین کے نقصانات کا ازالہ کروانے
* آلودگی پھیلانے والی مشینری کو ضبط کرنے کا مجاز ہے۔

لاہور۔فیکٹری کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا مسئلہ

*7398: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور کے علاقے عثمان پارک جنازگاہ روڈ پر نمک کرش کرنے کی فیکٹری لگی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیکٹری کی وجہ سے وہاں کے مکین متعدد بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس فیکٹری کے مالک کے خلاف متعدد درخواستیں دی جا چکی ہیں لیکن کسی پر کوئی کارروائی نہ ہوئی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس فیکٹری کو بند/شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے مسمی نذیر احمد ولد سلام دین نے یہ فیکٹری کرایہ کی جگہ پر لگا رکھی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ نمک فیکٹری علاقہ کے مکینوں کے لئے ماحولیاتی مسائل کا باعث ہے۔

(ج) اس سلسلے میں ضلعی آفیسر ماحولیات سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو ایک درخواست/شکایت بذریعہ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی موصول ہوئی جس پر کارروائی کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحولیات نے فیکٹری کے مالک کو فیکٹری رہائشی آبادی سے منتقل کرنے کا آرڈر جاری کیا جس پر عملدرآمد نہ ہونے پر فیکٹری کو مورخہ 10-10-07 کو seal کر دیا گیا۔

(د) مذکورہ فیکٹری کو مورخہ 10-10-07 کو seal کر دیا گیا ہے۔

لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے چالانوں کی تفصیلات

*7622: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کی چالان کرنے کے لئے محکمہ کا کتنا عملہ تعینات ہے؟

(ب) یکم جنوری2010 سے آج تک انہوں نے ایسی کتنی گاڑیوں کے چالان کئے ہیں اور ان سے کتنی رقم وصول ہوئی ہے؟

(ج) ان ملازمین کے زیر استعمال گاڑیوں اور موٹر سائیکل کی تعداد کتنی ہے نیز یہ گاڑیاں اور موٹر سائیکل کتنے سی سی کے ہیں؟

(د) ان گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے اس عرصہ کے تیل / مرمت کے اخراجات بتائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے چالان کرنے کے اختیارات موٹر وہیکلز ایگزامینر ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اور سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے پاس ہیں تاہم محکمہ تحفظ ماحولیات نے لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی شور مچانے والی گاڑیوں کے خلاف سٹی ٹریفک پولیس کی تین مشترکہ ٹیمیں دھوئیں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے چالان کرنے کے لئے تعینات ہیں جن میں محکمہ ماحولیات کے 13 ملازمین شامل ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری2010 تا10-10-14 تک 13123 گاڑیوں کے بوجہ ماحولیاتی آلودگی چالان کئے گئے جن کا کل جرمانہ -/20,45,600 روپے ہے۔

(ج) چالانگ مہم میں دو گاڑیاں (1500,1500 سی سی) اور تین موٹر سائیکلیں (70,125,125 سی سی) ہیں۔

(د) چالانگ سکواڈ میں موجود محکمہ ہذا کی گاڑیوں کے لئے ٹوٹل 4370 لٹر پٹرول جاری ہوا جس پر کل رقم -/1,86,010 روپے خرچ ہوئے اور اس عرصہ میں مرمت کے اخراجات -/48,715 روپے ہوئے۔

لاہور۔ایمبرائیڈری کی فیکٹریوں کو رہائشی علاقوں سے منتقل کرنے کا معاملہ

*7708: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محبوب گارڈن لاہور نزد فیروز پور روڈ لاہور میں ایمبرائیڈری کی فیکٹریاں اور دیگر فیکٹریاں لگائی گئی ہیں وہ رجسٹرڈ ہیں یا نان رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) یہ فیکٹریاں کس کس نام سے رجسٹرڈ ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے اور یہ بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ کس قانون کے تحت رہائشی ایریا میں لگائی گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان فیکٹریوں کو رہائشی علاقوں سے منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محبوب گارڈن ایک خود ساختہ رہائشی علاقہ ہے جو کہ 18 کلومیٹر فیروز پور روڈ لاہور پر واقع ہے۔ اس علاقہ میں ایمبرائیڈری کی ایک اور دو دیگر فیکٹریاں ہیں جو محکمہ ہذا کے اجازت نامہ کے بغیر لگائی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ بالا فیکٹریاں سمال انڈسٹری کے زمرے میں آتی ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

I۔ کے۔اے ایمبرائیڈری، محبوب گارڈن، لاہور

II۔ ایلیٹ سکرینز، محبوب گارڈن، لاہور (Elite Screener)

III۔ الیکٹرک پاور پینل اسمبلنگ یونٹ، محبوب گارڈن، لاہور

یہ فیکٹریاں کسی بھی محکمہ سے اجازت نامہ کے بغیر لگائی گئی ہیں۔

(ج) ضلعی آفیسر تحفظ ماحولیات، لاہور نے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت مذکورہ بالا فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی ہے۔ ان فیکٹریوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فیکٹریوں کو 45 دن کے اندر کسی مناسب جگہ پر شفٹ کر لیں یا آلودگی کنٹرول کرنے کے اقدامات کریں۔ ان احکامات کی عدم تعمیل پر ان فیکٹریوں کو seal کر دیا جائے گا۔ احکامات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع لاہور۔ ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے اقدامات

*7805: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں ماحولیاتی آلودگی کا تناسب کتنا پایا جاتا ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ ماحولیات نے آلودگی کو کم کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں قابل ذکر ماحولیاتی آلودگی فضائی اور آبی آلودگی ہے۔ فضائی آلودگی میں particulate matter (گرد و غبار، کاربن کے ذرات) تقریباً ہر جگہ پر قومی ماحولیاتی معیار (40 مائیکرو گرام فی مکعب میٹر) سے زیادہ ہے جس کی بڑی وجہ موسمیاتی عوامل (خشک موسم اور بارشوں کا کم ہونا) اور گاڑیوں اور فیکٹریوں سے خارج ہونے والا دھواں ہے۔ لاہور میں زیر زمین پانی پینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ پانی ماخذ (ٹیوب ویل) سے نکلتے وقت صاف اور پینے کے قابل ہوتا ہے مگر فراہمی آب کے پائپوں سے گزرتے ہوئے جہاں پائپ زنگ آلودہ اور شکستہ حالت میں ہوں تو وہاں اس پانی کے آلودہ ہونے کا امکان ہو سکتا ہے اگر اس پانی کی مناسب chlorination نہ کی گئی ہوں۔ لاہور شہر اور فیکٹریوں کا گندا پانی بغیر کسی treatment کے دریائے راوی میں بہا دیا جاتا ہے جس سے دریا کے پانی میں آبی آلودگی کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحولیات نے ضلع لاہور میں آلودگی کو کم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔ دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف سٹی ٹریفک پولیس کے تعاون سے چالان کی مہم شروع کر رکھی ہے اور اس سلسلہ میں یکم جنوری 2010 تا 7-مارچ 2011، 19447 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔ لاہور میں آلودگی پیدا کرنے والے 200 سے زائد بڑے یونٹوں بشمول ہاؤسنگ کالونیوں، ہسپتالوں، فیکٹریوں، میونسپل اداروں کے خلاف پاکستان کے ماحولیاتی قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کی گئی اور محکمہ کے احکامات کی عدم تعمیل کرنے والے 142 یونٹوں کے خلاف کیسز ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں دائر کئے گئے ماحولیاتی ٹربیونل نے 73 کیسوں کا فیصلہ کیا اور ان کو مبلغ۔/22,58,000 روپے جرمانہ کیا اور باقی یونٹوں کے خلاف کیسز ابھی زیر سماعت ہیں۔ ضلعی آفیسر تحفظ ماحولیات لاہور نے آلودگی پیدا کرنے والے 277 یونٹوں کے خلاف پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کے تحت کارروائی کی اور عوامی شکایات کا ازالہ کیا۔ دریائے راوی میں آبی آلودگی کی روک تھام کے لئے محکمہ تحفظ ماحولیات نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کے لئے پہلے ہی ہدایات جاری کر دی ہوئی ہیں۔ Wasa لاہور غیر ملکی اداروں کے فنی اور مالی تعاون سے دو Sewage Treatment

Plants لگانے کے لئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) قائد اعظم انڈسٹریل اسٹیٹ کوٹ لکھپت لاہور کی 350 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کے لئے ایک Common Effluent Treatment Plant لگانے کے منصوبہ پر کام کر رہی ہے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 42 فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات لگائے ہیں۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق قاضی احمد سعید صاحب کی طرف سے ہے۔ آپ سب تشریف رکھیں کیونکہ تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہو چکا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "دیکھو دیکھو کون بیٹھا؟
لوٹا بیٹھا، لوٹا بیٹھا" کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: امریکہ کا گندہ انڈا ڈاکٹر، جعلی ڈاکٹر، لوٹا ڈاکٹر۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "گو ڈاکو گو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "دیکھو دیکھو کون آیا؟ لوٹا آیا، لوٹا آیا" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "مشرف کا جو یار ہے وہ غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جعلی ڈاکٹر ہائے ہائے، لوٹا ڈاکٹر ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

(معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹی بدنام ہوئی ڈاکٹر تیرے لئے، منی بدنام ہوئی
ڈاکٹر تیرے لئے" کے فقروں کو کورس کی صورت میں بار بار دہرایا گیا)

(معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر
معزز ممبران یونیفکیشن بلاک کے خلاف نعرہ بازی کرنے لگے)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ایم ایس ایف کا چمچہ ہائے ہائے"
اور "لوٹا مہنگا، لوٹا مہنگا ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ڈاکو، ڈاکو ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اس گندے انڈے، گندے لوٹے کو یہاں سے اٹھاؤ اور اسمبلی سے باہر نکالو۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے بڑے بے غیرت ہیں"
اور "لوٹا مہنگا، لوٹا مہنگا، لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (ڈاکٹر اسد اشرف) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"Two in one Lotti, Lotti"
اور "لوٹا آیا، لوٹا آیا" کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: گندہ انڈا ہائے ہائے، جعلی ڈاکٹر ہائے ہائے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "اسمبلی بدنام ہوئی ڈاکٹر تیرے لئے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "زندہ ہے بھٹو زندہ ہے،
کل بھی بھٹو زندہ تھا آج بھی بھٹو زندہ ہے"
اور "کل بھی لوٹا لوٹا تھا، آج بھی لوٹا لوٹا ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "کل بھی لوٹی، لوٹی تھی
اور آج بھی لوٹی لوٹی ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے کا جو یار ہے غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 16-مارچ 2011 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

125

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،16-مارچ2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) قوانین پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) قوانین پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ، پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ، پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) (طبی امداد) زخمی افراد 2011 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم)(طبی امداد) زخمی افراد 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

126

7۔ مسودہ قانون (ترمیم) اٹارنی کے اختیارات 2011 (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) اٹارنی کے اختیارات 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔ مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ مسودہ قانون (ترمیم) مخصوص دادرسی 2011 (مسودہ قانون نمبر 16 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مخصوص دادرسی 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

10۔ مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار 2011 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

11۔ مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 244-اے کے تحت متذکرہ قواعد میں ترمیم کے لئے تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم کے لئے تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم منظور کی جائیں۔

نوٹ: مجوزہ ترامیم برمنسلکہ ایزاد ہیں۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

بدھ،16۔مارچ2011

(یوم الاربعاء،10۔ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح10بج کر55منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً
وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ
فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾

سُوۡرَۃُ البَقَرَۃ آیات21تا22

لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو(21) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لئے انواع واقسام کے میوے پیدا کئے۔ پس کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ۔ اور تم جانتے تو ہو(22)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جو میرے نبی ﷺ کا کرم ہوا وہ میں لاؤں کیسے حساب میں
مجھے در پہ اپنے بلا لیا کبھی جاگتے کبھی خواب میں
جو مہک پسینے میں ہے تیرے جو ہے رنگ تیرے شباب میں
نہ وہ موتیے میں مہک ملی نہ وہ حُسن دیکھا گلاب میں
کوئی تحفے بھیجے سلام کے کوئی گائے گُن تیرے نام کے
کوئی آنسوؤں کا خراج دے یا نبی ﷺ تمھاری جناب میں
کبھی جالیوں کے قریب سے کبھی دوریوں میں مزے لئے
جو کرم ہوئے ہیں کریم کے نہ حساب میں نہ کتاب میں
ہے یہی نیازی کا آسرا میں ہوں نام لیوا حضور ﷺ کا
نہیں اور حُسن عمل لکھا میری زندگی کی کتاب میں

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!۔۔۔(قطع کلامیاں)

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آپ لوٹوں کو پناہ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو وقفہ سوالات کے بعد بات کرنے کے لئے وقت دوں گا۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آپ کی commitment ہے۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں میں اپنی commitment کو پورا کروں گا۔ ڈاکٹر صاحبہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آپ مجھے وقت دیں، میں بھی اس ہاؤس کی ممبر ہوں۔

جناب سپیکر: میں وقفہ سوالات کے بعد آپ کی بات سنوں گا۔ محترمہ سامیہ امجد صاحبہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔(قطع کلامیاں)

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: میں وقفہ سوالات کے بعد موقع دوں گا۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ! کیا آپ اپنے سوال کا نمبر نہیں بولنا چاہتیں؟۔۔ آپ کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال بھی ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔۔۔ نہیں بولنا چاہتیں تو یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال

(---جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ آپ کے علم میں ہے کہ بطور اپوزیشن لیڈر میری تقریر جاری ہے۔ آپ کو بڑی جلدی ہے لیکن ذرا میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔ میں ایجنڈے کے مطابق چلنا چاہتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ میرے لئے انتہائی محترم ہیں اور جس سیٹ پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں مجھے اُس کا بڑا احترام ہے۔

جناب سپیکر: جی، میرے لئے آپ بہت محترم ہیں اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے لیکن ایجنڈے کے مطابق چلنا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ میرے لئے انتہائی محترم ہیں اور جس سیٹ پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں ہم اس سیٹ کو سلام پیش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں بھی آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔ میرے خیال میں اگر وقفہ سوالات کے بعد ٹائم لے لیں تو بہتر ہوگا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): آپ میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرا ایک آئینی حق ہے اُس پر آپ مہربانی کریں۔ آج سے ایک ہفتہ پہلے راولپنڈی میں وفاقی محکمہ نادرا جو اس وقت پورے ملک میں مثالی محکمہ ہے، اسلام آباد میں اس کے عملے کے خلاف پرچہ دے کر راولپنڈی پولیس نے حراست میں رکھا۔ اسی طرح کل صوبائی حکومت نے لاہور میں نادرا کے دفتر کو seal کر دیا اور اُس کے بعد نادرا کے ملازمین کو حراست میں رکھا۔ (شیم، شیم)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "غنڈہ گردی، نہیں چلے گی اور لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! 1988 میں جب میاں نواز شریف صاحب وزیر اعلیٰ تھے تو اُس وقت بھی انہوں نے وفاقی حکومت کے خلاف اداروں کو آپس میں لڑانے کی سازش کی تھی۔ آج ایک دفعہ پھر اس بات کو دہرایا گیا ہے جس طرح 1985 میں چھانگا مانگا بنایا گیا اور 1988 میں اداروں کو لڑایا گیا۔ (شیم، شیم)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ن لیگ کی پالیسی، لوٹا کریسی لوٹا کریسی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! پلیز اپنی تقریر جاری کر لیں اور دس منٹ میں ختم کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں انتہائی دکھ کے ساتھ کہتا ہوں کہ اب اداروں کو لڑانے کا جو کام حکومت پنجاب کی طرف سے شروع کر دیا گیا ہے یہ انتہائی خطرناک ہے اور سنا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب تو آج ملک سے باہر بھاگ گئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گرتی ہوئی دیوار کو،
ایک دھکا اور دو" اور "ایہہ کیہہ رولا پے گیا، چور لوٹا لے گیا" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! تقریر جاری رکھیں اور پلیز دس منٹ میں اس کو wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں اس لئے مہربانی کر کے کسی بھی طریقے سے حکومت پنجاب کی طرف سے جو اداروں کا ٹکراؤ شروع کیا گیا ہے اس کو بند کرائیں۔ اداروں کے ٹکراؤ کی شکل میں 1985 اور 1988 والی ریہرسل شروع کی جا رہی ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ ریہرسل نہ ہو۔ کل نادرا کے دفتر اور راولپنڈی میں جو واقعہ ہوا ہے ہم بطور احتجاج ایک منٹ کا علامتی واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایک منٹ کے لئے ایوان سے علامتی واک آؤٹ کر گئے)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: اب ہم بزنس کی طرف آتے ہیں۔ اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: On his behalf Question No. 327 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور-مال روڈ پر واقع سرکاری دفاتر کا کھلے مقام پر منتقل کرنے کا مسئلہ

*327: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں بے ہنگم ٹریفک کی وجہ سے حکومت پنجاب اپنے بیشتر دفاتر کو کسی کھلے مقام پر منتقل کرنا چاہتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زیادہ تر سرکاری دفاتر و ذیلی دفاتر مال روڈ اور لوئر مال پر موجود ہیں جن کی وجہ سے ان شاہراہوں پر رش رہتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب اپنے دفتر و ذیلی دفاتر کسی کھلے مقام پر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کن کن دفاتر و ذیلی دفاتر کو کب تک منتقل کر دیا جائے گا، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ فی الحال درست نہ ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ بہت سے سرکاری دفاتر اور ذیلی دفاتر مال روڈ اور لوئر مال پر واقع ہیں جن میں پنجاب حکومت، وفاقی حکومت اور پرائیویٹ کمپنیوں کے دفاتر شامل ہیں۔ شہر میں ان دفاتر کی موجودگی کی وجہ سے عوام کو دسترس کی سہولت ہے۔

(ج) جواب اثبات میں نہ ہے۔ دفاتر کی منتقلی ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جس کے لئے کثیر سرمایہ اور جگہ کی ضرورت ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف علامتی واک آؤٹ
کے بعد ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: اب اپوزیشن لیڈر صاحب آ گئے ہیں۔ پہلے ذرا اُن کو سُن لیں۔

قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال

(---جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پرسوں جب میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہا تھا تو بتا رہا تھا کہ پنجاب میں Task Forces پر کروڑوں روپے کا خرچ آیا ہے لیکن میرے (ن) لیگ کے معزز بھائی اور ایم پی اے ساتھیوں کو مکمل طور پر ignore کر دیا گیا۔ اسی طرح اپنے وزراء پر اور ایم پی ایز پر چاہے وہ مسلم لیگ (ن) کے یا پاکستان پیپلز پارٹی کے تھے اُن پر مکمل عدم اعتماد کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی شاہانہ سوچ کے تحت Task Forces قائم کیں۔ (شیم، شیم)

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! rules کے مطابق پوائنٹ آف آرڈر پر صرف ایک بات کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "بہہ جا بہہ جا" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس صوبے کے جس جس محکمے میں Task Force قائم کی گئی اُس Task Force نے متعلقہ محکموں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے انتہائی قابل احترام معزز ممبران اور وزراء کو دیوار کے ساتھ لگا کر سیکرٹریوں کو یہ کہا گیا کہ آپ نے اپنے وزیر کی کوئی بات نہیں ماننی اور یہاں تک ہوا کہ میاں شہباز شریف صاحب بطور وزیر اعلیٰ میٹنگ لے رہے ہیں لیکن اس محکمے کا وزیر وہاں پر نہیں ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ جس صوبے میں تین سال سے وزیر صحت نہ ہو، ڈاکٹر سڑکوں پر ہیں، آپ نے کل کمیٹی بنائی اور کل ہی ڈاکٹروں کو notice مل گئے تو آپ کی بنائی ہوئی کمیٹی اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو چکا ہے کیونکہ آپ کی طرف سے اس ایوان کے معزز ممبران پر مشتمل کمیٹی بنانے کے بعد ڈاکٹروں کو notice دیئے گئے ہیں کہ "کیوں نہ آپ کو نوکری سے نکال دیا جائے"؟ (شیم، شیم)

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! کیا آپ نے قائد حزب اختلاف کے لئے تمام rules relax کر دیئے ہیں کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر پر 15 منٹ سے یہ بات کر رہے ہیں اور وقفہ سوالات کے دوران ہمارے بھی اہم سوالات ہیں، انہیں اسمبلی کے قیمتی وقت کی قدر نہیں ہے جبکہ ہم اپنے عوام کے مسائل سے متعلق سوالات کو اس ایوان میں take up کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ قیمتی وقت ضائع کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جناب خلیل طاہر سندھو، جناب اعجاز احمد خان، جناب طارق محمود، رانا محمد ارشد، چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)، جناب جوئیل عامر سہوترا، ڈاکٹر غزالہ رضا رانا، محترمہ عارفہ خالد پرویز اور محترمہ سکینہ شاہین خان نے سوالات کی کاپیاں جناب سپیکر کو دکھائیں)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ اپنی تقریر مکمل کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ سے سوال پوچھتا ہوں کہ آپ نے کمیٹی بنائی ہے اور اس کے بعد ڈاکٹروں کو "کیوں نہ نوکری سے فارغ کر دیا جائے" کے notice جاری کر دیئے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تقریر مکمل کریں کیونکہ وقفہ سوالات ہے۔ میں اس کا notice لوں گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے انتہائی قابل احترام ممبران حزب اقتدار میری یہ بات غور سے سن لیں کہ یہ ہمیں bulldoze نہیں کر سکتے بلکہ ہم انہیں bulldoze کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں، آپ اپنی تقریر مکمل کیوں نہیں کرتے؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ اس ایوان کو غنڈہ گردی سے چلانا چاہتے ہیں اور یہ ایوان غنڈہ گردی سے نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ راجہ صاحب! آپ اپنی تقریر مکمل کریں۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! کیا راجہ صاحب کے لئے اسمبلی کے تمام rules relax کر دیئے گئے ہیں؟ آپ اسمبلی کے rules کو follow کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! مہربانی کر کے اپنی تقریر دس منٹ میں مکمل کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہاں کوئی کسی کو bulldoze کرنے کی کوشش نہ کرے اور انہیں باتیں سننی پڑیں گی۔

جناب سپیکر: آپ اپنی باتیں سنائیں، کیوں نہیں سناتے؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ کیوں بولتے ہیں، انہیں کیا تکلیف ہے، یہ کیوں کھڑے ہوتے ہیں اور آپ انہیں کیوں نہیں بٹھاتے؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ہم ان کی ساری باتیں سننے کے لئے تیار ہیں لیکن وقفہ سوالات ہمارا اہم issue ہے اس لئے وقفہ سوالات کے بعد ہم ان کی باتیں سنیں گے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ وہ ابھی اپنی بات مکمل کر لیتے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے ایک ممبر ایوان میں چھڑی لے آئے)

دیکھیں اس ایوان میں لاٹھی یا ڈنڈا وغیرہ لانے کی اجازت نہیں ہے لہذا مہربانی کر کے ڈنڈا باہر پھینکیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کوئی ڈنڈا لے کر نہیں آیا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں نے خود ڈنڈا دیکھا ہے لہذا اسے باہر پھینکیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جب میاں محمد شہباز شریف صاحب پچھلی دفعہ وزیر اعلیٰ رہے تو صرف دس لوگوں کی اپوزیشن تھی۔ اب وزیر اعلیٰ بنے تو 30 لوگوں کی اپوزیشن تھی لیکن اب 150 لوگوں پر مشتمل اپوزیشن کی باتیں، ہمارا حق ہے کہ ہم اپنا point of view پیش کریں، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جس دن قائد ایوان آئیں گے تو ہماری طرف سے بالکل خاموشی ہو گی اور کوئی نہیں بولے گا۔ میری عرض سن لیں، یہ جو ہاؤس بیٹھا ہے ڈیڑھ سو لوگوں کو آپ نے یہ چند سیٹیں دی ہیں حالانکہ ہمارا وہ right بنتا ہے، وہ پوری لائن ہمارا right بنتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): میں آپ سے request کرتا ہوں، سیکرٹری اسمبلی نے سازش کر کے آپ کو misguide کیا ہے۔ وہ پوری سیٹیں ہمارا حق ہے، ہمیں اپنا حق ملنا چاہئے۔ آپ نے ساٹھ لوگوں کی جگہ پر ڈیڑھ سو لوگوں کو بٹھادیا ہے اور دو سو لوگوں والی جگہ پر دو سو دس لوگوں کو بٹھادیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تقریر تو جاری رکھیں، یہ کیا کرتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟

جناب سپیکر: پھر ایسے تو بات نہیں بنے گی، یہ مناسب نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ سیٹوں کی الاٹمنٹ میں ہمارے ساتھ انصاف کریں۔ مجھے آپ سے پوری امید ہے کہ آپ اس معاملے میں ہمارے ساتھ انصاف کریں گے۔ کل آپ کی کمیٹی قائم ہونے کے بعد جو ڈاکٹروں کو notices دیئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس پر فوری طور پر ایکشن لیں اور نوٹس واپس کرائیں۔ کمیٹی کو کہیں کہ وہ آج ڈاکٹروں سے ملے اور اس کی رپورٹ آپ کے سامنے پیش کرے، اگر یہ نہ ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوگا۔

جناب سپیکر! اب ایجوکیشن کی طرف آجائیں۔ اس صوبے میں تین سال سے ایجوکیشن منسٹر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بڑی دیر کے بعد یاد آیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! تاریخ میں پہلی دفعہ یہ ہوا ہے کہ رول نمبر سلپ جو لڑکی کی تھی وہ لڑکے کے گھر چلی گئی اور جو لڑکے کی تھی وہ لڑکی کے گھر چلی گئی۔ میں نے تاریخ میں کسی جگہ نہیں دیکھا کہ حکومت اپنے آپ کو defend کرنے کے لئے روزانہ ہیلتھ منسٹری کی جانب سے اشتہار لگا رہی ہے اور اس پر کروڑوں روپے لگائے جا رہے ہیں۔ ہر روز ایجوکیشن منسٹری کا اشتہار لگ رہا ہے کہ ہم درست ہیں اور وہ بچے جن کی رول نمبر سلپیں غائب ہوگئیں وہ غلط ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! مہربانی کر کے wind up کریں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ایجوکیشن اس ملک کے مستقبل کا مسئلہ ہے اور ہیلتھ لاکھوں کروڑوں لوگوں کی زندگی کا مسئلہ ہے۔ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہیلتھ منسٹر ہونا چاہئے، اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ایجوکیشن منسٹر ہونا چاہئے وہ مذاکرات کریں تو اس میں ہمارا جرم بتایا جائے؟

جناب سپیکر: آپ کی بات سنی گئی ہے، آپ آگے تو چلیں۔ آپ کی مہربانی ہے، اس کو wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس ملک میں اس وقت بلدیاتی ادارے نہیں ہیں اور بلدیاتی الیکشن کرانے کے لئے ایک پروگرام اور پالیسی دینی ہے لیکن بد قسمتی سے وزیر بلدیات بھی کوئی نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب بس کریں، کافی ہو گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کو کوئی جلدی ہے؟ یہ میرا آئینی حق ہے۔ بیشک آپ وزیر قانون رانا ثناء اللہ سے پوچھ لیں کہ میں بول سکتا ہوں یا نہیں؟

جناب سپیکر: میں پوچھ لیتا ہوں لیکن آپ اپنی بات کریں، اپنی بات جاری رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس صوبے میں کروڑوں عوام بلدیاتی اداروں سے وابستہ ہیں۔ آئندہ چند ماہ کے بعد بلدیاتی الیکشن ہونے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب جب ہاؤس میں تشریف لائیں تو وہ اس ہاؤس اور آٹھ کروڑ عوام کو بتائیں کہ کیا بلدیاتی پالیسی بنائی گئی ہے اور کس طرح الیکشن کرانے ہیں؟ اس وقت TMAs اور ضلع کونسل کے فنڈز میں بیوروکریسی بندر بانٹ کر رہی ہے۔ بلدیاتی ادارے مکمل طور پر ایک کرپشن کی آماجگاہ بن چکے ہیں اور اس محکمے کا وزیر نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب کو کسی پر بھی اعتماد نہیں ہے، میرے یہ معزز، قابل احترام، قابل عزت، لائق لوگ اور اپنے علاقوں سے منتخب ممبران اسمبلی میں سے کوئی بھی اہل نہیں ہے؟

(اس مرحلہ پر وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان
جناب سپیکر کے کان میں سرگوشی کرنے لگے)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "No dictation, no dictation
اور سپیکر صاحب کو آزاد کرو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): ہمیں اپنے معزز بڑے بھائی سپیکر پنجاب اسمبلی پر مکمل اعتماد ہے۔ اگر ان کو کوئی dictation دینے کی کوشش کرے گا تو ہمیں یقین ہے کہ وہ استعفیٰ دے دیں گے لیکن dictation نہیں لیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "سپیکر صاحب قدم بڑھاؤ،
ہم تمہارے ساتھ ہیں" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): سپیکر پنجاب اسمبلی رانا پھول خان کے بیٹے ہیں وہ کسی سے dictation نہیں لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: مہربانی کریں اور wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): ہم سپیکر صاحب کی تو عزت کرتے ہیں لیکن سپیکر صاحب کے جو والد صاحب تھے ہم آج اس ہاؤس میں ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اُن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ سپیکر پنجاب اسمبلی بھی اپنے اصولوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ آپ تقریر جاری رکھیں اور اس کو wind up کریں۔ یہ مناسب نہیں لگتا کیونکہ آپ نے مزید کام بھی کرنے ہیں اور قوم آپ کو دیکھ رہی ہے۔ پلیز، جلدی کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ مجھے بار بار کہہ رہے ہیں کہ جلدی کریں۔ آپ مجھے صرف اس کی وجہ بتا دیں کیا میں کوئی غیر آئینی کام کر رہا ہوں اور آپ مجھے dictation کیوں دے رہے ہیں کہ میں جلدی کروں؟

جناب سپیکر: نہیں، میرے ساتھ کوئی dictation کی بات نہ کریں اور مجھے آپ بھی کوئی dictation نہ دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"No Dictation No" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! بطور اپوزیشن لیڈر میری پہلی تقریر ہے۔ اس صوبہ کے آٹھ کروڑ عوام کو جس طرح بلڈوز کیا جارہا ہے، لاقانونیت کی حالت، ایجوکیشن کی حالت، ہسپتالوں میں مریضوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، کرپشن ہو رہی ہے تو اگر آپ نے اس پر بات نہیں کرنے دینی تو ہم گھر چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا۔ تنقید آپ کا حق ہے وہ ضرور کریں لیکن اس کو wind up کریں۔ آپ مہربانی کریں ہمیں بھی ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ صرف ایک دفعہ کہہ دیں کہ آپ ہاؤس سے باہر چلے جائیں تو ہم ابھی چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ معزز ممبر اسمبلی ہیں، میں کیوں کہوں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ صرف ایک دفعہ کہہ دیں کہ آپ ہاؤس سے باہر چلے جائیں ہم سب اپوزیشن ممبران ہاؤس سے چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں ایسی بات کیوں کہوں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ یہاں پر میرٹ کی بات کرتے ہیں۔ ایک معزز لیاقت درانی صاحب ہیں جو کہ تہمینہ درانی کے بھائی ہیں تو کیا یہ میرٹ ہے؟ اگر کوئی وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری ایم پی اے چلا جائے تو اسے کہا جاتا ہے کہ صوبے میں ہم نے میرٹ پر کام کرنا ہے لیکن جب لیاقت درانی کو پانچ لاکھ روپے مہینہ پر کو آپریٹو بنک میں contract پر رکھا جاتا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ contract والے لوگوں کو نکال دیں لیکن لیاقت درانی نہیں نکل سکتا۔ کہاں گیا میرٹ؟ معزز ممبران کو جب یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے میرٹ چلانا ہے تو لیاقت درانی کے وقت میرٹ کہاں جاتا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"دادا گیری نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! جب سپریم کورٹ کہتی ہے کہ shoulder promotion ختم کریں تو یہ کہتے ہیں کہ پیپلز پارٹی سپریم کورٹ کا حکم نہیں مانتی لیکن ہم تو خادم ہیں۔ سپریم کورٹ پر حملہ بھی یہ کرتے ہیں اور shoulder promotion کے حوالے سے فیصلہ آئے ہوئے تین مہینے ہوگئے ہیں کہ ان کو واپس کریں لیکن انہوں نے کاغذوں میں کر دیا ہے عملی طور پر پورے صوبے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! 890 آفیسر اپنے سے upgrade سیٹوں پر کام کر رہے ہیں کیا یہ میرٹ ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "دہرا معیار ختم کرو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اب آپ مہربانی کر کے wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ صرف ایک دفعہ کہہ دیں ہم چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے چلے جانے کی بات نہیں کی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کیوں مجھے interrupt کرتے ہیں یا پھر آپ ہمیں dictation نہ دیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ راجہ صاحب کا قانونی حق ہے، ان کو تقریر کرنے دیں اور ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہاؤس کی کارروائی چلوائیں گے۔ آپ ان کو خاموش رکھیں۔

جناب سپیکر: جی، جہاں تک ان کا حق ہے وہاں تک رہنے دیں، آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس وقت صوبائی محکمے ایسے بھی ہیں جن کو چھ ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ تنخواہیں کس نے دینی ہیں؟ این ایف سی ایوارڈ میں اربوں روپے زیادہ ملے ہیں اور محکموں کے لوگوں کو تنخواہیں نہیں مل رہیں۔ صوبے میں ترقیاتی کام مکمل طور پر بند ہو چکے ہیں کیونکہ محکموں کے پاس فنڈز نہیں ہیں، فنڈز ریلیز نہیں کئے جا رہے ہیں۔ C&W Department ایک اہم ترین محکمہ ہے جس نے پورے صوبے کے ترقیاتی پروگراموں کو دیکھنا ہوتا ہے اگر اس کا وزیر نہیں ہے تو اگر ہم کہیں کہ اس کا وزیر بنائیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوٹ کر کھا گیا سارا پنجاب حمزہ شہباز کا ابا جان" کی نعرہ بازی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، اب بزنس شروع کرتے ہیں۔ سوال نمبر 327 پر کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان میں چند ایک دفاتر ایسی جگہ پر موجود ہیں جہاں پر آنا جانا مشکل ہے تو ان کو شفٹ کیا جانا ضروری ہے اس کے لئے کیا خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان دفاتر کو فی الحال باہر منتقل کیا جانا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے۔ دوسری بات یہ کہ لوگوں نے ان دفاتر میں اپنے مسائل کے حل کے لئے آنا ہوتا ہے، مال روڈ پر موجود دفاتر میں لوگوں کی دسترس کیونکہ آسانی سے ہو جاتی ہے چونکہ صوبے کے باقی حصوں سے بھی لوگوں نے آنا ہوتا ہے اس لئے ان دفاتر کا فی الحال اسی جگہ پر موجود رہنا مناسب ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب میں راجہ صاحب کو مائیک دیتا ہوں۔ راجہ صاحب! آپ پانچ منٹ میں wind up کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "اِکو رولا پے گیا، چور لوٹا لے گیا"، "لوٹا، لوٹا"، "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!---

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا، لوٹا" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please.

محترمہ شمسہ گوہر: جناب سپیکر! میرا سوال ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوٹی، لوٹی"، "بہہ جا لوٹی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اگر آپ تقریر نہیں کرنا چاہتے تو پھر میں ایجنڈا شروع کراؤں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اُن کو تو بٹھائیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! جب تک راجہ صاحب کی تقریر ختم نہیں ہوتی کوئی اور بات نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! wind up کریں۔ پلیز راجہ صاحب! wind up کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ آمنہ اُلفت نے placard display کیا
جس پر لکھا تھا "سیلام عام، لوٹا۔ دو آنے، لوٹی ہمراہ مفت مکینک رانا ثناء اللہ
مینوفیکچرڈ بائے نواز شریف فاؤنڈری")

محترمہ آمنہ اُلفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، آپ کی مہربانی۔ آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟

حاجی ذوالفقار علی: یہ پانی پینے چلے جاتے ہیں، یہ زیادتی ہے۔ ایک ہی دفعہ تقریر کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے بھائی جو اقتدار میں ہیں جذباتی ہو رہے ہیں لیکن میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ توجہ کے ساتھ اپوزیشن کی بات سُن رہے ہیں۔ میں پوری اپوزیشن کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تقریر جاری رکھیں۔ (شور وغل)

ان کو بات کرنے دیں، وہ ذرا wind up کر لیں۔ I'll be grateful. Thank you very much. جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔ (شور وغل)

MR. SPEAKER: Order please. Order please.

قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال

(۔۔۔جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! تین سال میں اس صوبے میں اتنی غلط کاریاں ہوئی ہیں کہ یہ تقریر پانچ، چھ دِن بھی چلے تو بھی پوری نہیں ہو گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

اوپر سے اتفاق یہ ہے کہ نام نہاد وزیر جو کہتے تھے کہ آپ اپوزیشن میں جائیں۔ اب مزہ آ گیا ہمیں اپوزیشن میں بھیجنے کا؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"اِکو رولا پے گیا، چور لوٹا لے گیا" کی نعرہ بازی)

یہ سیاسی سوچ ہوتی ہے اور اس سیاسی سوچ کے تحت ہم اُس طرف بیٹھے ہوئے تھے اور اتفاق سے اُدھر بیٹھنے کی وجہ سے ہمیں اُن تمام برائیوں کا پتا ہے جو پنجاب حکومت کر رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لے گیا بھئی لے گیا، چور لوٹا لے گیا" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کے پاس پانچ منٹ تھے، تین منٹ رہ گئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! تین دِن دے دیں، میں اس کو انتہائی مختصر کر دیتا ہوں آج کا دِن ملا کر یعنی آج، کل اور پرسوں کا دِن دے دیں۔ میرا آپ سے وعدہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ آج تین منٹ میں اس کو wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! تین منٹ میں تو تقریر نہیں ہو سکتی۔ آپ dictation نہ لیں، dictation سے ہاؤس نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر: اس ہاؤس پر دوسروں کا بھی حق ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! dictation سے ہاؤس نہیں چلے گا۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جتنے بھی معزز ممبران بیٹھے ہیں ان سب کا حق ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): آج کل اور پرسوں کا دِن دے دیں۔۔۔(شور و غل)

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی بڑی بڑی روایات کی حامل ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بڑی بڑی روایات ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "سپیکر ساڈا شیر ہے، باقی سب ہیر پھیر ہے" کی نعرہ بازی)

جی، آپ کے شیر یہی ہیں، میں آپ کا شیر نہیں بنتا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "سپیکر ساڈا شیر ہے، باقی سب ہیر پھیر ہے" کی نعرہ بازی)

آرڈر پلیز۔ یہی شیر ہیں، مجھے نہ شیر بنائیں، میں شیر نہیں بننا چاہتا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ صوبہ رحیم یار خان سے شروع ہو کر اٹک تک کے علاقوں پر مشتمل ہے [*******]

جناب سپیکر: راجہ صاحب! پلیز مہربانی کریں wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): [*******]

جناب سپیکر: .One should not be personal ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): اگر ہمارے قابل احترام، اس ہاؤس کے قائد ایوان محترم چیف منسٹر پنجاب کا بڑا بھائی رائیونڈ رہتا ہے تو اربوں روپے کی رِنگ روڈ اور رائیونڈ روڈ بنا دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: یہ کوئی تقریر نہیں ہے، اب آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ مہربانی کریں، اس کو ایک منٹ کے اندر اندر wind up کریں میں آپ سے request کر رہا ہوں اور بار بار کر رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): اگر وزیر اعلیٰ صاحب کا کوئی قریبی دوست گلبرگ میں رہتا ہے تو اس کے لئے فوری طور پر underpasses بنا دیئے جاتے ہیں۔ اگر کسی کو شوق ہو، ان دوستوں کی لِسٹ لینی ہو تو مجھ سے رابطہ کر لے۔ چیف منسٹر صاحب جو اس ہاؤس کے قائد ایوان ہیں اگر وہ کسی دِن مناسب سمجھیں تو اس ہاؤس میں آئیں اور اس ہاؤس کو صرف اتنا بتا دیں کہ آپ نے جب حلف لیا تھا تو

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پوری قوم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ سابق وزیر اعلیٰ نے 8-کلب روڈ جو اپنا دفتر بنایا ہے وہاں پر میں آئی ٹی یونیورسٹی بناؤں گا۔ میں پوچھتا ہوں کہ آئی ٹی یونیورسٹی کہاں گئی؟

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹے جھوٹے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: چلیں، اب بس کریں۔ آپ کی مہربانی، بڑی مہربانی۔ بہت بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! قوم سے وعدہ ہے۔ آپ خود یا کوئی بھی معزز ممبر ادھر سے کہہ دے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا تھا۔ آج وہاں پر مسلم لیگ کے عہدیداروں کو دفتر الاٹ کئے ہوئے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

وہاں پر خواجہ حسان صاحب کی قیادت میں لوٹوں کو کمرے الاٹ کئے ہوئے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اب آپ مہربانی کریں۔ اب اس بات کو ختم کریں۔ اب بیٹھ جائیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): ایک ان کا دوست کہتا ہے کہ میں نے لبرٹی کے سامنے پارک میں پلازہ بنانا ہے وہ پلازہ جب پارکنگ کے لئے بنایا جاتا ہے تو پوری قوم سے یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ اس میں دکانیں نہیں بنیں گی۔ جب وہ پلازہ مکمل ہوتا ہے تو اس میں دکانیں بنا کر اپنے قریبی دوستوں کو الاٹ کر دی جاتی ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اب آپ بس کریں۔ آپ کی مہربانی، اب آپ تشریف رکھیں۔

سردار اطہر حسن خان گورچانی: جناب والا! راجہ ریاض صاحب کو پہلے بات مکمل کرنے دیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: محترمہ شمسہ گوہر صاحبہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمسہ گوہر: سوال نمبر 397۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

گاف لین، کلب روڈ، بروم ہیڈ روڈ میں رہائش پذیر افسران کے نام

*397: محترمہ شمسہ گوہر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

نمبر1۔ آٹھ گاف روڈ لاہور نمبر2۔ گیارہ گاف روڈ لاہور
نمبر3۔ چودہ گاف روڈ لاہور نمبر4۔ سولہ گاف روڈ لاہور
نمبر5۔ سیون گاف روڈ لاہور نمبر6۔ ون سی بروم ہیڈ روڈ لاہور
نمبر7۔ ون سی کلب روڈ لاہور نمبر8۔ پندرہ گاف لین لاہور

میں کب سے اور کون سے افسران اعلیٰ رہائش پذیر ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	گھر	الاٹی	عہدہ	محکمہ	تاریخ الاٹمنٹ	تاریخ منتقلی رہائش
1	آٹھ گاف روڈ لاہور	جی ایم سکندر	ممبر فیڈرل سروس ٹربیونل	وفاقی حکومت	14-07-91	12-09-91
2	گیارہ گاف روڈ لاہور	محمد ہمایوں فرشوری	ممبر	پنجاب پبلک سروس کمیشن	26-11-96	08-12-96
3	چودہ گاف روڈ لاہور	سلمان غنی	سابقہ چیئرمین	پی اینڈ ڈی	25-05-94	25-05-04
4	سولہ گاف روڈ لاہور	سلمان صدیق	چیئرمین	سینٹرل بورڈ آف ریونیو	27-03-88	27-03-88
5	سیون گاف لین روڈ لاہور	طارق یوسف	ممبر (ریٹائرڈ)	بورڈ آف ریونیو	28-11-95	01-12-95
6	ون سی بروم ہیڈ روڈ لاہور	محمد احسن راجا	ایڈیشنل سیکرٹری	وزارت سماجی بہبود و خصوصی تعلیم	05-03-07	25-08-07
7	ون سی کلب روڈ لاہور	یوسف نسیم کھوکھر	چیف ایگزیکٹو	سمیڈا(SMEEDA)	14-11-06	04-10-07
8	پندرہ گاف لین لاہور	طارق سلیم ڈوگر	ممبر	پنجاب پبلک سروس کمیشن	28-10-2000	27-10-07

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ شمسہ گوہر: کوئی نہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں نصیر احمد!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf Question No. 1102

(معزز ممبر نے میاں نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے"۔ جیوے بھٹو، جیوے بھٹو۔ "لوٹے ٹھاہ"۔ "اکو رولا پے گیا چور لوٹے لے گیا" کی نعرہ بازی)

صوبہ پنجاب میں پی سی ایس افسران کی تعیناتی کا تناسب و دیگر تفصیلات

*1102: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں پی سی ایس افسران اور سی ایس پی افسران کی تعیناتی کس تناسب سے کی جاتی ہے؟

(ب) وفاقی حکومت کے کس کیڈر کے افسران کو صوبہ پنجاب میں تعینات کیا جاتا ہے نیز گریڈ18، 17اور19 میں کس شرح تناسب سے صوبہ پنجاب میں تعینات کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا1994 میں کوئی ایسا قانون بنایا گیا تھا جس میں پی سی ایس افسران اور سی ایس پی افسران کی صوبہ پنجاب میں تعیناتی کی شرح تناسب مقرر کی گئی تھی، اگر ہاں تو قانون کا مکمل حوالہ دے کر وضاحت فرمائیں؟

(د) ایسے سی ایس پی ملازمین کی فہرست ایوان میں فراہم کی جائے جو پانچ سال سے زائد عرصہ سے صوبہ پنجاب ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں پی سی ایس افسران اور سی ایس پی افسران کی تعیناتی Inter Provincial Coordination Committee فارمولا کے تحت کی جاتی ہے، جس کا فیصلہ 19۔ستمبر 1993 میں وزیراعظم پاکستان اور صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کے مابین ایک میٹنگ میں ہوا تھا جس میں تمام صوبوں میں سی ایس پی افسران کی شرح تعیناتی مقرر کی گئی تھی۔اس فارمولا کے مطابق صوبہ پنجاب میں وفاقی افسران کی مقرر کردہ شرح تعیناتی حسب ذیل ہے:-

گریڈ 17	گریڈ 18	گریڈ 19	گریڈ 20	گریڈ 21
25فیصد	40فیصد	50فیصد	60فیصد	65فیصد

(ب) وفاقی حکومت صوبہ پنجاب میں ڈی ایم جی کیڈر کے افسران کو تعینات کرتی ہے جس میں ان کی شرح تناسب مندرجہ ذیل ہے:-

گریڈ17	25فیصد
گریڈ18	40فیصد
گریڈ19	50فیصد

(ج) اس سوال کا جواب جز(الف) میں دیا جا چکا ہے۔

(د) ایسے سی ایس پی افسران جو عرصہ 5 سال سے زائد صوبہ پنجاب میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ان کی فہرست پرچہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: سوال نمبر2266اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کمشنرز کی تعیناتی میں وفاقی و صوبائی آفیسرز کا تناسب

*2266: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں کمشنر کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر جن آفیسران کو تعینات کیا گیا ہے، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کا تعلق کس سروس سے ہے؟

(ج) ان میں سے کتنے افسران کا تعلق وفاقی سروس اور کتنے کا تعلق پی سی ایس سے ہے؟

(د) کیا ان کی تعیناتی میں وفاقی سروس اور پی سی ایس سروس کا کوئی تناسب ہے تو اس کی تفصیل بتائیں نیز جن افسران کو اس وقت بطور کمشنر تعینات کیا ہے ان میں پی سی ایس افسران کو تعینات کیوں نہیں کیا گیا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ میں کمشنر کی کل اسامیوں کی تعداد 9 ہے۔

(ب) کمشنرز کے عہدہ پر کام کرنے والے افسران کی تفصیل درج ذیل ہے:-

LIST OF COMMISSIONERS

Sr. No	Division	Name of Officer	Date of Posting
1	Lahore	MR Khusro Pervaiz Khan, (DMG/BS-20)	14-11-2009
2	Gujranwala	MR Khalid Masood Chaudhry (DMG/BS-20)	14-11-2009
3	Rawalpindi	MR Haseeb Athar, (DMG/BS-20)	
4	Sargodha	MR Ijaz Ali Zaigham, (DMG/BS-20)	14-11-2009
5	Faisalabad	Capt. (Retd.) Zahid Saeed (DMG/BS-20)	14-11-2009
6	Multan	Capt. (Retd) Muhammad Ali Gardezi (DMG/BS-20)	14-11-2009
7	Sahiwal	MR Tariq Mahmood khan, (DMG/BS-20)	14-11-2009
8	Dera Ghazi Khan	MR Hassan Iqbal DMG/BS-20)	14-11-2009
9	Bahawalpur	MR Muhammad Mushtaq Ahmad (DMG/BS-20)	15-11-2009

(ج) کمشنر کے عہدہ پر فائز افسران کا تعلق وفاقی سروس سے ہے۔

(د) کمشنرز کی اسامی کے حوالہ سے وفاقی سروس اور صوبائی سروس کے تناسب کا تاحال تعین نہیں ہو سکا ہے تاہم فی الوقت 9 اسامیوں پر تعینات تمام افسران کا تعلق وفاقی سروس سے ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اُٹھ کر جناب سپیکر کے سامنے جمع ہو گئے اور "لوٹا ملکینک ہائے ہائے، لوٹا کریسی نہیں چلے گی، غنڈہ گردی نہیں چلے گی کی نعرہ بازی کرنے لگے)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: میاں طارق صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2267 ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میاں طارق محمود: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پی سی ایس ایگزیکٹو کے 1992 میں بھرتی افسران کی ترقی

*2267: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1992 میں پی سی ایس ایگزیکٹو گریڈ 17 میں بھرتی ہونے والے افسران کی ابھی تک پروموشن نہیں ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 5 سال کے بعد ان کی پروموشن due ہے جبکہ ان کو 16 سال سے زائد عرصہ بھرتی ہوئے گزر چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی پروموشن آٹھ ہفتے کی لازمی ٹریننگ کا بہانہ بنا کر نہیں کی جارہی ہے حالانکہ یہ ٹریننگ حکومت نے دینی ہے نہ کہ ان افسران نے زبردستی حاصل کرنا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پروموشن کے لئے اسامیاں بھی خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان افسران کو پروموشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) PMS، BS-17 سے BS-18 کے سروس رولز کے مطابق پانچ سال کی سروس مکمل کرنے کے بعد PMS ملازمین ترقی کے لئے اہل ہو جاتے ہیں نہ کہ ان کو ترقی دینا لازمی ہو جاتا ہے۔ ترقی کے لئے کسی افسر کی اہلیت اور فٹنس جانچنے کے لئے PSB-II کے ممبران، آفیسرز کو case to case کی بنیاد پر جانچتے ہیں جس کے لئے مندرجہ ذیل اہلیت و معیار پر پورا اترنا نیز خالی سیٹوں کی دستیابی ضروری ہے۔

I. محکمانہ ٹریننگ کی کامیاب تکمیل

II. مکمل سروس ریکارڈ (Free of Adverse remarks)

III. انکوائری کا نہ ہونا۔ (No enquiry)

IV. اچھی شہرت کا حامل ہو۔

V. BS-18 میں ترقی کے لئے پوسٹیں دستیاب ہوں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ ٹریننگ کا انتظامی ادارہ MPDD ہے اور اس ٹریننگ کا انعقاد MPDD کے شیڈول کے مطابق ہر سال ایک مرتبہ کیا جاتا ہے۔ ٹریننگ میں نامزدگی کے لئے سنیارٹی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

i. X-PCS اور PSS کیڈر BS-17 کے افسران میں سے بالترتیب 21 اور 9 افسران کو ٹریننگ کے لئے نامزد کیا جاتا ہے۔

ii. 2008 میں MPDD کے جاری شیڈول کے مطابق 30 افسران کو ماہ ستمبر میں ٹریننگ کے لئے نامزد کیا تھا۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) تاہم ماہ رمضان میں عوام کو سستی اور معیاری اشیاء خورد و نوش مہیا کرنے کی مہم کی وجہ سے اور جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی روشنی میں یہ ٹریننگ عوام کے وسیع تر مفاد میں منسوخ کر دی گئی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

iii. مزید برآں دسمبر 2008 میں محرم الحرام کے شروع ہونے کی وجہ سے MPDD نے 2008 کی ٹریننگ کو reschedule کر کے 26 جنوری 2009 سے شروع کرنے کے لئے کہا اور S&GAD نے نئے شیڈول کے مطابق مذکورہ بالا 30 افسران کو مطلع کر دیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کیونکہ تمام دستیاب اسامیوں کو پر کرنے کے لئے PSB-II کی میٹنگ 29-09-08 کو ہوئی تھی اور اہل افسران کو BS-18 میں ترقی دے دی گئی تھی اور اب کوئی پوسٹ پروموشن کوٹا میں ترقی کے لئے دستیاب نہ ہے۔

(ہ) جی ہاں! افسران کی ترقی میں حکومت پنجاب (S&GAD) کی طرف سے کوئی امر مانع نہ ہے۔ تاہم ان کی ترقی پوسٹوں کی دستیابی اور ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی کے جاری کردہ مراسلہ نمبر SOR-II(S&GAD)2-17/2002 جس کو گورنر پنجاب کی منظوری حاصل ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، کے مطابق تربیتی کورس کو بھی ترقی کے لئے لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ان کی تسلی ہو گئی ہے لہذا وہ کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتے۔ اگلا سوال رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! On his behalf Question No. 3153

جناب سپیکر: رانا صاحب خود موجود ہیں۔

رانا آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3153 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوارٹرز 4/3 رومز کی الاٹمنٹ Parent سکیم میں شامل کرنے کا مسئلہ

*3153: رانا آصف محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوری 2009 کی سرکاری کوارٹر کی الاٹمنٹ پالیسی کے تحت سنگل روم، ٹو روم جونیئر اور ٹو روم سینئر کوارٹرز کی الاٹمنٹ parent سکیم کے تحت سرکاری ملازمین کو ہو سکتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پالیسی کے تحت 4/3 روم کوارٹرز کی الاٹمنٹ میں parent سکیم کی سہولت نہ ہے، خواہ متعلقہ ملازم کے بیٹے/بیٹی کی entitlement بھی ہو؟

(ج) کیا حکومت 4/3روم کوارٹرز کی الاٹمنٹ بھی parent سکیم میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):

(الف) صرف مجاز محکمہ جات کے ملازمین کی حد تک درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) نہیں، کیوں کہ 3-4رومز کیٹیگریز میں گریڈ17 کے افسران بھی رہائش پذیر ہوتے ہیں جن کی لاہور سے باہر ٹرانسفر ہوتی رہتی ہے نیز حکومت کو اپنی رواں ضروریات کے لئے ان رہائش گاہوں کی ضرورت رہتی ہے اس لئے 3-4رومز اور اس سے بالا تمام کیٹیگریز میں Parent Concession Scheme کی سہولت موجود نہ ہے۔یہ سہولت صرف چھوٹے ملازمین کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف اہل محکمہ جات کے ملازمین کو دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! On his behalf Question No. 4178 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا جائے۔(معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! اس سوال کا جواب پڑھیں۔

محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں کرپشن کے مقدمات کی تفصیلات

*4178: **چودھری محمد اسد اللہ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں سال 2007-08 میں کرپشن کے کتنے مقدمات درج کئے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے مقدمات کا چالان عدالتوں میں پیش کیا جا چکا ہے، کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں اور کتنے مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سوال نمبر 4178 کا جواب اس طرح ہے:

(الف) محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں سال 2007 میں 137 اور سال 2008 میں 194 مقدمات درج ہوئے۔

(ب)

(I) مذکورہ عرصہ میں کل 102 مقدمات کے چالان انٹی کرپشن عدالت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔

(II) مذکورہ عرصہ کے ابھی 5 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

(III) مذکورہ عرصہ میں 326 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف راجہ ریاض احمد، اشرف سوہنا اور شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) سپیکر صاحب کے پاس جا کر تکرار کرتے رہے کہ پہلے راجہ ریاض کو بات کرنے دیں پھر ہاؤس کی کارروائی چلائی جائے)

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی چودھری اسد اللہ صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! On his behalf Question No. 4187 (معزز خاتون ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جی، میں ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی لہذا اس کا جواب بھی پڑھا ہوا تصور کیا جائے اور میں جواب سے مطمئن ہوں۔

سرکاری ملازمین کے لئے بنیوولینٹ فنڈز سے ماہانہ امداد کی تفصیلات

*4187: **چودھری محمد اسد اللہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی سرکاری ملازم کی دوران سروس وفات پر اس کی بیوہ یا فیملی ممبر کو حکومت بنیوولینٹ فنڈ سے ماہانہ امداد کرتی ہے، اگر ہاں تو گریڈ وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ امداد جو کہ آخری بار 2002 میں بڑھائی گئی تھی حالیہ مہنگائی کی وجہ سے ناکافی ہے کیا حکومت اسے بڑھانے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ امداد میں گریڈ کے لحاظ سے کافی فرق ہے کیا حکومت اس فرق کو کم کرنے کے لئے تیار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع حافظ آباد کے مستحق ملازمین کو بنیوولینٹ فنڈ سے فنڈز کی کمی کی وجہ سے متواتر امداد نہیں مل رہی، اگر ہاں تو کیا حکومت ضروری فنڈ مہیا کرنے کو تیار ہے نیز

جنوری 2006 سے اب تک کتنے فنڈز سالانہ درکار تھے اور کتنے فنڈز مہیا کئے گئے تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ملازم جو کہ دوران سروس وفات پا جاتے ہیں یا ریٹائرمنٹ کے 15 سال کے بعد وفات پا جاتے ہیں تو ان کی بیوگان اور فیملی ممبران کو بہبود فنڈ سے ماہانہ امداد دی جاتی ہے، ان کی تفصیل ہزاروں میں ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ موجودہ امداد آخری بار 2002 میں بڑھائی گئی لیکن اس امداد کو مزید نہیں بڑھایا جا سکتا کیونکہ اس وقت بہبود فنڈ بورڈ گھاٹے میں جا رہا ہے اس لئے یہ ناممکن ہے۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ اضافہ میں گریڈ کے لحاظ سے فرق ہے لیکن اس فرق کو دور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ گرانٹ شرح کٹوتی کے حساب سے دی جاتی ہے اور بہبود فنڈ بورڈ اس وقت گھاٹے میں جا رہا ہے۔

(د) یہ غلط ہے ضلع حافظ آباد کو 2006 سے اب تک تقریباً فنڈز مہیا کئے گئے ہیں جو کہ ان کی کیسز کی تعداد کے حساب سے پورے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "کل بھی لوٹا لوٹا تھا آج بھی لوٹا لوٹا ہے، غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کی مسلسل نعرے بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کے تمام ممبران اپنی نشستوں سے اٹھ کر جناب سپیکر کے سامنے جمع ہو گئے اور نعرے بازی کرتے رہے)

(معزز ممبر امجد علی میئو رپورٹرز کے ڈیسک کے اوپر کھڑے ہو کر "غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کے نعرے لگواتے رہے)

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: سوال نمبر 4402 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ، پانی چوری کے مقدمات کی تفصیلات

*4402: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں جنوری تااگست 2009 محکمہ انٹی کرپشن نے محکمہ انہار میں رشوت کے زور پر پانی چوری کے کتنے لوگوں کو گرفتار کیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا عرصہ کے دوران پٹواری بھی پانی چوری کے عوض رشوت لیتے ہوئے بھی پکڑے گئے؟

(ج) محکمہ انٹی کرپشن نے محکمہ انہار میں پانی چوری کرنے والے لوگوں کو کتنا جرمانہ اور کتنی سزا دلوائی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):

(الف) پانی کی چوری انٹی کرپشن کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔تاہم اس ضمن میں رشوت کا کوئی معاملہ انٹی کرپشن کے سامنے نہ آیالہذامذکورہ عرصہ میں انٹی کرپشن نے کوئی کارروائی نہ کی۔

(ب) کوئی پٹواری نہر رشوت لیتے ہوئے مذکورہ عرصہ میں نہیں پکڑا گیاکیونکہ کسی متاثرہ فریق نے ریڈ کے لئے انٹی کرپشن سے رجوع ہی نہیں کیا۔

(ج) پانی چوری کرنے والوں کے مقدمات نہ تو انٹی کرپشن درج کرتی ہے اور نہ ہی انٹی کرپشن جج سماعت کرتا ہے۔پانی چوری مقامی پولیس کا معاملہ جو کہ عام عدالتوں میں سماعت ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سال 08-2007، ضلع وہاڑی سکالر شپ، شادی گرانٹ کی وصول ہونے والی درخواستوں کی تفصیلات

*5041: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 08-2007 کے دوران ضلع وہاڑی سے کتنی درخواستیں سکالر شپ، شادی گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ اور ماہانہ امداد کی وصول ہوئیں، درخواست دہندگان کے نام وپتا جات بتائیں؟

(ب) کتنی درخواستوں پر فیصلہ ہو چکا ہے اور چیک تقسیم ہو چکے ہیں؟

(ج) کتنی درخواستیں کس کس دفتر میں کس کس بناء پر pending ہیں، یہ درخواستیں کب سے pending ہیں؟

(د) کتنی درخواستیں فنڈز کی کمی کی وجہ سے pending ہیں فنڈز کی فراہمی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 08-2007 کے دوران ضلع وہاڑی میں وظیفہ جات کی 1016، شادی گرانٹ 525، ڈیتھ گرانٹ 397 اور ماہانہ امداد کی 120 درخواستیں وصول ہوئیں- درخواست دہندگان کے نام، پتاجات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) تمام موصولہ درخواستوں پر فیصلہ ہو چکا ہے اور چیک بھی تقسیم ہو چکے ہیں-

(ج) فنڈز مہیا کر دیئے گئے اور اب کوئی درخواست pending نہیں ہے-

(د) فنڈز مہیا کر دیئے گئے اور اب کوئی درخواست pending نہیں ہے-

ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5114: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن کی کل افرادی قوت بشمول ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے ملازمین کتنی ہے اور اس محکمہ کے لئے سال 10-2009 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) محکمہ نے صوبہ بھر میں سال09-2008دو سالوں میں کل کتنے چالان مکمل کر کے عدالتوں میں بھیجے ہیں،ان کی ڈویژن وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ انٹی کرپشن پنجاب کی کل افرادی قوت بشمول ڈیپوٹیشن 1551ملازمین پر مشتمل ہے- مالی سال10-2009کے بجٹ میں محکمہ انٹی کرپشن پنجاب کو-/329920000روپے کی رقم مختص کی گئی ہے-

(ب) محکمہ نے صوبہ بھر میں سال09-2008دو سالوں میں کل1184 چالان مکمل کر کے برائے سماعت عدالتوں میں بھیجے ہیں،ان کی ڈویژن / ریجن وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

نمبر شمار	ڈویژن / ریجن	2008	2009
1	ہیڈکوارٹر	7	29
2	لاہور ریجن	94	124
3	گوجرانوالہ ریجن	46	81
4	راولپنڈی ریجن	65	74
5	فیصل آباد ریجن	68	83
6	سرگودھا ریجن	31	61
7	ملتان ریجن	22	82
8	ڈی جی خان	37	30
9	بہاولپور ریجن	101	149
	کل میزان	471	713

انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*5202: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کا کل بجٹ مالی سال09۔2008اور10۔2009کا کتنا تھا؟

(ب) کتنا بجٹ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوا؟

(ج) کتنا بجٹ سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول / ڈیزل پر خرچ ہوا؟

(د) کتنی رقم سے کون کون سی نئی گاڑیاں خرید کی گئیں ان کے نمبر، ماڈل اور قیمت خرید بتائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انٹی کرپشن پنجاب کا مالی سال09-2008 کا کل بجٹ-/332297000روپے تھا جبکہ موجودہ مالی سال10-2009کاکل بجٹ-/329920000روپے ہے۔

(ب) مالی سال09-2008 میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر کل خرچہ -/223640607روپے تھا جبکہ مالی سال10-2009 میں یہ دسمبر2009 تک کا خرچہ -/119345922روپے ہے۔

(ج) مالی سال09-2008میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول/ڈیزل پر-/18387797 روپے خرچ ہوئے جبکہ مالی سال10-2009میں دسمبر2009تک یہ خرچہ-/7084257 روپے ہے۔

(د) مالی سال09-2008 میں ایک عدد ہنڈا سٹی گاڑی نمبریLEG-505 خریدی گئی جس کی قیمت-/1202000روپے تھی۔

انٹی کرپشن رینج گوجرانوالہ میں تھانہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5693:ڈاکٹر محمد اشرف چوہان:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) انٹی کرپشن رینج گوجرانوالہ میں کون کون سے اضلاع شامل ہیں؟

(ب) اس ریجن میں انٹی کرپشن کے کتنے تھانہ جات کس کس جگہ ہیں؟

(ج) ان تھانوں میں یکم جنوری2009 سے آج تک کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(د) کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا؟

(ہ) اس وقت ان تھانوں کے کتنے ملزمان مفرور ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن ضلع گوجرانوالہ، سیالکوٹ، حافظ آباد، نارووال، گجرات اور منڈی بہاؤالدین پر مشتمل ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ریجن کے کل سات تھانے ہیں۔جن کا محل وقوع درج ذیل ہے:۔

1- تھانہ انٹی کرپشن ریجن گوجرانوالہ سیشن کورٹ روڈ گوجرانوالہ

2- تھانہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ، ضلع کونسل ہال گوجرانوالہ

3- تھانہ انٹی کرپشن حافظ آباد، مدریانوالہ روڈ نزد ڈگری کالج حافظ آباد

4- تھانہ انٹی کرپشن سیالکوٹ، برقلعہ سیالکوٹ
5- تھانہ انٹی کرپشن نارووال، کچہری روڈ نارووال
6- تھانہ انٹی کرپشن گجرات، نزد لاری اڈا گجرات
7- تھانہ انٹی کرپشن منڈی بہاؤالدین، صدر روڈ منڈی بہاؤالدین

(ج) ان تھانوں میں یکم جنوری2009 سے لے کر اب تک 215 مقدمات درج ہو چکے ہیں۔
(د) اب تک 267افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔
(ہ) اس وقت ان تھانوں کے کل 13 ملزمان مفرور ہیں۔

انٹی کرپشن رینج گوجرانوالہ میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5694: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) محکمہ انٹی کرپشن رینج گوجرانوالہ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
(ب) کتنے ملازمین کے خلاف یکم جنوری2009 سے آج تک رشوت وصول کرنے کی شکایت وصول ہوئی ہے؟
(ج) کتنے ملازمین کے خلاف یہ شکایت درست ثابت ہوئی ہے؟
(د) ان ملازمین کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) اس وقت انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں کل 149 اہلکاران وافسران کام کر رہے ہیں۔
(ب) انٹی کرپشن ریجن گوجرانوالہ کے کسی ملازم کے خلاف یکم جنوری2009 سے لے کر تاحال کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔
(ج) کسی ملازم کے خلاف کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔
(د) جب کسی اہلکار کے خلاف درخواست ہی دائر نہ ہوئی ہے تو ایکشن لینے کا جواز ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سال 08-2007، 09-2008 اور 10-2009 کے دوران نئی خریدی گئی گاڑیوں کی تفصیلات

*5962: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال08-2007، 09-2008 اور10-2009 کے دوران حکومت پنجاب نے نئی گاڑیوں کی خرید کی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کتنی گاڑیاں خریدی گئیں اور ان پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی، ہر سال کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائی جائے نیز یہ گاڑیاں کن کار ڈیلرز سے خریدی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سال08-2007، 09-2008 اور10-2009 کے دوران نئی گاڑیاں خرید کی ہیں۔

(ب) سال08-2007 میں کل706 گاڑیاں خریدی گئیں جن کی مالیت -/976845930 روپے ہے۔

سال09-2008 میں کل283 گاڑیاں خریدی گئیں جن کی مالیت -/835870358 روپے ہے۔

سال10-2009 میں کل 375 گاڑیاں خریدی گئیں جن کی مالیت -/1095539158 روپے ہے۔

ڈیلرز کے نام اور ہر سال خرید کی گئی گاڑیوں کی علیحدہ علیحدہ تمام تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جی او آر، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ سرکاری گھروں اور الاٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*5963: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر، ماڈل ٹاؤن لاہور میں سرکاری افسران کی رہائش کے لئے گھر ہیں اگر ہاں تو ان کی تعداد اور یا وار بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان رہائش گاہوں میں ایسے افسران بھی رہتے ہیں جن کی ٹرانسفر لاہور سے باہر ہو چکی ہے یا جو ریٹائر ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رہائش گاہوں میں ان محکموں کے لوگ بھی رہ رہے ہیں جو حکومت پنجاب کے ماتحت نہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایسے افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور محکمہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی او آر-IV ماڈل ٹاؤن لاہور کا رقبہ 17.228 ایکڑ پر مشتمل ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

کل رقبہ جس پر رہائش گاہیں تعمیر کی گئی ہیں:	6.463ایکڑ
خالی رقبہ جس پر لان / سڑکیں وغیرہ واقع ہیں:	10.765ایکڑ
	17.228ایکڑ

جی او آر-IV میں درج ذیل رہائش گاہیں تیار کی گئیں ہیں۔

غزالی فلیٹس	60عدد
خوشنما فلیٹس	180عدد
میزان	240عدد

(ب) اس حد تک درست ہے کہ جو افسران لاہور سے باہر ٹرانسفر ہو چکے ہیں وہ پالیسی کے مطابق لاہور میں سرکاری گھر دو سال یا جب انہیں تعیناتی کی جگہ پر ان کی اہلیت کے مطابق رہائش نہ مل جائے سرکاری گھر رکھ سکتے ہیں۔تاہم ریٹائرڈ افسران صرف آٹھ ماہ تک سرکاری رہائش اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) جو افسران لاہور سے باہر ٹرانسفر ہو چکے ہیں ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکاری ملازمین کی تنخواہ سے PGSHF کی ماہانہ کٹوتی و جمع شدہ کل رقم کے اندراج کی تفصیلات

*7249: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملازمین کی ماہانہ پے سلپس پر جی پی فنڈ رقم کی ماہانہ کٹوتی کے ساتھ ساتھ جمع شدہ کل جی پی فنڈ کی رقم کا بھی اندراج ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب ایسے ملازمین جو کہ گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبر ہیں کی تنخواہوں سے ماہانہ قسط کی کٹوتی کر رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت جی پی فنڈز کی طرز پر ملازمین کی تنخواہ سے پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی مد میں کی جانیوالی ماہانہ کٹوتی کے ساتھ ساتھ جمع شدہ کل رقم کا اندراج بھی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ملازمین کی ماہانہ پے سلپس پر جی پی فنڈ رقم کی ماہانہ کٹوتی کے ساتھ ساتھ جمع شدہ کل جی پی فنڈ کی رقم کا بھی اندراج ہوتا ہے۔

(ب) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ممبر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے بذریعہ اکاؤنٹینٹ جنرل پنجاب (PIFRA نظام کے تحت) ماہانہ قسط کی کٹوتی کر رہی ہے جو ممبر سرکاری ملازمین قلمی (manual) پے بلوں کے ذریعے تنخواہ لے رہے ہیں یا جن ممبر ملازمین کو ابھی تک PIFRA نظام کے تحت نہ لایا گیا ہے ان کی تنخواہوں سے بذریعہ پے بل، پے آرڈر یا بنک ڈرافٹ کٹوتی کی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن اس سلسلے میں آڈیٹر جنرل پاکستان سے رابطہ کر چکی ہے جنہوں نے متعدد بار خط وکتابت کے بعد سرکاری ملازمین کی پے سلپ میں کل جمع شدہ رقم ظاہر کرنے سے چند تکنیکی وجوہات کی بناء پر معذرت کر لی تھی۔ متبادل انتظام کے طور پر کٹوتی کروانے والے تمام ممبرز سرکاری ملازمین کی جمع شدہ رقم کی تفصیل پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی ویب سائیٹ www.pgshf.gop.pk پر میسر ہے ہر ممبر اپنی کٹوتی کی تفصیل دیکھ اور حاصل کر سکتا ہے۔

فیصل آباد ریجن، کرپشن کے مقدمات و دیگر تفصیلات

*7373: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن میں سال 09-2008 میں کرپشن کے کتنے مقدمات درج کئے گئے، ان کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے نیز اس ریجن میں کون کون سے اضلاع ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کا چالان عدالتوں میں پیش کیا جا چکا ہے اور کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں، ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ج) عدالتوں میں پیش ہونے والے کتنے مقدموں کے فیصلے ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر التواء ہیں اب کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن کے اضلاع دوران سال 2009-2008		سال 2008	سال 2009
1-فیصل آباد	تھانہ ACE ریجن	109	188
2-ٹوبہ ٹیک سنگھ	تھانہ ACE فیصل آباد	84	91
3-جھنگ	تھانہ ACE ٹوبہ	33	24
	تھانہ ACE جھنگ	58	86

(ب)

انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن کے اضلاع / درج مقدمات		2008 درج	چالان	اخراج	زیر تفتیش	2009 درج	چالان	اخراج	زیر تفتیش
	تھانہ ACE ریجن	109	45	42	22	188	27	68	93
1-فیصل آباد	تھانہ ACE فیصل آباد	84	33	47	4	91	19	53	19
2-ٹوبہ ٹیک سنگھ	تھانہ ACE ٹوبہ	33	15	12	6	24	6	15	3
3-جھنگ	تھانہ ACE جھنگ	58	14	42	2	86	14	46	26

(ج)

تفصیل مقدمات چالان / سزا / بری / زیر التواء	2008 چالان	سزا	بری	زیر التواء	2009 چالان	سزا	بری	زیر التواء
فیصل آباد تھانہ ACE ریجن	45	1	11	33	27	—	1	26
تھانہ ACE سرکل	33	—	18	15	19	—	11	8
تھانہ ACE ٹوبہ	15	—	12	3	6	—	3	3
تھانہ ACE جھنگ	14	—	3	11	14	—	-	14

ضلع جھنگ، تھانہ جات و دیگر تفصیلات

*7414: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ضلع جھنگ میں کتنے تھانہ جات کس کس جگہ کام کر رہے ہیں اور تھانہ جات میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس وقت کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں ہو رہی ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ضلع جھنگ میں صرف ایک ہی تھانہ ہے جو کہ جھنگ ٹوبہ روڈ نزد چونگی کام کر رہا ہے۔ تھانہ ہذا میں تعینات ملازمین اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	عرصہ تعیناتی
اعجاز حسین مگسی	سرکل آفیسر / انسپکٹر	16	بی اے	21-06-2010تاحال
صفدر علی	اے ایس آئی / ریڈر	9	میٹرک	09-09-2008تاحال
محمد اسلم	کانسٹیبل / ریڈر ٹو DDI جھنگ	5	بی اے	17-12-2008تاحال
نجم عباس	کانسٹیبل / محرر	5	بی اے	22-12-2008تاحال
محمود ارشد	کانسٹیبل	5	ایف اے	22-12-2008تاحال
کاشف عباس	کانسٹیبل	5	میٹرک	22-12-2008تاحال
علی فراز	کانسٹیبل	5	ایف اے	17-12-2008تاحال
آصف فرید	کانسٹیبل	5	بی اے	19-12-2008تاحال
فیصل نواب	کانسٹیبل	5	بی اے	مئی 2009تاحال
فیصل شہزاد	کانسٹیبل	5	ایف اے	10-02-2010تاحال

(ب) اس وقت تھانہ انٹی کرپشن جھنگ کے کسی ملازم کے خلاف کوئی محکمانہ انکوائری / مقدمہ زیر کارروائی نہ ہے۔

پنجاب میں درج مقدمات کی تفصیلات

*7416: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن پنجاب میں سال 2009 کے دوران درج ہونے والے کل مقدمات کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ب) سال مذکورہ کے دوران درج ہونے والے کل مقدمات میں سے کتنے مقدمات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے اور کتنے مقدمات زیر تفتیش ہیں، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2009 میں پنجاب کے تمام اضلاع میں انٹی کرپشن کے 42 تھانہ جات قائم تھے بشمول ایک ایک اضافی تھانہ ریجنل ہیڈ کوارٹرز اور ایک تھانہ پراونشل ہیڈ کوارٹر لاہور جن

میں 2471 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن کی ضلع وار اور تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ انٹی کرپشن پنجاب کے سال 2009 میں 2471 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں 1826 مقدمات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے اور 645 مقدمات زیر تفتیش ہیں جن کی ضلع وار اور تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد، عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7421: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں انٹی کرپشن کے عملہ کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) متذکرہ محکمہ کے عملہ کی تنخواہیں اور دیگر ماہانہ اخراجات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ محکمہ نے مئی 2008 تا حال کتنے رشوت ستانی کے کیس رجسٹر کئے؟

(د) کتنے رجسٹرڈ کیسوں میں ملزموں کو سزا ہوئی، کتنے بری ہوئے کتنے کیس زیر التواء ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں انٹی کرپشن کے عملہ کی کل تعداد 98 ہے۔

	منظور شدہ	موجودہ	خالی
گزیٹڈ	19	12	7
نان گزیٹڈ	79	72	7
میزان	98	84	14

(ب) محکمہ انٹی کرپشن کے عملہ کی تنخواہیں اور دیگر ماہانہ اخراجات اوسطاً مبلغ-/1878000 روپے ہیں۔

(ج) محکمہ انٹی کرپشن نے جو مقدمات درج کئے سال وار اور ضلع وار تفصیل (مئی 2008 تا حال 31-08-2010) درج ذیل ہے:-

فیصل آباد	تھانہ ACE ریجن	338
	تھانہ ACE سرکل	187
	تھانہ ACE ٹوبہ	67
	تھانہ ACE جھنگ	165
	تھانہ ACE چنیوٹ	4

(د) محکمہ انٹی کرپشن کے رجسٹر کیسوں کی سزا/ بری اور زیر التواء کی تفصیل (مئی 2008 تا حال 31-08-10) درج ذیل ہے:-

		درج	چالان	سزا	بری	زیر التواء
فیصل آباد	تھانہ ACE ریجن	338	87	1	12	74
	تھانہ ACE سرکل	187	59	—	29	30
	تھانہ ACE ٹوبہ	67	21	—	15	6
	تھانہ ACE جھنگ	165	28	—	3	25
	تھانہ ACE چنیوٹ	4	—	—	—	—

بہبود فنڈ سے گزٹیڈ و نان گزٹیڈ ملازمین کو یکساں وظائف دینے کا معاملہ

*7422: جناب **محمد محسن** خان لغاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہبود فنڈ کے پرانے ریٹس کے مطابق تمام وظائف بلا تفریق گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے لئے تقریباً برابر تھے۔ جون 2000 میں دیئے گئے نئے ریٹس کے مطابق گزٹیڈ ملازمین کی گرانٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا جبکہ نان گزٹیڈ ملازمین گرانٹ میں اضافہ نہیں کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہبود فنڈ کی کٹوتی جاری تنخواہ کے 2 فیصد کے حساب سے ہوتی ہے جس میں زیادہ مدت ملازمت رکھنے والے نان گزٹیڈ سکیل 16-15 کے ملازمین کم سروس رکھنے والے گزٹیڈ گریڈ 17-16 کے ملازمین سے زیادہ کٹوتی کرواتے ہیں لیکن گرانٹ جو کہ سکیل کے مطابق دی گئی ہے، بہت کم وصول کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام یونیورسٹیوں/کالجوں میں تمام طالب علموں کے لئے فیس یکساں ہوتی ہے لیکن بہبود فنڈ میں گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کے وظائف میں زمین و آسمان کا فرق رکھا گیا ہے کیا حکومت بہبود فنڈ سے گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کو یکساں وظائف دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزٹیڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر ایک جاری تنخواہ بطور الوداعی گرانٹ دی جاتی ہے جبکہ نان گزٹیڈ ملازمین کو کوئی الوداعی گرانٹ نہیں دی جاتی، وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ بہبود فنڈ کے پرانے ریٹس کے مطابق تمام وظائف بلاتفریق گزٹیڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کے لئے برابر تھے جنوری 2002 سے نئے ریٹس کے مطابق اضافہ کیا گیا کیونکہ یہ ریٹس کٹوتی کی وجہ سے وصول ہونے والی رقم کے لحاظ سے کیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ تمام سرکاری ملازمین سکیل ایک تا22 کی ایک ہی شرح 3 فیصد سے کٹوتی ہوتی ہے۔

(ج) بہبود فنڈ سے گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کو یکساں وظائف دینے کا ارادہ ہے لیکن چونکہ گزٹیڈ ملازمین کی کٹوتی زیادہ رقم کی ہے جبکہ نان گزٹیڈ ملازمین کی کٹوتی کم ہوتی ہے اس وجہ سے ان کو وظائف کی رقم بھی کم ملتی ہے۔

(د) گزٹیڈ ملازمین کو الوداعی گرانٹ سے ایک تنخواہ صرف اس لئے دی جاتی ہے کہ ان کی کٹوتی مد میں کافی رقم وصول ہوتی ہے جبکہ نان گزٹیڈ ملازمین کی کٹوتی کی مد میں رقم نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے ان کو الوداعی گرانٹ نہیں دی جاتی۔

کیبنٹ ونگ کو ٹی اے / ڈی اے کی مد میں رقم کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*7796: شیخ علاؤالدین: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 08-2007، 09-2008 اور 10-2009 میں کیبنٹ ونگ (S&GAD) کو ٹی اے / ڈی اے کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی اور کتنی رقم ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ملازمین کو ادا کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو سٹاف منسٹر کے tours پر ساتھ جاتا ہے واپسی پر ٹی اے / ڈی اے کا کلیم S&GAD میں تحریراً جمع کرواتے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا تمام سالوں میں منسٹرز سٹاف کے کسی ایک ملازم کو بھی کسی ایک جمع شدہ کلیم ٹی اے / ڈی اے کے عوض ادائیگی نہ کی گئی ہے؟

(د) مذکورہ عرصہ میں منسٹرز سٹاف کے کتنے ٹی اے / ڈی اے کیس سال وار جمع ہوئے اور کتنوں کو ادائیگی کی گئی ہے؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کے ٹی اے / ڈی اے کلیم برائے منسٹرز سٹاف ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں نیز یہ ادائیگیاں کب تک کر دی جائیں گی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

مالی سال	فنڈز وصول	فنڈز خرچ
2007-08	8990000/-	8982463/-
2008-09	9985000/-	9919308/-
2009-10	9688600/-	7993970/-

(ب) جی ہاں-

(ج) یہ درست نہ ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ مالی سال 2007-08 میں 182 کلیم ادا کئے گئے- سال 2008-09 میں 62 کلیم اور سال 2009-10 میں 638 کلیم ادا کئے گئے ہیں-

(د)

مالی سال	جمع شدہ کلیم	اداشدہ کلیم
2007-08	333	مالی سال 2005-06 کے 461 اور مالی سال 2007-08 کے 182 کلیم کی ادائیگی مالی سال 2007-08 میں کی گئی-
2008-09	256	مالی سال 2006-07 کے 681 اور مالی سال 2008-09 کے 62 کلیم کی ادائیگی مالی سال 2008-09 میں کی گئی-

(ہ) بقایا 345 ٹی اے / ڈی اے کلیم (151 کلیم برائے مالی سال 2007-08 اور 194 کلیم برائے مالی سال 2008-09) فنڈز میں کمی کی وجہ سے بروقت ادائیگی نہ ہو سکی بقیہ کلیمز کی ادائیگیاں "codal formalities" پوری ہونے اور فنڈز موجود ہونے کی صورت میں کی جائیں گی-

پی جی ایس ایچ ایف کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8024: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اسامی وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ فاؤنڈیشن کے قیام سے آج تک اس کو کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے فنڈز ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے/گاڑیوں کی مرمت و پٹرول پر خرچ ہوئے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن میں کل 178 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی اسامی وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فاؤنڈیشن کے قیام سے آج تک اس کو جتنے فنڈز فراہم کئے گئے، ان کی سال وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فاؤنڈیشن ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے/گاڑیوں کی مرمت و پٹرول پر جتنے فنڈز خرچ کئے گئے ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی جی ایس ایچ ایف کے تحت پنجاب میں ملازمین کو رہائش گاہیں فراہم کرنے کی تفصیلات

*8025: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت کن کن اضلاع میں ریٹائرڈ ملازمین کو رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے بنائی جا رہی ہیں؟

(ب) پنجاب کے کن کن اضلاع میں رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے اراضی خرید لی گئی، اگر ہاں تو کتنی کتنی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے تحت ریٹائرڈ ملازمین کو حکومت رہائش گاہیں فوری فراہم نہیں کر سکتی کیا ان کی جتنی رقم کی کٹوتی کی گئی وہ واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کتنے فیصد منافع کے ساتھ واپس کرے گی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی اور ملتان میں ریٹائرڈ ملازمین کو رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے کالونیاں بنائی جا رہی ہیں۔ مستقبل

میں بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، سیالکوٹ، سرگودھا اور گوجرانوالہ میں رہائش گاہیں تعمیر کرنے کے منصوبے ہیں۔

(ب) پنجاب کے جن اضلاع میں رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے اراضی حاصل کی گئی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

لاہور	1242کنال
فیصل آباد	2999کنال
راولپنڈی	3307کنال
ملتان	2160کنال
بہاولپور	600کنال
ڈیرہ غازی خان	785کنال
ساہیوال	1000کنال
سیالکوٹ	1504کنال

(ج) تفصیلی جواب تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

PGSHF کے قیام سے اب تک ملازمین کی تنخواہوں کی کٹوتی کی رقم و دیگر تفصیلات

*8043: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام سے اب تک ملازمین کی تنخواہوں سے کٹوتی کی کتنی رقم اکٹھی ہوئی ہے؟

(ب) اس رقم سے کن کن مقامات پر ملازمین کے لئے رہائش گاہیں بنائی جارہی ہیں؟

(ج) ان رہائش گاہوں پر اب تک کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

(د) فاؤنڈیشن کے قیام سے اب تک کتنے ملازمین ریٹائر ہو چکے ہیں جو فاؤنڈیشن کے ممبر تھے ان میں کتنوں کو رہائش گاہوں کی الاٹمنٹس ہو چکی ہیں؟

(ہ) جو ریٹائرڈ ملازمین رہائش گاہوں سے محروم ہیں ان کو کب تک الاٹمنٹس لیٹر دے دیئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کی تنخواہوں سے ماہانہ کٹوتی مئی2005 سے شروع کی گئی تھی جو جنوری2011تک مبلغ-/4072240235روپے ہو چکی ہے۔

(ب) اس رقم سے فی الوقت لاہور (موہلنوال)، فیصل آباد (ستیانہ روڈ)، راولپنڈی (اڈیالہ روڈ) اور ملتان (خانیوال روڈ) کے مقامات پر رہائشی کالونیاں بنائی جارہی ہیں۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن اپنی جاری ترقیاتی سکیموں پر آج تک مبلغ -/3959176392روپے کے اخراجات کر چکی ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	رہائشی سکیم	خرچ کی گئی رقم
1	موہلنوال	-/2614462404روپے
2	فیصل آباد	-/804808666روپے
3	راولپنڈی	-/419556398روپے
4	ملتان	-/120348924روپے
	کل رقم	-/3959176392روپے

(د) فاؤنڈیشن کے قیام سے اب تک 9953 ملازمین ریٹائر ہو چکے ہیں۔ پانچ مرلہ کے 300، 7 مرلہ کے 333، دس مرلہ کے 151 اور ایک کنال کے 100 گھر ریٹائرڈ ممبر ملازمین کو ان کی سنیارٹی کے مطابق کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی کے ذریعے الاٹ کئے جا چکے ہیں۔

(ہ) فیصل آباد، راولپنڈی اور ملتان میں رہائشی کالونیوں کے ترقیاتی کام جاری ہیں جن کی تکمیل پر ریٹائرڈ ممبر ملازمین کو ان کی سنیارٹی لسٹ کے مطابق فوری طور پر گھر فراہم کر دیئے جائیں گے۔ گھروں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	تفصیل	فیصل آباد سکیم	راولپنڈی سکیم	ملتان سکیم
1	5مرلہ	1293	760	507
2	7مرلہ	1080	602	694
3	10مرلہ	810	889	737
4	ایک کنال	249	521	541
	میزان	3432	2772	2479

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف جناب سپیکر کے ڈائس کے ارد گرد جمع ہو گئے
اور انہیں ہاؤس کی کارروائی چلانے سے منع کرتے رہے)
(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا ملکینک ٹھاہ"
اور "کل بھی لوٹا لوٹا تھا، آج بھی لوٹا لوٹا ہے" کی نعرہ بازی کرتے رہے)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر واپس تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! آپ بات کریں لیکن جو بات طے ہوئی ہے اس کے مطابق ہی آپ بات کریں گے۔ اس وقت 12 بج کر 20 منٹ ہوئے ہیں آپ ایک بج کر 20 منٹ تک بات کریں گے اور پھر ہم ہاؤس کا بزنس لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ کہتا ہوں، مجھے یہ کہتے ہوئے شرمندگی ہو رہی ہے کہ اس اسمبلی کا وہ ایک سیاہ دن تھا جب اس کرسی پر بیٹھے ہوئے سابق سپیکر نے میرے اور رانا ثناء اللہ سمیت دوسرے ممبران کے لئے اسمبلی میں داخلے پر پابندی لگائی تھی۔ دوسرا سیاہ دن آج کا ہے کیونکہ آج رانا محمد اقبال خان ولد رانا پھول خان، سپیکر پنجاب اسمبلی نے قائد حزب اختلاف پر یہ پابندی لگائی ہے کہ آپ ایک گھنٹے کے اندر اپنی تقریر ختم کریں گے۔
جناب سپیکر! مجھے اس طرح لگ رہا ہے کہ آج پھر جنرل ضیاء الحق آ کر اس کرسی پر بیٹھ گیا ہے---

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے، غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ غیر مناسب بات ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ جو بات طے ہوئی ہے اسی کے مطابق بات ہونی چاہئے، جو بات آپ کے rostrum پر حزب اختلاف اور ہمارے درمیان طے ہوئی ہے اس کے مطابق چلیں۔ راجہ صاحب نے جو بات کہی ہے وہ غلط ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اس نے جو بات rostrum پر کی ہے اسے otherwise divert کریں۔ قائد حزب اختلاف نے rostrum پر یہ تجویز دی ہے کہ مجھے ایک گھنٹے کا وقت دے دیا جائے میں ایک گھنٹے میں اپنی تقریر کو ختم کر لوں گا اور

میں اس بات کی guarantee دیتا ہوں کہ اس کے بعد House کے business کو disturb نہیں کیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا ملکینک ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

(معزز خاتون ممبر محترمہ آمنہ الفت نے "لوٹا ملکینک رانا ثناء اللہ"

کے الفاظ والا پوسٹر مسلسل لہرائے رکھا)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ اس اسمبلی کی لائبریری سے ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں اگر ماضی میں کسی قائد حزب اختلاف پر یہ پابندی لگائی گئی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ ہم نے کہا ہے کہ اس وقت ہمیں بات کرنے کے لئے ایک گھنٹہ دے دیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہاؤس چلتا رہے۔

جناب سپیکر! مخدوم حسن محمود صاحب نے ایگریکلچر کی ایک cut motion پر پانچ دن اس House میں تقریر کی تھی۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ مخدوم حسن محمود (مرحوم) نے ایک cut motion پر پانچ دن بات کی تھی۔ میرے معزز بھائی وزیر قانون جو کہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جمہوریت میں اپوزیشن اور قائد حزب اختلاف کو بولنے کا حق ہوتا ہے۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ جب میں Honey Bridge کا ذکر کرتا ہوں تو وہ میری بات نہیں سنتے۔ یہ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ جمہوریت کے لئے جدوجہد کرنے والے، جمہوریت کے لئے اپنے بال اور مونچھیں کٹوانے والے، جمہوریت کے لئے اپنے جسم پر تشدد کرانے والے اور جمہوریت کے لئے جیل میں بند ہونے والے آج ہمارے ساتھ آمرانہ روّیہ اپنائے ہوئے ہیں۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ آج مجھے ان کے اس روّیے سے دکھ ہو رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تجویز میں نے نہیں بلکہ راجہ ریاض صاحب نے دی ہے۔ یہ تجویز آپ کے rostrum پر راجہ ریاض صاحب نے دی ہے کہ مجھے ایک گھنٹے کا وقت دیا جائے۔ میں نے یہ تجویز نہیں دی۔ راجہ صاحب! آپ اپنے اندر اخلاقی جرأت پیدا کریں اور جو بات اوپر rostrum پر طے ہوئی ہے اس پر قائم رہیں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ میں ان کو بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: Order please, order please. آپ سب تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! یہ ایک گھنٹے کی شرط میں نے نہیں رکھی۔ راجہ ریاض نے خود rostrum پر آکر کہا کہ ایک گھنٹے کا وقت دے دیں۔ میں ایک گھنٹے میں اپنی تقریر مکمل کرلوں گا اور اس کے بعد House regular طریقے سے چلے گا۔ یہ تجویز راجہ ریاض نے خود دی ہے۔ میں نے کوئی condition نہیں رکھی۔ راجہ ریاض نے خود یہ بات کہی ہے اگر یہ اپنی بات پر قائم نہیں ہیں، اگر ان کو آپ کا پاس نہیں ہے تو آپ بزنس چلائیں۔ انہوں نے جو کچھ اب سے پہلے کیا ہے وہی کرلیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوٹا کلینک راناثناء اللہ ہائے ہائے اور لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: معزز ممبران تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ اپنے اندر اخلاقی جرأت پیدا کریں، جو بات اوپر rostrum پر کی ہے وہی نیچے کھڑے ہوکر بھی کریں۔ یہ بات clear کرائیں کہ یہ بات کس نے کی تھی اور یہ شرط کس کی طرف سے لگائی گئی تھی؟ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر چودھری شوکت محمود بسراء ڈائس کے قریب آکر
جناب سپیکر سے ہم کلام ہوئے)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ بسراء صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر انہوں نے جو پہلے کیا تھا وہ اب بھی کر لیں۔ یہ نیچے کھڑے ہو کر خود یہ بات کہیں کہ انہوں نے یہ بات کی تھی۔ اپنے اندر اخلاقی جرأت پیدا کریں اور جو بات کرنی ہے وہ نیچے کھڑے ہو کر کریں۔ آپ یہ بات clear کرائیں کہ یہ بات کس نے کی تھی اور یہ شرط کس کی طرف سے تھی۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ آپ اپنے بزنس کو چلائیں اور انہوں نے جو کرنا ہے وہ یہ کریں لیکن آپ نے کہا کہ میں گارنٹی دیتا ہوں لہذا آپ ان کی بات مان لیں۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ ایک گھنٹے کے اندر اپنی speech مکمل کرلیں گے۔ اس شرط کے حوالے سے یہ اپنے اندر اخلاقی جرأت پیدا کریں۔

جناب سپیکر: یہ تجویز راناثناء اللہ صاحب کی طرف سے نہیں آئی تھی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ نے کہا ہے کہ یہ تجویز ہماری طرف سے آئی ہے تو ہم اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے جب میرا mike بند کر کے میری تقریر بلڈوز کرنے کی کوشش کی اور میری زبان کو تالا لگانے کی کوشش کی تو اس کے بعد میرے دوستوں نے آپ کو یہ proposal دی تھی کہ میں اُس کی پابندی کروں گا لیکن میں یہ بات کر رہا ہوں کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ انہوں نے آپ سے یہ کام کرایا ہے کہ جس طرح رانا ثناء اللہ صاحب اور میرے اس ایوان میں داخلہ پر پابندی کے حوالے سے ایک سیاہ فیصلہ کرایا گیا تھا اُسی طرح آپ سے بھی آج ایک سیاہ فیصلہ کرایا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے۔ میں نے خود یہ فیصلہ کیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! چونکہ میری تقریر کا وقت ایک گھنٹہ ہے لہذا میں اور میرے دوست بطور احتجاج ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اختلاف
ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی۔)

جناب سپیکر! میں اپنی اس خاموشی کو مزید ایک منٹ کے لئے extend کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اختلاف
ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی۔)

جناب سپیکر! آج پنجاب اسمبلی کی تاریخ کا سیاہ دن ہے کہ آج یہاں پر ایک ایسا فیصلہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ذرا معیاری الفاظ استعمال کریں کیونکہ آپ جس طرح کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں وہ مناسب نہیں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ضیاء الحق صاحب اس ایوان میں تشریف لے آئے تھے تو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف نے اپنی تقریر میں پڑھا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عالی مرتبت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب، محترم جناب سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب، معزز مہمانِ گرامی! السلام علیکم۔ میرے لئے یہ انتہائی خوشی اور مسرت کا لمحہ ہے کہ میں پنجاب اسمبلی کی گولڈن جوبلی کے خصوصی اجلاس میں اپنی گزارشات پیش کر رہا ہوں اور یہ نادر تقریب یقیناً ہماری سیاسی زندگی کا ایک اہم سنگ میل ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! جمہوریت کے علمبردار اور جمہوریت کے چیمپئن اس سے آگے چل کر جنرل ضیاء الحق صاحب کو کہتے ہیں کہ جمہوریت کے فروغ کے لئے آپ کے روشن کردار کو تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

کجھ اُنج وی راہواں اوکھیاں سَن
کجھ گل وچ غم دا طوق وی سی
کجھ شہر دے لوگ وی ظالم سَن
کجھ سانوں مرن دا شوق وی سی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آگے جنرل ضیاء الحق صاحب فرماتے ہیں۔ عزت مآب جناب وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف صاحب! میں لاہور اکثر آتا ہوں لیکن آج مجھے یہاں آکر کئی گنا مسرت ہوئی کیونکہ آج کا یہ اجلاس ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ میں میاں نواز شریف صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے جن جذبات کا اظہار کیا اور میرے متعلق چند کلمات کہے میں اپنے آپ کو اس کا مستحق نہیں سمجھتا۔ یقیناً بے غیرت! تم اپنے آپ کو اس کے مستحق نہیں سمجھتے۔ یقیناً، جنرل ضیاء الحق! نہ تمہیں زمین میں جگہ ملی، نہ تمہیں آسمان پہ جگہ ملی اور یقیناً، تم اس کے مستحق نہیں تھے اور تمہارے کالے کرتوتوں پر ہم آج بھی لعنت بھیجتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوٹے، لوٹے" اور "راناثناء اللہ، لوٹا مستری" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پچھلے آٹھ ماہ سے good governance کا حال دیکھیں کہ فیصل آباد صوبے کا دوسرا بڑا شہر جو راناثناء اللہ خان کا اپنا شہر ہے وہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ وہاں کوئی CPO لگا دیا جائے۔ فیصل آباد میں کوئی CPO نہیں ہے وہاں بم دھماکا ہونے کی بنیادی وجہ "کھڈ گورننس" بنی ہے کہ آٹھ ماہ سے فیصل آباد میں کوئی CPO نہیں لگایا گیا۔ ان کو کوئی افسر پسند نہیں آتا۔ ان کی "کھڈ گورننس" نے صوبے کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ ان کو پچھلے آٹھ ماہ سے پورے صوبے میں کوئی CPO نہیں مل رہا۔ اس وقت صوبے میں ہزاروں سیٹیں خالی پڑی ہیں۔ لاہور اور ملتان

میں CPO موجود تھے وہاں دھماکا نہیں ہوا اور فیصل آباد جو ایک کمزور شہر ملا وہاں دھماکا ہو گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے آج اس اسمبلی کی تاریخ کا سیاہ ترین فیصلہ کیا ہے۔ میں اپنے معزز ممبران اپوزیشن کو کہوں گا کہ آپ اب ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دیں لیکن میں بطور احتجاج تقریر نہیں کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! کیا آپ ان کی باتوں کا جواب دینا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ آپ ہاؤس کو چلائیں تو ہم تعاون کریں گے لیکن ایک شرط ہے کہ میں نے جو باتیں کی ہیں ان کا جواب دینے کی یہ کوشش نہ کریں۔ اگر جواب دینا ہے تو قائد ایوان دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کی بات سنی ہے۔ اس کا جواب اور کون دے گا؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لیڈر آف دی ہاؤس" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم ہاؤس کو چلانے میں پورا تعاون کریں گے۔ میں نے احتجاجاً اپنی تقریر ختم کی ہے۔ اس کے بعد قائد ایوان جب مناسب سمجھیں آج، ایک ہفتے یا دس دن بعد میری باتوں کا جواب دیں تو ہم پورے احترام کے ساتھ سنیں گے۔ اگر کوئی اور میری باتوں کا جواب دینے کی کوشش کرے گا تو ہم نہیں سنیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا مستری" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز قائد حزب اختلاف نے ہاؤس کی کارروائی سے متعلق جو یقین دہانی کرائی ہے میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اور اس پر ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے دو دن پہلے اور آج بھی جو گفتگو کی ہے ریکارڈ پر موجود ہے۔ معزز قائد حزب اختلاف اور اپوزیشن میں بیٹھے معزز ممبران میرے بھائی ہیں۔ ہم نے اکٹھے اس ملک میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کی ہے۔ میں خود کو perfect سمجھتا ہوں اور نہ ہی اس معزز ایوان میں بیٹھا کوئی بھی معزز ممبر perfect ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں میں نے راناصاحب کو floor دیا ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہاں ہر حوالے سے بات کی جا سکتی ہے۔ کوئی بھی معزز ممبر یا لیڈر فرشتہ نہیں ہے اور perfect نہیں ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ پر مسلمہ ہے کہ آج چاروں صوبوں اور مرکز میں عوام کے ووٹوں سے منتخب حکومتیں قائم ہیں اور ملک میں جمہوری دور ہے۔ میری leadership اور میری جماعت کا اس بارے میں مصمم ارادہ ہے کہ ہم نے 80 اور 90 کی دہائی میں نہیں جانا۔ ہم اپوزیشن کے اظہار رائے کو نہ صرف برداشت کریں گے بلکہ اس کا احترام کریں گے۔ میں اپنے بھائی راجہ ریاض صاحب کو اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ اپوزیشن میں ہوتے ہوئے ہمیں جن مسائل سے دوچار ہونا پڑا تھا یا ہمیں جس قسم کے معاملات سے نبرد آزما کیا گیا تھا قطعی طور پر وہ معاملات اب اپوزیشن کے ساتھ نہیں ہوں گے۔ میں آخر میں معزز اپوزیشن لیڈر اور معزز ممبران کو یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے جو نکات یہاں پر اٹھائے ہیں ان کا جواب وزیر اعلیٰ پنجاب قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف اس معزز ہاؤس میں آ کر خود دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! وزیر قانون کہہ رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب خود جواب دیں گے۔ آپ فکر نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! وزیر قانون نے بڑی اچھی بات کی ہے اس سے ہمیں انتہائی خوشی اور مسرت ہوئی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی اس بات سے کہ ہم 80 اور 90 کی دہائی میں نہیں جائیں گے۔ ان کی ہاؤس کو یقین دہانی کے بعد مجھے پورا یقین ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ راناثناء اللہ صاحب جو بات کرتے ہیں وہ پوری کریں گے اور آج ہی اس اجلاس کے بعد پریس کانفرنس کریں گے کہ ہم چودھری شجاعت حسین کو لوٹے واپس کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق قاضی احمد سعید صاحب کی طرف سے ہے۔ اس پر request آئی ہے کہ اس کو pending کر دیا جائے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

واٹر مینجمنٹ پنجاب کے ہڑتالی ملازمین کے مسائل حل کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کل واٹر مینجمنٹ کے تقریباً 2200 کے قریب لوگوں نے ہڑتال کی ہوئی تھی جس پر اُن کے صدر کو پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔ میں نے وہاں جا کر رات دس بجے آزاد کرایا اور اُن سے یہ وعدہ کیا تھا کہ کل ہم آپ کو حکومت سے ملوائیں گے۔ اُس کے بعد میں اور رانا ثناء اللہ صاحب ایک ٹی وی چینل پر اکٹھے ہوئے تھے جہاں انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ آپ کل اُن کو اسمبلی میں بلالیں تو ہم اُن سے مل لیں گے۔ ابھی انہوں نے باہر مال روڈ بلاک کیا ہوا ہے لہذا اشرف خان سوہنا صاحب کی ڈیوٹی لگائیں اور انہیں اجازت دیں کہ وہ اُن کا آٹھ رکنی وفد اندر لے آئیں پھر اجلاس کے بعد رانا ثناء اللہ صاحب اُن سے میٹنگ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ کل یہ بات ہوئی تھی لہذا آپ اُن کا ایک وفد اندر بلوالیں۔ میں نے سیکرٹری ایگریکلچر کو اطلاع کی ہوئی ہے۔ جب اُن کا وفد اندر آتا ہے تو پھر اُن سے ملوا دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! آپ کسی کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ ان لوگوں کو اندر لے کر آئیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جیسے رانا ثناء اللہ صاحب نے کہا اور میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ باہر واٹر مینجمنٹ 2200 کے لوگ ہڑتال پر ہیں جنہوں نے سڑک بلاک کی ہوئی ہے۔ آپ اشرف خان سوہنا صاحب سے کہیں کہ وہ اُن سے جا کر بات کر لیں اور سکیورٹی والوں سے کہیں کہ وفد کو اندر لا کر بٹھائیں۔ جب رانا صاحب فارغ ہوتے ہیں تو پھر اُن سے مل لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اولکھ صاحب اور سوہنا صاحب چلے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اولکھ صاحب اور اشرف سوہنا صاحب اُنہیںjoin کر لیں باقی جس طرح راجہ صاحب آٹھ رکنی وفد کے حوالے سے کہہ رہے ہیں تو آپ سیکرٹری اسمبلی سے کہیں کہ وہ پاس جاری کر کے اُن لوگوں کو اندر بلوالیں۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوہنا صاحب اور اولکھ صاحب باہر جا کر اُن سے مذاکرات کر لیں اور سیکرٹری اسمبلی اُن کے آٹھ رکنی وفد کو اندر بٹھا کر اِن سے ملاقات کروادیں۔ قاضی سعید صاحب کی طرف سے requestآئی ہے کہ اُن کی تحریک استحقاق اگلے اجلاس تک ملتوی کر دی جائے لہذا یہ pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب کی ہے اِن کی بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کرنے کی درخواست آئی ہے لہذا یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 8 جناب شاہ رخ ملک صاحب کی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! مائیک خراب ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو مائیک ٹھیک ہیں وہاں سے بات کر لیں۔ چار مائیک شروع میں اور دو مائیک پیچھے والے خراب ہیں اُن کو چھوڑ کر کسی دوسرے پر بات کر لیں۔ آج ہم ٹھیک کروالیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ ہمیں یہ شک ہے کہ ہماری front row کے سپیکر جان بوجھ کر خراب کئے گئے ہیں تاکہ front سے کوئی آدمی بول نہ سکے لہذا ان کو فوری طور پر ٹھیک کرایا جائے۔ دوسری بات میں یہ کروں گا کہ ابھی جب لوٹا کریسی کے خلاف احتجاج جاری تھا تو اُس میں وقفہ سوالات کی کارروائی مکمل کر دی گئی ہے جو سراسر آئین کی خلاف ورزی ہے جبکہ وقفہ سوالات حکومت کے check and balance اور حکومت کو ٹھیک کرنے کا بہترین طریقہ ہوتا ہے لہذا ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ وقفہ سوالات سے دوبارہ کارروائی شروع کی جائے یا آج کے سوالات کو pending کیا جائے اور سوالات کی کارروائی کو ریکارڈ سے حذف کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، اس پر rules بڑے specific ہیں اس لئے کسی طریق کار کے مطابق چلیں گے۔ راجہ صاحب اور راناثناء اللہ صاحب بیٹھ کر طے کر لیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میری عرض سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات تحمل سے سنیں۔ ہم جو کچھ یہاں پر کر رہے ہیں پوری قوم اسے دیکھ رہی ہے اور ہم نے decorum of the House کو بھی دیکھنا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست کہا کہ قوم اس چیز کو دیکھ رہی ہے اور قوم یہ بھی دیکھ رہی ہے کہ 47 multiplied by 3 جو ایک کروڑ اکتالیس لاکھ بنتے ہیں۔ ایک کروڑ اکتالیس لاکھ لوگوں کے mandate کو چرایا اور بیچا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، یہ تو ایک بحث ہے اور اب بات بڑی تفصیلی ہو گئی ہے۔ لاء منسٹر صاحب اور راجہ ریاض صاحب بیٹھ کر دیکھ لیں گے اور جو بھی طریق کار بنے گا وہ Chair کو بتادیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اپوزیشن لیڈر کی رائے لے لیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان سوالات کا دوبارہ جواب لینا ضروری ہے تو وہ سوالات کو دیکھ لیں اور آپ pending فرمادیں۔ اگر ایس اینڈ جی اے ڈی کا وقفہ سوالات دوبارہ ہو گا تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جس طرح میجر صاحب نے بات کی ہے تو میری گزارش ہو گی کہ آج کے وقفہ سوالات کو pending فرما کر کل یا کسی اور دن کے لئے رکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے وقفہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے اور اس کو انہی دنوں میں کہیں پر دوبارہ fix کر لیں گے۔

(اس مرحلہ پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے سوالات ملتوی کئے گئے)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری پہلے عرض سن لیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ میری ایک بات سن لیں۔ میری گزارش صرف اتنی سی ہے کہ شاہ رخ ملک صاحب کی تحریک استحقاق ہو جائے اُس کے بعد آپ بات کر

لیں۔ عموماً ہاؤس کے بزنس میں جب تحاریک استحقاق چل رہی ہوں تو پھر کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ جب تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہو گا تب میں آپ کو floor دوں گا۔ جی، شاہ رخ ملک صاحب!

ڈی پی او بہاولپور کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ اور منفی پراپیگنڈہ کے ذریعے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا

جناب شاہ رخ ملک: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 13-فروری 2011 کو میرے علم میں یہ بات آئی کہ میرے حلقہ کے قصبہ نور پور نورنگا میں چند افراد نے N-5 کی ٹریفک بلاک کر دی۔ ان کا معاملہ مقامی SHO تھانہ مسافر خانہ کے ساتھ تھا اور مقامی پولیس نے مشہور کیا کہ مقامی ایم پی اے نے سڑک پر احتجاج کر کے N-5 کی ٹریفک بلاک کروائی ہے مگر جب شام کو DPO بہاولپور بابر بخت قریشی سے میری ٹیلی فون پر بات ہوئی تو میں نے واقعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مقامی SHO تھانہ مسافر خانہ اور چوکی انچارج نور پور نے کہا ہے کہ ملک شاہ رخ نے ٹریفک بلاک کروائی ہے اور آپ پولیس کے افسران کو گالیاں نکالتے ہیں۔ میں نے DPO صاحب سے کہا کہ میں گزشتہ 15/20 دن سے لاہور ہوں اور میرے بیٹے کا لاہور چلڈرن کمپلیکس میں آپریشن ہوا ہے اس لئے میں حلقہ کے معاملات سے کافی دن سے لاعلم ہوں۔ جب وقوعہ کا مجھے پتا چلا، مقامی پولیس اور آپ لوگ مجھے بدنام کر رہے ہیں تو DPO صاحب نے کہا کہ میں معاملہ کو دیکھتا ہوں اور آپ کو بتاتا ہوں لیکن آپ پولیس والوں کو گالیاں نہ دیا کریں۔ میں نے کہا کہ میں تین سال سے ممبر پنجاب اسمبلی ہوں لیکن میں نے تین سال میں کسی افسر کو گالی نہیں دی اور آپ کہتے ہیں کہ میں گالیاں بھی دیتا ہوں، سڑک بھی بلاک کرائی ہے اس کا مطلب ہے کہ میں جھوٹا ہوں اور آپ کی مقامی پولیس سچی ہے جو کرپٹ ہے اور غریب لوگوں سے پیسے لیتی ہے مگر DPO صاحب کا روّیہ میرے ساتھ ہتک آمیز تھا جبکہ بعد میں DPO صاحب نے مجھے فون بھی نہ کیا اور میں نے اگلے دن اُن کے دفتر، موبائل نمبر اور گھر کے ٹیلی فون پر کئی بار صبح سے رات تک رابطہ کیا مگر انہوں نے میرے سے بات تک نہ کی اور میرے خلاف منفی پراپیگنڈہ کر کے میرے حلقہ میں میری ساکھ کو نقصان پہنچایا۔ موصوف آفیسر کے اس ہتک آمیز روّیہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان

میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر شاہ رخ ملک صاحب اس سے پہلے بھی اسی نوعیت کا معاملہ میرے علم میں لائے تھے جس میں ان کا موقف بالکل درست تھا لیکن اس وقت انہوں نے تحریک استحقاق پیش نہیں کی۔ اب انہوں نے جو معاملہ پیش کیا ہے تو یہ درست ہے اس لئے آپ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے اور اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

حکومت کی جانب سے معزز ممبران حزب اختلاف کے جاری منصوبوں کو بند کرنے کی کوشش

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہمارے جاری ترقیاتی منصوبوں کے آدھے فنڈز خرچ ہو چکے ہیں، مثال کے طور پر ایک منصوبہ 50 لاکھ کا ہے جس پر 25 لاکھ خرچ ہو چکا ہے لیکن ongoing schemes کو روک دیا گیا ہے اس سے متعلق پرسوں میں نے کہا تھا کہ ہمارے منصوبوں کے فنڈز جمعرات تک جاری کئے جائیں ورنہ ہم جمعہ کے دن احتجاج کریں گے۔ آپ ایک بار اسے note کر لیں کہ اگر حکومت نے اس کا notice نہ لیا، کیونکہ one man show وہ جو صوبے کے مالک، تخت لاہور کے مغل بادشاہ ملک سے باہر ہیں اور یہاں پر کوئی آدمی ایسا نہیں جو اس پر فیصلہ کر سکے۔ ہم نے جمعہ کے دن احتجاج کرنا ہے تو پھر آپ ہمیں کہیں گے کہ کیوں احتجاج کر رہے ہیں لہذا حکومت اس کا notice لے۔ اگر انہوں نے notice نہ لیا تو جمعہ کے دن یہ House نہیں چلے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے یہ بات ایک روز قبل بھی کی تھی اور کل شام وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف صاحب سے میری بات ہوئی تھی چونکہ آج محترمہ کلثوم نواز صاحبہ کی کوئی سرجری ہے تو اس لئے انہیں فوری طور پر ملک سے باہر جانا پڑا تو بہتر یہ ہے کہ راجہ صاحب اس قسم کے منصوبے، جیسے انہوں نے line دی تھی کہ 50 لاکھ میں سے 25 لاکھ لگ چکا ہے۔ ہمارے پاس اس قسم کی کوئی information نہیں ہے اور مجھے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی بتایا ہے کہ اس قسم کی کوئی instruction جاری نہیں کی گئی۔ اگر کسی جگہ پر افسر شاہی نے اپنے طور پر کوئی ایسا معاملہ کرنے کی کوشش کی ہے تو بہتر یہ ہے کہ یہ کل ان منصوبوں کی نشاندہی فرمادیں اور احتجاج کو ایک ہفتہ کے لئے آگے کر دیں تاکہ meantime ہم اس پر مؤثر طریقے سے جواب دے سکیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! رانا صاحب! اس چیز کو کھچڑی نہ بنائیں اور یہ اس چیز کے "ماسٹر" ہیں۔ یہ فرمارہے ہیں کہ یہ لکھ کر دے دیں تو ہم یہاں پر چٹھیاں لکھنے نہیں آئے کیونکہ ہم کوئی عرضی نویس نہیں ہیں۔ ہم ایم پی ایز ہیں اور ہمارے ترقیاتی منصوبوں کا ہر ڈی سی او کو پتا ہے۔ انہوں نے روکا ہے اور میرے ساتھی معزز ممبران کو ڈی سی او صاحبان نے کہا ہے کہ انہیں ہدایت آگئی ہے کہ ان کے کام روک دیں۔ یہ کھچڑی نہ بنائیں اور اگر یہ مثبت طریقے سے رہیں گے تو ایوان چلے گا۔ سیدھی سی بات ہے کہ تمام ڈی سی او کو ہدایت دیں کہ معزز ممبران حزب اختلاف کے جاری منصوبوں کو فوری طور پر چلائیں اور ہمیں آکر رپورٹ کریں۔ اس کے علاوہ ہمارے حلقوں میں منصوبوں پر ہمارے بورڈ لگنے ہیں کیونکہ یہ کسی کے باپ کا صوبہ نہیں ہے اور یہ صوبہ کسی کی جاگیر نہیں ہے۔ ہم ان حلقوں سے منتخب لوگ ہیں اور اگر کسی ڈی سی او، کسی گماشتے یا کسی غنڈے نے ہمارے حلقوں میں کسی گماشتے کا بورڈ لگانے کی کوشش کی تو یہ غلط فہمی میں نہ رہیں ہم جوتیاں مار مار کر اس کا سر پھوڑ دیں گے۔ یہ دو چیزوں کو ensure کریں۔ مغل بادشاہ one man show یہاں پر ایک اور بھی ہیں تو اگر محترم میاں شہباز شریف صاحب سے رابطہ نہیں ہو سکتا تو دوسرا جو حقیقی مغل بادشاہ چیف منسٹر پنجاب، میں نے نام نہیں لینا کیونکہ زبان پر نام لانے سے زبان خراب ہوتی ہے، اس سے یہ فون کرائیں تو دیکھیں کیسے ڈی سی او بھاگتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں آکر ہمیں کہیں اور تمام ممبران کو فون کریں کہ ہم آپ کے منصوبے جاری کر رہے ہیں۔ اگر ہمیں فون نہ آئے تو جمعہ کے دن اس House کے ذمہ دار لاء منسٹر ہوں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قطعی طور پر میری یہ intention نہیں تھی کہ راجہ صاحب کوئی چیز لکھ کر دیں۔ راجہ صاحب کے ساتھ میں بیٹھ جاؤں گا اس بارے میں مجھے جو

حکم فرمائیں گے، قطعی طور پر یہ پالیسی نہیں ہے۔ڈی سی او اور کمشنر صاحبان کو راجہ صاحب! بالکل جیسے آپ نے کہا اس کے مطابق direction دے دی جائے گی لیکن میں ایک گزارش آپ سے کروں گا کہ "سر میں جوتیاں مار مار کے ان کے سر گنجے کرنے والی بات مناسب نہیں ہے" کیونکہ "سر پر بال بڑے مہنگے لگتے ہیں"۔(قہقہے)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے سر پر بال ضرور لگوائے ہیں اور بھی بہت سارے لوگوں نے لگوائے ہوئے ہیں۔ رانا ثناء اللہ صاحب میرے بھائی ہیں لیکن سیدھی سی بات ہے کہ میں نے اس issue پر ان کے ساتھ بالکل نہیں بیٹھنا بلکہ ہمیں ڈی سی او فون کرے کہ آپ کے منصوبے جاری ہیں۔ یہ کر دیں تو ٹھیک ہے ورنہ جمعہ کے دن دیکھا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ صاحب کی دو روز پہلے پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ق) کے ممبران کے بارے میں دی گئی statement کے خلاف میں نے بھی ایک تحریک استحقاق جمع کروائی تھی لیکن اس تحریک استحقاق کا کوئی پتا نہیں کہ وہ کہاں غائب کر دی گئی ہے؟ اگر آپ اس طرح ایجنڈے اور business کو روکیں گے تو بات کرنے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔ جو زبان رانا صاحب نے استعمال کی ہے اور جن القابات سے ہمیں نوازا ہے تو ہمارے پاس بھی شاید اس سے گھٹیا زبان ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ روایات کا احترام کرنا چاہئے اور ہماری تحریک استحقاق کو take up کیا جائے کیونکہ میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس معاملے کو دیکھ لیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی تحریک استحقاق کو میں نے پڑھا نہیں ہے، مجھے معلوم بھی نہیں ہے اور میں اس کا کوئی جواب بھی دینے کی بات نہیں کرتا۔ آپ سیکرٹریٹ کو حکم دیں اور اسے in order بھی کریں اور اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلی بات یہ ہے کہ میں سیکرٹریٹ کو کہتا ہوں کہ دیکھیں کون سی تحریک استحقاق ہے اور اسے ہمارے سامنے لے کر آئیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اس تحریک استحقاق کو اس ایوان میں سب کے سامنے پڑھنا چاہتی ہوں اور جو الفاظ رانا صاحب نے استعمال کئے ہیں میں وہ quote کرنا چاہتی ہوں اور پھر اس کے بعد آپ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔ مجھے کل اپنی تحریک استحقاق پڑھنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ میں اس کو چیک کر لیتا ہوں جو طریق کار ہے اس کے مطابق ہم اس کو adopt کریں گے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کرنل صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میں نے TMA کے فنڈز کے بارے میں بات کرنی ہے۔ پنجاب حکومت کا notification ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

> All funds of TMAs will be spent with the consultation of elected representative of the area.

وہاں ایم این اے (ن) لیگ سے ہے اس کو فنڈ دے دیئے گئے میں اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے ملا تھا انہوں نے ایگزیکٹو آرڈر کئے کہ ان کو فنڈز دیئے جائیں۔ جب میں نے سکیمیں دیں اور TMA کہوٹہ نے ان سکیموں کا estimate بنا کر DCO راولپنڈی کو بھجوایا۔ مجھے نہیں پتا کہ ان کو پھر کون سی غیبی instructions آئی ہیں کہ DCO راولپنڈی ابھی تک ان پر بیٹھا ہوا ہے اور TMA کلر سیداں اس کے فنڈز نہیں دے رہا ہے۔ یہ پنجاب حکومت کا notification ہے جس کی یہ خود violation کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب کائرہ صاحب بات کریں گے، ان کے بعد محترمہ فوزیہ بہرام اور پھر شاہان ملک صاحب۔ جی، کائرہ صاحب!

جناب تنویر اشرف کائرہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی لیڈر آف دی اپوزیشن بات کر رہے تھے کہ ترقیاتی سکیمیں روک دی گئیں۔ دراصل بات سکیموں کی نہیں ہے کہ وہ development ہو گی کہ نہیں ہو گی، بات اصل میں رویوں کی ہے۔ یہ کیا روّیہ اختیار کیا جا رہا ہے؟ ہم فیڈرل گورنمنٹ میں دیکھیں کہ وہاں ترقیاتی کاموں کے حوالے سے کیا روّیہ ہے۔ وہاں پر تمام ممبران کو، مسلم لیگ (ن) اور

مسلم لیگ (ق) کے ہر ممبر کو برابر کی گرانٹ ملتی ہے۔ وزیراعظم صاحب discretionary grant بھی دیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)
یہ سیاسی کلچر پاکستان پیپلز پارٹی نے تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ پنجاب میں بھی یہی روّیہ اپنایا جائے گا۔ ترقیاتی کاموں کی approach تبدیل کی جائے اور سیاسی کلچر تبدیل کیا جائے۔ ابھی راناثناء اللہ صاحب نے بات کی تھی کہ ہم 80 یا 90 کی دہائیوں کی سیاست میں نہیں جانا چاہتے۔ وہ تب ہی ہو گا جب ہم اپنی approach اور روّیے تبدیل کریں۔ میری گزارش ہے کہ صرف ترقیاتی کام ہی نہیں بلکہ باقی approach کو بھی تبدیل کرنا چاہئے، جمہوریت کو مستحکم کرنا چاہئے اور سسٹم کو آگے بڑھانا چاہئے۔ بہت شکریہ

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! لاء منسٹر ensure کریں کہ فنڈز دیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی جمعرات تک کی بات کر دی ہے۔ پھر اس کو دیکھ کر کل overall بتائیں گے۔ جی، فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے راناثناء اللہ صاحب سے آپ کی وساطت سے صرف یہ بات کرنی ہے کیونکہ چیف منسٹر صاحب تو یہاں پر ہوتے نہیں ہیں، رانا صاحب ہی اس situation کو portray کرتے ہیں۔ میرے حلقے میں 09-2008 میں جب پیپلز پارٹی مسلم لیگ (ن) کی ایک allied پارٹی تھی، جو فنڈز دیئے گئے گو کہ وہ معمولی فنڈز ہیں، ان کے ٹھیکیداروں نے کام مکمل کر دیئے کیونکہ میں ہمیشہ وہاں سے جنرل الیکشن لڑتی ہوں اور ٹھیکیداروں نے مجھ پر یقین کرکے کام ختم کر دیئے لیکن حکومت نے ان کے کام مکمل ہونے کے باوجود ان کو آج تک پیسے نہیں دیئے۔ وہ ٹھیکیدار بہت غریب ہیں اور اب وہ وزیراعلیٰ کے خلاف عدالت میں چلے گئے ہیں۔ اب ہم چونکہ اپوزیشن میں آ گئے ہیں تو بات یہ سمجھی جائے گی کہ فوزیہ بہرام نے ان کو اکسایا ہے حالانکہ میں نے اکسایا نہیں ہے۔ آج میں اس ہاؤس سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ غریب لوگ ہیں، ملک میں اتنی مہنگائی ہے، اتنی آہ و بکا مچی ہے اگر ٹھیکیدار نے میرے حلقے میں کام کیا ہے اور درحقیقت یہ کام تو اس ملک کا ہے، اس صوبے کا ہے وہ میرا کوئی ذاتی کام نہیں ہے۔ ان کے جو بقایاجات رہتے ہیں اس بارے میں DCO صاحب کو حکم دیں کہ وہ ان کو دے دیں۔ DCO صاحب کہتے ہیں کہ جب تک مجھے پنجاب حکومت کا حکم نہ ملا تب تک میں فنڈز نہیں دوں گا۔ سارے کام مکمل ہو چکے ہیں لیکن ان کی تھوڑی رقم بقایا رہتی ہے۔ مہربانی

کر کے ان کو رقوم دے دی جائیں۔ اگر یہ رقوم نہ دی گئیں تو اس دفعہ جب میں واپس جاؤں گی تو ان ٹھیکیداروں نے کہا ہے کہ وہ عدالت جانے پر مجبور ہوں گے۔ وہ مجھے بطور گواہ عدالت میں لے کر جانا چاہتے ہیں اس لئے رانا صاحب اس بات کی importance کو محسوس کر کے کوئی assurance دیں اور DCO کو کہیں کہ وہ کئے ہوئے کاموں کے بلز ادا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وہ already کہہ چکے ہیں کہ کل تک اس پر بتائیں گے۔ جی، شاہان ملک!

(اذانِ ظہر)

جناب شاہان ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں دو تین گزارشات لانا چاہتا ہوں۔ ایک تو جیسے فنڈز کے حوالے سے پہلے بات ہوئی۔ اٹک کے اندر جتنا ڈسٹرکٹ کا فنڈ ہے یا ایم پی اے فنڈ تھا۔ پہلے ہمیں ایک سکیم دی جاتی ہے اور کچھ فنڈز دئیے جاتے ہیں کہ یہ total دو کروڑ یا تین کروڑ روپے ہیں اس میں آدھے آپ کے ہیں اور آدھے آپ کے ایم این اے مسلم لیگ (ن) کے ہیں۔ چلیں، ہم اس پر قناعت کر لیتے ہیں۔ پھر ہمیں بتایا جاتا ہے کہ اِن آدھوں میں سے پھر آپ اپنی سکیمیں، ہم سے سکیم مانگی جاتی ہے، ہم عوام سے رائے لیتے ہیں اور public interest کی چیزیں لاتے ہیں۔ جب وہ چیز DDC تک پہنچ جاتی ہے پھر ہمیں دوبارہ کاٹ دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ آپ گھر بیٹھیں کیونکہ اوپر سے احکامات آ گئے ہیں اس لئے تمام فنڈ (ن) لیگ کے ایم این اے صاحب کو ملیں گے۔ ضلع کا فنڈ ہو یا ایم پی اے فنڈ ہو۔ دوسرا یہ کہ کام شروع ہوتا نہیں ہے تختی پہلے لگ جاتی ہے۔ ایسے بھی کام ہیں اور میں اس ایوان میں ثابت کر سکتا ہوں۔ یہ بے شک وفاق سے پیسا لائے ہیں لیکن آپ کے ایم این اے صاحب ایسے کام کر رہے ہیں جو کام already ہوئے ہیں ان پر اس کو cash کر کے کرپشن کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ بلدیہ کے اندر نوکریاں آئیں، تمام کی تمام نوکریاں جو بیس سے چوبیس تک تھیں وہ تمام چالیس ہزار روپے average کے حساب سے بک گئی ہیں۔ یہاں پر آپ کے قابل احترام ممبر شجاع خانزادہ صاحب مجھے نظر نہیں آ رہے ہیں اگر وہ یہاں پر موجود ہوتے کیونکہ میرا حلقہ پی پی۔ 15 ہے اور ان کا حلقہ پی پی۔ 16 ہے اور ہمارے اوپر آپ کے ایک ایم این اے ہیں وہ یہاں پر نہیں ہیں اس لئے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا اگر وہ موجود ہوتے تو میں ضرور گزارش کرتا کہ کرنل صاحب حلفاً بیان دیں کہ جو میں بات کر رہا ہوں وہ غلط ہے یا ٹھیک ہے؟ وہاں پر ہر تھانہ بکا ہوا ہے، وہاں پر DPO جو ایک public servant ہے، جو عوام کے پیسوں سے تنخواہیں لیتا ہے لیکن وہ وہاں پر آپ کے مسلم لیگ (ن) کے ایم این اے کی غلامی کرتا ہے۔ کیا ہمیں پبلک نے elect کر کے عزت سے اس ایوان میں نہیں بھیجا؟ تین سال کی coalition تو دور کی

بات رہی لیکن ہم نے بہت باتیں سنیں کہ انصاف ہو گا، رواداری ہو گی، برابری ہو گی، mandate کا احترام کیا جائے گا اور اصول پسندی ہو گی لیکن یہاں پر اصول پسندی نہیں بلکہ یہاں پر صرف ڈکٹیٹر شپ چلتی رہی۔

جناب سپیکر! دوسری ایک گزارش میں آپ کی وساطت سے کرنا چاہوں گا کہ شعبہ نیوٹریشن میں BS-17 سکیل میں بچوں کو ملازمتیں دی گئی تھیں لیکن چھ مہینے سے ان بچوں کو کوئی تنخواہیں نہیں ملیں، اس پر بھی ذرا توجہ فرمائیے گا۔

جناب سپیکر! میں نے جو عرض کیا ہے وہ تو آپ نے سنی ان سنی کر دی تو میں نے آپ سے کہا ہے کہ تمام تھانے بکے ہوئے ہیں، پچھلے ایک سال کا ریکارڈ نکال کر دیکھیں کہ ہر تھانے میں کتنی دفعہ SHOs کے تبادلے ہوئے، ground یہ بنایا جاتا ہے کہ کارکردگی نہیں لیکن پانچ لاکھ روپے میں تین مہینے کا tenure ہوتا ہے۔ منشیات سرعام فروخت ہو رہی ہے، چوریاں اور ڈکیتیاں سرعام ہو رہی ہیں، قتل وغارت سرعام ہو رہی ہے۔ میں زیادہ بات نہیں کروں گا اور صرف آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس پر خصوصی توجہ فرمائیں کیونکہ رانا صاحب یہ بارڈر لائن ایریا ہے اور یہ وہ آگ ہے کہ اگر یہ وہاں سے چلے گی تو لاہور تک پہنچے گی۔ باجوڑ سے دہشت گرد بھی آ رہے ہیں، وہاں جو دریا سندھ ہے وہاں سے ہیروین بھی آ رہی ہے، کلاشنکوف بھی آ رہی ہے اور اٹک کے اندر تمام سرپرستی جناب کے ایم این اے صاحب کر رہے ہیں، آپ تھوڑی سی توجہ کریں اور مجھے یقین ہے اور پتا ہے کہ آپ تک یہ رپورٹیں آ چکی ہوں گی لیکن میرا فرض تھا کہ میں آپ کو دوبارہ یاد دہانی کرا دوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری شوکت محمود بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں ایک بہت اہم issue آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں۔ تھانہ بستی ملوک ملتان کے اندر رہے اور یہاں پر ملتان کے بہت سے میرے دوست بیٹھے ہوں گے جو کہ اس کو endorse کریں گے۔ وہاں پر تمام چینلز نے اس واقعہ کو کل live cover کیا ہے، وہاں پر ایک SHO رانا ظہیر الدین بابر تعینات ہیں جو کہ رانا محمود الحسن صاحب مسلم لیگ (ن) کے ایم این اے کے بہنوئی ہیں۔ رانا ظہیر الدین بابر کو تھانہ بستی ملوک میں بطور "ایس ایچ او" تعینات کیا گیا اس میں جو میں سب سے اہم بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ

کہا جاتا ہے کہ ہم courts کا بڑا احترام کرتے ہیں، رانا ظہیر الدین بابر کے متعلق ہائیکورٹ کا واضح آرڈر موجود ہے اور اس کے متعلق directions بھی دی ہوئی ہیں کہ:

He should not be posted at any police station.

اس آرڈر کو ہوا میں پھینکتے ہوئے، اس کو وہاں پر تعینات کیا گیا۔ میں بتاتا ہوں کہ وہاں پر کل کیا ہوا؟ کل بہت سارے لوگوں نے آپس میں مل کر تھانے پر ہلہ بول دیا، پولیس نے ان پر تشدد کیا۔ اس کے بعد 300 آدمیوں پر "ایف آئی آر" درج ہو گئی ہے اس میں 50 اور 100 کے قریب نامعلوم ہیں۔ بات یہ نہیں ہے کہ آج ہم اپوزیشن میں ہیں تو اس واقعہ کو raise کر رہے ہیں لیکن جب ہم وہاں پر بیٹھے تھے تو آپ کو یاد ہو گا کہ جس دن وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پر موجود تھے تو ان کی موجودگی میں، میں نے یہ بات کہی تھی کہ پنجاب کے اندر آج کل ڈاکے، چوریاں، اغواء برائے تاوان سر عام ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہمارے آنے سے کیا تبدیلی آئی ہے؟ ہم نے تو قوم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ جھوٹے پرچے درج نہیں ہوں گے، جھوٹی "ایف آئی آر" درج نہیں ہو گی۔ آج میں حلفاً یہ بات کہتا ہوں کہ وہاں پر پولیس میں خواہ وہ میرا ضلع ہو یا کسی اور دوست کا ضلع ہو رشوت عام ہے، جھوٹے پرچے عام ہیں، ڈکیت سر عام پھر رہے ہیں اور ڈاکے سر عام ہو رہے ہیں جبکہ ہمارے مسیحا ڈاکٹروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کا ہاؤس notice لیتے ہوئے جوڈیشل انکوائری کا حکم دے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے کہوں گا کہ ہائیکورٹ کی واضح ہدایت کے باوجود اس "ایس ایچ او" کو صرف مسلم لیگ (ن) کے بہنوئی ہونے کے ناتے اسی تھانے میں لگا دیا گیا جہاں کی ہدایات تھیں تو میں چاہوں گا کہ اس پر جواب آئے اور جوڈیشل انکوائری کا حکم صادر فرمایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم شوکت محمود بسراء صاحب نے جو بات کی ہے۔ مجھے اس بات کا experience ہے کہ ان کے ضلع کا پہلے بھی ایک معاملہ تھا تو اس میں ماشاء اللہ انہوں نے بڑا تعاون کر کے اس معاملے کو حل کروایا اور مقامی پولیس کی طرف سے جو تجاوز ہو رہا تھا اس کو انہوں نے حل کروایا تھا۔ یہ انہوں نے ہائیکورٹ کے آرڈر کا ذکر کیا ہے تو اس کی کاپی مجھے دے دیں۔ جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ ہائیکورٹ کے آرڈر میں یہ بات موجود ہے تو پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

کہ وہ آدمی وہیں پر SHO لگے۔ یہ تو clear-cut violation ہے اس چیز کو فوری طور resolve کروایا جائے گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں رانا صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا جواب دیا اور میں اس سے مطمئن بھی ہوں لیکن جو بات میں نے add کی ہے۔ اس کی کاپی کا انکوائری سے کوئی تعلق نہیں ہے کاپی ضرور دوں گا لیکن اس کی کاپی کا جوڈیشل انکوائری کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ یہ بات تو proved ہے کہ کل 300 بندوں کے خلاف "ایف آئی آر" درج ہوئی ہے۔ میں تو اس کے متعلق کہہ رہا ہوں کہ جوڈیشل انکوائری کا حکم دیں۔ باقی ہائیکورٹ کے آرڈر کی کاپی میں آج نہیں تو کل پہنچا دوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس کیس کا انہوں نے حوالہ دیا ہے اگر یہ واقعی معاملہ اسی طرح سے ہے کہ 300 بے گناہ آدمیوں کے خلاف پرچہ درج کیا گیا ہے تو میں اپنے محترم بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس کا توجہ دلاؤ نوٹس دے دیں تو next day یعنی کل ہم اس کو take up کر لیتے ہیں اور سارا ریکارڈ منگوا کر اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! مجھ سے پہلے جناب تنویر اشرف کائرہ صاحب جو ہمارے معزز ممبر ہیں۔ انہوں نے جو بات کی ہے اصل میں، میں وہی بات کرنا چاہتا تھا کہ میں پچھلے پانچ سالہ tenure میں ایم این اے تھا اور میرے حلقے میں کوئی ایک روپے کا بھی کام نہیں ہوا لیکن پھر بھی عوام نے ہماری عزت رکھی اور ہمیں mandate دیا۔ مقصد صرف رویوں کا ہے، فنڈز ملیں گے تو تب بھی ٹھیک ہے، اگر نہیں ملیں گے تو پھر بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم اپنی عوام کو بتا سکیں گے کہ محترم شہباز شریف صاحب نے گڈ گورننس کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ کے فنڈز بند کر دیئے ہیں۔ شاید فنڈز ملنے سے کچھ لوگ ناراض بھی ہو جاتے ہیں کہ میرا کام نہیں ہوا لیکن مجھے ان سے توقع ہے کہ فنڈز کسی بھی دوست کے ریلیز نہیں ہوں گے لیکن اگر فنڈز ریلیز نہیں ہوئے تو ہم فنڈز کی بھیک نہیں مانگیں گے۔ اگر ہو سکا تو اپنی عزت کو نہیں بیچیں گے چاہے فنڈز ملیں یا نہ ملیں۔

جناب سپیکر! بات وہی رویّوں کی ہے اور ہماری یہ دعا ہے کہ ہم 80 اور 90 کی دہائیوں میں نہ جائیں لیکن ہمیں اس سے امید نہیں لگتی کیونکہ میں نے 4.5 ملین کے ہینڈ پمپ غریب عوام کے محلوں کے لئے P&D سے منظور کروائے تھے تو اب کمشنر صاحب کا حکم آیا ہے کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس سے ہمیں فون آیا ہے کہ ان تمام کو بند کر دیا جائے۔ ان کے tenders بھی اخبارات میں آئے تھے لیکن ہم صرف یہ ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں۔ ہم اس ایوان اور پریس کے ذریعے اپنی عوام کو بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کے فنڈز گڈ گورننس کی نذر ہو چکے ہیں۔ وہ جو رویوں کی بات ہو رہی تھی ان رویّوں کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ مجھے پچھلے دنوں Prime Minister's Chamber جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ قومی اسمبلی میں جتنے بھی مسلم لیگ (ن) کے معزز ممبران موجود ہیں وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ممبران سے زیادہ وزیر اعظم کو approach بھی کرتے ہیں اور ان سے کام بھی لیتے ہیں لیکن یہاں رویّہ یہ ہے کہ ہمیں ابھی سے یہ signal دے دیا گیا ہے کہ یہاں بھی ہم نے کسی منسٹر سے رابطہ نہیں کرنا، آپ آگے چلیں، پاکستان پیپلز پارٹی آگے چلے، وہ اکیسویں صدی میں آئے اور ہم خود واپس پچھلی 80 اور 90 کی دہائی میں چلیں گے۔ ان کو 80 اور 90 کی دہائی کا رویّہ مبارک ہو لیکن ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ ان کے فنڈز بند کرے گی اور نہ ہی ان کو کسی قسم کی victimization کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پیپلز پارٹی کو coalition سے علیحدہ کرنے کے بعد good governance کا پہلا مظاہرہ میرے حلقے کے ایک گاؤں ٹھکر کلاں میں ہوا ہے جہاں پر وہ دوست جو 1947 میں unionist سے شروع ہوئے پھر Conventional League میں پہنچے، پھر پیپلز پارٹی میں آئے، پھر پاکستان مسلم لیگ (جونیجو) میں گئے، پھر پاکستان مسلم لیگ (ن) میں گئے، پھر پاکستان مسلم لیگ (ق) میں گئے، یہ اقتدار کی مچھلیاں ہیں اور اب دوبارہ پاکستان مسلم لیگ (ن) میں گھس آئے ہیں کل پرسوں سے انہوں نے وہاں پر چند غریب لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کر لیا ہے اور انہوں نے یہ message دیا ہے کہ پیپلز پارٹی اب coalition government کا حصہ نہیں ہے چونکہ پچھلا الیکشن انہوں نے (ق) لیگ سے لڑا تھا تو وہاں پاکستان پیپلز پارٹی نہیں بلکہ اس پنجاب کے شہریوں کی زمینوں پر انہوں نے زبردستی قبضہ کر لیا ہے اور پولیس ان لوگوں کی کسی قسم کی رپورٹ لینے سے انکاری ہے۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب so called good governance کا مظاہرہ کرتے ہوئے غریب زمیندار جو کسان ہیں، جو چند ایکڑ کے مالک ہیں اُن کو ان ظالم ticket holders future جو ماضی میں (ق) لیگ کے ticket holders تھے ان کے ظلم سے بچایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میری عرض بھی سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ ابھی ذرا ایک منٹ، کاہلوں صاحب اور بھٹی صاحب میں باری باری floor دے رہا ہوں۔ پہلے کاہلوں صاحب ہیں پھر آپ ہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر اختر ملک صاحب اور پھر چنیوٹی صاحب ہیں۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ کاہلوں صاحب بات کر لیں اس کے بعد میں نے government business take up کرنا ہے۔ جی، کاہلوں صاحب!

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں اپنے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے ایک دو گزارشات کرنا چاہوں گا۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سرگودھا میں ایک سرکاری ہسپتال ہے وہاں ایک ہی CT Scan Laser Machine تھی جو تقریباً 9 مہینے سے بند پڑی ہے۔ وہاں کے مریض اس وقت بہت پریشان ہیں وہ لوگ پرائیویٹ ہسپتال میں یا لاہور میں آکر اس چیز کو cover کر سکتے ہیں اور نہ اس کا کوئی حل ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس CT Scan Laser Machine کی مرمت کرائی جائے یا اس کا کوئی alternate حل نکالا جائے۔ دوسری میری یہ گزارش ہے کہ سرگودھا میں اس وقت لاء اینڈ آرڈر کی بُری حالت ہے، ایک مہینے میں مال مویشیوں کی تقریباً دو سو ڈکیتیاں ہوئیں آج تک اس کا کوئی سدباب نہیں ہوا۔ پنجاب گورنمنٹ اور وہاں کی انتظامیہ نے کوئی ایکشن لیا اور نہ اس کا کوئی حل نکالا ہے۔ لوگ سخت پریشان ہیں، سڑکوں پر مظاہرے کر رہے ہیں لیکن اس کا آج تک کوئی حل نہیں نکل سکا۔ میری گزارش ہو گی کہ لاء منسٹر صاحب موجود ہیں وہ خود چیک کریں کہ اس وقت پولیس کیا اقدامات کر رہی ہے، کیا یہ good governance ہے کہ لوگ مظاہرے کر رہے ہیں؟ مال مویشیوں کی چوری کی روک تھام کی جائے تاکہ لوگ وہاں پر سکھ کا سانس لے سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، سردار صاحب!

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! آپ بھی بورے والا کے رہنے والے ہیں، آپ کو وہ وقت یاد ہو گا، میں نے آپ کی معرفت شہباز شریف صاحب سے ایک فائل پر sign کرائے تھے کہ ہمارے بورے والا ٹی ایچ کیو ہسپتال کو اپ گریڈ کر دیا جائے جب سے تحصیل ہیڈ کوارٹر بنا ہے یہ ساٹھ beds پر مشتمل ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے جنوبی پنجاب میں جب ہمیں فنڈز دیئے کیونکہ ضلع وہاڑی جنوبی پنجاب کی

بارڈر لائن پر ہے تو کمشنر ملتان نے ہمیں ہدایت کی کہ آپ ایسے کریں کہ کوئی میگا پراجیکٹ دے دیں ان چھوٹی چھوٹی نالیوں، گلیوں، سڑکوں کو چھوڑیں تو وہی فائل جو آپ کی معرفت ہم نے وزیر اعلیٰ سے recommend کرائی تھی تو میں نے وہی فائل دے دی کہ ہمارا ساٹھ beds کا ہسپتال ہے اس کو ایک سو پچاس کا کر دیا جائے۔ الحمدللہ وہ منصوبہ منظور ہو گیا اس کے 10-2009 میں 14 کروڑ روپے کے فنڈز اب تک منظور ہو چکے ہیں، اس کے نقشے بھی بن چکے ہیں کہ انہوں نے ہسپتال میں کدھر amendment کرنی ہے۔ ابھی جب ہم آپ سے coalition partner علیحدہ ہوئے ہیں تو وہاں کے شکست خوردہ سید نسیم شاہ صاحب نے فوری طور پر ایک بینر لگا دیا یا ان کو کوئی ہدایت آئی تھی جہاں پر ہمارا ہسپتال کا مردہ خانہ ہے وہاں پر ایک گڑھا کھود کر نئی اینٹیں رکھ کر تصویریں بنائی گئیں۔ اس کے نیچے نہ گارا لگا، نہ کوئی چیز لگی اور بینر بھی لگا دیا کہ ہم میاں شہباز شریف صاحب کے بہت شکر گزار ہیں جنہوں نے چالیس beds سے نوے beds کا ہسپتال منظور کر دیا یہ تو انہوں نے سارا کام ہی ختم کر دیا۔ ہم نے فوری طور پر اس کی تصویریں بھی لیں اور پریس میں جا کر احتجاج بھی کیا کہ یہ ہمارا چالیس beds کا ہسپتال نہیں تھا جب سے ٹی ایچ کیو ہسپتال بنا ہے یہ ساٹھ beds کا ہسپتال ہے یہ چالیس کدھر سے آ گیا؟ وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو فنڈز دیئے ہیں اس سے ساٹھ beds سے ایک سو پچاس beds کا ہسپتال منظور ہوا ہے اس کے نقشے بھی بن چکے ہیں۔ یہ بات جو پنجاب میں پیپلز پارٹی کی حکومت change ہونے کے بعد آئی ہے، میں رانا ثناء اللہ صاحب آپ کی معرفت یہی بات کہتا ہوں کہ ان بندوں کو ایسی ہدایات نہ دیں کیونکہ این اے۔167 تحصیل بورے والا میں پیپلز پارٹی کا ایم این اے ہے اور ایم پی اے بھی پیپلز پارٹی کا ہے۔ یہ فنڈز ہمارے ہیں اور ہم نے جنوبی پنجاب سے حصہ لیا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی اس کو recommend کیا ہے اور میں نے جو پریس کانفرنس کی تھی میں نے کہا تھا کہ ہمیں بہت خوشی ہو گی کہ جب یہ ہسپتال مکمل ہو یا اس کی بنیاد رکھی جائے تو وزیر اعلیٰ پنجاب وہاں پر آئیں تا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب وہاں پر آئیں گے تو ہم اس حلقے کے اور بھی کام ان سے کرائیں گے۔ یہ نسیم شاہ صاحب نے جو حرکت کی ہے یہ ڈی سی او کی معرفت سے تمام کام چلا ہے اس بینر کو وہاں سے اُتار دیں ورنہ ہم جا کر اُتار دیں گے وہ جو بورڈ لگا ہے وہ بھی اُتاریں یہ ہمارا چالیس beds کا ہسپتال نہیں تھا، یہ جب ٹی ایچ کیو ہسپتال بنا تھا تو ساٹھ beds کا تھا اس کو ساٹھ beds سے ایک سو پچاس beds کرنا تھا اور یہ تمام بات وزیر اعلیٰ پنجاب کے نوٹس میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ آپ کا valid point ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: اس کا 14 کروڑ روپیہ release بھی ہو چکا ہے۔ کل ڈی سی او صاحب کو ہدایت کریں کہ یہ غلط کارروائی بند کریں بلکہ ہمیں خوشی ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب وہاں پر آکر خود اس کا افتتاح کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے already note کر لیا ہے کل وہ اس پر اکٹھا respond کر دیں گے۔ مہربانی۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! ایک دو issues ہیں۔ پہلا issue تو ڈاکٹروں والا تھا وہ کل سپیکر صاحب نے کمیٹی constitute کر دی ہے انشاء اللہ وہ حل ہو جائے گا۔ دوسرا issue میں یہ سمجھتا ہوں کہ بڑا اہم ہے میری آج Provincial Highways کے ایک سینئر افسر سے بات ہوئی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ اپریل تک فنڈز release ہو جائیں گے اور جون میں جاکر lapse ہو جائیں گے یہ پورا صوبہ مالی بے ضابطگی کا شکار ہے۔ عوام کا پیسا ہے، دِن بدن اس کی valuation کم ہوتی جارہی ہے اس پر کوئی خصوصی کمیٹی بنائیں جو مالی بے ضابطگیاں ہیں جو مختلف محکموں کی ہیں ان کو صحیح کیا جائے۔ دوسری اہم بات میں ملتان کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں ملتان میں ایک Multan Development Authority (MDA) ہے انہوں نے وہاں پر فاطمہ جناح کے نام سے ایک کالونی plan کی ہے۔ لوگوں کو پلاٹس الاٹ ہوئے ہیں۔ لوگوں نے اپنی installments جمع کرانی شروع کر دیں پچھلے دو سال سے MDA کی تقریباً 70 کروڑ روپے کی رقم جو لوگوں کی قسطوں کی رقم ہے گورنمنٹ کی نہیں ہے، گورنمنٹ آف پنجاب نے وہاں سے draw کرائی ہے اور دو سال میں ابھی تک ایک پیسا واپس نہیں ہوا جس کی وجہ سے کالونی کی development کا کام suffer ہو رہا ہے اور لوگوں میں بڑی بے چینی ہے اور آپ نے بہت دفعہ پریس میں بھی دیکھا ہو گا کہ جو پلاٹ کے الاٹی ہیں انہوں نے احتجاج کیا ہے تو میں آپ کی وساطت سے رانا ثناء اللہ خان سے کہوں گا کہ وہ اس معاملے کو فوراً take up کریں ورنہ ملتان میں شور شرابہ ہونے کا خطرہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اس پر بھی کل رانا صاحب اکٹھا ہی جواب دیں گے۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا، میں ایک ضروری مسئلہ آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ کل چناب نگر میں شام تقریباً 6 بجے ریلوے پھاٹک کے قریب،

ہمارے ایک صحافی راناابرار صاحب کو فون کرکے بلوایا گیااور پھر قادیانیوں نے انہیں وہاں پر فائرنگ کرکے قتل کر دیا۔ دوآدمی موقع سے پکڑے گئےاور باقی فرار ہو گئے۔ قادیانیوں نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت state کے اندر state بنائی ہوئی ہے۔ بلاک رکھ کر تمام راستے روک دیئے گئے ہیں۔ ارد گرد کے دیہاتوں سے جو لوگ آتے ہیں ان کی ناجائز تلاشی لی جاتی ہے ان کو ہراساں کیا جاتا ہے۔ مئی 1974 میں بھی اس قسم کا ایک واقعہ رونما ہوا تھا۔ نشتر کالج ملتان کے طلباء جو واپس جارہے تھے ان کو ریل سے اتار کر ان کی زبانیں کاٹی گئیں جس کے بعد ایک بڑی تحریک چلی۔ ہمیں خطرہ ہے کہ اگر اس قسم کے ملزمان کو چھوٹ دی گئی تو ملک میں کوئی نئی آگ لگ سکتی ہے۔ یہ قادیانی ملک کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ چیف جسٹس آف پاکستان نے یہ کہا ہے کہ ایف آئی اے کا ڈائریکٹر جنرل کرپشن کیس کے معاملے میں support نہیں کر رہا۔ وسیم احمد قادیانی ہے جسے ڈائریکٹر جنرل بنا دیا گیا ہے جس نے سارے ملک کو یرغمال بنایا ہوا ہے ۔ ملک میں ایک سانحہ ہو رہا ہے 11آدمیوں کی ایک ٹیم ہے انہوں نے messages کا ایک پروگرام بنایاہوا ہے۔ اس کے بعد نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ کہنے کو زبان اجازت نہیں دیتی۔ جانوروں کے اوپر اللہ پاک کا نام لکھا ہے اور وہ message چلا رہے ہیں ان کا ایک قادیانی سرغنہ تھا جس کو وسیم احمد ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے جب سی سی پی او کراچی تھا اس نے پکڑے ہوئے ایک قادیانی ملزم کو چھڑوا دیا۔ قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں اور پاکستان کی سالمیت کے خلاف کام کر رہے ہیں جن کے خلاف فوری ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! اس سلسلے میں آپ وزیر قانون کو مل لیں۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں میں ابھی آپ کو floor دیتا ہوں۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر گیارہ introduction of Bills ہیں اس کے ساتھ ساتھ Motion under rule 244-A for amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 ہے۔سب سے پہلے The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 8 of 2011).

Minister for Law to introduce the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report within 15 days.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 9 of 2011).

مسودہ قانون (ترمیم) قوانین پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):MR Speaker! I move to introduce the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Laws (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within 15 days.

Now, Minister for law to introduce the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 10 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within 15 days.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Conferment of Proprietary Rights on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011 (Bill No. 11 of 2011)

مسودہ قانون قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ، پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Punjab Conferment of Proprietary Rights on Occupancy, Tenants and Muqarraridars Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Conferment of Proprietary Rights on Occupancy, Tenants and Muqarraridars Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of

the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 12 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) (طبی امداد) زخمی افراد مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 13 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Punjab Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 14 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) اٹارنی کے اختیارات مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):MR Speaker: I move to introduce the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Administrator General's (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 15 of 2011

مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr Speaker! I move to introduce the Punjab Administrator General's (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Administrator General's (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Specific Relief (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 16 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) مخصوص دادرسی مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Specific Relief (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Specific Relief (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of

Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Official Trustees (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 17 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr Speaker! I move to introduce the Official Trustees (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Official Trustees (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Defamation (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 18 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr Speaker! I move to introduce the Defamation (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Defamation (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2011.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! یہ جو Rules of Business میں in consequence of 8th amendment کچھ ترامیم ہیں۔ اس سلسلے میں میری محترم تنویر اشرف

کائرہ اور پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار صاحب سے بھی بات ہوئی ہے۔ان کا یہ خیال ہے کہ اس کے دو طریقے ہیں۔ایک تو یہ طریقہ ہے کہ آج ہی اس پر vote کر کے اس کو پاس کر دیا جائے۔دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیا جائے۔ان کی رائے یہ ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیا جائے تاکہ وہاں پر بھی اس کو دیکھ لیا جائے۔میری بھی یہی request ہے کہ اس کو leave grant کرنے کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور جب اس کی رپورٹ واپس آئے تو پھر اس کو پاس کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے ہم اس کو پیش کر دیتے ہیں۔leave grant کرنے کے بعد پھر اس کو کمیٹی کو بھیج دیں گے۔

Now we take up the motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law has given notice of motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. The proposed amendment is as under:-

In the said rules for chapter IV the following shall be substituted:-

"Chapter IV Chief Minister A-Election

17. Election of Chief Minister.–

(1) After the election of the Speaker and the Deputy Speaker following a general election, or whenever the office of the Chief Minister falls vacant for any reason, the Assembly shall, to the exclusion of any other business, proceed to elect without debate one of its members as the Chief Minister.

(2) At any time before 5:00 pm preceding the day on which the Chief Minister is to be elected, any member may nominate another member for election as the Chief Minister (hereinafter called ‘the candidate’) by delivering to the Secretary a nomination paper set out in the First Schedule

signed by himself as proposer and by another member as seconder, together with a statement signed by the candidate that he consents to the nomination.

(3) The nomination paper in terms of sub-rule (2), may be delivered either by the candidate, or the proposer, or the seconder.

(4) A candidate may be nominated by more than one nomination paper but no member shall subscribe, whether as proposer or seconder, more than one nomination paper at an election.

(5) The Secretary shall endorse under his signature the date and time of the receipt on each nomination paper, shall record it in the register maintained for the purpose, and shall issue an acknowledgement as set out in the First Schedule.

(6) If a member has subscribed to more than one nomination paper, the nomination paper delivered to the Secretary prior in time shall be valid and all subsequent nomination papers shall be invalid and shall not be taken into consideration.

18. Scrutiny.–

(1) The Speaker shall, at 6:00 pm on the day preceding the day of the election or at such other time as he may determine, scrutinize the nomination papers received in terms of rule 17, in the presence of such candidates, their proposers or seconders as may wish to be present.

Explanation.– Where the Speaker determines the time for scrutiny of nomination papers other than the time mentioned in this sub-rule, the Secretary shall intimate the candidates, the

proposers and the seconders, the time determined by the Speaker for scrutiny of the nomination papers.

(2) The Speaker may reject a nomination paper if he is satisfied that–

(a) the proposer or the seconder or the candidate is not a member;

(b) any provision of rule 17 has not been complied with; or

(c) the signature of the proposer or the seconder or the candidate is forged.

(3) Notwithstanding anything in clause (2), the Speaker shall not reject a nomination paper on the ground of any defect which is not of substantial nature and may allow any such defect to be rectified at the time of scrutiny.

(4) The Speaker shall endorse on each nomination paper his decision accepting or rejecting the nomination paper and shall, in case of rejection, record brief reasons for the rejection of a nomination paper.

(5) The rejection of a nomination paper of a candidate shall not invalidate the nomination of the candidate through another valid nomination paper.

(6) The decision of the Speaker, accepting or rejecting a nomination paper, shall be final.

19. Withdrawal.–

A candidate may withdraw his candidature at any time before the commencement of the election by submitting an application, in writing under his hand, to the Speaker.

20. Election.–

(1) Before the commencement of the election, the Speaker shall read out to the Assembly the name or names of the candidates validly nominated in the order in which their nomination papers were received and shall proceed to conduct the election in accordance with the procedure prescribed in the Second Schedule.

(2) If there is only one contesting candidate and he secures the votes of the majority of the total membership of the Assembly, the Speaker shall declare him to have been elected as the Chief Minister; but, in case, he does not secure that majority, all proceedings for the election, including nomination of the candidates, shall commence afresh.

(3) If no candidate secures the votes of the majority of the total membership of the Assembly in the first poll, the Speaker shall conduct a second poll between the candidates who secure the two highest numbers of votes in the first poll and shall declare the candidate who secures the majority of votes of the members present and voting to have been elected as Chief Minister:

Provided that if the number of votes secured by two or more candidates securing the highest number of votes is equal, the Speaker shall hold further polls between them until one of them secures the majority of votes of the members present and voting, and shall declare such candidate to have been elected as the Chief Minister.

21. Governor to be informed.–

The Speaker shall, as soon as may be, inform the Governor the name of the Chief Minister elected under these rules;

2. Rule 22

in rule 22-

(a) in sub-rule (1), for the phrase 'clause (3) or clause (5)', the phrase clause (7), shall be substituted; and

(b) in sub-rule (7), for the phrase 'clause (5)', the phrase 'clause (7)' shall be substituted;

3. Rule 42

in rule 42, in sub-rule 2, for clause (ii), the following shall be substituted:-

"(ii) the election of the Chief Minister";

4. Rule 83

in rule 83, in clause (o) for para (vi), the following shall be substituted:

"(vi) fixed for the election of the Chief Minister";

5. Rule 89

in rule 89-

(i) for sub-rule (3), the following shall be substituted:-

"(3)The notice shall be accompanied by a copy of the Bill together with a statement of objects and reasons, signed by the member, and if the Bill is a Bill that, under the Constitution, requires consent of the Government for its introduction, the notice shall also be accompanied by a request that such consent may be obtained.";

(ii) for sub-rule (4), the following shall be substituted:-

"(4) If a Bill is accompanied by a request under sub-rule (3), the Secretary shall cause a copy of the Bill to be transmitted to the Department concerned for obtaining orders of the Government thereon, and shall, on receipt of such orders, communicate the same to the member concerned."; and

(iii) for sub-rule (5), the following shall substituted:-

"(5), If a question arises whether or not a Bill or an amendment of a Bill requires the consent of the Government, the question shall be decided by the Speaker, and his decision shall be final.";

6. Rule 91

in rule 91-

(i) for sub-rule (2), the following shall be substituted:-

"(2)The notice shall be accompanied by a copy of the Bill together with a statement of objects and reasons, signed by the Minister.",

(ii) sub-rule (3), shall be omitted; and

(iii) for sub-rule (6), the following shall be substituted:-

"(6) An Ordinance laid before the Assembly under clause (2) of Article 128 of the Constitution shall be deemed to be a Bill introduced in the Assembly on the day it is so laid.";

7. Rule 105

in rule 105-

(i) for sub-rule (3), the following shall be substituted:-

"(3) If the amendment is an amendment which, under the Constitution, requires the consent of the Government before it is moved, the notice shall be accompanied by a request that such consent may be obtained and the Secretary shall cause a copy of the amendment to be transmitted to the Department concerned for obtaining orders of the Government thereon and shall, on receipt of such orders from that Department, communicate the same to the member concerned." and

(ii) for sub-rule (4), the following shall be substituted:-

"(4),If a question arises whether or not an amendment requires the consent of the Government, the question shall be decided by the Speaker and his decision shall be final.";

8. Rule 112

in rule 112-

for rule 112, the following shall be substituted:-

"112. Publication.- When a Bill is assented or is deemed to have been assented to by the Governor under Article 116 of the Constitution, the Secretary shall immediately cause it to be published in the Official Gazette as an Act of the Assembly.";

9. Rule 127

in rule 127-

(a) for the existing headings Resolutions relating to the disapproval of Ordinances, making of law by

Parliament and Administrative Courts, the following shall be substituted:-

'Resolutions under the Constitution.;

(b) for clause (1), the following shall be substituted:-

"(1) A member may give notice of a motion for leave to move a Resolution under para (a) of clause (2) of Article 128, or under clause (1) of Article 144, or under proviso to Article 147, or under proviso to clause (2) of Article 212, or under first proviso to clause (1) of Article 232 of the Constitution."; and

(c) the following new clauses (7) and (8) shall be added:-

"(7) If a Resolution under proviso to Article 147 of the Constitution is passed, the Secretary shall communicate it to the Government.

(8)If a Resolution under first proviso to clause (1) of Article 232 of the Constitution is passed, the Secretary shall communicate it to the Federal Government." ;

10. Rule 128

for rule 128, the following shall be substituted:-

"128. Recommendations of National Finance Commission.-

(1) A Minister shall lay in the House the recommendations of the National Finance Commission together with an explanatory memorandum as to the action taken on the recommendations."

(2) The Minister for Finance shall, biannually, lay the report in the House regarding

implementation of the Award of the National Finance Commission in terms of clause (3b) of Article 160 of the Constitution.";

11. First Schedule

for the First Schedule, the following shall be substituted:-

FIRST SCHEDULE

(See Rule 17)

NOMINATION PAPER FOR ELECTION OF CHIEF MINISTER

PART – A

(to be filled by the Proposer)

I,____Name of the Proposer_____member of the Provincial Assembly of the Punjab elected from constituency No._______ do hereby propose the name of _______ a member of the Assembly elected from constituency No._____, for the election as Chief Minister under Article 130 of the Constitution.

I hereby declare that I have not subscribed to any other nomination paper for this election as Proposer or Seconder.

Dated____________ Signature of Proposer

PART – B

(to be filled by the Seconder)

I, _________Name of the Seconder_________member of the Provincial Assembly of the Punjab elected from constituency No._____, do hereby second the above proposal.

I hereby certify that I have not subscribed to any other nomination paper for this election as Proposer or Seconder.

Dated____________ Signature of Seconder

PART – C

(to be filled by the Candidate)

I, __________Name of the Candidate_______member of the Provincial Assembly of the Punjab elected from constituency No._____, do hereby declare that I have consented to the above proposal and that I am qualified to be elected as Chief Minister.

Dated____________ Signature of Candidate

ACKNOWLEDGEMENT

Mr/Ms _____________________ member of the Provincial Assembly of the Punjab elected from constituency No._________ has delivered the nomination paper of Mr/Ms _____________________ member of the Assembly elected from constituency No.____ for election as Chief Minister on ____________ at _________ am/pm. The nomination paper has been entered in the relevant Register at serial No.______.

SECRETARY
PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB

For the second Schedule, the following shall be substituted:-

12. SECOND SCHEDULE

(See Rules 20, 22 and 23)

PROCEDURE FOR RECORDING OF VOTES IN THE CASE OF CHIEF MINISTER

1. Before voting commences, the Speaker shall direct that the bells be rung for five minutes to enable members not present in the Chamber to be present. Immediately after the bells stop ringing, all the entrances to the Lobby shall be locked and the Assembly staff posted at each entrance shall not allow any entry or exit through those entrances until the voting has concluded.

2. The Speaker shall then read out the names of the candidates in case of election of the Chief Minister under rule 20 or as the case may be, the resolution under rule 22 or rule 23 before the Assembly and ask the members who wish to vote in favour of a candidate/resolution to pass in single file through the entrance where tellers shall be posted to record the votes. On reaching the desk of the tellers, each member shall, in turn, call out the division number allotted to him under these rules. The tellers shall then mark off his number on the division list simultaneously calling out the name of the member. In order to ensure that his vote has been properly recorded, the member shall not move off until he has clearly heard the teller call out his name. After a member has recorded his vote, he shall not return to the Chamber until bells are rung under para 3.

3. When the Speaker finds that all the members who wished to vote have recorded their votes, he shall announce that the voting has concluded. Thereupon the Secretary shall cause the division list to be collected, count the recorded votes and present the result of the count to the Speaker. The Speaker shall then direct that the bells be rung for two minutes to enable the members to return to the Chamber. After the bells stop ringing, the Speaker shall announce the result of the poll to the Assembly.

Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قاعدہ144-اے کے تحت قواعد میں ترمیم کے لئے تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):MR Speaker! I move:

> "That the leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

The motion is not opposed, leave is granted. Minister for Law may move his motion for consideration of the proposed amendments.

وزیر قانون صاحب! کیا یہاں پر آپ leave grant کرانا چاہتے ہیں یا پھر اسے Standing Committee کو refer کر دیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! حزب اختلاف کے ساتھ اس بارے میں بات ہوئی ہے تو ان کی خواہش کے مطابق آپ اس کو Standing Committee کے سپرد کر دیں اور وہاں سے جب یہ amendments pass ہو کر واپس آئیں گی تو پھر اس کے بعد اس کو legislate کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The proposed amendments are referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs with the direction to submit its report within one month.

رپورٹیں

(جو ایوان میں پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف، مسودہ قانون ترمیم انتقال جائیداد اور مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم مصدرہ 2011 نمبر 1تا3 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا: جناب سپیکر! میں

(1) The Trusts (Amendment) Bill 2011(Bill No. 1 of 2011),

(2) The Transfer of Property (Amendment) Bill 2011 (Bill No.2 of 2011) and

(3) The Partition (Amendment) Bill 2011 (Bill No.3 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب اس کے بعد الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ) قرآن مجید پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں

The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011 (Bill No.6 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب اعجاز احمد خان مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مریدکے مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں

The Qarshi University Muridke Bill 2011 (Bill No. 24 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب چودھری طارق محمود باجوہ مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں

The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011 (Bill No.7 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میاں طارق محمود مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت، مسودہ قانون (ترمیم) (خدمات کا ریکارڈ) روزگار مصدرہ 2011 کے نمبر 4 تا 5 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں طارق محمد: جناب سپیکر! میں

(1) The Employment of Children (Amendment) Bill 2011 (Bill No.4 of 2011) and

(2) The Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011 (Bill.No.5 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 17۔مارچ2011 صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

219

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،17۔مارچ2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ منصوبہ بندی وترقیات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)رجسٹریشن2011(مسودہ قانون نمبر19بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)رجسٹریشن2011ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم)جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہندو دستاویز2011(مسودہ قانون نمبر20بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہندو دستاویز2011ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی دیوالیہ2011(مسودہ قانون نمبر21بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی دیوالیہ2011ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم)خیراتی اور مذہبی اوقاف2011(مسودہ قانون نمبر22بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)خیراتی اور مذہبی اوقاف2011ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم)(قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ)ہندو ورثہ 2011(مسودہ قانون نمبر23 بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)(قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ)ہندو ورثہ 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم)ہندو قانون وراثت2011(مسودہ قانون نمبر24 بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(دوسری ترمیم)ہندو قانون وراثت 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعرات،17۔مارچ2011

(یوم الخمیس،11۔ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر5منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا

الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ
فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ
وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾

سُوْرَةُ الأنبيَاء آيات101تا103

جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی ہے۔ وہ اس سے دُور رکھے جائیں گے (101)(یہاں تک کہ)اس کی آواز بھی تو نہیں سنیں گے اور جو کچھ ان کا جی چاہے گا اس میں (یعنی ہر طرح کے عیش اور لطف میں) ہمیشہ رہیں گے (102)ان کو (اس دن کا) بڑا بھاری خوف غمگین نہیں کرے گا اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے۔(اور کہیں گے کہ) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا(103)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اِکو اِی حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب ﷺ نال پیار ہونا چاہی دا
حضرت صدیق نے ایہہ دسیا اے دوستو!
سب کچھ سوہنے ﷺ توں نثار ہونا چاہی دا
حسن حسین توں جند جان وار کے
علی دے غلاماں وِچ شمار ہونا چاہی دا
آقا ﷺ جدوں یاد کرو اپنے غلاماں نوں
ساڈا وی غلاماں وِچ شمار ہونا چاہی دا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کل یہاں ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہوااوراس کے بعد ایک اور انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا کہ ہمارے قابل احترام بڑے بھائی میاں نواز شریف صاحب جو مسلم لیگ (ن) کے سربراہ ہیں انھیں دل کی تکلیف ہوئی ہے ہم ان کے لئے دعا گو ہیں۔ ہمارے قائد جناب آصف علی زرداری صاحب نے مجھے آج صبح فون پر خصوصی ہدایت کی ہے کہ ان کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے خصوصی دعاکرائی جائے۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ انھیں صحت دے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ یہاں باقاعدہ طور پر مولانا صاحب کو بلائیں جو میاں نواز شریف صاحب اور حاکم علی زرداری صاحب جو صدر پاکستان آصف علی زرداری کے والد ہیں کی صحت یابی کے لئے دعاکرائیں۔

جناب سپیکر: آپ نے کہہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! ڈاکٹر آج پھر ہڑتال پر ہیں۔ انھوں نے فیصل چوک بند کیا ہوا ہے اور ہسپتالوں کو تالے لگادیئے ہیں۔ ان سے مذاکرات کے لئے پہلے بھی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی اس کمیٹی کے ممبر ہیں۔ میں نے جو کمیٹی بنائی ہوئی ہے وہ ان سے میٹنگ کرے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ!

پوائنٹ آف آرڈر
لاہور میں دہرے قتل کے ملزم امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی اچانک رہائی کے متعلق حکومت پنجاب سے وضاحت کا مطالبہ

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! کل لاہور میں ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کا بہت افسوسناک واقعہ ہوا ہے، اس واقعہ میں پنجاب حکومت کا نام آ رہا ہے۔ تمام محب وطن پاکستانی اس کی وضاحت چاہتے ہیں۔ میں یہ سمجھتی تھی کہ وزیر قانون رانا ثناء اللہ صاحب صرف لوٹوں کے سودے کرانے کے ماہر ہیں لیکن ہمیں اب معلوم ہوا ہے کہ یہ تو پاکستانیوں کا خون بیچنے کے بھی ماہر ہیں۔ وزیر قانون صاحب ایوان میں اس بات کا جواب دیں کہ انھوں نے یہ سودا کتنے میں کرایا ہے؟ یہ ٹھیک ہے کہ سودا ہوا ہے لیکن اس کو پنجاب حکومت clear کرے کہ وہ سودا کس طرح ہوا ہے اور کیوں آناً فاناً ایمرجنسی میں ریمنڈ ڈیوس کو یہاں سے نکالا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں اور آپ کی وساطت سے فاضل ممبر صاحبہ سے یہ درخواست کروں گا کہ شریعت کا مذاق نہ اڑائیں۔ شریعت کے تابع دیت دے کر مقتول کے ورثاء اور قاتل کی ٹیم کے درمیان تصفیہ ہوا ہے اور عدالت نے اس کو تسلیم کیا ہے لیکن اس میں حکومت پنجاب کا ایک رتی بھر کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ اگر اُن کے status کے بارے میں کسی عمل دخل کی بات ہے تو وہ مرکزی حکومت نے مقرر کرنا تھا کہ ان کی diplomatic immunity ہے یا نہیں جبکہ صوبائی حکومتیں یہ نہیں کیا کرتیں۔ جہاں تک صوبائی حکومت کے اختیارات کا تعلق تھا تو اُس شخص کو گرفتار کیا گیا، قانون کے مطابق اس کے خلاف پرچہ درج کیا گیا، چالان کر کے اسے جیل میں بھیج دیا گیا اور مقدمہ عدالت میں چلا گیا۔ اگر یہ عدالت کا مذاق اڑانا چاہتے ہیں تو ان کی مرضی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترم فاضل ممبر نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ immunity فیڈرل گورنمنٹ نے grant کرنی ہوتی ہے تو ہم یہ مانتے ہیں کہ immunity grant کرنا فیڈرل گورنمنٹ کا subject ہے لیکن فیڈرل گورنمنٹ نے immunity grant نہیں کی اور اِدھر سے ہماری محترمہ ماجدہ زیدی نے سوال یہ پوچھا تھا کہ راناثناء اللہ جیل میں کیوں تشریف لے گئے؟ وہاں سے ریمنڈ ڈیوس کو ایلیٹ فورس کی گاڑیوں میں بٹھا کر خصوصی طور پر پرانے ائرپورٹ کے خفیہ راستے سے لے کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ کیا کر رہے ہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: محترمہ نے یہ سوال پوچھا ہے کہ راناثناء اللہ صاحب جیل گئے تھے جہاں سے اُس کو جہاز میں بٹھا کر آئے ہیں اور اِدھر یہ فیڈرل گورنمنٹ کی بات کر رہے ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ اب بھی اس چیز پر قائم ہے کہ immunity grant نہیں کی گئی۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جو کالک جن کے منہ پر لگنی ہوتی ہے وہ لگ کر رہتی ہے۔ راناثناء اللہ صاحب کل چار بجے جیل میں کیا کرنے گئے تھے، یہ کالک حکومت پنجاب کے منہ پر لگی ہے حالانکہ ریمنڈ ڈیوس پر دہشت گردی کی دفعات لگانی تھیں لیکن نہیں لگائی گئیں۔ ان کا پراسیکیوٹر بولا ہی نہیں ہے اور سب سے زیادہ بدنامی حکومت پنجاب کی کیوں ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: محترم! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ڈاکٹروں نے آؤٹ ڈور کمروں کو تالا لگا دیا ہے اور اب انہوں نے سارا روڈ بلاک کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر اسد اشرف صاحب کمیٹی کے کنوینر ہیں اور میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ وہ اُن سے میٹنگ کریں۔ آپ بھی اُن کے ساتھ جائیں اور جا کر میٹنگ کر کے اُن کی بات سنیں۔ کنوینر یہاں پر موجود ہیں آپ اُن سے بات کر لیں۔

جناب طاہر اقبال چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! راناثناء اللہ صاحب تشریف لا چکے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ حکومت پنجاب اس معاملے پر اپنا واضح مؤقف دے اور یہ معاملہ اس طرح لگی لپٹی باتوں میں حل

ہونے والا نہیں ہے کیونکہ یہ پوری پاکستانی قوم کی غیرت اور اٹھارہ کروڑ عوام کے خون کا معاملہ ہے اس لئے اس حوالے سے ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب آرہا ہے، آپ سنیں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں نے حکومت پنجاب کی طرف سے جواب دیا ہے اور لاء منسٹر بھی یہی کچھ کہیں گے جو میں آپ کی خدمت میں بتا چکا ہوں۔ حکومت پنجاب نے اس دہرے قتل کے کیس میں قانون کے مطابق جو کارروائی کرنی تھی وہ مکمل کی ہے کیونکہ ملزم کو گرفتار کرنا، اسے جیل بھیجنا اور چالان عدالت میں بھیجنا حکومت کے ذمہ تھا جو پورا کیا گیا باقی جہاں تک indemnity دینے کا مسئلہ ہوتا ہے تو اُس وقت کے مرکزی وزیر امور خارجہ نے وزارت لینے سے انکار کر دیا تھا جس میں حکومت پنجاب کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ آج اُن کو جو کچھ کہا جا رہا ہے پیپلز پارٹی کی طرف سے کہا جا رہا ہے۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! یہ بتا چکے ہیں کہ اسے استثنیٰ حاصل نہیں ہے۔ کھوسہ صاحب سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اس طرح بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترم! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں، عدالت نے فیصلہ کیا ہے، مقتول کے خاندان نے خود یہ تسلیم کیا ہے اور انہوں نے دیت بھی لے لی ہے۔ اب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ تمام ممبران تشریف رکھیں اور سوالات کی طرف آنے دیں۔ پہلا سوال بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ کا ہے۔

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب آگئے ہیں اس پر اُن کی وضاحت آنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبران نے یہ بات کی کہ میں کل چار بجے کوٹ لکھپت جیل گیا ہوں۔ میں معزز ایوان کو on oath یہ کہتا ہوں کہ جس دن سے ریمنڈ ڈیوس کوٹ لکھپت جیل میں ہے اُس دن سے لے کر آج تک میں کبھی بھی وہاں پر نہیں گیا۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ بات بھی رکھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت، حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کو ریمنڈ ڈیوس کی رہائی پر جو قوم کے جذبات اور عوامی احساسات ہیں، مکمل طور پر اُن سے متفق بھی ہیں اور اُن کا احساس بھی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اس قومی غیرت کا احساس ہی تھا جس احساس کی بنیاد پر حکومت پنجاب اور میاں شہباز شریف

نے بطور وزیر اعلیٰ پنجاب کسی قسم کا دباؤ قبول نہیں کیا اور ریمنڈ ڈیوس کو ہتھکڑی لگی، اُس کے خلاف مقدمہ درج ہوا اور میرٹ پر تفتیش کر کے اُس کو گناہ گار کر کے کوٹ لکھپت جیل میں بند کیا گیا۔ حکومت پنجاب اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کا first day سے قوم کے ساتھ ایک ہی وعدہ اور ایک ہی commitment تھی کہ اس کیس میں صرف اور صرف عدالت کے فیصلے کو تسلیم کیا جائے گا۔ کل اُس کی رہائی عدالت کے اس واضح فیصلے کے بعد ہوئی ہے کہ ریمنڈ ڈیوس کو اس مقدمے سے رہا کر دیا جائے۔ میں کل کے واقعات اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کیونکہ سب میرے معزز بھائی ہیں لہٰذا یہ اِن پر غور کر لیں اور ہمارا میڈیا بھی اس چیز کو دیکھ لے کہ کل اس کیس کی کوٹ لکھپت جیل میں سماعت تھی۔ کل صبح راجہ ارشاد کیانی جو سپریم کورٹ کے سینئر وکیل ہیں اُن کے ساتھ 19 افراد تھے جن میں سے 11 افراد کا تعلق فیضان کی فیملی سے تھا اور آٹھ کا تعلق فہیم کی فیملی سے تھا۔ یہ لوگ وہاں عدالت میں پیش ہوئے اور پیش ہونے کے بعد پہلی درخواست یہ پیش کی کہ اسد منظور بٹ جو ہمارے اس کیس میں وکیل ہیں ہمیں اُن پر اعتماد نہیں ہے اس لئے ہم اُن کا وکالت نامہ withdraw کرتے ہیں۔ اتنی دیر میں اسد منظور بٹ صاحب جیل میں پہنچ چکے تھے جن کے حوالے سے بات ہو رہی تھی کہ اُن کو روکا گیا اور حبس بے جا میں رکھا گیا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ security measures کے طور پر یہ ایک principle ہے کہ چونکہ وہاں پر انتہائی heinous اور دہشت گردی کے cases کی سماعت ہوتی ہے اس لئے جو لوگ بھی وہاں پر چلے جائیں چاہے وہ سرکاری ملازم ہوں، چاہے پرائیویٹ گواہ ہوں جب تک عدالت کی کارروائی مکمل نہ ہو تب تک انہیں premises چھوڑنے کی اجازت نہیں دی جاتی اس لئے اسد منظور بٹ صاحب سے یہ کہا گیا کہ آپ چونکہ یہاں پر تشریف لے آئے ہیں اور آپ عدالت کی کارروائی تک عدالت میں پیش نہیں ہو سکتے کیونکہ آپ کا وکالت نامہ withdraw ہو گیا ہے اس لئے آپ سپرنٹنڈنٹ کے آفس میں تشریف رکھیں۔ انہیں حبس بے جا میں نہیں رکھا گیا بلکہ انہوں نے وہاں پر چائے پی اور بیٹھے رہے۔ اُس کے بعد راجہ ارشاد کیانی صاحب جو بڑے مشہور وکیل ہیں بلکہ ایک مشہور زمانہ کیس missing persons کا ہوا تھا کہ اڈیالہ جیل راولپنڈی سے گیارہ آدمی miss ہوئے تھے اُس کیس میں بھی محترم راجہ ارشاد کیانی صاحب وکیل تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ان کے متعلق کافی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ راجہ ارشاد کیانی صاحب نے باقاعدہ رسیدات کے ہمراہ ان لوگوں کو پیش کیا کہ "انہوں نے خون بہا کی رقم لے لی ہے۔" چونکہ انہوں نے دیت یا خون بہا "قصاص" وصول کر لیا ہے اور قانون میں یہ گنجائش ہے لہٰذا ملزم کو بری کر دیا جائے۔ اس کے بعد جج محمد یوسف اوجلہ

صاحب انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے فیصل آباد میں بھی جج رہے ہیں اور محترم راجہ ریاض صاحب بھی انہیں جانتے ہوں گے کہ وہ بڑے upright اور سینئر جج ہیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں، میں اس کو اس طرح سے نہیں لوں گا بلکہ آپ ان تمام لوگوں کو باہر بھیجیں۔ ان میں سے پھر ایک ایک آدمی کو بلا کر پوچھا گیا کہ اتنے کروڑ اتنے لاکھ روپے کی رسید پر دستخط آپ کے ہیں اور پیسے آپ نے وصول کئے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ جج صاحب نے پوچھا کہ یہ دستخط آپ کے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں بالکل ہمارے دستخط ہیں۔ جج صاحب نے پھر سوال کیا کہ آپ پر کوئی دباؤ تو نہیں؟ انہوں نے کہا کہ کوئی دباؤ نہیں ہے۔ یہ سارا process تین گھنٹے تک چلتا رہا جس کے بعد وقفہ نماز ہوا اور پھر جج صاحب نے آکر ان بیانات کی بنیاد پر ملزم کو بری کر دیا۔

جناب سپیکر! ناجائز اسلحہ کے 13/20/65 کے مقدمہ میں انہوں نے اسے convict کیا اور سزا دی۔ اب جب عدالت کا فیصلہ آ گیا تو پنجاب حکومت کے پاس قطعی طور پر کوئی قانونی اور آئینی جواز نہیں رہتا کہ وہ ملزم کو ایک لمحہ کے لئے بھی جیل میں رکھے۔ یہ صورتحال ہے اور پنجاب حکومت نے اس قوم کے ساتھ جو commitment کی تھی کہ صرف اور صرف اس مقدمے میں عدالت کے حکم کو تسلیم کیا جائے گا اور پوری قوم کی آواز بھی یہی تھی۔ اسی کو تسلیم کیا گیا ہے اور اسی کے مطابق ملزم کی رہائی عمل میں آئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی واضح کر دوں کہ negotiation کے process یا بات چیت ہوئی تو میں اس معزز ایوان کے سامنے پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں اور میں نے اس سلسلے میں محترم وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی صبح بات کی ہے کہ اس پورے process اور negotiation میں "دیت کی وصولی" اور لینے دینے کی بات میں پنجاب حکومت کے کسی سیاسی کا ممبر یا even کسی اہلکار کا فہیم اور فیضان کی فیملی کو ٹیلی فون کرنا بھی ثابت ہو تو ہم اس کے سزاوار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم نے قطعی طور پر اس process میں کوئی حصہ نہیں لیا البتہ انہیں یہ اختیار تھا۔ مقتول کے ورثاء کو ملزم کو معاف کرنے کا حق قرآن اور قانون دیتا ہے جسے حکومت پنجاب نہ ہی کوئی اور چھین سکتا ہے۔ شکریہ

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے اپنا point of view کافی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہی جگہ اور یہی ایوان ہے جہاں پر سوالات بھی

کئے جا سکتے ہیں اور جوابات سے مطمئن بھی کیا جا سکتا ہے اور مطمئن نہ ہونے کی صورت میں عوام پر چھوڑا جا سکتا ہے۔ میں یہاں پر یہ کہوں گا کہ ریمنڈ ڈیوس کے افغانستان فرار ہونے کے بعد ایک دن کے اندر سارا process complete ہوا ہے جس پر بہت سے question marks ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب اور لاء منسٹر صاحب پر بھی question marks ہیں۔ جب یہ واقعہ ہوا تو ان کے بیانات، میڈیا جو کہ بہت vibrate ہے اور جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ investigative میڈیا ہے جو کہ تہہ کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو بھی باہر لے آتا ہے۔ یہ صرف خبروں اور مخبری پر ہی نہیں بلکہ یہ real investigative میڈیا ہے۔ اب وہ بیانات اس چیز کے مظہر اور گواہ ہیں کہ highest level پر وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے کہ ہر چیز crystal clear ہو گی۔ میں اپوزیشن لیڈر اور تمام ممبران کی موجودگی میں سوال کرتا ہوں کہ ایک دن کے اندر جو کچھ ہوا کیا یہ crystal clear تھا؟ یہ بالکل crystal clear نہیں تھا۔ اسے facilitate کس نے کیا؟ 19 آدمیوں کو facilitate کرنا بہت بڑا سوال ہے۔ واقعی اگر یہ crystal clear جیسے کہا گیا تھا اس طرح ہوتا تو ہمیں یہاں پر بات کرنے کی بالکل نوبت نہ آتی۔ چلیں ٹھیک ہے دیت مذہبی طور پر جائز ہے اور انہوں نے دیت لی۔ اس کے بعد ناجائز اسلحہ کا جرم ثابت ہو گیا جس کی سزا سات سال قید ہے لیکن اسے صرف دو ماہ سزا دی گئی اور 43 دنوں کے بعد اسے چھوڑ دیا گیا۔ اسے امریکی سپاہی کہا گیا تھا تو کیا پنجاب پراسیکیوشن اس سے مطمئن ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! سزا پنجاب حکومت نے نہیں دی بلکہ عدالت نے دی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ہمارے سوالات ہیں جو کہ ہم نے ایوان کے اندر دینے ہیں اور اگر یہ ہمیں مطمئن کریں گے تو ہم مطمئن ہو جائیں گے اور ان کا شکریہ بھی ادا کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ریمنڈ ڈیوس جتنی دیر تک کوٹ لکھپت جیل میں رہا، صرف چند ایک اخبار نے بتایا کہ گیارہ ساڑھے گیارہ بجے کے بعد پورا قونصلیٹ اپنے paraphernalia، بار بی کیو سسٹم اور hot and cold drinks کے ساتھ وہاں پہنچتا ہے اور ریمنڈ ڈیوس کے لئے محفلیں سجائی جاتی ہیں۔ ہم نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا کیونکہ اسے سزا تو ہونی ہے جس کا ہمارے ساتھ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور لاء منسٹر صاحب نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ crystal clear ہو گا۔ یہ crystal clear نہیں ہے اور ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کس نے facilitate کیا اور اندر کا مڈل مین کون تھا؟ رات ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے لاء منسٹر صاحب کی بات نہیں سنی تو اب میں کیا کر سکتا ہوں؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ہیلری کلنٹن نے کہا کہ ہم نے ایک پیسا بھی دیت کا نہیں دیا۔ جب امریکہ نے نہیں دیا تو کیا ریمنڈ ڈیوس اپنے پاس 21 کروڑ روپے جیب میں ڈال کر پھر رہا تھا، یہ کس head سے اور کیوں پنجاب حکومت نے دیا ہے؟ پنجاب کے حکمرانوں نے ایک مجرم کو رہا کر کے غیرت بیچ دی ہے۔ یہ اس چیز کے مجرم ہیں اور اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب اپنا point of view دے چکے ہیں تو اب وزیر اعلیٰ صاحب آ کر بتائیں کہ وہ 20/21 کروڑ روپے کہاں سے آیا؟

جناب سپیکر! اگر یہ سلسلہ چلتا رہا تو وہ جو spying کا سامان انہوں نے نکالا تھا اور حکومت پنجاب نے بیانات دیئے تھے کہ ہمیں spying کے اتنے سارے آلات ملے ہیں تو اس پر بھی مقدمات درج کئے جائیں گے کہ یہ جاسوس ہے۔ وہ جاسوس کہاں ہے اور کہاں جا کر اس کی investigation کرنی ہے، کیا نیو یارک میں جا کر کرنی ہے اور کیا آپ نے اس کی investigation کے لئے اپنے بھی ویزے لگوانے ہیں؟ یہ غلط اور انتہائی ناجائز بات ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے اپنا point of view بیان کر دیا ہے اور اب ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے چاہتے ہیں کہ وہ ان تمام باتوں کا جواب دیں کہ کس طرح ایک ہی رات کے اندر تمام process مکمل کر لیا گیا؟ ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے خلاف میں اور میری پارٹی ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر چودھری ظہیر الدین خان کی قیادت میں مسلم لیگ (ق)
کے معزز ممبران ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ان کے گھر والوں سے بھی مشورہ کر لینا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری چودھری ظہیر الدین صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی بات کا جواب سن لیں۔ چونکہ یہ ان کا حکم تھا کہ یہی وہ معزز ایوان ہے جہاں پر سوال اٹھائے جاتے ہیں اور یہیں پر ان کے جواب دیئے جانے چاہئیں۔ چودھری ظہیر الدین صاحب نے facilitate کرنے کے حوالے سے بات کی ہے تو میں اپنی بات کو دہراتا ہوں کہ اس مقدمے میں، اس صلح میں اور اس bargaining میں facilitate کرنا تو بہت دور کی بات ہے، اگر ہماری طرف سے، پنجاب حکومت کی طرف سے politically بھی اور administratively بھی ایک ٹیلیفون کال بھی یہ ثابت کر دیں کہ ہم نے ان کی فیملی سے رابطہ کیا ہے تو میں انہیں یہ بات پہلے کہہ چکا ہوں کہ ہم اس کی جوابدہی کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے دوسری بات یہ کی ہے کہ "دو ماہ قید" کیوں ہوئی؟ عدالت کے

فیصلوں پر آپ اپیل تو کر سکتے ہیں لیکن عدالت کے فیصلوں کو اس طرح سے question نہیں کر سکتے۔ میں پیشے کے لحاظ سے وکیل بھی ہوں، میں آپ کو لاکھوں کیسوں کی مثالیں دے سکتا ہوں کہ 13/20/65 کے کیس میں ایک ماہ قید ہوئی یا دس ہزار روپے جرمانہ ہوا۔ اس کیس میں دو ماہ قید اور تیس ہزار روپے جرمانہ ہے۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ یہ قید کم ہے تو وہ سیشن کورٹ کے بعد ہائی کورٹ میں اپیل کر سکتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ "ایک دن میں یہ نہیں ہو سکتا"۔ ایسی سینکڑوں مثالیں ہیں کہ ایک ہی دن میں گواہان کے بیانات ہوئے، اسی دن بیانات کے بعد عدالت نے ملزم کو بری کیا اور وہ اُسی شام کو رہا ہو گیا۔ جب مقتول کے ورثاء ملزم کو معاف کر دیں تو اس کے بعد پھر اس کی قید کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ "وہاں پر قونصل جنرل کا عملہ موجود تھا"۔ جس دن بھی اس کیس کی سماعت ہوتی تھی، یہ غالباً تیسرا یا چوتھا موقع تھا، امریکہ کے قونصل جنرل کا عملہ ہمیشہ موجود ہوتا تھا۔ انہوں نے ایک اور بات کی، چوہدری ظہیر الدین صاحب میرے بھائی ہیں، بہت سنجیدہ ہیں لیکن یہ کبھی کبھی کسی بات پر جذباتی بھی ہو جاتے ہیں۔ آج وہ جذباتی ہو گئے کہ "وہ 21 کروڑ روپے کہاں سے آئے؟" میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ 21 کروڑ روپے کی رسیدیں راجہ ارشاد کیانی نے عدالت میں پیش کی ہیں۔ راجہ ارشاد کیانی سپریم کورٹ کا سینئر وکیل ہے، اگر آپ کہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔ آئیں، جا کر پوچھ لیتے ہیں کہ اس نے کہاں سے 21 کروڑ روپے دیئے اور کہاں سے رسیدیں حاصل کیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

چوہدری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ہمارا مقصد ایوان کے ماحول کو پراگندہ کرنا یا اسی لہجے میں جواب دینا نہیں ہے۔ ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ان کی foreign سیکرٹری، ہیلری کلنٹن نے جو کل بیان دیا تھا وہ ہم نے یہاں عرض کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں عدالت کے فیصلے پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن حکومت پنجاب کے prosecution نے جو کچھ پلندا بنا کر، manage کر کے، رات یا دن کے وقت، سارے دروازے بند کر کے، بری کرنے کے بعد دیت والوں اور وکیلوں کو بھی وہاں پر رکھا۔ جب تک وہ افغانستان نہیں پہنچ گئے اس وقت تک دروازہ نہیں کھولا گیا۔ Prosecution نے یا انہوں نے جو کچھ کیا ہمیں اس پر اشکالات ہیں۔ انہوں نے بیان فرما دیا ہے، اب اگر مزید تفصیل سے چیف منسٹر صاحب جواب دے دیں گے تو ہم مطمئن ہو جائیں گے۔ بہت شکریہ

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کاٹھیا صاحب!

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے وہ ایک دن میں جدہ چلے گئے۔ لاء منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے بات تو کر دی ہے لیکن وہ ان باتوں کا جواب دے دیں کہ جو اُس سے جاسوسی کے آلات برآمد ہوئے، فوٹو ملیں اور جو اس کے خلاف دہشت گردی کی دفعات لگنی تھیں وہ کیوں نہیں لگائی گئیں، اس کے علاوہ عبادالرحمٰن کے ملزمان کہاں گئے اور ان کے بارے میں انہوں نے اب تک کیا کیا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نے اُس سے جاسوسی کے آلات برآمد ہونے کے بارے میں بات کی ہے۔ اُس سے دو موبائل فون برآمد ہوئے تھے، ایک وائرلیس سیٹ برآمد ہوا تھا، کچھ وائرلیس سسٹم ایسے ہیں جو پانچ یا دس کلو میٹر کی radius میں کام کرتے ہیں وہ بھی اس سے برآمد ہوا تھا اور ایک کیمرہ برآمد ہوا تھا۔ ان تمام چیزوں کو detail سے analyze کرنے کا سسٹم پولیس کے پاس موجود نہیں ہے، وہ سسٹم آئی ایس آئی اور آئی بی کے پاس ہے۔ ہم نے وہ تمام چیزیں قبضہ پولیس میں لے کر باقاعدہ طور پر Interior Ministry کو بھجوادی تھیں کہ وہ ان کا detailed analysis کرلیں اور اس کے بعد اگر اس کے خلاف کوئی جاسوسی کا جرم بنتا ہے تو اس کے مطابق اس کے خلاف مقدمہ درج کر لیا جائے گا۔ جہاں تک یہ بات کر رہے ہیں کہ اس کو اتنی جلدی میں رہا کر دیا گیا۔ یہ عدالت کی مرضی ہے چاہے وہ فیصلہ اُسی دن announce کرے، دس دن بعد announce کرے یا دو دو تاریخوں میں announce کرے اس سلسلے میں حکومت کا قطعی طور پر کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب طاہر اقبال چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! کس کو نہیں پتا کہ یہاں پر سی آئی اے کے مفادات ہیں؟ اس ملک میں جتنی دہشت گردی ہو رہی ہے وہ اس کو monitor کر رہا تھا۔ یہ کس کو نہیں پتا کہ یہاں پر رپورٹ ہوئی ہے کہ حکومت پنجاب کو ساٹھ مشتبہ افراد مطلوب ہیں اور وہ ان کے ساتھ رابطے میں تھا؟

پنجاب حکومت نے قتل کے علاوہ اِس چیز کا مقدمہ کیوں نہیں درج کیا؟ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ اتنا سادہ معاملہ نہیں ہے۔اس میں حکومت پنجاب نے جو deal کرائی ہے [****] اس کی سزا اُسے بھگتنا پڑے گی اور انہیں جواب دینا پڑے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: انہوں نے تو برملا کہا ہے کہ حکومت پنجاب کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے، آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری سرفراز افضل: جناب سپیکر! انہوں نے جو [****] بات کی ہے یہ یہاں معافی مانگیں، انہیں معافی مانگنا پڑے گی۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے بہت مختصر سی بات ہے۔ رانا صاحب جواب دے دیں کہ رات کے چار بجے کیا یہ تہجد پڑھنے کوٹ لکھپت جیل گئے تھے؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: وہ بتا چکے ہیں، انہوں نے بڑی تفصیل سے اس کا جواب دے دیا ہے اور یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ ان کا جواب سارے ہاؤس نے سن لیا ہے۔ بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا اور میرے انتہائی مہربان سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب یہاں تشریف فرما ہیں وہ حکومتی ممبران کو ہدایت فرمائیں کہ اپوزیشن کو بات کرنے کا right ہے۔ اس طرح سے آوازیں دے کر اور شور مچا کر اپوزیشن کی بات کو دبانے کی کوشش نہ کریں۔ اس کا پھر ہم بھی جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: کس نے ایسی بات کی ہے؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ہڑتال سے متعدد مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ان کو تمیز سکھائیں اور یہ بتائیں کہ یہ حکومت میں ہیں اور ان کے فرائض میں شامل ہے کہ ہماری بات سنیں۔ اگر انہوں نے آوازیں دینی ہیں تو پھر اس کا جواب ہمارے پاس بھی ہے اور ہم ایسا جواب دیں گے کہ ان کو کوئی جگہ نہ ملے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین) پنجاب حکومت کی پالیسی ہے کہ کسی کی بات سننی ہے اور نہ کسی کی بات ماننی ہے۔ آج ہمارے بچے باہر بیٹھے ہیں، ابھی میں اور چودھری ظہیر الدین صاحب ان کے پاس گئے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں ڈاکٹر دھوپ میں سڑک پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس حکومت کی مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہر روز اس چوک میں لوگ ہڑتال کر کے بیٹھے ہوتے ہیں، یہ کسی کی بات کو سننے کو تیار نہ ہیں۔ آپ نے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ آپ اور اس ہاؤس کی یہ قدر ہوئی کہ اس کمیٹی کے تشکیل ہونے کے بعد ڈاکٹروں کو notice جاری کر دیئے گئے تو میں پوچھتا ہوں کہ حکومت کہاں ہے؟

جناب سپیکر: جی، کمیٹی بیٹھی ہے، وہ سارے معاملات دیکھ رہی ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے دیں، interrupt نہ کریں اور یہ میرا حق ہے۔ حکومت کہاں ہے اور یہ کیا کر رہے ہیں، یہ کیوں نہیں ابھی جاتے، جا کر ان ڈاکٹروں سے بات کرتے اور ان کے وفد کو اندر لاتے؟۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے بھیج دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہمارے بچے دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی لندن گیا ہوا ہے، کوئی کسی کی بات سننے کے لئے تیار نہیں، کیا سیکرٹری صحت کوئی غنڈہ ہے، کیا وہ سیکرٹری ان سب سے طاقتور ہے؟ وہ کسی کا فون تک نہیں سنتا اور یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن مجھے افسوس ہوتا ہے کہ غنڈے سیکرٹری نے پورا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ تباہ کر دیا ہے۔ اس غنڈے نے پورے پنجاب کے ڈاکٹروں کو آج سڑکوں پر بٹھایا ہوا ہے، کسی کو کوئی پرواہ نہیں، کوئی بات کرنے کے لئے تیار ہے اور نہ ہی کوئی بات سننے کے لئے تیار ہے۔ محکمہ صحت کا وزیر تک نہیں ہے، آپ کمیٹی کو چھوڑیں۔ ہمارے بچے باہر بیٹھے ہوئے ہیں، ابھی ہاؤس کو بتائیں کہ کون سے حکومتی عہدیدار ان کے ساتھ مذاکرات کے لئے جائیں

گے کیونکہ فیصل آباد، راولپنڈی، ملتان، بہاولپور، چکوال، قصور اور ہر جگہ ہزاروں کی تعداد میں بچے سڑکوں پر دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں، اگر آپ کو بیٹھنا پڑے تو پتا چلے گا۔ یہاں پر غنڈے سیکرٹری کی بات ایک طرف اور پورے پنجاب کے بچوں کا مستقبل ایک طرف ہے تو کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس پر میں اپنے سینئر ساتھی سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس کا notice لیں۔ چیف منسٹر صاحب صوبے میں نہیں ہیں، ٹھیک ہے کہ وہ ایک مجبوری میں گئے ہیں لیکن یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے اور میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس کا serious notice لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ مجھے موقع دے رہے ہیں کہ راجہ صاحب کے مطالبہ کا میں جواب دوں۔ میں notice نہیں لوں گا بلکہ already ان سے مل چکا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کل ان کے وفد کے ساتھ پونے تین گھنٹے میں بیٹھا رہا ہوں، ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے تمام نمائندے آئے ہوئے تھے ان کی باتیں سنیں، پی ایم اے کے عہدے داران کی باتیں سنیں، سینئر ترین پرنسپلز، میڈیکل یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کی باتیں سنیں اور ان کے سارے مطالبات سنیں، وہ 38۔ ارب روپے کا package مانگ رہے ہیں اور ان کا مطالبہ یہ تھا کہ یہ ابھی announce کریں کہ آپ 38۔ ارب روپے salaries میں اضافہ کے طور پر ہمیں دیں گے۔ اب میں آپ کی وساطت سے راجہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ہاؤس کے کسی ممبر کا یہ اختیار ہے کہ وہ کسی کے لئے اس قسم کا بہت بڑا package announce کر دے تو میں نے ان کو ہر ممکن سمجھانے کی کوشش کی کہ وزیر اعلیٰ صاحب آپ سے پہلے مل چکے ہیں، آپ کے یہ مطالبات سن چکے ہیں اور آپ سے commitment کر چکے ہیں کہ آئندہ بجٹ میں انشاءاللہ العزیز آپ کی تنخواہوں میں جو اضافہ کا مطالبہ ہے اسے شامل کیا جائے گا۔ اب اس وقت جبکہ ابھی تک سیلاب کی تباہ کاریوں سے فارغ نہیں ہوئے، اس وقت جو کہ ہم دہشت گردی کے لئے اضافی اقدامات کرنا چاہ رہے ہیں ان کو بھی ہم پورا نہیں کر سکتے تو 38۔ ارب روپیہ کیسے اچانک ان کو دیا جا سکتا ہے؟ وہ اس چیز کو appreciate کرتے ہیں۔ وہ کون ہے، یہ نوجوان کن سے ملے، باوجود کل کے مذاکرات اور میرے مؤقف کو تسلیم کرنے کے بعد پھر یہ سڑکوں پر آکر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ میں نہیں کہہ سکتا البتہ میں نے ان کی قیادت کے بیانات اخبارات

میں پڑھے ہیں کہ ہم یوں کریں گے اور ہم ان کے ساتھ جاکر بیٹھیں گے اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے، ان کا جواب میں دے چکا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین خان صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں بھی اسی ضمن میں بات کرنا چاہتا ہوں جس میں راجہ صاحب نے بات کی اور محترم بھائی سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے ان سے میٹنگ کی اور پھر وہ مذاکرات ناکام ہو گئے اس سے ہمیں تھوڑی پریشانی اس لئے ہوئی کہ ایک نہایت ہی senior parliamentarian کسی ڈیوٹی پر مختص کئے جاتے ہیں تو کم از کم وہ جو چھوٹی عمر کے بچے ڈاکٹرز ہیں، جو بڑا package مانگ رہے ہیں ان کو اس وقت تک linger on کر کے بلکہ ایک genuinely and honestly وہاں تک لے جاتے جب تک چیف منسٹر صاحب یہاں پر تشریف لے کر آتے جبکہ انہوں کہا ہے کہ وہ 38۔ارب روپے کا package مانگ رہے ہیں۔ پچھلے سال اڑھائی ہزار ڈاکٹر باہر جا چکے ہیں، ساڑھے چار ہزار ڈاکٹر سعودی عرب اور دوسری جگہ جانے کے لئے pipeline میں ہیں اور ان کی درخواستیں آچکی ہیں ان تمام درخواستوں کی desertion ہو جائے گی۔ یہ ینگ ڈاکٹر ہمارا مستقبل ہیں اور جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی leadership ہے ان کو غور سے سننا چاہئے اس لئے وہ ماننے میں لیت ولعل سے کام لیتے ہیں، جب وہ دیکھتے ہیں کہ 22۔ارب روپے کی ایک سڑک منظور ہو گئی ہے، 2۔ارب روپے کا ایک flyover منظور ہو گیا ہے تو پھر ان کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ اگر 22۔ارب روپے ایک سڑک پر لگ سکتا ہے تو پھر 38۔ارب روپیہ زیادہ نہیں ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ مسائل کو وسائل کے ساتھ couple کرنا ہی senior parliamentarian کا اثاثہ ہوتا ہے۔ اب مسائل کو وسائل کے ساتھ couple کر کے ان لوگوں کو سڑکوں سے اٹھا کر clinics میں بٹھایا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: دیکھیں! دونوں باتیں آپ نے سن لی ہیں، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کی بات بھی آپ نے سن لی، انہوں نے بھی ان کے ساتھ میٹنگ کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ کافی حد تک انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے، اس کے باوجود ہم نے بھی ایک کمیٹی بنائی ہے، وہ ابھی جاکر ان سے مل رہی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ وہ کمیٹی ہے جو کبھی بھی نہیں نکلی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ irrelevant بات کرنے کا فائدہ نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ممبران اسمبلی کی بات نہیں ہے۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ کسی ممبر کے پاس یہ اختیار نہیں ہے لیکن سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب صرف ممبر نہیں ہیں بلکہ وہ سینئر ایڈوائزر بھی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے ڈپٹی چیف منسٹر بھی ہیں، یقیناً اُن کے پاس یہ اختیار ہے اور ہونا چاہئے کہ وہ اگر حکومتی معاملات کو درست کرنے کے لئے اور صوبے میں ایک community کو مطمئن کرنے کے لئے کوئی بھی اقدام کر سکتے ہیں جو کہ 38۔ارب کی بات ہے۔ اگر 22۔ارب روپے سستی روٹی کے تنوروں میں جھونکا جاسکتا ہے، اگر 8۔ارب روپیہ فوڈ سپورٹ پروگرام میں ضائع کرنے کے بعد وہ بند کیا جاسکتا ہے، اگر 22، 22۔ارب روپے کی سڑکیں بنائی جاسکتی ہیں، 3۔ارب کا ہنی برج بنایا جاسکتا ہے اور اگر جہاں دوست رہتے ہوں تو وہاں پر 20، 20۔ارب روپے کی سڑکیں بنائی جاسکتی ہیں تو پھر ایک اتنی بڑی community جن سے لوگوں کی زندگی related ہے، ایک وہ community ہے جن کے پاس ہم سب نے کل جانا ہے۔ ہم نے علاج کے لئے تو لندن نہیں جانا اور میں نے اور آپ نے یہاں سے علاج کرانا ہے اور ہو سکتا ہے کہ جب میں اور آپ بیمار ہوں تو وہ بچے جو آج سڑک پر بیٹھے ہیں تو اس وقت شاید ہمارے علاج کے لئے یہی ہوں تو خدارا ان کے لئے سوچیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ بھی شاید لندن چلے جائیں لیکن میں نے تو یہاں پر انہی سے علاج کرانا ہے اس لئے مہربانی کریں کہ اگر وہ 38۔ارب روپے مانگ رہے ہیں تو بے شک 38۔ارب روپے نہ دیں، آپ ان کو 18۔ارب روپے یا 15۔ارب روپے دے دیں لیکن میری آپ اور حکومت سے درخواست ہے کہ اس community کو سڑکوں سے اٹھائیں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! مجھے موقع دیجئے گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): میں details میں نہیں جانا چاہتا تھا، میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا اس ایک issue پر جو قائد حزب اختلاف راجہ صاحب اُٹھا رہے

ہیں یہ باتیں ان سے طے ہوئی ہیں کہ یکجا اتنا بڑا jump نہیں دے سکیں گے، یہ ان کی تجویز تھی جو میں نے قبول کر لی ہے کہ stagger کر کے 10 فیصد یا 15 فیصد اضافہ کر دیا جائے پھر اگلے بجٹ میں مزید 10 فیصد اضافہ کر دیا جائے جب تک ہم ان کے مطالبات کو پورا کر سکیں۔

جناب سپیکر: آپ کو ان کے ساتھ پوری ہمدردی ہے اس میں کوئی شک کی بات نہیں۔ جی، محترمہ سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہمدردی سے پیٹ نہیں بھرتے، کیا ہم ہمدردی سے بھوکے کو کھانا کھلا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کس point پر بول رہی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کیا ہمدردی سے روٹی خریدی جا سکتی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ بات مناسب نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

آپ تشریف رکھیں۔ جی، نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع عنایت فرمایا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بے شک ڈاکٹروں کا مسئلہ بھی بہت اہم ہے لیکن کل اس ملک میں جو کچھ ہوا، میرا خیال ہے کہ کل اس ملک کی تاریخ کا سیاہ ترین دِن تھا جب ہم نے ایک دفعہ پھر ثابت کیا کہ ہم ایک آزاد ملک نہیں ہیں، ہم امریکہ کے غلام ہیں۔ کل جس طرح اس ملک کی قومی غیرت کو مارا گیا، جس طرح ہمارے ضمیروں کو سُلایا گیا، ہم اس صوبے کے منتخب نمائندے ہیں اور ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اصل واقعہ کیا ہے؟ کس طرح ہماری قومی غیرت کو سُلا دیا گیا، کس طرح ہماری قومی غیرت کو مارا گیا؟ کل جو کچھ اس ملک کے لوگوں نے یہاں دیکھا ہے افریقہ کے چھوٹے سے چھوٹے ملک میں بھی اس طرح نہیں ہوتا۔ ایک شخص جس نے اس ملک کے بے گناہ شہریوں کو مار دیا اُسے اس طرح VVIP طریقے سے بغیر ٹاسک فورس، بغیر امیگریشن، بغیر کچھ پوچھے، نیا سوٹ پہنا کر پروٹوکول کے ساتھ اس ملک سے واپس بھیج دیا گیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

آج پھر ہمارے زخموں پر مزید نمک چھڑکا جا رہا ہے جب ہم اخباروں میں پڑھ رہے ہیں اور ٹی وی پر امریکی وزیر خارجہ کا یہ بیان سُن رہے ہیں کہ امریکہ نے یا ریمنڈ ڈیوس نے دیت ادا نہیں کی تو میں یہ

پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کون سی دیت تھی جو اس نے ادا نہیں کی یا یہ پیسے بھی ہم نے خود ادا کر کے ان کے غلام ہونے کا ایک اور ثبوت دیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

میرے خیال میں جو لوگ شیم شیم کے نعرے لگا رہے ہیں انہیں سب سے پہلے اپنا احتساب کرنا چاہئے، انہیں اپنے آپ سے یہ بات پوچھنی چاہئے کہ اس کے اندر ان لوگوں کا کتنا کردار ہے؟ انہیں آج کے اخبارات پڑھنے چاہئیں کہ کس طرح کسی نے اڑھائی کروڑ کی بجائے پانچ کروڑ روپے کرائے، وہ کون شخص تھا؟ میرا ضمیر ابھی اتنا نہیں سویا، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اصل واقعہ کیا ہے؟ میرا ضمیر اتنا نہیں سویا کہ اس ملک کے عوام کے ساتھ اتنی بڑی ناانصافی کی جائے، ہمیں بحیثیت قوم گالی نکالی جائے اور پوری دُنیا میں گالی دلوائی جائے، جو کچھ کل کیا گیا میں اس واقعہ کے خلاف واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے جاؤ، جاؤ کی نعرہ بازی)

میں تو جاؤں گا کیونکہ میرا ضمیر جاگا ہوا ہے۔ میں بے ضمیروں کی طرح صرف اپنے لیڈران کو خوش کرنے کے لئے شیم، شیم کے نعرے نہیں لگا سکتا۔ میں یہاں پر dictation نہیں لے کر آیا، میں میاں مٹھو کی طرح باتیں نہیں کر سکتا۔ میں سچ کو سچ کہوں گا، حق کو حق کہوں گا۔ بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب علی حیدر نور خان نیازی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: جناب ثناء اللہ خان مستی خیل صاحب آپ جائیں اور علی نور خان نیازی صاحب کو منا کر لائیں۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں نیازی صاحب کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی کہ ان کو احتجاج نہیں کرنا چاہئے تھا، پہلی دفعہ سامراج شریعت کے آگے جھکا ہے، قانون کی بالادستی ہوئی ہے۔ سڑکوں پر بھی احتجاج نہیں ہونا چاہئے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں کب سے بات کرنا چاہ رہی ہوں۔ آپ مجھے floor نہیں دے رہے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! نیازی صاحب کو بڑی تکلیف ہوئی ہے جبکہ مجھے بہت دُکھ ہوا ہے کہ یہ ساری کی ساری deal تو پنجاب حکومت نے کرائی ہے۔ علی حیدر نور خان نیازی جو کہہ رہے ہیں اگر ان میں غیرت ہے تو پنجاب حکومت کا ساتھ چھوڑ کر یہ ثابت کریں کہ وہ اس سلسلے میں امریکہ کے مخالف ہیں۔ اگر وہ ایم ایم اے کے ہیں تو بتائیں کہ ریمنڈ ڈیوس کے معاملے میں ایم ایم اے کی پالیسی کیا ہے؟ پنجاب حکومت نے جو deal کرائی ہے اس سلسلے میں یہ پنجاب حکومت کا ساتھ چھوڑ کر ثابت کریں کہ وہ پاکستان کی عوام کے ساتھ ہیں اور اُن مظلوموں کے ساتھ ہیں جن کے ساتھ یہ ظلم ہوا ہے۔

سوالات

(محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال محترمہ بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ میاں طارق محمود صاحب! اپنے سوال کا نمبر بولئے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 972 ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹا، لوٹا کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر۔ آرڈر۔ جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کا جواب پڑھ دیا جائے۔

ڈسٹرکٹ گجرات کے سات سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز کی فراہمی

*972: میاں طارق محمود: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے مراسلہ نمبر ایس او(اے ڈی پی) سی اے پی -2007-08/9 مورخہ 30۔ جولائی 2007 کے تحت ڈسٹرکٹ گجرات کے سات سکولوں کی اپ گریڈیشن کے بعد فنڈز فراہم کرنے کے لئے کہا گیا تھا؟

(ب) کیا ان سکولوں کے لئے فنڈز مختص کر دیئے گئے ہیں، اگر نہیں تو کب تک فنڈز مختص کر دیئے جائیں گے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے مراسلہ نمبر ایس او (اے ڈی پی) سی اے پی 9/08-2007 مورخہ 30۔ جولائی 2007 کے تحت ڈسٹرکٹ گجرات کے سات سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز فراہم کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔(نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) ان سکولوں کے لئے فنڈز مختص نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ تعلیم کو بذریعہ مراسلہ نمبر 2(447)آر او(ایجوکیشن)پی اینڈ ڈی/2007 مورخہ 11۔ اگست 2007 کو مذکورہ سکولوں کی اپ گریڈیشن کے متعلق وزیر اعلیٰ کے احکامات کی نقول مہیا کرنے کے لئے کہا تھا جو کہ 25۔اگست 2008 کو موصول ہوئی ہیں۔
نئی پالیسی برائے سال 09-2008 کے ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت محکمہ تعلیم (سکولز) کی صوابدید پر ترجیحی پروگرام کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔اگر محکمہ تعلیم (سکولز)ڈسٹرکٹ گجرات کے مذکورہ سات سکولوں کو ترجیحی پروگرام میں قابل عمل سمجھتا ہے اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو فنڈز فراہم کرنے کی سفارش کرتا ہے تو مذکورہ فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر !ان سکولوں کے لئے فنڈز مختص نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ تعلیم کو بذریعہ مراسلہ نمبر 2(447)آر او(ایجوکیشن)پی اینڈ ڈی/2007 مورخہ 11۔اگست 2007 کو مذکورہ سکولوں کی اپ گریڈیشن کے متعلق وزیر اعلیٰ کے احکامات کی نقول مہیا کرنے کے لئے کہا تھا جو کہ 25۔اگست 2008 کو موصول ہوئی ہیں۔ نئی پالیسی برائے سال 09-2008 کے ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت محکمہ تعلیم (سکولز) کی صوابدید پر ترجیحی پروگراموں کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔اگر محکمہ تعلیم (سکولز)ڈسٹرکٹ گجرات کے مذکورہ سات سکولوں کو ترجیحی پروگراموں میں قابل عمل سمجھتا ہے اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو فنڈز فراہم کرنے کی سفارش کرتا ہے تو مذکورہ فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اس پر کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر میرا جو سوال ہے یہ اس سے متعلقہ جواب نہیں ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا فنڈز فراہم کئے گئے ہیں یا نہیں ؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹا، لوٹا کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا یہ فنڈز فراہم کئے جائیں گے یا نہیں کئے جائیں گے ؟ بس یہ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! یہ 2007 کا سوال تھا اس کی بابت جواب بھی تب ہی کا تیار کیا گیا ہوا ہے لیکن ان سات سکولوں کے لئے فنڈز مختص کئے جا چکے ہیں اور 2007 میں ضلع گجرات حلقہ پی پی۔113 میں سات سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے کہا گیا تھا۔ اب تک سات سکولوں کو 28.906 ملین روپے جاری بھی کر دیئے گئے ہیں اور ان میں سے بیشتر سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور باقیوں پر کام جاری ہے۔ اب تک اس پر تقریباً 18 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ سکول مکمل کر دیئے جائیں گے ؟ منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ کیا یہ فنڈز جاری کر دیئے جائیں گے اور یہ سکول مکمل کر لئے جائیں گے ؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹا، لوٹا کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please. Order please.

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل): جی، ہاں۔ جناب سپیکر! تمام کے تمام سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ جتنی ان کی ڈیمانڈ تھی اس کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان کی تمام تر demands پوری کی جائیں گی اور تمام ترقیاتی کاموں کا procedure مکمل کیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کو میری آواز آ رہی ہے یا نہیں ؟ اس دِن تو آ رہی تھی جب آپ ہاتھ جوڑ کر کہہ رہے تھے کہ خاموش ہو جائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب! اگلا سوال آپ کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہ رہی تھی آپ نے سوال dispose of کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال dispose of ہو گیا ہے۔ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب! اپنے سوال کا نمبر بولئے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: سوال نمبر 1015 ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

صوبہ میں محکمہ آئی ٹی کا قیام و دیگر تفصیلات

*1015: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا محکمہ کب قائم ہوا اس کے آج تک کتنے دفاتر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) لاہور میں اس وقت اس محکمہ کے کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم کئے گئے ہیں ان میں منظور شدہ اسامیوں اور خالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت صوبہ کے دیگر شہروں میں بھی اس محکمہ کے دفاتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کس شہر میں اور کب تک، اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس محکمہ میں زیادہ تر افراد کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا ہے، اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت کنٹریکٹ پر رکھے گئے ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس محکمہ میں خالی اسامیوں پر بھی بھرتی کرنے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) صوبہ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا محکمہ 2001-09-01 کو قائم ہوا۔اس کا آج تک ایک ہی دفتر قائم کیا گیا ہے۔

(ب) لاہور میں اس وقت اس محکمہ کا کوئی اور دفتر نہ ہے۔تاہم ضلعی حکومتوں کے آرڈیننس کے تحت ہر ضلع میں ضلعی رابطہ افسران کے ماتحت ای ڈی او (آئی ٹی) کی اسامی موجود ہے، جن کا تبادلہ وتقرری تاہم محکمہ ہذا کرتا ہے۔

(ج) کیونکہ تمام ضلعی حکومتوں میں ای ڈی او (آئی ٹی) کی اسامی موجود ہے لہذا مزید دفاتر قائم کرنے کی فی الحال ضرورت نہ ہے۔

(د) انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ میں ایس اینڈ جی اے ڈی، عارضی (ایس این ای)اور پراجیکٹ اسامیاں موجود ہیں۔ایس اینڈ جی اے ڈی کی اسامیوں پر بھرتی کئے گئے ملازمین ریگولر ہیں جبکہ ایس این ای اور پراجیکٹ اسامیوں پر حکومتی کنٹریکٹ اپوائنٹمنٹ پالیسی کے مطابق کنٹریکٹ پر بھرتی کی جاتی ہے۔پراجیکٹ اسامیاں پراجیکٹ مکمل ہونے پر ختم ہو جاتی ہیں لہذا ملازمین کو مستقل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ بھرتیاں عارضی اور فقط/پراجیکٹ اسامیوں پر کی گئی ہوتی ہیں۔کنٹریکٹ پر رکھے گئے ملازمین کو مستقل کرنے کی فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

(ہ) انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پراجیکٹ اسامیاں پُر کرنے کے لئے مورخہ 29-07-08 کو اشتہار دیا جا چکا ہے، دوسری عارضی (ایس این ای)اسامیاں پُر کرنے پر حکومتی پابندی ہے، پابندی اٹھنے کے بعد یہ اسامیاں پر کی جا سکیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! آپ مجھے تو ضمنی سوال کرنے کا موقع نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال کہاں ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! کیا جس کا سوال ہو صرف وہی ضمنی سوال پوچھ سکتا ہے، ہم اس ایوان کے ممبر نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، اس طرح تو مناسب نہیں ہے۔ چیمہ صاحب! آپ ضمنی سوال تو کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: آپ بڑی عجیب روایات قائم کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ایسے نہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! اگر مجھے بات کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی تو پھر میں واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہ کریں۔ محترمہ سیمل کامران اور چودھری ظہیر الدین خان! آپ ان کو منا کر لے آئیں۔ چیمہ صاحب! آپ بات کریں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب والا! آپ مجھے بھی بات کرنے کا موقع نہیں دے رہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اعجاز شفیع صاحب کل بھی اسمبلی کی ایک میٹنگ میں موجود تھے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میرا آپ سے وعدہ ہے، جونہی وہ حاضر ہوں گے آپ کی بات کا جواب لے کر دوں گا۔ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب آپ اپنا ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! آپ Chair کی بات پر عمل کروائیں۔ وہ اسمبلی کی meetings میں موجود ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا اسمبلی کی meetings سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب وہ House میں آئیں گے تو ان کو جواب دینا پڑے گا۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ! آپ کی مہربانی ہے، آپ تشریف رکھیں اور اس بات کو جانے دیں۔ چودھری صاحب! آپ ضمنی سوال کریں وقفہ سوالات کا وقت ختم ہونے والا ہے۔ (قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! House in order ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ ابھی انہوں نے فرمایا ہے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا محکمہ ایسا ہے جس کی جدت موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق سامنے آرہی

ہے۔اس سلسلے میں مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ EDO(IT) کی ایک اسامی رکھی گئی ہے لیکن ضلعی سطح پر اس کے دفاتر ہیں اور نہ ہی نچلی سطح کا سٹاف ہے۔یہاں تک کہ project کے تحت ان اسامیوں کو رکھا جا رہا ہے یعنی ابھی تک ان کو regular نہیں کیا گیا۔یہ بتایا جائے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے محکمے کی افادیت کیا ہے،ان کو regular کیوں نہیں کیا جا رہا اور project کے تحت کیوں چلایا جا رہا ہے جبکہ ہر تقریر میں ان کے وزراء اور وزیر اعلیٰ اس کی افادیت کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ہر چیز کو computerized کر رہے ہیں۔یہاں تک کہ محکمہ مال کو بھی ہم آئی ٹی کے حوالے کر رہے ہیں لیکن آج اس سوال کے جواب سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس محکمے کو صرف دکھاوے کے لئے رکھا گیا ہے۔مجھے یہ بتایا جائے کہ ان اسامیوں کو کب تک project سے نکال کر مستقل کیا جائے گا اور ضلعی سطح پر دفاتر قائم کئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی،بتایا جائے کہ کب تک ان اسامیوں کو مستقل کیا جائے گا؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر اٹھارھویں ترمیم کے بعد یہ محکمہ dissolve ہوا ہے۔ پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں EDO(IT) کی اسامی موجود ہے اور وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ معزز ممبر نے جہاں تک اداروں کی بات کی ہے کہ اداروں کو strengthen کرنے کے لئے IT Department کو فعال کردار ادا کرنے کی ضرورت تھی۔ تمام محکموں میں IT سے concerned ہمارے تمام officers موجود ہیں۔revenue کا محکمہ ہو یا کوئی اور تمام میں افسران موجود ہیں جو ان محکموں کو computerized کر رہے ہیں اور جیسا کہ revenue سے concerning بات کی گئی تمام محکموں کو computerized کیا جا رہا ہے اور IT کے تقاضوں کو پورا کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل): جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چولستان کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*967: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چولستان کا علاقہ کتنے رقبے پر محیط ہے نیز اس کی آبادی کیا ہے؟

(ب) چولستان میں زیر کاشت رقبہ کتنا ہے، کیا حکومت چولستان میں فصلوں کی کاشت اور ان کو سیراب کرنے اور پانی کی قلت کو دور کرنے کے لئے کسی جامع منصوبہ بندی پر غور کر رہی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے تحت بجٹ 09-2008 میں واٹر سپلائی کی کل کتنی سکیموں کے لئے رقم مختص کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) چولستان کا کل رقبہ 6655360 ایکڑ ہے جس میں مختلف سکیم ہائے کے تحت 283631 ایکڑ رقبہ تقسیم ہو چکا ہے نیز اس کی آبادی 0.155 ملین ہے-

(ب) چولستان میں اس وقت 94893 ایکڑ رقبہ کاشتہ ہے- علاقہ چولستان بہاول پور ڈویژن کے تینوں اضلاع میں واقع ہے جہاں نہری نظام موجود ہے جس میں فلڈ سیزن میں زیادہ پانی ہونے کی صورت میں چولستانیوں کو ½2 ماہ فلڈ واٹر مہیا کیا جاتا ہے- سابقہ حکومت نے ضلع بہاول پور کے لئے 250 کیوسک زائد پانی مہیا کیا تھا- اب موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے حالیہ دورہ مورخہ 17-12-2008 کو تحصیل لیاقت پور کے لئے 250 کیوسک پانی عباسیہ لنک کینال سے دینے کا وعدہ کیا ہے-

(ج) تفصیل برائے ملاحظہ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

پنجاب میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی تفصیلات

*1920: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Federal Bureau Survey of Statistics کے مطابق پنجاب میں 32.97 فیصد لوگ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور ہر روز ساڑھے بارہ ہزار پاکستانی below poverty line جا رہے ہیں؟

(ب) صوبے میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی سب سے زیادہ تعداد کس ضلع میں رہائش پذیر ہے اور حکومت نے ان کی حالت بہتر بنانے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے، خصوصاً تعلیم اور صحت سیکٹر میں؟

(ج) کیا پنجاب کے اضلاع میں غریب لوگوں کے لئے تمام شہری سہولتوں سے مزین کوئی بستی / بستیاں بنانے کا پروگرام زیر غور ہے، اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پنجاب کی سطح پر غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی تازہ ترین تفصیلات کی عدم موجودگی کی وجہ سے 32.97 فیصد غربت کی تصدیق ممکن نہیں، وفاقی ادارہ شماریات نے PSLM سروے کئے ہیں۔ جن کی بنیاد پر پاکستان اقتصادی سروے 08-2007 میں غربت کے متعلق اعداد و شمار ملکی سطح پر اندازاً 22.3 فیصد برائے سال 06-2005 ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی سب سے زیادہ تعداد جنوبی اضلاع میں رہائش پذیر ہے۔ ان اضلاع میں سے ضلع راجن پور میں غربت کا تناسب سب سے زیادہ ہے۔ ان اضلاع کی بہتری کے لئے Punjab Poor District Program شروع کیا جا رہا ہے جس کے تحت غریبوں کو صحت اور تعلیم کی سہولیات کے ساتھ ساتھ روزگار کے مواقع بھی فراہم کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ضلع راجن پور میں صحت کے شعبہ میں مالی سال 09-2008 کے دوران مندرجہ ذیل منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔

1- کڈنی سنٹر کے قیام کے لئے چار کمپیوٹرائزڈ ہیموڈائیلاسزر مشینوں اور واٹر ٹریٹمنٹ سسٹم کی فراہمی، اس سلسلے میں 12 لاکھ 60 ہزار روپے کے فنڈز جاری کئے جا چکے ہیں بلکہ تنصیب کے لئے ٹینڈر بھی منظور کئے جا چکے ہیں۔

-2 ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت بنیادی صحت یونٹوں اور دیہی مراکز صحت میں صحت کی موجود سہولیات میں بہتری اور فوری فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے چار کروڑ28لاکھ 57ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں جن پر کام جاری ہے۔

تعلیم کے شعبہ میں مالی سال09-2008 کے دوران ضلع راجن پور میں مندرجہ ذیل منصوبوں کے لئے دو کروڑ58لاکھ مختص کئے گئے ہیں۔

-1 دیہی علاقوں میں لڑکیوں کی پرائمری تعلیم کے فروغ کے لئے 64لاکھ 54ہزار مختص کئے گئے ہیں۔

-2 تعلیم بالغاں اور غیر رسمی تعلیم کے مراکز قائم کرنے کے لئے ایک کروڑ93لاکھ 55ہزار مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) غریب لوگوں کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کے Pro–poor initiative پروگرام کے مطابق پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی نے صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں سات نئی ہاؤسنگ کالونیاں تعمیر کرنے کا پروگرام ترتیب دیا ہے۔جن کے لئے جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے اوران کی موزونیت کے بارے میں جانچ پڑتال کی جارہی ہے۔ سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

-1	قصور	50ایکڑ
-2	پسرور	50ایکڑ
-3	جھنگ	72ایکڑ
-4	ہارون آباد	75ایکڑ
-5	چشتیاں	50ایکڑ
-6	ساہیوال	40ایکڑ
-7	قائد آباد و خوشاب	50ایکڑ

مندرجہ بالا سکیموں کی حتمی منظوری کے بعد3مرلہ کے 11225پلاٹ فراہم ہوسکیں گے اور سکیمیں تیار ہونے کے بعد پلاٹ مروجہ پالیسی کے مطابق بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کئے جائیں گے۔

اس کے علاوہ حکومت پنجاب غربت کے خاتمے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے:-

-1 پیشہ ورانہ کالجوں میں غریب طلبا کے لئے وظیفہ کی سکیم

-2 غریب بیواؤں کے لئے قرضہ جات کی معافی

-3 کم آمدنی والوں کے لئے ہاؤسنگ سکیم

4- صحت عامہ کے لئے بیمہ پالیسی
5- چھوٹے قرضہ جات کی سکیم
6- بڑے شہروں میں پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت / رعایت
7- ٹریکٹر سکیم کے لئے مالی اعانت
8- گردہ کے مراکز
9- کم درجہ کے پولیس ملازموں کے لئے کارکردگی کی بنیاد پر اعانت
10- اساتذہ کے لئے کارکردگی کی بنیاد پر سہولتیں / فوائد
11- مویشیوں کی بہتری کے لئے اقدامات

ضلع سرگودھا کی نامکمل سڑکوں کی تعمیر

*2006: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں درج ذیل سڑکات کی تعمیر منظور کی گئی تھی؟

1- تعمیر و امپرو ومنٹ سڑک بھاگٹانوالہ (23-الف جنوبی) تا 29 جھال جنوبی معہ لنک لالو والی تا 29 جھال ہمراہ منٹھ لک مائنر ملانے سڑک مانگنی دریا براستہ موضع دریا-
2- تعمیر سڑک از 23 جنوبی تا ملانے سڑک آبادی کریم داد گجر
3- تعمیر دورویہ سڑک مین بازار بھاگٹانوالہ-
4- تعمیر سڑک 133 جنوبی تا 128 جنوبی براستہ 131 جنوبی تا 127 جنوبی-
5- تعمیر سڑک از 130 جنوبی تا 50 جنوبی
6- تعمیر سڑک از سلانوالی 119 جنوبی روڈ 128 جنوبی روڈ تا 139 جنوبی و ملانے سرگودھا بڑانہ روڈ-
7- تعمیر ہیڈسٹرین برج بالمقابل ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا-

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان سڑکوں کی تعمیر کی منظوری محکمہ پی اینڈ ڈی نے دے دی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سڑکیں اے ڈی پی سال 08-2007 میں شامل تھیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو 30- جون 2008 تک ان پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہر سڑک کی تفصیل کیا ہے اور کتنا کام ہوا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ان سڑکوں کو unfunded قرار دیا گیا ہے اور سال 09-2008 میں ان کی تکمیل کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا جارہا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ شاہرات پراونشل سرگودھا نے ان سڑکوں کے لئے فنڈز کا مطالبہ کیا ہوا ہے اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے؟

(ز) کیا حکومت ان نامکمل سڑکوں کو مکمل کرنے کے لئے مطلوبہ فنڈز 09-2008 میں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔ان سڑکوں کی منظوری DDSC محکمہ مواصلات و تعمیرات کے دائرہ اختیار میں آتی ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ مواصلات و تعمیرات نے ان سڑکوں کو unfunded قرار دے کر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں فنڈز کے لئے بھیجا ہے جو کہ عنقریب صوبائی سکروٹنی کمیٹی کی میٹنگ میں پیش کی جائیں گی اور میٹنگ کے فیصلے کے مطابق عملدرآمد ہوگا۔

(و) ۔ایضاً۔

(ز) ۔ایضاً۔

پی پی۔113 اور 115 گجرات کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام کی تفصیلات

*2589: میاں طارق محمود: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔113 اور 115 گجرات میں سال 08۔2007 کے دوران کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام کے تحت کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے تھے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ج) کتنے منصوبوں پر کام فنڈز فراہم نہ کرنے کی بناء پر بند پڑا ہے؟

(د) جن منصوبوں پر کام فنڈز نہ ہونے کی بناء پر بند ہے کیا حکومت ان کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پی پی-113 اور پی پی-115 گجرات سال 08-2007 کے دوران کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام کے تحت 27 منصوبہ جات شروع کئے گئے-یہ منصوبے تعمیر گلیاں و نالیاں اور نالہ جات پر مشتمل ہیں-ان کا کل تخمینہ لاگت 87.000 ملین روپے ہے-

(ب) تمام منصوبے زیر تکمیل ہیں-

(ج) سب منصوبہ جات پر فنڈز کی عدم ادائیگی کی بناپر کام بند تھا-

(د) حکومت پنجاب نے لیٹر نمبر FD (W&M)1-31/2008-2009/278 مورخہ 16-02-2009 کو ان منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے فنڈز ضلعی حکومت کو مہیا کر دیئے ہیں اور اب ان منصوبہ جات پر کام شروع ہو جائے گا-

مزید برآں کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام، ضلع گجرات کی سکیموں کی تفصیل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

پنجاب میں آئی ٹی کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4028: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں آئی ٹی کے کل کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) پنجاب میں آئی ٹی کے دفاتر کہاں کہاں پر قائم ہیں؟

(ج) پنجاب میں محکمہ آئی ٹی نے اپنے قیام سے لیکر اب تک عوام کو سہولیات دینے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پنجاب میں آئی ٹی کے کل دو دفاتر ہیں جو کہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ ہیں-اس کے علاوہ ہر ضلع میں EDO-IT کا ایک دفتر موجود ہے-

(ب) پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ ایوان اقبال ایجرٹن روڈ پر جب کہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ ماڈل ٹاؤن میں واقع ہے تاہم ہر ضلع میں EDO-IT کا ایک دفتر قائم ہے جو کہ ڈی سی او کے ماتحت کام کرتا ہے-

(ج) آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف دی پنجاب 2001 میں بنایا گیا اور اس ڈیپارٹمنٹ میں عوام کو سہولیات پہنچانے کے لئے بہت سے کام کئے گئے ہیں۔ اس محکمہ کی تخلیق میں صوبہ پنجاب میں E-governance تک پہنچنے کی سوچ کارفرما تھی تاکہ حکومت پنجاب کی محکمہ جاتی اور غیر محکمہ جاتی صلاحیتوں کو عوام تک پہنچانے کے لئے زیادہ بہتر طور پر استعمال کیا جا سکے۔ یہ محکمہ مندرجہ ذیل مقاصد کے تحت بنایا گیا۔

-1 حکومت اداروں میں کام کرنے کے لئے I.T.enabled ماحول بنانا اور I.T.culture کو فروغ دینا۔

-2 تمام stakeholders کو یکجا کر کے ان کی مدد سے تمام محکموں کی ضروریات کی نشاندہی کرنا۔

-3 ان پراجیکٹس کو زیادہ اہمیت دے کر مکمل کرنا جن میں دوسرے محکمے یا ضلعی حکومتیں شامل ہیں۔

-4 system کو combine کرنے کی ضروریات کو سمجھنا، معیارات میں موافقت لانا، Public Key infrastructure (PKI) کی ترقی، ڈیٹا کی سکیورٹی کو یقینی بنانا۔
آرکائیوز اور ڈیٹا ویئر ہاؤسز بنانا اور سوسائٹی میں آن لائن سروس کلچر کا انقلاب لانا۔

آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر ملکی (بیرون ملک) ٹریننگ کے لئے افسران کا نامزد کرنے کا طریق کار و میرٹ کی تفصیلات

*4191: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ہر سال گریڈ 16 اور اوپر کے ملازمین کو غیر ملکی ٹریننگ کے لئے نامزد کر کے ان کے نام وفاقی حکومت کو بھجواتی ہے؟

(ب) سال 2007، 2008 اور 2009 کے دوران کتنے ملازمین کو غیر ملکی ٹریننگ کے لئے نامزد کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور محکمہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان افسران کو نامزد کرنے کا طریق کار، criteria اور میرٹ کیا ہے، تفصیلاً بتائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں۔

(ب) سال08-2007اور2009 میں999ملازمین کو غیر ملکی ٹریننگ کے لئے نامزد کیا گیا جس کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) غیر ملکی ٹریننگ کورسز وفاقی حکومت سے موصول ہونے پر محکمہ پی اینڈڈی اسے:۔

(1) متعلقہ محکمہ /ادارے کو برائے موزوں نامزدگی بھیج دیتا ہے۔

(2) اپنی ویب سائٹ پر بھی آویزاں کر دیتا ہے کہ کوئی بھی مطلوبہ اہلیت کا حامل سرکاری ملازم اپنا کیس محکمہ کی وساطت سے پی اینڈڈی کو بھجوائے۔

متعلقہ محکمہ /ادارہ سے مناسب نامزدگی موصول ہونے پر ضروری جانچ پڑتال کے بعد صوبائی سپیشل سلیکشن بورڈ کی باقاعدہ میٹنگ یا سرکولیشن کے ذریعہ بورڈ کے ممبران کے سامنے پیش کیا جاتا ہے بورڈ کی منظوری کے بعد وفاقی حکومت کو نامزدگی کی اطلاع دی جاتی ہے تاہم اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ بیرون ملک ٹریننگ کے لئے حتمی منظوری وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

نامزدگی کرتے وقت مندرجہ ذیل معیار(criteria) / میرٹ کا خیال رکھا جاتا ہے۔

- نامزد آفیسر کے خلاف کوئی محکمانہ /انسدادرشوت ستانی کی انکوائری نہ ہو۔
- نامزد آفیسر اپنے کیڈر میں سینئر ہو۔
- نامزد آفیسر کی آخری تین سال کی سالانہ خفیہ رپورٹ ٹھیک ہو۔
- نامزد آفیسر غیر ملکی تربیت کی مقررہ کردہ شرائط پر پورا اترتا ہو۔
- نامزد آفیسر غیر ملکی تربیت کے لئے مطلوبہ عمر کی حدود میں ہو۔
- نامزد آفیسر کی تعلیم / تجربہ /تعیناتی غیر ملکی تربیت سے متعلقہ ہو

لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4340: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں ان میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان اداروں میں محکمہ کی کتنی گاڑیاں ہیں اور وہ کن مقاصد کے لئے استعمال ہو رہی ہیں علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان اداروں میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا کیا کام ہو رہے ہیں 10-2009 کے لئے مزید کون کون سے پراجیکٹ کی تیاری ہو رہی ہے، آگاہ فرمائیں؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع قصور میں آئی ٹی کا دفتر و دیگر تفصیلات

*4341: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں آئی ٹی کا دفتر کہاں واقع ہے؟

(ب) متذکرہ دفتر میں کتنے ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ ضلع کے لئے 10-2009 میں کتنے فنڈز رکھے گئے اور ان فنڈز سے کون کون سے نئے پراجیکٹ شروع کئے گئے؟

(د) مذکورہ ضلع میں آئی ٹی کے لئے اب تک جو اقدامات اٹھائے گئے، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) ڈی سی او کمپلیکس قصور میں واقع ہے۔

(ب) 10افراد

(ج) ضلع قصور کے لئے سال 10-2009 کے لئے بشمول تنخواہ ملازمین -/3,53,000روپے اور غیر ترقیاتی فنڈ -/1626000روپے کے فنڈ رکھے گئے ہیں۔

(د) یہ کہ ضلع قصور میں اب تک آئی ٹی کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل پراجیکٹس روبہ عمل آگئے ہیں۔

نمبر شمار	پراجیکٹ	تفصیل
-1	کمپیوٹرائزڈ ڈومیسائل کا اجراء	ضلع قصور میں تقریباً 16000 کمپیوٹرائزڈ ڈومیسائل اب تک جاری ہو چکے ہیں۔
2	موٹر ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم	اس پروگرام کے ذریعے گاڑیوں کے کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹ جاری کئے جا رہے ہیں۔
3	فوڈ سپورٹ پروگرام	ضلع قصور میں فوڈ سپورٹ پروگرام کے ذریعے تمام مستحقین کا اندراج ہو چکا ہے اور جو مستحقین ماہانہ اس سکیم کے ذریعے پیسے وصول کر رہے ہیں ان کی تعداد 55ہزار سے زائد ہے۔

4	آٹومیشن آف ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ	یہ ایک ویب پروگرام ہے جس میں 24 گھنٹے کسانوں اور سٹاک ہولڈرز کے لئے زمینوں، ادویات اور کھاد وغیرہ کے متعلق معلومات ہیں۔
5	بیسک کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام فار گورنمنٹ ایمپلائز	اس پروگرام کے تحت تقریباً 150 آفیسرز اور گورنمنٹ ملازمین تربیت لے چکے ہیں۔
6	آٹومیشن آف بیت المال کمیٹیز	یہ ایک ویب پروگرام ہے جس کے ذریعے درخواست گزار آسانی سے اپنی درخواست مالی امداد کے لئے جمع کرا سکتا ہے۔
7	کمپیوٹرائزیشن آف آرمز لائسنس	سافٹ ویئر کی ٹریننگ ہو چکی ہے اور سافٹ ویئر ایپلیکیشن کا انتظار ہے۔
8	سستی روٹی سکیم	ایک ویب تیار ہو چکی ہے جس کے ذریعے تندور مالکان اور آٹے کے تھیلوں وغیرہ کا ریکارڈ تیار کیا جا چکا ہے۔
9	کمپیوٹر کی کتب کی فراہمی	تمام سرکاری ملازمین کو کمپیوٹر کی معلوماتی کتب فراہم کر دی گئی ہیں۔
10	ہیومن ریسورس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم	اس پروگرام میں تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہیں، تعلیمی معلومات، سرکاری سرگرمیوں کی معلومات، چھٹیوں کی معلومات اپ لوڈ کی جا رہی ہیں۔
11	آفس کارڈ	تمام محکمہ جات کے تمام اہلکاران کو دفتری کارڈ کا اجرا جاری ہے۔
12	کمپیوٹرائزیشن آف ڈسٹرکٹ کورٹس	ایک ٹیکنیکل سروے رپورٹ گورنمنٹ آف دی پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دی گئی ہے۔
13	ڈیڈی کیٹڈ سیل (Dedicated Cell)	ضلع قصور میں ایک ڈیڈی کیٹڈ سیل پروگرام شروع ہو چکا ہے۔ جس میں ضلع قصور کے تمام ترقیاتی منصوبوں کی معلومات آن لائن موجود ہیں۔
14	ڈیڈی کیٹڈ آئی ٹی سیل	Net Working ایڈمنسٹریٹر (supervision) کا آئی ٹی سیل قائم کیا جا چکا ہے۔
15	Net Working ریسورسز کا قیام	TMA کے تمام دفاتر کو کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔
16	لوکل ایریا نیٹ ورکنگ اینڈ انٹرنیٹ کی سہولت	گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے لئے لوکل ایریا نیٹ ورکنگ کی فراہمی
17	رمضان سہولت	ضلع قصور میں سستے رمضان بازاروں کی تحصیل وائز subsidized اشیاء جن میں آٹا، چینی اور گھی کی رپورٹس کو حکومت پنجاب کی ویب سائٹ http://ramzansahult.punjab.gov.pk پر upload کیا جا تا رہا ہے۔
18	بجٹ	ضلع قصور کے لئے سال 10-2009 کے لئے بشمول تنخواہ ملازمین 1353000/- روپے اور غیر ترقیاتی فنڈ 1626000/- روپے ہیں۔
19	پنجاب پورٹل (Punjab Portal)	گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس کی معلومات کو عام لوگوں تک پہنچانے کے لئے یہ ویب سائٹ http://punjab.gov.pk تیار کی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان، ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*4445: میاں شفیع محمد: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی کے تحت سال 10۔2009 میں ضلع رحیم یار خان کے لئے کتنے فنڈز جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں درج بالا پروگرام کے تحت کون کون سے محکمہ جات میں کتنے ترقیاتی کام ہونے ہیں؟

(ج) درج بالا پروگرامز کے تحت ہونیوالے ترقیاتی کاموں کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے حکومت کون سے اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع رحیم یار خان کی ترقیاتی سکیموں کے لئے 10-2009 میں فور سیکٹرز پروگرام کے تحت 300 ملین روپے جبکہ پی ڈی پی کے تحت 104 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں۔

(ب) پی ڈی پی پر عملدرآمد محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ تمام ممبران صوبائی اسمبلی کی تجویز کردہ سکیموں پر منظوری کے بعد کام شروع کر دے گا۔اس پروگرام پر عملدرآمد کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب سے منظور شدہ گائیڈ لائنز جاری کی جا چکی ہیں۔ فور سیکٹر پروگرام کے تحت ضلع رحیم یار خان میں ترقیاتی سکیموں کے لئے مندرجہ ذیل محکمہ جات کی سکیموں کے لئے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں:۔

محکمہ سکول ایجوکیشن	محکمہ ہائر ایجوکیشن	محکمہ صحت	محکمہ پبلک ہیلتھ
138 ملین روپے	72 ملین روپے	30 ملین روپے	60 ملین روپے

مندرجہ بالا شعبہ جات میں سکیموں کی نشاندہی کے لئے تمام محکموں اور کمشنر صاحبان کو ضروری ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔اس پروگرام کے تحت ضلع رحیم یار خان میں سکیموں کی نشاندہی مکمل ہو چکی ہے اور سکیمیں منظوری کے مراحل طے کر چکی ہیں۔ بیشتر سکیموں کے ٹینڈر جاری کر دیئے گئے ہیں اور جلد ہی منظور شدہ سکیموں پر کام شروع ہو جائے گا۔

(ج) ترقیاتی کاموں کی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے حکومت پنجاب نے کمشنر صاحبان کو احکامات جاری کئے ہیں۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات ہر ماہ ان سکیموں پر عملدرآمد کی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے تمام کمشنر صاحبان اور متعلقہ محکمہ جات سے اجلاس منعقد کرتا ہے اور رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے ہدایت جاری کرتا ہے۔وزیراعلیٰ اور چیف سیکرٹری پنجاب بھی کمشنر صاحبان سے ہر ماہ اجلاس منعقد کرتے ہیں جن میں کاموں کی رفتار کا جائزہ لیا جاتا ہے اور ضروری احکامات دیئے جاتے ہیں تاکہ ترقیاتی کام مقررہ وقت پر مکمل ہو سکیں۔

ضلع جھنگ اور چنیوٹ میں میگا پراجیکٹ شروع کرنے کی تفصیلات

*4551: سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ حکومت کے قیام سے آج تک کون کون سے میگا پراجیکٹ کس کس ضلع میں شروع کئے گئے ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں، کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ب) ضلع جھنگ اور چنیوٹ میں کوئی میگا پراجیکٹ اس حکومت نے شروع کیا ہے تو اس کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) میگا پراجیکٹ کی نشاندہی اور منظوری کون دیتا ہے؟

(د) کیا حکومت لاہور کی طرح صوبہ کے دیگر ترقی پذیر اضلاع میں بھی میگا پراجیکٹ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) موجودہ حکومت کے قیام سے آج تک شروع کئے گئے اور مکمل شدہ پراجیکٹس کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع جھنگ میں شروع کئے گئے پراجیکٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	نام منصوبہ	کل لاگت
1-	جھنگ برانچ کینال کی بحالی	890ملین روپے
2-	جھنگ بائی پاس کی تعمیر (لمبائی 21کلومیٹر)	611ملین روپے

مزید برآں ضلع چنیوٹ چونکہ ایک نیا ضلع ہے اس کی تعمیر وترقی کے لئے سال رواں میں ایک جامع منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس کے لئے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے مورخہ 17-10-09 کو 500ملین روپے کی خطیر رقم مختص کر دی ہے۔اس منصوبہ میں شامل سکیموں پر مجاز اتھارٹی سے منظوری کے بعد جلد کام شروع ہو جائے گا۔

(ج) میگا پراجیکٹس کی نشاندہی متعلقہ محکمہ ضرورت کی بنیاد پر کرتا ہے جسے مجاز اتھارٹی سے منظوری کے بعد ترقیاتی بجٹ میں شامل کیا جاتا ہے اور اس کی منظوری صوبائی اسمبلی سے لی جاتی ہے۔

(د) جز(د) کا جواب جز(ج) میں دے دیا گیا ہے۔

محکمہ آئی ٹی کے قیام کے مقاصد ودیگر تفصیلات

*4558: ملک محمد عامر ڈوگر: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آئی ٹی نے گزشتہ چار سال میں پنجاب کے کتنے پرائیویٹ اور سرکاری اداروں کو آئی ٹی کے فروغ کے لئے سہولیات فراہم کیں ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ محکمہ کے آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا اغراض و مقاصد تھے اور ان کو حاصل کرنے کے لئے جو ٹارگٹ رکھا گیا تھا اس پر محکمہ پورا اترا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اگر ٹارگٹ کو پورا نہیں کیا جا رہا تو محکمہ پر کروڑوں اربوں روپے کیوں ضائع کئے جا رہے ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) گزشتہ چار سالوں میں محکمہ آئی ٹی کی جانب سے آئی ٹی کے فروغ کے لئے فراہم کی گئی سہولیات اور ان سے فائدہ اٹھانے والے سرکاری محکموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے آئی ٹی کے فروغ کے لئے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

1. Implement I T Policy/I T Action Plan in the province of Punjab.
2. Evaluate current rules and regulations of departments/ agencies of Government of the Punjab and identify those rules and policies that limit their ability to bring their services on to the internet.
3. Devise appropriate standards and safeguards for managing and securing electronic data and publish policies that define how data is collected, used, shared and retained in Government departments/ agencies.
4. Develop security policy for management of electronic data. Control of and liaison with District I T Departments.
5. Conduct campaign to inform citizens about the availability of and benefits from electronic data.

6. Collect & evaluate statistics to determine patterns for use of electronic data in the public sector.
7. Coordinate with the departments of Government of the Punjab to ensure that the web contents on official website of departments stay current.
8. Develop strategies for sharing common information by the departments of Government of the Punjab.
9. Coordinate activities among departments/ agencies and various levels of government for the smooth functioning of the Government.
10. Pre-qualify firms to provide I T consultancy, software development and I T products to the Government.
11. To coordinate with both public sector departments and private sector agencies in the field of information Technology.
12. Service matters of I T cadre both at Provincial and District level, except those entrusted to S&GAD.

محکمہ آئی ٹی اپنے ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے سر گرم عمل ہے۔

(ج) مندرجہ بالا جز(الف) کے جواب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ اپنے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے انتہائی تن دہی سے کام کر رہا ہے۔

سال 09-2008 میں آئی ٹی کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*4560: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کن کن اضلاع میں آئی ٹی کے دفاتر کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے ایسے اضلاع ہیں جہاں پر ابھی تک آئی ٹی کے دفاتر نہ ہیں؟

(ج) کیا حکومت ہر تحصیل سطح پر آئی ٹی کے دفاتر قائم کرنے کو تیار ہے؟

(د) سال 09-2008 میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اس میں سے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی کاموں پر کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پنجاب کے ہر ضلع میں (EDO(IT کا ایک ایک دفتر موجود ہے جو کہ ڈی سی او کے ماتحت کام کر رہا ہے۔

(ب) ایسا کوئی ضلع نہیں جہاں (EDO(IT کا دفتر موجود نہ ہے۔

(ج) تاحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(د) 09-2008 میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے -/238,846,000 روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔ ترقیاتی کاموں پر -/130,237,000 روپے اور غیر ترقیاتی کاموں پر -/52,608,000 روپے اخراجات کئے گئے۔

آئی ٹی کے دفاتر کا قیام، اغراض و مقاصد اور عملدرآمد کی تفصیل

*5029: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب کے کن کن اضلاع میں آئی ٹی کے دفاتر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے قائم کرنے کے مقاصد کیا تھے انکی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ مقاصد پر کس حد تک عملدرآمد کیا گیا، انکی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے ان دفاتر کے انچارج صاحبان کو آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا ٹارگٹ دیا گیا کیا اس ٹارگٹ کو achieve کیا گیا اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پنجاب کے ہر ضلع میں (EDO(I.T کا ایک دفتر قائم ہے جو کہ ڈی سی او کے ماتحت کام کرتا ہے۔

(ب) یہ دفاتر حکومت پنجاب کی طرف سے قائم کئے گئے اور ان کا مقصد پنجاب میں آئی ٹی کو فروغ دینا تھا۔

(ج) پنجاب میں آئی ٹی کے مندرجہ ذیل منصوبوں پر کام ہو چکا ہے:-

- فوڈ سپورٹ پروگرام
- گرین ٹریکٹر سکیم
- چیف سیکرٹری پٹیشن سیل
- چیف منسٹر زاوپن کچہری
- ویٹ پروکیورمنٹ پروگرام(Wheat Procurement Programme)
- ڈومیسائل مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
- موٹر ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
- آٹومیشن آف ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ
- بیسک کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام فار گورنمنٹ ملازمین
- آٹومیشن آف بیت المال کمیٹیز
- آرمز لائسنس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
- سستی روٹی سکیم
- کمپیوٹر کتب کی فراہمی
- ہیومن ریسورس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
- کمپیوٹرائزیشن آف ڈسٹرکٹ کورٹس
- ڈیڈی کیٹیڈ آئی ٹی سیل
- Net Workingریسور یسز کا قیام
- لوکل ایریا نیٹ ورکینگ اینڈ انٹرنیٹ کی سہولت
- رمضان سہولت
- ڈسکوری سنٹر کا قیام
- پنجاب انٹرنیٹ پراجیکٹ
- وزیراعلیٰ پنجاب کے پروگرام کے تحت سکولوں کو مہیا کردہ آئی ٹی لیبز کے کمپیوٹرز کی ویریفکیشن
- آئی ٹی انونٹری سسٹم برائے کمپیوٹرز اسیسریز
- ریونیو دستاویزات /پبلک لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزڈ رجسٹریشن
- ضلعی شکایات سیل
- ون ونڈو آپریشن سسٹم

- گورنمنٹ ملازمین کے سرکاری سطح پر ای میل ایڈریسز کی تخلیق
- ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے دفاتر کو ہارڈ ویئر کی فراہمی
- سول رجسٹریشن مینجمنٹ سسٹم(CRMS)
- میکنگ گورنمنٹ ورک(PIAU)
- کمپیوٹرائزیشن آف رجسٹریشن ڈیڈز
- Adopt A Tehsil Programme کے لئے تربیت کی فراہمی
- ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے دفاتر کو تکنیکی سہولیات کی فراہمی
- ڈاک، ڈائری اینڈ ڈسپیچ سافٹ ویئر
- یونین کونسل کی سطح پر سول رجسٹریشن مینجمنٹ سسٹم

(د) ان دفاتر کو حکومت پنجاب اور ضلعی حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً مختلف ٹارگٹ دیئے جاتے ہیں جن کو ترجیحی بنیادوں پر حاصل کیا جاتا ہے۔

میانوالی، آئی ٹی کے فروغ اور فنڈز سے متعلقہ تفصیل

*5030: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) سال 10-2009 میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے کتنے فنڈز رکھے گئے؟

(ج) مذکورہ سال میں پنجاب کے کتنے نئے اضلاع میں آئی ٹی کے دفاتر قائم کئے جارہے ہیں؟

(د) مذکورہ سال میں آئی ٹی میں کتنے ملازمین مزید بھرتی کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع میانوالی میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے کئے گئے اقدامات کی تفصیلات:۔

1. ضلع میانوالی میں آئی ٹی لیب، ڈی سی او کمپلیکس میں قائم کی گئی ہے علاوہ ازیں ضلع میانوالی میں محکمہ ایجوکیشن کے تحت مختلف سکولوں میں آئی ٹی لیبز قائم کی گئی ہیں۔

2. ڈی سی او، کمپلیکس کی آئی ٹی لیب میں مین سرور انسٹال کیا گیا ہے جس کو مختلف دفاتر ڈی سی او آفس، ای ڈی او آر آفس، ڈی او، آفس اور ضلع ناظم کے دفاتر کو بذریعہ نیٹ ورکنگ ڈی سی او کمپلیکس کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ تحصیل عیسیٰ خیل، تحصیل پپلاں کے تمام دفاتر کو مین سروس کے ساتھ منسلک کرنے کا اہتمام کیا جانا ہے۔

3. ضلع میں بنیادی کمپیوٹر کی ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا ہے اور مختلف اوقات میں سرکاری ملازمین کو بنیادی کمپیوٹر ٹریننگ دی گئی ہے۔
4. ضلع میں فوڈ سپورٹ پروگرام کا ڈیٹا آئی ٹی لیب ڈی سی او کمپلیکس کے ذریعے اپ لوڈ کیا گیا۔ اس کے علاوہ رمضان سہولت پیکج اور شوگر سیل پر بھی کام آئی ٹی لیب کے ذریعے کیا گیا۔
5. چیف سیکرٹری کمپلینٹ سیل آئی ٹی لیب میں قائم کیا گیا ہے۔
6. ضلع میانوالی میں موجودہ حکومت پنجاب کے تمام دفاتر کے ملازمین کا مکمل ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے پر کام جاری ہے۔

(ب)

1- ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر کو درج ذیل بجٹ / فنڈ 10-2009 فراہم کیا گیا ہے۔

آفیسرز اور ملازمین کی تنخواہ	-/1480710 روپے
دیگر اخراجات	-/282000 روپے

2- سسٹم / نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر کو درج ذیل بجٹ / فنڈ 10-2009 فراہم کیا گیا ہے۔

آفیسرز اور ملازمین کی تنخواہ	-/240000 روپے
دیگر اخراجات	-/170000 روپے

(ج) پنجاب کے ہر ضلع میں EDO(I.T) کا ایک دفتر پہلے سے موجود ہے جو کہ ڈی سی او کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی طرف سے پنجاب میں نئے دفاتر کھولنے کی فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(د) ضلع میانوالی میں EDO(I.T) آفس میں سسٹم نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر (SNA)، پرسنل اسسٹنٹ (BS-15) اور جونیئر کلرک (BS-07) کی اسامیاں خالی ہیں جن کو پُر کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

لاہور-گلبرگ III میں پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا قیام و دیگر تفصیلات

*5050: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گلبرگ-III لاہور میں واقع پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کس ایکٹ کے تحت معرض وجود میں آیا؟ اس کی اہمیت اور تشکیل کیا ہے کیا کوئی بورڈ اسکا انتظام چلاتا ہے اس کے سربراہ کا عہدہ کیا ہے اور کس سال یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوٹ نے اہم معاشی مسائل پر آج تک تحقیق کر کے حکومت کو کیا رپورٹ پیش کی ہے؟

(ج) کیا ادارہ کی سفارشات پر حکومت نے عملدرآمد کیا ہے اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ گلبرگ-III لاہور سے اپنی نئی تعمیر شدہ عمارت واقع 48 سوک سنٹر جوہر ٹاؤن لاہور میں جولائی 2004 سے منتقل ہو چکا ہے۔یہ ادارہ پنجاب بورڈ آف اکنامک انکوائری کے نام سے 1919 میں معرض وجود میں آیا اس کی تشکیل نو 1980 میں پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ آرڈیننس 1980 (Annexure-I ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) کے تحت محکمہ پی اینڈ ڈی کے ایک خود مختار ادارے کے طور پر عمل میں آئی۔اس ادارے کا سربراہ ڈائریکٹر کہلاتا ہے اور اس کا انتظام وانصرام بورڈ آف ڈائریکٹرز کی زیر نگرانی چلایا جاتا ہے جس کا سربراہ چیئرمین پی اینڈ ڈی بورڈ پنجاب اور اس کے ممبران میں سیکرٹری محکمہ خزانہ، سیکرٹری پی اینڈ ڈی، سیکرٹری زراعت، سیکرٹری صنعت، سیکرٹری تعلیم، چیف اکانومسٹ پی اینڈ ڈی اور ادارہ ہذا کا ڈائریکٹر شامل ہیں۔علاوہ ازیں تین نان آفیشل ممبران ہیں جن کی نامزدگی حکومت پنجاب تین سال کے لئے کرتی ہے۔جہاں تک اس انسٹیٹیوٹ کی اہمیت کا تعلق ہے یہ ادارہ پاکستان میں معاشی تحقیق کے اداروں میں سب سے پرانا ادارہ ہے۔

اس ادارے کے اہم فرائض (functions) درج ذیل ہیں:-

1- صوبائی معاشی اور سماجی مسائل سے متعلق تحقیق کرنا اور ریسرچ سٹڈیز کی رپورٹ جاری کر کے حکومت کو پیش کرنا۔

2- اہم معاشی پہلوؤں پر تحقیقاتی کام سرانجام دینا مثلاً Project Evaluation، Impact Assessment اور Third Party Validation وغیرہ وغیرہ۔

3- حکومت کو مختلف معاشی مسائل سے متعلق اکنامک پالیسیز کے بارے مشاورت اور سفارشات فراہم کرنا۔

4- اکنامک ریسرچ کے شعبے میں مختلف قومی اور بین الاقوامی اداروں کو معاونت اور تعاون فراہم کرنا۔

5- اہم معاشی مسائل پر سیمینارز اور ورکشاپس کا انعقاد

(ب) ادارہ ہذا میں آج تک صوبے اور ملک کے اہم معاشی اور سماجی پہلوؤں پر 400 کے قریب تحقیقاتی ریسرچ سٹڈیز اور 20 سے زائد مقالہ جات شائع کر چکا ہے۔(Annexure-II) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)ان رپورٹس کی کاپیاں مختلف حکومتی اداروں کو ارسال کی جاتی رہی ہیں۔علاوہ ازیں آج کل متعدد تحقیقاتی سٹڈیز پر بھی کام ہو رہا ہے۔

(ج) ادارہ ہذا کی 13 اہم تحقیقاتی سٹڈیز کے نتائج اور سفارشات کو حکومت نے اپنی معاشی پالیسیوں کی منصوبہ بندی کرتے وقت استعمال کیا ہے(Annexure-III)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔

ضلع سرگودھا۔محکمہ کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5151: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے کتنے ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں، تفصیل ادارہ وائز بتائیں؟

(ج) ان اداروں کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں سے فیس کتنی وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) ان اداروں میں کس کس field میں تعلیم دی جاتی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کوئی تعلیمی ادارہ کام نہ کرتا ہے کیونکہ آئی ٹی کی تربیت دینے والے تعلیمی ادارے محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے۔

(ب) چونکہ ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کوئی تعلیمی ادارہ کام نہ کرتا ہے اس لئے اعداد و شمار نہیں دیئے جا سکتے۔

(ج) چونکہ ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کوئی تعلیمی ادارہ کام نہ کرتا ہے اس لئے اعداد و شمار نہیں دیئے جا سکتے۔

(د) چونکہ ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کوئی تعلیمی ادارہ کام نہ کرتا ہے اس لئے اعداد و شمار نہیں دیئے جا سکتے۔

(ہ) چونکہ ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کوئی تعلیمی ادارہ کام نہ کرتا ہے اس لئے اعداد و شمار نہیں دیئے جا سکتے۔

شعبہ شماریات پنجاب میں آفسٹ مشین آپریٹرز کی اسامیوں کی اپ گریڈیشن

*5158: سید محمد رفیع الدین بخاری: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے اکثر کلیریکل اسامیوں کو اپ گریڈ کر دیا ہے؟

(ب) کیا حکومت شعبہ شماریات پنجاب میں آفسٹ مشین آپریٹرز کی اسامیاں بھی اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) یہ درست ہے۔ حکومت پنجاب، محکمہ خزانہ کی جانب سے اس ضمن میں جاری کردہ چٹھی مورخہ 10-09-2007 کی فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شعبہ شماریات پنجاب میں مشین آپریٹر کی اسامیاں بنیادی پے سکیل نمبر 8 میں ہیں ان اسامیوں پر بھرتی کے لئے مندرجہ ذیل محکمانہ قواعد ہیں:-

"خواندہ جو کہ اردو اور انگریزی پڑھ سکتا ہو مع کم از کم ایک سال آفسٹ ڈپلیکیٹنگ مشین چلانے کا تجربہ یا کم از کم دو سال سائیکلو اسٹائلنگ اور ٹریڈل مشین چلانے کا تجربہ"

دیگر محکموں میں اس اسامی کا سکیل 8 سے کم ہے (فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

اندریں صورت شعبہ شماریات پنجاب میں آفسٹ آپریٹر کے لئے بنیادی پے سکیل نمبر 8 ہی مناسب ہے لہذا حکومت پنجاب شعبہ شماریات ان اسامیوں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

ای گورنمنٹ پراجیکٹ کے تحت عوام کو آن لائن سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*5664: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ای گورنمنٹ پراجیکٹ کے تحت، عوام کو آن لائن سہولیات مہیا کرنے کے لئے امریکہ کی مائیکروسافٹ کارپوریشن کے ساتھ معاہدہ کر رہی ہے؟

(ب) ان آن لائن سروسز کے لئے پہلے مرحلے میں کون کون سے محکموں کا انتخاب کیا گیا ہے اور کیا ان محکموں میں محکمہ تعلیم شامل ہے؟

(ج) کیا مائیکروسافٹ کو اس سلسلے میں لاہور میں دفتر کی جگہ فراہم کر دی گئی ہے اور کیا حکومت مستقبل میں کچھ اور محکموں کو بھی اس سکیم میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں۔یہ درست ہے۔

(ب) ان آن لائن سروسز کے لئے پہلے مرحلے میں داخلہ، تعلیم، صحت، زراعت اور حیوانات کے محکموں کو شامل کیا گیا ہے۔

(ج) مائیکروسافٹ کو حکومت کی جانب سے جگہ کی فراہمی نہیں کی گئی اور حکومت مستقبل میں اور بھی محکموں کو اس سکیم میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ، آئی۔ٹی کے لئے بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*5769: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کو سال 2008-09 اور 2009-10 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) اس ضلع میں گریڈ وار کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کارکردگی کیسی رہی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع گوجرانوالہ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کو سال 2008-09 اور 2009-10 کے دوران بالترتیب -/1090000 روپے اور -/1370000 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) اس ضلع میں گریڈ 15، (PA) کی ایک اسامی خالی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کارکردگی بہت بہتر رہی ہے اور محکمہ ہذا نے صوبائی حکومت کی مندرجہ ذیل پراجیکٹ مکمل کرنے میں معاونت کی:-

- ❖ موٹر ٹرانسپورٹ انفارمیشن سسٹم(MTMIS)
- ❖ بیت المال مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم(BMIS)
- ❖ ڈومیسائل ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن
- ❖ بیسک آئی ٹی ٹریننگ
- ❖ فائل ٹریکنگ سسٹم (برائے ہیومن ریسورس مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ)
- ❖ پنجاب انٹرنیٹ
- ❖ چیف سیکرٹری کمپلینٹ سیل /ڈیٹا کنٹرول روم کمپلینٹ ٹریکنگ سسٹم
- ❖ چیف منسٹرز فوڈ سٹیمپ سکیم

مندرجہ ذیل پراجیکٹ جاری ہیں:۔

- ❖ پنجاب ویب پورٹل
- ❖ کمپیوٹرائزیشن آف آرمز لائسنسنگ
- ❖ ہیومن ریسورس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
- ❖ انفارمیشن آٹومیشن ایگریکلچر

پنجاب میں شروع کئے گئے میگا پراجیکٹس کی تفصیلات

*6199: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال2008 سے آج تک صوبے میں چند میگا پراجیکٹ بنائے گئے اگر ہاں تو کب اور کہاں، نیز منصوبے کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) حکومت سال10۔2009 کے دوران صوبہ پنجاب میں کن mega projects پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) حکومت نے سال09-2008 میں صوبہ پنجاب میں جن میگا پراجیکٹس کا آغاز کیا ان کی مکمل تفصیلات منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) حکومت نے سال10-2009 میں صوبہ پنجاب میں جن میگا پراجیکٹس کا آغاز کیا ان کی مکمل تفصیلات منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع سیالکوٹ، محکمہ آئی ٹی کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6727: رانا آصف محمود: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس محکمہ کا سال 09-2008 اور 10-2009 کا کل بجٹ ضلع ھذا کا کتنا تھا؟

(ج) کتنی رقم سے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے منصوبہ جات مکمل کئے گئے؟

(د) ان دو سالوں کے دوران کتنے افراد کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم دی گئی؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں کل 09 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) کل بجٹ سال 2008-09 3286000/- روپے

کل بجٹ سال 2009-10 2074000/- روپے

(ج) کوئی نہیں۔ صرف صوبائی حکومت کے مکمل کردہ منصوبہ جات کو چلایا جا رہا ہے۔

(د) کوئی نہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم دینا محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ذمہ داری نہیں ہے۔

محکمہ پی اینڈ ڈی کے شماریات آفیسرز کی ترقی کا مسئلہ

*7262: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شعبہ شماریات محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی بورڈ کا ذیلی شعبہ ہے اور اس کے شماریات آفیسرز کو بی ایس 17 دیا جاتا ہے عرصہ 18 تا 20 سال بعد بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر ترقی دے کر سکیل 17 ہی دیا جاتا ہے، صرف۔/150 روپے بطور سپیشل پے اضافی تنخواہ دی جاتی ہے اور ایسا پچھلے کئی سالوں سے ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کے دیگر محکمہ جات میں جہاں کہیں بھی مذکورہ صورتحال تھی یا افسران کی ترقی کا بنیادی حق سلب کیا جا رہا تھا اسے درست کر لیا گیا ہے اور افسران باقاعدہ سکیل 17 سے 18، 19 اور 20 میں ترقی پا رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ترقی کے بنیادی حق سے محروم ہونے والے مذکورہ افسران کو ان کا ترقی کا بنیادی حق سکیل 17 سے 18 دینے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) درست ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے تاہم برائے وضاحت عرض ہے کہ حکومت پنجاب شعبہ شماریات، محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات ریکروٹمنٹ رولز کی رو سے افسر شماریات کو سکیل 17 سے بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر سکیل 17 میں ہی ترقی دی جاتی ہے اور ترقی پانے والے افسران صرف -/150 روپے ماہانہ بطور سپیشل پے کے مستحق ہوتے ہیں تاہم یہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر بعد ازاں باقاعدہ سکیل 17 سے 18، 19 اور 20 میں ترقی پاتے ہیں۔
یہ کہنا کہ ان افسران کے ترقی کرنے کے مواقع نہیں ہیں درست نہ ہے۔

(ج) -ایضاً-

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب والا! میں عرض کرنا چاہتی ہوں، میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! میں آپ کے حکم کے مطابق گیا اور میں نے محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ سے request کی اور وہ تشریف لے آئیں۔ میں ان کے grievances آپ تک پہنچاتا ہوں۔ Advisory Committee میں یہ بات طے شدہ ہے کہ تین منٹ ہر سوال میں دیئے جائیں گے۔ اگر اس پارٹی کا ممبر موجود نہیں ہے تو اس کا دوسرا ساتھی on his or her behalf سوال کر سکتا ہے۔ اگر اس پارٹی کے بندوں کو اعتراض نہیں تو کوئی دوسری پارٹی کا ممبر بھی وہ سوال کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے کب روکا ہے؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! آپ میری گزارش سن لیں۔ Smooth running کے لئے three minutes per question کی جو شرط ہے اس کو expire نہ کیا کریں اور تین منٹ میں جتنے بھی ضمنی سوال ہو سکتے ہیں کرنے دیا کریں۔

جناب سپیکر: یہ ضروری ہے۔ جی، محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! آپ لوٹوں کو ٹائم دینے کی بجائے ممبران کو ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے floor ان کو دیا ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب والا! جو بات میں اس وقت کرنا چاہتی تھی شاید اب ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی مہربانی آپ نے مجھے ٹائم دیا لیکن اس کا اب وقت نہیں ہے۔ میں آپ سے request کرتی ہوں کہ اب اس پر بات کرنا پرانے گڑھوں کو اکھاڑنے کے مترادف ہے پھر کبھی موقع آیا تو میں بات کروں گی۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب ہم Call Attention Notices کو take up کرتے ہیں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب والا! میرا ضلع شیخوپورہ ہے۔ لاہور میں تو بہت سارے تفریحی مقامات ہیں اور خواتین کے لئے بھی ہیں لیکن ضلع شیخوپورہ میں صرف ایک لیڈیز کلب تھا جہاں پر پورے ضلع کی معزز خواتین، یہاں تک کہ DCO اور ACO کی بیگمات بھی جاتی تھیں۔ وہاں پر exhibitions ہوتی تھیں، قرآن خوانی ہوتی تھی، مختلف قسم کے functions ہوتے تھے۔ پچھلے دنوں ایم این اے جاوید لطیف صاحب جن کو اور کوئی اچھا کام تو آتا نہیں ہے۔۔۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری معزز ممبر محترمہ سامیہ امجد کو chest pain ہو رہی ہے۔ وزیر قانون صاحب اگر اجازت دے دیں تو میں اپنی تحریک ایک منٹ کے بعد پیش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ تو اب شوکت بسراء صاحب پر ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میں عرض کر رہی تھی کہ یہ لیڈیز کلب کسی سڑک پر موجود نہیں تھا لیکن جاوید لطیف صاحب نے وہ سارے کا سارا گروا دیا ہے جس کی وجہ سے وہاں پر خواتین احتجاج کر رہی ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ درخواست کروں گی کہ جاوید لطیف صاحب کو تھوڑی سی لگام ڈالیں کہ بغیر وجہ کے وہ جہاں چاہتے ہیں پنگا لے لیتے ہیں۔ اگر تو وہ کلب کسی سڑک پر ہوتا پھر تو وہ ضرور گراتے لیکن وہ کلب بالکل ایک سائیڈ پر ہے جس سے نہ تو کسی گزرنے والے کو تکلیف تھی، صرف یہ تھا کہ پورے ضلع کی خواتین مہینے میں چار دفعہ وہاں پر بیٹھتی تھیں۔ مختلف موضوعات پر بات چیت ہو جاتی تھی، وہاں پر exhibitions ہوتی تھیں، قرآن خوانی ہو

جاتی تھی لیکن جاوید لطیف صاحب نے یہ کلب کیوں گرایا ہے؟ میں اس کی وضاحت وزیر قانون صاحب سے چاہوں گی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! وضاحت فرمادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سے پہلے تو یہ معاملہ میرے notice میں نہیں ہے، محترمہ نے جس صاحب کے بارے میں بات کی ہے میں ان سے معلوم کر کے ان کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب! ایک منٹ کے لئے آ جائیں پھر چلے جانا۔ شوکت بسراء صاحب! موجود ہیں؟

معزز ممبران: On his behalf کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: On his behalf نہیں ہو سکتا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: ہماری ایک خاتون faint ہو گئی ہیں، چودھری صاحب ادھر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔ میں بھی جا کر ان کو دیکھتا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ بھی پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔ جی، بولیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1920 بہت important ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ پنجاب میں غربت سے نیچے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ Question Hour is over now آپ یہ بات اس وقت کرتے جب وقفہ سوالات تھا۔ This is not fair. I am sorry for that اگر آپ نے ضرور بات کرنی ہی ہے تو پھر ادھر ادھر کی کوئی اور کر لیں۔ آپ ویسے کوئی بات کر لیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! پھر میرے اس reference کو کارروائی سے expunge کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نے جو سوال نمبر بولا ہے اسے کارروائی سے حذف کر دیا جائے تاکہ یہ پوائنٹ آف آرڈر in order ہی نہ ہو۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے۔ اب آپ بات کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ انجم صفدر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ آپ کی مہربانی، تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کی proceedings کے ایک document میں ہے کہ پنجاب میں سب سے زیادہ غربت۔۔۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میجر صاحب! ایک منٹ۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ محترمہ بڑی دیر سے بات کرنا چاہ رہی ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکر ہے کہ آپ کو بھی کسی کا احساس ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ دیکھ لیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے آپ کی بات سنی ہی نہیں ہے I could not listen you.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: آپ نے target کر لیا ہے لیکن مجھے خاموش کرانا اتنی آسان بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے، آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ میں کبھی ایسا دل میں نہیں رکھتا۔ آپ کی مرضی ہے جو بھی سوچ رکھیں لیکن میری سوچ ایسی نہیں ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صاحب ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کے ساتھ ہسپتال گئے ہیں لہذا ان کا یہ توجہ دلاؤ نوٹس کل تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! اب اس کا کیا کریں، اسے dispose of کریں یا اس کے بارے میں کیا کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب اگلا توجہ دلاؤ نوٹس take up ہو یہ اس دن کے لئے pending ہو سکتا ہے لیکن rules کے مطابق کل تک کے لئے pending نہیں ہو سکتا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! کل تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ توجہ دلاؤ نوٹس کا ٹائم ہے اور میری مجبوری ہے کہ میں نے rules کے مطابق چلنا ہے۔ یہ کل کے لئے pending نہیں ہو سکتا۔ جی، محترمہ! آپ فرمائیں!

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! جب راجہ ریاض صاحب اور میرے بھائی چودھری ظہیر صاحب ڈاکٹروں کے issue پر بات کر رہے تھے تو میں اس وقت ان کی بات کی تائید کرنا چاہتی تھی اور آپ کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی تھی کہ پاکستان اور بالخصوص پنجاب کے 70 فیصد لوگ جو دیہات میں رہائش پذیر ہیں وہ پہلے ہی صحت کی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں لیکن اس وقت جو ڈاکٹروں کا issue ہے کیا یہ آپ کے علم میں نہیں ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں ڈاکٹر ملک سے باہر جا رہے ہیں اور جو باہر ڈاکٹر ہڑتالی کیمپ لگا کر بیٹھے ہیں یہ بھی ہم میں سے ہی ہیں، یہ ہمارے بچے ہیں؟---

جناب سپیکر: محترمہ! یہ بات ہو چکی ہے۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں ایک منٹ بات کرنا چاہتی ہوں آپ سے استدعا ہے کہ آپ میرا مائیک بند نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں ایوان کی نمائندہ ہوں اور جس سیٹ پر آپ بیٹھے ہیں اس سیٹ پر میرے والد آٹھ سال بیٹھے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ آپ میرا مائیک بند نہیں کریں گے اور مجھے بات مکمل کرنے دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس issue پر دونوں اطراف سے مکمل طور پر بات ہو چکی ہے اور اس پر کمیٹی بھی بن چکی ہے۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر!۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز ایسے نہ کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ان کا مائیک کھولیں۔

جناب سپیکر: کیسے کھولیں؟ میں نے انہیں floor دیا ہے اور ان کی بات سن لی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ کو جو الفاظ پسند نہ ہوں انہیں حذف کر دیں لیکن مائیک بند نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، آپ اس میں وکالت نہ کریں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: نہیں تو جیسے وزیر اعلیٰ صاحب بھٹو صاحب کی نقل کرتے ہیں ہم بھی مائیک ادھر ادھر کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ مجھے دھمکیاں نہ دیں۔ میجر صاحب! Carry on please

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا کہ پنجاب اسمبلی کو دی گئی information کے مطابق اس وقت پنجاب میں سب سے زیادہ غربت جنوبی علاقوں میں پائی جاتی ہے اور اس میں سب سے زیادہ غربت جہاں لوگ below poverty line رہ رہے ہیں وہ راجن پور کے اندر رہ رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں جو غربت کا مسئلہ ہے وہ وہاں پر sense of deprivation پیدا کر رہا ہے اور ہم لوگ جو پنجاب کے center and north میں رہتے ہیں ان پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ ہم ان کا استحصال کر رہے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس document میں پنجاب اسمبلی کو جو information دی گئی ہے اگر یہ اطلاع درست ہے تو پھر وہاں کے لوگ یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ان کے لئے سرائیکی صوبہ بنایا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: میجر صاحب! بڑی مہربانی۔ چودھری صاحب! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: ہم پاکستان مسلم لیگ (ق) اور پاکستان پیپلز پارٹی سرائیکی صوبہ کی حمایت کرتے ہیں اور انشاء اللہ اگلے الیکشن میں یہ ہمارے منشور کا حصہ ہو گا لیکن میں مسلم لیگ (ن) کو یہ دعوت دوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی -چودھری صاحب! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات مکمل کرنے کی اجازت دیجئے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں پہلے Call Attention Notices لے لیں۔ پھر میں آپ کو floor دے دوں گا۔
محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! پہلے مجھے بات مکمل کرنے دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے بات کر رہی تھیں؟
محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ جلدی سے اپنی بات wind up کر لیں۔
محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! اس معزز ایوان کی کارروائی پر روزانہ کروڑوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے اور ایک ہفتے سے ڈاکٹروں کا discuss issue ہو رہا ہے لیکن میں اپنے حکومتی ممبران اور معزز بھائی رانا ثناء اللہ صاحب جو قانون کو بھی بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی روزانہ کی کارروائی پر اربوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے ان کی توجہ اس اہم issue کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ آپ آج ہی ہمیں اس پر ٹائم دیں کہ کب تک اور کتنے دنوں میں ڈاکٹروں کے مسئلے کو resolve کرتے ہیں؟ Thank you so much
جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں سپیکر صاحب نے اس پر already ہاؤس کی کمیٹی بنا دی ہوئی ہے کل بھی مذاکرات ہوتے رہے ہیں اور وہ کمیٹی آج بھی مذاکرات کر رہی ہے۔
محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ میری گزارش سن لیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔
محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ان مذاکرات میں PMA کو بھی شامل کیا جائے۔
میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ میں ساتھ business بھی چلا لوں پھر سب کو floor دیتا ہوں۔
میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ کہا گیا ہے کہ اجلاس کی کارروائی چلانے پر اتنے خرچ ہوتے ہیں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انڈیا کی پارلیمنٹ پر بھی اسی طرح کے کچھ

intellectuals جنہیں میں pseudo intellectuals کہتا ہوں نے اعتراضات اٹھائے تھے کہ پارلیمنٹ کے ایک ممبر پر اتنا خرچ ہوتا ہے، اس کی گاڑی پر اتنا خرچ ہوتا ہے، اس کو ریلوے کے vouchers ملتے ہیں۔میں عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ پنجاب اسمبلی یا کوئی بھی اسمبلی لوگوں کو اکٹھا کرنے کا بہت اچھا forum ہے۔جواہر لعل نہرو جو انڈیا کے وزیر اعظم رہے ہیں انہوں نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ اگر لوک سبھا کو چلانے کے لئے مجھے اپنی دھوتی بھی بیچنا پڑی تو میں بیچ دوں گا اور میں کہتا ہوں کہ India is being kept together by the choice of democracy انڈیا کو اکٹھا رکھنے کا باعث ہندی فلم، انگلش، ٹرین اور سب سے زیادہ پارلیمنٹ ہے۔ پنجاب ابھی تک ٹھیک چل رہا ہے۔یہاں لوگ اپنے جذبات vent out کر سکتے ہیں۔لہذا ہمارے معزز ممبران کو اس calculation میں پڑ کر ان جعلی دانشوروں کو support نہیں کرنا چاہئے کہ پنجاب اسمبلی پر اتنا خرچ ہو رہا ہے۔یہ خرچہ پنجاب کو اکٹھا رکھنے، پنجاب کی غریب عوام کی آواز یہاں اٹھانے پر خرچ ہو رہا ہے لہذا اس پر ہمیں pseudo intellectuals کی campaign میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔میری معزز ممبران سے گزارش ہے کہ ہمیں ہاؤس کے decorum کا خیال رکھنا چاہئے۔جب ایک معزز ممبر بات کر رہا ہو تو پھر دوسرے ممبران کو اپنی باری کا انتظار کرنا چاہئے۔دیکھیں! اس ہاؤس کے اندر ہم جو روایات قائم کرتے ہیں ان کو پاکستان، پنجاب کے عوام بلکہ پوری دنیا دیکھ رہی ہوتی ہے۔خاص طور پر جب Chair بات کر رہی ہو تو معزز ممبران کو بیٹھ جانا چاہئے اس لئے آپ سب حضرات مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ Call Attention Notices کو take up کرنے کے بعد میں آپ سب کو floor دوں گا۔

آج پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 686 چودھری ظہیر الدین خان صاحب کی طرف سے ہے۔

جی، چودھری صاحب!

لاہور۔ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر خاتون کی ہلاکت ودیگر تفصیلات

چودھری ظہیرالدین خان: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ مورخہ 14۔مارچ2011،ایک نیوز چینل کی خبر کے مطابق ظفر علی روڈ گلبرگ لاہور میں دوران ڈکیتی ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے ایک شخص بلال کی بیوی کو نہایت بے دردی سے قتل کر دیا اور اسے شدید زخمی کر دیا جو کہ تاحال موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ اس بہیمانہ واردات پر گلبرگ کے تاجروں نے شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیاہے کہ ملزمان کو24 گھنٹے کے اندر گرفتار کیا جائے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ پولیس نے ملزمان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیرقانون صاحب!

وزیرقانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ بلال زاہد جو کہ محکمہ پولیس میں بطور سپاہی فرائض سرانجام دے رہا ہے اپنی بیوی کے ہمراہ موٹر سائیکل پر13/14۔مارچ کی درمیانی شب رات 12 بجے کے قریب جارہا تھا کہ نامعلوم دو کس ملزمان نے اسے gun point پر روکا،سڑک کی side پر لگایا اور زیورات چھیننے لگے۔بلال زاہد کی مزاحمت پر ملزمان نے فائرنگ کر دی،ایک فائر اس کی بیوی کو لگا اور دوسرا فائر بلال زاہد کے پیٹ پر لگا۔اس کی بیوی مسماۃ عروج موقع پر ہی جاں بحق ہو گئی جبکہ بلال زاہد سروسز ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

(ب) جی ہاں!یہ درست ہے کہ واردات کے بعد ملزمان کی گرفتاری کے لئے گلبرگ کے تاجران نے احتجاج کیا۔

(ج) یہ واردات ہونے پر مقدمہ نمبر202/11بتاریخ14-3-2011 بجرم302/394ت پ تھانہ غالب مارکیٹ درج رجسٹر ہوا جس کی تفتیش انچارج investigation کے علاوہ سی آئی اے بھی عمل میں لارہی ہے اور مضروب سے چھینے گئے موبائل فون پر آئی ایم ای آئی کے ذریعے observation لگائی جاچکی ہے۔مقدمہ ہذامیں ملوث نامعلوم ملزمان کو trace کر کے انشاءاللہ تعالیٰ جلد چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اس حوالے سے میں دو ضمنی سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ street crime اور ڈکیتی کی وارداتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔ اس حوالے سے بہت کم cases report ہوتے ہیں، جتنے cases report ہوتے ہیں اس سے کہیں زیادہ تعداد میں یہ وارداتیں ہو رہی ہیں۔ وزیر قانون صاحب مجھے reported cases میں سے گرفتاری کی percentage بتادیں، پنجاب میں پچھلے دو ماہ کے دوران reported cases کی percentage of arrest کتنی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صاحب نے جو بات پوچھی ہے یہ off hand تو میرے علم میں نہیں، میں محکمہ سے یہ information collect کر کے ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! Rule-66 کے تحت آپ اسی سوال کے بارے میں ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں۔ آپ ماشاء اللہ خود ایک senior parliamentarian ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! رانا صاحب نے information مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے اور میں نے ان کی بات کو تسلیم کر لیا ہے۔ ویسے Rule-66 یہ بھی کہتا ہے کہ منسٹر صاحبان ہاؤس میں تیاری کر کے آیا کریں بہر حال میں نے رانا صاحب کی بات کو تسلیم کر لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! Rule-66 اس بارے میں ہے کہ آپ جو توجہ دلاؤ نوٹس دیتے ہیں اس کی وضاحت کے لئے ضمنی سوال پوچھا جا سکتا ہے جبکہ آپ نے تو بالکل مختلف سوال پوچھا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کا کہا ہوا judgement اور حکم مانتا ہوں۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ پنجاب پولیس بہت سے pressures میں ہے کیا ان pressures کو off کرنے کے لئے انتظامی طور پر street crime and security کے لئے کوئی علیحدہ نظام رائج کرنے کا ارادہ ہے، کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسا منصوبہ ہے کہ ڈکیتی، قتل کی وارداتوں کی روک تھام اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے پولیس کا ایک علیحدہ segment قائم کر دیا جائے جو کہ اس چیز کا ذمہ دار ہو؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم چودھری صاحب نے بڑی valid observation دی ہے۔ یہ درست ہے کہ law enforcing agency کے طور پر پولیس پر

pressures ہیں۔ان میں سب سے بڑا pressure دہشت گردی کی وارداتوں کا ہے کیونکہ ابتدائی طور پر پولیس دہشت گردی کی counter force کے طور پر design نہیں ہوئی لیکن بد قسمتی سے ملک اس وقت دہشت گردی کا شکار ہے اور پولیس ہی وہ main front line agency ہے جو کہ دہشتگردی کے معاملے کو face کر رہی ہے اس سلسلے میں پولیس کے بہت سے جوانوں اور افسروں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور زخمی بھی ہوئے ہیں۔پولیس پر سب سے بڑا pressure دہشت گردی کا ہے اس لئے حکومت پنجاب کے زیر غور ایک منصوبہ Counter Terrorism Department قائم کرنے کا ہے۔یہ Counter Terrorism Department پولیس ہی کا حصہ ہوگا اور آئی جی پنجاب پولیس کے ماتحت کام کرے گا لیکن وہ دہشت گردی کے معاملات کو علیحدہ سے deal کرے گا۔میں سمجھتا ہوں کہ اس کے معرض وجود میں آنے سے باقی پولیس usual crimes کو بہتر انداز میں کنٹرول کرنے کے قابل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب شوکت محمود بسراء صاحب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس لئے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ہماری گزارش ہے کہ اس کو take up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، بسراء صاحب کی موجودگی کے بغیر یہ take up نہیں ہو سکتا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔پریس گیلری اس میں مدعی بنی ہوئی ہے لہذا اسے take up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن rules اس کی اجازت نہیں دیتے۔جب بسراء صاحب تشریف لائیں تو وہ اس کو دوبارہ move کر دیں ہم اس کو take up کر لیں گے۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: پوائنٹ آف آرڈر۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ as a special case اس کو take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ہم نے rules کو follow کرنا ہے۔آپ تشریف رکھیں۔کاہلوں صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں سرگودھا ڈویژن کے ایک بہت اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ سرگودھا ڈویژن میں گزشتہ ایک ماہ سے وکلاء strike پر ہیں۔ ہفتے میں تین دن strike ہو رہی ہے جس کی وجہ سے پورے ڈویژن کے عوام بہت پریشان ہیں۔ یہ سرگودھا ڈویژن کے لوگوں کا ایک genuine مسئلہ ہے۔ یہ مطالبہ آج سے نہیں بلکہ قیام پاکستان کے وقت سے ہو رہا ہے کہ سرگودھا ڈویژن میں ہائی کورٹ کا بنچ قائم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاہلوں صاحب! میری عرض سن لیں۔ یہ بات آپ تیسری مرتبہ on the floor of the House پوائنٹ آف آرڈر پر کہہ رہے ہیں۔ ہم سب irrespective of parties اس ہاؤس کے members ہیں۔ اس ہاؤس کے decorum کا خیال رکھنا اور اس کے rules کو follow کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ بلا تخصیص پارٹی یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس ہاؤس کے rules پر عمل کریں۔ اگر آپ کا یہ مسئلہ بہت serious ہے تو اس حوالے سے کوئی تحریک التوائے کار یا قرارداد لے کر آئیں تاکہ ہاؤس کی طرف سے اس بارے میں کوئی فیصلہ ہو سکے۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر repetition کی اجازت نہیں دوں گا۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے ایک Resolution پیش کی تھی جو کہ اجلاس adjourn ہونے کی وجہ سے lapse ہو گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ دوبارہ نئی Resolution دے دیں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! یہ ایک بنیادی مسئلہ ہے اور وہاں پر وکلاء ایک مہینے سے strike پر ہیں لیکن حکومت پنجاب کی طرف سے آج تک کوئی action نہیں لیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ This is no point of order. آپ اس پر کوئی تحریک التوائے کار یا قرارداد لے کر آئیں۔ جی، جتوئی صاحب!

سردار شہزادر سول خان جتوئی: جناب سپیکر! آج سے تین چار ماہ پہلے اس ایوان میں ایک معزز ممبر نے سیکرٹری کوآپریٹو کے بارے میں ایک بات کہی تھی جس پر ہمارے سپیکر صاحب نے ان کو اپنے چیمبر میں بلایا۔ چیمبر میں سیکرٹری کوآپریٹو سے بات کی گئی تو اس نے سپیکر صاحب سے وعدہ کیا کہ within three months میں آپ کا یہ کام کر دوں گا۔ تین ماہ کے بعد جب سپیکر صاحب نے

سیکرٹری کوآپریٹو سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے آگے سے کہا کہ مجھے ایک ایسے بندے نے یہ کام کرنے سے روکا ہے جسے اس ایوان نے منتخب نہیں کیا۔ اسے خیراتی منسٹر بنایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کون سے منسٹر کی بات کر رہے ہیں؟

سردار شہزاد رسول خان جتوئی: جناب سپیکر! خیراتی منسٹر جس کا نام راجہ اشفاق سرور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جتوئی صاحب! میں آپ کی تصحیح کر دوں کہ Co-operative Department تو ملک ندیم کامران صاحب کے پاس ہے، ملک ندیم کامران صاحب اس محکمہ کے وزیر ہیں۔

سردار شہزاد رسول خان جتوئی: جناب سپیکر! میں وہی بتا رہا تھا۔ میری بات تو سنی جائے۔ جس کا charge ہمارے منسٹر ندیم کامران صاحب کے پاس ہے۔ اس ایوان نے ہمارے سپیکر کو بلا مقابلہ منتخب کیا اور سیکرٹری کوآپریٹو اپنا promise بھول گئے، یہ ہمارے اس معزز ایوان کی توہین ہے لہذا سیکرٹری کوآپریٹو کو یہاں بلا کر پوچھا جائے کہ اُس نے وہ وعدہ پورا کیوں نہیں کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ آپ ندیم کامران صاحب سے مل کر اس معاملے کو discuss کر لیں۔

سردار شہزادرسول خان جتوئی: یہ بات جناب سپیکر کے ساتھ اُن کے چیمبر میں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی ندیم کامران صاحب کو apprise کر دیں ناں۔ اُس کے بعد اس پر ایوان نے جو action لینا ہو گا وہ بالکل لے گا۔

سردار شہزاد رسول خان جتوئی: جناب سپیکر! سیکرٹری کوآپریٹو نے جناب سپیکر کے ساتھ جو promise کیا اُسے پورا کیوں نہیں کیا گیا؟ اُس سیکرٹری نے جناب سپیکر کے ساتھ کیا گیا promise پورا نہ کر کے اس ایوان کی تذلیل کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جتوئی صاحب! آپ ماشاء اللہ ہمارے young member ہیں، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو آپ اس پر تحریک استحقاق دے دیں کیونکہ اس پر point of order سے سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہونا میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ ابھی honourable minister کے ساتھ بیٹھ کر اس پر انہیں apprise کریں اس کے بعد جو مناسب ہو گا ہم اس پر کارروائی کریں گے۔ میں نے ندیم کامران صاحب سے کہہ دیا ہے، آپ اُن سے مل لیں۔ جی، محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! مجھے شیخوپورہ سے ابھی فون آیا ہے اور میں نے تھوڑی دیر پہلے لاء منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض بھی کی تھی کہ شیخوپورہ میں ایک لیڈیز کلب ہے جہاں پر اس وقت جناب جاوید لطیف صاحب باقاعدہ اسلحہ کے ساتھ موجود ہیں اور اُن کی یہ عادت ہے کہ وہ ہمیشہ اسلحہ لہراتے ہوئے سڑکوں پر گھومتے ہیں۔ انہوں نے اُس لیڈیز کلب کا تمام سامان باہر پھینکوا دیا ہے اور بلڈوزر کے ساتھ اُس کلب کی بلڈنگ کو گرا رہے ہیں۔ یہ خواتین کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے کیونکہ ضلع شیخوپورہ میں عورتوں کے اکٹھے ہو کر بیٹھنے کی صرف یہی ایک جگہ ہے تو میں لاء منسٹر صاحب سے عرض کروں گی کہ اگر اُن کے پاس اتنا ٹائم ہے تو ابھی جاوید لطیف صاحب کو فون کر دیں کہ فوری طور پر اس کلب کو گرانا بند کریں اور کم از کم خواتین پر رحم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! اس لیڈیز کلب کے حوالے سے جو بات سامنے آئی ہے اس کو آپ ذرا دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی اس کے حوالے سے عرض کیا ہے کہ میں Assembly Business سے فارغ ہوتے ہی اس معاملے کو attend کرتا ہوں اور جو بھی صورتحال ہے وہ میں محترمہ کی خدمت میں عرض کروں گا۔ ویسے یہ تو ممکن نہیں ہے کہ کوئی آدمی privately ایک بلڈنگ کو گرانا شروع کر دے۔ وہاں پر جو بھی complications ہیں میں وہاں سے معلوم کرنے کے بعد ہی محترمہ کو بتا سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ اس پر رپورٹ منگوا لیں کیونکہ محترمہ کی apprehension ہے کہ آپ کے رابطہ کرنے سے پہلے وہ بلڈنگ کہیں گر نہ جائے تو آپ کسی کو کہہ کر وہ رپورٹ منگوا لیں۔ محترمہ! لاء منسٹر صاحب ابھی رپورٹ منگوا لیتے ہیں اور اُس پر اگر کچھ ہو گا تو وہ دیکھ لیتے ہیں۔ جی، سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہمارے پورے ملک اور خصوصاً پنجاب میں مہنگائی اور بے روزگاری کا جو عالم ہے میں اس حوالے سے آپ سے ایک request کرنا چاہتی ہوں۔ حکومت یہاں پر اتوار بازار لگاتی ہے اور اتوار بازار لوگوں کو facilitate کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ میڈیا میں بھی یہ چیز رپورٹ ہو رہی ہے اور ہمارا personal experience بھی یہی ہے کہ وہاں پر لوگوں کو بالکل غیر معیاری چیزیں مہیا کی جاتی ہیں بلکہ وہاں پر کوئی check and balance نہیں ہے۔ مارکیٹ

کمیٹیوں کے اہلکاروں، سپروائزروں یا کوآرڈینیٹروں کے نام پر لوگ وہاں جا کر بھتہ وصول کرتے ہیں۔ مفت میں سبزیاں اور پھل وہاں سے لے جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مختلف چیزیں بیچنے کے لئے جو price list دی جاتی ہے اُس کو چیک کرنے والا کوئی نہیں ہوتا کیونکہ چیک کرنے والے وہاں پر خود facilitate ہو رہے ہوتے ہیں اور پورے ہفتے کے لئے سبزیاں، پھل اور دیگر چیزیں مفت میں اپنے گھروں کو لے کر جا رہے ہوتے ہیں تو کیا حکومت پنجاب عوام پر کوآرڈینیٹر نام کی بلا مسلط ہی رکھے گی، سستی روٹی کوآرڈینیٹر کھا گیا، فوڈ سٹیمپ کوآرڈینیٹر کھا گیا، گرین ٹریکٹر سکیم کوآرڈینیٹر کھا گیا تو کیا اب عوام کی سبزی اور دال بھی کوآرڈینیٹر کھا جائے گا، کیا یہ بھی انہی کے لئے ہے؟ تو خدا کے لئے غریب عوام کے بارے میں بھی سوچا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر اختر صاحب!

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! ڈاکٹروں کی ہڑتال کے حوالے سے جناب سپیکر نے ایک کمیٹی بنائی تھی میں نے اُس کمیٹی کی رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش کرنی تھی۔ جس دن ہماری کمیٹی کے ڈاکٹروں کے ساتھ مذاکرات ہونے تھے تو ڈاکٹر سامیہ امجد طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے چلی گئیں اور ڈاکٹر اسد اشرف بھی چلے گئے۔ صورتحال یہ ہے کہ ڈاکٹروں نے اس کمیٹی کے ساتھ مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک serious issue ہے کیونکہ ڈاکٹروں کو termination of services and show cause notices کا threat دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ڈاکٹر کافی annoyed ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ڈاکٹر cream of the Nation ہیں لہذا ہم ان کے مطالبات ہمدردی سے سنیں اور اُن کے مطالبات کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے ایک افسوس بھی ہوا ہے کہ جناب سپیکر نے دو دن پہلے ڈاکٹروں سے مذاکرات کرنے کے لئے جب اس معزز ایوان کی committee constitute کر دی تھی تو حکومتی گروپ نے ڈاکٹروں کے ساتھ معاملات طے کرنے کے لئے بالا بالا میٹنگ بھی کی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے اس مقدس ایوان کا تقدس بڑھانے کی کوشش کی ہے بلکہ انہوں نے تو اس ایوان کا تقدس پامال کرنے کی کوشش کی ہے میں اس کی پُر زور مذمت کرتا ہوں اگر معاملات کو اس طرح سے چلانا ہے تو بے شک آئندہ کمیٹیاں نہ بنائی جائیں۔ ہم یہاں پر کمیٹیوں میں بے عزت ہونے کے لئے نہیں آئے بلکہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے آئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس Chair کا فرض بنتا ہے کہ اس معاملے کا نوٹس لے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حکومت اپنے طور پر بھی احتجاج کرنے والے لوگوں سے اُن کے مطالبات کے حل کے لئے مذاکرات کرتی ہے اور اُس سے سپیکر یا اس معزز ایوان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ معزز ممبران کے کہنے پر جناب سپیکر نے House کی یہ committee form کی تھی تو اگر ڈاکٹروں نے House کی کمیٹی کے ساتھ بیٹھنے سے انکار کر دیا ہے تو آپ خود اس کے متعلق بتادیں کہ اب کیا کرنا چاہئے؟

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی بات مانتا ہوں لیکن پرسوں جب ایک committee constitute ہو گئی تھی تو پھر ڈاکٹروں کے ساتھ مذاکرات کرنے کے لئے اُس کمیٹی کو بھی شامل کرنا چاہئے تھا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس معزز ایوان کی بڑی insult ہے۔ آپ اس معاملے کو اگر ٹھنڈے دل سے سوچیں تو یہ کوئی عام معاملہ نہیں ہوا کہ آپ کسی کو مذاکرات کرنے کے لئے کہیں اور پھر بالا بالا معاملات کو طے کرنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے کل فرمایا تھا کہ لاء منسٹر MDA کے معاملے کے حوالے سے آج جواب دیں گے۔۔۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں اس معاملے کو بھی take up کرتا ہوں۔ ابھی کچھ اور بھی point of orders ہیں لیکن ہم اس کے ساتھ ساتھ Assembly Business بھی چلاتے ہیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ سب سے پہلی تحریک استحقاق نمبر 9 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

ڈی او (آر) لاہور کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

محترمہ ثمینہ خاور حیات: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 19- جنوری 2011 کو مفاد عامہ کے حوالے سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں مسٹر ذوالفقار گھمن ڈی او (آر) لاہور سے ٹیلی فون پر بات کی اور میں نے اپنا تعارف کروانے کے بعد موصوف آفیسر کو لوگوں کو درپیش مسائل سے آگاہ کیا، جن سے وہ برسوں سے دوچار تھے جن میں زمینوں کے انتقال اور رجسٹری وغیرہ اور بالخصوص مسٹر لطیف خان کے بارے میں بتایا کہ اس کی زمین

سبزی منڈی بادامی باغ لاہور میں واقع ہے۔ مارکیٹ کمیٹی اور آپ کا دفتر قبضہ کرانے میں آڑے آرہا ہے، آپ اس غریب شخص کی مدد کریں۔ اس شخص نے کہا ہے کہ وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہو گیا ہے لہذا آپ اس مسئلے کے حل کے بارے میں کچھ کریں تاکہ یہ شخص اس پر کوئی انتہائی قدم نہ اٹھا پائے اور میں نے اس مسئلے کے حل کے بارے میں کہا۔ موصوف آفیسر مسئلہ کے حل کے بارے میں ہاں یا نہ میں جواب دینے کی بجائے مجھ پر سیخ پا ہو گیا اور انتہائی توہین آمیز لہجے میں کہنے لگا کہ آپ کون ہوتی ہیں لوگوں کی ہمدرد ایم پی اے، جو میرا دل چاہے گا میں وہی کروں گا اور میں نے یہاں پر کئی ایم پی اے دیکھے ہوئے ہیں۔ ویسے بھی آپ کا تعلق اپوزیشن جماعت سے ہے اور آپ کون سا الیکشن لڑ کر آئی ہو، آپ صرف ایک مخصوص نشست پر آئی ہو۔ میں تو الیکشن جیت کر آنے والے کسی مرد ایم پی اے خواہ وہ حکومتی پارٹی سے کیوں نہ تعلق رکھتا ہو اس کی بھی کبھی بات نہیں سنی۔ آپ کی بات کیسے سن لوں، وہ بھی ایک اپوزیشن سے تعلق رکھنے والی خاتون ایم پی اے کی؟ اس پر میں نے موصوف آفیسر سے کہا کہ میں ایک معزز ایوان کی ممبر اسمبلی ہوں اور مجھے آئین پاکستان کے آرٹیکل 51 کے تحت ایم پی اے منتخب کیا گیا ہے اور صوبائی اسمبلی پنجاب کے استحقاقات ایکٹ کے تحت وہ تمام حقوق اور استحقاقات دیئے گئے ہیں جو ایک براہ راست الیکشن لڑ کر آنے والے ایم پی اے کو حاصل ہیں۔ آپ ایک ایم پی اے کا استحقاق کیسے مجروح کر سکتے ہیں اور ان سے اس کا آئینی حق اور رتبہ چھین سکتے ہیں؟ موصوف آفیسر مجھے مدلل جواب دینے کی بجائے آپے سے باہر ہو گیا اور مجھے ناشائستہ زبان میں دھمکیاں دینے لگا اور کرخت لہجے میں کہنے لگا، جاؤ آپ سے جو کچھ ہوتا ہے کر لو، میں نے آپ جیسے کئی ایم پی اے دیکھے ہوئے ہیں۔ آپ اسمبلی میں تمام خواتین ایم پی ایز اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتیں اور نہ ہی اب تک اپنا حق لے سکی ہیں اور ہم جیسے بیوروکریٹ پر رعب جمانے آگئی ہو۔ جاؤ اپنی نصیحت اپنے پاس رکھو اور آئندہ سے کسی بھی طرح لوگوں کے مسائل کی بات نہ کرنا اور یہ کہتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا۔

جناب سپیکر! میں بھی اس معزز ایوان کی ممبر ہوں اور لوگ اپنے مختلف نوعیت کے مسائل لے کر ہمارے پاس آتے ہیں اور ان کے حل کے لئے بیوروکریٹس اور افسران سے ٹیلی فون کے ذریعہ رابطہ کرنا پڑتا ہے لیکن اگر کوئی سرکاری آفیسر ایم پی اے کی نشاندہی پر اسے حل کرنے کی بجائے الٹا ایم پی اے کے ساتھ توہین اور ہتک آمیز روّیہ اپنائے تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟ موصوف آفیسر نے اپنے سرکاری عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں کے مسائل حل کرنے سے چشم پوشی اختیار کی اور اس کی نشاندہی پر ایم پی اے کے ساتھ توہین آمیز روّیہ اختیار کیا اور اس کے آئینی حق کو پامال کیا جس کی وجہ

سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا مجھے اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کوئی short statement دینا چاہتی ہیں تو دے دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں نے ان کی اتنی ہتک آمیز باتیں سنیں تو میں دل برداشتہ ہو کر یہی سوچتی رہی کہ ظاہر ہے کہ bureaucrats وہی باتیں کریں گے جو اسمبلی میں بیٹھے ہوئے مرد ممبران کرتے ہیں کہ یہ مخصوص نشستوں اور خیراتی نشستوں پر آئی ہوئی عورتیں ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جب اس طرح کے الفاظ اسمبلی میں بولے جائیں گے تو پھر باہر bureaucrats بھی اسی طرح کی باتیں کریں گے کیونکہ یہ افسر شاہی کی انگلیوں پر ہی چل رہے ہوتے ہیں۔ ہمارا باہر کیا impression ہوگا یہ اس کا جواب دے دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق نمبر 2011/9 ہے۔ آپ اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 2011/9 مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔ اب تحریک استحقاق نمبر 2011/10 لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان صاحب کی ہے۔ کرنل صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

کسٹم کلکٹر اپیل کراچی کا معزز ممبر اسمبلی کا فون نہ سننا

LT COL (RETD) MUHAMMAD SHABBIR AWAN: I hereby give notice of a Privilege Motion which requires immediate intervention of the Assembly. The matter is that on 12 March 2011 I called Mr Shaukat Ali, Collector Customs Appeal posted at Karachi. I wanted to request him to consider a legitimate case put before him regarding a car of my friend. The Exemption Certificate of the said car had already been issued by Ministry of Foreign Affairs. On connecting the call I requested him to consider the case on merit. He said I do not care about any parliamentarian and will not even consider the case. Without even

listening to my reasoning he banged the telephone. He was very insolent and displayed a total conduct unbecoming of an officer.

Therefore, it is requested that notice of Privilege Motion may be held in order and be referred to the Committee on Privileges for consideration and report.

جناب سپیکر! اصل میں حقیقت یہ ہے کہ ایک پرانی Crown گاڑی ہمارے کوئٹہ کے عزیز who has been a Minister in previous Government کی ہے۔ انھوں نے Exemption Certificate لے کر ان کے پاس تمام legal documents کے ساتھ case جمع کرایا ہے۔ اس میں اندر کی بات یہ ہے کہ انھوں نے جو وکیل hire کیا ہوا ہے۔ He is the tout of those custom's people. وہ ان سے پانچ لاکھ روپے رشوت مانگ رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ گاڑی ہی پانچ لاکھ روپے کی ہے تو میں کیسے اسے پانچ لاکھ روپے دوں۔ میں نے اسے call کیا تو اس کا رویہ انتہائی نامناسب تھا اس لئے میری درخواست ہے کہ میری تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق آج ہی موصول ہوئی ہے۔ یہ وفاقی محکمہ سے متعلق ہے اور اس کے جوابات ویسے موصول نہیں ہوتے۔ آپ اسے دیکھ لیں کہ اگر آپ نے جواب کے لئے وقت دینا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک استحقاق بھی مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔ اب تحریک استحقاق نمبر 11/2011 جناب اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی ہے۔ کاہلوں صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

ٹی ایم او اور ایڈمنسٹریٹر سرگودھا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 13-مارچ 2011 کو مفاد عامہ کے حوالے سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں TMO تحصیل سرگودھا کو ملنے گیا۔ پہلے تو آفیسر موصوف نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا، جب ملاقات

ہوئی تو میں نے اپنے حلقہ میں سیوریج سسٹم اور صفائی کی بہتر صورتحال اور چند دیگر امور کی نشاندہی کی تو آفیسر موصوف نے میری بات کو توجہ سے نہ سنا اور میری بات سنی اَن سنی کر دی اور بعد میں مجھے فرمانے لگے کہ یہ میرا کام نہیں ہے اور تلخ لہجہ میں کہا جاؤ اور جا کر ایڈمنسٹریٹر سے بات کرو۔ میں نے آفیسر موصوف سے کہا کہ آپ کا ایک عوامی نمائندے کے ساتھ اس لہجہ میں بات کرنا درست نہ ہے اس پر آفیسر موصوف سیخ پا ہو گئے اور مزید ہتک آمیز لہجہ اختیار کر لیا۔ اس کے باوجود بہر حال میں ایڈمنسٹریٹر تحصیل سرگودھا سے ملاقات کے لئے پہنچا تو اُن کا روّیہ بھی TMO موصوف کے روّیہ کے عین مطابق تھا۔ اس کے بعد میں نے ان دونوں افسران سے متعدد بار ٹیلی فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن میں اپنی پوری کوشش کے باوجود بُری طرح ناکام ہوا۔ ان دونوں افسران کا ایک عوامی نمائندے کے ساتھ یہ ہتک آمیز روّیہ اور تلخ لہجہ اور فون پر میری بات نہ سننا، اُن کے اس روّیہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق آج ہی موصول ہوئی ہے۔ آپ اس کو Monday تک pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک استحقاق Monday تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 12 چودھری محمد طارق گجر صاحب کی ہے۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ اس تحریک استحقاق کو 21-مارچ 2011 بروز سوموار تک ملتوی کر دیا جائے اس لئے یہ تحریک استحقاق 21-مارچ 2011 تک ملتوی کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 13/2011 محترمہ عظمٰی زاہد بخاری صاحبہ کی ہے۔ محترمہ! آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

وزیر قانون پنجاب کا قائد حزب اختلاف کے ممبران کو بُرے ناموں سے پُکارنا

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ دنیا و دیگر ٹی وی چینلز پر وزیر قانون پنجاب کی طرف سے یہ خبر چلتی رہی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ق) والے دونوں پارٹیوں کے ممبران اسمبلی گندے

انڈے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بہت اچھا ہوا کہ ان سے ہماری جان چھوٹ گئی۔ اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا وزیر قانون کے عہدہ کے شایان شان نہیں ہے۔ وزیر قانون پنجاب کی طرف سے پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ق) کے ممبران پنجاب اسمبلی کو گندے انڈے کہنے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ میں ہمیشہ سیاست میں ذاتیات کے خلاف رہی ہوں۔ میں خاص طور پر یہ کہتی ہوں کہ بات کرتے ہوئے ایک مہذب آدمی کا جو شیوہ ہوتا ہے اس کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب۔۔۔ نہیں، sorry رانا ثناء اللہ صاحب۔ یہ جیسے کل میرا نام بھول گئے تھے آج میں بھی ان کا نام بھول گئی۔ انھوں نے اس دن جو statement دی ہے کہ یہ سارے گندے انڈے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس قسم کی باتیں کر کے اگر انھوں نے گندے انڈوں کی list بنانی ہے اور یہ check کرنا ہے کہ کون سا گندہ انڈا کس وقت گندہ ہوا اور وہ کہاں کہاں گندہ ہوا تو پھر اس کی list بھی دی جا سکتی ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ انھوں نے جو غلط زبان استعمال کی ہے اس سے نہ صرف اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ وزیر قانون پنجاب کے عہدے کی بھی defamation ہوئی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ میری تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
اس وقت ہاؤس میں 120 ممبرز موجود ہیں، کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ تشریف رکھیں۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 981/10 محترمہ سیمل کامران، سیدہ ماجدہ زیدی اور محترمہ قمر عامر چودھری نے move کی تھی جو pending کی گئی تھی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے گزارش یہ کرنی تھی کہ کورم point out کرنا ہمارا آئینی اور قانونی حق ہے اور کورم پورا کرنا حکومت کی responsibility ہے۔ اگر یہ اپنی responsibility پوری نہیں کر سکتے تو They have no right کہ وہ مجھے کورم point out کرنے کی میری آئینی ذمہ داری کو ادا کرنے سے روکیں۔ اگر یہ ہاؤس میں آتے ہیں تو ہاؤس کے اندر رہا کریں اور باہر جا کر چائے وغیرہ نہ پیا کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! تمام ممبران تشریف رکھیں۔ Order in the House جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 981 کا جواب یوں ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 24۔دسمبر 2010 کی خبر کے مطابق۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ باہر بیٹھ کر چائے پی رہے ہوتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہیں چُپ کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the House بس کریں۔

لاہور میں سٹیزن کمیونٹی کے فنڈ سے بنائے گئے بس شیلٹروں کی خراب حالت سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مالی سال 2006-07 میں سہولت CCB-1 and 2 کے ذریعے لاہور میں بس سٹاپوں پر بس شیلٹر بنوائے جن کی تعداد پچاس ہے اور فی بس شیلٹر پر مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے کے اخراجات ہوئے۔ سہولت CCB-1 and 2 کی کاپیاں ساتھ لف ہیں۔ بس شیلٹر بنوانے کے تخمینہ لاگت میں الیکٹرک کولر شامل نہ تھے۔ تمام بس شیلٹر اپنی جگہ پر موجود ہیں اور اب اُن کی دیکھ بھال کی ذمہ داری لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! معزز لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ کاپیاں لف ہیں لیکن کہاں پر لف ہیں، ابھی میرے مانگنے پر تحریک التوائے کار کی کاپی مجھے ملی ہے تو میں وہ کاپیاں کہاں سے دیکھ سکتی ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! کاپیاں کہاں ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہاں پر یہ attitude ہے کہ وہ کاپیاں ہی گم ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا جواب تحریری نہیں دینا ہوتا بلکہ اسے پڑھنا ہوتا ہے۔ اگر یہ اس کی تحریری کاپی چاہتی ہیں تو میں ان کو مہیا کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، وہ جواب کی بات نہیں کر رہیں بلکہ آپ نے کہا ہے کہ کاپیاں جواب کے ساتھ لف ہیں، اُن کی بات کر رہی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جواب کے ساتھ وہ کاپیاں لف ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ جب اُن سے کہیں گی تو ساری کاپیاں مل جائیں گی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ میرے لئے ہمیشہ سے role model تھے، آج بھی ہیں اور اُن کی کہی ہوئی بات میں دل سے سنتی ہوں۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ کاپیاں جواب کے ساتھ لف ہیں۔ اگر وہ کاپیاں صرف میرے لئے ہی ہیں تو اس کا مجھے کیا فائدہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلی بات یہ ہے کہ اس کو provide کرنا ان کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ انہوں نے صرف پڑھ کر سنانا ہوتا ہے اور وہ پڑھ کر سنا چکے ہیں۔ اگر آپ کو کاپی چاہئے تو اُن سے لے لیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر پڑھ کر سنانا ان کی responsibility ہے تو وہ تمام کاپیاں جو جواب کے ساتھ لف ہیں وہ پڑھ کر سنائیں۔ صرف یہ کہہ دینا کہ لف ہیں اور اپنے پاس رکھ لینا تو پھر یہ issue dead کرنے والی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو پتا ہے کہ اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں بحث نہیں کر رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ کی اس جواب سے تسلی نہیں ہوئی تو پھر آپ اُن سے مل کر کاپی لے لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیم، شیم" کی آوازیں لگائی گئیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House, order in the House.

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ چمچیاں اور یہ چمچے بیٹھ جائیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is no way. Order in the House. This is wrong.

پلیز! decorum کا خیال رکھیں۔ اب یہاں پر کوئی اس طرح کی بات نہ کرے۔ اس ہاؤس میں آپ سب کو پورا پنجاب بلکہ پورا پاکستان دیکھ رہا ہے، آپ لوگ کیا message دینا چاہ رہے ہیں؟ یہاں پر سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے بچے آکر دیکھ رہے ہیں تو آپ اُن کو یہ message دے رہے ہیں کہ آپ کس طرح کا ہاؤس conduct کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر
صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ہڑتال سے
متعدد مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے فرمایا کہ پوری قوم دیکھ رہی ہے تو میں آپ کے انہی ارشادات پر مسلم لیگ (ن) اوران کی قیادت سے گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے اس قوم پر رحم کھائیں۔ ڈاکٹر، اساتذہ، طلباء اور مریضوں سمیت ہر طبقہ اس وقت سڑکوں پر ہے لیکن خصوصاً آج ڈاکٹر صوبہ بھر کے ہر شہر میں گرمی میں سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے صبح بھی اس پر بات کی لیکن یہ "ناراض" پارٹی کسی کی بات سنتی ہے نہ ماننے کے لئے تیار ہے۔ انہیں صرف ایک ہی ہے کہ "ایس، ایس، ایس" اس طرح کام نہیں چلے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس ناراض پارٹی کی اے این پی کے ساتھ نہیں بنتی، ایم کیو ایم کے ساتھ نہیں بنتی، مولانا فضل الرحمٰن سے نہیں بنتی، جماعت اسلامی کے ساتھ ان کی نہیں بنتی، مسلم لیگ (ق) سے ان کی نہیں بنتی۔ (شیم، شیم)

جناب ڈپٹی سپیکر: اپوزیشن لیڈر بات کر رہے ہیں تو آپ ان کی بات سنیں، یہ کیا کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): عمران خان کے ساتھ ان کی نہیں بنتی اور پاکستان پیپلز پارٹی انہیں پسند نہیں۔ یہ کوئی علیحدہ مخلوق ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے قسم اٹھائی ہوئی ہے لیکن میں اپنے ان بھائیوں کو سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ ہم تو آزاد ہو گئے ہیں اور خاص طور پر وزراء پر جتنا بوجھ ہے اس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ میں یہ بات چیلنج سے کہتا ہوں کہ ان کے سیکرٹری ان کے فون نہیں سنتے، وہ انہیں میٹنگ میں نہیں بلاتے اور department کی کسی قسم---

محترمہ جوئس روفن جولیئس: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی طرف سے محترمہ سیمل کامران
اور محترمہ ثمینہ خاور حیات نے "لوٹی، لوٹی" کے نعرے لگائے)

جناب ڈپٹی سپیکر: This is no way! اپوزیشن لیڈر کی تقریر کے دوران آپ کا یہ روّیہ ہے؟ آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ناراض پارٹی سیاسی جماعتوں سے ناراضگی ضرور کرے لیکن پنجاب کے محکموں سے وابستہ لوگوں سے ناراضگی کسی طور پر۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ ثمینہ خاور حیات نے محترمہ جوئس روفن جولیئس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے گھر کا خرچہ چودھری مونس الٰہی دیتے تھے)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ یہ کیا کر رہی ہیں اور کیا آپ اس معزز ایوان میں ذاتیات discuss کرنے آئی ہیں؟ This is wrong آپ پالیسی پر بات کریں۔ اس ایوان میں تمام معزز ممبران کی عزت کرنا ہمارا کام ہے۔

(اذان ظہر)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ناراض لیگ نے صوبائی محکموں سے ناراضگی اختیار کی ہوئی ہے حالانکہ ان سے بات چیت کرنا اور ان سے معاملات طے کرنا ان کے فرض میں شامل ہے۔ یہ ڈاکٹروں سے ناراض ہو گئے ہیں، ٹھیک ہے میاں صاحب لندن اپنا چیک اپ کرانے چلے گئے ہیں تو کیا آٹھ کروڑ عوام لندن چیک اپ کرانے جائیں گے، ہمیں بتائیں کہ ناراض لیگ آخر کیا کرنا چاہتی ہے؟ ہر صوبائی محکمے سے یہ ناراض ہیں اور صرف ایک غنڈہ سیکرٹری صحت جو کہ رشوت خور ہے، محکمہ صحت میں غنڈہ گردی کر رہا ہے، اسے خوش کرنے کے لئے کیونکہ وہ ان سب سے بھاری ہے اور وہ وزیر اعلیٰ صاحب کی آنکھ کا تارا اور ان کا بہت بڑا چمچہ ہے، اس نے پورے محکمہ کو یرغمال بنایا ہوا ہے لیکن ہم یہ نہیں ہونے دیں گے۔ آج یہ اپوزیشن ڈاکٹروں کے حق میں پورے دن کے لئے واک آؤٹ کا اعلان کرتی ہے۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف کی قیادت میں معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! باہر ایپکا کا کوئی جلوس آیا ہوا ہے تو ملک محمد اقبال چنڑ اور حاجی احسان الدین قریشی صاحب کو ان کے ساتھ مذاکرات کے لئے بھیجا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محکمہ صحت کی ہڑتال پر ڈاکٹروں کے ساتھ مذاکرات کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا کل شام 90 شاہراہ پر ساڑھے پانچ بجے اجلاس ہوا۔ اس کمیٹی کا میں بھی ممبر ہوں جبکہ سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب chair کر رہے ہیں۔ کل تین گھنٹے تک مذاکرات ہوئے جن میں ہمارے بھائی اور ینگ ڈاکٹر صاحبان سے کہا

گیا کہ آپ جو مطالبہ کر رہے ہیں اس کا financial burden تقریباً 26 سے 38۔ارب روپے کے درمیان بنتا ہے اور کسی بھی بجٹ میں یہ گنجائش نہیں ہوتی کہ آناً فاناً آخر میں آکر اتنی space ہو اس لئے آپ مہربانی کر کے اپنی ہڑتال کو ختم کریں۔ مسیحائی آپ کا پیشہ ہے اور آپ مریضوں کو تکلیف نہ دیں بلکہ اپنے فرائض پیغمبری کو ادا کرتے ہوئے لوگوں کا علاج معالجہ کریں اور غریب لوگوں کو اس سہولت سے محروم نہ کریں۔ اگلے بجٹ میں آپ کے مطالبے کی حد تک تو شاید تنخواہ نہ بڑھائی جا سکے لیکن ان سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ آپ کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ اب اس کے باوجود وہ اسی مطالبے کی آڑ میں اگر سیاست کر رہے ہیں یا کچھ لوگ انہیں جا کر کہہ رہے ہیں کہ جب تک اجلاس ہو رہا ہے اس وقت تک آپ کسی بات کو نہ مانیں اور روز یہاں پر آ جایا کریں تو وہ ایک علیحدہ بات ہے۔ میں اب بھی on the floor of the House ینگ ڈاکٹر صاحبان سے request کرتا ہوں کہ ان کے مطالبے کو تسلیم کر لیا گیا ہے اس لئے اس معاملے کو سیاسی طور پر خراب نہ کریں۔ باقی جو محترم اپوزیشن لیڈر نے بات کی ہے اور میری جماعت کو انہوں نے بار بار ناراضگی کا طعنہ دیا ہے میری اُن کی خدمت میں یہی گزارش ہے کہ ہم سے بار بار ایم کیو ایم کے پاؤں نہیں پکڑے جاتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے پاس دو پگڑیاں نہیں ہیں کہ ایک اپنے سر پر رکھیں اور دوسری لوگوں کے پاؤں میں رکھنے کے لئے ہو۔ ہر روز جا کر کسی نہ کسی کی منت کریں۔ ہم نے اصولی سیاست کرنی ہے۔ راجہ صاحب کہتے ہیں کہ "پتا نہیں یہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟" ہم اس ملک سے کرپشن کا خاتمہ چاہتے ہیں، ہم اس ملک سے لوٹ مار کا خاتمہ چاہتے ہیں اور ہم یہ انشاء اللہ کر کے رہیں گے۔ میری یہ گزارش ہے کہ جو باہر ینگ ڈاکٹر آئے ہیں اگر آپ معزز ہاؤس سے کچھ ممبران کو بھیجنا چاہتے ہیں، بے شک ان کو بھیج دیں اور ان ڈاکٹروں کو بلا لیں۔ میں اُن کے ساتھ بیٹھ کر انہیں بتاؤں گا کہ آپ کے لئے کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ کل رات بھی آپ کے leaders سے بات ہوئی ہے اور آج بھی آپ ہمارے ساتھ بات کریں۔ آپ کے مطالبات کو جب ہم نے پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے تو آپ ہم پر اعتماد کریں۔ اب آپ ہاؤس کے بزنس کو آگے بڑھائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! وہ کمیٹی تو سپیکر صاحب نے already بنا دی ہوئی ہے اور وہ کمیٹی ملنے بھی گئی ہے۔ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ اس وقت "آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن" کا جلوس باہر آیا ہوا ہے اس لئے ان کے ساتھ مذاکرات کے لئے چنڑ صاحب اور قریشی صاحب تشریف لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر ملک محمد اقبال چنڑ اور حاجی احسان الدین قریشی "ایپکا" کے جلوس
سے مذاکرات کرنے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ بات بھی on record لانا چاہتا ہوں کہ ایک زمانہ تھا کہ لوگوں کو اپنے مطالبات پر احتجاج کرنے کے لئے مال روڈ کے قریب سے بھی گزرنا مشکل تھا۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ یہاں سے معزز ممبران اسمبلی نے ایک اظہار یکجہتی کے لئے ہائی کورٹ بار جانا تھاتو اُس وقت ہمیں بھی یہ کہا گیا تھا کہ آپ جلوس کی شکل میں مال روڈ پر سے نہیں جا سکتے بلکہ آپ اِدھر اُدھر سے کوئی دوسرا راستہ اختیار کریں۔ آج جمہوری دور ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہر فرد کا احتجاج اُس کا جمہوری حق ہے بشرطیکہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے۔ اگر آج مختلف طبقات کے 62 سالوں سے مسائل ہیں جن کو آمریت کی وجہ سے اور اس ملک میں غیر جمہوریت ادوار کی وجہ سے address نہیں کیا گیا۔ اگر وہ طبقات اپنا احتجاج کرتے ہیں اور خاص طور پر اس موقع پر جب اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت کا حسن ہے۔ ہمیں قطعی طور پر ناراض ہونے کی ضرورت ہے اور نہ ہی ہم اس چیز کو بُرا محسوس کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جو لوگ اپنے مطالبات کے لئے احتجاج کر رہے ہیں ان کا احتجاج ہمارے سر آنکھوں پر لیکن ان سے یہی گزارش ہے کہ وہ violence نہ کریں۔ وہ اپنے مطالبات کو بڑے زور اور ہمت سے سامنے لائیں۔ جب کوئی احتجاج کرے گا اور اپنے مطالبات کو سامنے رکھے گا تو پھر ہی ان کا حل نکلے گا۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کی طرف واپس آتے ہیں۔ میاں طارق محمود صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 2/11 ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے، رانا صاحب! اس کا جواب آ چکا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے لیکن اس کا جواب کافی تفصیل سے ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ معزز محرک اس کو بیٹھ کر دیکھ لیں، discuss کر لیں اور پھر اس کو take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طارق صاحب! آپ پہلے اس کو پڑھ لیں، اس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 4/11 محترمہ زوبیہ رُباب ملک کی ہے۔ وہ NDC کورس پر گئی ہوئی ہیں لہذا یہ اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 5/11 بھی انہی کی

ہے یہ بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 23/11 move ہو چکی ہے اور pending کی گئی تھی، یہ سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، سیدہ ماجدہ زیدی اور محترمہ ثمینہ خاور حیات کی طرف سے تھی، تینوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 48/11 سردار خالد سلیم بھٹی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 45/11 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ سیمل کامران اور محترمہ حمیرا اویس شاہد کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 46/11 چودھری ظہیر الدین خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ ثمینہ خاور حیات اور محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 51/11 حمیرا اویس شاہد، محسن لغاری صاحب کی ہے، ان کی درخواست آئی ہے کہ اس کو 21۔ تاریخ تک کے لئے pending کیا جائے لہذا یہ 21۔ تاریخ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 52/11 محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی اور سیدہ بشریٰ نواز گردیزی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 66/11 ڈاکٹر فائزہ اصغر، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ ثمینہ خاور حیات اور محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 67/11 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ آمنہ الفت، محترمہ ثمینہ خاور حیات اور ڈاکٹر سامیہ امجد کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 68/11 محترمہ قمر عامر چودھری، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ حمیرا اویس شاہد اور سیدہ ماجدہ زیدی کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 69/11 محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 76/11 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 114/11 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے تحریک التوائے کار نمبر 117 پڑھ لینے دیں تو مہربانی ہوگی کیونکہ وہ زیادہ important ہے۔ یہ بھی میری ہی تحریک التوائے کار ہے جو بہت عرصے سے pending چلی آ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔آپ تحریک التوائے کار نمبر 117 پہلے پڑھ لیں۔

محکمہ ہوم کے زیر نگرانی تشکیل پانے والی فرانزک سائنس ایجنسی کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی مختلف مدات میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب میں Forensic Science Agency جس کا قیام ہوم ڈیپارٹمنٹ کے تحت تشکیل دیا گیا۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق Forensic Science Agency کے پراجیکٹ ڈائریکٹر نے زیادہ تر خریداریاں جن کی مالیت تقریباً 50 کروڑ روپے ہے single quotation کی بنیاد پر کیں اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے دو ایسی خواتین Forensic Scientists بھرتی کیں جو حاملہ تھیں اور ان کو جان بوجھ کر پندرہ لاکھ روپے لے کر امریکہ ٹریننگ کے لئے بھیجا۔ ان میں سے ایک خاتون حمیرا شفیع نے landing کے کچھ دن بعد ہی امریکہ میں بچے کو جنم دیا تاکہ امریکی شہریت حاصل ہو سکے اور یہ سارا ڈرامہ حکومت پنجاب کو 40 ہزار ڈالر نقد، 15 سو ڈالر ماہوار وظیفہ کے ساتھ ساتھ 80 ہزار روپے ماہانہ میں مسلسل پڑ رہا ہے۔ حمیرا شفیع کی محکمے میں induction بھی قطعی غیر قانونی کی گئی تھی کیونکہ اشتہار میں دی گئی تعلیمی اہلیت کے مطابق امیدواروں کا D-Pharmacy ہونا ضروری تھا جبکہ محترمہ B-Pharmacy ہیں۔ ہائیر ایجوکیشن کمیشن دونوں ڈگریوں کو برابر تسلیم نہیں کرتا کیونکہ B-Pharmacy چار سالہ کورس ہے جبکہ D-Pharmacy پانچ سالہ کورس ہے۔ دوسری خاتون جن کا نام نور فاطمہ ہے کو امریکہ سے امریکی حکام نے ٹریننگ کے دوران ہی اس لئے واپس بھیج دیا کہ وہ بھی امید سے تھیں۔ امریکی حکام ایک مزید شہریت دینے پر رضامند نہ تھے لیکن حکومت پنجاب کو 40 ہزار ڈالر اور 80 ہزار روپیہ دینا پڑا اور ملک کی بدنامی علیحدہ ہوئی۔ تقریباً تیس Forensic Scientist اسّی ہزار روپے ماہوار پر رکھے گئے اور میرٹ کی دھجیاں بکھیر دی گئیں۔ ان تمام تیس Forensic Scientists کی بھرتی میں خفیہ ہاتھ کوئی ڈھکی چھپی بات نہ ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھی عضو معطل سمجھا گیا۔ ایک اور المیہ یہ بھی ہے کہ ان Forensic Scientists کو بلڈنگ کی تعمیر سے پہلے ہی بھرتی کیا گیا اور اب ان کو پندرہ ماہ گزر چکے ہیں۔ سادہ الفاظ میں 24 لاکھ روپیہ ماہانہ ان کو ادا کیا جا رہا ہے اور اب تک ان کو تقریباً 4 کروڑ روپیہ دیا جا چکا ہے۔ Forensic Science Laboratory جو

ٹھوکر نیاز بیگ پر زیر تعمیر ہے کا covered area ڈیڑھ لاکھ سکیئر فٹ ہے اور اس کا ٹھیکہ -/6000 روپے per sq ft کے حساب سے دیا گیا ہے جس میں سیدھا سیدھا حکومت کو 750 ملین روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ ایک اور حیرت ناک کارنامہ یہ ہے کہ 3 ملین ڈالر جو تقریباً 26 کروڑ روپے بنتے ہیں صرف software کی خریداری کے لئے دیا گیا ہے جو نہ صرف ناقابل یقین ہے اور اس کی خریداری سے پہلے ملک میں انتہائی جدید software مہیا کرنے والے اداروں سے بھی کوئی معلومات نہ لی گئی ہیں۔ اے کیو خان کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری، شوکت خانم لیبارٹری، آغا خان لیبارٹری، پی سی ایس آئی آر اور آرمڈ فورسز انسٹیٹیوٹ تمام ملک میں تیار کردہ software سے چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے صرف یہ add کرنا چاہوں گا کہ تمام بنکنگ چینل بھی انہی software سے لے رہے ہیں یہ بھی واضح ہو کہ ان غیر ملکی software کی regular maintenance پر بھی سو گنا زیادہ خرچ آئے گا اور محتاجی علیحدہ رہے گی لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو تحریک محترم شیخ علاؤالدین صاحب نے پیش کی ہے یہ بڑی well-founded ہے، اس کا جواب میں نے دیکھا ہے اور میں بھی اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کی preliminary inquiry جو ہے وہ Anticorruption Department سے کروا لیتے ہیں یا اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو تین یا پانچ معزز ممبران کی کمیٹی بنا دیں، اس معاملے کو in detail probe کر لے تاکہ جو صحیح صورتحال ہے وہ اس معزز ایوان کے سامنے پیش ہو اور اس کے بعد جو اقدام ہاؤس recommend کرے گا انشاء اللہ گورنمنٹ اس پر عمل کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ حکومت پنجاب کا بڑا انقلابی قدم ہے اگر اس پر اس طرح کی embezzlement ہو رہی ہے تو اس ہاؤس کا فرض ہے کہ اس کو دیکھے، اس پر میں پانچ رکنی کمیٹی بنا کر announce کر دوں گا اس کے بعد پھر ہم اس پر بات کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شیخ صاحب نے ایک اچھی چیز کی نشاندہی کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

شیخ صاحب! میں کل تک اس پر کمیٹی بنا کر لاء منسٹر صاحب کو بتا دوں گا، یہ تو لازمی بات ہے کہ آپ بھی اس میں شامل ہوں گے اور وہ کمیٹی اس معاملے کا مکمل طور پر جائزہ لے کر اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ اور لاء منسٹر صاحب کا بہت شکر گزار ہوں کیونکہ یہ انتہائی اہم قومی معاملہ ہے ان کی وجہ سے جو ملک کا حال ہو رہا ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں، اس کے ساتھ ہاؤس کا بھی بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بھی اس کو توجہ سے سنا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب تحریک التوائے کار کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جاپان میں جو تباہی ہوئی ہے اس پر جتنا بھی اللہ کا خوف یاد کریں وہ کم ہے جاپان بہت بڑا ڈونر ہے---

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم شیخ صاحب سے گزارش کروں گا کہ یقیناً وہ جس مسئلہ پر بات کرنے جا رہے ہیں یہ واقعی انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ اس پر Resolution لے آئیں اور اتنی دیر میں ہم یہ سرکاری بزنس take up کر لیتے ہیں---

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں ایک منٹ کی بات ہے وہ جلد ختم کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کافی نہیں ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو بتاتا ہوں کہ شیخ صاحب نے مجھ سے بات کی تھی اور ان کا خیال یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا انسانی المیہ ہے کہ اس پر House اگر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کر لے تو جاپانی عوام کے ساتھ ہمدردی ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جاپان میں ہونے والی تباہی پر ان سے ہمدردی اور محبت کے اظہار کے لئے ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جاپان حالیہ سیلاب میں بھی پانچواں سب سے بڑا ڈونر تھا اور پاکستان کا ویسے بھی بہت بڑا ہمدرد ملک ہے، ان کی جو تباہی ہوئی ہے اس پر ہمیں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنی چاہئے تاکہ جاپانی عوام کو ہماری محبت کا احساس ہو۔ میں early age سے جاپان جا رہا ہوں، جاپانی پاکستان سے انتہائی محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جاپان میں جو المیہ ہوا ہے اس پر House ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جاپان میں ہونے والے المیہ پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر چھ introduction of Bills ہیں۔ ہم باری باری Bills کو take up کرتے ہیں۔

Minister for law to introduce the Registration (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Sir, I move to introduce the Registration (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Registration (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under the Rule No. 91, sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997

and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: Now Minister for Law to introduce the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہندو دستاویز مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011

MR DEPUTY SPEAKER: The Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

Now Minister for Law to introduce the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

Now Minister for Law to introduce the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی اور مذہبی اوقاف مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

Now Minister for Law to introduce the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

Now Minister for law to introduce the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ہندو قانون وراثت مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011

MR DEPUTY SPEAKER: The Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011has been introduced in the House under rule 91

sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ عارفہ خالد پرویز صاحبہ مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 1038/10 اور نشان زدہ سوال نمبر 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

MS ARIFA KHALID PERVAIZ: Mr. Speaker!

> Adjournment Motion No. 1038 of 2008 moved by Sheikh Ala-ud-Din MPA PP-181 and starred question No. 2012 asked by Mr Muhammad Naveed Anjum MPA PP-145.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ملک محمد وارث کلو تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 28، 23 اور 32 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تحریک استحقاق نمبر 28، 23 اور 32 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹیں پیش ہوئیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ملک محمد وارث کلو تحریک استحقاقات کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر08/51، نمبرز23,28,31,42,50,57 اور09/60، نمبرز1,5,10,11,20,21,24,25,36,37 اور10/38، نمبرز2اور11/3کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر51بابت سال2008، تحاریک نمبر23,28,31,42, 50,57اور60بابت سال2009، تحاریک نمبر1,5,10,11,20,24,25, 36,37اور 38بابت سال2010، تحاریک نمبر2اور3بابت سال 2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ31- مئی2011تک توسیع کردی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر51بابت سال2008، تحاریک نمبر23,28,31,42, 50,57اور60بابت سال2009، تحاریک نمبر1,5,10,11,20,24,25, 36,37اور 38بابت سال2010، تحاریک نمبر2اور3بابت سال 2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ31- مئی2011تک توسیع کردی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر51 بابت سال2008، تحاریک نمبر23,28,31,42, 50,57اور60 بابت سال2009، تحاریک نمبر1,5,10,11,20,24,25, 36,37اور 38 بابت سال2010، تحاریک نمبر2 اور3 بابت سال 2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- مئی2011تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ شہزادی عمر زادی ٹوانہ مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

لائیو سٹاک فارم خضر آباد سرگودھا کی موجودہ لیز رقم کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

شہزادی عمر زادی ٹوانہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"Present lease amount of Khizrabad Livestock Farm Sargodha

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Present lease amount of Khizrabad Livestock Farm Sargodha

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Present lease amount of Khizrabad Livestock Farm Sargodha

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چنڑ صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! آپ نے ہمیں کلرکوں کے پاس بھجوایا تھا جونہی ہم ان کے پاس پہنچے ابھی ہم گفتگو کر ہی رہے تھے کہ اتنی دیر میں قائد حزب اختلاف راجہ ریاض احمد اپنی فوج کے ساتھ وہاں پہنچ گئے اور پھر یہ ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور انہوں نے ہماری کوئی بات نہیں سُنی۔ وہ اس وقت وہاں ان کے پاس موجود ہیں اور ہمیں کوئی result نہیں ملا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! آپ کو result لینے کے لئے بھیجا گیا تھا؟

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! انہوں نے بات ہی نہیں سُنی تو result کیا ملنا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب result نہیں لے کر آ سکے، کیا کیا جائے، ان کو دوبارہ بھیج دیا جائے یا معاف کر دیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معاف کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 18-مارچ 2011 صبح 9 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

(جمعتہ المبارک18، سوموار21، منگل22، جمعتہ المبارک، 25-مارچ2011)
(یوم الجمع 12، یوم الاثنین15، یوم الثلاثہ16، یوم الجمع، 19ربیع الثانی1432ھ)

پندرھویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد23: (حصہ دوم): شمارہ جات : 6تا9

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تئیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،18-مارچ2011

جلد 23:شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1-	ایجنڈا	------------	311
2-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	313
3-	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	314

دعائے صحت

4۔ مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف، صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کے والد محترم جناب حاکم علی زرداری اور معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد کی صحت یابی کے لئے دعا ----------- 315

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
5۔	معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کے خلاف مقدمہ درج کئے بغیر ایف آئی اے کے ہاتھوں گرفتاری -----------	316
6۔	سول سیکرٹریٹ میں پی سی ایس افسران پر پولیس کا تشدد اور گرفتاری -----------	326
7۔	ایف آئی اے کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری سے جناب سپیکر کو مطلع کرنا -----------	335
	سوالات(محکمہ صحت)	
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	336
9۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	369
	پوائنٹ آف آرڈر	
10۔	عدالت عالیہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بستی ملوک ملتان میں ایس ایچ او کا تعینات کیا جانا -----------	375
	تحاریک التوائے کار	
11۔	سب رجسٹرار نشتر ٹاؤن اور ڈی ڈی او(آر) کینٹ کے دفاتر میں جعلسازیاں -----------	380
	پوائنٹ آف آرڈر	
12۔	حکومتی سرد مہری اور ڈاکٹروں کی ہڑتال سے ہزاروں مریضوں اور لواحقین کو پریشانی کا سامنا -----------	383

13۔	قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	386
	قرارداد	
14۔	تحصیل دتہ خیل شمالی وزیرستان میں امن جرگے پر امریکی ڈرون حملے کی شدید مذمت اور امریکی حکام سے معافی طلب کرنے کا مطالبہ -----------	387

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار،21۔مارچ2011	
	جلد 23:شمارہ 7	
15۔	ایجنڈا -----------	391
16۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	395
17۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	396
	پوائنٹ آف آرڈر	
18۔	سول سیکرٹریٹ میں پی سی ایس افسران کی اپنے مطالبات کے حق میں ہڑتال پر گرفتاری اور جیل میں نامناسب سلوک -----------	399
	تعزیت	
19۔	کوئٹہ میں کوئلے کی کان اور کراچی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت -----------	405
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
20۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	420
	پوائنٹ آف آرڈر	
21۔	قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کو ایوان میں تقریر کرنے	

	کے حوالے سے وقت کا پابند کرنے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ ----------	455
	تحاریک استحقاق	
22-	ایف آئی اے کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری کی تحریری اطلاع بروقت جناب سپیکر کو ارسال نہ کرنا ----------	458
23-	کورم کی نشاندہی ----------	464

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل، 22-مارچ 2011	
	جلد 23: شمارہ 8	
24-	ایجنڈا ----------	466
25-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	468
26-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	469
	سوالات (محکمہ آبکاری و محصولات)	
27-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	470
28-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	497
29-	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	519
	قرارداد	
30-	امریکی ریاست فلوریڈا کے چرچ میں ملعون پادری کے ہاتھوں قرآن پاک کی بے حرمتی کی شدید مذمت اور ذمہ داران کے خلاف عالمی عدالت سے انصاف کا مطالبہ ----------	521
31-	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	522

قرارداد

32- امریکی ریاست فلوریڈا کے چرچ کے ملعون پادری ٹیری جونز کا قرآن پاک
کی بے حرمتی کرنا اور عالم اسلام کو اشتعال دلانے کی مذموم کوشش ------------ 524

جمعتہ المبارک، 25-مارچ2011

جلد 23: شمارہ 9

33- ایجنڈا ------------ 534
34- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 536
35- نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 537

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

36- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 538
37- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 564

پوائنٹ آف آرڈر

38- امریکی ملعون پادری ٹیری جونز کے ہاتھوں قرآن پاک
کی بے حرمتی کی پُرزور مذمت ------------ 592
39- وائس چانسلر یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کی جانب سے اپنے بیٹے کے لئے
ایم بی بی ایس کے امتحانی قواعد کی خلاف ورزی کا انکشاف ------------ 597

تحاریک استحقاق

40- سیکرٹری آبپاشی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ ------------ 602

پوائنٹ آف آرڈر

41- جنرل سیلز ٹیکس کو ختم کر کے تاجروں کے مشورے سے ٹیکس
وصول کرنے کا مطالبہ ------------ 605

42۔ انڈکس

311

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،18۔مارچ2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد 2011 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 (مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

313

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 18-مارچ2011

(یوم الجمع، 12-ربیع الثانی 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

سُوْرَۃُ البَقَرَۃ آیت286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو اُن کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اُسے اُن کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجئو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر۔ اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما۔

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سوار لیں
ابوبکر سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دُنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہو گئی
فاروق کے زمانے کے نقشے اُٹھا کے لا
باطل سے دَب رہی ہے پھر اُمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
منظر ذرا حسین سے پھر کربلا کے لا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

دعائے صحت

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف، صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کے والد محترم جناب حاکم علی زرداری اور معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد کی صحت یابی کے لئے دعا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری اپوزیشن اور محترم چودھری ظہیرالدین صاحب سے بھی بات ہوئی ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کی ناسازی طبیعت کے پیش نظر ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی جائے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! ہم میاں محمد نواز شریف کے لئے دعا کرنا چاہتے ہیں لیکن کل راجہ ریاض صاحب نے بہت request کی تھی تو تب وزیر قانون صاحب نے کیوں دیر کی؟

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! جناب آصف علی زرداری صاحب کے والد صاحب بھی بیمار ہیں ان کے لئے بھی دعا کرائی جائے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ بھی بیمار ہیں ان کے لئے بھی دعا کرائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، سب کے لئے دعا کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف، صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کے والد جناب حاکم علی زرداری اور ڈاکٹر سامیہ امجد ایم پی اے کی صحت یابی کے لئے دعا کی گئی)

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کے خلاف مقدمہ درج کئے بغیر ایف آئی اے کے ہاتھوں گرفتاری

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں ایک دو اہم باتوں کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اول بات تو یہ ہے کہ ہمارے اس معزز ایوان کے ایک ممبر چودھری مونس الٰہی صاحب کو کل ایف آئی اے نے گرفتار کیا ہے۔ میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ اس چلتے ہوئے اجلاس میں ان کی گرفتاری کی اجازت آپ سے لی گئی ہے یا نہیں؟ اگر تو آپ سے گرفتاری کی اجازت لی ہے تو ظاہر ہے اصولوں کے مطابق آپ نے اس کی اجازت دینی تھی لیکن اگر انہوں نے آپ سے اجازت ہی نہیں لی تو پھر میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین خان صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! میں دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں چودھری مونس الٰہی کے حوالے سے جو کچھ ہوا آپ کے سامنے ہے جبکہ ان کے اوپر کوئی ایف آئی آر اور کوئی کیس نہیں ہے۔ اس کے باوجود ایف آئی اے کی جانب سے کچھ اس قسم کا process جاری کیا گیا جس کا ذکر میں بعد میں کروں گا۔ جیسے twenty twenty match ہوتا ہے، اس کو فوراً ختم کرنا ہے، ابھی نوٹس دیا، ابھی اشتہاری کیا، ابھی red warrant جاری کئے۔ بہر حال وہ process گزر گیا لیکن پچھلے دنوں جب ہماری قیادت قابل احترام چودھری شجاعت حسین اور چودھری پرویز الٰہی صاحب کی ملاقاتیں جناب آصف علی زرداری صاحب، سید یوسف رضا گیلانی صاحب سے ہوئیں تو ایک سوچ تھی، کچھ لوگوں نے کہا کہ شاید یہ چودھری مونس الٰہی کے relief کے لئے ان سے یہ ملاقاتیں کی جا رہی ہیں۔

جناب والا! میں آپ کی انتہائی مقتدر، قابل احترام شخصیت اور Chair کے ہوتے ہوئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری پارٹی اور قیادت ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو کہ ان چھوٹی چھوٹی

چیزوں پر compromise کرے گی۔ اب تو اس سوچ رکھنے والے لوگوں کے منہ بھی بند ہو گئے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ملاقاتیں تھیں وہ اور مقصد کے لئے تھیں، وہ مقصد یہ تھا جو partially بیان کرتا ہوں۔ الیکشن کے بعد جب یہ پارٹیاں آپس میں ملنا شروع ہوئیں تو سوائے سندھ اسمبلی کے تمام صوبوں اور مرکز کے اندر ایک Hung Parliament تھی اور اس Hung parliament میں اگر مثبت سوچ کے ساتھ آگے نہ بڑھا جاتا، اس وقت I think پیپلز پارٹی بھی اسی مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھ کر مسلم لیگ (ن) سے ملی تھی ورنہ دوبارہ الیکشن ہو جاتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مرکز کے اندر ہماری پارٹی نے یوسف رضا گیلانی صاحب کو اعتماد کا ووٹ دیا اور اس وقت کے اپوزیشن لیڈر چودھری پرویز الٰہی نے on the floor of the House کہا کہ ہم سسٹم کو بچانے کے لئے، اس پارلیمنٹ کو بچانے کے لئے، صوبوں کی اسمبلیوں کو بچانے کے لئے اور دوبارہ immediately الیکشن میں جانے سے بچانے کے لئے یہ قدم اٹھا رہے ہیں۔ ہم ان issues پر بات کرتے رہیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے بعد بھی اس مثبت سوچ کی حامل جتنی بھی قیادتیں ہیں ان سب کو ہم ہمیشہ خراج تحسین پیش کرتے رہتے ہیں لیکن میں چودھری شجاعت حسین اور چودھری پرویز الٰہی کا نام لے کر بات کرتا ہوں کہ جب بھی کوئی ادارہ، کوئی حکومت، کوئی پارٹی blackmail ہونے لگی تو اسے blackmailing سے بچانے کے لئے اپنی مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھے اور اسے کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ موجودہ ملاقات بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی، جب یہ آواز اٹھنا شروع ہو گئی تھی، منفی بات شروع ہو گئی تھی کہ یوسف رضا گیلانی صاحب اقلیت میں آ گئے ہیں اور وہ اس سے باہر بھی نکل آئے تھے۔ وہ ایم کیو ایم کے پاس نائن زیرو (90) بھی گئے، چودھری شجاعت صاحب کے پاس چودھری ظہور الٰہی روڈ پر بھی آئے وہاں پر میں اس میٹنگ میں بھی موجود تھا۔ میرے سامنے چودھری شجاعت حسین نے کہا آپ کا آنا ہمارے سر آنکھوں پر۔ ہم اسے اپنی عزت افزائی سمجھتے ہیں، یہ الفاظ چودھری شجاعت حسین صاحب نے جناب یوسف رضا گیلانی صاحب سے کہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر آپ ہمارے پاس نہ بھی آتے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر آپ کی پارٹی کو، آپ کی حکومت کو اقلیت میں تبدیل کر کے سارے سسٹم اور ساری سیاسی پارٹیوں کو ملک میں دست و گریباں کرا دینا ایک مستحسن قدم نہیں ہو گا اس لئے آپ ہماری طرف سے مثبت جواب لے کر جائیے گا۔

جناب والا! میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جب یہ بات کہی جا رہی تھی تو بہت دُکھ سے میں یہ کہتا تھا کہ انشاء اللہ وہ وقت بھی آئے گا، چودھری مونس الٰہی واپس آئے۔ اس ایوان میں بھی آئے، اس ایوان کو attend کیا اور جب وہ آئے تو انہوں نے ایک نہایت ہی اعلیٰ روایت کے حامل شخص ہوتے ہوئے آپ کو سیٹ پر بیٹھے دیکھ کر انہوں نے democratic bow down کیا اور bow down کر کے یہاں بیٹھے اور آپ کو سلام کر کے وہاں گئے۔ ہر جگہ انہوں نے اپنی موجودگی دکھائی۔ باقی جہاں تک cases کا تعلق ہے، سیاسی لوگوں پر جو cases ہوتے ہیں وہ ہمیشہ political cases ہوتے ہیں اور ان political cases میں کچھ لوگ اپنا grudge بنا لیتے ہیں۔ میں یہاں پر ایک شخص کا نام لوں گا اور میں اس میں کسی پارٹی کو involve نہیں کرتا۔ یہ رحمٰن ملک جو ہیں یہ لوگوں کے اندر دراڑ ڈالنے کے لئے اپنے personal grudges کو استعمال کرنے کے لئے catalyst agent بنتے ہیں اور یہ کل ہی کی بات ہے انہوں نے جب کل گرفتاری دی تو ان کو حوالات میں رکھا گیا جس پر انہوں نے کہا کہ حوالات میں رکھا جانا چاہئے تھا۔ ٹھیک ہے وہ حوالات میں گئے لیکن کسی بھی معزز ممبر کو ایسے گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ ہم آپ کی طرف دیکھتے ہیں آپ ہمارے لئے ایک روشنی کا مینار ہیں۔ ہم آپ کی طرف اس لئے دیکھتے ہیں کہ ہم نے آپ سے rights لینے ہیں، اپنا حق لینا ہے۔ ساری رات مونس الٰہی کو سونے نہیں دیا گیا۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ(ق) کے معزز ممبران کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی کی گئی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ تشریف رکھیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: گو کہ ایف آئی اے کا office Punjab premises میں ہے لیکن اس کے اندر رحمٰن ملک اور ظفر قریشی کا سکہ چل رہا ہے۔

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ(ق) کے معزز ممبران کی طرف سے مونس الٰہی تیرے جاں نثار، بے شمار بے شمار"، "رحمٰن ملک مردہ باد"، "یا اللہ یا رسول مونس الٰہی بے قصور" کی نعرہ بازی کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ(ن) کے معزز ممبران کی طرف سے چودھری صاحب "well done" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر پیپلز پارٹی کے معزز ممبران جناب محمد اشرف خان سوہنا، سید حسن مرتضیٰ، محترمہ نرگس فیض ملک اور چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ) نے احتجاج کیا اور کہا کہ رحمٰن ملک کے خلاف الفاظ واپس لیں)

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! میں اپنی بات دہراتا ہوں۔۔۔

محترمہ نرگس فیض ملک: آپ یہاں پر ایسی بات نہیں کر سکتے۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): یہ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: آپ میری بات سن لیں، آپ کی تسلی ہو جائے گی۔ (قطع کلامیاں) جناب والا! یہاں میری بہن نرگس صاحبہ نے ایک بات کی ہے اور میرے دوسرے بھائی بھی احتجاج کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں انہوں نے میری بات کو پورا نہیں سنا۔ میں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کو سب سے پہلے ہم نے خوش آمدید کہا تھا اور ان کو مبارکباد پیش کی تھی۔ اس وقت ہم ایک چھوٹی جماعت بن کر اور پیپلز پارٹی کی subordinate جماعت بن کر بیٹھے ہیں۔ میں نے یہ بھی کہا کہ اس پارٹی پر ہمیں اعتراض نہیں ہے، اس کی قیادت پر بھی اعتراض نہیں ہے لیکن individually ہمارے ساتھ کوئی conduct ہو گا اس کا بیان کرنا ہمارا فرض بنتا ہے اگر آپ کی اس سے دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کی معذرت چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے بھائیوں کے کہنے پر بات کر دی ہے اور ان کی تسلی ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی ادارے ہیں جن میں پولیس، ایڈمنسٹریشن اور جوڈیشری ہے، delivery کرنے والے یہ تینوں ادارے آج مخصوص حالات میں کام کر رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا وقت جا رہا ہے جب کچھ لوگوں کی اس وقت کی شکست و ریخت پر نظر ہے اور یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے کافی سارے ایسے لوگ ہوں گے اور میں بھی پچھلے بائیس تیئس سال سے اس خارزار میں ہوں۔ ہم نے سترہ ماہ کے بعد بھی اسمبلی ٹوٹتی ہوئی دیکھی ہے اور میں اس اسمبلی کا ممبر تھا۔ اگر ایک اسمبلی کی عمر سترہ ماہ کہی جائے تو آج کے بعد ایک اسمبلی کی عمر آپ کے سامنے پڑی ہے، اگر آپ الیکشن لڑ کر بھی آئیں گے تو پھر بھی آپ کو اتنی ہی مدت ملے گی۔ اس وقت زیرک سوچ کے حامل لوگوں کی ضرورت ہے، بہتر سوچ کے حامل لوگوں کی ضرورت ہے کہ وہ اس اسمبلی کی مدت پوری کرائیں لیکن میں آپ کے سامنے یہ بات کروں گا کہ چودھری مونس الٰہی نے اپنے آپ کو بارش کے پہلے قطرے کے طور پر پیش کیا ہے اور انشاء اللہ وہ سرخرو ہو کر نکلے گا اور اس پر کوئی کیس ثابت نہیں ہو گا۔ ہر چیز crystal clear ہونی چاہئے، clarity اس طرح کی ہونی چاہئے جس طرح کی clarity مانگی جاتی ہے۔ اس طرح کی clarity نہیں ہونی چاہئے جیسی ریمنڈ ڈیوس کیس میں تھی، پیسے کہاں سے آئے وہ نامعلوم، پیسے کس نے لئے؟ وہ بندے غائب، جج چھٹی پر، ملزم گھر پر اور کسی بات کا کوئی جواب نہیں ہے اس کیس میں اس قسم کی clarity نہیں ہونی چاہئے۔ ہم چودھری مونس الٰہی کا پورا کیس

fightکریں گے۔ہم جانتے ہیں کہ لوگوں پر مسجدوں کی ٹونٹیاں اور بھینسوں کی چوری کے cases ہوتے ہیں،اس کے علاوہ اور casesبھی ہوں گے لیکن ہمارے سپیکر صاحب کو confidenceمیں لیا جائے۔ہم آپ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ آپ ہمارے حقوق کی پاسداری کریں گے۔ہم ہر اس شخص پر، ہر اس گروہ پر جو مثبت سوچ نہیں رکھتا اس پر بات کریں گے اور اپنے ساتھیوں کو convince بھی کریں گے۔بہت بہت شکریہ

محترمہ نرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پاکستان مسلم لیگ(ق) کی طرف سے اللہ رسول مونس الٰہی بے قصور، مونس الٰہی تیرے جاں نثار بے شمار کی نعرہ بازی)

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔آپ one sided چل رہے ہیں۔ایوان میں بات کرنا میرا حق ہے۔

جناب سپیکر: پلیز، آپ تشریف رکھیں۔مجھے بولنے دیں۔مجھے ان کی بات کا جواب دینے دیں، جب سپیکر بول رہا ہو تو مہربانی کیا کریں، محترمہ! میں آپ سے ملتمس ہوں کہ جب سپیکر بات کر رہا ہو تو آپ تشریف رکھا کریں۔آپ کی مہربانی۔مجھے بات کرنے دیں، مجھے آرڈر کرنے دیں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: ہم یہاں بے عزتی کرانے نہیں آتے۔

جناب سپیکر: پلیز، مجھے بات کرنے دیں۔آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ان کو بات کرنے کا حق ہے۔مجھے بھی بات کرنے دیں۔آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پاکستان مسلم لیگ(ق) کی طرف سے مونس الٰہی زندہ باد کی نعرہ بازی)

مجھے بات کرنے دیں اور انہوں نے جو بات کی ہے مجھے اس پر notice لینے دیں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: انہوں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟ مجھے بات کرنے دیں۔آپ میری بات سنیں۔مجھے ان سے پوچھنے دیں۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ .No point of order مجھے بات کرنے دیں۔جنہوں نے قانون کو violate کیا ہے مجھے ان سے پوچھنے دیں کہ Rules of Procedure کے قاعدہ 77 کی خلاف ورزی کیوں ہوئی؟ جی، راناصاحب! آپ بتائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پاکستان مسلم لیگ (ق) کی طرف سے سپیکر صاحب زندہ باد کی نعرہ بازی)

راناصاحب! کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ ایف آئی اے والے ان کی گرفتاری کی اطلاع اس ہاؤس کو اور مجھے دیتے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ کی یہ بات درست ہے کہ چودھری مونس الٰہی اس معزز ایوان کے معزز ممبر ہیں اور متعلقہ rules میں یہ لفظ موجود ہے کہ ان کی گرفتاری کے بعد انہیں آپ کو immediately آگاہ کرنا چاہئے تھا اور آپ نے آج اس intimation کو یہاں ہاؤس میں پڑھنا تھا۔جب یہ بات میرے علم میں آئی تو میں نے ایف آئی اے کے حکام سے رابطہ کیا کہ آپ نے معزز ممبر کو گرفتار کیا ہے تو اس کی intimation بھجوائیں لیکن ان کے کسی ذمہ دار آفیسر سے میرا رابطہ نہیں ہو سکا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں بیٹھا ہوا ہوں اور اپنی بات کا جواب لوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): اس کے بعد میں نے انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب اور ہوم سیکرٹری سے بات کی ہے کہ وہ ایف آئی اے حکام سے رابطہ کریں اور رابطہ کرنے کے بعد اس intimation سے متعلق فوری طور پر آگاہ کریں۔انہوں نے اجلاس شروع ہونے سے پہلے یہ کہا تھا کہ ہم اگلے پانچ دس منٹ میں پوری information لے کر آپ کو آگاہ کرتے ہیں۔اب میں نے آئی جی پنجاب کے ذمہ لگایا ہے کہ وہ ایف آئی اے حکام سے رابطہ کر کے intimation بھجوائیں۔

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ کو کتنا ٹائم چاہئے؟ مجھے ان کو معلوم کرنے کے لئے ٹائم دینے دیں تاکہ وہ مجھے بتائیں کہ وہ intimation مجھ تک کیوں نہیں پہنچی؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے لاء منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ جب یہ صبح یہاں تشریف لائے تو انہوں نے ان کو فون کر کے کہا کہ یہ information سپیکر صاحب تک آنی چاہئے تھی اور انہوں نے اسے یہاں read out کرنا تھا کہ ایک ممبر اس وجہ سے ہاؤس میں نہیں آ پا رہا کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی ممبر continuously forty days ہاؤس میں

نہیں آتا تو وہ dismember ہو جاتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی بھی ممبر کے اڑتیس یا انتالیس دن ہو چکے ہوں اور آپ یہاں اسے announce نہ کریں تو وہ ایک دن بعد dismember ہو جاتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ مونس الٰہی صاحب دو دن پہلے ہاؤس سے ہو کر گئے ہیں اور ابھی ان کے پاس اڑتیس دن ہیں لیکن یہاں وہ intimation پڑھ دینے سے انہیں ساری immunity مل جاتی تھی۔ مجھے افسوس ہے کہ لاء منسٹر صاحب کو ایف آئی اے والوں کا course of action جاری رہنے دینا چاہئے تھا اور انہیں ان کو aware of نہیں کرنا چاہئے تھا کہ آپ کو یہ کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ بار بار ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: لاء منسٹر صاحب کو انہیں inform نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اب تو وہ آپ کو intimation بھیجیں گے لیکن انہوں نے ایک violation کی ہے۔ میری استدعا ہے کہ آپ اس پر ایف آئی اے کے خلاف ایک severe action لیں کہ انہوں نے ایک معزز ممبر کی گرفتاری سے متعلق آپ کو کیوں نہیں بتایا؟

جناب سپیکر: جی، قانون کے مطابق کروں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پاکستان مسلم لیگ (ق) کی جانب سے ظفر قریشی مردہ باد کی نعرہ بازی)

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جب یوسف رضا گیلانی صاحب سپیکر قومی اسمبلی تھے، اس وقت شیخ رشید صاحب جیل میں تھے تو گیلانی صاحب نے بطور سپیکر ان کے production order جاری کئے تھے اور انہیں ہاؤس میں بلایا تھا۔ میری استدعا ہے کہ آپ کے پاس وہ اختیار ہے کہ آپ مونس الٰہی کو ہاؤس میں بلائیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! قانون کے مطابق آپ کے پاس اختیار ہے لہذا آپ مونس الٰہی کو ہاؤس میں بلائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ چودھری ظہیر الدین صاحب! ذرا ایک منٹ کے لئے میرے پاس تشریف لائیں گے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اشرف سوہنا صاحب کو بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے کا ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں، آپ کی آپس کی بات ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پہلے تو آپ نے دو گھنٹے اجلاس تاخیر سے شروع کیا ہے اس طرح سے ہمارا ٹائم ضائع ہوا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ دیکھ لیں، خود ہی فیصلہ کر لیں کہ پہلے کس نے بات کرنی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اشرف سوہنا صاحب پہلے بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین خان صاحب نے حکومت اور پارٹی کا تذکرہ کئے بغیر رحمٰن ملک صاحب پر کچھ ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ میں اپنے معزز بھائی کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس ایف آئی اے نے corruption charges کی بناء پر ہمارے سابق مرکزی وزیر کو گرفتار کیا ہے اور وزیر اعظم پاکستان کے بیٹے ایک case میں شامل تفتیش ہوئے ہیں۔ ہائیکورٹ نے کل مونس الٰہی صاحب کی ضمانت reject کر دی اور ہائیکورٹ کے حکم کے بعد ایف۔ آئی۔ اے نے مونس الٰہی صاحب کو گرفتار کرنا تھا لیکن مونس الٰہی صاحب نے خود گرفتاری دے دی۔ میں نہیں سمجھتا کہ جو سیاسی لوگ خود ایک طویل عرصے تک political victimization کا شکار ہوتے رہے ہیں وہ آج اسی غلطی کو دہرائیں گے۔ رحمٰن ملک صاحب خود کئی عدالتوں میں آج بھی پیش ہو رہے ہیں۔ ہماری قیادت نے دس سال تک اس political victimization میں جو تکالیف اٹھائیں وہ ہمیں یہ احساس دلاتی ہیں کہ آج اس ملک کے اندر کسی کے ساتھ political victimization نہیں ہونی چاہئے۔ ہم نے جو تکالیف اٹھائی ہیں وہ ہم اپنے سیاسی دوستوں کو نہیں دینا چاہتے، جن تکالیف کا شکار ہم رہے ہیں وہ اپنے سیاسی ساتھیوں کو نہیں دینا چاہتے۔ ہماری leadership اپنے بچوں کے ساتھ ظلم کا شکار ہوئی ہے، ہم اپنے سیاسی ساتھیوں کے بچوں کو اس ظلم کا شکار نہیں کرنا چاہتے۔ ہم نے تاریخ سے سبق سیکھا ہے۔ میں اپنے (ق) لیگ کے ساتھیوں سے ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ مجھے چودھری پرویز الٰہی جیل میں ڈالتے رہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ ان کا بیٹا جیل میں جائے۔ مونس الٰہی عدالت

میں پیش ہوئے اور عدالت نے ان کی ضمانت reject کی ہے اگر عدالت چودھری مونس الٰہی کو بیگناہ قرار دے گی تو میں اپنے کندھوں پر بٹھا کر ان کو جیل سے واپس لاؤں گا۔ یہ معاملہ اس وقت عدالت میں زیر سماعت ہے۔ میں چودھری ظہیر الدین کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم سب رحمٰن ملک صاحب سے بات کریں گے۔ ہم ان کے سب خدشات دُور کریں گے اور انصاف کے حصول کے لئے ان کی پوری مدد کریں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہوں نے بات کر لی ہے، ان کی پارٹی کا مؤقف آ گیا ہے لہذا اب ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں پہلے سے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں اس لئے مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! عظمیٰ بخاری صاحبہ بات کرنے کے لئے کافی دیر سے کھڑی ہیں لہذا پہلے انہیں بات کر لینے دیں اس کے بعد میں floor آپ کو دیتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو مجھے اس بات پر احتجاج کرنا ہے کہ نو بجے کا وقت دے کر گیارہ بجے اجلاس شروع کیا گیا جو کہ ناانصافی ہے۔ قومیں وقت کا ضیاع کر کے ترقی نہیں کرتیں۔ آپ نے اگر اجلاس روایتاً دو گھنٹے لیٹ شروع کرنا ہے تو پھر بتا دیں تاکہ ہم بھی تاخیر سے آیا کریں۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے اس لئے تشریف رکھیں۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی اور آپ نے میرا مائیک بند کرا دیا ہے۔ مجھے آپ کے روّیے پر حیرت ہو رہی ہے۔ میرا مائیک اس طرح سے بند نہ کرایا جائے۔ یہ جو مائیک کھولنے والے صاحب ہیں ان کی طبیعت صاف ہونے والی ہے۔ میں ابھی بات کر رہی تھی کہ میرا مائیک بند کر دیا گیا۔ اصل میں مجھے چودھری مونس الٰہی صاحب کی گرفتاری کے issue پر بات کرنی ہے اور اسی لئے میں نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا ہے لیکن آپ نے میری بات مکمل نہیں ہونے دی اور مائیک بند کرا دیا۔

جناب سپیکر! میں چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری کے حوالے سے ہاؤس کے علم میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ N.I.C.L Scandal totally چیف جسٹس آف پاکستان کے کنٹرول میں ہے، وہ اس پورے case کو دیکھ رہے ہیں اور اس حوالے سے ہونے والی تمام گرفتاریوں کی نگرانی وہ خود فرما رہے ہیں۔ دوسرا مونس الٰہی کی درخواست ضمانت عدالت نے reject کی ہے لہذا اس بارے میں کسی ایک آدمی کو point out کر کے الزام دینا ناانصافی ہے۔ آپ خود ہی کہتے ہیں کہ عدالتیں غیر جانب دار ہیں تو پھر آپ عدالت میں جا کر ان کا دفاع کریں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے سید حسن مرتضیٰ صاحب کو بات کر لینے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ان کی پارٹی کا مؤقف آ گیا ہے اب ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے اگر مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں ہاؤس سے walkout کر جاؤں گی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میں معذرت خواہ ہوں آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ کو پہلے بات کر لینے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی اشرف سوہنا صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ وہ ایک political worker ہیں اور انہیں احساس ہے کہ political victimization کے results کیا ہوتے ہیں۔ ہم سیاست دان یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی ماضی کی غلطیوں سے بہت کچھ سیکھا ہے لیکن میں کہتی ہوں کہ ہم نے کچھ بھی نہیں سیکھا۔ آج بھی political victimization ہو رہی ہے۔ یہ زمین مونس الٰہی کی نہیں ہے، انہوں نے بیچی، خریدی اور نہ ہی وہ اس میں حصہ دار ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! یہ بالکل غلط کہہ رہی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: اگر آپ نے مجھے انھوں طرح سے interrupt کرنا ہے تو میں بیٹھ جاتی ہوں۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! آپ بیٹھ جائیں، خاموش رہیں اور محترمہ کو بات کرنے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ مجھے interrupt کریں، یہ ہاؤس آپ نے چلانا ہے۔ یہ ہاؤس کسی ایک پارٹی کی جاگیر نہیں ہے۔ ہمیں یہاں پر بات کرنے کا حق حاصل ہے۔

جناب سپیکر! جس عبدالمالک کا نام لے کر یہ سارا scandal plan کیا گیا ہے ان سے زبردستی third degree استعمال کر کے یہ بیان لیا گیا ہے۔ یہ third degree تو میاں نواز شریف بھی برداشت نہیں کر سکے۔ جیل کی سختیاں تو میاں نواز شریف بھی برداشت نہیں کر سکے اور انہوں نے جدہ کا ٹکٹ کٹوالیا۔ میں مطالبہ کرتی ہوں کہ ظفر قریشی کو گرفتار کیا جائے، ظفر قریشی کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ اب آپ irrelevant بات کر رہی ہیں۔ جی، شاہ صاحب!

سول سیکرٹریٹ میں پی سی ایس افسران پر پولیس کا تشدد اور گرفتاری

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج سیکرٹریٹ میں پنجاب پولیس نے تین پی سی ایس افسروں کو گرفتار کر لیا ہے اور سیکرٹریٹ میں اس وقت بھی ہنگامہ جاری ہے۔ یہاں پر صرف اور صرف کسی پر الزام تراشی کر کے وقت پاس کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ آپ کو سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہئے کہ آئے دن مال روڈ پر دھرنے کیوں ہو رہے ہیں؟ سیکرٹریٹ میں کام بند ہو چکا ہے، افسران کو گرفتار کیا جا رہا ہے اور ڈاکٹروں نے بھی ہڑتال کی ہوئی ہے۔ چند لوگوں نے اس حکومت اور صوبے کو یرغمال بنا رکھا ہے، وہ سڑکوں پر دندناتے پھرتے ہیں اور انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اب پی سی ایس افسران نے 21-مارچ سے strike پر جانے کی call دے دی ہے۔ انہوں نے پی سی ایس افسران کو اس strike سے روکنے کے لئے گرفتاریاں شروع کر دی ہیں تو یہ صوبہ کس طرح چلے گا؟ کیا آپ ہر روز اسی طرح کوئی نہ کوئی مونسی الٰہی کا issue سامنے لا کر اپنا wing پورا کر لیں گے؟ ہم political forces ہیں ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح کا behave نہیں کرنا چاہئے جس طرح کا اس اسمبلی میں behave ہو رہا ہے۔ ہماری پارٹی کے ایک ذمہ دار وزیر نے ایک بات clear کر دی ہے تو میرے خیال میں اُس issue کو وہاں رہنا چاہئے اور اس سے متعلق ساری معلومات حاصل کر کے ایوان میں پیش کر دینی چاہئیں تو اُس کے بعد جو بات آگے بڑھے گی وہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! اس صوبے کی آج یہ حالت ہے کہ کلرک سڑکوں پر ہیں، مالی سڑکوں پر ہیں، چپڑاسی سڑکوں پر ہیں، استاد سڑکوں پر ہیں اور ڈاکٹر سڑکوں پر ہیں اگر اب یہ PCS افسران بھی سڑکوں پر آ گئے تو اس صوبے کا کیا بنے گا؟ آپ ایک FIA کو لے کر بیٹھ جائیں گے تو پھر یہاں پر معاملات کیسے چلیں گے؟

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ اس بارے میں ان کو کچھ بتادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! حسن مرتضیٰ صاحب نے PCS افسران کے حوالے سے بات کی ہے تو آپ کے علم میں ہے کہ یہ معاملہ اس ایوان سے ہی شروع ہوا تھا۔ ہمارے معزز ممبر شیخ علاؤالدین صاحب نے یہاں پر ایک Adjournment Motion پیش کی تھی اور اس Adjournment Motion کے جواب میں ایک کمیٹی بنائی گئی تو اُس کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ اُس کے بعد government level پر باقاعدہ ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں PCS افسران کے عہدیداران بھی شامل تھے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اُن کے 96 فیصد مطالبات پورے کئے گئے۔ اب اگر وہ یہ کہیں کہ DMG افسران کو پنجاب سے نکال کر باہر پھینک دیا جائے تو یہ ممکن نہیں ہے۔ اس کے باوجود اب دوبارہ انہوں نے ہڑتال کی کال دی ہے اُس کے اوپر گورنمنٹ کی طرف سے سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اُس کمیٹی کا میں بھی ممبر ہوں اور کچھ اور دوست بھی اُس کمیٹی کے ممبر ہیں۔ دو روز قبل اُن کے ساتھ ہماری میٹنگ ہوئی ہے اور ہم اُن کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک شاہ صاحب کی اس بات کا تعلق ہے کہ فلاں طبقہ بھی مال روڈ پر آ کر احتجاج کر رہا ہے، فلاں طبقہ بھی احتجاج کر رہا ہے۔ دیکھیں، آج جمہوری دور ہے اور ہر فرد کو violence کئے بغیر احتجاج کرنے کا حق حاصل ہے۔ یہی وہ مال روڈ تھی کہ جس پر نعرہ بلند کرنا یا احتجاج کرنا بالکل ایک ممنوعہ بات تھی لیکن اب چونکہ سب کو احتجاج کرنے کا حق حاصل ہے اور میں اپنے بھائی حسن مرتضیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ یہ سارے کے سارے لوگ صرف اپنی تنخواہوں میں اضافے کی بات کر رہے ہیں وہ کلرک ایسوسی ایشن ہو یا ڈاکٹرز ہوں اُن کا کوئی اور مطالبہ نہیں ہے اس بارے میں وفاقی حکومت بھی اور صوبائی حکومت بھی اُن سے یہ وعدہ کر چکی ہے کہ آمدہ بجٹ میں اُن کی تنخواہوں کے اوپر اضافہ کے حوالے سے نہ صرف غور کیا جائے گا بلکہ جو وسائل حاصل ہیں اُن کو مدنظر رکھ کر اُن کی تنخواہوں میں اضافہ بھی کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں نے on the floor of the House یہ کہا تھا کہ میں نے آئی جی صاحب سے گزارش کی ہے کہ وہ FIA حکام سے رابطہ کر کے اس intimation کو اس ایوان تک پہنچائیں تو انہوں نے ایک چٹ لکھ کر مجھے بھیجی ہے میں یہ چٹ آپ کے سامنے پڑھ دیتا

ہوں۔"میں نے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ظفر قریشی صاحب کو فون کیا ہے مگر اُن کا یہ کہنا ہے کہ آرڈر ٹائپ ہونے میں دیر ہو گئی ہے ہم دس پندرہ منٹ میں آپ کو fax بھجواتے ہیں۔"

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے نہایت ہی محترم بھائی حسن مرتضیٰ صاحب کی بات کے جواب میں ابھی لاء منسٹر صاحب نے بات کی تو میں اس حوالے سے اپنی معروضات پیش کرنا چاہوں گا۔ ایک بات PCS & CSP افسران کے حوالے سے ہے تو ایک فارمولا طے ہو چکا ہے جس کے حساب سے CSP افسران کو ہر صوبہ کے اندر رہنا ہے اور PCS افسران کو گریڈ وار enhance کر دیا گیا ہے۔ گریڈ۔20 اور گریڈ۔21 کی بھی percentage ہے اُس پر سختی سے عمل کیا جانا چاہئے کیونکہ یہ سارے کے سارے لوگ talented ہیں اور کسی کو صوبے سے نکالا جانا اس کا کوئی حل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جناب لاء منسٹر صاحب نے دوسری بات یہ کی کہ سب لوگ تنخواہیں بڑھانے کا مطالبہ کر رہے ہیں تو اُن کی طرف سے یہ کوئی ناجائز مطالبہ نہیں ہے بلکہ یہ اُن کا جائز مطالبہ ہے اور اگر اُن کے اس مطالبے پر عملدرآمد کو بجٹ تک لے کر جانا ہے تو جب بھی کوئی جلوس آتا ہے تو Treasury Benches کی طرف سے چند ایک منسٹرز اور دوسرے honourable members باہر جا کر اُن کے ساتھ بات کیا کریں تاکہ محروم طبقوں کی تسلی ہو سکے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سوہنا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ یہ بات تو ٹھیک نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران (ق) لیگ بات کرنے کا موقع نہ ملنے پر احتجاجاً کھڑے ہو گئے)

آپ تشریف رکھیں کیونکہ یہ Question Hour ہے۔ محترمہ عارفہ خالد پرویز صاحبہ!۔۔۔ نہیں، یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ چودھری صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! FIA حکام کی طرف سے ابھی مجھے جو جواب موصول ہوا ہے اُس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی ہے کہ انہوں نے چودھری مونس الٰہی کو arrest کرنے کے بعد آپ کو immediately inform نہیں کیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے مجھے اس بارے میں آگاہ نہیں کیا تو میں اس کا نوٹس لوں گا۔ (قطع کلامیاں) تشریف رکھیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ میں لاء منسٹر صاحب کی بات سن رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ آپ کے سامنے یہ جو issue آیا ہے آپ اس کو Privileges Committee کے سپرد کر دیں اور اُس میں FIA والوں کو بلا لیں۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ Privileges Committee کے سپرد کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران (ق) لیگ ایف آئی اے والے issue پر
بات کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے)

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! اس معاملے کو Privileges Committee کے سپرد نہ کریں بلکہ اس پر Special Committee بنادیں جو اس معاملے پر روزانہ proceedings کرے اور دو دن میں ایوان کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کر دے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ مناسب نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ ہمارے معزز ممبران اس issue پر اپنے grievances آپ تک forward کرنا چاہتے ہیں لہذا آپ اپنی صوابدید سے اس معاملے پر چند ایک ممبران کو بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، گھرال صاحب!

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! چودھری مونس الٰہی کے issue کے حوالے سے ایک دوست نے مجھے آکر کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ چودھری مونس الٰہی گرفتار ہو گئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بڑے فخر کی بات ہے کہ چودھری مونس الٰہی foreign سے واپس آئے اور ائرپورٹ پر پندرہ بیس ہزار لوگوں نے اُن کا استقبال کیا۔ وہ FIA کے سامنے پیش ہوئے اور عدالتوں کے سامنے بھی پیش ہوئے۔ چودھری مونس الٰہی چودھری ظہور الٰہی صاحب کا نواسہ اور چودھری پرویز الٰہی کا بیٹا ہے۔ وہ بھاگنے والا اور نہ جھکنے والا ہے۔ ہماری قیادت اور نہ ہی ہمارا کوئی ممبر ملک چھوڑ کر بھاگنے والا ہے۔ اس کے علاوہ ہم compromise کر کے یہ مقدمات ختم بھی نہیں کرانا چاہتے۔ آج اپنی مرضی سے عدالت نے ہماری عبوری ضمانت منسوخ کی ہے لیکن اس پر بھی دو تین باتیں سامنے آتی ہیں اور عدالتوں کا روّیہ بھی سوالیہ نشان ہے یا پنجاب حکومت کا روّیہ بھی سوالیہ نشان ہے کہ ایک جانب ریمنڈ ڈیوس کو چھوڑ دیا اور دوسری جانب چودھری مونس الٰہی کی ضمانت منسوخ کر دی گئی۔ یہ کوئی انصاف نہیں ہے۔ اس کے علاوہ

حدیبیہ مل کے cases بھی NAB میں پڑے ہوئے ہیں اور بہت سے fraudulent کے cases بھی پڑے ہیں اور ان پر فیصلے نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، قمر حیات کاٹھیا صاحب!

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! آپ نے چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری کے حوالے سے معاملے کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا ہے۔ اس پر ہمارا مطالبہ تھا کہ آپ کوئی سپیشل کمیٹی بنائیں اگر آپ وہ نہیں بنانا چاہتے تو آپ کم از کم time limit دے دیں۔

جناب سپیکر! ہمارے پارلیمانی لیڈر نے بات کی ہے اور میں دوبارہ وہ بات کرتا ہوں کہ جو لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ صدر آصف علی زرداری صاحب سے اس لئے ملے ہیں کہ مونس الٰہی کو صاف بچا لیا جائے اس طرح ان کے منہ پر ایک طمانچہ لگا ہے۔ ہمارے لیڈر نے بڑی فراخدلی سے گرفتاری دی ہے اور ہم ایسے ہزاروں مقدمات کا سامنا کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میرا اور میری پارٹی کا مؤقف ہے کہ انہوں نے ریمنڈ ڈیوس کو آزاد کیا ہے اس بارے میں ہم احتجاج کرتے رہیں گے اور ہزاروں لاکھوں بار کریں گے۔ انہوں نے اسے آزاد کر کے جو حصہ لیا ہے انشاء اللہ وہ سامنے آئے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت:

تُندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

جناب سپیکر! (ن) لیگ کی اس قسم کی انتقامی کارروائیوں نے مونس الٰہی کو صف اول کا لیڈر بنا دیا ہے۔ وہ ظہور الٰہی کا نواسہ ہے، وہ خوفزدہ ہونے والا نہیں ہے۔ ریمنڈ کو جس تیزی سے ملک سے بھگایا گیا ہے اسی تیزی سے نواز شریف صاحب جدہ بھاگے تھے لیکن مونس الٰہی نے خود ملک میں آکر گرفتاری دی ہے۔ یہ لوگ اس طرح کے ہزاروں مقدمات بنا لیں اور ہزاروں الزامات لگا لیں ہم گھبرانے والے نہیں ہیں۔ ہمارے ساتھ ہمارا خدا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری پر پُرزور مذمت کرتی ہوں اور میں یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ یہاں پر یہ بات سامنے آئی ہے کہ رحمٰن ملک صاحب کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ اگر ان کا گرفتاری میں ہاتھ نہیں ہے تو ان کے پاس یہ اختیار تو ہے کہ سپیکر کی اجازت کے بغیر گرفتار کیا اور جو غیر قانونی حرکت ہوئی ہے اس پر وہ کارروائی کریں اور ظفر قریشی کو فوری طور پر معطل کریں۔ FIA والوں نے جو غیر قانونی حرکت کی ہے اس پر فوری طور پر کارروائی ہونی چاہئے۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مونس الٰہی نے پاکستان میں آکر خود گرفتاری دی ہے اور وہ ان مقدمات کا یہیں رہ کر سامنا کریں گے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ حکومت نے ریمنڈ ڈیوس جو قومی مجرم ہے اس کو تو رہا کر دیا ہے اور ایک قومی ہیرو کو گرفتار کر لیا ہے اس پر حکومت کو شرم آنی چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ جب میں crockery خریدنے جاتی ہوں تو وہ بازاروں یا سٹوروں میں ملتی ہے۔ اگر چمچے FIA کے محکمے میں ہوں گے تو میں حیران ہوں کہ یہ چمچہ گیری کون کرا رہا ہے؟ ہم عدلیہ کا احترام کرتے ہیں لیکن جب ریمنڈ ڈیوس جیسے قومی چور، ڈاکو، لٹیرے اور قاتل کو عدالتوں میں سے نکال دیا گیا ہے تو پھر آپ بتائیں کہ ہم کس کے پاس جائیں؟ آپ Custodian of the House ہیں اور آپ نے مونس الٰہی case میں جو initiative لیا ہے اس پر ہم شکر گزار ہیں۔ ہماری نظریں آپ پر ہیں اور ہم آپ کی جانب دیکھ رہے ہیں۔ اگر رحمٰن ملک بھی اس case میں شامل ہو تو آپ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ آپ ظفر قریشی کی شکل میں جو چمچے ہیں ان کو باہر نکالیں۔ ہم مقدمات کا سامنا کریں گے کیونکہ مونس الٰہی بے قصور ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنے لیڈر چودھری مونس الٰہی کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک ایسی روایت قائم کی ہے اور گرفتاری دی ہے۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے لوگوں میں ہمت نہیں ہے کہ وہ FIA کو face کریں لیکن ان کے خاندان کا یہ جرأت مندانہ فیصلہ ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ظفر قریشی جنھوں نے یہ غیر قانونی حرکت کی ہے کہ آپ کے علم میں لائے بغیر ایک ممبر کو گرفتار کیا ہے وہ چودھری مونس الٰہی سے معافی مانگے اور اس کے پاؤں پڑے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ آمنہ بٹر صاحبہ!

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب سپیکر! ڈاکٹروں کی آواز کو ایوان کے باہر تو دبایا جارہا ہے لیکن آج اس ایوان کے اندر بھی ڈاکٹروں کو بولنے نہیں دیا جارہا اور ان کی آواز نہیں سنی جارہی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ اس معاملے کے لئے کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شوکت بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔ مونس الٰہی صاحب ایک political worker ہیں ہمیں ان کا پورا احترام ہے۔ چودھری ظہیر الدین صاحب سینئر پارلیمنٹیرین ہیں، وہ بہت دفعہ اسمبلیوں میں منتخب ہو کر آئے ہیں لیکن میں ایک گزارش کروں گا کہ انہوں نے جذبات میں آکر ہمارے وفاقی وزیر داخلہ کے متعلق کچھ ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو غیر پارلیمانی ہیں لہذا گزارش صرف یہ ہے کہ وہ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران (ق) لیگ کی طرف سے "ظفر قریشی مردہ باد" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ ruling دے دیں کہ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ہمارے اپوزیشن لیڈر راجہ ریاض صاحب نے یہ کہا تھا کہ اگر جمعہ والے دن تک ہمارے فنڈز بحال نہ کئے گئے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ Order in the House, I say order in the House. حسن مرتضیٰ صاحب! پلیز اپنی سیٹ پر بیٹھیں اور ایک ضروری بات ہو رہی ہے اسے سنیں اور مجھے بھی سننے دیں۔ رانا صاحب! آپ بھی سنیں کہ کیا بات ہو رہی ہے؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارے اپوزیشن لیڈر راجہ ریاض صاحب نے آج سے تین دن قبل یہاں پر تقریر کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی کہ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن میں بیٹھتے ہی ہمارے فنڈز بھی روک دیئے گئے ہیں حتیٰ کہ جن کے ٹینڈر لگے ہوئے تھے اُن کو بھی روک دیا گیا ہے۔ راجہ ریاض صاحب نے کہا تھا کہ جمعہ والے دن تک ہمارے کاموں کو شروع کیا جائے لیکن ابھی تک وہ کام شروع نہیں ہوئے۔ راجہ ریاض صاحب نے ہم سب کی طرف سے جمعہ کے دن کی deadline دی تھی۔ چونکہ میاں محمد نواز شریف کی طبیعت خراب ہے اس لئے ہم اس deadline کو

Monday تک لے کر جا رہے ہیں اور اگر Monday تک ڈی سی او صاحبان نے ہمیں باقاعدہ فون کر کے یہ نہ کہا کہ آپ کے ٹینڈر لگے ہوئے کام شروع ہو چکے ہیں تو ہم نے جو بات کہی ہے ہم اُس پر بالکل لفظ بہ لفظ عمل کریں گے کیونکہ وہ ترقیاتی کام ہمارے نہیں ہیں، ہماری کوئی ذاتی سڑک یا ذاتی سکول نہیں بن رہا بلکہ وہ stadiums اور سکول وغیرہ عوام کے لئے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ جیسے مرکز کے اندر مسلم لیگ (ن) والے آج بھی وزیر اعظم سے فنڈز لے رہے ہیں اور اُن کے ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اسی طرح حکومت پنجاب ہمارے کام شروع کروائے۔ خدارا! آپ وزیر قانون صاحب سے یہ کہیں اور وہ سٹیٹمنٹ دیں تاکہ Monday تک ہمارے کام شروع ہو سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا صاحب! ذرا بتائیے گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے چودھری مونس الٰہی کا معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا لیکن اس کے لئے کوئی short period ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایک special case ہے اور لوگوں کو relief ملنا شروع ہو جائے گا۔ لاء منسٹر صاحب اپنی opinion دے سکتے ہیں لیکن میری گزارش ہے کہ اس کا ٹائم fix کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: کس کا ٹائم fix کر دیں؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! جو معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں بیٹھ کر اس معاملے کو دیکھ لوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ابھی ایف آئی اے کی طرف سے یہ intimation مجھے موصول ہو گئی ہے۔ یہ میں آپ تک پہنچا دیتا ہوں اور آپ اس کو readout فرما دیں۔ دوسری بات جو شوکت بسراء صاحب نے کی ہے اس حوالے سے اُن کی مہربانی کہ انہوں نے خود ہی ذکر کیا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو باہر جانا پڑا۔ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کی واپسی Sunday کو ہے اس لئے بسراء صاحب Monday کی بجائے ایک دو دن کی گنجائش فرما دیں تاکہ جب وہ آئیں تو اُن سے بات کر لیں گے۔ جس طرح میں نے پچھلے دن on the floor of the House بات کی تھی کہ جو ترقیاتی منصوبے اور کام عوامی فلاح کے ہیں اُن کو بند کرنے کی کوئی direction پہلے سے نہیں دی گئی لیکن اگر

ایسا کوئی عمل ہوا ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب کے علم میں لا کر اُن سے direction لے کر اس معاملے کو resolve کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میاں صاحب جب بھی تشریف لائیں گے اُس کے دو دن بعد تک ہم اپنی deadline کو postpone کرتے ہیں تاکہ جب وہ آئیں تو اپنا پالیسی بیان دے کر ہمارے جتنے بھی ایم پی اے صاحبان کے کام ہیں وہ شروع ہو جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میرے پاس intimation آ گئی ہے۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں کافی دیر سے کھڑی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں کچھ پڑھنے لگا ہوں۔ چلیں، آپ کی بات پہلے سن لیتے ہیں۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ جب میں بات کر رہی ہوں تو مہربانی فرماتے ہوئے آپ میرا مائیک بند نہ کرائیں۔

جناب سپیکر: اگر کوئی relevant پوائنٹ آف آرڈر ہو گا تو مائیک بند نہیں ہو گا لیکن اگر irrelevant بات کریں گی تو بند ہو جائے گا۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ میری بات relevant ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! پنجاب کے دُور دراز دیہات سے آنے والے ہزاروں serious patients وہ غریب لوگ ہیں جو شاید لاہور آنے کا کرایہ بھی مشکل سے arrange کر کے اپنے serious patients کو لے کر سرکاری ہسپتالوں میں آتے ہیں اور اِس وقت موجود بھی ہیں۔ ہسپتالوں کے outdoor کو بند ہوئے آج سولھواں دن ہے اور آج صبح میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ ہسپتالوں کے indoor بھی انہوں نے آج بند کر دیئے ہیں۔ اس معزز ایوان کی majority کا تعلق پنجاب کے rural areas سے ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ اسے باضابطہ طریقے سے لکھ کر لائیں۔ جب اس حوالے سے کوئی تحریر ہاؤس میں آئے گی تو پھر ہی میں اُس پر کچھ عمل کروں گا۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر کے بیٹھ جاؤں گی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میرے معزز ممبران اُن غریب لوگوں کے دکھ درد کو محسوس کرتے ہیں۔ جن غریب لوگوں کے کینسر، ہیپاٹائٹس اور دل کے آپریشن رُکے ہوئے ہیں ذرا اُن کے دکھ درد کو محسوس کیجئے۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ young doctors کے پیکج کے سلسلے میں جو بھی بات ہوئی ہے، میرے معزز ذمہ دار بھائی اس معزز ایوان کو on the floor of the House آگاہ کریں اور ساتھ ہمیں time frame دیں کہ ڈاکٹروں کی یہ ہڑتال کب تک ختم ہو گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب مجھے یہ intimation پڑھنے دیں۔

ایف آئی اے کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری سے جناب سپیکر کو مطلع کرنا

ARREST OF MR. MOONIS ELAHI, MPA-CASE FIR NO.46/2010 AND 05/2011 OF FIA CCC LAHORE.

This is to bring to your kind notice that the Honourable Division Bench of Lahore High Court, Lahore headed by the Honourable Chief Justice dismissed the bail petition of Mr. Moonis Elahi, Member Provincial Assembly Punjab in the cases cited as subject. Mr. Moonis Elahi, MPA has been arrested accordingly today on 17.03.2011.

This is issued for the favor of perusal and record, please.

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! دیکھیں، اس وقت 12 بج کر 20 منٹ ہو رہے ہیں اور آج 18-تاریخ ہے جبکہ یہ لیٹر 17-تاریخ کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس میں ظفر قریشی صاحب کا جو act ہے وہ سراسر illegal ہے۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ اشرف سوہنا صاحب اور بسراء صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ رحمٰن ملک صاحب اس کیس میں innocent ہیں تو وہ ظفر قریشی کی اس غیر قانونی حرکت کے خلاف کارروائی کریں اور اس کو معطل کریں کیونکہ یہ مسئلہ ایک ممبر کے استحقاق کا نہیں بلکہ اس ایوان میں موجود تمام معزز ممبران کے استحقاق کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کریں گے۔ محترمہ! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ظفر قریشی کو معطل کیا جائے۔ یہاں ججوں کے حوالے سے بات کرنے سے کیوں گھبراتے ہیں، کیا ہمیں کوئی ڈر ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔ اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں لیکن آج کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میں تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع لاہور میں لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*581: **محترمہ عارفہ خالد پرویز:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد کیا ہے، ان کو کون سا گریڈ دیا جاتا ہے نیز ان کی بنیادی تعلیم کیا ہوتی ہے جس بناء پر انہیں داخلہ دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ LHVs اور LHWs کو علیحدہ علیحدہ پروگرامز کے مطابق کورسز کروائے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ LHVs اور LHWs ' Antibiotic medicine بھی لکھ کر دے سکتی ہیں، اگر نہیں تو اس حوالے سے کیا چیک اینڈ بیلنس رکھا جاتا ہے، اگر ہاں تو کون کون سی Antibiotic medicine لکھ کر دینے کی اجازت ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں ای ڈی او ہیلتھ لاہور سے رپورٹ طلب کی گئی۔اس کی رپورٹ کے مطابق:۔

ضلع لاہور میں ای ڈی او ہیلتھ کے زیر انتظام مختلف سرکاری ہسپتالوں میں بنیادی مراکز صحت / رورل ہیلتھ سنٹرز اور ایم سی ایچ سنٹرز میں 108 لیڈی ہیلتھ وزیٹرز ملازمت کر رہی ہیں اور لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کا گریڈ 9 ہوتا ہے۔ان کی بنیادی تعلیم میٹرک مع سائنس ہے اور کنٹرولر نرسنگ بورڈ سے دو سالہ ڈپلومہ کی حامل ہوتی ہیں۔

ضلع لاہور میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد 1609 ہے اور ان کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا جاتا ہے اور گریڈ کی بجائے فکسڈ تنخواہ دی جاتی ہے جو کہ -/3000 روپے ماہانہ ہے اور ان کی بنیادی تعلیم جن پر انہیں بھرتی کیا جاتا ہے مڈل ہے۔

(ب) لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کو دو سالہ تربیت نرسنگ کونسل اسلام آباد کے رولز کے مطابق ایک سالہ پبلک ہیلتھ کورس اور دوسرے سال مڈوائفری کا کورس کروادیا جاتا ہے۔

ii۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کا کوئی کورس نہ ہوتا ہے بلکہ ان کو فیلڈ کے متعلقہ 3 ماہ کی تربیت دی جاتی ہے۔

(ج) لیڈی ہیلتھ وزیٹر بنیادی مرکز صحت / دیہی مرکز صحت / زچہ بچہ سنٹر میں میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہیلتھ ونگ کی انچارج ہوتی ہے اور وہ انٹی بایوٹک ادویات استعمال کرنے کا مشورہ دے سکتی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii۔ لیڈی ہیلتھ ورکر کی تعلیم صرف مڈل ہوتی ہے۔اس کو پروگرام کے مطابق جو کوٹرائی شربت دیا جاتا ہے۔وہ اپنے ایریا میں تقسیم کرتی ہے جبکہ انٹی بایوٹک میڈیسن اپنے پاس سے نہ دے سکتی ہے۔

ساؤتھ سٹی ہسپتال اوکاڑہ میں کرپشن کی تفصیلات

*744: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال ساؤتھ سٹی ہسپتال اوکاڑہ میں تعینات ملازمین نے مل کر ادویات اور پٹرول کی مد میں غبن اور کرپشن کرتے ہوئے ہسپتال کو لاکھوں روپے کا نقصان پہنچایاہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ متعلقہ اہلکاران کی کرپشن منظر عام پر آنے کے بعد ابتدائی انکوائری میں ثابت ہونے کے بعد انہیں صرف ٹرانسفر کیا گیاہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اہلکاران کے خلاف کب تک قواعد کے مطابق انکوائری مکمل کرلی جائے گی نیز سال 08-2007 کے دوران ہسپتال میں کرپشن اور غبن کے کتنے کیسز سامنے آئے ہیں اور ان کے بارے میں ہسپتال انتظامیہ کی طرف سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ابتدائی تحقیقات کے مطابق کچھ ملازمین کے مختلف مدات بشمول میڈیسن اور POL وغیرہ کی خریداری میں بے ضابطگیوں میں ملوث ہونے کے خدشات پائے گئے ہیں۔ثبوت کے طور پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 08-2007 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، تاہم تفصیلی انکوائری کے لئے مزید وقت درکار ہے جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔

(ب) ابتدائی انکوائری ابھی تک تکمیل کے مراحل میں ہے اس سے پہلے ہی کچھ ملازمین انتظامی امور کی بنیاد پر ڈاکٹرز کی شکایت پر تبدیل کئے گئے ہیں۔

(ج) ابتدائی انکوائری پر مامور کمیٹی کی تفصیلی رپورٹ جلد پیش کر دی جائے گی اور بے ضابطگیوں میں ملوث پائے گئے اہلکاروں کے خلاف قواعد کے مطابق تادیبی کارروائی کی سفارش کی جائے گی۔سال 08-2007 کے دوران فی الحال کرپشن اور غبن کا کوئی کیس سامنے نہیں آیا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکاہے ابتدائی انکوائری تکمیل کے مراحل میں ہے جیسے ہی ثبوت سامنے آئیں گے ہسپتال انتظامیہ کو مناسب کارروائی کے لئے سفارش کی جائے گی۔

ضلع قصور میں میٹر نٹی ہومز عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1801: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں پائے جانیوالے میٹر نٹی ہومز میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے، ان کے نام، عہدہ، گریڈ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع قصور میں پائے جانیوالے میٹر نٹی ہومز میں مریضوں کو کس حساب سے ادویات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میٹر نٹی ہومز میں مریضوں کو مفت ادویات فراہم نہیں کی جاتیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں موجود 8 میٹر نٹی ہومز میں 18 ملازم کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	عہدہ	تعداد	گریڈ
1	لیڈی ہیلتھ وزیٹر	08	09
2	دائی	05	02
3	مڈوائف	01	04
4	نائب قاصد	02	01
5	چوکیدار	02	01

ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حاملہ خواتین کو ایک روپے کی پرچی فیس کے عوض بیماری کی نوعیت کے حساب سے ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ ان میٹر نٹی ہومز میں موجود ادویات مریضوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

قصور، میٹر نٹی ہومز میں خالی اسامیوں کی تعداد

*1808: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں میٹر نٹی ہومز میں متعدد اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان میٹر نٹی ہومز میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ضلع قصور میں موجود میٹر نٹی ہومز میں تمام اسامیاں پُر ہیں۔

(ب) ضلع قصور میں میٹر نٹی ہومز میں تمام اسامیوں پر عملہ تعینات ہے۔

لاہور جناح ہسپتال، سٹاف کی تفصیلات

*1841: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں صفائی کرنے والا عملہ سرکاری نہیں بلکہ پرائیویٹ ہے؟

(ب) جناح ہسپتال لاہور میں صفائی کرنے والا عملہ کتنے افراد پر مشتمل ہے تفصیل مع عہدہ گریڈ بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں صفائی کرنے والا عملہ طارق نامی ٹھیکیدار کے ماتحت کام کرتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صفائی کرنے والے عملے کو مستقل طور پر سرکاری تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہسپتال کی خود مختاری کے بعد 1998 میں مجاز اتھارٹی کے فیصلے کے بعد صفائی کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔

(ب) ٹھیکیدار 3590 جنٹیوریل اور 11 سپر وائزر مہیا کرتا ہے۔

(ج) یہ ٹھیکہ سٹینڈرڈ کلیننگ پرائیویٹ لمیٹڈ کو جس کے دو ڈائریکٹرز طارق سعید خان اور کاشف سعید ہیں مروجہ قوانین کے مطابق مجاز اتھارٹی نے دیا ہے۔

(د) یہ سوال نافذ العمل سرکاری طریق کار کے منافی ہے۔ کیونکہ ٹھیکیدار کا عملہ نہ عارضی ہوتا ہے اور نہ ہی مستقل ہونے کا استحقاق رکھتا ہے۔

گنگارام ہسپتال لاہور کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*2016: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران ایل پی کی مد میں کتنی رقم گنگارام ہسپتال لاہور کو فراہم کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران ادویات کی لوکل پرچیز کن کن فرموں / کمپنیز اور میڈیکل سٹور سے کی گئی؟

(د) ادویات کی لوکل پرچیز کن کن مقاصد کے لئے کی جاتی ہے اور اس کی منظوری کون سی اتھارٹی دے سکتی ہے؟

(ہ) ان سالوں کے دوران جو رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی، اس کی تحقیقات (انسپکشن) ہوئی تو کتنی رقم ہر سال خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا؟

(و) خورد برد کے ذمہ دار کون کون سے ملازمین قرار پائے نیز ان کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 07-2006 میں سر گنگارام ہسپتال لاہور میں ادویات کی لوکل پرچیز کے لئے 80 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ مالی سال 08-2007 میں اس مد میں مبلغ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے۔

(ب) مالی سال 07-2006 میں کل رقم -/4355478 روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی۔ مالی سال 08-2007 میں کل رقم -/3967958 روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی۔

(ج) مالی سال 07-2006 میں لوکل پرچیز M/S Hudaibia International سے کی گئی۔ مالی سال 08-2007 میں لوکل پرچیز M/S Akram Brothers سے کی گئی۔

(د) ادویات لوکل پرچیز مریضوں کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ لوکل پرچیز میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (ایڈمن) کرنے کے مجاز ہیں۔

(ہ) ان سالوں کے دوران ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ کی گئی رقم کے خورد برد کا انکشاف نہ ہوا اور نہ ہی آڈٹ کے دوران خورد برد کا کوئی پیرا بنا۔

(و) خورد برد کا ذمہ دار کوئی نہیں ہے۔

لاہور۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*2017: جناب محمد نوید انجم: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال07-2006 اور08-2007 کے دوران ایل پی کی مد میں کتنی رقم پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کو فراہم کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران ادویات کی لوکل پرچیز کن کن فرموں، کمپنیز اور میڈیکل سٹور سے کی گئی؟

(د) ادویات کی لوکل پرچیز کن کن مقاصد کے لئے کی جاتی ہے اور اس کی منظوری کون سی اتھارٹی دے سکتی ہے؟

(ہ) ان سالوں کے دوران جو رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی، اس کی تحقیقات (انسپکشن) ہوئی تو کتنی رقم ہر سال خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا؟

(و) خُورد بُرد کے ذمہ دار کون کون سے ملازمین قرار پائے نیز ان کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال07-2006 میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کو ادویات کی لوکل پرچیز کے لئے 8.1 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ مالی سال08-2007 میں اس مد میں 5.283 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) مالی سال07-2006 میں کل رقم 7.427 ملین روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئے۔ مالی سال08-2007 میں کل رقم 5.187 ملین روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئے۔

(ج) پی آئی سی فارمیسی اور ڈیسنٹ میڈیکل سٹور

(د) برائے سرکاری استحقاقی ملازمین / غرباء مریض۔ لوکل پرچیز میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور ہیڈ آف انسٹیٹیوٹ پی آئی سی لاہور کرنے کے مجاز ہیں۔

(ہ) ان سالوں کے دوران آڈٹ رپورٹ کے مطابق کسی خُورد بُرد کا انکشاف نہیں ہوا ہے۔

(و) خُورد بُرد کا ذمہ دار کوئی نہیں ہے۔

لاہور جناح ہسپتال موجودہ ٹھیکیدار کو دوبارہ ٹھیکہ دینے کی وجوہات

*2138: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ بھی درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں 14۔ جون 2008 کو دیئے جانے والے ٹینڈر کو اپنے منظور نظر کے معیار پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے دوبارہ 24۔ ستمبر 2008 کو دوبارہ ٹینڈر طلب کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ ٹھیکیدار جناح ہسپتال میں سروس مہیا کرنے میں ناکامی کے باوجود ایم ایس کا منظور نظر ہونے کی بنا پر پچھلے تین سال سے کام کر رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ ٹھیکیدار کو نوازنے کے لئے یہی ٹینڈر 17۔ ستمبر 2008 کو پھر دیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 17۔ ستمبر 2008 کو کھلنے والے ٹینڈر میں کم ریٹ پر سروس مہیا کرنے والے ٹھیکیدار کو نظر انداز کر کے موجودہ ٹھیکیدار کو نوازا گیا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ 17۔ ستمبر 2008 کو کھلنے والے ٹینڈر سے قبل ہی موجودہ ٹھیکیدار کو مزید تین ماہ کے لئے اس کی سروس میں توسیع کر دی گئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔متعلقہ صفائی کا ٹھیکہ 30۔ ستمبر 2008 کو ختم ہوتا تھا جس کے پیش نظر 24۔اگست کو اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔متعلقہ ٹھیکیدار کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ کمیٹی کی میٹنگ میں تمام بولی دہندگان کو مدعو کیا گیا تھا جنہوں نے ایک دوسرے پر الزام تراشی شروع کر دی کیونکہ وہ کچھ تکنیکی سوالات کے جواب نہ دے سکے۔اس معاملے کو ادارے کی سب سے بڑی اتھارٹی بورڈ آف مینجمنٹ کے پاس لے جایا گیا جس نے ٹینڈر منسوخ کر دیئے اور اس وقت کام کرنے والے ٹھیکیدار کے کنٹریکٹ میں 3 ماہ کی توسیع کر دی گئی۔

(د) -ایضاً-

(ہ) یہ درست نہیں ہے۔ موجودہ ٹھیکیدار کو نوازنے کے لئے ٹینڈر نہیں دیا گیا۔ بلکہ متعلقہ صفائی کے ٹھیکہ کی مدت 30۔ ستمبر 2008 کو ختم ہونا تھی جس کے پیش نظر 24 اور 25۔اگست کو اخبار میں اشتہار دیا گیا جس میں چار فرموں نے حصہ لیا۔

فیصل آباد۔یوسی 198 میں ڈسپنسری بنانا

*2591: جناب جوئیل عامر سہوترا: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کی یونین کونسل نمبر 198 میں کوئی سرکاری ڈسپنسری نہیں ہے، یونین کونسل میں اکثریت غریب لوگوں کی ہے جو پرائیویٹ علاج کی سکت نہیں رکھتی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ یونین کونسل میں سرکاری ڈسپنسری کے قیام کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یونین کونسل 198 میں کوئی سرکاری ڈسپنسری نہیں ہے جبکہ اس کے ارد گرد تقریباً 1.5 کلو میٹر کے فاصلہ پر حیدر آباد کے ساتھ حاجی آباد (اشرف آباد) میں سرکاری ڈسپنسری اور محلہ نشاط آباد کے ساتھ ریلوے لائن کے دوسری طرف امین ٹاؤن میں سرکاری ڈسپنسری موجود ہے۔

(ب) یونین کونسل نمبر 198 فیصل آباد سٹی ایریا میں ہے۔اس یونین کونسل کے ارد گرد دو سرکاری ڈسپنسریاں ہیں جن کا فاصلہ 1.5 کلو میٹر ہے اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد تقریباً 8 کلو میٹر ہے۔

گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے شہری یونین کونسلز میں ڈسپنسریز بنانے کا کوئی پیمانہ (Yard Stick) مقرر نہ ہے اس لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ شہری علاقہ میں ہر یونین کونسل میں ڈسپنسری بنائی جائے کیونکہ شہری علاقہ میں آبادی گنجان ہے۔ہر ایک شہری یونین کونسل کا رقبہ ایک دیہاتی یونین کونسل سے بہت کم ہے۔زیادہ تر سڑکیں پختہ ہیں۔ مواصلات اور نقل و حرکت کے بہتر ذرائع ہیں اور ملحقہ یونین کونسل یا نزدیکی یونین کونسل جہاں سرکاری ڈسپنسری یا اس سے بڑی سرکاری سہولت موجود ہے،

کا فاصلہ بہت ہی کم ہے اور وہاں تک آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے اس طرح یونین کونسل کے لوگوں کو صحت کی سہولیات وافر تعداد میں موجود ہیں۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2627: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا کتنے بیڈ پر مشتمل ہے؟

(ب) سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران اس ہسپتال کی عمارت کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) موجودہ مالی سال میں اس ہسپتال کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری ہے اور ان میں سے کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا 40 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) سال 2006-07 میں اس ہسپتال کی عمارت پر 12 لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ سال 2007-08 میں اس عمارت پر 08 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) سال 2008-09 میں اس عمارت کے لئے چار لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(د) اس ہسپتال میں طبی مشینری درج ذیل ہے جو کہ ساری چالو حالت میں ہے سوائے سٹیم سٹیلائزر کے جو کہ 1997 میں خریدا گیا اور تاحال اسے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نصب نہ کیا گیا ہے۔ جلد ہی سٹیم سٹیلائزر نصب کر دیا جائے گا۔

تفصیلات مشینری درج ذیل ہے:-

(1)	انیستھیزیا مشین	(2)	ای سی جی مشین
(3)	الٹراء ساؤنڈ مشین	(4)	انکوبیٹر
(5)	ایکسرے مشین	(6)	ڈینٹل یونٹ
(7)	ڈینٹل ایکسرے مشین	(8)	ڈایاتھری مشین
(9)	سکر مشین	(10)	لیب سسٹم
(11)	سٹیم سٹیلائزر	(12)	جنریٹر

ڈی ایچ کیو ہسپتال بہاولنگر میں سٹور کیپر / وارڈ بوائے کی تعداد بڑھانے کا معاملہ

*2834: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال بہاولنگر میں ادویات کا ایک مین سٹور ہے اور ایک ایمرجنسی میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پورے ہسپتال میں صرف ایک سٹور کیپر اور ایک وارڈ بوائے ہے جو کہ مین سٹور پر تعینات ہیں اور ایمرجنسی سٹور پر کوئی سٹور کیپر / وارڈ بوائے تعینات نہ ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مذکورہ ہسپتال میں مزید ایک سٹور کیپر اور وارڈ بوائے کی اسامی پیدا کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بہاولنگر میں ادویات کا ایک بڑا سٹور ہے اور ایمرجنسی میں ایک ادویات کی فارمیسی بنائی گئی ہے جس میں تین عدد ڈسپنسرز اپنی شفٹ کے حساب سے ڈیوٹی کر رہے ہیں اور جن ادویات کی ایمرجنسی میں ضرورت ہوتی ہے وہ فارمیسی سے جاری کی جاتی ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بہاولنگر میں سٹور کیپر کی کوئی منظور شدہ اسامی نہ ہے لیکن ڈسپنسر کو بطور سٹور کیپر تعینات کیا گیا ہے اور اس سے ہی سٹور کیپر کا کام لیا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ وارڈ بوائے بھی اس کی مدد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر شعبے میں وارڈ بوائے تعینات ہیں جو کہ اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور ایمرجنسی میں ایک ادویات کی فارمیسی بنائی گئی ہے جس میں تین عدد ڈسپنسر اپنی شفٹ کے حساب سے ڈیوٹی کر رہے ہیں اور جن ادویات کی ایمرجنسی میں ضرورت ہوتی ہے وہ فارمیسی سے جاری کی جاتی ہیں اور ایمرجنسی والے وارڈ بوائے ادویات نکالنے میں مدد کرتے ہیں۔

(ج) چونکہ پہلے ہی سٹور اور فارمیسی میں ڈسپنسروں کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ اگر گورنمنٹ میڈیسن سٹور کیپر کی پانچ عدد اور وارڈ بوائز کی دس اسامیاں منظور کر دے تو محکمہ کو اس سے بڑا فائدہ ہو گا۔

میڈیکل کالجوں میں سیلف فنانس سکیم کے تحت داخلوں سے متعلقہ تفصیلات

*2874: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں اعلان فرمایا تھا کہ سیلف فنانس سکیم کے تحت داخلہ میڈیکل کالجوں میں ختم کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو طالب علم اس سکیم کے تحت پہلے پڑھ رہے ہیں ان سے اس سکیم کے تحت وہی پہلے والی فیس وصول کی جا رہی ہے؟

(ج) کیا یہ زیادتی نہیں کہ ایک سکیم جو بری ہونے کی وجہ سے ختم کر دی گئی ہے مگر اس کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں سے فیس پرانی شرح سے وصول کی جا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت پنجاب کے میڈیکل کالجز میں سیلف فنانس کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں سے عام روٹین کی فیس وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے فیصلہ کے مطابق حکومت پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سیلف فنانس کی بنیاد پر داخلہ لینے کی سکیم 09-2008 ختم کر دی گئی ہے کیونکہ یہ سکیم میرٹ کی حق تلفی کا باعث بنتی ہے اور سیشن 09-2008 سے تمام داخلے اوپن میرٹ کی بنیاد پر کئے جا رہے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکام کے مطابق سیلف فنانس سکیم کے تحت پہلے سے داخل شدہ طلباء کو ان کو داخلے کی شرائط کی بنیاد پر تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ سیلف فنانس سکیم کا خاتمہ مؤثر بماضی نہیں کیا جا سکتا۔ مزید برآں سیلف فنانس سکیم کے تحت زیر تعلیم طلباء نے اپنے داخلے کی شرائط کے برعکس فیس ادا کرنے کی بجائے وزیر اعلیٰ پنجاب کے فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ میں پٹیشن دائر کی تھی جو کہ میرٹ پر مسترد کی جا چکی ہے لہذا عدالت عالیہ کے فیصلہ کے مطابق ایسے طلبہ اپنے داخلے کی شرائط کے مطابق فیس ادا کرنے کے پابند ہیں حکومت پنجاب اس سلسلے میں عدالتی فیصلہ کا احترام کرے گی۔

(د) جز (ج) میں درج ہے۔

بی ایچ یو پنڈ نوشہری تحصیل ٹیکسلا میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2879: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بی ایچ یو پنڈ نوشہری تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں منظور شدہ اسامیاں کتنی کس کس گریڈ کی ہیں کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ب) اس بی ایچ یو کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ ادویات کی فراہمی کے لئے دی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت اس بی ایچ یو کے پاس مریضوں کو فراہم کرنے کے لئے ادویات اور سرنج تک نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت اس بی ایچ یو کو ادویات کی فراہمی کے لئے فوری گرانٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 11 ہے۔ جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ماسوائے میڈیکل ٹیکنیشن، سینٹری انسپکٹر اور مڈوائف کے باقی تمام اسامیاں پُر ہیں۔ پیرا میڈیکل ڈپلومہ ہولڈرز نہ ملنے کے باعث درج ذیل اسامیاں عرصہ دراز سے خالی ہیں۔ باوجود اس کے کہ ہر ماہ واک ان انٹرویو جاری ہیں اور جونہی کوئی ڈپلومہ ہولڈر موزوں امیدوار ملا تو خالی اسامی پُر کر دی جائے گی۔

(ب) بنیادی مرکز صحت پنڈ نوشہری کو سال 08-2007 میں مبلغ -/1,88,776 اور 09-2008 میں مبلغ -/2,04,082 روپے ادویات خریدنے کے لئے فراہم کئے گئے۔

(ج) یہ قطعی طور پر درست نہ ہے کیونکہ ادویات اور سرنجز ہر ماہ باقاعدگی سے مہیا کی جا رہی ہیں۔

(د) ادویات خریدنے کے لئے گرانٹ پہلے ہی مہیا کی گئی ہے اور مزید ادویات ضرورت کے مطابق خریدی جا رہی ہیں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال سیالکوٹ میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2940: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سیالکوٹ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) مالی سال08-2007اور09-2008میں اس ہسپتال کے لئے کتنی رقم سالانہ مختص کی گئی؟
(ج) کتنی رقم سے طبی مشینری اور آلات خرید کئے گئے؟
(د) کتنی رقم سے اس ہسپتال کے لئے گاڑیاں /ایمبولینسز خرید کی گئیں؟
(ہ) اس وقت اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری کب سے خراب ہے اور یہ کب تک ٹھیک کروادی جائے گی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں اس وقت دو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر لیول ہسپتال کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو ہسپتال، سیالکوٹ 400بیڈز پر مشتمل ہے جبکہ گورنمنٹ سردار بیگم، ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال134 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو ہسپتال، سیالکوٹ کے لئے08-2007میں 9,20,01,000/-روپے مختص کئے گئے اور سال09-2008میں 8,17,44,000/- روپے مختص کئے گئے ہیں۔

گورنمنٹ سردار بیگم ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال سیالکوٹ کے لئے08-2007میں 3,17,76,000/-روپے اور سال 09-2008کے لئے 3,53,47,000/-روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو ہسپتال ، سیالکوٹ میں مالی سال08-2007میں 1,64,00,000/-روپے طبی مشینری کے لئے مختص کئے گئے اور طبی مشینری خریدی گئی اور سال09-2008 میں مبلغ-/1000روپے طبی مشینری کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ سردار بیگم ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال سیالکوٹ میں مالی سال08-2007اور 09-2008 میں کوئی بھی طبی مشینری اور آلات نہ خریدے گئے ہیں۔

(د) علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو ہسپتال ، سیالکوٹ میں 08-2007 میں کوئی گاڑی نہیں خریدی گئی اور09-2008 میں کوئی گاڑی نہ خریدی گئی ہے تاہم ایک عدد ایمبولینس 31لاکھ 71ہزار روپے میں خریدی گئی ہے۔

گورنمنٹ سردار بیگم ڈی ایچ کیو لیول ہسپتال سیالکوٹ میں ان دو مالی سالوں کے دوران کوئی بھی گاڑی /ایمبولینس نہ خریدی گئی ہے۔

(ہ) علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو ہسپتال اور گورنمنٹ سردار بیگم ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں اس وقت کوئی بھی طبی مشینری خراب نہ ہے۔

ضلع بہاولپور ٹی ایچ کیو، آر ایچ سیز، بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2951: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں ٹی ایچ کیو، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کی تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں سینئر میڈیکل آفیسرز، میڈیکل آفیسرز اور ویمن میڈیکل آفیسرز کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے نیز حکومت خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کتنے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ڈائلیسز مشینیں موجود ہیں اور جن ہسپتالوں میں ڈائلیسز مشین نہیں ہے ان میں حکومت کب تک مذکورہ مشین فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع بہاولپور میں 04 ٹی ایچ کیو، 10 آر ایچ سیز اور 71 بی ایچ یوز ہیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ہسپتالوں میں سینئر میڈیکل آفیسر کی منظور شدہ اسامیاں 14 ہیں جبکہ 07 خالی ہیں۔

میڈیکل آفیسر کی منظور شدہ اسامیاں 127 ہیں جبکہ 51 اسامیاں خالی ہیں۔

ویمن میڈیکل آفیسر کی اسامیاں 18 ہیں جبکہ 3 خالی ہیں۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میڈیکل آفیسرز کی خالی اسامیوں کو بذریعہ PPSC پر کرنے کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور اور حاصل پور میں چار چار ڈائلیسز مشینیں ہیں جبکہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال یزمان اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خیر پور ٹامیوالی میں موجودہ مالی سال کے لئے سکیم منظور کرالی گئی ہے۔

پی پی-288رحیم یار خان، مراکز صحت سے متعلقہ تفصیلات

*2955: میاں شفیع محمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-288رحیم یار خان میں کتنے رورل ہیلتھ سنٹرز اور بیسک ہیلتھ یونٹس قائم ہیں؟

(ب) حلقہ مذکورہ کے RHCs اور BHUs میں تعینات ڈاکٹرز اور سٹاف کی تعداد، نام پتا جات، عہدہ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) حلقہ کے ہسپتالوں آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں نیز حکومت ان خالی اسامیوں پر کب تک تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ان میں سالانہ کتنی مالیت کی ادویات کے لئے فنڈز مقرر کئے گئے موجودہ مالی سال اور پچھلے سال کی تفصیلات بیان کریں؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں مریضوں کو ادویات کے علاوہ کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں نیز کیا بی ایچ یوز میں پانی کی سہولت بھی میسر ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ دیہی علاقوں میں بی ایچ یو تعمیر کرتے وقت عملہ کے لئے رہائش گاہ بھی تعمیر کی جاتی ہے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یوز کی تعمیر و مرمت پر پابندی ہے، اگر ہاں تو حکومت یہ پابندی کب تک ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی-288 میں دو RHCs اور پانچ BHUs کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سنٹر	جائے وقوعہ	نمبر شمار	نام سنٹر	جائے وقوعہ
1	RHC	نواں کوٹ	5	BHU	چاچڑاں شریف
2	RHC	ظاہر پیر	6	BHU	قادر پور
3	BHU	لنجی واڑ	7	BHU	تھکل آرائیں
4	BHU	غوث پور			

(ب) ان طبی سنٹروں میں کل 101ڈاکٹرز بمعہ دیگر عملہ کام کر رہے ہیں جن کے نام، پتا جات، عہدہ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان طبی مراکز میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام طبی مرکز	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
1	RHCنواں کوٹ	44	8
2	RHCظاہر پیر	42	10
3	RHC لنگی وار	42	03
4	BHUغوث پور	42	03
5	BHUچاچڑاں شریف	42	03
6	BHUتھکل آرائیں	42	03
7	BHUقادر پور	42	06

حکومت خالی اسامیوں پر ڈاکٹرز کی تعیناتی کے لئے سرگرم ہے اس سلسلہ میں پنجاب پبلک سروس کمیشن سے 101 ویمن میڈیکل آفیسرز کی بھرتی کے لئے سفارشات موصول ہو چکی ہیں جن کو جلد ہی تعینات کر دیا جائے گا جبکہ 235 میڈیکل آفیسرز کی بھرتی برائے سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن میں انٹرویوز جاری ہیں جبکہ ڈینٹل سرجن کی بھرتی کے لئے requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی گئی ہے۔ اس طرح پیرامیڈیکل سٹاف کی بھرتی کے لئے ضلعی حکومت جلد ہی اشتہار دے رہی ہے جبکہ درجہ چہارم کی اسامیوں کی بھرتی پر پابندی ہے۔ جونہی پابندی ختم ہو گی یہ اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

(د) جز(الف) میں درج ہر RHCکو08-2007 میں 3لاکھ روپے اور09-2008 میں 10 لاکھ روپے ادویات کی مد میں دیئے گئے جبکہ ہر BHUکو08-2007 میں 3لاکھ 9ہزار 8سو 98روپے اور09-2008 میں4لاکھ 29ہزار 6سو30روپے ادویات کی مد میں دیئے گئے۔

(ہ) ان ہسپتالوں میں ادویات کے علاوہ ایکسرے ،لیبارٹری کی جدید سہولیات کے علاوہ الٹرا ساؤنڈ، لیبر روم، ڈینٹل اور انڈور ایمبولینس کی سہولیات بھی میسر ہیں۔

(و) بی ایچ یو کا ایک معیار ہوتا ہے جس کے مطابق رہائش بھی تعمیر کی جاتی ہے۔

(ز) بی ایچ یوز کی تعمیر و مرمت پر کوئی پابندی نہ ہے۔ مرحلہ وار دیہی و بنیادی مراکز صحت پر تعمیر و مرمت کا کام ہوتا رہتا ہے۔

میو ہسپتال لاہور میں ای ایم جی مشین کی مرمت

*2970: محترمہ ثمینہ نوید(ایڈووکیٹ): کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے صوبہ پنجاب میں ای ایم جی کی صرف ایک ہی مشین ہے جو کہ میو ہسپتال لاہور کو مہیا کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں صرف ایک مشین ہونے کی وجہ سے ای ایم جی ٹیسٹ کروانے والے مریض صوبہ بھر سے میو ہسپتال لاہور آتے ہیں؟

ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مشین عرصہ دراز سے خراب ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مشین کے خراب پرزہ جات تبدیل کرنے اور اسے چالو کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ پنجاب میں ای ایم جی مشینیں مندرجہ ذیل ہسپتالوں میں موجود ہیں۔

(I) میو ہسپتال لاہور (II) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان

(III) چلڈرن ہسپتال لاہور (IV) جنرل ہسپتال لاہور

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ مریض اپنی سہولت کے مطابق مندرجہ بالا کسی بھی نزدیکی ہسپتال سے مذکورہ ٹیسٹ کرواسکتا ہے۔

(ج) متعلقہ ہسپتالوں سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق یہ تمام مشینیں بشمول میو ہسپتال، لاہور درست حالت میں ہیں اور کام کر رہی ہیں۔

(د) چونکہ مشین درست حالت میں کام کر رہی ہے لہذا پرزہ جات تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تحصیل اور ضلع لیول کے ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کی لیبارٹری اور وارڈز کا قیام

*3022: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت تقریباً دو کروڑ افراد ہیپاٹائٹس کی مختلف اقسام کا شکار ہیں؟

(ب) کیا حکومت ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو روکنے کے لئے ہر تحصیل اور ضلع میں ہیپاٹائٹس کے خصوصی شعبے اور بڑے ہسپتالوں میں مکمل لیبارٹریاں اور وارڈز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہیپاٹائٹس کا مرض لاعلمی، کم صحت مند طرز زندگی اور کم آہنگی کی وجہ سے پھیل رہا ہے۔ مختلف عوامل جن میں استرا، بلیڈ اور ڈینٹل کے آلات، کان و ناک چھیدوانے میں احتیاط نہ کرنا وغیرہ اس کے پھیلاؤ کا باعث ہیں۔WHO کے مطابق ہیپاٹائٹس کے پھیلاؤ میں پاکستان درمیانہ درجے کے ممالک میں شامل ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ 2تا7 فیصد لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ہیپاٹائٹس کا علاج طویل، مشکل اور مہنگا ہے اس سلسلہ میں سب سے اہم بات لوگوں کو بیماری کے پھیلاؤ، اس کی وجوہات اور بچاؤ کے لئے عوام کو آگاہی دینا ہے۔ تاکہ عوام اس بیماری سے بچ سکیں۔

حکومت پنجاب آگاہی کے سلسلہ میں مختلف اور مؤثر اقدامات کر رہی ہے۔ ریڈیو، پریس اور ٹی وی کے ذریعے آگاہی کے پیغامات عوام تک پہنچائے جا رہے ہیں۔ مختلف ٹی وی چینلز پر ہیلتھ ایجوکیشن کے پیغامات پرائم ٹائم میں نشر کئے جاتے ہیں ان ٹی وی کمرشلز میں ٹیکہ لگوانے کی صورت میں نئی سرنج کا استعمال، سکرین شدہ انتقال خون، دانتوں کے آلات کا صاف ہونا، شیو کرانے کے لئے نئی بلیڈ کا استعمال، کان اور ناک چھیدوانے کے لئے صاف آلات کا استعمال یقینی بنانے کے لئے اقدامات کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ ضلعی سطح پر آگاہی کے لئے سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں۔

ہیپاٹائٹس کی تشخیص اور علاج بہت مہنگا ہے۔ حکومت پنجاب نے ضلع کے تمام ہسپتالوں بشمول ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں و تدریسی ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے مرض کے تشخیص کے لئے لیبارٹریوں میں ضروری ساز و سامان و کٹس وغیرہ مہیا کر رکھی ہیں۔ جہاں پر عوام کے لئے مفت تشخیصی سہولیات میسر ہیں۔

حکومت پاکستان نے ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے 2005 میں "نیشنل ہیپاٹائٹس پروگرام" کا آغاز کیا۔ حکومت پاکستان نے مالی سال08۔2007 میں پنجاب بھر میں تقریباً 5,000 سے زیادہ مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی ہیں۔ امسال 2009 میں مالی بحران کے باعث پنجاب بھر کے لئے کوٹہ کم کر کے صرف 535 مریض کر دیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب کی مخلصانہ خواہش ہے کہ عوام الناس کو ان کی دہلیز پر علاج معالجہ کی سہولتیں فراہم کرے۔ اس سلسلہ

میں ہیپاٹائٹس کے موذی مرض کے علاج کا PC-I بنایا گیا ہے جس کے تحت پنجاب بھر میں ہیپاٹائٹس "سی" کے پانچ ہزار سے زائد مریضوں کو علاج کی سہولیات مفت فراہم کی جائیں گی۔ ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے یہ بنیادی شرط ہے کہ مریض کے خون کا PCR ٹیسٹ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں بھی حکومت پنجاب نے انقلابی قدم اٹھایا ہے اور پنجاب میں مندرجہ ذیل تین ہسپتالوں میں PCR مشینیں نصب کی جارہی ہیں۔

(I) فیصل آباد (II) راولپنڈی (III) ملتان

دریں اثناء بہاولپور اور لاہور کے جناح ہسپتال میں PCR مشینیں پہلے ہی کام کر رہی ہیں۔ اس طرح پورے پنجاب میں PCR کی تشخیص وعلاج کی سہولیات فراہم ہو جائیں گی۔

(ب) ایضاً

ہیپاٹائٹس کے مرض کے خاتمہ کے لئے پولیوطرز کا پروگرام شروع کرنے کا معاملہ

*3062: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حکومت پنجاب ضلع گجرات میں ہیپاٹائٹس کو ختم کرنے کے لئے پولیو طرز کا پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ہیپاٹائٹس کے مرض پر جلد سے جلد قابو پایا جاسکے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

حکومت پنجاب نے ہیپاٹائٹس کے مرض کے خاتمے کے لئے مختلف اقدامات اٹھائے ہیں۔ صوبہ پنجاب کے دیگر اضلاع کی طرح ضلع گجرات میں بھی ہیپاٹائٹس کے مرض کے خاتمے کے پروگرام کا حصہ ہے۔ عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات میں ہیپاٹائٹس کے مرض کی روک تھام کا سنٹر قرار دیا گیا ہے۔ اس ہسپتال میں ہیپاٹائٹس مرض کی تشخیص اور علاج کا ٹیسٹ جن میں LFT اور ELSA میں مبتلا مریضوں کے لئے علاج اور سکریننگ کی مفت سہولت فراہم کی گئی ہے۔ ہیپاٹائٹس بی کی روک تھام کے لئے High Risk Group کے مختلف ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ مرض کی آگاہی اور شعور کے سلسلہ میں پمفلٹ اور پوسٹر بھی فراہم

کئے جا رہے ہیں ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے پنجاب کے تمام اضلاع میں پروگرام پہلے ہی شروع کر رکھا ہے اور گجرات میں بھی یہ پروگرام کامیابی سے جاری ہے۔

تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال علی پور مظفر گڑھ کی تفصیلات

*3193: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال علی پور (مظفر گڑھ) کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا مذکورہ ہسپتال اور ایمر جنسی میں بیڈز کی سہولیات اس تحصیل اور شہر کی ضروریات کے لئے کافی ہے اگر ناکافی ہیں تو اس ہسپتال اور ایمر جنسی میں کب تک توسیع متوقع ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال علی پور 40 بیڈز پر مشتمل ہے اور ایمر جنسی وارڈ 4 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) ہسپتال وارڈز اور ایمر جنسی وارڈ آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہیں۔ ہسپتال کا رقبہ کم ہونے کی وجہ سے مزید توسیع نہیں ہو سکتی۔

ملتان شہر میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3218: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ کس کس مد میں فراہم کی گئی ہے؟

(د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور فزیو تھراپسٹ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ڈاکٹرز اور فزیو تھراپسٹ کی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ملتان شہر میں کل پانچ سرکاری ہسپتال کام کر رہے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) نشتر ہسپتال اینڈ میڈیکل کالج ملتان
(ii) چودھری پرویزالٰہی، انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان
(iii) چلڈرن ہسپتال کمپلکس /انسٹیٹوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان
(iv) سول ہسپتال ملتان
(v) فاطمہ جناح ہسپتال برائے خواتین ملتان

(ب) ان ہسپتالوں میں بیڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔
(i) نشتر ہسپتال اینڈ میڈیکل کالج ملتان 1183 بیڈز
(ii) چودھری پرویزالٰہی، انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان 200 بیڈز
(iii) چلڈرن ہسپتال کمپلکس /انسٹیٹوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان 150 بیڈز
(iv) سول ہسپتال ملتان 61 بیڈز
(v) فاطمہ جناح ہسپتال برائے خواتین ملتان 40 بیڈز

(ج) ملتان شہر کے سرکاری ہسپتالوں کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	سال	رقم
I	نشتر ہسپتال اینڈ میڈیکل کالج ملتان	2007۔08	1204.721000/۔روپے
		2008۔09	1551,931000/۔روپے
II	چودھری پرویزالٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان	2007۔08	295515000/۔روپے
		2008۔09	290689000/۔روپے
III	چلڈرن ہسپتال کمپلکس /انسٹیٹوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان	2007۔08	86347000/۔روپے
		2008۔09	193972000/۔روپے
IV	سول ہسپتال / فاطمہ جناح ہسپتال ملتان	2007۔08	26131270/۔روپے
		2008۔09	35247000/۔روپے

(د) اس وقت نشتر ہسپتال اور چودھری پرویزالٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور چلڈرن کمپلکس ہسپتال ملتان میں میڈیکل آفیسر کی کوئی اسامی خالی نہ ہے تاہم سول ہسپتال اور جناح ہسپتال ملتان میں ڈاکٹروں کی تیس اسامیاں اور لیڈی ڈاکٹر کی آٹھ اسامیاں خالی ہیں اور فزیوتھراپسٹ کی نشتر ہسپتال میں ایک اور چودھری پرویزالٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں فزیوتھراپسٹ کی تین اسامیاں خالی ہیں۔

(ہ) حکومت خالی اسامیوں پر ڈاکٹرز کی تعیناتی کے لئے سرگرم ہے اس سلسلے میں مارچ 2011 میں 101 ویمن میڈیکل آفیسرز کی سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن سے موصول

ہو چکی ہیں جن کو جلد ہی تعینات کر دیا جائے گا جبکہ 235 میڈیکل آفیسر ز کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن میں انٹرویوز جاری ہیں جن کی سفارشات موصول ہوتے ہی تعینات کر دیا جائے گا۔ جبکہ اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، پروفیسرز، سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور فزیو تھراپسٹ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی ہوئی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور آؤٹ ڈور کے ہر شعبہ میں الٹرا ساؤنڈ کی سہولت فراہم کرنے کا معاملہ

*3281: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور آؤٹ ڈور (تمام شعبہ جات) میں الٹرا ساؤنڈ کے لئے ایک جگہ یا شعبہ ہے؟

(ب) کیا آؤٹ ڈور (تمام شعبہ جات) سے مریضوں کو علیحدہ علیحدہ شعبہ کی الٹرا ساؤنڈ مشین پر refer کیا جاتا ہے یا ان کے لئے ایک ہی جگہ یا الٹرا ساؤنڈ کا شعبہ موجود ہے؟

(ج) کیا حکومت سروسز ہسپتال کے آؤٹ ڈور کے ہر شعبہ کے لئے علیحدہ علیحدہ الٹرا ساؤنڈ کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت OPD میں ایک الٹراء ساؤنڈ مشین موجود ہے جو کہ تمام آؤٹ ڈور مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں الٹراء ساؤنڈ کی سہولت سروسز ہسپتال کا ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ بھی مہیا کرتا ہے۔

(ب) آؤٹ ڈور میں گائنی یونٹ نمبر 1، 2، 3 میں علیحدہ علیحدہ الٹراء ساؤنڈ مشینیں مہیا کی گئی ہیں جو کہ تمام ان ڈور، ایمر جنسی اور لیبر روم کے مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

(ج) چونکہ الٹراء ساؤنڈ امراض کی تشخیص کے لئے الٹراء ساؤنڈ کے ماہر / ریڈیالوجسٹ ہی الٹراء ساؤنڈ مشین استعمال کر سکتے ہیں لہذا اس مشین کا ہر شعبہ میں ہونا ضروری نہ ہے۔

تحصیل بھلوال، آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

*3315: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال میں کتنے آر ایچ سی کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان آر ایچ سیز کو سال 09-2008 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) ان آر ایچ سیز کو ادویات کی خرید کے لئے کتنی گرانٹ دی گئی ہے تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان تمام آر ایچ سیز میں ادویات کی شدید قلت ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان آر ایچ سیز کو ادویات کی خرید کے لئے مزید گرانٹ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل بھلوال میں کل تین آر ایچ سیز ہیں جو کہ مندرجہ ذیل جگہوں پر قائم ہیں۔

1۔ آر ایچ سی، میانی

2۔ آر ایچ سی، بھیرہ

3۔ آر ایچ سی پھلروان

(ب) ان آر ایچ سیز کو سال 09۔2008 کے دوران فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام آر ایچ سی	فراہم کردہ رقم
آر ایچ سی میانی	81,10,000/-روپے
آر ایچ سی بھیرہ	83,37,000/-روپے
آر ایچ سی پھلروان	77,30,000/-روپے

(ج) ادویات کی مد میں دی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام آر ایچ سی	فراہم کردہ رقم کی تفصیل
آر ایچ سی میانی	8,00,000/-روپے
آر ایچ سی بھیرہ	9,50,000/-روپے
آر ایچ سی پھلروان	7,00,000/-روپے

(د) یہ درست نہ ہے۔ کسی بھی آر ایچ سی میں ادویات کی کوئی قلت نہ ہے اور نہ ہی دوران سال کہیں سے بھی اس ضمن میں کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(ہ) حکومت ہر سال بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کر رہی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں تعینات ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3323: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں اس وقت کتنے شعبے ہیں اور ان میں تعینات ڈاکٹروں کی تعداد مع عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا حکومت کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ڈاکٹروں کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں اس وقت طب والجراحت کے 40 شعبے کام کر رہے ہیں اور ان میں تعینات ڈاکٹروں کی تعداد مع عہدہ درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	عہدہ، ڈاکٹرز	تعداد ڈاکٹرز
1	گریڈ20	12
2	گریڈ19	61
3	گریڈ18	71
4	گریڈ17	225

(ب) حکومت پنجاب نے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے تمام میڈیکل آفیسرز (BS-17)، سپیشلسٹ (BS-18)، سینئر رجسٹرار (BS-18) کو مستقل کر دیا گیا ہے۔ 50 فیصد اسسٹنٹ پروفیسرز جو کہ کنٹریکٹ پر کام کر رہے تھے ان کو Direct Recruitment کی پوسٹوں پر ریگولر کر دیا گیا ہے اور اس وقت تقریباً 80 اسسٹنٹ پروفیسرز کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان کی سروس ریگولر کرنے کے لئے کیس ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے۔ جیسے ہی کوئی فیصلہ ہوگا اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ، حافظ آباد میں برن یونٹ کا قیام

*3324: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال گوجرانوالہ اور ڈسٹرکٹ ہسپتال حافظ آباد میں جلے ہوئے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے کوئی برن یونٹ نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال حافظ آباد میں علیٰحدہ برن یونٹ قائم نہ ہیں۔تاہم ایسے مریضوں کا علاج جنرل سرجری وارڈ میں کیا جاتا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ صحت فنڈز کی کمی کی وجہ سے رواں مالی سال میں اوپر بیان کردہ ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے، کیونکہ مالی سال 11-2010 میں اس سکیم کے لئے کوئی رقم مختص نہیں ہے۔

کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کی تفصیلات

*3340: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کو کب یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا اور اس کے اغراض و مقاصد کیا تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک غیر ملکی ماہر کے مشورے پر مذکورہ یونیورسٹی کو دوبارہ کالج کا سٹیٹس دینے پر غور ہو رہا ہے، اگر ہاں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج 1860 میں قائم کیا گیا۔اس ادارے نے پچھلے 149 سالوں میں ہزاروں بہترین ڈاکٹرز پیدا کئے، جنہوں نے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کیا۔اس ادارے کی بے پناہ خدمات کی بنیاد پر 1999 میں اس وقت کے وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ اس ادارے کو یونیورسٹی کا درجہ دیں گے۔ جنوری 2006 میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کو باقاعدہ یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا یہ ادارہ آج بھی اپنے وسائل کے مطابق بچوں کو بہترین میڈیکل تعلیم دے رہا ہے اور میڈیکل تحقیق میں تیزی سے اپنا مقام بنا رہا ہے۔

(ب) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کو دوبارہ کالج بنانے پر غور کیا گیا مگر موجودہ عزت مآب چیف منسٹر میاں محمد شہباز شریف نے پوری چھان بین کے بعد فیصلہ دیا کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل

یونیورسٹی قائم رہے گی اور حکومت پنجاب مالی وسائل اور ہر طرح کی رہنمائی مہیا کرے گی اور اس میڈیکل یونیورسٹی کو دنیا کی بہترین یونیورسٹی کے ہم پلہ بنایا جائے گا۔

واٹر اینڈ فوڈ ایکٹ 1977 کے اغراض و مقاصد و دیگر تفصیلات

*3352: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واٹر اینڈ فوڈ ایکٹ (Water & Food Act 1977) کے اغراض و مقاصد کیا تھے؟

(ب) کیا حکومت خصوصی اقدامات و انتظامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے تحت مذکورہ ایکٹ کی implementation من و عن ہو سکے اور لوگوں کو سیوریج ملا پانی پینے سے اور ناقص غذا کھانے سے نجات مل سکے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 1980 کی دہائی میں اس ایکٹ کا مسودہ تیار کیا گیا تھا۔ یہ مسودہ قانون قومی اسمبلی میں زیر بحث رہا لیکن اس پر کوئی پیشرفت نہ ہو سکی اور اس وقت کی حکومت نے اس مسودہ قانون کو واپس لے لیا۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ 1980 کی دہائی میں اس ایکٹ کا مسودہ تیار کیا گیا تھا۔ یہ مسودہ قانون قومی اسمبلی میں زیر بحث رہا لیکن اس پر کوئی پیشرفت نہ ہو سکی اور اس وقت کی حکومت نے اس مسودہ قانون کو واپس لے لیا۔ تاہم عوام الناس کو خالص غذا اور پانی کے حصول کے لئے پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 موجود ہیں جن کی Implementation Pure food Ordinance,1960 کے تحت جاری ہے۔

فوڈ انسپکٹر کی اسامیوں اور فرائض سے متعلقہ تفصیلات

*3455: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت پنجاب میں فوڈ انسپکٹرز کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) فوڈ انسپکٹر کے فرائض بیان فرمائیں؟

(ج) حکومت اشیاء خوردنی کی بہتر کوالٹی کی فروخت یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت پنجاب بھر میں 27 فوڈ انسپکٹرز ضلعی حکومتوں کے ماتحت کام کر رہے ہیں جن کے نام اور مقام تعیناتی کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فوڈ انسپکٹرز کے فرائض کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

i) فوڈ انسپکٹرز ان تمام جگہوں کا معائنہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں جو کہ خوراک بنانے، بیچنے وغیرہ کے لئے استعمال کی جا رہی ہو۔

ii) ایسی تمام جگہوں کا لائسنس چیک کرنا جو خوراک بنانے یا بیچنے کے لئے استعمال ہو رہی ہو، واضح رہے کہ خوراک بنانے، بیچنے اور سٹاک کرنے کے لئے لائسنس کا ہونا ضروری ہے۔

iii) انسپکٹر کے فرائض پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس کے سیکشن 1960 اور پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 کے پارٹ VIII سیکشن 40 میں تفصیلاً بیان کئے گئے ہیں جو کہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی زیر نگرانی دو لیبارٹریز

i) گورنمنٹ پبلک اینالسٹ لیبارٹری، لاہور

ii) گورنمنٹ پبلک اینالسٹ لیبارٹری، ملتان

پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 اور اس کے تحت بنائے گئے پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 کے مطابق کام کر رہی ہیں اس کے علاوہ دو مزید لیبارٹریز راولپنڈی اور فیصل آباد میں قائم کی جا رہی ہیں جبکہ ان دو شہروں میں لوکل گورنمنٹ کے زیر نگرانی پبلک اینالسٹ لیبارٹریز پہلے سے ہی کام کر رہی ہیں۔ محکمہ صحت نے اپنے زیر نگرانی فرائض انجام دینے والی لاہور لیبارٹری کو موجودہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر منصوبہ جات جاری کئے ہوئے ہیں جس کی مد میں 76.420 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔یہ منصوبہ جات جلد ہی مکمل ہو جائیں گے۔ پنجاب میں ڈویژنل لیول پر لیبارٹریز کی تعمیر کے لئے PC-I تیار کیا جا چکا ہے۔مزید یہ کہ موبائل لیبارٹریز کا PC-I ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کی سربراہی میں تیار کیا جا رہا ہے اور اس منصوبہ پر 14.642 ملین روپے خرچ آئیں گے۔مزید برآں محکمہ صحت کی تشکیل کردہ کمیٹی نے اشیائے خوردنی کی کوالٹی بہتر بنانے اور صوبہ کے لوگوں کو ملاوٹ کے بغیر خوراک مہیا کرنے کے لئے پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 کی صورت میں سفارشات مرتب کی ہیں جن کی منظوری کے بعد جلد ہی عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

مستقل کئے گئے ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3512: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے حال ہی میں تمام contract basis پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کو permanent کیا ہے ان کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے 4-اکتوبر2007 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس میں بہاولپور، ڈی جی خان، میانوالی اور اٹک اضلاع میں پنجاب کے ڈومیسائل کی شرط کو ختم کیا گیا تھا کہ یہاں پر دوسرے صوبے کے ڈاکٹرز بھی تعینات کئے جا سکتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ contract پر کام کرنے والے ان ڈاکٹرز میں سے چھ ڈاکٹرز کو صرف اس بناء پر regular نہیں کیا گیا کہ ان کا تعلق NWFP سے ہے جبکہ وہ عرصہ دراز سے اٹک میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان چھ ڈاکٹروں کو اپنے نوٹیفکیشن کی روشنی میں regular کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 09-04-27 کو 4250 میڈیکل آفیسرز اور ویمن میڈیکل آفیسرز کو محکمہ صحت نے ریگولر کر دیا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ صحت نے درج ذیل اضلاع میں ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے دوسرے صوبوں کے ڈومی سائل رکھنے والے ڈاکٹرز کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا ہے۔

(i) بہاولپور (ii) ڈی جی خان

(iii) میانوالی (iv) اٹک

(ج) محکمہ صحت نے دوسرے صوبوں سے تعلق رکھنے والے 68 ڈاکٹروں کو ریگولر کیا ہے تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ان چھ ڈاکٹروں کا کیس بھی زیر غور ہے اور ان کے کاغذوں کی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے جونہی یہ عمل مکمل ہو گا ان کے آرڈر کر دیئے جائیں گے۔

(د) جی ہاں! محکمہ صحت میں کام کرنے والے وہ ڈاکٹرز جن کا ڈومیسائل پنجاب کا نہ تھا، حکومت پنجاب نے ان کو ریگولر کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں، ان چھ ڈاکٹروں کا کیس ابھی زیر

غور ہے، ان کے کاغذات کی جانچ پڑتال ہو رہی ہے، جونہی یہ عمل مکمل ہو گا ان کے آرڈر کر دیئے جائیں گے۔

پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں ڈینٹل سرجنز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3513: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال کہاں پر واقع ہے؟

(ب) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں روزانہ اوسطاً کتنے مریض آتے ہیں اور ڈینٹل سرجنز کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تمام آنے والے مریضوں کا صحیح طریقے سے علاج نہیں کیا جاتا یا نہیں کیا جا سکتا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مریضوں کو مزید بہتر سہولیات دینے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور وال سٹی ٹیکسالی گیٹ عقب بادشاہی مسجد اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال، فورٹ روڈ پر موجود ہے۔

(ب) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں روزانہ نئے مریضوں کی اوسطاً تعداد آؤٹ ڈور میں 300 ہے اور پرانے مریضوں کی تعداد اوسطاً 200 ہے اور ڈینٹل سرجنز کی مکمل تعداد 18 ہے جن میں سے ایک ڈینٹل سرجن کی اسامی (گریڈ 19) خالی ہے۔

(ج) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں تمام آنے والے مریضوں کا علاج صحیح طریقے سے کیا جاتا ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) ہسپتال میں آنے والے تمام مریضوں کو بہتر طبی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ مریضوں کی سہولت کے لئے جدید مشینری خرید کر فنکشنل کر دی گئی ہے۔

پنجاب میں کنٹریکٹ ڈاکٹرز کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*3521: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں تمام کنٹریکٹ ڈاکٹرز کو ریگولر کر دیا گیا ہے، ان کی تعداد سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

جی ہاں! یہ درست ہے کہ تمام کنٹریکٹ ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کو ریگولر کر دیا گیا ہے جن کی تعداد 4250 ہے۔ اس کے علاوہ تمام 537 سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور تمام 515 سینئر رجسٹرار اور 171 اسسٹنٹ پروفیسرز کو بھی ریگولر کر دیا گیا ہے۔ باقی اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسرز کو ریگولر کرنے کے لئے محکمہ سفارشات مرتب کر رہا ہے۔

ملیریا کنٹرول پروگرام کی تفصیلات

*3528: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کو ملیریا کنٹرول پروگرام کے تحت 800 ملین روپے گرانٹ دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پروگرام میں ورلڈ آرگنائزیشن بھی شامل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملیریا کنٹرول پروگرام ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے تعاون سے شروع کیا جا رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

محکمہ صحت پنجاب نے ملیریا کنٹرول پروگرام پنجاب PC-I کے تحت 2009 سے 2014 تک کے لئے 185.680 ملین روپے کی گرانٹ منظور کی ہے۔

(ب) یہ جزوی طور پر درست ہے کہ عالمی ادارہ صحت اس پروگرام کو ٹیکنیکل سپورٹ مہیا کرتا ہے، قومی سطح پر نیشنل ملیریا کنٹرول کو سپورٹ کرتا ہے جبکہ پنجاب کو کوئی سپورٹ نہ دی گئی ہے۔

(ج) یہ اتنا درست ہے کہ مئی 2009 میں عالمی ادارہ صحت اور نیشنل ملیریا کنٹرول پروگرام اسلام آباد کے تعاون سے ملیریا ختم کرنے کی ایک تجویز تیار کی گئی ہے۔ جس کی حتمی منظوری کے بعد گلوبل فنڈ کو بھیجی جائے گی۔ تاحال اس میں کوئی فنڈ جاری نہیں ہوا۔

ضلع وہاڑی کے ہسپتالوں میں ایکسرے مشینوں کی تفصیلات

*3543: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں کتنے ہسپتالوں میں ایکسرے مشینیں موجود ہیں اور ہر ایک ہسپتال میں کتنی ایکسرے مشینوں کی ضرورت ہے؟

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں کتنی ایکسرے مشینیں ہیں اور کتنی کی ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع وہاڑی کے دونوں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میلسی و بوریوالہ، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی اور تمام RHCs میں ایکسرے مشینیں موجود ہیں، اور اس وقت مزید ایکسرے مشینوں کی ضرورت نہ ہے۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں اس وقت تین ایکسرے مشینیں ہیں اور مزید ایکسرے مشین کی ضرورت نہ ہے۔

تحصیل ہسپتال حسن ابدال میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3703: جناب شیر علی خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہسپتال حسن ابدال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار کتنی ہیں کتنی اسامیاں کب سے کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) لیڈی ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں کتنی ایکسرے مشینیں اور کتنی ایمبولینسز ہیں کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس ہسپتال میں تعینات ملازمین کو سات ماہ سے تنخواہ کی ادائیگی نہ ہوئی ہے؟

(و) کیا حکومت اس ہسپتال کے جن ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی نہ ہو رہی ہے اس کی ادائیگی کروانے و دیگر مسائل حل کرنے کے لئے خصوصی گرانٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ہسپتال حسن ابدال 40بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) اس ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 97 ہے جن میں سے 46اسامیاں پُر ہیں جبکہ 51اسامیاں خالی ہیں گریڈوار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	گریڈ اسامی	منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ	خالی	کب سے خالی ہیں
1	بی ایس19	5	1	4	2005
2	بی ایس18	11	5	6	2006
3	بی ایس17	10	8	2	2009
4	بی ایس16	10	8	2	2006
5	بی ایس15	02	1	1	2006
6	بی ایس11	01	-/-	1	2006
7	بی ایس09	06	03	03	2006
8	بی ایس07	02	02	-/-	
9	بی ایس06	19	09	10	2006
10	بی ایس04	3	1	2	2009
11	بی ایس02	4	-/-	4	2009
12	بی ایس01	24	8	16	2009

(ج) لیڈی ڈاکٹرز کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 3 ہے جن میں سے 2اسامیاں پُر جبکہ ایک اسامی عرصہ دو سال سے خالی ہے۔

(د) ہسپتال میں ایکسرے مشین اور ایک ایمبولینس ہے جو کہ دونوں چالو حالت میں ہیں۔

(ہ) تمام ملازمین کو باقاعدگی سے تنخواہیں مل رہی ہیں۔

(و) تمام ملازمین کو باقاعدگی سے تنخواہیں مل رہی ہیں۔

پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے ڈاکٹرز کو مستقل کرنے کا معاملہ

*3771: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت نے آر ایچ سی، بی ایچ یو اور دیگر ہسپتالوں میں کام کرنے والے کنٹریکٹ میڈیکل آفیسرز اور ویمن آفیسرز کو مستقل کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے بارہ اضلاع وہاڑی، لودھراں، چکوال، پاکپتن، حافظ آباد، لاہور، قصور، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، رحیم یار خان اور ساہیوال میں پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے تحت کام کرنے والے میڈیکل آفیسرز اور ویمن میڈیکل آفیسرز کو مستقل نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت پنجاب ان ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ صحت، حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے تمام میڈیکل آفیسرز کو مستقل کر دیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے تاہم محکمہ صحت نے صوبہ کے پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کی درخواست پر 12 اضلاع میں پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے تحت کام کرنے والے میڈکل آفیسرز اور ویمن میڈیکل آفیسرز کو مستقل کرنے کے لئے سمری اعلیٰ حکام کو بھجوا دی ہے۔

(ج) ایضاً

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سیالکوٹ، علامہ اقبال میموریل ہسپتال میں بستروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

202: محترمہ شمسہ گوہر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) علامہ اقبال میموریل ڈی ایچ کیو سیالکوٹ کتنے بستروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا اسے منظور شدہ بستروں کے مطابق بجٹ دیا جا رہا ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) 2009-10 میں مذکورہ ہسپتال کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال ڈی ایچ کیو سیالکوٹ 400 بستروں پر مشتمل ہے۔

(ب) پہلے یہ ہسپتال 293 بستروں پر مشتمل تھا مورخہ 15-12-2008 کو ہسپتال ہذا کو اپ گریڈ کر کے 400 بستروں کا ہسپتال کر دیا گیا۔ متعلقہ ضلعی حکومت ہسپتال کی ضروریات اپنے

وسائل کے مطابق بجٹ مختص کرتی ہے اگر اضافی فنڈز کے لئے محکمہ صحت سے رابطہ کیا گیا تو اس پر قواعد وضوابط کے مطابق غور کرے گا۔

(ج) 2009-10 میں ہسپتال ہذا کو ضلعی حکومت نے مبلغ -/1,52,91,000 روپے کا بجٹ دیا۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں نیوروسرجن کی تعیناتی کا معاملہ

204: محترمہ طیبہ ضمیر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں نیوروسرجن کی اسامی خالی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں نیوروسرجن کی تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں نیوروسرجن کی اسامی خالی ہے۔

(ب) محکمہ صحت حکومت پنجاب نے مورخہ 10-12-02 کو روزنامہ "نوائے وقت" میں ایڈہاک بنیادوں پر تقرری کے لئے نیوروسرجن کی اسامی کے لئے درخواستیں طلب کی تھیں مگر کسی نے بھی درخواست نہ دی۔ محکمہ صحت نے اس اسامی کو پُر کرنے کے لئے ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی ہے، جونہی پنجاب پبلک سروس کمیشن سے بھرتی کے لئے سفارشات موصول ہوں گی اس اسامی کو پُر کر دیا جائے گا۔

سرگودھا۔ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں پانی کی عدم دستیابی کا معاملہ

211: محترمہ طیبہ ضمیر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا میں عام استعمال کے پانی کے لئے انتہائی دقت کا سامنا ہے؟

(ب) کیا متعلقہ انتظامیہ اس مسئلے کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! زمینی پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے اور میٹھا پانی ٹی ایم اے سرگودھا مہیا کرتی ہے، جس کی مقدار پوری نہیں ہوتی۔

(ب) جی ہاں!اس سلسلے میں ضلعی حکومت سرگودھا سے علیحدہ فنڈز مختص کرنے کے لئے درخواست کی گئی تاکہ نہر پر ٹیوب ویل لگاکر ہسپتال کے لئے سپلائی علیحدہ بچھائی جائے۔جیسے ہی ضلعی حکومت کی طرف سے فنڈز فراہم ہوں گے، پانی کے مسئلے کو حل کر دیا جائے گا۔

ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں شعبہ کارڈیالوجی بنانے کا معاملہ

214: محترمہ طیبہ ضمیر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے جس میں دو کارڈیالوجسٹ ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کام کر رہا ہے۔

(ب) کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ 02-10-07 سے کام کر رہا ہے جس میں سی سی یو ہے اور اس کے علاوہ ایک کارڈیالوجی وارڈ بھی پہلے سے کام کر رہا ہے۔

ہسپتالوں کے کوڑا کرکٹ کو ضائع کرنے کی تفصیلات

230: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ہسپتالوں کا کوڑا کرکٹ یا خراب و بیکار ادویات اور طبی آلات کو غیر محفوظ اور غلط طریقے سے ضائع کیا جاتا ہے جو نہ صرف انسانی صحت کے لئے خطرہ ہے بلکہ اس سے بہت سی ماحولیاتی آلودگیاں بھی پیدا ہوتی ہیں پنجاب میں پراونشل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی موجود ہے کیا حکومت پنجاب نے اس کوڑا کرکٹ کو محفوظ طریقے سے ضائع کرنے کے کام کو اس اتھارٹی کو ذمہ داری قرار دیا ہے یا نہیں، اگر نہیں تو اب تک ایسا کیوں نہیں کیا گیا اور اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر صوبائی اور ضلعی سطحوں کی انتظامیہ نے اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

یہ درست نہیں ہے کہ ہسپتالوں کا کوڑا کرکٹ، خراب ادویات، بیکار ادویات اور طبی آلات کو غیر محفوظ اور غلط طریقہ سے ضائع کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں عرض ہے کہ محکمہ صحت

Pakistan Environmental Protection Act, 1997 (xxxiv of 1997) کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، پر سختی سے عمل پیرا ہے، جس کے تحت حکومت پاکستان نے Hospital waste Management rules 2005بنائے جس کی روشنی میں محکمہ صحت نہ ہسپتالوں کی باقاعدہ Hospital Waste Management Committee کی تشکیل کی ہے۔ یہ کمیٹیاں ہسپتال کے کوڑے کو مناسب تلفی کے لئے سخت اقدامات اور مانیٹرنگ کرتی ہے۔Hospital Waste کی مناسب طریقے سے تلفی کے بارے میں بڑے اہم اقدامات اٹھائے ہیں اور اس ضمن میں وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ کاپی (ب)ایوان پر رکھی دی گئی ہے۔

منرل واٹر فروخت کرنے کے اصول و دیگر تفصیلات

236: محترمہ فوزیہ بہرام: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) منرل واٹر تیار کرنے کے لئے چھوٹے اضلاع میں کیا اصول ہیں؟

(ب) کیا منرل واٹر کی چیکنگ کے لئے چھوٹے اضلاع میں فروخت کرنے والے دکانداروں اور دوسرے فروخت کنندگان پر کوئی قانون لاگو ہے تو وہ کیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ صحت کے علم میں ہے کہ لاہور اور دوسرے بڑے شہروں سے چھوٹے اضلاع کے منرل واٹر فروخت کنندگان جعلی منرل واٹر کی bottlesلے جا کر فروخت کر رہے ہیں ان کی روک تھام کی کیا کوشش کی جا رہی ہے، اگر نہیں تو کب شروع کریں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے سیکشن 15 کے تحت لوکل اتھارٹی عوام تک ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کی ذمہ دار ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اس مقصد کے لئے تمام قواعد و ضوابط پیور فورڈ آرڈیننس 1960 میں موجود ہیں "اے" ترامیم پیور فوڈ آرڈیننس 2001 کے مطابق ای ڈی او (ہیلتھ) بطور لوکل اتھارٹی فوڈ لائسنس کے اجراء کا مجاز ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) محکمہ صحت کے ضلعی اور تحصیل سطح پر ای ڈی او (ہیلتھ) اور ڈی او (ہیلتھ) اپنے علاقے میں مکمل طور پر باقاعدگی کے ساتھ پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس اور پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 کے

تحت فوڈ سے متعلقہ کاروبار بشمول منرل واٹر قانون پر عمل پیرا ہیں، ڈویژن میں پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے تحت گورنمنٹ کی مقرر کردہ ضلعی حکومتوں میں تعینات افسران اور سٹاف پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 کو enforce کرنے میں ہمہ تن مصروف ہے، جن کی تفصیل (ج) "ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈسکہ، بلڈنگ کی تعمیر و ایس این ای کی پوسٹوں کی تفصیلات

239: جناب یحییٰ گل نواز: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ڈسکہ کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی بلڈنگ تعمیر ہونے کے باوجود سی این ای کی پوسٹیں مہیا نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں یہ کب تک دی جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

سول ہسپتال ڈسکہ 179 بیڈز پر مشتمل تھا اس ہسپتال کی عمارت کے کچھ خستہ حال حصہ کو گرا کر نئی تعمیر کی گئی ہے۔ مزید برآں ضلعی حکومت سیالکوٹ نے محکمہ صحت کی طرف سے منظور کردہ M.S.D.A کے مطابق نئی اسامیوں کی منظوری کے لئے درخواست کی تھی۔ درخواست پر ضروری کارروائی کے بعد کیس محکمہ خزانہ کو بذریعہ چٹھی نمبر SO(ND)14-25/2003(D) بتاریخ 13-03-11 بجھوا دیا گیا ہے۔ جونہی محکمہ خزانہ سے منظوری موصول ہوئی یہ نئی اسامیاں پُر کرنے کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

پنجاب میں سٹریٹ ڈاگ کی ویکسینیشن کے لئے ہسپتالوں کی تفصیلات

249: محترمہ کرن ڈار: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کس لیول کے ہسپتالوں میں street dog کے کاٹے کے علاج کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیا کتے کے کاٹے کی vaccination ہسپتالوں میں فری مہیا کی جاتی ہے؟

(ج) اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاج فری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت پنجاب کے تمام اضلاع بشمول ضلع لاہور کے ہسپتالوں میں Anti Rabies Vaccine موجود ہے، جو بلا معاوضہ کتے کے کاٹے کے مریضوں کو لگائی جاتی ہے اور کتے

کاٹنے کے تمام مریضوں کا مناسب علاج بھی کیا جاتا ہے، صوبہ بھر میں سال2008 سے اب تک کتوں کے کاٹنے سے مریضوں کی تعداد میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہ ہوا ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ A.V.R صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں مفت مہیا کی جاتی ہے، مزید برآں کتے مارنے کی مہم ضلعی حکومتوں میں ایک روٹین کی کارروائی کا حصہ ہے جو سارا سال جاری رہتی ہے صوبہ پنجاب میں A.V.R مناسب مقدار میں موجود ہے اور ضرورت کے مطابق تمام اضلاع و ہسپتال N.I.H، اسلام آباد سے ویکسین منگوا سکتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی اگر ایمرجنسی ضرورت ہو تو ان کو لوکل پرچیز کی بھی اجازت ہے۔ اس کی کمی کے حوالہ سے محکمہ کو کسی ضلع سے اور نہ ہی عوام الناس سے کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ محکمہ صحت وقتاً فوقتاً صوبہ کے تمام ای ڈی او (ہیلتھ) کو احکامات جاری کرتا رہتا ہے جس کے تحت ان کو پابند کیا جاتا ہے کہ تمام ہسپتالوں میں A.V.R کی فراہمی کو یقینی بنائیں اور ضلع کے سینٹری سٹاف کے ذریعہ خصوصی کتے مار مہم شروع کریں مزید برآں انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ (IPH) لاہور میں Anti Rabies Center بھی قائم کیا گیا ہے، جہاں پر تشخیص اور علاج دونوں قسم کی سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) ۔ایضاً۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اب ریمنڈ ڈیوس کو رہا کرنے والا جج چھٹی پر چلا گیا ہے تو ہم کیسے عدالتوں پر یقین کریں؟ ریمنڈ ڈیوس کیس میں اگر انصاف نہیں ملا تو مونس الٰہی کو کیسے انصاف ملے گا، ججوں کو اتنی محنت اور جدوجہد کے ساتھ نکالا گیا ہے۔ اب کہاں گئے چیف جسٹس آف پاکستان اور انہوں نے action کیوں نہیں لیا، کیا آج عدلیہ اور سپریم کورٹ سوئی ہوئی ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سپریم کورٹ کو question نہ کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

عدالت عالیہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بستی ملوک ملتان میں ایس ایچ او کا تعینات کیا جانا

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! دو دن قبل ملتان کے حوالے سے میں نے ایک issue اٹھایا تھا جس پر لاء منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ کوئی چیز لے آئیں تاکہ ہمارے سامنے آ جائے۔ تھانہ بستی ملوک ملتان میں ایس ایچ او رانا ظہیر الدین کو لگایا گیا ہے جس کے بارے میں عرض کیا تھا کہ ہائیکورٹ بنچ ملتان نے ان کے متعلق ایک order pass کیا ہوا ہے کہ اس ایس ایچ او کو post نہ کیا جائے۔ لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ ہائیکورٹ کا order لے کر آئیں۔

> petition No 793/09 in view of the situation developed in the present case that the petitioner soon after the release by this court was involved in two other criminal cases by the police of same Police Station on the very next day which shows that the conduct of SHO of the Police Station concerned is not above board, rather he seems to be an interested party in this particularity case his father in law.

سب سے important بات کہ اس ایس ایچ او کے سسر رانا محمود الحسن مسلم لیگ (ن) کے ایم این اے ہیں اور ہائیکورٹ نے باقاعدہ direction دی ہے کہ اسے تھانہ میں نہ لگائیں۔ میں آخر میں conclude کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ:

> View of this background direct to the City Police Officer to transfer the aforesaid SHO from the Police Station to avoid his involvement in the cases.

میں نے ابھی یہ کاپی لاء منسٹر صاحب کو دے دی ہے۔ ملتان میں اس انسپکٹر نے جھوٹے پرچے درج کئے اور لوگوں پر تشدد کیا جس کی وجہ سے تھانہ پر پانچ ہزار لوگوں نے حملہ کیا اور تین سو لوگوں پر ایف آئی آر درج ہوئی جبکہ بہت سارے لوگ نامعلوم بھی ہیں۔ اب ان کے گھروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہائیکورٹ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ہم عدالتوں کا احترام کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مسلم لیگ (ن) کے ایک ایم این اے کے داماد کو ایس ایچ او لگانے کے لئے ہائیکورٹ کے order کا مذاق اڑایا جائے۔ اس ایس ایچ او کو وہاں پر لگایا گیا جبکہ C.P.O, D.I.G, D.P.O سمیت تمام افسران کو order issue کیا گیا ہے It is not the contempt of the court your honour میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ:

It is my humble submission to the honourable Speaker Sahib you are the Custodian of the House.

ہائیکورٹ کے ایک order کا مذاق اڑایا گیا ہے کہ وہاں کے ایک پولیس افسر D.P.O نے ایک ایسے ایس ایچ او کو لگا دیا ہے جس کے متعلق ہائیکورٹ نے order pass کیا ہے۔ میں لاء منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ فی الفور اس ایس ایچ او کو معطل کیا جائے اور اس کے بعد Judicial Inquiry کا حکم دیا جائے کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شوکت بسراء صاحب نے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے تو اسی case اور اس وقوعہ سے متعلق انہوں نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس بھی دیا ہے جس کے بارے میں already ان سے on the floor of the House وعدہ ہوا تھا کہ اسے سوموار کو take up کر رہے ہیں۔ اس دن ملتان کے R.P.O یا C.C.P.O یہاں پر موجود ہوں گے تو ہائیکورٹ کے فیصلے کی کاپی انہوں نے مجھے دے دی ہے۔ آج اجلاس سے فارغ ہو کر میں office جا کر اس معاملے کو resolve کر دوں گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: میں نے تحاریک التوائے کار کے لئے کہا ہے۔ پہلے بسراء صاحب تشریف لے آئے اور اب آپ بھی آ گئے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری ذات سے آپ کو کوئی مسئلہ ہے کہ جب بھی میں کھڑی ہوتی ہوں تو آپ مجھے ignore کر دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، میں صرف آپ کو نہیں بلکہ سب کو کہہ رہا ہوں۔
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اب اگر میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں تو آپ کو problem ہو رہا ہے؟
جناب سپیکر: آپ نے پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے۔ ہر بات پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں چلے گا۔
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کو شاید مجھ سے personal problem ہے؟
جناب سپیکر: نہیں، ایسے بات ٹھیک نہیں ہے اور میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ کی بات relevant ہوئی تو میں سن لیتا ہوں۔
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے ارکان نے اگر یہاں بات نہیں کرنی تو باہر بنچ لگا کر بیٹھ جاتے ہیں اور وہاں پر بات کر لیتے ہیں۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم issue کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ سٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے نام پر پانچ سو کروڑ روپے کی کرپشن ہوئی ہے اور میرے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں، جعلی مختار نامے و بیع نامے اور اس پر پوری سرکاری involvement کے ثبوت موجود ہیں۔ غریب لوگوں کی جائیدادوں پر قبضہ کر کے اسے جعلی بیع ناموں اور جعلی مختار ناموں کے نام سے فروخت کیا جا رہا ہے۔ کل ٹی وی چینل City 42 نے اس بارے میں بڑی تفصیل کے ساتھ خبر نشر کی ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ اس معاملے کو take up کیا جائے۔ اگر ہم اس صوبے سے کرپشن ختم کرنے کی بات کرتے ہیں اور صوبے میں good governance کی بات کرتے ہیں تو یہ میرے پاس ایک بہت بڑا test case ہے۔ اگر اس case پر حکومت پنجاب ثابت کرے کہ وہ اس کرپشن میں involve نہیں ہے، اس کے سرکاری اہلکار اس میں involve نہیں ہیں تو اسے test case کے طور پر لیا جائے اور میں اسے اس ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں۔ پانچ سو کروڑ روپے بہت بڑی رقم ہوتی ہے جس سے ڈاکٹروں کے کافی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔
جناب سپیکر: آپ اس بارے میں تحریری طور پر اسمبلی سیکرٹریٹ میں دیں اور یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔
ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث کلو: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ اس بات کا خیال کریں کہ سٹیٹ لائف انشورنس وکارپوریشن، نیشنل انشورنس کارپوریشن، پی آئی اے یا دیگر اداروں کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وفاقی حکومت محترمہ کی اپنی ہے جبکہ یہ ایف آئی اے کا case ہے اور ہم اسے endorse کرتے ہیں تو یہ وہاں قومی اسمبلی میں اپنے دوستوں سے take up کروائیں۔ یہ کرپشن سامنے آنی چاہئے کہ قوم کا خون پچھلے تین سال سے نچوڑا جا رہا ہے۔ میں محترمہ سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ یہ serious issue ہے اور جب آپ قوم کے ان لٹیروں کو شکنجے میں لے آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو نئے ٹیکس لگانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اسے دیکھتے ہیں اور یہ جن کے متعلقہ ہوئی وہی بات کریں گے اور ہم ان سے پوچھیں گے۔

ملک محمد وارث کلو: جس طرح یہ پانچ سو کروڑ روپے کی کرپشن ہے اسی طرح سے اور بھی بہت سی کرپشن ہے جنہیں take up کریں اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کو پوری طرح confirm کریں اور ان پر عملدرآمد کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے جو issue raise کیا تھا، پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کا جواب مجھے کسی لوٹے سے نہیں چاہئے۔ میں پنجاب کے شہر لاہور میں موجود لوگوں کی بات کر رہی ہوں جن کی اراضی پر ایک شخص نے قبضہ کر لیا ہے۔ میں نے ایک شخص کا نام بھی لکھا ہے اور وہ لاہور کا ہے۔ اگر پنجاب حکومت ہاتھ اُٹھا بیٹھی ہے کہ ہم کرپشن پر کام نہیں کرتے تو پھر ہم ایف آئی اے میں چلے جاتے ہیں۔ ویسے ایف آئی اے پر تو میری بہت reservations ہیں۔ ایف آئی اے اس وقت وفاقی حکومت کا ادارہ نہیں ہے یہ کسی اور کا ادارہ ہے۔ یہ issue پنجاب کی عوام کا ہے۔ پانچ سو کروڑ روپے کی کرپشن ہے اور لوگوں کے جعلی بیع نامے اور مختار نامے بنا کر قبضہ ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ وفاقی حکومت اوپر سے آکر یہاں پر ایکشن لے گی؟ اس کا ایکشن تو پنجاب میں ہونا ہے۔ مجھے یہ فرما دیں کہ اگر پنجاب اس پر کوئی ایکشن لینے کے لئے تیار نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے جو طریق کار ہوگا ہم وہ استعمال

کریں گے۔ آپ ایک دفعہ کہہ دیں کہ پنجاب حکومت اس پر ایکشن لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میں categorically کہہ رہی ہوں کہ اس میں پنجاب کے سرکاری اہلکار involve ہیں اور اس میں پنجاب کے کچھ سرکاری سرپرستوں کی سرپرستی شامل ہے۔ ایک طرف آپ صوبائی خود مختاری کی بات کرتے ہیں، ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ صوبے کے اختیارات ہونے چاہئیں۔ اب صوبے کے اندر کرپشن ہو رہی ہے تو آپ وفاقی حکومت کی طرف جا رہے ہیں۔ پھر ٹھیک ہے اور مجھے فخر ہے کہ اگر وفاقی حکومت نے کرپشن پر قابو پانا ہے تو ہم بالکل تیار ہیں لیکن آپ ایک دفعہ کہہ دیں کہ پنجاب حکومت نااہل ہے اور وہ یہ نہیں کر سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ذرا ایک منٹ، آپ کا point of view آ گیا ہے۔ لاء منسٹر صاحب! اسٹیٹ لائف انشورنس وفاقی ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونی۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر محترمہ اپنی یہ بات تحریری طور پر سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں تو جو بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہو گا اس سے جواب آ جائے گا اور اس کا تعین بھی ہو جائے گا۔ اگر پنجاب کی cognizance بنتی ہے تو بالکل ہم اس کو inquire کروائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری بھی ایک تحریک التوائے کار ہے اگر وہ لے لی جائے تو جو عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کہہ رہی ہیں ان کا مسئلہ ابھی حل ہو جائے گا۔ میں وہ تحریک پڑھ دیتا ہوں، بے شک اِن کو دے دیں، یہ پڑھ دیں۔ میں اس کا جواب بھی دوں گا اور واضح بھی کروں گا کہ اس میں فراڈ ہوا ہے۔ محترمہ صحیح کہہ رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ہم Monday کو اس تحریک التوائے کار کو take up کر لیں گے۔ ٹھیک ہے، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر اس کا نمبر فرما دیں تو میں پتا کر لیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا نمبر 243 ہے اور یہ allowed ہو چکی ہے۔ آپ اس کو ابھی لے آئیں یا Monday کو لے آئیں۔ اس تحریک کو محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا وقت 10 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ لاء منسٹر صاحب! اس وقت ہاؤس کا وقت ختم ہو رہا ہے آپ اس کو پھر Monday کو ہی پڑھ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شیخ صاحب اس تحریک کو پڑھ دیں میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے میں اس کا جواب Monday تک منگوالوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ پڑھی جا چکی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ ابھی پڑھی جانی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، شیخ صاحب! اس کو پڑھ دیں۔

سب رجسٹرار نشتر ٹاؤن اور ڈی ڈی او (آر) کینٹ کے دفاتر میں جعلسازیاں

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر مورخہ 29۔ جنوری 2011 کے مطابق "سب رجسٹرار نشتر ٹاؤن اور کینٹ لاہور میں جعلی مختار نامہ عام اور جعلی رجسٹریوں کی بھرمار ہو گئی اور سینکڑوں خاندان اپنی اراضی سے محروم ہو گئے۔" تفصیل یہ ہے کہ سب رجسٹرار نشتر ٹاؤن اور ڈی ڈی او (آر) کینٹ لاہور کے دفاتر میں جعلی مختار نامہ عام اور جعلی رجسٹریوں کا کاروبار عروج پر ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ جعلی مختار نامہ عام بنوا کر سینکڑوں، ہزاروں کنال سرکاری و پرائیویٹ اراضی فروخت بھی کی جا چکی ہے جبکہ اصل مالکان کو علم بھی نہیں ہوتا۔ ان کے جعلی دستخط اور جعلی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی لگا کر جعل سازی کی جا رہی ہے۔ شریف شہری متعلقہ سرکاری دفاتر کے چکر لگا لگا کر ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ ان کی کہیں بھی کوئی دادرسی نہیں ہو رہی جس کے باعث وہ اپنی کروڑوں روپے کی اراضی سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں متعدد گروپس جن میں محمد فرحان ولد محمد اسلم ساکن تحصیل کینٹ لاہور نامی شخص اس جعل سازی کرنے والے گروہ کا سربراہ بھی شامل ہے اور یہ متعلقہ انتظامیہ کے اہلکاران و افسران کے ساتھ ملی بھگت کر کے اس دھندے کو عروج پر پہنچایا ہوا ہے۔ سینکڑوں خاندان دربدر اور اپنی ساری عمر کی جمع پونجی سے محروم ہو گئے ہیں۔ تمام تر صورتحال کے پیش نظر صوبہ کی عوام میں حکومت کے خلاف شدید نفرت پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! نشتر ٹاؤن کے اندر یہ سوسائٹی بھی fall کر رہی ہے۔ میں یہ واضح کردوں جیسا کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری فرما رہی تھیں کیونکہ یہ Cooperative کے تحت رجسٹرڈ ہے اس لئے اس کو take up کیا جاسکتا ہے اور یہ اس ہاؤس کے ambit میں آتی ہے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ Monday کا دن دے دیں اور اس کو Tuesday یا Wednesday تک رکھ لیں، اس وقت تک اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اس کا جواب آ جائے پھر اس کے ساتھ ہی اس کو بھی redress کر لیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس میں سرکاری لکھا پڑھا جواب آئے گا۔ میرے پاس تو proof موجود ہیں، یہ جعلی مختار نامے میرے ہاتھ میں ہیں اور اس کے بعد مزید آپ کو کیا جواب چاہئے؟ میں یہی تو کہہ رہی ہوں کہ آپ یا تو سپیشل کمیٹی بنا دیں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ذرا میری عرض سن لیں۔ لاء منسٹر صاحب! آپ نے اس کا جواب منگوانا ہے تو متعلقہ محکمے کے لوگوں کو آپ Monday کو بلا لیں تاکہ عظمیٰ بخاری صاحبہ کے پاس جو رجسٹریاں آئی ہیں ان کو دیکھ کر اس کے مطابق ہاؤس کو respond کیجئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ابھی میرے آفس نے یہ پیپر لا کر دیا ہے اور اس کا جواب آ چکا ہے۔ میں یہ جواب پڑھ دیتا ہوں، پھر اگر آپ یہ چاہیں کہ اس پر probe ہونا چاہئے تو پھر دو تین لوگوں کی کمیٹی بنا دیں۔ اس کا جواب جو ڈیپارٹمنٹ نے بھیجا ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) ضلع لاہور۔ زیادہ تر رجسٹریشن کا کام بذریعہ لوکل کمیشن ہوتا ہے۔ یہ لوکل کمیشن وکیل کو مقرر کر دیتے ہیں اور وہی جا کر بیان لے کر پھر تصدیق کر دیتے ہیں۔ زیر دفعہ رجسٹریشن ایکٹ 38 اور rule18 کے تحت لوکل کمیشن مقرر کیا جاتا ہے۔ لوکل کمیشن کی رپورٹ کی مکمل جانچ پڑتال کر کے دستاویزات رجسٹرڈ کی جاتی ہیں کیونکہ ایسی دستاویز جو کہ اہل کمیشن کی جانب سے تکمیل کی جاتی ہے رجسٹرڈ تصور ہوتی ہے۔ ایسی دستاویز کو منسوخ کرنے کا کسی کو اختیار ہے اور نہ ہی سب رجسٹرار اس کو رجسٹرڈ کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ ایسی دستاویز کو جعلی قرار دینا اور فراڈ پر مبنی ثابت کرنا صرف سول عدالت کے اختیار میں ہے۔ کوئی دستاویز جعلی مختار نامہ رجسٹرڈ نہ کیا جاتا

ہے۔اگر جعل سازی علم میں آئے تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔اس سلسلے میں متعدد گروپس جن میں محمد فرحان ولد محمد اسلم سکنہ تحصیل لاہور کینٹ جعل سازی کا سربراہ بتایا گیا ہے، دفتر سب رجسٹرار کو اس بارے میں کوئی علم نہ ہے۔علاوہ ازیں اس تحریک میں کسی مخصوص دستاویز کا بھی کوئی ذکر نہ ہے۔مزید برآں یہ کہ بذریعہ چٹھی نمبرsuch and such،28۔جنوری 2011 تمام ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز (ریونیو) صاحبان اور ڈسٹرکٹ آفیسرز (ریونیو) صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں دستاویز کی رجسٹریشن کے لئے کمپیوٹرائزڈ نظام رائج کریں اور بوقت رجسٹری دستاویز پیش کنندگان کی شناخت نادرا کے ذریعےonline کی جائے۔

جناب سپیکر! فیصل آباد میں یہ سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور میں نے خود اس کاvisit کیا تھا۔اس کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی جعلی مختار نامہ یا رجسٹری کروا سکے۔ فیصل آباد کے اس سسٹم کو پورے پنجاب میںimplement کرنے کے متعلق چیف منسٹر صاحب پہلے ہی ہدایت دے چکے ہیں۔اس سے پہلے جو ہو چکا ہے اس کے متعلق اگر کوئی ثبوت ہیں تو جیسے میں نے کہا ہے آپ اس طریقے سے فرمادیں۔Monday, Tuesday یا جو بھی دن آپ مقرر فرمائیں میں ان متعلقہ لوگوں کو بلا لیتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔میری بات خود ہیsecond ہو گئی ہے۔میرے پاس یہ مختار نامہ موجود ہے "محمد فرحان ولد محمد اسلم ساکن تحصیل کینٹ ضلع لاہور" تمام لوگوں کی اراضیوں کا مختار نامہ اس کے نام سے جعلی بنایا گیا ہے۔میری بات ان کے جواب سے خود ہیsecond ہو گئی ہے۔وہ غریب لوگ جن کی زمینوں پر اس طرح سے قبضے ہو رہے ہیں اور جعلی مختار نامے ہو رہے ہیں یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کرپشن کے نام پر بھی اورgood governance کے نام پر بھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک بات عرض کرنی ہے کہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہcancellation of registration کے لئےat least پچیس سال چاہئیں۔آپ اس کے اندر کو آپریٹو رجسٹرار کو بلائیں۔ان سے کہیں جہاں پرthumbs لگتے ہیں اورoriginal records لے کر آئیں۔آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ جنرل پاور آف اٹارنی کے تحت اس ملک میں کیا تباہی مچی ہوئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر رجسٹرار کی بات کر رہے ہیں تو آپ منگل کے دن کا ٹائم مقرر فرما دیں۔ میں ان کو بلا کر ان کے ساتھ بٹھا دیتا ہوں وہاں پر جو چیز بھی سامنے آئے گی وہ ایوان کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس میں کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلائیں کیونکہ جو جواب آیا ہے یہ کوئی اتناsatisfy جواب نہیں ہے۔ اس میں تو انہوں نے بالکل اس کوcover کرنے کی بات کی ہے اس پر ان کو بلا لیں اور شیخ علاؤالدین صاحب اور عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کے ساتھ میٹنگ کروائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! منگل کے دن اس پر after session میٹنگ کر لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ ہاؤس کا ٹائم بڑھایا جاتا ہے۔ جی، محترمہ!

حکومتی سرد مہری اور ڈاکٹروں کی ہڑتال سے ہزاروں مریضوں اور لواحقین کو پریشانی کا سامنا

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں آپ کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "جس نے ایک شخص کی جان بچائی تو اس نے گویا پوری انسانیت کی جان بچائی" آج ایوان میں، میں نے غریب مریضوں کی بات کی ہے اور مجھے بڑا دکھ ہوا ہے کہ اگر میں کسی بہت بڑی سیاسی ہستی کی بات کرتی تو شاید میرے معزز بھائی وزیر قانون اس کا جواب دینا پسند کرتے لیکن میں نے چونکہ غریب لوگوں کی بات کی ہے تو انہوں نے میری بات کا جواب دینا بھی مناسب نہیں سمجھا، میں حکومتی بنچوں پر اپنے بھائیوں کی اس سرد مہری اور ان کی اس خاموشی پر احتجاج کرتے ہوئے اس معزز ایوان سے واک آؤٹ کرتی ہوں اور میں اس وقت تک واک آؤٹ کرتی رہوں گی جب تک ڈاکٹروں کے issue کو seriously نہیں لیا جاتا۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ذرا رانا صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری معزز بہن سے گزارش ہے کہ وہ تشریف رکھیں اور میری بات سن لیں۔ ڈاکٹروں کے مسئلے پر قطعی طور پر کوئی سرد مہری نہیں ہے سینئر ایڈوائزر کی سربراہی میں ایک کمیٹی حکومت نے بنائی ہوئی ہے۔ انہوں نے ینگ ڈاکٹروں سے مذاکرات کئے ہیں اور انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ہماری تنخواہیں بڑھائیں۔ وہ جس سکیل سے تنخواہیں بڑھانا چاہتے ہیں وہ financial burden کوئی 26 سے 38۔ارب روپے کے درمیان کہیں fall کرتا ہے۔ اب اس میں یہ ہے کہ ان سے یہ کہا گیا ہے کہ اتنی بڑی رقم کا صوبہ متحمل نہیں ہے آپ ایسا کریں کہ next financial year میں جو بجٹ آئے گا ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں جو حاصل وسائل ہوں گے ان میں جتنا بھی زیادہ سے زیادہ ہو سکا ہم آپ کی تنخواہوں میں اضافہ کریں گے۔ آپ مہربانی کریں اپنے کام پر واپس جائیں، آپ دکھی انسانیت کی خدمت کریں، آپ کا جو پیشہ ہے وہ مسیحا والا ہے، آپ صرف اور صرف تنخواہ کے لئے کام نہیں کرتے بلکہ آپ درد دل کے لئے کام کرتے ہیں اور آپ سے لوگوں کی توقعات بھی یہی ہیں۔ اس دن میٹنگ میں تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم آپ کی بات سے مطمئن اور متفق ہیں ہم واپس جا کر اپنے لوگوں سے بات کر کے ان کو سمجھا کر پھر آپ سے بات کریں گے لیکن پھر اس کے بعد اگلے دن انہوں نے احتجاج کیا۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس کمیٹی میں ممبر بننا قبول اور منظور کریں تو جس دن میٹنگ ہو گی میں آپ کو اطلاع کروں گا، آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھیں اور اس مسئلے میں ہم آپ کی رہنمائی اور کوشش سے اس کو حل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں بہت مشکور ہوں اور میرے بھائی نے جو جواب دیا ہے اس سے میں مطمئن بھی ہوں۔ اس مسئلے پر میری ایک اور گزارش ہے کہ جو غریب لوگ پنجاب کے دور دراز دیہات سے سرکاری ہسپتالوں کے گراؤنڈ میں دھکے کھا رہے ہیں، پنجاب حکومت کا سستی روٹی کا بڑا خوبصورت پروگرام ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ جب تک ڈاکٹروں کی ہڑتال ختم نہیں ہوتی تو ہسپتالوں کے گراؤنڈ میں یا یہاں مسافر خانوں میں جو لوگ موجود ہیں اور واپس بھی نہیں جا سکتے تو سرکاری تنور لگا کر بے شک دال روٹی کھلائیں یا کوئی ایسا بندوبست کریں کہ جو غریب لوگ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو وہاں پر مفت روٹی مل سکے تو میں اپنے بھائی کی بہت مشکور ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، جب آپ کمیٹی میں ہوں گی تو وہاں پر یہ سارا کچھ دیکھ لیجئے گا۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فوزیہ بہرام صاحبہ! ذرا جلدی بات کر لیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں نے آپ سے بات کرنی ہے اور میرا point of order directly آپ سے concerned ہے۔۔۔

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کی بات کاٹ رہا ہوں، میں ابھی آپ کو floor دیتا ہوں۔ لاء منسٹر صاحب! انہوں نے کہا ہے کہ وہ ایک قرارداد پیش کرنا چاہتی ہیں تو آپ ذرا دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے مجھ سے بات کی ہے اور میں ان کی بات سے متفق ہوں اگر معزز ممبر قرارداد پیش کرتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا واقعہ ہے جس پر اس معزز ایوان کی طرف سے آج ہی مذمتی قرارداد آنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر آف ایجوکیشن تشریف رکھیں۔ فوزیہ بہرام صاحبہ کی بات کے فوراً بعد قرارداد آنے لگی ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میری مختصر بات ہے کہ آج Question Hour میں میرا سوال mineral water کے متعلق تھا جو کہ directly Health Department سے متعلقہ ہے اس میں پنجاب میں بہت بڑا گھناؤنا کام ہو رہا ہے اس کو میں نے point out کیا تھا اور آج محکمہ صحت کے سوالات تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ وقت اور بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! اس میں نہ تو وزیر صحت نے کہا کہ میں سوالوں کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں تو کیا میں یہ سمجھوں کہ یہ Monday کو پھر carry out ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! یہ کہہ دیا گیا تھا اور سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کہہ دیا گیا ہے اور سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ آپ کو کاپی provide کروا دیتا ہوں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! کیا پھر میرا سوال دوبارہ لیں گے؟ کیونکہ یہ کہنے اور رکھنے کی بات نہیں ہے۔ It is very serious. My question about mineral water is not being taken کہہ دیا گیا اور رکھ دیا گیا، اس طریقے کے ساتھ ہم لوگوں کے صحت کے مسائل حل نہیں کر سکتے، اگر آسانی کے ساتھ حل کر سکتے تو ان کو کہہ دیا اور رکھ دیا کی بجائے ایک عملی کوشش کر کے حل کرنے چاہیئں تو کیا میرے اس سوال کو Monday کو دوبارہ لیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں اس کو چیک کر لیتا ہوں، آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو ابھی بتاتا ہوں۔ اب محترمہ نسیم ناصر خواجہ قرارداد پیش کرنا چاہتی ہیں تو پہلے قواعد کو معطل کرنے کی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل میں امریکی ڈورن حملے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل میں امریکی ڈورن حملے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شمالی وزیرستان کے علاقے

دتہ خیل میں امریکی ڈورن حملے کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں محترمہ نسیم ناصر خواجہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

تحصیل دتہ خیل شمالی وزیرستان میں امن جرگے پر امریکی ڈرون حملے کی شدید مذمت اور امریکی حکام سے معافی طلب کرنے کا مطالبہ

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان کل مورخہ 17-مارچ 2011 کو شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں منعقد ہونے والے امن جرگے پر امریکی ڈرون حملے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان اس ظالمانہ حملے میں قبائلی عمائدین اور معصوم پر امن شہریوں کی شہادت پر شدید رنج اور دکھ کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اس حملے کو پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت پر براہ راست حملہ تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے اگلے ہی روز اس حملے کی صورت میں امریکا نے ہمیں اپنے شہری کو قید کرنے کی سزا دی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور امریکا سے معافی طلب کی جائے نیز ڈرون حملوں کے حوالے سے واضح پالیسی اپنائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان کل مورخہ 17-مارچ 2011 کو شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں منعقد ہونے والے امن جرگے پر امریکی ڈرون حملے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان اس ظالمانہ حملے میں قبائلی عمائدین اور معصوم پر امن شہریوں کی شہادت پر شدید رنج اور دکھ کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اس حملے کو پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت پر براہ راست حملہ تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے اگلے ہی روز اس حملے کی صورت میں امریکا نے ہمیں

اپنے شہری کو قید کرنے کی سزا دی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور امریکا سے معافی طلب کی جائے نیز ڈرون حملوں کے حوالے سے واضح پالیسی اپنائی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان کل مورخہ 17-مارچ 2011 کو شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں منعقد ہونے والے امن جرگے پر امریکی ڈرون حملے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان اس ظالمانہ حملے میں قبائلی عمائدین اور معصوم پرامن شہریوں کی شہادت پر شدید رنج اور دکھ کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اس حملے کو پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت پر براہ راست حملہ تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے اگلے ہی روز اس حملے کی صورت میں امریکا نے ہمیں اپنے شہری کو قید کرنے کی سزا دی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور امریکا سے معافی طلب کی جائے نیز ڈرون حملوں کے حوالے سے واضح پالیسی اپنائی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نسیم ناصر خواجہ میں آپ کو بھی اس ایوان میں قرارداد پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جی، اعجاز احمد خان صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں اسی واقعہ کے حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا وقت مزید دو منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! یہ ہماری بڑی بد قسمتی ہے کہ ڈرون حملے جو ہیں، آپ تفصیلات دیکھئے کہ دتہ خیل میں قبائلی عمائدین اور وہاں کا جو امن جرگہ کام کر رہا ہے، وہاں دہشت گردی کا کوئی element نہیں تھا۔ وہاں پر چھ ڈرون میزائل داغے گئے ہیں اور چھ شمالی وزیرستان میں داغے گئے ہیں۔ کل بارہ میزائل داغے گئے ہیں۔ جس کے نتیجے میں 84 معصوم پاکستانی شہریوں کی جانوں سے کھیلا گیا ہے۔ اس پر صدرِ پاکستان نے کہا ہے کہ امریکہ معافی مانگے اور چیف آف آرمی سٹاف نے کہا ہے کہ ہم عوام کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ اس وقت اقدامات کرنے کی ضرورت ہے صرف معافی سے بات نہیں چلے گی۔

جناب سپیکر! یہ ڈرون حملے اگر پاکستان کی سرزمین سے کئے جائیں تو ان کو روکنے کی ذمہ داری کس کی ہے، کیا یہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے اور کیا یہ افواجِ پاکستان کی ذمہ داری نہیں ہے؟ ہم اس بات کی کس سے بھیک مانگ رہے ہیں کہ آپ معافی مانگیں، معافی کی ضرورت نہیں ہے، ڈرون حملوں کے plat forms جہاں سے یہ اُڑتے ہیں ان کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ وفاقی حکومت کو اپنی ذمہ داری کو پہچاننا چاہئے اور افواج پاکستان سے پاکستان کی عوام کو بہت ساری اُمیدیں وابستہ ہیں ان کو حرکت میں آنا چاہئے۔ اس طرح پاکستانی عوام کے جان و مال کے ساتھ کھیلا جانا ہم سب کے لئے باعثِ شرم ہے۔ یہ آج کا سب سے بڑا واقعہ تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہماری معزز ممبر مبارکباد کی مستحق ہیں جو rightly اس پر قرارداد لے کر آئی ہیں۔ قومی خودداری اور قومی غیرت کا یہ تقاضا ہے، آزادی کا یہ تقاضا ہے، اگر آزادی حاصل کرنے کے لئے جانیں دینی پڑتی ہیں تو اس کو برقرار رکھنے کے لئے بھی بڑے فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! اب ہمیں نماز جمعہ پڑھنی چاہئے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 21-مارچ 2011 بروز سوموار 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

391

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،21۔مارچ2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)اوقاف 2011(مسودہ قانون نمبر1بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اوقاف 2011، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اوقاف 2011 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)انتقال جائیداد 2011(مسودہ قانون نمبر2بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)انتقال جائیداد 2011، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد 2011 منظور کیا جائے۔

392

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم 2011 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف و اشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم 2011 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) (خدمات کا ریکارڈ) ملازمت 2011 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (خدمات کا ریکارڈ) ملازمت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ)ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011

(مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

393

7۔ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید 2011(مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور اور اوقاف نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید 2011 منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مریدکے 2010(مسودہ قانون نمبر 24 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مریدکے 2010، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے 2010 منظور کیا جائے۔

395

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

سوموار، 21-مارچ 2011

(یوم الاثنین، 15-ربیع الثانی 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 56 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم٥

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ٥

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ
تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾
نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿٣٢﴾

سُوۡرَةُ حٰمٓ السجدة آیات 30 تا 32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے، ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ (30) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہوگی) (31) (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے (32)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ
غم سبھی راحت و تسکین میں ڈھل جاتے ہیں
جب کرم ہوتا ہے حالات بدل جاتے ہیں
رکھ ہی لیتے ہیں بھرم ان کے کرم کے صدقے
جب کسی بات پہ دیوانے مچل جاتے ہیں
کوئی دیکھے تو ذرا ان کی دہائی دے کر
عشق صادق ہو تو پتھر بھی پگھل جاتے ہیں
اسم احمد کا وظیفہ ہے ہر اک غم کا علاج
لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں
آ پڑے ہیں تیرے قدموں میں یہ سن کر ہم بھی
جو تیرے قدموں میں گرتے ہیں سنبھل جاتے ہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! پچھلے دنوں جب یہاں پر بطور Custodian of the House ایک بات آپ کے علم میں لائی گئی تو آپ نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے اسے take up کیا اور لاء منسٹر صاحب کی طرف سے بھی بالکل crystal clear حالات بیان کر دیئے گئے، ایف آئی اے کی طرف سے پہلے verbal اور پھر تحریری بات آئی۔میں اپنی پارٹی اور ایوان کی طرف سے بھی آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے Custodian of the House ہونے کے ناتے ہمارا مان رکھا اور آپ نے اس معاملے کو اپنے تئیں لیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا۔میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسی wording میں ایک تحریک استحقاق ہے جس پر ہماری پارٹی کے تمام ممبران کے دستخط ہیں اور میں اسے out of turn پیش کرنا چاہتا ہوں لہٰذا استدعا ہے کہ مجھے یہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ اسے اس کے ساتھ منسلک کر دیا جائے۔میں لاء منسٹر صاحب سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ میں اس کی wording پڑھ دیتا ہوں یہ بعینہ وہی ہے لیکن یہ بات قانون اور روایات کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بنے گی لہٰذا میں پھر استدعا کرتا ہوں کہ مجھے یہ تحریک استحقاق out of turn پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جب تحاریک استحقاق کا وقت آئے گا تو میں آپ کو ضرور موقع دوں گا اور آپ پڑھ لیجئے گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ایم ایم اے کے پارلیمانی لیڈر علی حیدر نور خان نیازی صاحب احتجاج کر کے House سے چلے گئے تھے۔میری استدعا ہے کہ آپ کسی منسٹر کو depute کریں کہ وہ انہیں واپس House میں لائیں۔

جناب سپیکر: احتجاج کر کے گئے ہیں؟

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: وہ احتجاج کر کے واک آؤٹ کر گئے تھے لہذا آپ کسی منسٹر کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ انہیں واپس لے کر آئیں یا پھر کسی پارلیمانی لیڈر کی ڈیوٹی لگائیں چونکہ وہ بھی پارلیمانی لیڈر ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! وہ ریمنڈ ڈیوس کے issue پر احتجاج کر کے ایوان سے گئے تھے، اب ریمنڈ تو امریکہ پہنچ گئے ہیں لہذا اب یہاں اس پر احتجاج کا جواز نہیں بنتا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ مجھ سے بات کر رہے ہیں، مجھ سے پوچھ رہے ہیں، وہ اس House کے معزز ممبر ہیں انہیں واپس لانا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: میں بھی آپ سے ہی بات کر رہی ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اگر وہ باہر تشریف لے جا چکے ہیں تو پھر آپ یہ اعزاز مجھے بخش دیں اور ایک منسٹر صاحب کو میرے ساتھ بھیج دیں تو میں ان کو منا کر لاتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک احمد علی اولکھ صاحب! آپ تشریف لے جائیں اور علی حیدر نور خان نیازی صاحب کو باعزت طریقے سے House میں واپس لے کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر زراعت ملک احمد علی اولکھ معزز ممبر جناب علی حیدر نور خان نیازی کو لینے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! علی حیدر نور خان نیازی صاحب نے احتجاج بھی اسی اُجلت سے کیا ہے جتنی اُجلت سے حکومت پنجاب نے ریمنڈ ڈیوس کو یہاں سے فرار کرایا ہے۔ حکومتی بنچوں پر بیٹھنے والے لوگ اس پر احتجاج کر رہے ہیں، یہ حیران کن بات ہے۔ (ن) لیگ والے ہمیشہ کمال کرتے ہیں اور اس طرح کے کام کر کے وہ سب کو حیران کرتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ریمنڈ شریف تو امریکہ چلا گیا اب اس بارے میں احتجاج کا کیا فائدہ ہے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اچھی بات ہے کہ علی حیدر نور خان نیازی صاحب نے احتجاج کیا۔ آپ اجازت دیں کہ House میں اس معاملے کو discuss کیا جائے۔ ریمنڈ ڈیوس کو یہاں سے فرار کرانے میں کس کا ہاتھ ہے اس بارے میں یہاں پر ضرور discussion ہونی چاہئے۔ عوام کہہ رہی ہے

کہ اس معاملے میں حکومت پنجاب ملوث ہے تو مہربانی کر کے House میں ریمنڈ ڈیوس case کو discuss کرنے کی اجازت دی جائے۔ علی حیدر نور خان نیازی نے صحیح احتجاج کیا ہے۔ یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ریمنڈ ڈیوس کو کس نے فرار کرایا ہے؟

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سول سیکرٹریٹ میں پی سی ایس افسران کی اپنے مطالبات کے حق میں ہڑتال پر گرفتاری اور جیل میں نامناسب سلوک

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! دو دن پہلے جب پی سی ایس افسران نے احتجاج کیا تو ان کے ساتھ حوالات میں بہت بُرا سلوک کیا گیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ پنجاب کے پڑھے لکھے نوجوانوں کی تذلیل کی گئی ہے۔ آپ ڈی ایم جی گروپ کے افسران کی پالیسیوں کو دیکھ لیں، ان کی وجہ سے صوبہ کے حالات کس قدر خراب ہو چکے ہیں، انہوں نے صوبے کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔ آپ پی سی ایس افسران کی بات سنیں۔ حوالات میں بند کر کے ان کی جو تذلیل کی گئی ہے اس کا ازالہ کیا جائے۔ چار خواتین پی سی ایس افسران کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے کہا ہے کہ یہ میرے ساتھ دست و گریبان ہوئے ہیں۔ آج میڈیا آزاد ہے اگر کسی جگہ پر ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے تو اسے دکھایا جائے لیکن ان پڑھے لکھے لوگوں کی اس طرح سے تذلیل کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ حکومت پنجاب یہ غلط کر رہی ہے۔ صوبہ پنجاب ڈی ایم۔ جی گروپ کی جاگیر نہیں ہے۔ پی سی ایس افسران اٹھارھویں یا انیسویں سکیل میں ہی ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ ان کو کبھی سیکرٹری نہیں لگایا جاتا۔ سب سیکرٹری صاحبان ڈی ایم جی گروپ کے لگے ہوئے ہیں۔ احد چیمہ اٹھارھویں سکیل کا آفیسر ہے لیکن اس کو بیسویں سکیل کی سیٹ پر بٹھایا ہوا ہے۔ آپ پی سی ایس افسران کی بات سنیں، ان سے گھر خالی نہ کرائیں اور ان کو نوکریوں سے معطل نہ کریں کیونکہ یہ زیادتی ہے، یہ ظلم ہے اور اس ظلم کے خلاف ہم آواز بلند کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ جی، رانا افضل صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میری بہن نے پی سی ایس افسران کے بارے میں بات کی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب علی حیدر نور خان نیازی واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: جناب نور حیدر نیازی صاحب!Welcome back جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میری بہن نے پی سی ایس افسران کے بارے میں بات کی ہے۔ حکومت چلانا گریڈ17,18,19,20 کے سینئر افسران کی ڈیوٹی میں شامل ہوتا ہے۔ آپ پنجاب حکومت کا گزشتہ تین سالوں کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ ان پی سی ایس افسران کے معاملات کے اوپر خلوص نیت کے ساتھ کام کیا گیا ہے اور ان کو ترقیاں دی گئی ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹ، جھوٹ" کی آوازیں)

جناب سپیکر! یہ ایک حقیقت ہے کہ 320افسران کو ترقیاں دی گئیں، ان کو تربیتی courses پر بھیجا گیا اور ان کی بیشتر demands کو مان لیا گیا۔ ہم ان افسران کو خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں لیکن انھیں چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں بھی پوری کریں۔ ان پی سی ایس افسران میں سے چند نے جو example set کرنے کی کوشش کی ہے وہ سراسر غلط ہے۔ اگر اتنے ذمہ دار افسر بھی صبر کا پیمانہ چھوڑ دیں اور مظاہرے شروع کر دیں تو پھر کیا حکومت کو ایکشن نہیں لینا چاہئے؟ چند لوگوں نے بہت سے دوسرے شریف لوگوں کو بھی اپنے ساتھ زبردستی ملوث کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اب بھی برداشت، تحمل اور صبر کا مظاہرہ کیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کی اجازت نہیں ہوتی۔ یہ وزیر نہیں بن سکیں گے چاہے جتنی مرضی چمچہ گیری کر لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھیں۔ رانا صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! پی سی ایس افسران کی ہر demand ہم نے پوری کی ہے، ان کے کوٹا اور ترقی کے معاملات کو discuss کیا گیا۔ آپ نے as a Custodian of the House ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جس نے پی سی ایس افسران کے نمائندوں کے ساتھ بے شمار meetings کیں۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان پی سی ایس افسران نے جس انداز سے مظاہرے کئے ہیں وہ قابل برداشت نہیں۔ اگر حکومت کے سینئر افسران بھی اس قسم کی حرکت کرتے ہیں تو یہ قابل افسوس

ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کمیٹی کی رپورٹ منگوا کر House میں پیش کی جائے اور پھر اس رپورٹ پر point to point بات کر لی جائے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آیا حکومت پنجاب نے زیادتی کی ہے یا پھر discipline کے زمرے میں آتے ہوئے ہمیں مزید کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہایت سنجیدہ معاملہ ہے اس پر حزب اختلاف کو سیاست نہیں کرنی چاہئے۔ یہ صوبہ پنجاب کے discipline and governance کا معاملہ ہے۔ یہ سیاسی معاملہ نہیں ہے اس بارے میں نہایت ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ہمارے لئے ڈی۔ایم جی اور پی سی ایس افسران دونوں اثاثہ ہیں۔

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ صاحب! اسی حوالے سے ہم نے اس House کی ایک کمیٹی بھی بنائی تھی کیا آپ اس بارے میں بات کرنا چاہیں گے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر حزب اختلاف کے معزز ممبران اجازت دیں یا سننا چاہیں تو میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وہ سنیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں بیٹھے ہر معزز ممبر کو یقیناً اس معاملے سے concern ہے۔ یہ سب کے علم میں ہو گا کہ یہاں پر ایک تحریک التوائے کار پیش ہوئی تھی جس میں پی سی ایس افسران سے متعلق دو تین معاملات کو point out کیا گیا تھا کہ ان کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ ایک تو یہ کہا گیا تھا کہ ان پی سی ایس افسران کی promotion in time نہیں ہوتی اور دوسرا promotion کے لئے جو بورڈ تشکیل دیا گیا ہے اس کی meeting بھی نہیں ہو رہی۔ اس حوالے سے House کی کمیٹی نے اپنی ایک رپورٹ پیش کی جس پر پی سی ایس افسران نے دوبارہ ہڑتال کی call دی تھی۔ یہ آج سے تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے۔ اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف صاحب نے ایک کمیٹی بنائی اور اس کمیٹی کی پی سی ایس افسران کے نمائندوں کے ساتھ مسلسل meetings ہوتی رہی ہیں۔ ان کا سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ Promotion Board کی میٹنگ نہیں ہوتی جس کی وجہ سے ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ پچھلے ڈیڑھ سال کے عرصے میں اس Promotion Board کی nine meetings ہو چکی ہیں اور 320 افسران کو promote کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ہمارے معزز پی سی ایس افسران کا مطالبہ تھا کہ length of service کی وجہ سے ہم بڑے مسائل کا شکار ہیں۔ مثال کے طور پر اگر گریڈ 17 میں ایک آدمی پانچ سال رہنے کے بعد گریڈ 18 میں promote ہوتا ہے تو پھر آگے گریڈ 18 میں تین یا پانچ سال سروس کرنے کی شرط ہے تب جا کر

اسے گریڈ19 میں ترقی ملے گی۔پی سی ایس افسران کہتے تھے کہ چونکہ ہم بہت عرصے سےpromote نہیں ہو سکے اس لئےlength of serviceوالی شرط ہماری promotionکے راستے میں حائل ہے۔ان کا مطالبہ تھا کہ صوبے کے rulesکو Federal rulesکے مطابق کر دیا جائے اور length of serviceکی شرط ختم کر دی جائے۔

جناب سپیکر!ان کے مطالبے پر اور اُس کمیٹی میں ہونے والی discussionکی بنیاد پر اُن rulesکو نئے سرے سے notifyکیا گیا اور ان کی length of serviceکے مسئلے کو حل کر دیا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ایسے بھی ہوا اور اس کی بیسیوں مثالیں ہیں کہ ایک ہی سال کے عرصے میں مختلف صاحبان گریڈ17 سے گریڈ18 میں اور گریڈ18 سے گریڈ19 میں چلے گئے یعنی ایک سال میں دو،دو گریڈ آگے چلے گئے۔اسی طرح سے ان کا یہ مطالبہ تھا کہ Officers Mess GORکے rules amendکر کے ہمیں بھی اس کا ممبر بننے کی entitlementدی جائے تو اُن rulesکو amendکر کے ان کو اس قابل کیا گیا کہ یہ Officers Mess GORکے ممبر بن سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!اسی طرح سے اُن کا ایک اور مطالبہ تھا کہ جو افسران ڈی سی او اور کمشنر لگتے ہیں اُن میں 50 فیصد ہمارا کوٹا رکھا جائے۔ہم نے کمیٹی میں بیٹھ کر اُن سے بات کی کہ کسی افسر کو ڈی سی او یا کمشنر لگانے والی بات میرٹ کی بنیاد پر ہے تو اس لئے اس بات کی پابندی تو نہیں لگائی جا سکتی کہ فلاں افسر یا فلاں جگہ پر اتنے percentکے حساب سے لگایا جائے تو پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات طے ہوئی کہ ڈی سی اوز اور کمشنرز لگانے کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب کو تین افسران کا جو penal recommendہوتا ہے اُس میں پی سی ایس افسران کا ایک افسر ضرور ہو گا۔اُس کے اوپر ان کے ساتھ باقاعدہ سمجھوتا ہوا اور اس وقت پنجاب کے 36 اضلاع میں سے 13 اضلاع کے ڈی سی اوز پی سی ایس افسران میں سے ہیں۔یہ پچھلے سات سالوں میں بتائیں کہ کبھی تین اضلاع میں بھی ان میں سے ڈی سی یا ڈی سی او رہے ہوں؟ اسی طرح سے ایک معین قریشی رپورٹ ہے اُس رپورٹ میں فیڈرل سروس اور پراونشل سروس کی ratioمقرر ہے۔انہوں نے کہا کہ اس میں تبدیلی کی جائے،اس حوالے سے بھی ان سے وعدہ کیا گیا ہے کہ پنجاب حکومت اس مسئلے کو وفاقی حکومت کے ساتھ اُٹھائے گی کیونکہ ہم اس کو یک طرفہ طور پر ختم نہیں کر سکتے،اگر پنجاب یک طرفہ طور پر اس کو ختم کرے گا تو دوسرے صوبوں اور فیڈریشن پر اس کے اثرات بہتر نہیں پڑیں گے۔اس حوالے سے وفاقی حکومت سے بات کرنے کا بھی ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے باوجود اب انہوں نے ہڑتال کی کال دے دی۔ جب انہوں نے ہڑتال کی کال دی تو وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آپ ان کو بلا کر ان کے ساتھ بات کریں۔ ان کو بلا کر ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کی گئی کہ آپ کے ان main problems کے ساتھ ساتھ آپ کے چھوٹے چھوٹے problems بھی ہم نے حل کر دیئے ہیں تو اب آپ جو دو تین چیزیں کہتے ہیں جو کہ policy matters ہیں اور یہ Federal Government level پر decide ہونے ہیں تو آپ مہربانی کر کے ٹائم دیں، پنجاب حکومت آپ کے ساتھ commitment کرتی ہے کہ ہم ان معاملات کو وفاقی حکومت کے ساتھ discuss کریں گے، انہوں نے کہا کہ ہم جو کہہ رہے ہیں اس کے مطابق ابھی ہونا چاہئے ورنہ ہم ہر قیمت پر ہڑتال کریں گے۔ اس کے باوجود حکومت کی یہ پالیسی تھی اور یہ پالیسی ہے کہ اگر آپ ہڑتال کرنا چاہتے ہیں، ویسے تو وہ سول آفیسرز ہیں اُنہیں ہڑتال کرنا زیب نہیں دیتا۔ کوئی rule، قانون یا آئین اُن کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا، یہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود administration کرنی ہے، جنہوں نے خود rule of law کو ensure کرنا ہے لیکن پھر بھی اُن سے کہا گیا کہ اس کے باوجود اگر آپ ہڑتال کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے آپ میں سے جو صاحبان ہڑتال کرنا چاہتے ہیں وہ ہڑتال کریں لیکن آپ زبردستی دفاتر کو بند نہ کروائیں اور لوگوں کو ہڑتال پر زبردستی مجبور نہ کریں، یہ اُن کو convey کیا گیا۔ انہوں نے آج 21۔مارچ سے ہڑتال کی deadline دی ہوئی تھی تو آج سے تین دن قبل جمعہ کے دن اِن کے دو افراد سیکرٹریٹ میں پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے اور اگر کسی معزز ممبر نے وہ پمفلٹ پڑھے ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک سول افسر کو وہ language زیب ہی نہیں دیتی۔ فیڈرل سروس کی sense یہ ہے کہ اس میں چاروں صوبوں سے لوگ ہوں گے اور وہ چاروں صوبوں میں serve کریں گے تاکہ فیڈریشن کا تصور نہ صرف قائم رہے بلکہ مضبوط ہو۔ فیڈرل سروس میں بھی زیادہ لوگ صوبہ پنجاب کے ہیں اگر ہم وہاں پر اُن کو پیچھے دھکیلتے ہیں تو ہم وہ بھی پنجاب کا نقصان کرتے ہیں۔ بہر حال دو افراد پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے تو وہاں پر سکیورٹی نے ان کو روکا کہ آپ ایسا نہ کریں تو انہوں نے اُسی وقت موبائل پر فون کر کے اور ایس ایم ایس کر کے وہاں پر دو، اڑھائی سو آدمی اکٹھا کر لیا۔ اس سے پہلے سول سیکرٹریٹ کے گیٹ بند کر دیئے گئے تھے، انہوں نے گیٹ توڑ کر باہر سے آنے والے افسران کو اندر داخل کیا اور دفاتر میں داخل ہو کر زبردستی افسران کو باہر نکالا اور وہاں پر جلسہ کیا۔ اگر سول سیکرٹریٹ میں اس قسم کا illegal act ہو اور اُس پر بھی اگر ایکشن نہ لیا جائے تو وہ بھی ایک اچھی چیز نہیں تھی۔ اس illegal activity پر 73 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا اور وہ اگلے دن bail

out ہو گئے۔ یہ کہا گیا کہ اُن کے ساتھ حوالات میں بہت بُرا سلوک کیا گیا، میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ اُن افسران کے کھانے اور دیگر سہولیات کو مد نظر رکھا گیا۔ انہوں نے آج کے لئے ہڑتال کی کال دی ہوئی تھی اور میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ پورے صوبے اور سول سیکرٹریٹ میں سارا دن معمول کے مطابق کام ہوتا رہا ہے اور پی سی ایس افسران کی majority نے ان 20 افسران کی move کو reject کیا ہے جو لیڈر شپ اور سیاست کرنا چاہتے ہیں لیکن اس کے باوجود میں on the floor of the House اس معزز ایوان اور پی سی ایس افسران کی خدمت میں بھی on behalf of Punjab Government یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ آپ کے ساتھ قطعی طور پر ہماری کوئی ill will نہیں ہے، آپ ہمارے بھائی ہیں، آپ نے اس صوبے کو serve کیا ہے، آپ نے آئندہ بھی اس صوبے کو serve کرنا ہے، ہم نے آپ کے بیشتر مطالبات کو accept کیا، اُن میں سے جو مطالبات رہتے ہیں ہم اُن کے اوپر آپ کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کو تیار ہیں، اُن کو resolve کرنے کو تیار ہیں لیکن آپ وہ کام نہ کریں جس سے administration کی بنیادی حیثیت کے اوپر زد آتی ہو۔

جناب سپیکر: ہم نے اس پر پہلے ہی ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے، ہم جمعرات کو اُس کمیٹی کی میٹنگ کال کرتے ہیں اور اُس میٹنگ میں پی سی ایس افسران کے عہدیداران کو یہاں بلا کر اُن کی بھی بات سنتے ہیں اور اُس کے بعد ہم اس معاملے کو انشاء اللہ اچھے طریقے سے wind up کریں گے۔ اس میں شک کی کوئی بات نہیں کہ وہ ہمارا asset ہیں۔ جی، عبداللہ یوسف صاحب!

چودھری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس کمیٹی کی ممبر شپ تھوڑی سی زیادہ کی جائے اور اس کو effective بنایا جائے۔

جناب سپیکر: اگر اس کی ضرورت پیش آئی تو میں کر لوں گا۔ جی، نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں ریمنڈ ڈیوس کے issue پر جس وقت احتجاج کر کے اس ایوان سے واک آؤٹ کر کے گیا تو میرے بڑے بھائی جن کا میں اپنے دل سے بہت احترام کرتا ہوں اور انشاء اللہ میرا بھائیوں والا اور احترام والا رشتہ عامر سلطان چیمہ صاحب کے ساتھ قائم رہے گا، انہوں نے یہ کہا کہ علی نور نیازی غیرت کا مظاہرہ کرے کیونکہ وہ پنجاب حکومت کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں لہذا وہ حکومت کو چھوڑ دیں۔ میں اُس کے بعد کافی زیادہ غور کرتا رہا لیکن مجھے اپنے پاس کوئی حکومتی عہدہ نظر نہیں آیا اور میں اپنے عامر بھائی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سارے معاملے میں ان کے کچھ پرانے آمر دوستوں کا بھی کردار سامنے آ رہا ہے۔ میں کسی ایسی حکومت میں شامل رہا اور نہ شامل رہوں گا جو کسی آمر

کی حکومت ہو۔اس کے علاوہ میں کسی ایسی حکومت کا حصہ نہیں رہا جس نے لال مسجد کے معصوم بچوں کو شہید کیا ہو۔ میں کسی ایسی حکومت کا حصہ رہا ہوں اور نہ رہوں گا جس نے اس ملک پر ڈرون حملے شروع کرائے ہوں۔ میں کسی ایسی حکومت کا حصہ رہا ہوں نہ میری جماعت رہی ہے جس نے اس ملک کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ کو پکڑ کر امریکہ کے سپرد کیا ہو، جس نے اس ملک کے سینکڑوں لوگوں کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا ہو۔ میرے خیال میں دو دن سے یہاں blame game ہو رہی ہے۔ میں اپنے معزز بھائیوں کو یہ بتانا چاہوں گا کہ میں نے ہمیشہ حق کو حق کہا ہے اور غلط بات کو غلط کہا ہے چاہے وہ اس طرف سے ہو یا دوسری طرف سے ہو۔ میں تو اس طرح کے issues پر بات کرتے ہوئے یا واک آؤٹ کرتے ہوئے اچھا لگتا ہوں۔ میری جماعت اور میرا کردار ایسا ہے کہ ہم نے کبھی کسی آمر کا یا کسی فوجی ڈکٹیٹر کا ساتھ نہیں دیا اور ہمیشہ اس ملک کی سالمیت کے لئے حق بات کی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں blame game سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ہمیں اس وقت ہمارا ضمیر جھنجھوڑ رہا ہے کہ ہم نے اگر اب بھی blame game نہ چھوڑی تو کسی دن مجھے اور آپ لوگوں کو بھی پکڑ کر ہمارے یہ آمر دوست امریکہ کے حوالے کر دیں گے اس لئے ہمیں اس blame game سے باہر نکلنا چاہئے۔ ہمیں اپنے ماضی پر معافی مانگ کر اس طرح کے issues پر حق بات کرنی چاہئے۔ ہمارے ملک کو چند لوگوں نے امریکہ کا غلام بنایا ہوا ہے ہمیں مل کر جدوجہد کر کے اپنے ملک کو آزاد کرانا چاہئے۔ اس میں ہمیں پارٹیوں کی وفاداری سے بالاتر ہو کر حقیقی طور پر آزاد کرانا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ چودھری ظہیر الدین خان صاحب!

تعزیت

کوئٹہ میں کوئلے کی کان اور کراچی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میری ایک گزارش تو یہ ہے کہ کوئٹہ میں کوئلے کی ایک کان کے اندر collapse کے بعد 19 کان کن ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ بہت بڑا سانحہ ہے، ہلاک ہونے والوں کے لئے اس ایوان میں دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ علی حیدر نور خان نیازی صاحب نے ریمنڈ ڈیوس کے بارے میں بات کی تھی۔ جناب علی حیدر نور خان نیازی صاحب ہمیشہ سچی بات کرتے ہیں لیکن تیزی میں بات کرتے

کرتے وہ چند سچی باتیں بھول جاتے ہیں۔انہوں نے آج ایک بہت اچھی بات کی ہے کہ ریمنڈ ڈیوس کے لئے رات کے وقت عدالت لگی، عدالت کی مکمل judgement میرے پاس آئی ہے۔اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارے پاس prosecution کی طرف سے 311 پر کسی نے ہمیں ثبوت دیا اور نہ کسی نے oppose کیا۔ان کو وہاں facilitate کیا جاتا رہا ہے، سارا قونصلیٹ رات کو 11:00 بجے کے بعد وہاں چلا جاتا تھا شاید انتظامیہ بہتر سمجھتی ہے کہ امریکن قونصلیٹ کو اس کا استحقاق کسی وجہ سے ہو گا لیکن سارے لواحقین کا اندر ہونا اور وکلاء کا محبوس ہونا اور پھر اسے evacuate کرنا سب کچھ اپنی جگہ بہت بڑا سوالیہ نشان چھوڑتا ہے۔میرے بھائی نے ابھی کہا ہے کہ میری پارٹی نے کبھی یہ نہیں کیا لیکن یہ بھول گئے ہیں کہ ان کی پارٹی ایم ایم اے کی شکل میں پچھلے پانچ سال سابقہ صوبہ سرحد میں حکمران تھی اور انہوں نے ایمل کانسی کا بھی ذکر نہیں کیا۔یہ سچ بولنے والے بندے ہیں، یہ نور بھی ہیں اور نیازی بھی ہیں۔ انہوں نے یہاں اپنی صحیح بیانی سے بہت سے نیازیوں کے داغ دھو دیئے ہوئے ہیں۔میں یہ گزارش کروں گا کہ جب ریمنڈ ڈیوس پر تفصیل سے بات ہو گی تو جج صاحب کی judgement ہے کہ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ prosecution میں charge ہی frame نہیں ہوا اور اسے سزا ہی نہیں ہوئی۔ جب تک accused کو سزا نہ ہو جائے اس وقت تک اس کی دیت نہیں دی جا سکتی۔جس نے guilty plead ہی نہیں کی اس کو کس طرح دیت دے دی گئی؟ یہ سب کچھ judgement میں آگیا ہے۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر یہ گزارش کروں گا کہ 19 کان کن کوئٹہ میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔اگر وزیر قانون کہتے ہیں تو ہم قرارداد لے آتے ہیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر!میں تصحیح کرنا چاہتا ہوں اور چودھری ظہیر الدین صاحب کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میرا جمعیت علماء پاکستان کے ساتھ تعلق ہے اور میرے لیڈر کا نام مولانا شاہ احمد نورانی تھا۔اگر ان کی ذات پر کوئی داغ ہے تو یہ please بتائیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر!کراچی میں بھی جان بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر کوئٹہ میں کوئلے کی کان اور کراچی میں جاں بحق ہونے
والوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ فائزہ احمد ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ فائزہ ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی وزیر قانون صاحب نے پی سی ایس افسران کے بارے میں جو statement دی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ پی سی ایس افسران کی گرفتاری قابل مذمت ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ فوری طور پر اس کا notice لیں کہ حکومت ان کے suspension orders واپس لے۔ یہاں کمیٹی بنے دو سال ہو گئے ہیں اور رانا ثناء اللہ صاحب کی ان کے ساتھ بے شمار meetings ہو چکی ہیں۔ ہم نے مشترکہ طور پر ان کے مسائل کو سنا ہے لیکن ان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی بھی ایسا لائحہ عمل تیار نہیں کیا گیا کہ آج یہ نوبت آ گئی ہے کہ وہ سڑکوں پر آ گئے ہیں اور انہوں نے ایک عام آدمی کی طرح احتجاج کرنے کے طریق کار کو اختیار کیا ہے۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کے ممبران پر مشتمل جو بھی کمیٹی بنائی جاتی ہے اس کو اتنا effective کر دیں کہ وہ کمیٹی جلد فیصلے کیا کرے نہ کہ دو دو سال کے بعد لوگ سڑکوں پر آ کر احتجاج کریں۔

جناب سپیکر: میں خود بھی کمیٹی کی میٹنگ میں بیٹھوں گا۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، پلیز! تشریف رکھیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! I am on point of personal explanation کیونکہ میرا ذکر ہوا تھا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! دیکھنا یہ چاہئے کہ حقیقت کیا ہے؟ مجھے دکھ اس بات کا ہوا ہے کہ آج میرے بھائی جو اسمبلی میں ایم ایم اے کے کہلاتے ہیں اور نورانی صاحب بھی ایم ایم اے کا حصہ ہیں۔ سترھویں ترمیم میں اِن کا بھرپور کردار رہا ہے اور ان کی جماعت صوبہ سرحد میں ہمارے ساتھ تعاون کرتی رہی ہے۔ مجھے اس بات کا بھی دکھ ہے کہ جن لوگوں نے ریمنڈ ڈیوس کو جیل میں سہولتیں دیں، پراسیکیوشن میں سہولتیں دیں اور on the other hand یہ معاملہ طے کرتے رہے وہ خاندان جو یہاں سے غائب ہے وہ نظر نہیں آ رہا کیونکہ وہ missing persons ہیں لہذا اُن کو بلایا جائے بلکہ اُن missing persons کو حکومت پنجاب نے برآمد کروانا ہے کیونکہ وہ حکومت پنجاب کی تحویل سے

غائب ہوئے ہیں۔اب شریعت میں دیت اُس وقت دی جاتی ہے جب ملزم کو سزا ہو جائے لیکن جب سزا ہی نہیں ہوئی تو کس چیز پر دیت دی گئی ہے اور اس کے علاوہ اُن لوگوں کو کس نے پیسے دیئے؟ میں بتاتا ہوں کہ اُن لوگوں کو حکومت پنجاب نے تاجر برادری سے پیسے لے کر دیئے ہیں۔ ہمیں تکلیف اس بات کی ہے کہ ایک جماعت کے سربراہ لندن میں بیٹھے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے اس معاملے میں کوئی ایسا کردار ادا نہیں کیا۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مہربانی۔اب پتا نہیں آپ کہاں کہاں پہنچ گئے ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ جو سوالات ہیں اِن کا جواب کون دے گا؟(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: منڈا صاحب! تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! مجھے بھی بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، پلیز! تشریف رکھیں۔کیا میں نے اِدھر والوں کی بات نہیں سننی؟ یہ کوئی بات نہیں ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات سنیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! ریمنڈ ڈیوس کا جو معاملہ ہے۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اتنی دیر سے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں لیکن آپ مجھے ٹائم نہیں دے رہے اس لئے میں احتجاجاً واک آؤٹ کر کے جا رہی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ سیمل کامران واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

جناب سپیکر: محترمہ! ایسا نہ کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! ریمنڈ ڈیوس کیس کے حوالے سے جو پارٹیاں اس پر سیاست چمکا رہی ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ڈوب مرنا چاہئے۔ من حیث القوم ہمارا پورا قومی کردار اس کا ذمہ دار ہے

لیکن یہاں دو تین چیزیں میں بیان کرنا چاہتا ہوں اور گارنٹی کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ میرے قائد میاں شہباز شریف صاحب بھی بتا چکے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: عظمیٰ بخاری صاحبہ! محترمہ سیمل کامران صاحبہ کو لے کر آئیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میاں شہباز شریف صاحب اور رانا ثناء اللہ صاحب بھی بتا چکے ہیں کہ ریمنڈ ڈیوس کیس کے سلسلے میں جو حکومت پنجاب کی شروع دن سے ذمہ داریاں تھیں وہ استغاثہ کے مطابق حکومت پنجاب نے بغیر کسی رُو رعایت کے stand لیا اور ریمنڈ ڈیوس کو گنہگار ٹھہرا کر چالان کر کے جیل میں بھیجا اور وہ بغیر کسی ریسٹ House، ایمبیسی یا ہوسٹل میں بیٹھنے کے جیل میں رہا

لیکن جو عامر سلطان چیمہ صاحب نے کہا کہ دیت نہیں دی جا سکتی تو عامر سلطان چیمہ صاحب قانون کے حوالے سے نابلغ ہیں اور قانون نہیں جانتے کیونکہ ورثاء اگر معاف کر دیتے ہیں تو دیت دی جا سکتی ہے۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر محترمہ سیمل کامران واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کوئی point scoring نہیں ہے اور بار بار پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا کوئی مناسب بات نہیں ہے۔ جب اپوزیشن decorum کی بات کرتی ہے تو خود بھی خیال کرے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز! اب آپ سب تشریف رکھیں۔ بہت مہربانی۔

CH. ALI ASGHAR MANDA(Advocate): I am on a point of clarification.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑے ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ اسمبلی کے rules اس بات کی اجازت دیتے ہیں، یہ کوئی decorum کی بات کرتے ہیں اور نہ یہ کوئی پارٹی پالیسی کی بات ہے بلکہ ہمارے معزز ساتھی نے تین چار عورتوں کو صرف ایک کام پر لگایا ہوا ہے کہ جب بھی اس

اسمبلی کا کام شروع ہوتا ہے تو اپوزیشن کی چار خواتین جن کا تعلق (ق) لیگ سے ہے، یہ صرف پنجاب کے نمائندہ House کا قیمتی وقت ضائع کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بولیں!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

(اذان عصر)

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میری گزارش صرف یہ ہے۔

جناب سپیکر: اب اذان ہو گئی ہے لہذا 20 منٹ کے لئے وقفہ برائے نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(نمازِ عصر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 30 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! ایک گھنٹے کی طویل جدوجہد کے بعد آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا ہے اس کے باوجود میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! جس دن سے ریمنڈ ڈیوس کی رہائی ہوئی ہے، اس مسئلے پر تھوڑی تھوڑی بات کر کے ایوان کا قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ پنجاب حکومت کی position اس سے clear ہو رہی ہے جبکہ آج اس پر تفصیلی فیصلہ بھی آ چکا ہے۔ پاکستان کی سالمیت پر یہ فیصلہ بہت سارے سوالیہ نشان چھوڑ گیا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس ایوان کا ایک دن ریمنڈ ڈیوس کی رہائی پر بحث کے لئے مختص کریں کیونکہ یہ کوئی چھوٹا معاملہ نہیں ہے۔ اس میں امن عامہ کا بھی مسئلہ در پیش

ہے، پاکستان کی سلامتی کا بھی مسئلہ ہے، پاکستانیوں کی عزت کا بھی مسئلہ ہے اور ہمارے قومی وقار کا بھی مسئلہ ہے۔ ہم اس سلسلے میں بہت ساری چیزوں کو جاننا چاہتے ہیں اور یہ بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ ساری families جنہوں نے دیت لی ہے وہ کہاں گئیں ؟ عبیدالرحمٰن کی family کا کیا ہوا، دیت کے پیسے کس نے دیئے ؟ اس طرح کی بہت ساری ایسی باتیں جو تفصیلی فیصلے میں بھی موجود ہیں، جو پنجاب حکومت پر بھی سوالیہ نشان ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے مسئلے پر ایک دن ضرور مختص کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! 11 تاریخ سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے اور تقریباً دس گیارہ دن ہو گئے ہیں لیکن ایک دن بھی Question Hour نہیں ہوا۔ مجھے احتجاج اس بات پر کرنا ہے---

جناب سپیکر: کون کہتا ہے کہ Question Hour نہیں ہوا؟ میں تو question بولتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! آپ میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میری گزارش یہ ہے کہ آپ بیٹھتے ہی Question Hour شروع کرا دیتے ہیں۔ اگر تو پوائنٹ آف آرڈرز پر بات کرنی ہوتی ہے، مختلف issues پر بات کرنی ہوتی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ آپ Question Hour شروع مت کیا کریں۔ آپ Question Hour شروع کر دیتے ہیں جس سے ٹائم ضائع ہوتا رہتا ہے اور Question Hour kill ہو جاتا ہے۔ اتنے اہم issues پر بات کرنی ہوتی ہے، میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یا تو آپ Question Hour کے بعد point of order لیا کریں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ دس دن سے یہ اجلاس چل رہا ہے اور ایک بھی دن Question Hour پر بات نہیں ہوئی۔ میں اس پر ٹوکن واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری
ایوان سے ٹوکن واک آؤٹ کر گئیں)

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی یہ ریمنڈ ڈیوس کے معاملے پر بحث ہو رہی ہے اور مختلف قسم کی تجاویز آ رہی ہیں۔[*******] ہمیں بھی House میں بتائیں کہ کیا ہوا تھا؟ شکریہ

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Chair کی طرف سے آپ کو کچھ کہا گیا تھا اس کا بھی خیال رکھنا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! میں ابھی آپ کے حکم کی تعمیل کرتی ہوں لیکن میں محترمہ سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ وہ اپنی عینک کا نمبر درست کرا لیں۔ ریمنڈ کے بارے میں محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: کرنل نوید اقبال ساجد صاحب! آپ جائیں اور محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ کو منا کر لائیں۔ وہ واک آؤٹ کر کے گئی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ بڑے اعتراض کی بات ہے کہ ہم تمام یہاں پر ممبران ہیں اور لوگوں نے ہمیں یہاں ووٹ دے کر بھیجا ہے۔ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم ایک دوسرے کے والدین کے بارے میں بات کریں۔ ایک دوسرے کے ماں باپ کے بارے میں اچھی بات بھی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ درست فرما رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: ہمیں کم از کم تہذیب کے دائرے کے اندر رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: کسی ممبر کے باپ کے بارے میں یہ کہنا یا ان سے اس طرح کی تضحیک آمیز بات کرنا میرے خیال میں اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تضحیک آمیز الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! اگر ہم تہذیب کے دائرے میں رہیں گے تو میرے خیال میں اچھی بات ہو گی۔[*****] والدین احترام کا درجہ رکھتے ہیں ان کا احترام کرنا چاہئے۔ والدین کے بارے میں اس معزز ایوان میں اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہئے۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 413 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ ان کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار محترمہ غزالہ رضا رانا، محترمہ انجم صفدر،
محترمہ نسیم ناصر خواجہ بیک وقت احتجاجاً کھڑی ہو گئیں)

جی، تشریف رکھیں۔ ان کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔ (قطع کلامیاں)

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! ہر شخص اپنے پروفیشن کے مطابق کام کرتا ہے اور انہوں نے بھی اپنے پروفیشن کے مطابق کام کیا۔ رانا ثناء اللہ خان تشریف فرما ہیں، دیکھیں! یہ بھی ایک وکیل ہیں اگر کسی جگہ ان کو کوئی کیس plead کرنا پڑے گا تو کل ہم ان کا گریبان نہیں پکڑ سکتے۔ ہر professional کا اپنا کام ہے، انہوں نے بھی professional طریقے سے کیا ہے۔ یہ بہت بُری بات ہے کہ کسی کے باپ کے بارے میں اسمبلی میں اس طرح سے بات کی جائے۔ اگر اس طرح سے بات کی جائے گی تو ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔ ہم بھی جوابی کارروائی کریں گے پھر ان کو جگہ نہیں ملے گی۔ باپ کے بارے میں کوئی بات برداشت نہیں کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، آپ کی مہربانی۔ وہ الفاظ حذف کر دیئے گئے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: ماں باپ کے بارے میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہم بات کرنے دیں۔ ماں باپ قابلِ احترام ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اُن الفاظ کو حذف کرا دیا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: نہیں۔ جناب سپیکر! ہماری گزارش یہ ہے کہ ماں باپ کی عزت کا پاس رکھا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جو معزز ممبر ہیں ان کو چاہئے کہ وہ آئندہ بات کرنے سے پہلے ضرور سوچا کریں کہ ایوان میں کیا بات کرنی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری
واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ عظمیٰ بخاری کا باپ اتنا بڑا آدمی ہے کہ اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے مجھے بھی فخر ہوتا ہے۔[****]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: یہ الفاظ بھی حذف کئے جائیں اور اُن الفاظ کو بھی حذف کیا جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جن کو اس House کے norms کا بھی نہیں پتا، جنہیں یہ نہیں پتا۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے جاہل، جاہل کی نعرہ بازی)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: جی، عظمیٰ بخاری صاحبہ!

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! اطمینان رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹا، لوٹا کی نعرہ بازی)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب والا! آپ ہماری بات تو سنیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ! اب آپ بھی تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر کیسے دے سکتے ہیں؟ پنجاب اسمبلی میں کوئی rules and regulations نہیں ہیں؟ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر دیا ہوا ہے۔ آپ نے اس خاتون کو بات کرنے کا موقع دیا اس نے اپنی بات کی، اب میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں تو اس کو بات کرنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ آپ اس کو کیسے بات کرنے کا موقع دے سکتے ہیں؟ اس طرح تو بات نہیں ہو گی۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ اس کو بٹھائیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس عینک والے جن کو نیچے بٹھائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"امریکہ کا جو یار ہے، غدار ہے، غدار ہے" کی نعرہ بازی)

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب والا! ہمیں بھی تو بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟ میں نے ان کو floor دیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔(شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ آپ کی توہین ہے۔۔۔(شور و غل)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! دیکھیں یہ کیا ہو رہا ہے، یہ کیا کر رہے ہیں؟ اگر ایسے ہو گا تو میں کورم point out کر دوں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیا کرتی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: یہ کون سا طریقہ ہے؟ ہم ایسے خوشامدیوں سے بے عزتی کروانے نہیں آتے۔ اگر House کو نہیں چلنے دینا تو پھر ہم کورم point out کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا جمہوری حق ہے اور میں نے آپ پر قدغن نہیں لگائی، آپ یہ جمہوری حق استعمال کر لیں۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔

I am sorry, order in the House.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ سپیکر ہیں، اگر آپ کی بات بھی معزز ممبران نہیں سنتے اور آپ کی بات پر عملدرآمد نہیں کرتے تو مجھے آپ کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس House کو کسی norm اور طریقے سے چلانا چاہئے۔ اگر اس House کو مچھلی بازار بنانا ہے یا بازاری زبان استعمال کرنی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ اس عورت کا fuse کہاں ہے اور اس کا بٹن کہاں ہے، اگر اس کے off کا بٹن آپ کو نہیں ملتا تو میں آپ کو ڈھونڈ کر دے دیتی ہوں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ آپ نے بات کرنے کا موقع دیا ہے تو اب ان کو حوصلہ بھی دیں کہ یہ میری بات سنیں اور انہیں سننی پڑے گی۔ یہ بات کر کے ایسے چلی نہیں جائے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ریمنڈ کا جو یار ہے غدار ہے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ محترمہ! آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے لوٹے کی نعرہ بازی)

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! ہم واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ واک آؤٹ کیوں کریں گے؟

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلی گئیں)

چودھری سرفراز افضل: جناب سپیکر! آپ کسی کو بھیج کر معزز خواتین ممبران کو واپس ایوان میں بلائیں۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران صاحب! آپ جا کر معزز خواتین ممبران کو واپس ایوان میں لائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے لوٹے کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران) معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کو ایوان میں واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! اللہ کا شکر ہے کہ اب ہم پانچ منٹ آرام و سکون سے بات کریں گے۔ میرے خیال میں آپ ان خواتین کو Rules of Procedure پڑھا دیں۔ ایک بات کی ہے تو اس کا جواب بھی سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔

جناب سپیکر: میرے لئے وہ بھی قابل احترام ہیں اور آپ بھی قابل احترام ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے یہ اعتراض ہے کہ جب وہ یہ بات کر رہی تھی تو اس وقت آپ نے اسے کچھ نہیں کہا۔ اب جو بات میں کہوں گی آپ بھی سنیں گے اور ان کو بھی سننی پڑے گی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یقیناً میرے والد محترم، ریمنڈ کے وکیل تھے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! آپ House in order کریں گے تو پھر میں بات کروں گی۔

جناب سپیکر: No, no , this is not good. Let her speak آپ ان کو بولنے دیں اور ان کی بات سنیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آرڈر پلیز۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! حکومت پنجاب اور (ن) لیگ کو شرم آنی چاہئے کہ انہوں نے پراسیکیوٹرز کو کیس نہیں لڑنے دیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے لوٹے کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار واک آؤٹ ختم
کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

محترمہ انجم صفدر: یہ یہاں کھڑے ہو کر ایوان کا ٹائم ضائع کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اطمینان سے تشریف رکھیں۔ آپ کیا کر رہی ہیں؟ مجھے ان کی بات سننے دیں۔ اب آپ تشریف لے آئی ہیں، پلیز تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی۔ (قطع کلامیاں)

آپ خود فرما دیں کہ آپ ہاؤس control نہیں کر سکتے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ مجھے ان کی بات سننے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
ریمنڈ کا جو وکیل ہے غدار ہے غدار ہے کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: ان ماسیوں کو بٹھائیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پنجاب حکومت کو ریمنڈ کا کیس لڑنے سے کس نے روکا تھا؟ پنجاب کے پراسیکیوٹرز کو ریمنڈ کا کیس لڑنے سے کس نے روکا تھا؟ یہ اس کا کیس لڑتے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ریمنڈ کا جو وکیل ہے، غدار ہے، غدار ہے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنے پوائنٹ آف آرڈر کو جلدی wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں wind up کرتی ہوں۔ مجھے بات کرنے دیں کہ اجمل قصاب کو انڈیا میں وکیل ملا، عافیہ صدیقی کو امریکہ میں وکیل ملا۔ پنجاب حکومت کیس لڑ لیتی، انہوں نے کیوں نہیں لڑا، پنجاب حکومت کے پراسیکیوٹرز نے ریمنڈ کا کیس کیوں نہیں لڑا؟ ان کو شرم آنی چاہئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ محترمہ! تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ یہ عینک والا جن تو نیچے بٹھائیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: ایک منٹ ٹھہریں، پہلے مجھے بات کرنے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ریمنڈ کا جو وکیل ہے غدار ہے، غدار ہے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! آپ اس کو بٹھائیں گے یا میں بٹھاؤں؟ یہ عینک والا جن آپ نے بٹھانا ہے یا میں بٹھاؤں؟ مجھے بٹھانا آتا ہے لیکن میں شرافت کا مظاہرہ کر رہی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ریمنڈ کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please. Order please.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پنجاب حکومت کو کس نے مجبور کیا تھا کہ وہ اسے "فرد" کے اندر بے گناہ نہ لکھیں۔ وہ "فرد" میرے باپ نے نہیں بنائی، پنجاب حکومت کو یہ کیس لڑنے سے کس نے روکا تھا؟ یہ تو اس کو جیلوں کے اندر کھانے کھلاتے رہے۔ اس کے لئے جیل کے اندر چائنیز منگواتے رہے آج

یہ بات کرتے ہیں،ان کو تو شرم آنی چاہئے،اس کے لئے جیل کے اندر منزل واٹر آ تا رہااور آج یہ بات کرتے ہیں۔[******](قطع کلامیاں)

DR. GHAZALA RAZA RANA: [******]

MRS. AZMA ZAHID BUKHARI: [******]

MR. SPEAKER: Order please. Order please

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! جب ہمارا ہاؤس شروع ہوا تھا تو میں نے گزارش کی تھی اور آپ نے کمال مہربانی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ابھی اس کا ٹائم نہیں ہوا، ابھی وہ ٹائم نہیں آیا۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جو کچھ یہاں ہو رہا ہے وہ بہت غلط ہے۔[******]

جناب سپیکر: Order please, Order in the House غیر مہذب الفاظ جس طرف سے بھی استعمال ہوئے ہیں میں ان سب کو حذف کرتا ہوں۔ دونوں طرف کے غیر مہذب الفاظ کو حذف کر دیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"ریمنڈ کا جو وکیل ہے وہ غدار ہے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order please. Order in the House. آپ سب تشریف رکھیں، خاموشی اختیار کریں، میری بات سنیں۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے)

حسنین کنسٹرکشن کمپنی کے ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

*621: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حسنین کنسٹرکشن کمپنی کو یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ مواصلات و تعمیرات کے کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کرنے کے لئے الاٹ ہوئے، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور تاریخ آغاز بتائیں؟

(ب) اس کمپنی نے آج تک اس عرصہ کے دوران کتنے منصوبے مقررہ مدت میں مکمل کئے ان کے نام بتائیں نیز کتنے منصوبے مقررہ مدت میں مکمل نہ ہوئے؟

(ج) کیا حکومت اس کمپنی کے خلاف مقررہ مدت میں منصوبے مکمل نہ کرنے پر کوئی قانونی اور محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حسنین کنسٹرکشن کمپنی کو جنوری 2003 سے اب تک محکمہ مواصلات و تعمیرات میں جو ترقیاتی منصوبے الاٹ ہوئے، اس کے نام، تخمینہ لاگت، تاریخ آغاز اور مدت تکمیل کی تفصیل (Annexure "A") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس کمپنی نے آج تک اس عرصہ تک جتنے منصوبے مقررہ مدت میں مکمل کئے اور جتنے مقررہ مدت میں مکمل نہ کئے ان کی تفصیل بھی (Annexure "A") میں دی گئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج)

1- جز (ب) میں Sr No.1,2,3 میں منصوبہ جات کا ذکر کیا گیا ہے بروقت مکمل نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ کمپنی کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے۔

2- تعمیر لاہور قصور روڈ کلومیٹر 1 ذخیرہ ڈسٹری بیوٹری تا کاہنہ کے منصوبہ کو مقررہ مدت میں مکمل نہ کرنے کی وجہ سے بقیہ کام حسنین کو ٹھیکس کے حرجہ و خرچہ پر مکمل کر لیا گیا ہے۔

-3 کشادگی و بحالی سڑک قصور تا دیپالپور (سیکشن قصور تا کھڈیاں) مقررہ مدت میں مکمل نہ ہو سکا۔ جس کی وجہ سے حسنین کو ٹھیکس کا معاہدہ منسوخ کر دیا گیا اور اب یہ کام فرم FWO کر رہی ہے۔

-4 بچیکی جڑانوالہ روڈ (گروپ-1)، کلو میٹر نمبر 81.47 تا 92.02 لمبائی 10.55 کلو میٹر:

چیف انجینئر (ساؤتھ)، پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ نے چٹھی نمبر 374/P-1 مورخہ 16-06-07 کے تحت ڈیفالٹر ڈیکلئر ڈکر دیا تھا اور منصوبہ کا باقی کام میسرز حسنین کو ٹھیکس کے risk & cost پر دوسرے ٹھیکیدار کو الاٹ کر دیا جو کہ دیا گیا اور جاری ہے۔

-5 کشادگی و مضبوطی عزیز ہوٹل تا وہاڑی چوک گروپ نمبر 1، کلو میٹر نمبر 3.70 تا 0.00 لمبائی 3.70 کلو میٹر:

عدالت سول جج ملتان کی طرف سے حکم امتناعی کی وجہ سے کام رکا ہوا ہے جس کی وجہ سے محکمانہ کارروائی نہیں ہو سکتی۔

-6 کشادگی و مضبوطی عزیز ہوٹل تا شیر شاہ روڈ گروپ نمبر 111، کلو میٹر 16.79 تا 4.32 لمبائی 12.47 کلو میٹر:

میسرز حسنین کنسٹرکشن حرجہ و خرچہ پر میسرز عبدالوحید خان اینڈ کمپنی کو الاٹ کیا گیا ہے جو جاری ہے مزید برآں میسرز حسنین کنسٹرکشن کمپنی کو محکمہ مواصلات و تعمیرات کی Enlistment Committee نے بلیک لسٹ کر دیا ہے۔

سرگودھا فیصل آباد روڈ براستہ چنیوٹ کی تعمیر کا معاملہ

*622: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دو سال قبل سرگودھا فیصل آباد روڈ براستہ چنیوٹ کی کشادگی کے دوران درخت کاٹے گئے تھے؟

(ب) اگر اس سڑک کا ٹینڈر منظور ہو چکا ہے تو اس کا کل تخمینہ لاگت کتنا ہے؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر کب شروع اور کب مکمل ہونی تھی؟

(د) اس کے ٹینڈر میں کن کن پارٹیوں نے حصہ لیا، ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس کا کام جس پارٹی کو دیا گیا ہے، اس کا نام اور پتاجات بتائیں؟

(و) موقع پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے، کنٹریکٹر کو کتنی رقم آج تک ادا کی گئی ہے؟

(ز) کیا اس سڑک کو مکمل کرنے کی تاریخ گزر چکی ہے ہاں تو پھر ابھی تک اس کی تعمیر مکمل کیوں نہیں ہوئی، کیا حکومت اس کے کنٹریکٹر اور محکمہ کے متعلقہ ذمہ دار ملازمین کے خلاف قانونی اور محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ سڑک دو علیٰحدہ علیٰحدہ منصوبوں کے حصہ کے تحت تعمیر کی گئی ہے۔

پہلے منصوبہ میں یہ سڑک فیصل آباد تا چنیوٹ جبکہ دوسرے منصوبہ میں چنیوٹ تا سرگودھا تعمیر کی گئی ہے۔ سڑک کے ڈیزائن کے مطابق کشادگی کے لئے جہاں ضرورت پڑی وہاں محکمہ ہائی وے کی درخواست پر محکمہ جنگلات نے کل 1887 درخت کٹوائے/ remove کئے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے یہ سڑک درج ذیل دو منصوبوں کا حصہ ہے جن کا تخمینہ لاگت اس طرح سے ہے:۔

(1) پنڈی بھٹیاں، چنیوٹ، کماپور، تخمینہ لاگت 1359.442 ملین روپے۔

(2) چنیوٹ، سرگودھا، خوشاب روڈ تخمینہ لاگت 2359.758 ملین روپے۔

(ج) دونوں منصوبے نومبر 2006 میں شروع ہوئے جس میں پہلا منصوبہ پنڈی بھٹیاں چنیوٹ کماپور روڈ جولائی 2010 میں مکمل ہوا (substantial completion) جبکہ دوسرا منصوبہ دسمبر 2009 میں مکمل ہوا (substantial completion)۔

(د) ان منصوبوں کے ٹینڈرنگ میں مندرجہ ذیل پارٹیوں نے حصہ لیا۔

(1) نام: سڑک کمال پور تا چنیوٹ۔

پارٹی میسرز الخان کنسٹرکشن کمپنی، میسرز لاجسٹک سیل، چائنا انٹرنیشنل واٹر اینڈ الیکٹرک۔

تخمینہ لاگت: 1359.442 ملین روپے

(2) پارٹی میسرز سردار محمد اشرف ڈی بلوچ اور میسرز چائنا انٹرنیشنل واٹر اینڈ الیکٹرک۔

تخمینہ لاگت: 2356.758 ملین روپے۔

(ہ) سڑک کمال پور پنڈی بھٹیاں چنیوٹ کا کام میسرز الخان کنسٹرکشن کمپنی کو دیا گیا۔

پتا: ایچی سن کالونی، 1۔کلومیٹر رائے ونڈ روڈ لاہور۔

سڑک چنیوٹ سرگودھا خوشاب کا کام میسرز چائنا انٹرنیشنل واٹر اینڈ الیکٹرک کو دیا گیا۔

پتا: مکان نمبر A-5 گلی نمبر 16-F-8/3 اسلام آباد۔

(و) ان دونوں منصوبوں پر کام مکمل ہو چکا ہے اور مین سڑک مکمل ہو چکی ہے جبکہ چھوٹا موٹا کام جو کہ 5 فیصد سے بھی کم ہے کنٹریکٹ کے مطابق Defect Liability Period میں مکمل کیا جارہا ہے۔ان میں دونوں منصوبوں پر ٹھیکیداروں کو درج ذیل ادائیگی ہو چکی ہے۔

(1) (P-I) سڑک کمال پور پنڈی بھٹیاں چنیوٹ 1807.517 ملین روپے

(2) (P-3) چنیوٹ سرگودھا خوشاب 3020.582 ملین روپے۔

(ز) ان منصوبوں کو مکمل کرنے کی تاریخ گزر چکی ہے اور سڑکیں بھی مکمل تعمیر ہو چکی ہیں تھوڑی بہت تاخیر کا باعث، فنڈز کی عدم دستیابی ہے لہذا محکمہ کسی کے خلاف کارروائی کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ محکمہ کی کاوش سے بہر حال یہ دونوں سڑکیں عوام الناس کی آسانی کے لئے کافی عرصہ سے کھولی جاچکی ہیں۔

سکیم موڑ تا چوبرجی روڈ کی توسیع اور انڈر پاس بنانے کا مسئلہ

*1029: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان روڈ لاہور (سکیم موڑ تا چوبرجی) شہر کا قدیم اور انتہائی مصروف روڈ ہے جہاں چوبیس گھنٹے ٹریفک کا رش رہتا ہے، بالخصوص رات کو بیرون شہر سے بڑے بڑے ٹرالر اور ٹرک اس روڈ سے شہر میں داخل ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکیم موڑ تا چوبرجی تک یہ روڈ بہت تنگ ہے۔خصوصاً سمن آباد اور چوک یتیم خانہ پر ہر وقت ٹریفک جام رہنے کی وجہ سے عوام الناس شدید مشکلات سے دوچار ہیں؟

(ج) کیا حکومت ملتان روڈ لاہور (سکیم موڑ تا چوبرجی) کی توسیع کرنے، سمن آباد موڑ اور چوک یتیم خانہ پر انڈر پاس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے اور کبھی کبھار ٹریفک کے شدید دباؤ کے تحت ٹریفک جام ہو جاتی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب ملتان روڈ کی توسیع و ترقی میں دلچسپی رکھتی ہے۔فی الوقت (فیز-I) ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ کی بہتری کے لئے منصوبہ تیار کیا گیا ہے جو زیر تعمیر ہے جبکہ چوک یتیم خانہ

اور موڑ سمن آباد پر انڈر پاس بنانے کی تجویز فیز II میں شامل ہے، جونہی مزید فنڈز مہیا ہوں گے، سمن آباد موڑ اور چوک یتیم خانہ کی بہتری کے لئے بھی کام شروع کیا جائے گا۔

رنگ روڈ لاہور کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*1799: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رنگ روڈ لاہور کی تعمیر کن کن سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہو رہی ہے؟

(ب) ان ملازمین کے عہدہ، گریڈ، نام، تعلیمی قابلیت، تجربہ اور لاہور میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان ملازمین کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کے نمبرز، ماڈل کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ان گاڑیوں کی قیمت خرید کیا ہے نیز ان گاڑیوں کے سال 07-2006 اور 08-2007 کے پٹرول / ڈیزل کے اخراجات مع مرمت بیان کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف تا د) تمام جز کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

لاہور-داروغہ والا چوک تا واہگہ بارڈر جی ٹی روڈ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2760: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) داروغہ والا چوک تا واہگہ بارڈر جی ٹی روڈ لاہور کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس روڈ پر ابھی تک 50 فیصد کام نہیں ہوا جبکہ تین سال اس کام کو شروع ہوئے گزر چکے ہیں؟

(ج) اس کی آج تک مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) داروغہ والا چوک تا واہگہ بارڈر جی ٹی روڈ لاہور کی تعمیر 14-04-2005 کو شروع ہوئی اور اس سڑک کی substantial تکمیل 31-دسمبر 2009 سے ہو چکی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے، بلکہ سڑک کا کام مکمل ہو چکا ہے صرف سٹریٹ لائیٹس کا کام اور سروس روڈ کے BRB نہر پر پلوں کی تعمیر بقایا ہے جو کہ موجودہ مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) بجلی کے کھمبوں، واسا ٹیوب ویل، سوئی گیس پائپ، شہداء کی یادگاروں کی نئی جگہ منتقلی کی وجہ سے سڑک بروقت مکمل نہ ہو سکی۔
(د) اس سڑک کی تعمیر مالی سال 11-2010 میں ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے گی۔

ٹی چوک میاں چنوں سے بائی پاس تلمبہ روڈ کی مرمت و دیگر تفصیلات

*2880: رانا بابر حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی چوک میاں چنوں سے لے کر بائی پاس تک تلمبہ روڈ میاں چنوں کی خصوصی مرمت پر سال 08-2007 کے دوران -/3809923 روپے خرچ کئے گئے ہیں؟
(ب) یہ کام کس ٹھیکیدار نے کیا ہے ان کا نام اور پتا بتائیں؟
(ج) یہ کام کن کن افسران کی زیر نگرانی مکمل ہوا ہے؟
(د) اس سے کون کون سا خصوصی مرمت کا کام ہوا ہے؟
(ہ) اس کام کا موقعہ پر کتنی دفعہ کن کن افسران نے وزٹ کیا ہے اور اس کام کی completion کا سرٹیفکیٹ کس نے جاری کیا ہے؟
(و) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ موقعہ پر اس سڑک کی خصوصی مرمت کا کوئی کام نہیں ہوا ہے بلکہ پیچ ورک کا کام ہوا ہے؟
(ز) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس کام کی 90 فیصد رقم خُورد بُرد کر لی گئی ہے؟
(ح) کیا حکومت اس کام کی تحقیقات کروانے کے لئے اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دینے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) ٹی چوک میاں چنوں سے لے کر گورنمنٹ ڈگری کالج میاں چنوں تک دو رویہ سڑک پراونشل ہائے وے ڈویژن، ملتان (پراونشل ہائی وے سب ڈویژن خانیوال) کے چارج میں نہ ہے لہذا مذکورہ سڑک کے اس دو رویہ حصہ کی مرمت کے ضمن میں کوئی اخراجات نہ کئے گئے ہیں۔ تاہم گورنمنٹ ڈگری کالج میاں چنوں سے لے کر بائی پاس تک سڑک پراونشل ہائی وے ڈویژن ملتان (پراونشل ہائے وے سب ڈویژن خانیوال) کے چارج میں ہے اور مذکورہ

سڑک کے اس حصہ کی خصوصی مرمت کے ضمن میں سال 08۔2007 کے دوران 3810000/۔روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(ب) یہ کام ناصر شیخ گورنمنٹ کنٹریکٹر، مکان نمبر01، گلی نمبرB/3حسن آباد گیٹ نمبر01چوک کمہاراں والا، ملتان نے کیا ہے۔

(ج) یہ کام مندرجہ ذیل افسران کی زیر نگرانی مکمل ہوا ہے۔

1۔ خالد حسین ہمدانی، ایگزیکٹو انجینئر

2۔ حافظ عبدالرشید، ایگزیکٹو انجینئر

3۔ سید شفقت حسین بخاری، ایس ڈی او

4۔ سید تنویر حیدر شاہ، سب انجینئر

(د) اس سڑک کی کل لمبائی4130فٹ ہے جس میں سے 1480فٹ لمبائی میں سڑک کو اکھاڑنے کے بعد اونچا کر کے بنایا گیا ہے جبکہ باقی ماندہ2650فٹ لمبائی میں18فٹ چوڑی سڑک پرDSTیعنی دو کوٹ تارکول اور بجری کے ساتھ مرمت کی گئی ہے۔

(ہ) اس کام کا مندرجہ ذیل نگرانی افسران نے باقاعدگی سے معائنہ کیا ہے اور انہی افسران کی زیر نگرانی مکمل ہوا ہے۔

1۔ خالد حسین ہمدانی، ایگزیکٹو انجینئر

2۔ حافظ عبدالرشید، ایگزیکٹو انجینئر

3۔ سید شفقت حسین بخاری، ایس ڈی او

4۔ سید تنویر حیدر شاہ، سب انجینئر

(و) یہ درست نہ ہے۔کیونکہ خصوصی مرمت کے کام میں1480فٹ سڑک کو دو فٹ اونچا کیا گیا اور2650میں دو کوٹ تارکول و بجری ڈالی گئی ہے۔

(ز) یہ درست نہ ہے۔

(ح) چونکہ یہ کام کلی طور پر منظور شدہ تخمینہ لاگت و تصریحات کے مطابق کیا گیا ہے اس لئے کسی قسم کی تحقیقات کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ کی مشینری و دیگر تفصیلات

*3058:رانا آصف محمود:کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع سیالکوٹ کے پاس کون کون سی مشینری ہے؟

(ب) ان میں سے کون کون سی چالو حالت میں ہے اور کتنی خراب کس کس جگہ کھڑی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پراونشل ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ میں مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(1)	ٹرک	2عدد
(2)	موٹر گریڈر	1عدد
(3)	روڈرولر	13عدد

(ب) ٹرک اور موٹر گریڈر چالو حالت میں ہیں جبکہ 13 عدد روڈ رولر میں سے 10 خراب ہیں- تمام خراب مشینری متعلقہ سب ڈویژنل آفیسر پراونشل ہائی وے سب ڈویژن سیالکوٹ / پسرور اور نارووال کے سٹورز میں کھڑی ہیں جبکہ مشینری جو درست حالت میں ہے وہ زیر استعمال ہے اور خراب مشینری کی auction کا بندوبست کیا جا رہا ہے-

پل فورڈواہ بہاولنگر کو کشادہ کرنے کی تفصیلات

*3783: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پل فورڈ واہ بہاولنگر کو کشادہ نہ کیا گیا ہے جبکہ اس کے دونوں اطراف سڑکیں دورویہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے اس پل کی کشادگی کے لئے کوئی رقم مالی سال 10-2009 میں رکھی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس پل کی اہمیت اور عوام کی پریشانی کے باعث اس کو کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ امر درست نہ ہے، دورویہ پُل منظور شدہ ہے۔ پُل کی کشادگی کے لئے سکیم تخمینہ لاگت تین کروڑ مورخہ 12-02-2009 کو منظور ہو چکی ہے۔ دورویہ پُل کی کشادگی کی تعمیر کا کام جاری ہے جبکہ ایک حصہ ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ بقایا آدھا حصہ پر سلیب ڈالنے کا کام جاری ہے-

(ب) حکومت پنجاب نے مالی سال 11-2010 میں مبلغ 70لاکھ روپے کے فنڈز جاری کئے تھے جو کہ اس پُل کی کشادگی کے کام پر خرچ ہو چکے ہیں، البتہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ مزید فنڈز مہیا کرنے کے لئے 4.5 ملین روپے کی رقم re-appropriate کر رہا ہے تاکہ کام کو اس مالی سال میں مکمل کیا جاسکے۔

(ج) حکومت پنجاب نے اس پُل کی اہمیت اور اس علاقہ کی عوام کی پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے ہی اس پُل کی کشادگی کی منظوری دے دی ہے اور اس کی کشادگی کا کام تیزی سے موقع پر جاری ہے۔

پنڈی بھٹیاں روڈ اور چنیوٹ تا کمالپور روڈ کی تعمیر میں تاخیر کی وجوہات

*3821: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں روڈ اور چنیوٹ تا کمالپور روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ 2006 میں دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی تعمیر بروقت نہ ہوئی تو اس پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، اس کمیٹی کی کتنی میٹنگز ہوئیں، سڑک کی تعمیر میں تاخیر کی کیا وجوہات تھیں اور تاخیر کی ذمہ داری کس پر عائد کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سڑکوں کی تعمیر میں تاخیر کی وجوہات کے سلسلے میں جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس کے ممبران کی تعداد اور نام بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں روڈ اور چنیوٹ تا کمال پور روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ نومبر 2006 میں دیا گیا تھا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی تعمیر بروقت نہ ہو سکی۔ جس کی وجہ سے پراجیکٹ انجینئرنگ سیل نے سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کو کنٹریکٹ منسوخ کرنے کی سفارشات ارسال کیں تاہم کنٹریکٹر الخان کنسٹرکشن کمپنی نے عدالت سے رجوع کیا اور ساتھ ہی اس نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے اپیل کی کہ انکو کنٹریکٹ کی کلاز amicable settlement کے تحت سڑک مکمل کرنے کا موقع دیا جائے۔ اس ضمن میں رانا ثناء اللہ خان وزیر قانون پنجاب

کی سربراہی میں ایک ہائی لیول کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق کنٹریکٹر کو سڑک کی تعمیر مکمل کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔اس کمیٹی کی تین میٹنگز ہوئیں تاہم اب منصوبہ مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) جو کمیٹی اس سلسلہ میں تشکیل دی گئی اس کے ممبران کی تعداد سات تھی اور اس کے ممبران کے نام مندرجہ ذیل تھے۔

1۔ رانا ثناء اللہ خان، وزیر قانون پنجاب (چیئرمین)
2۔ ملک محمد وارث کلو، (ایم پی اے)
3۔ حاجی محمد یعقوب (ایم پی اے)
4۔ چیف سیکرٹری، پنجاب
5۔ چیئرمین، پی اینڈ ڈی بورڈ
6۔ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب
7۔ سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو

ضلع گجرات، 2006-07 کے دوران پیچ ورک کی گئی سڑکوں کی تفصیلات

*4006: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ضلع گجرات میں 2006-07 کے درمیان سڑکوں پر پیچ ورک کی مد میں کوئی خرچہ کیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کتنی رقم پیچ ورک کے سلسلہ میں خرچ کی گئی، جن سڑکوں پر پیچ ورک کیا گیا ان کے نام کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ 2006-07 کے دوران ضلع گجرات میں صوبائی سڑکوں پر پیچ ورک کی مد میں خرچہ کیا گیا۔

(ب) 2006-07 کے دوران پراونشل ڈویژن ہائی وے گجرات نے ضلع گجرات میں مبلغ 2.994 ملین روپے پیچ ورک کی مد میں مندرجہ ذیل سڑکوں پر خرچ کیے:-

1- گجرات بھمبر روڈ
2- گجرات جلال پور جٹاں روڈ
3- منڈی بہاؤالدین رسول کھاریاں جلال پور جٹاں ہیڈ مرالہ روڈ (ڈنگہ تا ہیڈ مرالہ)
4- گجرات سرگودھا روڈ

5- گجرات شادیوال روڈ

6- ہیڈ جگو سرائے عالمگیر روڈ

ضلع گوجرانوالہ، سڑکوں کی تکمیل کی تفصیلات

*4141: محترمہ طلعت یعقوب: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ ہائی وے نے ضلع گوجرانوالہ میں07-2006 کے دوران سڑکوں کے کوئی منصوبہ جات مکمل کئے، آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیاان منصوبہ جات کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی، اگر ہاں تو کتنی؟

(ج) مذکورہ سڑکوں کو مکمل کرنے والے ٹھیکیداروں کے نام مع منصوبہ اور کتنے منصوبہ جات پر ابھی کام جاری ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ ہائی وے نے ضلع گوجرانوالہ 07-2006 کے دوران سڑکوں کے کوئی منصوبہ جات مکمل نہیں کئے۔

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے 217.055 ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج) 07-2006 کے دوران شروع کئے گئے منصوبہ جات میں سے جواب تک مکمل کئے گئے ہیں (اور وہ منصوبہ جات جن پر کام جاری ہے) ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا، ٹی ایچ کیو ہسپتال کی تعمیر کی تفصیلات

*4194: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کا قیام عمل میں آیا، اس پر کتنی لاگت آئی اور اس منصوبہ کے پایۂ تکمیل کی مدت کیا تھی؟

(ب) کیا اس کی تکمیل میں مین بلڈنگ مع کوارٹر، انٹرنل اور ایکسٹرنل کام اور واٹر سپلائی کی تکمیل بھی شامل تھی، کیا یہ تمام کام اپنے مقررہ وقت پر مکمل کر لئے گئے ہیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔اس منصوبہ کی (admin approval) مورخہ 12-11-2004 کو 15.663 ملین روپے کی ہوئی۔اس کا estimate مورخہ 06-11-2004 کو 15.926 ملین روپے کا technical sanction ہوا جو بعد میں مورخہ 19-01-2010 کو technical sanction revised ہو کر 16.806 ملین روپے کا ہوا۔آج تک اس منصوبہ پر 16.393 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ منصوبہ کی لاگت تکمیل 17.564 ملین روپے ہے۔اس منصوبہ کی تکمیل مدت دو سال تھی۔

(ب) اس منصوبہ میں ہسپتال بلڈنگ کی اپ گریڈیشن، ایک عدد گریڈ (18-19) کی رہائش، دو عدد گریڈ (16-17) کی رہائشیں، چار عدد گریڈ (1-10) کے کوارٹر، چار دیواری، 5000 گیلن کی پانی کی ٹینکی، سیوریج اور واٹر سپلائی کا انٹرنل اور ایکسٹرنل کام شامل تھا۔ہسپتال کی مین بلڈنگ کی اپ گریڈیشن، چار عدد سٹاف کوارٹر، چار دیواری مکمل کر کے محکمہ صحت کو مورخہ 07-05-2009 کو حوالے کر دیئے گئے اور محکمہ صحت کے زیر استعمال ہیں۔گریڈ (18-19) اور گریڈ (16-17) کی رہائشوں کا کام بھی مکمل ہونے کے قریب ہے۔وقت پر کام مکمل نہ ہونے کی وجہ فنڈز کی عدم دستیابی ہے۔سالانہ فنڈز کی وصولی اور خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	فنڈز(Million)	خرچہ(Million)
2004-05	7.5	7.21
2005-06	7.435	7.425
2006-07	1.479	1.410
2007-08	0.500	0.348
ٹوٹل	16.914	16.393

مالی سال 2007-08 کے بعد کوئی فنڈز نہیں آئے۔مبلغ 1.171 ملین روپے فنڈز کی دستیابی کے لئے محکمہ صحت کو بمطابق چٹھی نمبر 21-B/UF/Health/2009-10/1322/BS مورخہ 23-12-2010 کو دوبارہ لکھا گیا جو تاحال وصول نہ ہوئے ہیں بقیہ کام فنڈز کی وصولی کے بعد دو ماہ میں مکمل کر دیا جائے گا۔

پی پی۔7 راولپنڈی، پل سروبہ کی تعمیر

*4204: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تعمیر پل سروبہ نزد گاؤں سروبہ پی پی۔7راولپنڈی کا منصوبہ کب منظور ہوا؟
(ب) آج تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، کتنا کام مکمل ہوا ہے؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس پل کی تعمیر کا کام روک دیا گیا ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟
(د) کیا حکومت اس پل کی تعمیر مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تعمیر پل سروبہ نزد سروبہ راولپنڈی کا منصوبہ مئی2005 کو منظور ہوا۔
(ب) سکیم کا تخمینہ لاگت 257.676 ملین روپے ہے، جس میں سے 87.387 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ پل کا substructure تقریباً مکمل ہو چکا ہے اس کے علاوہ پل کی 1.92 کلومیٹر لمبی اپروچز میں سے 1.22 کلومیٹر لمبائی میں sub base ڈال دیا گیا ہے۔ اس طرح منصوبے پر تقریباً 28 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔
(ج) اس وقت یہ معاملہ لاہور ہائیکورٹ راولپنڈی بینچ میں زیر غور ہے۔ عدالت کا فیصلہ آنے پر ان سوالات کا جواب دیا جائے گا۔
(د) ۔ایضاً۔

مجاہد پل موضع مجاہد یونین کونسل سہال راولپنڈی کی تعمیر کی تفصیلات

*4377: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مجاہد پل موضع مجاہد یونین کونسل سہال پی پی۔7 راولپنڈی کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہونی تھی؟
(ب) اس کا تخمینہ لاگت بتائیں نیز آج تک اس کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی کتنا کام موقع پر ہوا ہے؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس کی تعمیر کے لئے سال 10-2009 کے بجٹ میں رقم مختص ہے مگر اس کی تعمیر کا کام روک دیا گیا ہے؟
(د) اس کی تعمیر کا کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں نیز حکومت کب تک عوامی مفاد کے تحت اس کی تعمیر دوبارہ شروع کروانے اور جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تعمیر مجاہد پل کا کام، سکیم کشادگی و بہتری اور تعمیر سڑک از گلی جاگیر تحصیل فتح جنگ تا چکری انٹرچینج موٹروے لمبائی 23.56 کلومیٹر ضلع اٹک و راولپنڈی کا حصہ ہے۔

یہ سکیم 28۔ستمبر 2004 کو منظور ہوئی سکیم میں سے سڑک کی تعمیر و کشادگی کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے جبکہ تعمیر پل مجاہد کا کام مورخہ 12۔فروری 2008 کو شروع ہوا جس کی مدت تکمیل 18 ماہ تھی۔

(ب) سکیم کا کل تخمینہ لاگت 248.60 ملین روپے ہے جس میں سے تعمیر پل مجاہد کا تخمینہ لاگت 138.311 ملین روپے ہے۔ سکیم پر مالی سال 11-2010 تک 157.174 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جس میں سے 44.840 ملین روپے تعمیر پل کا خرچہ ہے۔22 کلومیٹر سڑک مکمل ہو چکی ہے جبکہ تعمیر پل میں سے تقریباً 33 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) جی ہاں! 10-2009 میں اس کے لئے رقم مختص تھی اور 11-2010 اس کے لئے رقم مختص کی گئی لیکن سیلاب سے پیدا شدہ (financial constraint) کی وجہ سے پل پر کام کی رفتار سست ہوئی۔

(د) سیلاب کی وجہ سے اخراجات کو (re-prioritize) کیا گیا جس کی وجہ سے سینکڑوں منصوبہ جات جن میں یہ منصوبہ بھی شامل ہے (Re-prioritize) کیا گیا ہے۔مالی پوزیشن بہتر ہونے پر اس منصوبے پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

لاہور فیصل آباد روڈ پر کٹس (Cuts) اور یو ٹرن کی تفصیلات

*4544: رانا تنویر احمد ناصر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور فیصل آباد روڈ جو کہ بی او ٹی پراجیکٹ ہے پر جو cuts اور U turn دیئے گئے ہیں وہ کس پالیسی کے تحت دیئے گئے ہیں؟

(ب) ان cuts اور U turn کی جگہ کے تعین کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا تھا اور کیا قواعد و ضوابط وضع کئے گئے تھے مزید کن لوگوں نے اس بابت فیصلہ جات میں حصہ لیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان Cuts اور U turn کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کو بے تحاشا تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(د) کیا حکومت عوام الناس کو درپیش ان تکالیف و مصائب کو دور کرنے اور عوام کو سہولیات فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور۔ شیخوپورہ فیصل آباد روڈ جو کہ بی او ٹی (BOT) پراجیکٹ کے تحت تعمیر کی گئی ہے۔ اس پر یوٹرن اور کٹس حکومت پنجاب کے مقرر کردہ تکنیکی مشاورتی گروپ یعنی Associated Consulting Centres اور Mott McDonald Pakistan کے فراہم کردہ ڈیزائن کے مطابق بنائے گئے ہیں۔

(ب) یوٹرن کی تعداد اور مقامات کا تعین حکومت پنجاب کے مقرر کردہ تکنیکی مشاورتی گروپ نے concession agreement کے مطابق کم و بیش ہر 5 کلومیٹر کے بعد کیا اور اس پر عملدرآمد حکومت پنجاب کی منظوری سے کیا گیا ہے اور مزید برآں یوٹرن کا تعین کرتے وقت سفر کرنے والوں کی حفاظت کو مدنظر رکھا گیا تھا۔

(ج) جی ہاں! یہ کسی حد تک درست ہے۔ دراصل سڑک کی تعمیر کے وقت یوٹرن مناسب مقامات پر تعمیر کئے گئے تھے۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ، آبادی اور سڑک کے ساتھ ساتھ تعمیرات میں اضافے کی وجہ سے عوام کو کچھ مقامات پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(د) کچھ معزز ارکان اسمبلی نے اس عوامی مسئلے کی نشاندہی کی جس کو حل کرنے کے لئے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات اور چیف انجینئر ہائی وے نے معزز ارکان اسمبلی کے ساتھ میٹنگز کیں اور محکمہ کی ایک کمیٹی نے معزز ارکان اسمبلی کے ہمراہ سڑک کا بھی تفصیلی دورہ کیا اور اپنی سفارشات مرتب کیں۔ ان سفارشات کی روشنی میں معزز ارکان اسمبلی کی مشاورت کے بعد کچھ فیصلوں پر عملدرآمد کے لئے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ باقی ماندہ فیصلے Privilege Committee کی میٹنگ میں، جو کہ مورخہ 31-01-2011 کو متوقع ہے، کر لئے جائیں گے تاکہ عوام کو درپیش مسائل کا ازالہ ہو سکے۔

محکمہ میں گریڈ 17 کے انجینئرز کی ترقیوں کی تفصیلات

*4611: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں گریڈ سترہ میں بھرتی ہونے والے گریجویٹ انجینئرز کو اگلے گریڈ میں ریگولر ترقی کے لئے اوسطاً کتنے سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے؟

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایسے گریجویٹ انجینئرز کی تعداد کتنی ہے جنہیں گریڈ سترہ میں کام کرتے ہوئے پندرہ سال یا اس سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اور ان کی گریڈ اٹھارہ میں ریگولر ترقی نہیں ہو سکی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب کے مروجہ قوانین کے مطابق گریڈ سترہ سے گریڈ اٹھارہ میں ترقی پانے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا پورا ہونا لازمی ہے۔

1) گریڈ اٹھارہ میں اسامیوں کی دستیابی
2) سالانہ کارکردگی کی رپورٹس
3) محکمانہ کارروائی اور اس کے نتیجے میں ملنے والی سزاؤں کی تفصیل
4) لازمی تربیت برائے ترقی اور محکمانہ امتحان

یہ سب تفصیلات اکٹھی کرنے کے بعد محکمانہ ترقی کی کمیٹی (DPC) افسران کی کارکردگی کا جائزہ لے کر ان کی سنیارٹی کے مطابق گریڈ اٹھارہ میں ترقی کی سفارش کرتی ہے۔ محکمہ تعمیرات و مواصلات میں بھی یہی طریق کار اختیار کیا جاتا ہے۔

اس طریق کار میں اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ گریڈ سترہ سے گریڈ اٹھارہ میں زیادہ سے زیادہ کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ حکومت پنجاب نے گریڈ سترہ سے گریڈ اٹھارہ میں ترقی پانے کے لئے کم از کم پانچ سال گریڈ سترہ میں سروس لازم قرار دی ہے۔ زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں اور یہی قوانین محکمہ ہذا میں بھی نافذ العمل ہیں۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایسے گریجویٹ انجینئرز جن کی گریڈ سترہ میں بھرتی ہوئی اور انہیں اسی گریڈ میں کام کرتے ہوئے پندرہ سال یا اس سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے ان کی تعداد پینتالیس ہے۔

پاکپتن، زیر تعمیر پولیس لائن و جیل کی تفصیلات

*4615: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاک پتن میں پولیس لائن اور جیل زیر تعمیر ہے یہ کب شروع ہوئیں اور کب مکمل ہوں گی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس لائن اور جیل کی تعمیر میں تاخیر سے ان کی لاگت بڑھ چکی ہے اگر لاگت بڑھی ہے تو کتنی اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صوبائی بلڈنگ کی طرف سے جیل اور پولیس لائن پاک پتن کی تعمیر میں شامل ٹھیکیداران کو کروڑوں روپے غیر قانونی ایڈوانس ادائیگی کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے ٹھیکیداران کام نہ کر رہے ہیں اس غیر قانونی ایڈوانس ادائیگی کے ذمہ داران کے خلاف کیا قانونی کارروائی ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ پاکپتن میں پولیس لائن اور جیل زیر تعمیر ہیں۔دونوں سکیموں کے شروع ہونے اور بمطابق ایگریمنٹ ہونے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! تعمیر میں تاخیر کی وجہ سے لاگت بشکل پرائس ویری ایشن بڑھی ہے۔اس وقت پولیس لائن میں پرائس ویری ایشن 4.031 ملین روپے ادا کی جا چکی ہے۔جیل میں نان ریزیڈینشل پورشن میں 4.023 ملین روپے پرائس ویری ایشن اور ریزیڈینشل پورشن میں 1.150 ملین روپے پرائس ویری ایشن ادا کی جا چکی ہے۔

مزید پرائس ویری ایشن فنڈز آنے پر بلوں کی ادائیگی کے ساتھ دی جائے گی۔چونکہ فنڈنگ ایگریمنٹ کی ٹائم لسٹ کے مطابق نہ ہوئی ہے۔لہذا محکمہ کا کوئی آفیسر ذمہ دار نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! جیل اور پولیس لائن پاکپتن کی تعمیر میں شامل ٹھیکیداران کو ایڈوانس ادائیگی کی گئی تھی۔غیر قانونی ایڈوانس ادائیگی کا تعین کر کے سپرنٹنڈنگ انجینئر پراونشل بلڈنگ سرکل فیصل آباد نے رپورٹ تیار کی۔اس رپورٹ کے بعد ٹھیکیداران نے کافی کام (جس کی ایڈوانس ادائیگی کی گئی تھی) کر دیا ہے۔مذکورہ بالا رپورٹ کے مطابق متعلقہ ٹھیکیداران / فرموں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:-

1- آئی اے زیڈ برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر
2- محمد مشتاق باجوہ گورنمنٹ کنٹریکٹر
3- ایم ایس غلام محمد اینڈ کو گورنمنٹ کنٹریکٹر
4- رانا خالد حسین گورنمنٹ کنٹریکٹر

-5 آئی اے برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر
-6 ایم ایس شاہ حسین گورنمنٹ کنٹریکٹر

رپورٹ ہذا کے مطابق متعلقہ افسران جنہوں نے ایڈوانس ادائیگی کی تھی ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

-1 محمد باقر (ایگزیکٹو انجینئر)
-2 رانا اقبال اشرف (ایس ڈی او)
-3 محمد سعید سیال (ایس ڈی او)
-4 محمد نوشیرواں (سب انجینئر)
-5 محمد طارق (سب انجینئر)

اس ضمن میں مندرجہ بالا افسران کے خلاف PEEDA ایکٹ 2006 کے تحت محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے بمطابق چٹھی نمبری SO.D.II(C&W)12-3/09 مورخہ 01-10-2010 انکوائری کا آرڈر کر دیا ہے جس کے مطابق شیخ محمد عزیز ڈائریکٹر ایڈمن ورکس دفتر چیف انجینئر بلڈنگز نارتھ زون بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ لاہور کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا ہے اور اس وقت انکوائری جاری ہے جو کہ اگلے ماہ تک مکمل ہو جائے گی۔

جی او آر۔I لاہور۔تین لاکھ سے زائد سپیشل ریپیئر سے متعلقہ تفصیل

*4749: چوہدری محمد اسد اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر۔I لاہور میں کچھ افسران کی رہائش گاہوں کی special repair سال 2005 تا 2007 کے دوران کی گئی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان رہائش گاہوں کے نمبر مع آفیسر کا نام جن پر تین لاکھ روپے سے زیادہ سالانہ خرچ آیا، کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ جی او آر۔I لاہور میں مالی سال 06۔2005 اور 07۔2006 کے دوران special repair کے کام کروائے گئے ہیں۔

(ب) مالی سال06۔2005 میں کسی بھی رہائش گاہ کا special repair کا تین لاکھ سے زیادہ کا کوئی کام نہیں ہوا جبکہ مالی سال07۔2006 میں جن رہائش گاہوں پر تین لاکھ سے زائد رقم خرچ ہوئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رہائش نمبر /رہائشی کا نام	خرچہ
1۔19 ایکمن روڈ جی او آر۔I مسٹر جسٹس شبیر رضا صاحب	8,61,190/۔
2۔B۔12 ایکمن روڈ جی او آر۔I ہوم سیکرٹری بریگیڈئر اعجاز علی شاہ	4,28,568/۔

ضلع فیصل آباد، بجٹ و دیگر تفصیلات

*4901: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو کتنی رقم سال08۔2007 اور09۔2008 کے دوران فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں، زیر تکمیل منصوبے کب تک مکمل ہوں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے سال08-2007 میں 348.487 ملین روپے اور09-2008 میں 316.782 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) سال08-2007 میں 335.541 ملین روپے اور سال09-2008 میں 259.324 ملین روپے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئے۔ منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ان میں سے 48 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ 29 منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ زیر تکمیل منصوبہ جات کی تفصیل مع تاریخ تکمیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد، ہائی وے کو فراہم کیا گیا بجٹ و دیگر تفصیلات

*4902: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد کو مالی سال08-2007 اور09-2008 کے دوران ہائی وے کو کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سڑکوں کی تعمیر ومرمت پر خرچ ہوئی ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی سڑکوں کی تعمیر ومرمت مکمل ہو چکی ہے، کتنی ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سڑکوں کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہائی وے کو دی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(i) دوران مالی سال 2007-08 ضلع فیصل آباد میں سڑکوں کی تعمیر کی مد میں800.465 ملین روپے فنڈز اور مرمت کی مد میں56.028 ملین روپے فنڈز موصول ہوئے۔

(ii) دوران مالی سال2008-09، ضلع فیصل آباد میں سڑکوں کی تعمیر کی مد میں 1420.583 ملین روپے فنڈز اور مرمت کی 111.171 ملین روپے فنڈز موصول ہوئے۔

(ب)

(i) مالی سال2007-08 کے دوران تعمیر پر732.779 ملین روپے خرچ کئے گئے اور مرمت پر55.981 ملین روپے خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) مالی سال2008-09 کے دوران سڑکوں کی تعمیر پر1247.572 ملین خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) مالی سال2009-10 کے دوران سڑکوں کی تعمیر پر1025.150 ملین خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iv) مالی سال2010-11 کے دوران سڑکوں کی تعمیر پر225.439 ملین خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

مالی سال2007-08 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	27
مالی سال2008-09 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	14
مالی سال2009-10 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	36
مالی سال2010-11 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	03

(د) مالی سال 11-2010 میں 1119.229 ملین فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ جن کے مطابق آٹھ سڑکیں اس سال مکمل ہو جائیں گی اگر حکومت نے 604.929 ملین بقایا فنڈز مالی سال 12-2011 میں مختص کر دیئے تو بقیہ سڑکیں بھی سال 12-2011 میں مکمل ہو جائیں گی۔

راولپنڈی، ایلیویٹیڈ ایکسپریس وے منصوبے کی تفصیلات

*4995: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی مری روڈ پر سیکرٹریٹ ٹو چاندنی چوک ایلیویٹیڈ ایکسپریس وے کے منصوبے کا تخمینہ لاگت کتنا ہے؟

(ب) اس منصوبے کی تکمیل کتنے عرصہ میں مکمل کی جائے گی، نیز اس روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا کمپنی کے مالک کا نام بتایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) راولپنڈی مری روڈ پر سیکرٹریٹ ٹو چاندنی چوک ایلیویٹیڈ ایکسپریس وے کے منصوبے کا ابتدائی تخمینہ لاگت تقریباً 18۔ارب روپے ہے۔

(ب) یہ منصوبہ بوجہ انتہائی زیادہ تخمینہ لاگت اور وسائل کی کمی کے باعث رواں مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ کیا گیا ہے۔

لاہور۔ٹھوکر نیاز بیگ سے چوبرجی تک ری ماڈلنگ کے منصوبے میں تاخیر و دیگر تفصیلات

*5233: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ملتان روڈ ٹھوکر نیاز بیگ سے چوبرجی تک ری ماڈلنگ کا منصوبہ کن وجوہات کی بناء پر تاخیر کا شکار ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد چوک پر اوور ہیڈ بنانے کی سکیم کو ختم کر کے انڈر پاس بنانے کا فیصلہ کیا گیا مگر بعد ازاں انڈر پاس کا ارادہ بھی ترک کر دیا گیا، اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شہروں میں پہلے سے تعمیر شدہ سڑک کی توسیع و بہتری کرنے سے پہلے بہت سے مراحل کی تکمیل درکار ہوتی ہے جن میں اضافی زمین کی خریداری، عمارتوں کو گرایا جانا، بجلی وٹیلی فون کے کھمبوں ولائنوں کی متبادل جگہوں پر منتقلی، پہلے سے موجود پانی، سیوراور گیس کی لائنوں اور تنصیبات کی حفاظت و منتقلی، یہ تمام اقدامات مرحلہ وار کئے جا سکتے ہیں اور ان سب کاموں کے بعد ہی سڑک کی تعمیر کا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔موجودہ مالی سال میں فنڈز کی کمیابی بھی کاموں کی رفتار میں رکاوٹ بنی۔تاہم موجودہ رفتار تسلی بخش ہےاور پہلے حصہ یعنی ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ میں تمام کام تیزی سے جاری ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ فنڈز کی کمی کی بناء پر پراجیکٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہےاور فی الوقت فیز۔1 "ٹھوکر تا سکیم موڑ" کا کام شروع کیا گیا ہے جبکہ موڑ سمن آباد پر انڈر پاس کی تجویز فیز۔IIکا حصہ ہے۔جونہی دوسرے فیز کے لئے فنڈز مہیا ہوں گے اس کی تعمیر کا کام بھی شروع کر دیا جائے گا۔

سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں میں زیادہ سے زیادہ وزن لادنے کی تفصیلات

*5265: میاں نصیر احمد: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی سڑکوں پر20/22ٹن سے زیادہ وزن والی گاڑیاں نہیں چل سکتیں یا سڑکوں کی capacity نہیں ہوتی اگر جواب اثبات میں ہے تو کیااس سلسلے میں کوئی قانون ہے تو اس کے متعلق ایوان کو آگاہ فرمایا جائے کہ زیادہ سے زیادہ کتنا وزن ایک گاڑی، ٹرالی، ٹرک یا کنٹینر پر لادا جا سکتا ہے؟

(ب) جن سڑکوں سے زیادہ وزن والی گاڑیاں گزرتی ہیں وہاں پر گڑھے پڑ جاتے ہیں، حکومت اپنی ان سڑکوں کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات اٹھاتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جزوی طور پر درست نہ ہے کیونکہ گاڑیوں کی وزن اٹھانے کی صلاحیت ان کی ایکسل کی تعداد کے مطابق مقرر کی گئی ہے نہ کہ مجموعی وزن کی بنیاد پر جس کا نوٹیفکیشن مورخہ 02۔09۔2000کو جاری کیا گیا(جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔ صلاحیت فی ایکسل

تقریباً8.40ٹن بنتی ہے کیونکہ سٹیرنگ کے ذریعے تقریباً30فیصد وزن سڑک پر منتقل ہوتا ہے اور پچھلے ایکسل سے بقیہ70فیصد وزن سڑک پر منتقل ہوتا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے اوپر بیان کئے گئے notification کے مطابق مطلوبہ وزن سے زیادہ وزن کی گاڑیوں پر سڑک پر چلنے کی پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ جس پر زیادہ وزن کے مطابق جرمانہ بھی وصول کیا جاتا ہے۔ محکمہ ٹریفک پولیس اس پر عملدرآمد کا ذمہ دار ہے۔ایکسل لوڈ کنٹرول پالیسی پر عملدرآمد صرف صوبہ پنجاب کی حد تک ممکن نہ ہے کیونکہ جب تک قومی سطح پر اس اہم ایشو کے لئے کوئی قانون سازی نہ کی جائے اور تمام صوبے اس پر عملدرآمد کو مکمل طور پر یقینی نہ بنائیں تو مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کئے جاسکتے۔

سڑکوں کو چوڑا کرنے کے لئے واپڈا، پی ٹی سی ایل کے کھمبوں کو ہٹانے پر ادائیگی کرنے کی تفصیلات

*5267: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب محکمہ مواصلات و تعمیرات اپنی سڑکوں کو چوڑا کرتا ہے تو واپڈا اور پی ٹی سی ایل کو کھمبوں کو ہٹانے اور نئی جگہ نصب کرنے کے لئے ادائیگی کرتا ہے اگر ہاں تو کن شرائط پر ادائیگی کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یوٹیلٹی بل وصول کرنے والے محکمے صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات کی سڑکوں کو توڑتے ہیں، استعمال کرتے ہیں یا اپنے کھمبے وغیرہ نصب کرتے ہیں تو محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کوئی ادائیگی کرتے ہیں اگر اس سوال کا جواب اثبات میں ہے تو کس شرح تناسب سے وصول کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات اپنی سڑکوں کی کشادگی کے وقت محکمہ واپڈا اور محکمہ P.T.C.L کو اپنے کھمبے ہٹانے اور نئی جگہ نصب کرنے کے لئے، ان محکمہ جات کے demand notice کے مطابق ادائیگی کرتا ہے۔ تاہم یہ محکمے کام کرنے کے بعد کئے گئے کام کا اصل حساب وکتاب محکمہ مواصلات و تعمیرات کو دینے کے پابند ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ یوٹیلٹی بل وصول کرنے والے محکمے، صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات کے لئے ادائیگی کرتے ہیں۔ مرمت کا تخمینہ ٹوٹنے والی سڑکوں کی specification اور رائج الوقت ریٹس کے مطابق لگایا جاتا ہے۔

لاہور تا جڑانوالہ روڈ و دیگر تفصیلات

*5269: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور تا جڑانوالہ روڈ جو جڑانوالہ تا موڑ کھنڈا دورویہ بن چکی ہے کی خستہ حالی سے عوام سخت پریشانی کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جڑانوالہ سے پھولنگر جاتے ہوئے موڑ کھنڈا بائی پاس انتہائی خستگی کا شکار ہو چکا ہے جس سے عوام سخت پریشانی میں مبتلا ہیں؟

(ج) کیا حکومت جلد از جلد مذکورہ سڑکوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جڑانوالہ تا موڑ کھنڈا روڈ کی کل لمبائی 33.56 کلو میٹر ہے۔اس کا حصہ از بچیکی تا لنڈیوالی زیر تکمیل ہے جس کو جون 2011 تک مکمل کر دیا جائے گا تاہم باقی سڑک کی دورویہ تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور تسلی بخش ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ موڑ کھنڈا بائی پاس مرمت طلب ہے مگر اس کی حالت اتنی خراب نہ ہے جو عوام کے لئے پریشانی کا باعث ہو، تاہم وقتاً فوقتاً پیچ ورک کا کام جاری رہتا ہے۔

(ج) جی ہاں! موڑ کھنڈا بائی پاس کی مرمت کے لئے فنڈز اس سال کے ریسر فیسنگ پروگرام میں شامل کیا ہوا ہے۔فنڈز کی دستیابی پر اس کی ریسر فیسنگ کر دی جائے گی۔

سیالکوٹ تا وزیر آباد سڑک کی تفصیلات

*5278: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ تا وزیر آباد سڑک جو ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کے درمیان گرین بیلٹ نہ ہونے کی وجہ سے ہر روز کوئی نہ کوئی حادثہ رونما ہوتا رہتا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کے درمیان گرین بیلٹ فوری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سیالکوٹ وزیر آباد روڈ جس کی تعمیر کا کام میسرز حسنین کو ٹیکس کو الاٹ ہوا تھا، کام کی تعمیر میں تاخیر پر کمپنی کو ڈیفالٹر قرار دے دیا گیا اور سڑک کا بقایا کام FWO کو الاٹ ہوا ہے۔ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔

(ب) سڑک کے درمیان گرین بیلٹ وزیر آباد تا سمبڑیال مکمل ہے تاہم سمبڑیال تا سیالکوٹ زیر تعمیر ہے۔ مگر اس پر موجود یوٹرنز کا غلط استعمال حادثات کا باعث ہے۔

(ج) مذکورہ بالا گرین بیلٹ کا بقایا کام فروری 2011 کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

وہاڑی، محکمہ ہائی وے کو فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*5295: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وہاڑی میں سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم سالانہ محکمہ ہائی وے کو فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم کس کس سڑک کی تعمیر پر خرچ ہوئی ان سڑکوں کے نام، تخمینہ لاگت اور لمبائی بتائیں؟

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر کس کس کمپنی / فرم سے کروائی گئی ان کے نام بتائیں؟

(د) ان سڑکوں کی تعمیر کے دوران کس کس سڑک میں ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایت وصول ہوئی، ان سڑکوں کے نام بتائیں؟

(ہ) اس ناقص مٹیریل کی تحقیقات کس کس لیبارٹری سے کروائی گئی اور اس کے ذمہ دار کون کون ٹھہرے اور ان کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ وہاڑی میں مالی سال2008-09 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 857.331 ملین روپے فراہم کئے گئے جن میں سے پچھلے سال / سالوں سے جاری شدہ پانچ سکیموں کی مد میں759.346 ملین روپے، ایک نئی سکیم کے50.000 ملین روپے اور ایم پی اے صاحبان کی تجویز کردہ Four Sector Programme کی سترہ سکیموں کے 47.985 ملین روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے جبکہ مالی سال2009-10 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت520.722 ملین روپے فراہم کئے گئے جن میں سے پچھلے سال / سالوں سے جاری شدہ 22 سکیموں کے لئے444.237 ملین روپے، سپلیمنٹری گرانٹ کے تحت سکیموں کے لئے 55.000 ملین روپے فنڈز فراہم کئے گئے اور ساؤتھرن پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت21.485 ملین روپے فنڈز مہیا کئے گئے۔

(ب) مالی سال2008-09 اور2009-10 وہاڑی میں محکمہ صوبائی شاہرات کے تحت تعمیر ہونے والی سڑکات کی تفصیلات اخراجات تخمینہ لاگت، لمبائی اور تعمیراتی فرموں کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) اس مد میں تحریر ہے کہ سڑکوں کی تعمیر جس کمپنی / فرم سے کروائی گئی ان کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(د) محکمہ ہذا کی جملہ سڑکات ہائی وے specification کے عین مطابق تعمیر کی گئی ہیں تاحال کسی بھی سڑک کے بارے میں کسی قسم کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) ناقص مٹیریل کے استعمال کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ محکمہ نے اپنے طور پر مندرجہ ذیل سڑکوں کو روڈ ریسرچ اور مٹیریل ٹیسٹنگ انسٹیٹیوٹ سے چیک کرایا اور اس رپورٹ میں جن نقائص کی نشاندہی کی گئی وہ ٹھیکیداروں سے ایگریمنٹ کے مطابق ٹھیک کروائے گئے۔ تاہم چونکہ نقائص معمولی نوعیت کے تھے جس سے سڑکات کی stability اور serviceability پر فرق نہیں آتا تھا اس لئے کسی بھی آفیسر / ملازم کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

I- کشادگی و بہتری وہاڑی حاصل پور روڈ (سیکشن وہاڑی تا ہیڈ اسلام ضلع وہاڑی)

II- کشادگی و بہتری وہاڑی ٹبہ سلطان پور روڈ ضلع وہاڑی

III- کشادگی و بہتری وہاڑی ٹبہ سلطان پور مخدوم رشید روڈ ضلع وہاڑی

IV- کشادگی و بہتری روڈ میلسی تا خیر پور ٹامے والی لمبائی 30.5km
لمبائی 12.84 km

V- ریماڈلنگ / ڈویلپمنٹ دورویہ سڑک اندریں شہری علاقہ بورے والا کلومیٹر
555.23 تا 557.25 لمبائی 4.02 کلومیٹر وہاڑی

وہاڑی، سڑکوں کی صورتحال کی تفصیلات

*5296: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وہاڑی میں محکمہ ہائی وے کی کون کون سی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(ب) ان سڑکوں کی سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران مرمت پر کتنی رقم سالانہ خرچ ہوئی، ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) جن سڑکوں کی حالت خراب ہے، ان کی مرمت یا از سر نو تعمیر کروانے میں کیا امر مانع ہے؟

(د) کیا حکومت ان سڑکوں کی جلد از جلد بحالی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ صوبائی شاہرات کے تحت جملہ سڑکات بہتر حالت میں ہیں۔ کوئی بھی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔

(ب) ان سڑکوں پر مالی سال 09-2008 میں سالانہ مرمت کی مد میں 12.394 ملین روپے سپیشل مرمت کی مد میں 1.538 ملین روپے اور ریسرفیسنگ کی مد میں 16.330 ملین روپے خرچ ہوئے۔

سالانہ مرمت، سپیشل مرمت، ریسرفیسنگ کی مد میں مالی سال 09-2008 خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام سڑک / لمبائی	سالانہ مرمت	سپیشل مرمت	ریسرفیسنگ
1	لاہور قصور کھڈیاں دیپالپور وہاڑی ملتان روڈ لمبائی 42.24 کلومیٹر ضلع وہاڑی	3.925	—	—
2	لڈن اسلام ہیڈورکس کلومیٹر نمبر 18.00 تا 35.45 ضلع وہاڑی	0.576	0.120	4.438
3	جھنگ ٹی ٹی سنگھ چیچہ وطنی بورے والا روڈ، کلومیٹر 84.52 تا 139.06 کلومیٹر ضلع وہاڑی	1.510	---	0.845

نمبر شمار	نام سڑک / لمبائی	سالانہ مرمت	سپیشل مرمت	ریسر فیسنگ
4	ٹبہ سلطان پور میلسی خیر پور ٹامیوالی کلومیٹر نمبر 0.00تا47.26 ضلع وہاڑی	2.903	0.548	2.188
5	بورے والاتا کمانڈ کلومیٹر نمبر0.00تا17.00 ضلع وہاڑی	1.129	---	---
6	وہاڑی میلسی کہروڑپکا لودھراں روڈ کلومیٹر نمبر 0.00تا54.58 ضلع وہاڑی	2.351	0.870	8.859

مالی سال2009-10 میں سالانہ مرمت کی مد میں2.929 ملین روپے سپیشل مرمت میں 0.500 ملین روپے اور ریسر فیسنگ کی مد میں کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔

سالانہ مرمت، سپیشل مرمت، ریسر فیسنگ کی مد میں مالی سال2009-10 خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام سڑک / لمبائی	سالانہ مرمت	سپیشل مرمت	ریسر فیسنگ
1	لاہور قصور کھڈیاں دیپالپور وہاڑی ملتان روڈ لمبائی52.54 کلومیٹر ضلع وہاڑی / پاکپتن	1.000	---	---
2	جھنگ ٹی ٹی سنگھ چیچہ وطنی بورے والا روڈ، کلومیٹر91.94تا139.06 کلومیٹر سیکشن ضلع وہاڑی	0.250	---	---
3	ٹبہ سلطان پور میلسی خیر پور ٹامیوالی کلومیٹر نمبر0.00تا34.42 ضلع وہاڑی	0.300	---	---
4	بورے والاتا کمانڈ کلومیٹر نمبر0.00تا17.00 ضلع وہاڑی	1.065	0.500	---
5	وہاڑی میلسی کہروڑپکا لودھراں روڈ کلومیٹر نمبر0.00تا54.58 ضلع وہاڑی	0.314	---	---

(ج) پراونشل ہائی وے ڈویژن ساہیوال کے زیر انتظام سڑکوں کی حالت بہتر رکھنے کے لئے اس کی مسلسل دیکھ بھال کی جاتی ہے اور دستیاب وسائل میں ان کو maintain کیا جاتا ہے۔

(د) اس وقت ضلع وہاڑی میں محکمہ پراونشل ہائی وے کی تمام شاہرات اچھی حالت میں ہیں ان کی مسلسل دیکھ بھال کی جارہی ہے۔

لاہور گوجرانوالہ روڈ اور سیالکوٹ ڈسکہ روڈ کی تعمیر اور دیگر تفصیلات

*5685: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور گوجرانوالہ روڈ عرصہ ڈیڑھ سال سے زیر تعمیر ہے اس کی منظوری کب ہوئی اور یہ کب تک مکمل ہو گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2008 میں لاہور روڈ گوجرانوالہ سے سیالکوٹ تک دو رویہ تعمیر کرنے کی منظوری دی تھی، یہ سڑک کن مراحل میں ہے، آگاہ کریں؟
(ج) گوجرانوالہ سے سیالکوٹ اور ڈسکہ سیالکوٹ سنگل روڈ کی تعمیر کب تک شروع کر دی جائے گی، آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور گوجرانوالہ روڈ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے زیر کنٹرول ہے اس لئے یہ سوال صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات کے متعلقہ نہ ہے۔
(ب) گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ بشمول شرقی بائی پاس گوجرانوالہ کی منظوری مالی سال 09-2008 (2009-05) میں ہوئی۔ یہ سڑک دو رویہ بنائی جارہی ہے یہ کام میسرز FWO کو جون 2009 میں الاٹ کر دیا گیا اور یہ سڑک تین حصوں میں بن رہی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ شرقی بائی پاس کی لمبائی 14.25Km ہے۔
2۔ گوجرانوالہ ڈسکہ کی لمبائی 21.87 کلومیٹر ہے۔
3۔ ڈسکہ تا سیالکوٹ کی لمبائی 27.50 کلومیٹر ہے۔

مندرجہ بالا تمام حصوں پر کام جاری ہے۔
(ج) گوجرانوالہ سیالکوٹ براستہ ڈسکہ دو رویہ سڑک کی تعمیر جون 2009 سے شروع ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5686: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات میں گریڈ 11 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی خالی اور کتنی پر ہیں؟
(ب) ان ملازمین پر سالانہ کتنی رقم تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں خرچ کی جارہی ہے؟
(ج) کن کن ملازمین کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟
(د) ان گاڑیوں کے نمبرز اور ماڈل بتائیں نیز ان گاڑیوں پر سالانہ کتنی رقم مرمت اور ڈیزل / پٹرول پر خرچ ہوتی ہے؟

(ہ) مالی سال08-2007 اور09-2008 کے دوران ضلع سیالکوٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کتنی رقم سالانہ کس کس مد میں فراہم کی گئی؟

(و) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن سڑکوں کی مرمت کے لئے فراہم کی گئی اور جن سڑکوں کی از سر نو تعمیر شروع ہوئی، ان کے نام، لمبائی اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پراونشل ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ کے تحت گریڈ11اور اس سے اوپر کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایگزیکٹو انجینئر گریڈ18	1=
سب ڈویژنل آفیسر گریڈ17	2=
ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر گریڈ17	1=
ہیڈ کلرک گریڈ14	1=
ہیڈ ڈرافٹسمین گریڈ13	1=
سٹینو گرافر گریڈ12	1=
سب انجینئر گریڈ11	6=
ڈرافٹسمین گریڈ11	2=
ٹوٹل	15=

ان پندرہ اسامیوں میں ڈرافٹسمین کی ایک پوسٹ خالی ہے۔

(ب) ان افراد کی سالانہ تنخواہوں کا خرچہ تقریباً18لاکھ روپے اور ٹی اے/ڈی اے کا خرچہ تقریباً ایک لاکھ روپے ہوتا ہے۔

(ج) جن ملازمین کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں ان کی تفصیل یوں ہے۔

نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت
سعید احمد	ایگزیکٹو انجینئر	18	بی ایس سی انجینئر
عطا محمد	ایس ڈی او	17	بی ایس سی انجینئر
سرمد اختر	ایس ڈی او	17	بی ایس سی انجینئر

(د) ان گاڑیوں کے نمبر، ماڈل اور سالانہ خرچہ کی تفصیل ذیل ہے۔

گاڑی نمبر	ماڈل	سالانہ خرچہ
STV941	سوزوکی2006	0.450ملین روپے

STS695	سوزوکی 2005	0.400 ملین روپے
LXH7422	سوزوکی 1998	0.400 ملین روپے

(ہ) بابت سال 08۔2007 میں ترقیاتی کاموں کے لئے ضلع سیالکوٹ کو 749.66 ملین روپے اور 09۔2008 میں 696.518 ملین روپے اور برائے مرمت سڑکات بالترتیب 12.76 ملین روپے اور 18.85 ملین روپے فنڈز جاری کئے گئے۔

(و) سڑکوں کی تعمیر پر برائے سال 08۔2007 میں 675.028 ملین روپے اور 09۔2008 میں 572.827 ملین روپے اور اسی طرح مرمت پر 12.76 ملین روپے اور 18.85 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولنگر، سڑک کی تعمیر کا مسئلہ

*5732: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، کمرشل کالج اور گورنمنٹ بوائز کالج بہاولنگر تک سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی چوڑائی محکمہ کے ریکارڈ کے مطابق کتنی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر کب تک مکمل کرے گی اور تاخیر کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، کمرشل کالج اور گورنمنٹ بوائز کالج بہاولنگر تک کی سڑک، منصوبہ توسیع مرمت سڑک بہاولنگر شہر تا چشتیاں کا حصہ ہے جو کہ اس وقت زیر تعمیر ہے۔ ٹھیکیدار کو 18 کلومیٹر لمبائی (گروپ۔IV) بشمول یہ حصہ الاٹ شدہ ہے۔ جس میں سے 16 کلومیٹر لمبائی میں کارپٹ کی پہلی تہہ بچھا دی گئی ہے۔ باقی دو کلومیٹر کا کچھ حصہ جو کہ ان کالجز کے سامنے ہے وہاں پر پتھر ڈالنے (base course) کا کام تیزی سے جاری ہے اور ایک ماہ کے عرصہ میں اس پر بھی کارپٹ کی تہہ بچھا دی جائے گی۔

(ب) مجوزہ سڑک کی پختہ چوڑائی 32 فٹ ہے، جس میں 24 فٹ کارپٹ روڈ ہوگی اور بقایا دونوں اطراف پر 4 فٹ چوڑے پختہ شورلڈرز ہوں گے۔

(ج) مالی سال10۔2009 میں اس منصوبہ کے لئے مبلغ151.369 ملین فنڈز مہیا کئے گئے تھے جو کہ مکمل طور پر خرچ ہو گئے تھے۔ فنڈز کی کمی کی وجہ سے سڑک کا کام مقررہ وقت میں مکمل نہ ہو سکا۔ اس مالی سال(11۔2010) میں اس سڑک کے لئے مبلغ281 ملین روپے مہیا کئے جا چکے ہیں۔ موقع پر تیزی کے ساتھ کام جاری ہے اور یہ گروپ 2011۔06۔30 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

لاہور شرقپور روڈ کی تعمیر کی تفصیلات

*5833: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شرقپور روڈ32 کلومیٹر دورویہ سڑک کا ٹھیکہ کب، کس کمپنی کو دیا گیا؟

(ب) اس سڑک کی تکمیل کے لئے کتنی مدت درکار تھی اور کتنی مرتبہ دورانیہ بڑھایا گیا؟

(ج) بروقت منصوبہ مکمل نہ ہونے پر مزید کتنے اخراجات بڑھے، اس کا کون ذمہ دار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شرقپور چوک میں ہائی وے کی سرکاری زمین پر قبضہ گروپ کے لوگوں نے ناجائز دکانیں تعمیر کر رکھی ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ شرقپور چوک کا توسیعی منصوبہ as per approvals متعلقہ افسران اور قبضہ گروپ کی ملی بھگت سے ملتوی کر دیا گیا؟

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت شرقپور چوک کی توسیع اور سڑک کی بروقت تکمیل نہ کرنے پر ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور۔ شرقپور روڈ32 کلومیٹر دورویہ سڑک کا کام تین گروپوں میں درج ذیل ٹھیکیداروں کو دیا گیا۔

گروپ1۔ کلومیٹر 14تا کلومیٹر 31(17 کلومیٹر) کا کام میسرز سرور اینڈ کمپنی کو مورخہ 08۔09۔22 کو دیا گیا ہے۔

گروپ2۔ کلومیٹر نمبر31 تا کلومیٹر نمبر46(15 کلومیٹر) کا کام میسرز خالد رؤف اینڈ کمپنی کو 08۔10۔14 کو دیا گیا ہے۔

گروپ3۔ڈیگ نالہ پر برج بنانے کا کام میسر زروف خالد اینڈ کمپنی کو مورخہ 10۔01۔25 کو دیا گیا ہے۔

(ب) اس سڑک کی مدت تکمیل ایک سال تھی جو مورخہ 2009۔10۔13 کو مکمل ہونا تھی لیکن فنڈز کی کم دستیابی کی وجہ سے ٹھیکیداروں کی مدت تکمیل ایک دفعہ بڑھائی گئی ہے اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے ٹھیکیداروں کی مدت تکمیل مزید بڑھانی پڑے گی۔

(ج) زیر تکمیل منصوبے پر ایگریمنٹ کی کلاز55 کے تحت اخراجات میں کمی یا بیشی کا صحیح تخمینہ منصوبہ کے مکمل ہونے کے بعد ہی لگایا جاسکے گا اور اس اضافہ کا کوئی اہلکار یا ٹھیکیدار ذمہ دار نہ ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ شرقپور چوک میں پنجاب ہائی وے کی سرکاری زمین پر کسی کا ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ شرقپور چوک کا توسیعی منصوبہ منظوری کے مطابق سرکاری زمین پر ہی تعمیر ہوگا۔

(و) سڑک کی بروقت تکمیل فنڈز کی کم دستیابی کی وجہ سے نہ ہوئی ہے جس کے لئے نہ ہی ٹھیکیدار اور نہ ہی کوئی اہلکار ذمہ دار ہے۔

ضلع رحیم یار خان، سڑکوں کی تعمیر کی تفصیلات

*5952: محترمہ زیب جعفر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال07-2006 سے اب تک ضلع رحیم یار خان میں کتنی اور کون کون سی روڈز تعمیر کی گئیں، ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی، سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان میں کتنی سڑکیں مکمل ہوئیں اور کتنی نامکمل چھوڑ دی گئیں، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 07۔2006 سے اب تک ضلع رحیم یار خان میں صوبائی محکمہ شاہرات پنجاب کے زیر نگرانی جو سڑکیں تعمیر کی گئیں اور ان پر جتنی رقم خرچ ہوئی کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل سڑکیں فنڈز کی مکمل دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکی ہیں جو کہ بالترتیب مالی سال 11-2010 اور 12-2011 میں فنڈز آنے پر مکمل ہو جائیں گی۔

I۔ کشادگی و اصلاح شاہی روڈ از جیٹھ بھٹہ تا چوک بہادر پور۔

II۔ کشادگی و اصلاح مین لنک روڈ اقبال آباد (موٹروے) KLP روڈ تا تھلی چوک۔

پی پی۔250، روجھان تا میراں پور روڈ کی مرمت و دیگر تفصیلات

*5956: سردار عاطف حسین مزاری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور، پی پی۔250 میں روجھان تا میراں پور روڈ اور بنگلا اچھا تا مزاری مائنز روڈ کب کتنی لاگت سے بنائی گئیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈز مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ج) مذکورہ روڈز کی آخری مرتبہ کب مرمت کرائی گئی اور اس پر کتنا خرچہ آیا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ روڈز کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ سڑکات بالترتیب 85-1984 اور 04-2003 میں تعمیر کی گئی تھیں اور ان کی لاگت مبلغ 60 لاکھ روپے اور 75 لاکھ روپے تھی۔

(ب) درست ہے۔ دونوں سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ج) سڑک از روجھان تا میراں لمبائی 5.2 کلومیٹر جب سے تعمیر ہوئی ہے اس کی مرمت نہ ہوئی ہے، نہ ہی مرمت کی مد میں کوئی خرچہ کیا گیا ہے۔ جبکہ سڑک بنگلہ اچھا تا مزاری مائنز، لمبائی 2.50 کلومیٹر ضلعی حکومت راجن پور کے زیر انتظام ہے اور اس کی مرمت و خرچہ کی بابت ضلعی حکومت راجن پور سے پوچھنا مناسب ہوگا۔

(د) سڑک از روجھان فلڈ بند تا میراں پور براستہ ڈیرہ دلدار سیلاب کی وجہ سے بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئی ہے۔ اس کی درستی / بحالی کے لئے ٹینڈرز ماہ فروری میں پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ نے منظور کر لیا تھا اور موقع پر مرمت کا کام جاری ہے جبکہ سڑک از بنگلہ اچھا تا مزاری مائنز کی مرمت کے بابت ضلعی حکومت راجن پور سے تفصیل لی جا سکتی ہے۔

پی پی-252 مظفر گڑھ، بائی پاسز کی تعداد و تفصیل

*6331: ملک بلال احمد کھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-252 مظفر گڑھ میں پراونشل ہائی وے نے ایک نیا بائی پاس فاطمہ شوگر ملز تا شیخ عمر تونسہ بائی پاس کوٹ ادو بنایا ہے اگر ہاں تو اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کیا یہ مکمل ہو گیا ہے؟

(ب) کیا سنانواں کوٹ ادو نیا بائی پاس مکمل ہو گیا ہے اور کیا یہ عوام کے استعمال کے لئے کھول دیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے اور کب تک اس کو مکمل کر کے عوام کے استعمال کے لئے کھول دیا جائے گا؟

(ج) کیا مذکورہ بائی پاس میں جن کاشتکاروں کی زمین آئی تھی اور اس کا معاوضہ حکومت نے رکھا تھا وہ لوگوں کو مل گیا ہے اگر مل گیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ بائی پاس ابھی تک مکمل نہیں ہوا اور رفاہ عامہ کے لئے نہیں کھولا جا سکا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ شاہرات پنجاب نے مذکورہ بائی پاس کی تعمیر کا کام شروع کیا تھا جو کہ 12 کلومیٹر لمبائی پر مشتمل تھا لیکن بوجہ رکاوٹ چند مقامی زمینداران منصوبہ مکمل نہ ہو سکا اور تقریباً 30.000 ملین روپے لاگت کا کام مکمل کیا جا سکا۔

(ب) مذکورہ بائی پاس کی تعمیر کے دوران چند مقامی زمینداروں نے رکاوٹ ڈالی اور زمین کا معاوضہ نہ ملنے تک کام کرنے سے روک دیا گیا محکمہ شاہرات پنجاب کی بھرپور کوشش کے باوجود ان زمینداروں نے بائی پاس کو مکمل نہ ہونے دیا جس کی بنا پر چیف انجینئر (ساؤتھ) نے ٹھیکیدار کی درخواست پر مورخہ 2008-01-09 کام کو فائنل کرنے کے احکامات جاری کر دیئے اور بائی پاس کی تقریباً 4.70 کلومیٹر لمبائی میں مختلف مقامات (reaches) پر کام نہ کیا جا سکا۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس بائی پاس میں کاشتکاروں کی زمین آئی تھی اور اس سلسلے میں شوگر سیس فنڈز میں سے پنجاب حکومت کو 10.000 ملین فنڈ میسر کئے گئے مگر متعلقہ شوگر ملز نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا کہ شوگر سیس کے فنڈز بغرض حصول اراضی خرچ نہیں کئے جا سکتے جس کو عدالت عالیہ نے منظور کرتے ہوئے شوگر ملز کے حق میں فیصلہ دیا اور فنڈز

بغرض حصول اراضی نہ ملنے کی وجہ سے منصوبہ مکمل نہ کیا جا سکا۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق FMR سڑکوں کے لئے زمین کی قیمت ادا نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر: اب Call Attention Notices کا وقت شروع ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومتی ممبران اور وزراء کا فرض ہے کہ House کی کارروائی کو احسن انداز سے چلانے کے لئے وہ اپنا کردار ادا کریں۔ معزز خواتین ممبران حزب اقتدار سے گزارش ہے کہ ہم سب عزت دار لوگ ہیں، کسی کے گھر تک جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کوئی کسی کی ذات پر حملہ کرے گا تو پھر اس کا جواب بھی اسی طریقے سے آئے گا۔ ہم سب یہاں پر عزت کے لئے آئے ہیں اور میری گزارش ہے کہ ہم سب کو ایک دوسرے کی عزت کا خیال رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آج سے چار دن پہلے میں نے یہاں House میں آکر کہا تھا کہ محترم میاں نواز شریف صاحب کی طبیعت خراب ہے اس لئے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کرائی جائے۔ آپ نے میری اس درخواست پر دعا نہیں کرائی لیکن اگلے دن (ن) لیگ کے کہنے پر آپ نے دعا کرا دی تھی۔

جناب سپیکر: نہیں، ہم سب نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔

قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کو ایوان میں تقریر کرنے کے حوالے سے وقت کا پابند کرنے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا تھا کہ مولوی صاحب کو بُلا کر میاں نواز شریف صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کرائی جائے۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف مسلم لیگ (ن) کا حق ہے کہ وہ میاں صاحب کے لئے دعا کرائیں؟ ہمارا بھی حق ہے کہ ہم ان کے لئے دعا کرائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اس دن میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔ میری درخواست پر آپ نے وہ act نہیں کیا جو کہ اگلے دن مسلم لیگ (ن) کی درخواست پر آپ نے کیا ہے۔ دوسرا مجھے آپ سے اس

حوالے سے ruling چاہئے کہ کیا قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کو آپ وقت کے لئے پابند کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، میں اس کے متعلق بعد میں ruling دوں گا۔ میں اس بارے میں ruling reserve رکھتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جی، بہتر ہے۔ جناب سپیکر! آج سے دو یا تین دن پہلے ایک ٹی وی چینل "کوہ نور" کے دفتر کو گرا دیا گیا ہے۔ اس چینل نے حکومت پنجاب کے خلاف خبر چلائی تھی جس کی پاداش میں اس کے دفتر کو کرین سے گرا دیا گیا ہے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! کچھ عرصہ پہلے حکومت پنجاب کی طرف سے جو پلازے گرائے گئے اس ٹی وی چینل نے وہ بھی دکھائے تھے جس کی سزا کے طور پر اس کے دفتر کو گرا دیا گیا ہے۔ یہاں پر جس طرح میری آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی اسی طرح اب مسلم لیگ (ن) کے قائدین میڈیا کی آواز کو بھی دبانا چاہتے ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس میں کسی بھی صورت کامیاب نہیں ہوں گے۔ آپ اس طرح سے میڈیا کی آواز دبانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ آپ نے پانچ سال جمہوریت کی مضبوطی کے لئے، جمہوریت کی کامیابی کے لئے کوشش کی ہے۔ آپ لوٹا کریسی کے خلاف اور میڈیا کی آزادی کے لئے پانچ سال تک جدوجہد کرتے رہے ہیں لیکن آج آپ نے لوٹا کریسی شروع کر دی ہے اور میڈیا پر بھی حملے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! کل تک آپ کو یہ سب چیزیں بہت بُری لگتی تھیں اور کل تک آپ ان چیزوں کے خلاف تھے۔ کل تک آپ کہتے تھے کہ ہم جمہوریت کے لئے لڑیں گے، جمہوریت کے لئے مریں گے اور جمہوریت کے لئے جو بھی قربانی دینا پڑی وہ دیں گے لیکن آج افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ جمہوریت کے بالکل خلاف لوٹوں کو گلے میں ڈال کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! اس صوبے میں good governance کا نعرہ لگایا گیا لیکن سارے کام اس کے برعکس ہو رہے ہیں۔ میں سارے House کی توجہ چاہوں گا کہ یکم دسمبر 2010 کو ایک Police Promotion Board بنایا گیا جس میں چار پولیس کے senior officers اور دو چیف سیکرٹری صاحب کے نمائندے شامل تھے۔ اس بورڈ نے DSPs کی promotion کے case کا بغور جائزہ لیا اور اپنی میٹنگ میں انہوں نے 36 لوگوں کو promotion دینے کے لئے recommend کیا۔ اس بورڈ

وزیر اعلیٰ صاحب کو منظوری کے promotion cases کے ساتھ یہ recommendations کی لئے بھجوایا گیا۔اس Promotion Board نے رانا مقبول کے بھائی اور سابق چیف سیکرٹری کے سالے کو promotion نہ دینے کی سفارش کی تھی یعنی ان دونوں کے promotion cases کو reject کیا تھا۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان دونوں کی وجہ سے وزیر اعلیٰ نے بورڈ کی طرف سے سفارش کردہ چھتیس DSPs کے promotion cases کو reject کر دیا۔ پاکستان کی تاریخ میں آج تک ایسا نہیں ہوا کہ Promotion Board کے سفارش کردہ نام reject کر دیئے جائیں۔ موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب نے صرف ان دو لوگوں کو نوازنے کے لئےاس بورڈ کی ساری سفارشات کو reject کر دیا۔ کیا یہ good governance ہے؟ ہمیں روزانہ لیکچر دیا جاتا ہے۔ جب مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے اور وزراء جاتے ہیں تو ان کو merit کی بات سنائی جاتی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ merit اب کہاں ہے؟ آج سے تین چار مہینے پہلے لاء منسٹر صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب کے سیکرٹری کا نام بھی اخباروں میں آتا رہا ہے کہ اُس وقت کے چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ خواجہ محمد شریف پر فلاں فلاں وفاقی وزراء قاتلانہ حملہ کرانا چاہتے ہیں۔ اُس کے بعد وفاقی حکومت نے اُس خبر پر ایک کمیشن قائم کیا جس کے سربراہ بلوچستان ہائیکورٹ کے چیف جسٹس تھے اور لاہور ہائیکورٹ کے دو معزز جج صاحبان اُس کمیشن کے ممبر تھے۔ اُس کمیشن نے اپنی رپورٹ فائنل کی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"وہ رپورٹ ہمارے پاس بھی ہے" کی آوازیں)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر قائد حزب اختلاف کو بولنے نہیں دیا جائے گا تو پھر ہم قائد حزب اقتدار کو بھی نہیں بولنے دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ملک صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف اور آپ کی اجازت سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ راجہ صاحب نے ایک بات کا آغاز کیا اور بڑے خوبصورت انداز میں بات کی جس کو سب لوگوں نے بڑے آرام سے سُنا۔ یقین کریں کہ یہاں سے بھی ضرور آواز آتی ہے لیکن زیادہ آواز اُس طرف سے آتی ہے۔ (قطع کلامیاں)

ذرا میری بات سُن لیں۔ ابھی راجہ صاحب آپ سے کہہ رہے تھے کہ آپ ان کو سمجھائیں لیکن اگر یہ خود اس پر پہلے عمل کر کے دکھائیں تو یہ ان کے لئے ہی اچھا ہو گا۔ ہم جیسے ان کی بات سُن رہے ہیں اِسی طرح

یہ ہماری بات سُننے کا بھی حوصلہ رکھیں اور ہمیں decorum of the House کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ یہ بات دونوں طرف والے معزز ممبران کو سمجھنی چاہئے۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا یہ اُس کمیشن کی رپورٹ ہے۔اس رپورٹ کے آخر میں وہ کہتا ہے کہ:

> When Secretary has gone to discuss the highly sensitive matter regarding releasing of a media report which even at that time was doubted by all concerned. Secretary is acts in haste displayed immaturity and appears to have been politicking the competent authority may therefore not to post him on a sensitive post and may also consider to initiate disciplinary action against him.

جب یہ رپورٹ آ گئی کہ ڈاکٹر توقیر کو کسی sensitive post پر نہیں لگانا چاہئے، یہ immature ہے، یہ responsible نہیں۔اس کے بعد کیا لاء منسٹر صاحب اس ایوان کو ensure کرائیں گے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے سیکرٹری ڈاکٹر توقیر کو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا؟ اس پر لاء منسٹر صاحب حکومت کے مؤقف کے بارے میں بتادیں اس کے بعد میں پھر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: Call Attention Notices کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ جی، چودھری صاحب!

ایف آئی اے کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری کی تحریری اطلاع بروقت جناب سپیکر کو ارسال نہ کرنا

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔اس سے نہ صرف ہمارا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اس

معزز ایوان کا اجلاس جو مورخہ 11-مارچ سے شروع ہے اس دوران ایک انتہائی واقعہ رونما ہوا۔ مورخہ 17-03-2011 کو ممبر پنجاب اسمبلی جناب مونس الٰہی کو ایف آئی اے نے گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے محرکات اور مقدمہ کے میرٹ پر بحث میں جائے بغیر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایف آئی اے کا یہ اقدام بدنیتی پر مبنی ہے۔ مونس الٰہی صاحب کو ایک جھوٹے اور بے بنیاد مقدمے میں ملوث کیا گیا۔ ایف آئی اے کی بدنیتی اور غیر قانونی کارروائی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے سپیکر پنجاب اسمبلی کو بھی گرفتاری کی اطلاع نہ دی۔ دوران اجلاس سپیکر اسمبلی کو بتائے بغیر کسی بھی ممبر اسمبلی کی اس طرح سے گرفتاری اسمبلی کی توہین ہے اس سے نہ صرف ہمارا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ استدعا ہے کہ ہماری اس تحریک کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد فرمایا جائے اور تین دن کے اندر رپورٹ طلب کی جائے۔

مزید برآں ان تمام افراد کے خلاف کارروائی کی جائے جنہوں نے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ اس ضمن میں ایف آئی اے کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ظفر قریشی کا مرکزی کردار ہے۔ اس افسر کو طلب کیا جائے تاکہ آئندہ کسی افسر کو اس ایوان کا استحقاق مجروح کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اس تحریک استحقاق پر میری پارٹی کے سب لوگوں کے دستخط ہیں۔ آپ نے اسی طرح کی ایک اور تحریک استحقاق پہلے بھی کمیٹی کے سپرد کی ہوئی ہے میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو بھی اُس تحریک استحقاق کے ساتھ منسلک کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو Privilege question already Committee کو move ہو چکا ہے اُس پر جب Privilege Committee غور کرے گی تو اگر چودھری صاحب اُس دوران اس تحریک کو پیش کرنا چاہیں پھر تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر انہوں نے اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنا ہے تو پھر اس کی کاپی مجھے دے دیں، میں اس کا جواب آنے کے بعد کچھ عرض کر سکوں گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں نے آپ کی اجازت سے اس تحریک استحقاق کی کاپی لاء منسٹر صاحب کو بھیج دی ہے۔ آپ نے اس معاملے پر suo motu action لے کر روایت کے طور پر ایک نہایت ہی اچھا اور اعلیٰ قدم رقم کیا ہے۔ ہماری طرف سے یہ آپ کی مہربانی کی ایک باقاعدہ recognition بھی ہے اور گورنمنٹ سے میری یہ استدعا ہے کہ اس کو oppose نہ کیا جائے۔ میں

نے اس تحریک استحقاق کی کاپی لاء منسٹر صاحب کو بھجوا دی ہے، یہ جب چاہیں اس کا جواب دے سکتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایوان میں a question of privilege اُٹھایا گیا، آپ نے اُس question کو already Privileges Committee کے سپرد کر دیا ہے۔ اب آپ اس کو re-refer نہیں کر سکتے، میری سمجھ یہی ہے باقی اس پر آپ جو مناسب سمجھیں، ruling فرما دیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! جمعرات تک اس تحریک استحقاق کا جواب منگوا لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس تحریک استحقاق کو جمعرات تک pending فرما لیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مجھے پتا تھا کہ سابقہ چیف جسٹس خواجہ محمد شریف صاحب پر قاتلانہ حملے کے حوالے سے وفاقی حکومت کی طرف سے بنائے گئے کمیشن کی رپورٹ کا لاء منسٹر صاحب نے جواب نہیں دینا اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ ہائیکورٹ کے ججوں نے اس پر انکوائری کر کے جو رپورٹ دی ہے یہ اس پر عمل نہیں کریں گے کیونکہ یہ ہمیں تو کہتے ہیں کہ آپ عدلیہ کے فیصلوں پر عمل نہیں کرتے لیکن یہ اللہ کا فضل ہے کہ انہیں اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے سپریم کورٹ پر حملہ بھی کیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

اب اُس کمیشن کی رپورٹ کے آنے کے بعد کوئی اخلاقی جواز نہیں رہ جاتا کہ ڈاکٹر توقیر کو وزیر اعلیٰ صاحب کے سیکرٹری جیسی sensitive post پر لگائے رکھا جائے اور اُس کمیشن کے سربراہ چیف جسٹس بلوچستان ہائیکورٹ ہیں اور لاہور ہائیکورٹ کے دو معزز جج صاحبان اُس کمیشن کے ممبر ہیں اور اب یہ اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ دوسری طرف آج کے اخبار میں آیا ہے کہ بچوں کو جو کتابیں امتحان کے بعد دینی ہیں اس دفعہ وہ چھپ ہی نہیں رہیں جو اس مہینے میں مکمل ہو چکی ہوتی تھیں لیکن حکومت نے ابھی تک اس پر کام ہی شروع نہیں کیا۔ اخبار نے دعوے سے لکھا ہے کہ بچوں کو جو مفت کتابیں ملتی تھیں وہ اس سال نہیں ملیں گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی سرائیکی صوبے کو اپنے منشور میں شامل کرنے جا رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج کل قبضہ مافیا بہت سرگرم ہے ان میں مختلف محکموں کے ملازمین اور کچھ مسلم لیگ کے قائدین شامل ہیں جو لاکھوں ایکڑ اراضی پر قابض ہیں جسے کوئی واگزار نہیں کرا رہا اور کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی۔ آج بدقسمتی سے جس کی اپنی دکان کے سامنے ایک یا دو فٹ سیڑھیاں ہیں ان کو گرانے کا مشن بڑی تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ یہ مجھے بتائیں کہ لاکھوں ایکڑ اراضی جو قبضہ گروپ کے پاس ہے کیا انہوں نے وہ اراضی واگزار کرا لی ہے اور کیا قبضہ مافیا کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟ یہ صرف سیڑھیاں گرانے کا مشن لے کر چلے ہیں؟ ان کو سمجھ نہیں آ رہی اور ان کی good governance بُری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ آپ کسی ایک محکمے کو دیکھ لیں اس کی کارکردگی صفر (0) ہو چکی ہے۔ میں مسلم لیگ (ن) کے معزز ممبران سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے اضلاع کے ہسپتالوں میں مفت ادویات ملتی ہیں؟ ہمارے اضلاع میں بے شمار سکول ایسے ہیں جن کی چھتیں نہیں ہیں اور بچے درختوں کے نیچے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے اب ایک نیا ڈرامہ شروع کیا ہے جو میری سمجھ سے ہی باہر ہے کہ سکول بند کرنے شروع کر دیئے ہیں جہاں عمارتیں موجود ہیں ہر سہولت موجود ہے لیکن ای ڈی او کو وہ سکول پسند نہیں اور اس حلقہ کے ایم پی اے سے مشورہ کئے بغیر سکول بند کرا دیا جاتا ہے۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں پہلے قائد حزب اختلاف اپنی بات مکمل کر لیں۔ رانا صاحب! آپ بعد میں جواب دیجئے گا۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! رانا صاحب میرے قابل احترام بھائی ہیں اللہ کرے یہ وزیر بن جائیں مجھے خوشی ہو گی۔ یہ ابھی تو عزت کی زندگی گزار رہے ہیں، وزیر بن گئے تو ان کی اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جو بے عزتی ہونی ہے اس سے ان کو سبق حاصل ہو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری سرگودھا میں ایک کالج میں تقسیم انعامات کے سلسلے میں ڈیوٹی لگی اس وقت مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے ڈھلوں صاحب میرے ساتھ تھے۔ وہ کالج ان کے حلقے میں تھا جب میں وہاں گیا تو انہوں نے مجھے سٹیج پر کہا کہ آپ اس کالج کے لئے ایک کروڑ روپے کی گرانٹ کا اعلان کریں۔ میں نے کہا کہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ آپ مجھ سے اعلان نہ کرائیں کیونکہ میں پیسے دے سکتا ہوں اور نہ یہ grant اس کالج کو ملے گی۔ میں نے کئی بار ڈھلوں صاحب سے request کی کہ مجھ سے یہ اعلان نہ کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ اعلان کریں، آپ مجھے لکھ کر دے دیجئے گا میں وزیر اعلیٰ سے یہ approve کرا لوں گا۔ میں نے اعلان کیا اور اس کے بعد میں نے ایک letter وزیر اعلیٰ صاحب

کو لکھا کہ آپ نے مجھے بھیجا تھا اور میں نے وہاں مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے کی request پر اس کالج کے لئے ایک کروڑ روپے کی grant کا اعلان کیا ہے۔ آپ مہربانی کریں اور یہ grant اس کالج کو دے دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! لمبی کہانیوں میں نہ جائیں۔ آپ to the point بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ ruling دے دیں۔ کیا آپ قائد حزب اختلاف کو پابند کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ بار بار ایک بات نہ کریں۔ آپ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ آپ قائد حزب اختلاف بھی ہیں۔ اب آپ اپنی بات کو مکمل کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے جب وہ letter لکھا تو اس کے بعد مجھے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کی طرف سے یہ کہا گیا کہ یہ آپ کا استحقاق نہیں ہے اور آپ ایک کروڑ روپیہ نہیں دے سکتے تھے۔ میں نے مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے کے کہنے پر اعلان کیا تو اس پر مجھے منع کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ آپ کا استحقاق نہیں ہے، آپ نے یہ کیوں کیا ہے؟ یہ سینئر منسٹر کی respect تھی۔ اب آپ کی منسٹر بننے کی خواہش ہے جب آپ منسٹر بن گئے تو پھر اس دن کو پچھتائیں گے کہ جس دن آپ نے حلف اٹھایا ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی راجہ ریاض صاحب۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا، لوٹا" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ Order please. Order in the House اب تحریک استحقاق نمبر 11/2011 جناب اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا لہٰذا اس کو آپ بدھ تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق بدھ تک کے لئےpending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک استحقاق نمبر12چودھری محمد طارق گجر صاحب کی طرف سے ہے۔رانا صاحب!کیااس کا جواب بھی نہیں آیا؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان): ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق بھی بدھ تک کے لئےpendingکی جاتی ہے۔

معزز ممبران: بدھ کو23-مارچ کی چھٹی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں،بدھ کو چھٹی ہے تو پھر یہ دونوں تحریکیں جمعرات تک کے لئےpendingکی جاتی ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ)محمد شبیر اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ)محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر!آج اس معزز ایوان میں ایک خاتون ممبر نے دوسرے کے والد کے اوپر کیچڑ اچھالا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب!میں نے وہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ)محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: آدھے گھنٹے کے لئے وقفہ برائے نماز مغرب کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7بج کر10منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔جناب سپیکر!میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔چند دن پہلے ایک آرڈیننس کے تحت پاکستان میں نئےtaxesلگائے گئے۔انtaxesکو لگاتے

وقت کچھ taxes عجلت میں ایسی چیزوں پر لگا دیئے گئے ہیں جو ملک کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن جائیں گے۔ پاکستان میں جو نئی انڈسٹری لگنی ہے یا جو لوگ انڈسٹری لگانا چاہتے ہیں اس کی مشینری کی درآمد پر آج تک ٹیکس نہیں تھا اور پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ اس مشینری کے اوپر پندرہ سے بیس فیصد تک taxes لگا دیئے گئے ہیں۔ اب نئی انڈسٹری لگانی بیس سے پچیس فیصد مہنگی ہو گئی ہے۔ اسی طرح انڈسٹری کے لئے جو raw material import ہو رہا ہے، جس raw material کو import کر کے اس کے اندر value addition کی جاتی ہے اور value addition کر کے یہاں لوگوں کو نوکریاں اور روزگار ملتا ہے اور وہ مال درآمد کیا جاتا ہے اب اس raw material کے اوپر بھی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ ہماری انڈسٹری اور بالخصوص پنجاب کی انڈسٹری بجلی کے بحران کا شکار ہے۔

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! میں اسے wind up کرتا ہوں۔

کورم کی نشاندہی

جناب وسیم افضل گوندل: جناب والا! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم point out ہوا ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ اب اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(کورم کی نشاندہی پر 15 منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 35 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ اب اجلاس کل مورخہ 22-مارچ بروز منگل بوقت 10-00 بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

466

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،22۔مارچ2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسولِ مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبکاری ومحصولات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

1. سردار خالد سلیم بھٹی: ملک بھر میں ہونے والی مہنگائی کے تناظر میں وفاقی حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں یکم جولائی 2009 اور یکم جولائی 2010 سے ایڈہاک الاؤنس کی صورت میں اضافہ کیا۔ وفاقی حکومت کی پیروی میں تمام صوبائی حکومتوں نے بھی یہ اضافہ اپنے ملازمین کو دیا۔ ہر سال یکم دسمبر کو سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ہونے والی سالانہ انکریمنٹ کے نتیجے میں سرکاری ملازمین کی basic pay تبدیل ہو جاتی ہے اور اسی تناسب سے ایڈہاک الاؤنس میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ تاہم اس سلسلے میں صوبہ پنجاب کے سرکاری ملازمین سے امتیازی سلوک برتا جارہا ہے۔ وہ اس طرح کہ basic pay میں یکم دسمبر 2010 کی انکریمنٹ کے بعد وفاقی حکومت اور دیگر تین صوبائی حکومتوں کے ملازمین کے مذکورہ ایڈہاک الاؤنس بابت سال 2009 اور سال 2010 دونوں میں خود بخود اضافہ ہوگیا، تاہم صوبہ پنجاب کے سرکاری ملازمین کے صرف 2009 والے ایڈہاک الاؤنس میں اضافہ کیا گیا اور محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب کے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر FD.PC.2.2./2010 مورخہ 11۔نومبر 2010 کے ذریعے 2010 کے ایڈہاک الاؤنس کو 30۔جون 2010 کی سطح پر منجمد کر کے وفاقی اور دیگر تین صوبوں کے ملازمین کے برعکس صوبہ پنجاب کے سرکاری ملازمین کو اس اضافے سے محروم کر دیا گیا ہے۔ یہ امر نہ صرف غیر منصفانہ اور امتیازی ہے بلکہ پاکستان کے

آئین اور بنیادی حقوق
کی صریح خلاف ورزی بھی ہے لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس منتخب ایوان کی رائے
ہے کہ اس نوٹیفکیشن کو فوری طور پر واپس لے کر صوبہ پنجاب کے سرکاری
ملازمین کے ساتھ ہونے والے امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ان
میں پائے جانے والے احساس محرومی کو دور کیا جائے۔

467

2. محترمہ سیمل کامران: یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سول سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام کے وقت جو سرکاری ملازمین ممبر شپ حاصل نہ کر سکے انہیں ممبر شپ حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

3. صاحبزادی نرگس ظفر: اس ایوان کی رائے ہے کہ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر راولپنڈی میں قائم جرنلسٹ ہاؤسنگ سوسائٹی اور لاہور میں قائم جرنلسٹ ہاؤسنگ سوسائٹی میں توسیعی منصوبہ بنایا جائے تاکہ نئے صحافیوں کو بلاتفریق پلاٹ مل سکیں۔اس حوالے سے فوری اقدامات کئے جائیں۔

4. جناب اعجاز احمد خان: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآن پاک باترجمہ کی تعلیم کو بطور مضمون سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں میں جماعت اول سے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے۔

5. شیخ علاؤالدین: اس ایوان کی رائے ہے کہ حقائق کے مدنظر لاہور ہائی کورٹ کا نام پنجاب ہائی کورٹ کر دیا جائے۔

468

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

منگل،22-مارچ2011

(یوم الثلاثہ،16-ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 13 منٹ پر زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝١ وَلَآ أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝٢
أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝٣ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن
نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝٤ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝٥ يَسْـَٔلُ
أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝٦ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝٧ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝٩ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠ كَلَّا
لَا وَزَرَ ۝١١ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝١٢ يُنَبَّؤُا الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍۭ
بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۝١٣ بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ بَصِيرَةٌ ۝١٤ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُۥ ۝١٥

سُوۡرَۃُ القِیَامَۃ آیات1 تا15

ہم کو روز قیامت کی قسم(1)اور نفس لوامہ کی(کہ سب لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے)(2)کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی(بکھری ہوئی)ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے؟(3)ضرور کریں گے(اور)ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں(4)مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خود سری کرتا جائے(5)پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟(6)جب آنکھیں چندھیا جائیں(7)اور چاند گہنا جائے (8)اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں(9)اس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ جاؤں؟

(10) بیشک کہیں پناہ نہیں (11) اس روز پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے (12)اس دن انسان کو جو (عمل)اس نے آگے بھیجے اور پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتادیئے جائیں گے (13) بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہے(14)اگرچہ عذرومعذرت کرتا ہے(15)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

صلی اللہ علیک یارسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ
میرے آقا میرے لجپال مدینے والے
میرے حالات بدل ڈال مدینے والے
اپنے دکھ درد سناؤں میں کسے تیرے سوا
بن تیرے کون سنے حال مدینے والے
اپنی آنکھوں سے لگاؤں میں سنہری جالی
مجھ کو بلوائیے ہر سال مدینے والے
صدقہ حسنین کا بھر دیجئے دامن خالی
مجھ کو کر دیجئے خوشحال مدینے والے
عیب محشر میں کبھی کھلنے نہ پائیں میرے
رکھنا دامن میں بہرحال مدینے والے

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبکاری و محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ جب بھی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہوا تو اس میں ہمیشہ یہ فیصلہ ہوا کہ وقفہ سوالات کے اندر کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا جائے گا لیکن پچھلے چند دنوں سے وقفہ سوالات کی violation ہو رہی ہے۔ لہذا تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وقفہ سوالات ہو جائے تو اس کے بعد میں سب کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ نے Visitors Gallery Lock کر دی ہے پہلے ہی اس House میں بہت کم capacity ہے اوپر صحافی صاحبان اور ممبران کے بیٹھنے کی جگہ ہے تو میں نے یہ پوچھنا تھا کہ کیا اس کی کوئی repair ہو رہی ہے یا کیا وجہ ہے کہ یہ بند کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! کیا Visitors Gallery بند کی گئی ہے؟ Visitors Gallery بالکل بند نہیں وہاں بیٹھنے کی اجازت ہے۔

جناب سعید اکبر خان: کچھ مہمان آئے تھے تو میں نے ان کے کارڈ بنوانے کے لئے ابھی آپ کے آفس سے رابطہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، میں ابھی کہہ دیتا ہوں۔ سیکرٹری صاحب دیکھ لیجئے گا۔

جناب سعید اکبر خان: انہوں نے مجھے یہ کہا کہ Visitors' Gallery تو 11 تاریخ سے lock ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہاں روزانہ دوست بیٹھتے رہے ہیں۔ میں ابھی دیکھ لیتا ہوں۔ سیکرٹری صاحب! اسے دیکھیں اور فوری کروائیں۔ جی، پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 167 ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شراب فروخت کرنے کے لئے جاری کئے گئے 2005 سے
آج تک لائسنسوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*167: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سال 2005 سے آج تک شراب فروخت کرنے کے کتنے لائسنس جاری کئے گئے جن کو شراب فروخت کرنے کے لائسنس جاری کئے گئے ان کے نام و پتاجات اور ان کی کل تعداد کیا ہے نیز ہر سال ان میں کتنا اضافہ ہوا اور لائسنس جاری کرنے کا میرٹ بیان فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

سال 2005 سے اب تک کسی ادارے کو شراب فروخت کرنے کا کوئی لائسنس جاری نہیں کیا گیا اس لئے سابقا شراب فروخت کرنے والے لائسنسوں جو گیارہ ہیں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

جہاں تک میرٹ کا سوال ہے حدود آرڈیننس 1979 سیکشن 25 کے تحت محکمہ شراب فروخت کرنے کا لائسنس تمام اصول و ضوابط پورے کرنے کے بعد حکومت کی موجودہ پالیسی کے تحت صرف چار پانچ سٹار ہوٹلوں کو دیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ صرف four and five star hotels کو لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ وزیر موصوف ان four and five star hotels کے نام بتادیں جنہیں یہ لائسنس دیا ہوا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! کل گیارہ ہوٹلوں کو یہ لائسنس دیئے ہوئے ہیں لیکن ان میں سے نو ہوٹل ہیں جہاں ہماری wine shops ہیں جہاں پر شراب فروخت ہوتی ہے لیکن دو ہوٹل ایسے ہیں جن کے پاس لائسنس تو ہیں لیکن وہاں شراب فروخت نہیں ہو رہی ان میں فلیٹیز ہوٹل لاہور اور دوسرا اسپیسل ہوٹل مری ہے۔ اس کے علاوہ جن ہوٹلوں میں شراب فروخت ہو رہی ہے ان میں آواری ہوٹل لاہور، پرل کانٹی نینٹل ہوٹل لاہور، ہالیڈے ان ہوٹل لاہور، ایمبیسیڈر ہوٹل لاہور، پرل کانٹی نینٹل ہوٹل بھوربن، پرل کانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی، فلیش مین ہوٹل راولپنڈی، سرینا ہوٹل فیصل آباد اور رمادہ ہوٹل ملتان ہیں۔ یہ نو ہوٹل ہیں جہاں wine shops ہیں اور وہاں شراب فروخت کی جاتی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! مجھے اس بات پر حیرانگی ہے کہ جتنے ہوٹلوں کے پاس شراب کے لائسنس ہیں ان تمام کے نام منسٹر صاحب کو زبانی یاد ہیں۔ میں انہیں شاباش دیتا ہوں کہ کسی اور بات کو یاد کریں یا نہ کریں لیکن جن کو لائسنس دیئے ہوئے ہیں انہیں یاد کیا ہوا ہے اور انہوں نے بغیر وقفہ کئے اور بغیر کوئی کاغذ دیکھے ان سب کے نام پڑھ دیئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوانی صاحب! آپ ان ناموں میں کوئی اضافہ کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں ان کی efforts اور یاد داشت کو appreciate کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جی، حسن مرتضٰی صاحب!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! محترم وزیر [**********] ایکسائز سے گزارش ہے کہ انہوں نے جو ہوٹلوں کے نام پڑھے ہیں۔

معزز ممبران: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ذرا serious ہو کر بات کیجئے گا۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں نے معذرت کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ اب آپ اگلی بات کریں۔ Please no cross talk.

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ four and five stars ہوٹل ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان میں سے ایمبیسیڈر ہوٹل، فلیٹیز ہوٹل اور رمادہ ہوٹل four or five star نہیں ہیں۔ اس طرح ان کے بتائے ہوئے criteria کی violation ہو رہی ہے۔ دوسرا جتنی شراب بنتی ہے ہمارے ہاں اتنی minorities نہیں ہیں تو پھر میں عرض کروں گا کہ پیتے نہیں، بنتی ہے تو پھر جاتی کہاں ہے؟ ہر دفعہ ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ اس کام کو ہمارے مذہب میں حرام قرار دیا گیا ہے اور اس حرام کام کی کمائی ہمارے بجٹ میں شامل ہوتی ہے۔ اس حرام کام کے funds میں سے یہاں کے تمام شرفاء تنخواہ لیتے ہیں۔ اگر یہ حرام ہے تو کیا پھر ہم سب حرام کھا رہے ہیں؟

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ تین ہوٹل جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کیا یہ four or five star ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا یہ تین ہوٹل four or five stars کے زمرے میں آتے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جن ہوٹلوں کا معزز ممبر نے نام لیا ہے یہ four star کے زمرے میں آتے ہیں۔ Criteria کے مطابق four star ہوٹل میں بھی wine shop ہوتی ہے اور وہاں پر شراب فروخت کی جاتی ہے۔ حدود آرڈیننس 1979 کے سیکشن 25 کے تحت شراب فروخت کرنے کا لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ تمام اصول و ضوابط کو پورا کرنے کے بعد حکومت کی موجودہ پالیسی کے تحت شراب فروخت کرنے کا لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب نے بڑا واضح جواب دے دیا ہے۔ آپ نے پوچھا تھا کہ کیا یہ تین ہوٹل four or five star کے زمرے میں آتے ہیں تو اس کے جواب میں انہوں نے بتا دیا ہے کہ یہ ہوٹل four star کے زمرے میں آتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ ہوٹل four or five star کے زمرے میں نہیں آتے۔ منسٹر صاحب نے غلط جواب دیا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! وزارت سیاحت، حکومت پاکستان ہوٹلوں کی grading کرتی ہے۔ ہوٹلوں کی grading پنجاب حکومت نہیں کرتی بلکہ مرکزی حکومت ہوٹلوں کی star rating کرتی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جیسا کہ معزز ممبر رانا افضل صاحب نے بات کی ہے میں بھی یہی بتانا چاہوں گا کہ ہوٹلوں کی grading محکمہ ایکسائز نے نہیں کرنی ہوتی، یہ وفاقی حکومت سے related ادارہ ہے جو کہ ہوٹلوں کی grading کرتا ہے اس حوالے سے ہمارے ریکارڈ میں یہ تینوں ہوٹل four star declared ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کیا شراب فروخت کرنے کے لائسنس بھی وفاقی حکومت دیتی ہے یا صوبائی حکومت دیتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہوٹلوں کی grading وفاقی حکومت کرتی ہے اور لائسنس صوبائی حکومت نے دینا ہوتا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہوں گا کہ اس کا جواب بھی بڑی وضاحت سے دیا جائے۔ ہمارے مذہب میں شراب حرام ہے تو کیا شراب سے حاصل ہونے والی رقم حلال ہے یا حرام؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نوانی صاحب! یہ بالکل fresh question بنتا ہے، یہ اس سوال سے related نہیں ہے۔ آپ کا valid point ہے، بعد میں وزیر صاحب اس بارے میں آپ کو respond کر دیں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ نے جس خوبصورت انداز سے میرے ضمنی سوال کے جواب کو مؤخر کیا ہے اس پر میں آپ کو appreciate کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

چودھری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر! وزیر موصوف وضاحت فرما دیں کہ "Star" کا کیا مطلب ہے؟ ?What does mean by four star

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے اور محکمہ ایکسائز سے متعلقہ بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی میں معزز ممبر کو بتا دیتا ہوں کہ ہوٹلوں کی facilities کے حوالے سے Stars میں ان کی grading ہوتی ہے اور یہ وفاقی حکومت کرتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نوانی صاحب کے سوال کا جواب بھی دینا چاہوں گا۔ پہلے بھی نوانی صاحب نے بڑے طنزیہ انداز میں بات کی ہے۔ اگر یہاں ایوان میں صحیح جواب دیئے جائیں تو پھر طنز کیا جاتا ہے اور اگر جواب صحیح نہ دیئے جائیں تو پھر بھی اعتراض کیا جاتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے نوانی صاحب کو بتانا چاہوں گا کہ اگلے سوال کے جواب میں ان نو ہوٹلوں کے نام لکھے ہوئے ہیں اور میں نے وہیں سے پڑھ کر ان کو بتائے ہیں۔ دوسرا انہوں نے شراب کی فروخت کے حوالے سے پوچھا ہے تو میں عرض کروں گا کہ ہمارے مذہب میں شراب حرام ہے مگر جس قانون کے تحت شراب یہاں پر فروخت ہوتی ہے اس کا حوالہ میں پہلے دے چکا ہوں۔ دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ حدود آرڈیننس 1979 کے سیکشن 25 کے تحت شراب کے لائسنس جاری کئے جاتے ہیں اور یہ شراب غیر مسلم افراد استعمال کرتے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں challenge کرتا ہوں کہ کسی بھی انداز سے ہمارے ملک میں شراب بیچنا حرام ہے۔ میں اس پر بحث نہیں کرنا چاہتا۔ میں آپ کے حکم پر بیٹھ گیا تھا لیکن اگر منسٹر صاحب چاہتے ہیں تو میں اس پر بحث کرنے کے لئے بھی تیار ہوں۔ میں نے طنزیہ بات نہیں کی بلکہ آپ نے خوبصورت انداز میں میرے سوال کو نمٹا دیا اور میں خاموش ہو گیا۔ اگر میری بات پر کسی کو کوئی اعتراض ہے تو اس House میں اس پر debate کرالیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے حق میں ایک آدمی بھی بات نہیں کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوانی صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ میں مسلمان ہوں۔ جب اس سوال کی detail میرے سامنے آئی تو اسی وقت میرا دماغ گھوما کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اس صوبہ میں جہاں پر دین کے احکامات کو بلند ترین کر کے بیان کیا جاتا ہے، شراب کی فروخت کا کاروبار جاری ہے۔ یورپی ممالک مذہب کے نام پر ہمارے ساتھ کیا کچھ نہیں کرتے، ہمارے ساتھ دہشت گردی ہو رہی ہے۔ میں نوانی صاحب کی بات سے بالکل اتفاق کرتی ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ بتا دینا چاہتی ہوں کہ میں صرف دنیاوی علم نہیں رکھتی بلکہ میں مذہبی علم کے ماہر ترین خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ میں مذہبی تعلیم حاصل کر چکی ہوں۔ مسلمان کے لئے کسی صورت بھی شراب فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ شراب کی خرید و فروخت سے پنجاب حکومت جو پیسے حاصل کرتی ہے وہ حرام ہیں۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ حرام کس زمرے میں آتا ہے، کیا سپیکر صاحب یا وزیر اعلیٰ کے زمرے میں آتا ہے؟ میں اس سے اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھتی ہوں۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ شراب کی خرید و فروخت سے حاصل ہونے والی کمائی وزیر اعلیٰ کے زمرے میں آئے گی یا پھر وزیر ایکسائز کے زمرے میں آئے گی؟ مجھے یہ بتا دیا جائے تاکہ میں آج دو نفل پڑھوں اور کہوں کہ یا اللہ یہ حرام رقم فلاں آدمی کے زمرے میں لکھ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! میں آپ کو ایک بات بتاؤں کہ اس کو جذباتی issue نہ بنائیں۔ پالیسیاں وفاقی سطح پر بنتی ہیں اور صوبوں میں ان پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ ہم کسی کی طرف finger point out نہ کریں۔ منسٹر صاحب اس حوالے سے دینی اور شرعی پہلوؤں کو دیکھ کر House کو apprise کریں گے۔ میں اس پر بحث کی اجازت بالکل نہیں دوں گا۔ جب تک آپ کے پاس پورے کوائف نہ ہوں

اُس وقت تک اس issue پر بحث نہ کی جائے۔ اب ہم اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال بھی سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے جلد ہی تحریک التوائے کار یا قرارداد جمع کراؤں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل کرائیں اور اس پر ہم باقاعدہ بحث کا وقت مختص کریں گے۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوال نمبر 168 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جنوری 2005 سے آج تک ایکسائز انسپکٹروں کی ترقی و دیگر تفصیلات

*168: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوری 2005 سے آج تک محکمہ ایکسائز میں کتنے ملازمین کو بطور انسپکٹر ترقی دی گئی؟

(ب) کیا ان کے لئے ڈی پی سی کی میٹنگ ہوئی تھی تو میٹنگ کس تاریخ کو ہوئی تھی اور اس کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان میں سے کتنے ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن ترقی دی گئی ہے، ان کے نام، عہدہ و گریڈ کیا ہیں اور ان کو آؤٹ آف ٹرن ترقی دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جنوری 2005 سے آج تک محکمہ ایکسائز نے 69 ملازمین کو بطور انسپکٹر ترقی دی۔

(ب) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کسی بھی ملازم کو ڈی پی سی نے آؤٹ آف ٹرن ترقی نہ دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 3981 خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔ جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3981 ہے۔

صوبہ میں شراب فروخت کرنے والے ہوٹلوں کی تفصیلات

*3981: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے کن کن ہوٹلوں کو حکومت کی طرف سے شراب فروخت کرنے کی اجازت ہے ان کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) یہ ہوٹل کن کن افراد، فرموں اور اداروں کو شراب فروخت کر سکتے ہیں؟

(ج) یکم جنوری 2009 سے آج تک ان ہوٹلوں کو حکومت کی طرف سے کتنی شراب سپلائی کی گئی؟

(د) ان ہوٹلوں سے 09-2008 میں سالانہ کتنا ٹیکس حکومت کو وصول ہوا، تفصیل ہوٹل وار بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ان ہوٹلوں کو شراب کی سپلائی بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! معزز وزیر صاحب میرے سوال کا جواب پڑھ کر سنادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صاحب! معزز ممبر کے سوال کا جواب پڑھ کر سنادیا جائے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے شراب کے حوالے سے ایک بات کی تھی میں پہلے اُس پر ایک بات کرنا چاہوں گا۔ میں پھر یہ کہتا ہوں کہ میں بھی ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں اور مسلمان ہوں۔ میں on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ ہمارے مذہب میں شراب حرام ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کے آرڈیننس کے تحت شراب فروخت کی جاتی ہے۔ میں کوئی مفتی یا عالم نہیں ہوں کہ میں یہاں پر کھڑا ہو کر کوئی فیصلہ دے سکوں۔ جب سے پاکستان بنا ہے اس مد میں ایک ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے، اس پر ضرور بحث ہونی چاہئے اور اس میں amendment ہونی چاہئے کیونکہ غیر مسلموں کو شراب فروخت کرنے کے permits دیئے جاتے ہیں تو میں یہاں پر یہی کہوں گا کہ ہمیں اس پر کسی مفتی سے فتویٰ لینا چاہئے۔ شراب پر ٹیکس کی آمدن اگر حرام ہے تو پھر ہمیں اس میں کوئی amendment کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے معزز ممبر خواجہ محمد اسلام کے سوال کا جواب پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

(الف) صوبہ پنجاب میں درج ذیل ہوٹلوں میں شراب فروخت کرنے کی اجازت ہے:۔

1۔ آواری ہوٹل لاہور
2۔ پرل کانٹی نینٹل، لاہور
3۔ ہالی ڈے اِن، لاہور
4۔ ایمبیسیڈر ہوٹل، لاہور
5۔ پرل کانٹی نینٹل ہوٹل بھوربن، مری
6۔ پرل کانٹی نینٹل ہوٹل، راولپنڈی
7۔ فلیشمین ہوٹل، راولپنڈی
8۔ سرینا ہوٹل، فیصل آباد
9۔ رمادہ ہوٹل، ملتان

(ب) یہ ہوٹلز ملکی و غیر ملکی غیر مسلم افراد جن کے پاس محکمہ کی طرف سے جاری شدہ پرمٹ ہو، کو شراب فروخت کر سکتے ہیں۔

(ج) یکم جنوری 2009 سے 31۔ جولائی 2009 تک ان ہوٹلوں کو درج ذیل شراب حکومت کی طرف سے سپلائی کی گئی ہے۔

282,596 Gallons (Pakistan Made Foreign Liquor)
1,467,875 Liters (BEER)

جناب سپیکر! میں یہاں پر اس چیز کو clarify کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر اس جواب میں غلط لکھا گیا ہے کہ "ان ہوٹلوں کو درج ذیل شراب حکومت کی طرف سے سپلائی کی گئی ہے۔" حکومت شراب سپلائی نہیں کرتی، ہم صرف لائسنس دیتے ہیں۔ پنجاب میں ایک ہی کمپنی Murree Brewery ہے جو ان ہوٹلوں کو شراب سپلائی کرتی ہے۔ میں جواب میں اس تھوڑی سی غلطی کو تسلیم کرتا ہوں اور اس کو صحیح کرتا ہوں۔ اب میں اس سوال کے جواب کا بقیہ حصہ پڑھ دیتا ہوں۔

(د) ان ہوٹلوں سے 09-2008 میں وصول شدہ ٹیکس درج ذیل ہے:۔

1-	آواری ہوٹل لاہور	42,966,212/- روپے
2-	پرل کانٹی نینٹل لاہور	98,993,533/- روپے
3-	ہالی ڈے ان لاہور	150,471,698/- روپے
4-	ایمبیسیڈر ہوٹل لاہور	199,313,979/- روپے
5-	پرل کانٹی نینٹل ہوٹل بھوربن مری	6,499,520/- روپے

-6	پرل کانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی	73,583,505/- روپے	
-7	فلیشمین ہوٹل راولپنڈی	55,655,850/- روپے	
-8	سرینا ہوٹل فیصل آباد	49,432,961/- روپے	
-9	رمادہ ہوٹل ملتان	43,802,832/- روپے	

(ہ) یہ لائسنس حدود آرڈیننس 1979 کے تحت جاری کئے گئے ہیں جو کہ صرف غیر مسلم ملکی و غیر ملکی افراد کے لئے شراب کی فروخت واستعمال کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ آئینی طور پر غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کامران مائیکل صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں یہاں پر تھوڑی سی clarification چاہتا ہوں اور اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز ممبران نے جس طرح سے یہاں پر بات کی کہ اسلام میں شراب حرام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام الہامی کتابوں میں شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ جس طرح سے اسلام میں شراب حرام ہے اسی طرح مسیحیت میں بھی شراب حرام ہے۔ میں بڑے وثوق کے ساتھ برملا یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس چیز کی تصدیق کر دی جائے۔ یہاں پر بار بار یہ سوال آتا ہے اور اس کے جواب میں بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ شراب کے پرمٹ غیر مسلموں کو دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے دوسرے ایسے بھائی جن کے مذاہب میں شراب پینے کی اجازت ہے اور جس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قانون بنایا گیا تھا لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایک جگہ پر شراب کو حرام قرار دے اور کہے کہ شراب حرام ہے اس لئے اس کو استعمال نہیں کرنا اور دوسری الہامی کتاب جس کا نام انجیل مقدس ہے اُس میں شراب پینے کی اجازت ہو، میں سمجھتا ہوں کہ خدا تو یکساں خدا ہے، وہ کل آج بلکہ ابد تک یکساں ہے اور اُس کے قول وفعل میں کوئی تضاد نہیں ہو سکتا لہذا تمام تر الہامی کتابیں اس بات کی یقین دہانی کراتی ہیں کہ تمام الہامی کتابوں کے مذاہب میں شراب حرام ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انجینئر شہزاد الٰہی صاحب!

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی کامران مائیکل نے کہا کہ یہ سوال بارہا دہرایا جا چکا ہے۔ میں دو تین اجلاسوں میں باقاعدہ بائبل مقدس ساتھ لے کر آیا اور اُس سے باقاعدہ حوالہ جات دیئے

جس میں لکھا ہوا ہے کہ "نشہ باز خدا کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا۔" ہمارے مذہب میں تو نشہ آور اشیاء اس قدر ممنوع ہیں کہ نشہ کرنے والا بندہ جنت میں نہیں جا سکتا، خدا کی بادشاہی میں نہیں جا سکتا۔ آپ شراب پینے کے حوالے سے ہندوؤں کی تو بات کر سکتے ہیں لیکن میرے تمام ساتھی اس چیز کو بار بار condemn کر چکے ہیں کہ مسیحیت میں شراب بالکل حرام ہے۔ باقاعدہ ہمارے بشپ اور پاسٹر صاحبان جلسے جلوس اور ریلیاں نکال چکے ہیں کہ شراب کو بند کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ جو بات کرنا چاہتے ہیں اب مجھے اُس کی سمجھ آ گئی ہے۔ اگر آپ اس question کو پڑھیں اور اُس کا جواب پڑھیں تو اس میں یہ نہیں کہا ہوا کہ مسیحیوں کے لئے شراب کی اجازت ہے۔ اس جواب میں ملکی و غیر ملکی غیر مسلم کے الفاظ ہیں، اب غیر مسلم کے اندر سکھ، ہندو اور پارسی بھی آتے ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ ان غیر مسلموں کے مذاہب میں کیا ہے لیکن آپ اس کو اُس sense میں نہ لے کر جائیں۔ (قطع کلامیاں)

منسٹر صاحب! آپ اور لاء منسٹر صاحب مسیحی مذہب کے دوستوں کو بٹھا کر ان سے بات کریں اور اِن کا یہ valid point ہے کہ جب مسیحیت میں شراب پر پابندی ہے تو پھر مسیحیوں کو شراب کے permits نہیں دینے چاہیئں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ Federal Government سے متعلق issue ہے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ حدود آرڈیننس 1979 کے تحت ہے۔ اگر اس میں ترمیم کرنی ہے تو وزیر قانون، میں اور ہمارے مسیحی بھائی بیٹھ جائیں تو ہم بڑی خوش دلی سے یہ کرنے کے لئے تیار ہیں مگر ہمیں یہ معاملہ Federal Government کو ہی بھیجنا پڑے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سہوترا صاحب!

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں محکمہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ ہوٹل ملکی اور غیر ملکی، غیر مسلم افراد جن کے پاس محکمہ کی طرف سے جاری شدہ permit ہو وہ شراب فروخت کر سکتے ہیں تو میں آج آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے کہوں گا کہ پولیس کو بھی اس بات کا پابند کریں کہ اگر قانونی طور پر گورنمنٹ انھیں شراب فروخت کرنے کی اجازت دیتی ہے تو انھیں گرفتار نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہاں منسٹر صاحب نے تین دفعہ یہ بات کی ہے کہ شراب کا معاملہ Federal Government سے متعلق ہے، اس پر ان کی پالیسی ہوتی ہے اور وہی اسے ختم کر سکتی ہے یا چلا سکتی

ہے۔اس معزز ایوان میں شراب کی فروخت کو بند کرنے کی قرارداد اقلیتی ممبران کی طرف سے جمع کرائی گئی تھی جس پر وزیر قانون اور سپیکر صاحب کی طرف سے ایک حکم جاری کیا گیا تھا کہ اسے اقلیتوں کی خصوصی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بحث کو اس انداز میں ختم کیا جا سکتا ہے کہ اس House میں سے اس قرارداد کو منظور کرا لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سنیں کہ میں نے جس طرح وقفہ سوالات شروع کیا تھا آپ پھر پوائنٹ آف آرڈر پر آ جاتے ہیں۔ ہم ابھی تیسرے سوال پر پہنچے ہیں اور پون گھنٹہ ختم ہو گیا ہے۔اب آپ تشریف رکھیں۔اس کے علاوہ ضمنی سوال میں بحث نہیں ہو سکتی۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پاکستان کے آئین کی وضاحت کریں کہ جہاں پر یہ لکھا ہے کہ غیر مسلم کو شراب فروخت کرنے کی اجازت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔یہ نیا سوال بنتا ہے۔آپ نیا سوال دیں۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر صاحب نے ruling دی تھی اور محکمے کو پابند کیا تھا کہ آئین کا حوالہ نہیں دیا جا سکتا اس کے باوجود ایسا جواب آیا ہے تو منسٹر صاحب اس بات کی وضاحت فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر ایسی کوئی ruling ہے تو آپ وہ لے کر آئیں، اس کے مطابق فیصلہ ہو گا۔اب آپ House کا وقت ضائع نہ کریں اور تشریف رکھیں۔جی، چودھری ظہیر الدین خان صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہی گزارش کرنا چاہتا تھا کہ جس معزز ممبر کا سوال ہوتا ہے اس کا ضمنی سوال کرنے کا حق بھی پہلے ہوتا ہے۔ خواجہ اسلام صاحب ضمنی سوال کرنے کے لئے کھڑے ہیں اور سہوترا صاحب پہلے بھی اس طرح کے سوالات آنے پر play gallery کر چکے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔ان سے کہا گیا ہے کہ یہ اپنی طرف سے legislation move کر دیں لیکن اس وقت خواجہ صاحب کو ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) کے جواب میں انہوں نے نو ہوٹلوں کی تفصیل دی ہے۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ PC ہوٹل ملتان میں کیا شراب فروخت نہیں ہوتی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب! PC ہوٹل ملتان میں نہیں ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! Holiday inn ہوٹل ملتان میں کیا شراب فروخت نہیں ہوتی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شاید Holiday inn کی انتظامیہ نے اپنی chain ملتان سے ختم کر دی ہے اب اسی کا نام رمادہ ہوٹل ہو گیا ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ PC ہوٹل بھوربن میں 64 لاکھ 99 ہزار 520 روپے ٹیکس ہے تو میری ان سے یہ درخواست ہے کہ اس کا اکاؤنٹ دوبارہ check کر لیں اس میں غلطی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جیسے کہا ہے ہم اس اکاؤنٹ کو ضرور check کرا لیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اس طرح کے سوال بار بار آتے ہیں تو آپ ایک کمیٹی بنا دیں جیسا کہ چودھری ظہیر الدین خان صاحب نے بھی بات کی ہے کہ اگر ہم کوئی legislation کر لیں۔ اس کے علاوہ اقلیتی ممبران بھی کہتے ہیں کہ شراب کی فروخت سے ٹیکس کی مد میں حاصل ہونے والی آمدن بند ہونی چاہئے۔ یہ Federal Government کا head ہے اگر ہم اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں معزز ایوان کو کہتا ہوں کہ یہ federal subject ہے اس پر آپ قرارداد بنا کر بھیج سکتے ہیں اس لئے اگر ممبران ایک قرارداد move کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! قرارداد موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شراب فروخت کرنے کے لئے کتنے لائسنس جاری کئے ہوئے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! گیارہ لائسنس جاری ہوئے تھے جن میں سے نو operative ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! آپ اوپر کیوں بیٹھے ہیں جبکہ نیچے جگہ موجود ہے۔

حاجی محمد اسحاق: جناب سپیکر! لغاری صاحب کہتے ہیں کہ نیچے لوٹے زیادہ ہو گئے ہیں اس لئے میں اوپر بیٹھا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! جز (د) میں نو ہوٹلوں میں فروخت ہونے والی شراب سے وصول ہونے والے ٹیکس کی رقم بتائی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شراب کی فروخت سے وصول ہونے والی رقم پر ٹیکس کس percentage سے وصول کیا جاتا ہے؟ اس کے علاوہ جو شراب پاکستانی غیر مسلموں کو نکال کر سیاحوں کو بیچی جاتی ہے تو ہم نے دیکھا ہے کہ لاہور میں زیادہ تر سیاح PC ہوٹل اور آواری ہوٹل میں ٹھہرتے ہیں لیکن ایمبیسیڈر ہوٹل کی ٹیکس ریٹرن 19 کروڑ روپے ہے۔ کیا باقی ہوٹل ٹیکس چوری کر رہے ہیں یا جہاں سے زیادہ ٹیکس وصول ہوا ہے وہ شراب کے اڈے ہیں۔ اگر انہوں نے شراب پر ہی ٹیکس وصول کرنا ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ مزید لوگوں کو بھی لائسنس دے دیا جائے تاکہ وہ بھی کچھ کمائی کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے پہلے شراب کی مد میں ٹیکس کی percentage کے حوالے سے پوچھا ہے تو اس میں ہماری different categories ہیں جس میں manufacturers سے taxation علیحدہ ہوتی ہے، اسی طرح wine shops سے علیحدہ ٹیکس اکٹھے ہوتے ہیں اس کے علاوہ ہمارا ایک ایسا head ہے جس میں alcohols and spirits شامل ہیں جو ہومیوپیتھک ادویات میں استعمال ہوتی ہیں۔ اگر یہ مزید تفصیل کے لئے علیحدہ سوال کر دیں تو ہم اس کا زیادہ بہتر طریقے سے جواب دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ میجر صاحب! وہ at the moment اس کی percentage بتا بھی نہیں سکتے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک سوال جو 2008 میں موصول ہوا ہے اُس کا جواب 2011 میں آتا ہے۔ کیا ہم Rules of Procedure میں ایسی کوئی amendment لا سکتے ہیں جس طرح قومی اسمبلی میں ہے کہ جونہی اجلاس prorogue ہوتا ہے تو اُسی وقت سوال دیئے جاتے ہیں، اگلے اجلاس میں وہ take up ہو جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ وہ

expire ہو جاتے ہیں جس کے لئے fresh question دینا ہوتا ہے۔ ہمارا یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم سوال دیتے ہیں تو اُس کی کوئی اہمیت ہوتی ہے لیکن تین سال بعد اُس کا جواب یا باری آتی ہے تو وہ سوال اپنی اہمیت کھو دیتا ہے اس لئے ہمیں اس پر کچھ طریق کار اپنانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر جو Strategic Committee بنی ہوئی ہے وہ اس کو دیکھ رہی ہے۔ گوندل صاحب! اب اس میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ جتنے سوال آتے ہیں وہ House میں take up ہی نہیں ہوتے اور صرف دو تین سوالات پر ضمنی در ضمنی اور پوائنٹ آف آرڈر پر وقفہ سوالات ختم ہو جاتا ہے۔ House کا بزنس تو آپ خود ہی kill کر دیتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! بعض اوقات ایک سوال جب محکمہ کو جاتا ہے تو اُس پر اگر عملدرآمد ہو جائے تو اس کی اہمیت شاید ختم ہو جاتی ہے۔ اس پر Rules of Procedure میں جو amendment ہوئی ہے لاء منسٹر صاحب اسے لے کر آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس پر کچھ کرتے ہیں۔

محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹوانہ صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ اپنی Chair کی ruling کو خود ہی contradict کر رہے ہیں۔ پون گھنٹہ گزر گیا ہے لیکن اس وقت صرف دو سوال ہی take up ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ کو کیا ہو گیا ہے اور میں نے کیا contradict کیا ہے؟

محترمہ سیمل کامران: آپ خود ہی contradict کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Let the Chair decide آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: پھر میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتی ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے خیال میں چودھری ظہیرالدین خان صاحب سے گزارش کی جائے کہ وہ محترمہ کو باہر جانے سے روکیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ سیمل کامران احتجاجاً
واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ویسے یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! محترمہ نے جو contradiction کی بات کی ہے میں اُن سے بات کر لیتا ہوں لیکن اُن کو لانے سے پہلے اگر اجازت ہو تو میں ایک عرض پیش کر لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ایک دن میں تقریباً پینتیس سوال آتے ہیں اور یہ practice چل رہی تھی کہ دو سوالوں سے آگے نہیں چلا جا رہا تھا۔ جناب سپیکر نے فیصلہ کے بعد جب یہ practice شروع کی تو وہ چند دن چلی۔ ہم نے ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو شخص سوال کرے گا اُسی کا پہلے استحقاق ہو گا، اگر وہ موجود نہیں ہے تو اس کی پارٹی کا کوئی دوسرا ممبر کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی decide ہوا تھا کہ ایک سوال پر تین منٹ دیئے جائیں گے اور تین منٹ دینے سے بیس سوال take up ہونے ensure ہو گئے تھے لیکن اب دو دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ آپ کا پورا ایجنڈا expire ہو گیا۔ میری یہ استدعا ہے کہ جب کوئی ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ ہوتا ہے تو اُس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہئے۔ حکومتی بنچوں کو بھی اس بات کا credit جاتا ہے کہ جو بزنس عوام کی طرف سے ہمارے پاس آتا ہے یا information's آتی ہیں وہ ہم سوال کی صورت میں دیتے ہیں اگر ویسے ہی ایوان کی میز پر دوبارہ رکھ دیئے جائیں تو وہ تمام information's kill ہو جاتی ہیں۔ مہربانی فرما کر تین منٹ fix کر دیں کیونکہ آپ کے پاس گھڑی بھی ہے اور hammer بھی ہے اس لئے اگر آپ تین منٹ پر confine کر دیں اور اس میں سوال کر دیئے جائیں تو جیسے rule 61 کے تحت دوبارہ لکھ کر بھی دیا جا سکتا ہے تو وہ rule apply کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو اس لئے میری استدعا ہے کہ اس پر عملدرآمد کروایئے گا جو فیصلہ ہمارا آپس میں mutual consent سے ہو چکا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب آپ محترمہ کو لے آئیے گا۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج ان کو اس بات کا احساس بڑی شدت سے ہوا ہے جس کا ذکر میجر ذوالفقار گوندل صاحب اور چودھری صاحب نے کیا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ وقفہ سوالات، تحاریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار ممبران کا ٹائم ہوتا ہے اور وقفہ سوالات میں

ممبران اگر پوائنٹ آف آرڈر پر ہی پورا گھنٹہ گزارنا چاہتے ہیں تو اُن کی مرضی ہے اور اس سلسلے میں ہماری طرف سے کوئی resistance نہیں ہو گی۔ جس طرح پچھلے دنوں ہوتا رہا ہے کہ تحاریک استحقاق کا وقفہ، تحاریک التوائے کار کا وقفہ اور وقفہ سوالات صرف اور صرف پوائنٹ آف آرڈر پر صَرف ہوتا رہا ہے لیکن یہ تمام وقت ممبران کا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ زیادہ فائق حق اپوزیشن کا ہے۔ اگر اپوزیشن کو اس بات کا احساس ہوا ہے کہ پچھلے دنوں جس طرح پوائنٹ آف آرڈر پر وقت ضائع کیا گیا ہے یا اس قسم کی speeches کی گئی ہیں تو میں بالکل اس کو welcome کرتا ہوں، ان کو یقین دلاتا ہوں اور اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں جسے چودھری ظہیر الدین خان صاحب note فرما لیں کہ اس understanding کی قطعی طور پر کوئی violation نہیں ہو گی۔ باقی یہ تمام ممبران کا ٹائم ہے اگر اپوزیشن چاہتی ہے کہ اس کو پوائنٹ آف آرڈر پر گزارنا ہے تو پھر بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور جس طرح آج بزنس چل رہا ہے اُس میں جو چودھری صاحب نے نشاندہی کی ہے آپ اس کو پوری طرح سے regulate کر دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ سیمل کامران واک آؤٹ ختم
کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میری اس پر یہی استدعا ہو گی کہ خاصی خرابی بسیار کے بعد ہماری یہ میٹنگ ہوئی تھی جس میں آپ بھی تشریف فرما تھے۔ وہاں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ وقفہ سوالات ایسا ہوتا ہے جو محکموں کے لئے ایک screwing instrument ہے اور اُن لوگوں کے لئے یہ وقفہ سوالات ہوتا ہے جنہوں نے bad doings کی ہوئی ہیں۔ اب پنجاب میں ایک message چلا گیا ہے کہ سوالات چھپیں گے، اسمبلی میں آئیں گے اور ایوان کی میز پر رکھے جائیں گے۔ ہمارا اپوزیشن کا role ہے اور ہمارا یہ mandate اپوزیشن کا ہے اس لئے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا بلکہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر بالکل نہیں ہونے چاہئیں۔ ہاں! اگر House بالکل out of order ہو چکا ہے تو پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اجازت فرما سکتے ہیں لیکن پوائنٹ آف آرڈر block کر کے جیسے ایک practice چل پڑی تھی کہ وقفہ سوالات ختم ہونے کے بعد آپ تھوڑی دیر کے لئے پوائنٹ آف آرڈر دے دیا کرتے تھے وہ دے دیا کریں لیکن وقفہ سوالات کے دوران ہمارے ممبران کے سوالات آنے دیئے جائیں اور وہی طریق کار رکھا جائے کہ تین منٹ دیئے جائیں۔ اگر درمیان میں کوئی skip over ہو جاتا ہے یا ممبر جواب پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ تین منٹ

بھیaddہو جائیں گے۔اس سے یہ ہوگا کہ بیس سوال کی بجائے پورے پینتیس سوال بھیtake upہو سکتے ہیں۔بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! چودھری ظہیرالدین خان صاحب بالکل درست فرمارہے ہیں، اسی طرح ہی یہ بات طے ہوئی تھی اور اس پر پچھلے دو اجلاس میں عمل بھی ہوتا رہا ہے۔اس اجلاس میں کافی خرابی بسیار کے بعد ہی یہ احساس پیدا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس احساس کوwelcomeکرتے ہیں۔میں اس سلسلے میں یہ بات بھیon recordلانا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے کہ جب کوئی ایسی بات ہمارے خلاف ہوتی ہے یا جو ہمیں پسند نہیں ہوتی تو ہم اُس پر تنقید بھی کرتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میڈیا کی monitoring یا تجزیہ کرنے والے جو لوگ بیٹھے ہیں، اس احساس میں اُن کا بھی ہاتھ ہے جو پچھلے دنوں اسمبلی کے اجلاس کے متعلقcommentکرتے رہے ہیں۔میں آج آپ کی وساطت سے میڈیا کے بھائیوں سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ اگر آج یہ احساس اور بات ہوئی ہے تو اس کو بھیpositively projectکریں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! جس طرح راناصاحب فرمارہے ہیں، میں کہتا ہوں کہ لوٹا کریسی کو جنم دے کر خرابی تو انہوں نے خود شروع کی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! اس طرح پھر آپ بات کو بڑھارہے ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! اگر سکون سے اجلاس چل رہا ہے تو چلنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھٹی صاحب! اب آپ میری بات سن لیں۔دیکھیں، میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ وقفہ سوالات، تحاریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار کا بزنس ممبران کا ہوتا ہے۔وہ ممبران جنہوں نے انتہائی اہمissuesپر سوال یا تحاریک التوائے کار تیار کی ہوئی ہوتی ہیں اُن کا ایک استحقاق ہے کہ اُن کی بات کو اسHouseمیں سنا جائے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُن کا بزنس جب kill کیا جاتا ہے تو اُن کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔جب ہم اس House کے decorum کی بات کرتے ہیں تو اس میں کوئی political point scoring نہ کی جائے۔اس Houseکے اندر سپیکر کے نزدیک تمام ممبران کی عزت اور مقام ایک طرح کا ہے۔اس میں وہ ممبران

جنہوں نے تیاری اور محنت کر کے سوالات اور تحاریک التوائے کار جمع کرائی ہوتی ہیں لیکن جب اُن کا سارا بزنس kill ہوتا ہے تو اُس سے House کا decorum بھی خراب ہوتا ہے، اس House کے تقدس پر میڈیا کے اندر اور عوام میں بھی باتیں ہوتی ہیں لہذا اس House کو ہم سب نے مل کر چلانا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں پھر اپنے روّیوں میں تبدیلی لانی ہو گی۔ اب سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے لیکن ہم ابھی تک تیسرے سوال تک پہنچے ہیں۔ میں آپ سب سے بڑی مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ چونکہ آج تو ٹائم گزر گیا ہے لیکن کل سے ہم اپنے وقفہ سوالات کو بڑا سنجیدگی سے take up کریں گے اور اس حوالے سے ہم نے جو decision لیا ہوا ہے اُس کو follow کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں مثلاً ایک سوال نمبر 167 جس کی تاریخ وصولی مئی 2008 ہے اور اس کی تاریخ ترسیل 26۔ مئی 2008 ہے اور تاریخ وصولی جواب 14-07-2008 ہے۔ مئی 2008 کا سوال ہے اور اب مئی 2011 آنے والا ہے تو سوال کرنے والے کو یاد ہی نہیں رہا ہو گا کہ انہوں نے یہ سوال کیا بھی ہے کہ نہیں؟۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں بلکہ انہیں یاد تھا اور صبح انہوں نے بات بھی کی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اس کے پیچھے spirit کو دیکھ لیا جائے اور ہم قومی اسمبلی میں precedent کے طور پر اسے لے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ کی بات بڑی اچھی ہے لیکن again this is a point of order جب ہم بیٹھیں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ اسے بہتر طور پر کریں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نے Rules of Procedure میں ترمیم کے لئے بھی move کیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اس پر پہلے سے ایک کمیٹی بنی ہے جہاں بیٹھ کر بات کر لیں گے۔ اگلا سوال انجینئر قمر الاسلام راجہ صاحب کا ہے۔ جی، راجہ صاحب!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 5252 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، موٹر رجسٹریشن دفتر کے ریکارڈ کو آگ لگانے کی تفصیلات

*5252: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بدعنوانیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے موٹر رجسٹریشن دفتر کے ریکارڈ کو آگ لگادی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضمن میں تین اہلکاروں کو معطل کیا گیا ہے اور ایک چوکیدار کو گرفتار کر کے تفتیش کی جارہی ہے، کیا کسی سینئر افسر کے خلاف بھی کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست نہ ہے۔اس ضمن میں مکمل صورتحال اس طرح ہے کہ عیدالضحیٰ سال 2009 کی چار سرکاری تعطیلات کے آخری روز کو یہ واقعہ رونما ہوا۔محکمہ کا چوکیدار دفتر میں موجود تھا اور اس کے تحریری بیان کی روشنی میں تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں F.I.R نمبر 546 مورخہ 01-12-09 کو درج کروائی گئی اس F.I.R کے مطابق متعلقہ پولیس نے چوکیدار کو اپنی حراست میں لے لیا اور تاحال پولیس تفتیش ہو رہی ہے اور اس ضمن میں مورخہ 12-01-10 کو بھی محکمہ کے چار اہلکاروں کو تفتیشی افسر نے برائے تفتیش تھانہ طلب کیا اس لئے پولیس کی تفتیش کے بعد ہی یہ چیز ثابت ہو گی کہ آگ لگانے میں کون ملوث ہیں اور کیا بدعنوانی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ عمل کیا گیا ہے موجودہ حالات میں یہ فرض کر لینا قبل از وقت ہو گا۔

(ب) اس سلسلہ میں پانچ اہلکاروں کو معطل کیا گیا ہے جن میں ایک انسپکٹر، دو کلرک، ایک کانسٹیبل اور ایک چوکیدار شامل ہیں۔پولیس بھی تفتیش کر رہی ہے اور محکمہ کی جانب سے مجاز اتھارٹی نے تین رکنی انکوائری کمیٹی بھی تشکیل دی ہے جو پنجاب ایمپلائز ایفیشنسی ڈسپلن اینڈ اکاؤنٹبیلٹی ایکٹ 2006 کے تحت تفتیش کر رہی ہے اور ان کی تحقیقاتی رپورٹ کی روشنی میں مجاز اتھارٹی فیصلہ کرے گی۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! یہ واقعہ 2009 میں ہوا ہے اور جواب میں لکھا گیا ہے کہ 12-01-10 کو محکمہ کے چار اہلکاروں کو تفتیشی افسر نے برائے تفتیش تھانہ میں طلب کیا اس لئے پولیس

کی تفتیش کے بعد ہی یہ چیز ثابت ہو گی کہ آگ لگانے میں کون ملوث ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس تفتیش کا کوئی نتیجہ آگیا ہے کہ نہیں ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! معزز ممبر کے سوال میں محکمہ نے بار بار پولیس کو کہا ہے کہ اس واقعہ کی انوسٹی گیشن properly کر کے بتایا جائے۔ انوسٹی گیشن کے مطابق جز(ب) میں ہے کہ پانچ اہلکاروں کو معطل کیا گیا ہے۔ پیڈا ایکٹ کے تحت اس واقعہ کی محکمانہ انوسٹی گیشن بھی ہو رہی ہے۔ جس دن وہاں دفتر میں آگ لگی تو چونکہ اس دن چھٹی تھی اس لئے وقوعہ کے اہم کردار چوکیدار کو سزا ہی دی گئی ہے جبکہ اور لوگوں کو بھی پولیس نے شامل تفتیش کیا ہے لیکن totally investigate کر کے ابھی پولیس نے ہمیں کچھ نہیں دیا۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ کی طرف سے بار بار لکھنے کے باوجود پولیس نے کوئی عمل نہیں کیا اور وہ تفتیش میں تاخیر کر رہی ہے لیکن اس سوال کا دوسرا حصہ کہ "محکمانہ انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی ہے" جو کہ محکمہ کا اپنا کام تھا جس میں کوئی external factor involve نہیں ہے لیکن اس کا ابھی تک کوئی نتیجہ آیا اور کیا کسی کو کوئی قصوروار ٹھہرایا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں نے پہلے بتایا کہ پانچ اہلکاروں جن میں چوکیدار کے علاوہ ایک انسپکٹر، دو کلرک اور ایک کانسٹیبل کو معطل کیا گیا تھا چونکہ عید کی چھٹیوں کے دوران یہ واقعہ ہوا تو چھٹی کے دن چوکیدار ذمہ دار ہوتا ہے اور اسی کی غفلت کی وجہ سے یہ واقعہ ہوا تو چوکیدار کے خلاف کارروائی کی گئی ہے جبکہ باقی اہلکاروں کے خلاف محکمانہ کارروائی نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک سال سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے تو کیا معطل ہونے والے اہلکار بحال ہو گئے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جب تحریری طور پر جواب آیا تھا تو اس وقت یہ لوگ معطل تھے لیکن اس وقت existing position یہ ہے کہ معطل ہونے والے اہلکاروں کو بحال کر دیا گیا ہے جبکہ چوکیدار کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! کیا وہ افسران بے گناہ ثابت ہو گئے ہیں اور کیا آگ کو چھٹی والے دن کی بجائے working day میں ہی لگنا چاہئے تاکہ افسران کو بھی مورد الزام ٹھہرایا جا سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں پھر عرض کر رہا ہوں کہ محکمہ کی اپنی انوسٹی گیشن میں thoroughly اسے investigate کیا گیا جس میں یہ چیز سامنے آئی کہ عید کی چھٹیوں کے دوران آگ لگی اور جن لوگوں کو اس واقعہ کے بعد ابتدائی طور پر معطل کیا گیا تھا وہ وقوعہ کے وقت وہاں پر موجود نہیں تھے۔ چوکیدار موجود تھا جس کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی ہو رہی ہے اور کارروائی مکمل ہوتے ہی اسے removal from service کر دیا جائے گا۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف بشیر بھاگٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحب اس کی تمام کارروائی مکمل کر کے ایوان میں رپورٹ پیش کرنے کی کوئی حتمی تاریخ دیں گے کیونکہ ایک سال اور تین ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس ایف آئی آر کی کارروائی کے بارے میں آپ بات کر رہے ہیں؟

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! تفتیش 09-12-01 کو شروع ہوئی ہے اور ابھی تک یہ کہہ رہے ہیں کہ تفتیش جاری ہے تو کیا یہ تفتیش مکمل ہونے کی کوئی حتمی تاریخ بتائیں گے اور اس دوران اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں مکمل تفصیلات ایوان میں پیش کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی تفصیلات مکمل کر کے ایوان میں رپورٹ پیش کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر جیسے فرما رہے ہیں تو پولیس کو ہم انوسٹی گیشن جلد مکمل کرنے کا کہہ سکتے ہیں لیکن انہیں force نہیں کر سکتے۔ جہاں تک محکمانہ کارروائی کا تعلق ہے تو اب تک ہونے والی کارروائی کی تفصیلات میں انہیں دے سکتا ہوں۔ پولیس کی طرف سے ابھی انوسٹی گیشن ہو رہی ہے اور بار بار محکمہ انہیں کہہ رہا ہے کہ اس کی انکوائری جلد از جلد کر کے رپورٹ دی جائے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! یہ وزیر قانون اور آئی جی صاحب سے بات کریں۔ کیا محکمہ پولیس پنجاب حکومت کے ماتحت نہیں ہے اور کیا پولیس اتنی ہی بے لگام ہو چکی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! وہ بات بالکل ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ انہیں direction دیں اور اس کی مکمل رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پولیس کے اعلیٰ افسران سے بات کی گئی ہے لیکن اس معاملے کو میں خود take up کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ مل کر ریکارڈ جلا دیا جائے اور اس کے بعد محکمہ اپنے لوگوں کو بچانا شروع کر دے۔ منسٹر صاحب! اگلے ہفتے میں آنے والے بدھ کے دن اس کی مکمل رپورٹ ایوان میں پیش کرنی ہے۔ سیکرٹری اسمبلی اس چیز کو note کر لیں۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! ہماری good governance کی ایک بڑی روشن مثال ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ political point scoring کی بات نہیں ہے کیونکہ یہ محکمے کی کارکردگی کی بات ہے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! جب بھی کوئی criminal case registered ہوتا ہے تو چودہ دن کے اندر اندر اس کا عبوری چالان عدالت میں پیش کرنا ہوتا ہے تو یہ کون سی policing ہے کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو نہیں پتا کیونکہ چالان تو submit ہو چکا ہوگا اور کہیں پر بھی یہ چیز سامنے نہیں آرہی اور نئے قانون کے تحت چالان پیش نہ کرنے والے کے خلاف کارروائی ہوتی ہے۔ انہوں نے کوئی ٹوٹا پھوٹا چالان submit کر دیا ہوگا اس لئے میں نے کہا ہے کہ مکمل تفصیلات اگلے ہفتے میں آنے والے بدھ کے دن ایوان کے سامنے پیش کریں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر اشرف چوہان صاحب کا ہے--- موجود نہیں ہے اس لئے یہ سوال dispose of ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال انجینئر قمر الاسلام راجہ صاحب کا ہے۔ جی، راجہ صاحب!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: میرے سوال کا نمبر 5672 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

راولپنڈی، گاڑیوں کی جعلی رجسٹریشن کی تفصیلات

*5672: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس راولپنڈی میں ایک گاڑی کی جعلی رجسٹریشن کی جب ابتدائی تحقیقات شروع کی گئیں تو وہاں سے ایک ریکارڈر رجسٹر غائب کر لیا گیا جس میں پانچ سو کے لگ بھگ گاڑیوں کا ریکارڈ تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابتدائی تحقیقات کے نتیجے میں مزید جعلی اندراجات کا پتا چلا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمانہ انکوائری کروائی گئی ہے اور اس انکوائری کے نتیجے میں ذمہ داروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) دوران پڑتال ریکارڈ RLF سریز ایک گاڑی نمبری RLF-292 جو کہ موٹر کار ہے جس کا اندراج الاٹمنٹ رجسٹر میں بنام محمد وسیم ولد محمد نعیم جس پر منسوخی کی مہر ثبت تھی کو جعلی پایا گیا۔ مزید یہ کہ گاڑی کا ریکارڈ/ فائل کا وجود نہ ہے۔ الاٹمنٹ رجسٹر جس کا ابتدائی نمبر 5001 تا 5500 ہے وہ بھی ریکارڈ سے غائب ہے اس سلسلے میں FIR نمبر 16 مورخہ 09-12-18 تھانہ سول لائن راولپنڈی میں درج ہو چکی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دوران ابتدائی انکوائری سات گاڑیوں کا بھی الاٹمنٹ رجسٹر میں جعلی اندراج پایا گیا۔

(ج) ابتدائی انکوائری کی روشنی میں باضابطہ انکوائری PEEDA ایکٹ 2006 بذریعہ حکم نمبری 3019 آرڈی ای مورخہ 2009-12-31 کو شروع کی گئی (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ مزید یہ کہ انکوائری رپورٹ مورخہ 2010-04-10 کو مکمل کر لی گئی ہے اور اب کیس مجاز اتھارٹی/ڈائریکٹر راولپنڈی کے پاس مزید کارروائی/ personal hearing اور فیصلہ کے لئے زیر سماعت ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! اس میں بھی پھر وہی سوال ہے کہ راولپنڈی میں ڈائریکٹر ایکسائز کے پاس personal hearing اور فیصلہ کے لئے case زیر سماعت ہے تو اس کا جواب کب تک آنے کی توقع ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا سوال ہے کہ تحقیقات کے بارے میں سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "انکوائری رپورٹ مکمل کر لی گئی ہے تو اب مزید کارروائی اور فیصلہ کے لئے زیر سماعت ہے" اس کی وصولی تاریخ 10-06-20 ہے تو کیا ابھی تک یہ زیر سماعت ہی ہے یا کچھ ہو چکا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کی existing position یہ ہے کہ investigate کر کے وہاں پر شہزاد مبین نامی کلرک کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی کرتے ہوئے removal from service کر دیا گیا ہے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف بشیر بھاگٹ: اس سوال میں بھی ایف آئی آر نمبر 16 کا اندراج 2009 میں ہوا تھا۔ ایک criminal case registered ہوا تھا جس طرح آپ نے محکمانہ position بتائی ہے کہ کلرک کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی ہے تو میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب فرمائیں کہ اس case کا اب کیا status ہے، کیا اس کا چالان مکمل ہو کر عدالت میں چلا گیا ہے، اس کا ٹرائل ہو رہا ہے یا سزا ہو گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پولیس کی کارروائی کے حوالے سے یہ جاننا چاہ رہے ہیں تو میں انہیں اس کی تفصیلات فراہم کر دوں گا۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! ہمیں روزانہ یہ درس بھی دیتے ہیں کہ صوبہ پنجاب میں قانون کی حکمرانی ہے، یہاں پر good governance ہے اور یہاں سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے۔ مجھے صرف ایک جواب دے دیں کہ دو سال پہلے ایک ایف آئی آر رجسٹرڈ ہوئی ہے اور دو سال کے بعد آج تک اس بارے میں کچھ نہیں پتا۔ اس ملزم کو discharge کر دیا گیا، اس کا چالان کیا گیا یا اس کا trial ہو رہا ہے؟ اس سلسلے میں پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ بتا دے یا لاء منسٹر صاحب بتا دیں، اگر یہی good governance کی عظیم مثالیں ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے پنجاب حکومت میں deliverance نہیں ہو رہی ہے اس کی یہی وجوہات ہیں کہ اس طرح کے معاملات کو pursue نہیں کیا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، جس طرح سے منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی اور اس کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ جہاں تک ایف آئی آر کی بات ہے تو وہ چالان عدالت میں submit ہو گیا ہو گا اور اس پر حکومت نے نہیں بلکہ عدالت نے فیصلہ کرنا ہے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! آپ نے پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ بنایا ہے جو لاء ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہے اور اس میں افسران و اہلکاران بھرتی کئے گئے ہیں جن کو تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ اور سیکرٹری پراسیکیوشن لاء منسٹر کے ماتحت ہیں تو لاء منسٹر صاحب جواب دیں۔ اس طرح کی بدعنوانیوں اور کرپشن کے بڑے بڑے سکینڈل ہیں جن کو اسمبلی سوالات میں بھی لایا جاتا ہے اس کے باوجود بھی کچھ نہیں ہوا۔ یہ بتادیں کہ جب سے یہ سوال وصول ہوا ہے اس کے بعد کیا اس کو pursue کیا گیا ہے؟ آپ کو سیکرٹری پراسیکیوشن سے پوچھنا چاہئے اور لاء منسٹر سے پوچھنا چاہئے۔ اگر آپ اشتہاری ملزمان کو سیکرٹری پراسیکیوشن لگائیں گے تو وہ کیا پوچھیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے یہ بتائیں کہ اس سوال میں اتنی لمبی لمبی باتیں کی گئیں جو گوندل صاحب نے کیں اور چودھری صاحب نے کیں تو وہ ضمنی سوال کہاں گیا؟ وقفہ سوالات میں بحث نہیں ہو سکتی۔ آپ کا ایک valid point آیا پھر منسٹر صاحب نے جواب دیا کہ اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی ہے اور اس کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ محکمے نے اس کے خلاف ایف آئی آر درج کروادی ہے اور منسٹر صاحب محکمے کے ذمہ دار ہیں، پولیس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی جس ایف آئی آر کے بارے میں فرما رہے ہیں یہ مجھے اس ایف آئی آر کا نمبر ابھی دے دیں میں اس کی تمام detail پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ سے لے کر صبح ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا کیونکہ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ نے پراسیکیوشن سے متعلق جواب نہیں دینا۔ یہ مجھے ایف آئی آر کا نمبر دے دیں میں انہیں کل ہی اس بارے میں معلومات لے کر دے دیتا ہوں۔ باقی جہاں تک یہ بات ہے کہ کرپشن سکینڈل میں ملوث لوگ اور اشتہاری لوگ کہاں کہاں پر بیٹھے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات نہ ہی کی جائے تو اچھی ہے کیونکہ لوگ بہت اوپر اوپر تک بھی بیٹھے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! محکمے کے پاس اس کا جواب ہونا چاہئے کہ اس کے ٹرائل کا کیا بنا کیونکہ گورنمنٹ نے پراسیکیوٹر رکھا ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ ماشاء اللہ بڑے سمجھدار پارلیمنٹیرین ہیں۔ میں نے آپ سے عرض کی ہے کہ منسٹر صاحب یہاں پر صرف اپنے محکمے کی حد تک جواب دہ ہیں۔ انہوں نے جو قانونی کارروائی کرنی تھی وہ کر دی ہے۔ انہوں نے اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی، اس کو نوکری سے فارغ

کر دیا اور اس کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کروائی۔ اب جو ایف آئی آر میں ہو رہا ہے اس پر لاء منسٹر نے on the floor of the House یقین دہانی کرادی ہے کہ وہ اس پر رپورٹ پیش کر دیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! جو ایف آئی آر کرائی جاتی ہے اس کے بعد محکمے کی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ اس کو pursue کرے کیونکہ انہوں نے بھاری بھاری تنخواہوں پر بڑے بڑے لائق پراسیکیوٹر بھرتی کئے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اگر یہ کہا جاتا ہے کہ محکمے کو پتا نہیں ہے تو یہ غلط بیانی کر رہے ہیں، محکمے کو پتا ہونا چاہئے۔ انہوں نے اپنے پینل پر بڑے بڑے نامی گرامی، بڑے بڑے قریبی تعلق والے پراسیکیوٹروں کو رکھا ہوا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: آپ نے جو کہا ہے کہ پولیس different ہے۔ جب محکمہ ایف آئی آر درج کرواتا ہے تو چونکہ انہوں نے بھاری تنخواہوں پر اپنے پینل پر وکیل رکھے ہوئے ہیں اس لئے ان کو خود ہی علم ہونا چاہئے---

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ کی مہربانیوں کی وجہ سے Question Hour ختم ہو گیا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گوجرانوالہ، آمدن و اخراجات کی تفصیلات

*5551: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی سال 09-2008 اور 10-2009 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ب) یہ آمدن کس کس مد سے ہوئی؟

(ج) پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ان سالوں کے دوران کتنی آمدن ہوئی نیز ان سالوں کا پراپرٹی ٹیکس کا ٹارگٹ کتنا تھا؟

(د) ان سالوں کے دوران گاڑیوں کے پرکشش نمبروں کی نیلامی سے کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

سال	آمدن	اخراجات
2008-09	-/299,878,091روپے	-/17,665,000روپے
2009-10	-/254,676,648روپے	-/14,406,653روپے

(ب) ضلع گوجرانوالہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں سال 09-2008 اور 10-2009 میں مختلف مد میں آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

تفصیل مد	2008-09	2009-10 (March-2010)
پراپرٹی ٹیکس	-/140,987,277روپے	-/114,671,955روپے
موٹر ٹیکس	-/142,284,186روپے	-/125,774,942روپے
ایکسائز ڈیوٹی	-/4,204,334روپے	-/2,688,330روپے
تفریحی ٹیکس	-/55,231روپے	-/1,250روپے
پروفیشنل ٹیکس	-/10,766,749روپے	-/10,395,344روپے
ہوٹل ٹیکس	-/1,580,314روپے	-/1,144,827روپے

(ج) پراپرٹی ٹیکس کی مد میں سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کے ٹارگٹ اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدن	ٹارگٹ
2008-09	-/140,987,277روپے	-/211,560,166روپے
2009-10(ماہ مارچ تک)	-/114,671,955روپے	-/226,187,460روپے

(د) مذکورہ دو سالوں کے دوران گاڑیوں کے پرکشش نمبروں کی نیلامی سے ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	نیلامی سے آمدن
2008-09	/324,650روپے
2009-10(ماہ مارچ تک)	-/455,550روپے

لاہور ریجن "بی" وصولی کا ہدف و دیگر تفصیلات

*5965: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ریجن (بی) کو مالی سال 09۔2008 اور 10-2009 کے لئے کتنا وصولی کا ہدف دیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران دیئے گئے ہدف میں سے کتنی رقم وصول کی گئی؟

(ج) اگر وصولی، ہدف سے کم ہوئی ہے تو وجوہات کیا ہیں نیز حکومت ہدف کی مکمل وصولی کے لئے آئندہ کون سے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور ریجن (بی) کو مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران وصولی کا جتنا ہدف دیا گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	ہدف
2008-09	1210ملین
2009-10	827.315ملین

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران جتنی رقم وصول کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	ہدف (ملین)	وصولی (ملین)
2008-09	-/1210روپے	-/637روپے
2009-10	-/827.315روپے	-/737.145روپے

(ج) سال 09-2008 اور 10-2009 کا ہدف اس بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا کہ سروے ہونے کی وجہ سے پراپرٹی ٹیکس کی ڈیمانڈ میں اضافہ ہو جائے گا لیکن ان دونوں سالوں میں سروے نہ ہو

سکا۔مزید برآں غیر مستحکم ملکی حالات، لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ، بڑھتی ہوئی مہنگائی اور معاشی مسائل کی وجہ سے عام آدمی ٹیکس دینے سے گریزاں ہے۔آئندہ ہدف کی مکمل وصولی کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے جارہے ہیں جس میں ٹیکس ریکوری کے لئے نئی گاڑیوں کی خرید، مستقبل قریب میں نئی پوسٹوں میں اضافہ، ٹیکس کی ادائیگی کے لئے اخبارات میں تشہیری مہم کا آغاز وغیرہ۔

ماہ جنوری2010 میں موٹر رجسٹریشن کی مد میں آمدن و دیگر تفصیلات

*5988: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ماہ جنوری2010 میں محکمہ ایکسائز کو موٹر رجسٹریشن کی مد میں کل کتنی آمدن ہوئی، آگاہ کریں؟

(ب) محکمہ ایکسائز کی موٹر رجسٹریشن برانچ کل کتنے افراد پر مشتمل ہے، ان کے ناموں کی تفصیل کے ساتھ عہدہ، گریڈ اور سکیل کی فہرست فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں موٹر رجسٹریشن کی مد میں ماہ جنوری2010 میں مندرجہ ذیل آمدن ہوئی:-

ضلع فیصل آباد	82,42,171/- روپے
ضلع جھنگ	23,65,169/- روپے
ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	10,88,215/- روپے
ضلع چنیوٹ	3,16,750/- روپے
کل آمدن	1,20,12,305/- روپے

(ب) فیصل آباد ڈویژن میں موٹر رجسٹریشن برانچ مندرجہ ذیل اہلکاروں پر مشتمل ہے جن کے عہدہ، گریڈ اور سکیل کی فہرست ذیل میں دی جارہی ہے۔

ضلع فیصل آباد

نام آفیسر/اہلکار	عہدہ	گریڈ/سکیل
فرحت محبوب عالم	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی	17
عبدالستار اعوان	انسپکٹر	14
عمران نذیر	ڈیٹا بیس ایڈمنسٹریٹر	ماہانہ تنخواہ 35000/- روپے (کنٹریکٹ)
عمران خان	KPO	12

محمد عمران	DEO	11
عامر جاوید	DEO	11
محمد انور	DEO	11
امان اللہ	جونیئر کلرک	07
رانا محمد آصف	جونیئر کلرک	07
محمد امین	کانسٹیبل	05
محمد ارشد	کانسٹیبل	05

ضلع جھنگ

انیس حیدر	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی	17
ریاض احمد غوری	انسپکٹر	14
منور حیات	DEO	ماہانہ کنٹریکٹ -/8000روپے
محمد حسن ظفر	جونیئر کلرک	07
محمد حنیف	کانسٹیبل	05

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

محمود الحسن بٹ	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی	17
محمد فاروق	انسپکٹر	14
محمد امتیاز	DEO	ماہانہ کنٹریکٹ -/8000روپے
سیف الرحمان	جونیئر کلرک	07
عبدالرحمان	کانسٹیبل	05

ضلع چنیوٹ

عبداللہ خان	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی	17
انوار الحسنین	انسپکٹر	14
حبیب الرحمان	جونیئر کلرک	07
نور حسن	کانسٹیبل	05
کل تعداد	25	

کنیئرڈ کالج لاہور۔غیر قانونی میوزیکل شو سے متعلقہ تفصیلات

*6490: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بغیر اجازت میوزیکل شو کرانے پر محکمہ ایکسائز نے کنیئرڈ کالج پر چھاپہ مارا اور اس چھاپے کے دوران شو میں 500 کے قریب شائقین موجود تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میوزیکل شو کرانے پر کالج ہذا کی طرف سے تقریباً 50ہزار روپے تک کا ٹیکس بنتا تھا؟

(ج) کنیئرڈ کالج پر دوران میوزیکل شو چھاپہ کس نے مارا نیز اس چھاپے کی نگرانی کون کر رہا تھا اور اس چھاپے کی منظوری کس اتھارٹی نے کب دی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کنیئرڈ کالج میں بغیر اجازت میوزیکل شو کرانے پر پرنسپل کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! جب محکمہ نے پڑتال کی تو تماشائیوں کی تعداد 1239 تھی۔

(ب) میوزیکل شو کی تفریحی ڈیوٹی مبلغ -/136,290 روپے بنتی تھی۔

(ج) کنیئرڈ کالج میں دوران میوزیکل شو ای ٹی او امجد وڑائچ کی نگرانی میں اے ای ٹی او شیخ نعیم قادر اور دو انسپکٹرز انیس چوہان اور فخر ریاض واہگہ نے شو چیک کیا۔ زیر قاعدہ 28 تفریحی ڈیوٹی قواعد 1958 کے تحت چیکنگ ٹیم پڑتال کا اختیار رکھتی تھی۔

(د) محکمہ ہذا کا اس سوال سے تعلق نہ ہے۔

لاہور۔ای اینڈ ٹی موٹر برانچ ڈی ایچ اے کی تفصیلات

*6808: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی نئی موٹر برانچ A-32 خیابان اقبال ڈی ایچ اے لاہور میں قائم کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ موٹر برانچ ڈیفنس، ماڈل ٹاؤن، گلبرگ، گارڈن ٹاؤن اور اس سے ملحقہ آبادیوں کے لوگ استفادہ حاصل کر سکیں گے؟

(ج) ڈی ایچ اے میں قائم محکمہ T&E کی موٹر برانچ میں گریڈ وار کل کتنا سٹاف ہے، آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی نئی موٹر برانچ XX-A ڈی ایچ اے لاہور کینٹ میں قائم کی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔مزید برآں کوٹ لکھپت، چونگی امر سدھو، ٹاؤن شپ، گرین ٹاؤن جیسی ملحقہ آبادیوں کے رہائشی بھی اس برانچ سے استفادہ حاصل کر سکیں گے تاہم علاقوں کی کوئی قدغن نہ ہے۔

(ج) ڈی ایچ اے میں قائم محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی موٹر برانچ میں تعینات سٹاف کی تفصیل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور۔ایکسائز کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*6835: **ملک محمد عامر ڈوگر**: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ڈی جی ایکسائز کے تحت کتنے دفاتر کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں ڈی جی ایکسائز نے 2009-10 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ریونیو حاصل کرنے کا ٹارگٹ رکھا اور اب تک کتنا ریونیو اکٹھا ہوا؟

(ج) موٹر رجسٹریشن کی مد میں مذکورہ بالا عرصہ میں کتنا ریونیو اکٹھا کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا اور اب تک کتنا اکٹھا ہو سکا اگر ٹارگٹ حاصل نہیں ہوا تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع لاہور میں ڈی جی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے تحت سات دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل اور ایڈریس درج ذیل ہیں:-

1- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس، 2-A فرید کوٹ روڈ لاہور
(موٹر برانچ، ایکسائز برانچ، پروفیشنل ٹیکس برانچ، تفریحی ڈیوٹی برانچ، ڈائریکٹوریٹ ریجن اے اور سی)

2- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس بلڈنگ احسان ہسپتال 2-B فرید کوٹ روڈ لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون 3,4,10,11&12)

3- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس 191 جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون 1&2)

4- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس 19/20 ایم ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون ڈائریکٹوریٹ ریجن، بی اور ملحقہ پراپرٹی ٹیکس زون 5,6,7)

5- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس 19 نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون 9 & 8)

6- موٹر رجسٹریشن آفس 31-A-XX ڈی ایچ اے لاہور کینٹ

7- پراپرٹی ٹیکس سب آفس رائیونڈ لاہور

(ب) ضلع لاہور میں مالی سال 2009-10 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ریونیو ٹارگٹ اور وصولی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ٹارگٹ (ملین)	وصولی (ملین)
1627.594 روپے	1373.782 روپے

(ج) ضلع لاہور میں مالی سال 2009-10 کے دوران موٹر رجسٹریشن کی مد میں ریونیو ٹارگٹ اور وصولی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ٹارگٹ (ملین)	وصولی (ملین)
2742.453 روپے	2893.174 روپے

لاہور جم خانہ کلب، ٹیکس کی ادائیگی کی تفصیلات

*6968: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور جم خانہ کلب نے سال 2008-09 کے دوران کتنا ٹیکس ادا کیا، ماہانہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) لاہور جم خانہ کلب نے سال 2009-10 کے دوران کتنا ٹیکس ادا کیا، ماہانہ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور جم خانہ کلب نے 2008-09 کے دوران کوئی ٹیکس ادا نہیں کیا۔

(ب) لاہور جم خانہ کلب نے 2009-10 کے دوران -/819734 روپے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ادا کئے۔ پراپرٹی ٹیکس سالانہ ہوتا ہے ماہانہ نہیں۔

سرگودھا۔ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*6973: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2008-09 کا ٹارگٹ کیا مقرر کیا گیا تھا؟

(ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟

(د) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متعین ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تشخیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سال09-2008 کا ٹارگٹ مبلغ-/88540000روپے مقرر کیا گیا تھا۔

(ب) سال09-2008 میں مبلغ-/57326544روپے پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا۔

(ج) چونکہ عملہ پراپرٹی ٹیکس کے علاوہ دوسرے ہیڈز مثلاً پروفیشنل ٹیکس، ٹوکن ٹیکس، ہوٹل ٹیکس، انٹرٹینمنٹ ٹیکس، کاٹن فیس، ایکسائز ڈیوٹی وغیرہ کی بھی وصولی کرتا ہے لہذا صرف پراپرٹی ٹیکس کے ہیڈ میں اخراجات کا تخمینہ لگانا ممکن نہ ہے۔

(د) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کوئی نہیں۔

گاڑیوں پر لگژری ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*7104: چوہدری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گاڑیوں پر لگژری ٹیکس کس قانون کے تحت charge کیا جارہا ہے؟

(ب) لگژری ٹیکس کی مد میں جنوری2010 سے آج تک کتنا ٹیکس وصول ہوا؟

(ج) مذکورہ ٹیکس collection کے لئے اشتہارات کن اخبارات میں دیئے گئے ہر اخبار کے اشتہارات پر جو رقم ادا کی گئی اس کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائی جائے اور ٹی وی چینلز پر advertisement پر کتنا خرچہ آیا کل رقم بتائی جائے؟

(د) مذکورہ بالا عرصہ میں کتنی Seven Series, B.M.W گاڑیوں پر ٹیکس لیا گیا اور وہ گاڑیاں کن افراد کے نام رجسٹرڈ ہیں، مالکان کے نام اور گاڑیوں کے نمبر بتائے جائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گاڑیوں پر لگژری ٹیکس پنجاب فنانس ایکٹ2008 کے تحت وصول کیا جارہا تھا۔یہ ٹیکس یکم جولائی2010 سے ختم کیا جاچکا ہے۔تاہم نادہندگان پر یہ ٹیکس قابل ادائیگی ہے۔

(ب) لگژری ٹیکس کی مد میں 31-اگست 2010 تک پنجاب میں مبلغ 705 ملین روپے وصول ہوئے ہیں۔

(ج) مذکورہ ٹیکس collection کے لئے دیئے گئے اشتہارات اور ان پر آئے اخراجات کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ میں Seven Series, BMW کی گاڑیوں سے وصول شدہ ٹیکس، مالکان کے نام، پتا جات اور گاڑیوں کے نمبروں کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور-پراپرٹی ٹیکس کی تفصیلات

*7343: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز لاہور نے شہریوں کو ڈیڑھ سو گنا زیادہ پراپرٹی ٹیکس کے چالان فارم بھجوانا شروع کر دیئے ہیں حالانکہ حکومت نے 11-2010 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں اضافہ کا فیصلہ واپس لینے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانچ مرلے تک کے گھروں کو خواہ وہ ذاتی رہائش یا کرایہ پر ہوں پراپرٹی ٹیکس معاف ہے، مگر ایکسائز کے اہلکار جعلی اور فرضی کارروائی دکھانے کے لئے تشخیص پراپرٹی ٹیکس کی شق 6 کے نوٹس بھجوا رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متعلقہ اہلکاروں کے خلاف انکوائری کروا کر مناسب کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ بات درست نہ ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کے چالان فارم مجوزہ فارمولہ کی شرح کے تحت لاگو ٹیکس کے مطابق برائے ادائیگی جاری کئے جاتے ہیں۔ کسی پراپرٹی ٹیکس میں حکومت کی طرف سے اضافہ نہ کیا گیا ہے اور نہ یہ کسی کو کوئی نوٹس برائے ادائیگی پراپرٹی ٹیکس بھیجے گئے ہیں۔ تاہم پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 9 اینڈ (iii) (C)9 کے تحت اگر کسی پراپرٹی میں کوئی

تبدیلی یا اضافہ ہو تو اس کی تشخیص نو کے بعد چالان فارم برائے ادائیگی ٹیکس بھجوائے جاتے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ پانچ مرلہ کے گھر خواہ وہ ذاتی رہائش یا کرایہ پر ہوں پراپرٹی ٹیکس سے مورخہ 01-07-2004 سے مستثنیٰ ہیں اس عرصہ سے پہلے کے واجبات بقایا ہیں جو کہ بمطابق قانون واجب الادا ہیں۔ان مالکان کو نوٹس برائے ادائیگی بقایاجات بھیجے جاتے ہیں۔اس سلسلہ میں کسی قسم کی جعلی یا فرضی کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا جزہائے کے بیانیہ کی روشنی میں جواب کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور۔ماڈل زونز کی تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*7433: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں محکمہ ایکسائز میں ماڈل زون بنائے گئے ہیں، ان کی تعداد بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماڈل زونوں میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین کے لئے معقول پیکیج دیا گیا ہے؟

(ج) ملازمین کو پیکیج دینے سے ماڈل زونوں کی کارکردگی کیا رہی، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور میں کوئی بھی ماڈل زون نہ بنایا گیا ہے۔

(ب) ماڈل زون کی عدم موجودگی کی بناء پر جواب دینے کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

ضلع ملتان، موٹر رجسٹریشن برانچ میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7766: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ملتان میں سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران رجسٹریشن کی مد میں کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران کتنی گاڑیاں جعلی کاغذات پر رجسٹریشن کرواتے ہوئے پکڑی گئیں؟
(د) مذکورہ ضلع میں کتنے ملازمین کے خلاف کارروائی کس کس بناء پر ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع ملتان میں سال2008-09 اور2009-10 کے دوران رجسٹریشن کی مد میں مندرجہ ذیل آمدن ہوئی:-

سال2008-09	-/119312689روپے
سال2009-10	-/81682584روپے

(ب) ان سالوں کے دوران مذکورہ ضلع میں مندرجہ ذیل گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں:-

سال2008-09	-/78328گاڑیاں
سال2009-10	-/54461گاڑیاں

(ج) بمطابق ریکارڈ نیو رجسٹریشن موٹر برانچ ملتان مالی سال2008-09اور2009-10کے دوران کوئی گاڑی جعلی کاغذات پر نہ تو رجسٹرڈ ہوئی ہے اور نہ ہی کسی نے جعلی کاغذات برائے رجسٹریشن پیش کئے ہیں۔

(د) ضلع ملتان میں سال2009-10میں اٹھارہ ملازمین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جن کے نام اور سزا / جزا جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ملتان، محکمہ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*7767: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ ایکسائز کے کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم ہیں؟
(ب) ان دفاتر کو سال2008-09اور2009-10کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟
(ج) ان دفاتر میں کتنے ملازم کس کس جگہ کام کر رہے ہیں تفصیل گریڈ9 اور اوپر کی فراہم کی جائے؟
(د) ان ملازمین کے ان دو سالوں کی تنخواہ اور ٹی اے / ڈی اے کے اخراجات بتائیں؟
(ہ) ان دفاتر میں کتنی گاڑیاں ہیں ان کے نمبرز اور ماڈل بتائیں؟
(و) مذکورہ عرصہ کے دوران ان گاڑیوں کے اخراجات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دو دفاتر ہیں جن میں سے ایک محکمہ کی اپنی عمارت واقع ایم ڈی اے چوک پر ہے جبکہ دوسرا دفتر تحصیل شجاع آباد کرایہ کی عمارت میں واقع ہے۔

(ب) ضلع ملتان کے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس کو سالانہ بجٹ سیلری اور نان سیلری، بجلی، پٹرول، ڈیزل، ٹیلیفون وغیرہ کی مد میں جو فراہم کیا گیا تھا وہ ضلعی حکومت کی طرف سے تھا۔ پنجاب حکومت کی طرف سے کوئی بجٹ فراہم نہ کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

	2008-09	2009-10
سیلری	24715210/-	30260614/-
نان سیلری	2086000/-	2411720/-
کل بجٹ	26801210/-	32672334/-

(ج) ضلع ملتان محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں کل ملازمین کی تعداد 67 ہے جو سکیل 9 تا 19 ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام اسامی	تعداد	جگہ تعیناتی	گریڈ
ڈائریکٹر	1	ملتان	19
ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	1	ملتان	18
ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	2	ملتان	17
سپرنٹنڈنٹ	1	ملتان	16
اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	8	ملتان	16
ہیڈ کلرک	1	ملتان	14
ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	45	ملتان	14
سینئر کلرک	8	ملتان	9
کل تعداد	67		

(د) ان دو سالوں کے دوران تنخواہ اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں جو اخراجات ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	2008-09	2009-10
تنخواہ	25976892/-	29232351/-
ٹی اے / ڈی اے	267187/-	185791/-

(ہ) ضلع ملتان محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پاس 2008-09 اور 2009-10 میں کل پانچ گاڑیاں تھیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گاڑی نمبر	ماڈل
LEG-07-150	2007
LEG-08-886	2008
LEG-08-2888	2008
MNK-1111	1986
MNN-9200	1990

تاہم سال 11-2010 میں مزید دو نئی گاڑیاں ضلع ملتان محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو فراہم کی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گاڑی نمبر	ماڈل
LEG-10-103	2010
LEG-10-564	2010

(و) مذکورہ گاڑیوں کے پٹرول / ڈیزل اور مرمت وغیرہ پر دو سالوں 09-2008 اور 10-2009 کے دوران جو اخراجات ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	2008-09	2009-10
ڈیزل، پٹرول وغیرہ کا خرچہ	237737/-	429765/-
مرمت، سروس وغیرہ کا خرچہ	8412/-	92296/-

تفریحی ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*7900: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تفریحی ٹیکس کن کن اداروں اور اشخاص سے کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے؟

(ب) سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران تفریحی ٹیکس کی مد میں سالانہ کل کتنی آمدن وصول ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران تفریحی ٹیکس میں کتنی رعایت دی گئی؟

(د) یہ ٹیکس کیوں وصول کیا جاتا ہے؟

(ہ) اس ٹیکس میں رعایت / چھوٹ کون دے سکتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پنجاب تفریحی ڈیوٹی ایکٹ مجریہ 1958 کی دفعہ 3(اے) کے تحت ایسے تفریحی پروگرام جن میں داخلے کے لئے ادائیگی کرنا ہوتی ہے ان پر تفریحی ڈیوٹی کا نفاذ ہوتا ہے۔ وہ اشخاص اور ادارے جو درج بالا تفریحی پروگرام منعقد کرتے ہیں ان سے تفریحی پروگرام کی نوعیت کے

مطابق تفریحی ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے مثلاً سٹیج ڈراموں پر داخلہ ٹکٹوں کی قیمت پر بیس فیصد کے حساب سے میوزیکل پروگرام اور دیگر پروگراموں پر داخلہ ٹکٹوں کی قیمت پر 65فیصد کے حساب سے تفریحی ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔

(ب) سال10-2009 میں تفریحی ٹیکس کی مد میں کل وصولی مبلغ -/37404465روپے ہوئی جبکہ سال11-2010 کے ماہ جنوری 2011تک مبلغ -/37919373روپے وصول ہو چکی ہے۔

(ج) مالی سال11-2010 میں 18-اکتوبر2010 سے سنیما گھروں کو تین سال کے لئے تفریحی ڈیوٹی میں معافی دی گئی ہے۔اس کے علاوہ ان سالوں کے دوران تفریحی ڈیوٹی میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہ دی گئی ہے۔

(د) یہ ٹیکس پنجاب تفریحی ڈیوٹی ایکٹ مجریہ 1958کی دفعہ (1)3اور3(اے) کے تحت وصول کیا جاتا ہے۔

(ہ) ایسے تعلیمی، فلاحی اور رفاہی رجسٹرڈ ادارے جو فنڈ اکٹھا کرنے کے لئے تفریحی پروگرام منعقد کرتے ہیں۔پنجاب تفریحی ایکٹ مجریہ 1958کی دفعہ 8کی ذیلی دفعہ 1 کے تحت ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اس کے علاوہ مذکورہ ایکٹ 1958کی دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ 2 کے تحت حکومت پنجاب اس تفریحی ڈیوٹی کو معاف کرنے میں بااختیار ہے، صرف تعلیمی، فلاحی اور رفاعی کاموں کے سلسلہ میں جو پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

ضلع بہاولپور۔ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*7901: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاول پور میں سال10-2009اور11-2010 کے دوران کل کتنی رقم کس کس ٹیکس کی مد میں وصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران تفریحی ٹیکس کی مد میں سال وار کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ج) یہ تفریحی ٹیکس کن کن اداروں اور اشخاص سے وصول ہوا، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ایکسائز کا کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ہ) کتنے ملازمین مستقل اور کتنے عارضی کام کر رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع بہاولپور میں سال 10-2009 میں مبلغ -/197,387,705 روپے اور سال 11-2010 (چھ ماہ) میں مبلغ -/109,045,413 روپے وصول ہوئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ٹیکس	کل وصولی 10-2009	کل وصولی 11-2010
1-پراپرٹی ٹیکس	-/40,848,759	-/25,152,111
2-موٹر ٹیکس	-/109,371,455	-/53,478,879
3-پروفیشنل ٹیکس	-/5,594,767	-/3,899,314
4-انٹرٹینمنٹ ٹیکس	-/43,700	-/50,700
5-ایکسائز ڈیوٹی	-/1,360,100	-/444,300
6-ہوٹل ٹیکس	-/1,170,914	-/664,422
7-کاٹن فیس	-/38,998,010	-/25,355,687
کل میزان	-/197,387,705	-/109,045,413

(ب) ضلع بہاولپور میں سال 10-2009 میں تفریحی ٹیکس کی مد میں مبلغ -/43,700 روپے اور سال 11-2010 (چھ ماہ) میں مبلغ -/50,700 روپے وصول ہوئے ہیں۔

(ج) ضلع بہاولپور میں سال 10-2009 میں تفریحی ٹیکس کی مد میں:-

(1) جانباز سرکس سے مبلغ -/39370 روپے اور

(2) روانی تھیٹر سے مبلغ -/4330 روپے کی وصولی ہوئی۔

ضلع بہاولپور میں سال 11-2010 میں تفریحی ٹیکس کی مد میں جنوری 2011 تک چائنا لکی سرکس سے مبلغ -/50700 روپے کی وصولی ہوئی۔

(د) ضلع بہاولپور میں محکمہ ایکسائز میں 87 ملازمین کام کر رہے ہیں، لسٹ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 83 ملازمین مستقل اور چار ملازمین عارضی کام کر رہے ہیں، لسٹ جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سرگودھا۔ ملازمین کی تعداد و بھرتی کی تفصیلات

*8035: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا کے دفاتر میں کل کتنے اہلکاران و افسران ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟
(ج) مذکورہ ضلع میں10۔2009اور11۔2010 کے دوران کن کن اسامیوں پر بھرتی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):
(الف) ضلع سرگودھا میں کل98اہلکار وافسران کام کر رہے ہیں۔
(ب) ضلع سرگودھا میں خالی اسامیوں کی تعداد24 ہے۔تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔خالی اسامیوں میں زیادہ تر ترقی والے کوٹا کی اسامیاں ہیں جن کو پُر کرنے کا عمل جاری ہے۔
(ج) ضلع سرگودھا میں10-2009اور11-2010 میں بھرتی

جونیئر کلرک	03	NIL
کانسٹیبل	02	NIL

ضلع سرگودھا۔پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آمدن و دیگر تفصیلات

*8036: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ کے کتنے دفاتر ہیں؟
(ب) ان دفاتر میں گریڈ ایک تا16 کے کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟
(ج) مذکورہ ضلع کو10۔2009اور11۔2010 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی آمدنی ہوئی؟
(د) مذکورہ عرصہ میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں رقم اکٹھا کرنے کا کیا ٹارگٹ دیا گیا تھا؟
(ہ) اگر ٹارگٹ حاصل نہیں ہوا تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور ان کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):
(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تین دفاتر ہیں۔
-1 ضلعی آفس سرگودھا ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس میلہ منڈی روڈ سرگودھا سرکاری بلڈنگ
-2 سب آفس بھلوال ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سب آفس کچہری روڈ بھلوال، پرائیویٹ بلڈنگ ماہوار کرایہ مبلغ-/3500روپے

-3 سب آفس بھیرہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سب آفس محلہ ہدایت شاہ بھیرہ، پرائیویٹ بلڈنگ ماہوار کرایہ مبلغ-/3000 روپے

(ب) 1۔ ضلعی آفس سرگودھا میں 83 ملازمین

2۔ سب آفس بھلوال میں 09 ملازمین

3۔ سب آفس بھیرہ میں 04 ملازمین

لسٹ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا کو 10-2009 میں مبلغ-/54865077 روپے کا اور 11-2010 کے جنوری تک مبلغ-/34175338 روپے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آمدن ہوئی۔

(د) ضلع سرگودھا کو 10-2009 میں مبلغ-/87590000 روپے کا ٹارگٹ اور 11-2010 کے جنوری تک مبلغ-/33039454 روپے کا ٹارگٹ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ملا۔

(ہ) ٹارگٹ زیادہ مقرر تھا جبکہ اصل ڈیمانڈ کے مطابق 10-2009 میں 95 فیصد وصولی ہوئی اور 11-2010 جنوری 2011 تک 88 فیصد وصولی ہوئی، جس کو تسلی بخش سمجھتے ہوئے کسی آفیسر /اہلکار کے خلاف کارروائی نہ ہوئی ہے۔

ضلع قصور۔ ٹیکس وصول کرنے کا ٹارگٹ و دیگر تفصیلات

*8041: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں محکمہ کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین نے 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کن کن مدات میں کل کتنا ٹیکس وصول کیا؟

(د) ان ملازمین کو مذکورہ عرصہ میں ٹیکس اکٹھا کرنے کا کتنا ٹارگٹ دیا گیا تھا اور اس میں یہ کہاں تک کامیاب ہوئے اگر نہیں ہوئے تو کیوں، وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع قصور میں کل محکمہ ایکسائز کے آٹھ دفاتر ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) ضلعی دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن قصور

(2) سب آفس پتوکی

(3) سب آفس پھول نگر

(4) سب آفس کوٹ رادھا کشن

(5) سب آفس کھڈیاں

(6) سب آفس راجہ جنگ

(7) سب آفس مصطفٰے آباد

(8) سب آفس چونیاں

(ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے کل ملازمین کی تعداد 42 ہے۔

(ج) ضلع قصور کے ملازمین نے سال 10-2009 میں مبلغ -/64,034,034 روپے اور سال 11-2010 (سات ماہ) میں مبلغ -/43,626,851 روپے جن مدات میں وصول کئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام ٹیکس	کل ٹارگٹ 10-2009	کل وصولی 10-2009	نام ٹیکس	7ماہ کا ٹارگٹ 11-2010	7ماہ کی وصولی 11-2010
1-پراپرٹی ٹیکس	-/25,991,527	-/23,448,630	1-پراپرٹی ٹیکس	-/31,880,815	-/19,586,847
2-موٹر ٹیکس	-/31,022,399	-32,620,824	2-موٹر ٹیکس	-/35,784,557	-/19,196,790
3-پروفیشنل ٹیکس	-/7,666,930	-/6,451,078	3-پروفیشنل ٹیکس	-/7,820,340	-/3,720,839
4-ایکسائز ڈیوٹی	-/1,412,000	-/975,021	4-ایکسائز ڈیوٹی	-/1,091,099	-/582,068
5-ہوٹل ٹیکس	-/21,746	-/73,927	5-ہوٹل ٹیکس	-/86,393	-/59,582
6-کاٹن فیس	-/1,495,637	-/464,554	6-کاٹن فیس	-/557,586	-/480,725
کل میزان	-/67,610,239	-/64,034,034	کل میزان	-/77,220,790	-/43,626,851

(د) سال 10-2009 میں موٹر ٹیکس کی مد میں مبلغ -/1,498,426 روپے اور ہوٹل ٹیکس کی مد میں مبلغ -/52,181 روپے زائد وصولی ہوئی۔ پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس، ایکسائز، کاٹن فیس اور تفریحی ٹیکس کی مد میں بالترتیب مبلغ -/28,657,786 روپے، -/1,217,452 روپے، -/436,979 روپے، -/1,031,083 اور -/1,943,150 روپے کی وصولی میں ٹارگٹ کے مقابلے میں کمی واقع ہوئی ہے۔ جس کی وجوہات میں ٹارگٹ زائد مقرر ہونا، ٹیکس گزاران کی مالی دشواریاں اور تفریحی ٹیکس کی مد میں کمی خاص وجہ امن و امان قائم رکھنے کے لئے casual entertainment کی اجازت نہ دیا جائے۔ تاہم سال 11-2010 کے ابھی چار ماہ باقی ہیں اور امید ہے کہ وصولی کے بہتر نتائج نکلیں گے۔

محکمہ ایکسائز کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*8042: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ کو 10-2009 اور 11-2010 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) اس میں کتنا غیر ترقیاتی اور کتنا ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوا؟

(ج) محکمہ آمدنی کو بڑھانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تمام ڈسٹرکٹ کو 10۔2009 اور 11۔2010 میں جتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اس کی تفصیل ڈویژن وائز درج ذیل ہے:۔

ضلع	2009۔10	2010۔11
ملتان	51,890,269/-	73,512,267/-
فیصل آباد	66,435,533/-	75,413,464/-
گوجرانوالہ	48,293,486/-	62,546,269/-
لاہور	177,894,734/-	223,870,453/-
لاہور "c"	25,711,101/-	29,105,778/-
راولپنڈی	53,665,903/-	75,102,040/-
سرگودھا	30,786,966/-	36,987,966/-
بہاولپور	40,988,518/-	46,070,542/-
ڈیرہ غازی خان	23,093,150/-	28,051,500/-
ساہیوال	26,966,008/-	35,303,800/-
کل سالانہ	545,725,668/-	685,964,079/-

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تمام ڈسٹرکٹ کو 10۔2009 اور 11۔2010 میں جتنا بھی بجٹ فراہم کیا گیا ہے وہ صرف غیر ترقیاتی کاموں پر خرچ کرنے کے لئے تھا اس کی تفصیل ڈویژن وار درج ذیل ہے:

ضلع	2009۔10	2010۔11
ملتان	47,551,550/-	31,734,608/-
فیصل آباد	54,289,956/-	29,841,903/-
گوجرانوالہ	49,586,175/-	30,300,960/-
لاہور "A+B"	177,012,897/-	113,550,394/-
لاہور "c"	22,823,558/-	14,399,446,/-
راولپنڈی	53,665,903/-	75,102,040/-
سرگودھا	26,575,199/-	19,813,259/-
بہاولپور	35,745,198/-	27,176,838/-
ڈیرہ غازی خان	21,106,432/-	10,838,611/-
ساہیوال	20,303,407/-	15,351,517/-
کل سالانہ خرچ	508,660,275/-	368,109,576/-

(ج) محکمہ کی آمدنی کو بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں:۔

1۔ پراپرٹی ٹیکس کا نیٹ ورک بڑھانے کے لئے سروے کا کام جاری ہے۔

2۔ ڈویژن بھر میں موجود ریٹنگ ایریا کو حدود بڑھائی جا رہی ہیں اور نئے ریٹنگ ایریاز کو Notify کروایا جا رہا ہے۔

3۔ گاڑیوں کی رجسٹریشن کا نظام کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے جبکہ ٹوکن ٹیکس کی وصولی کے لئے خصوصی مہم جاری ہے۔

4۔ پروفیشنل ٹیکس کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کروایا جا رہا ہے۔

فیصل ٹاؤن لاہور میں پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*8114: جناب وسیم قادر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

محکمہ نے فیصل ٹاؤن لاہور میں ماہ نومبر 2009 میں کتنے پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی اور گرفتار کیا؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

ماہ نومبر 2009 میں فیصل ٹاؤن سرکل لاہور میں 19 نادہندگان کے خلاف کارروائی کی اور سات کو گرفتار کیا۔

شمالی لاہور میں پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*8115: جناب وسیم قادر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

محکمہ نے شمالی لاہور میں ماہ نومبر 2009 میں کتنے پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی اور گرفتار کیا؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

محکمہ آبکاری و محصولات شمالی لاہور نے ماہ نومبر 2009 کے دوران 325 پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی اور 107 ٹیکس نادہندگان کو بوجہ عدم ادائیگی ٹیکس گرفتار کیا۔

ضلع قصور۔پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی و دیگر تفصیلات

*8156: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) ضلع قصور میں سال 10-2009 کے دوران کتنے پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی گئی، کتنے نادہندگان کو گرفتار کیا گیا اور کتنی رقم وصول کی؟

(ب) ضلع قصور میں کتنے افیون کے عادی افراد ہیں، ان کو ماہانہ یا ہفتہ وار کتنی گولیاں دی جارہی ہیں، سرکاری نرخ کیا ہے؟

(ج) ایکسائز ڈیپارٹمنٹ ضلع قصور نے منشیات ایکٹ کے تحت سال 10-2009 میں کتنے مقدمات درج کروائے، کتنے ملزمان کو گرفتار کیا اور کتنی منشیات برآمد کیں؟

(د) سال 10-2009 سے آج تک ضلع قصور میں کتنے شراب کے پرمٹ جاری کئے گئے؟

(ہ) ضلع قصور میں کتنے افسران و ملازمین تعینات ہیں ان میں ضلع قصور کے کتنے رہائشی اور کس کس پوسٹ پر تعینات ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع قصور میں سال 10-2009 کے دوران 547 پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی گئی، کسی نادہندہ کو گرفتار نہیں کیا گیا اور نادہندگان سے مبلغ -/1319911 روپے کی رقم وصول کی گئی جبکہ کل وصولی سال 10-2009 کے دوران مبلغ -/23448630 روپے کی گئی۔

(ب) ضلع قصور میں 212 افیون کے عادی افراد ہیں جن کو ماہانہ 2525 گولیاں دی جارہی ہیں اور سرکاری نرخ مبلغ -/8 روپے فی گولی ہے۔

(ج) ایکسائز ڈیپارٹمنٹ ضلع قصور نے منشیات ایکٹ کے تحت سال 10-2009 میں کوئی مقدمہ درج نہیں کروایا، کوئی ملزم گرفتار نہیں کیا گیا اور نہ ہی کوئی منشیات برآمد کی گئی۔

(د) سال 10-2009 سے آج تک ضلع قصور میں شراب کے کل چار پرمٹ جاری کئے گئے۔

(ہ) ضلع قصور میں کل 47 افسران و ملازمین تعینات ہیں ان میں ضلع قصور کے 42 ملازمین رہائشی ہیں اور یہ 42 ملازمین جس عہدہ/پوسٹ پر تعینات ہیں، درج ذیل ہے:۔

ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	09	جونیئر کلرک	13
ہیڈ کلرک	01	E & T کانسٹیبل	13
اسٹینو ٹائپسٹ	01	ڈیٹا انٹری آپریٹر	01
سینئر کلرک	01	ڈرائیور	01
چوکیدار	01	خاکروب	01

ضلع لاہور میں رجسٹرڈ میوزیکل گروپس، ڈانس اکیڈمیز، مساج سنٹرز سے وصول ہونے والے ٹیکس

*8164: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے رجسٹرڈ میوزیکل گروپ، ڈانس اکیڈمیز اور مساج سنٹرز ہیں نیز سال 10-2009 کے دوران ان رجسٹر شدہ میوزیکل گروپس، ڈانس اکیڈمیز اور مساج سنٹرز سے حکومت کو ٹیکس کی مد میں کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ضلع لاہور میں کل کتنے تھیٹرز رجسٹرڈ ہیں اور کہاں کہاں پر واقع ہیں نیز سال 10-2009 کے دوران ٹیکس کی مد میں ان تھیٹرز سے حکومت پنجاب کو کتنی رقم موصول ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں اس وقت دس تھیٹر رجسٹرڈ ہیں۔ سال 10-2009 کے دوران ٹیکس کی مد میں ان تھیٹروں سے حکومت پنجاب کو جتنی رقم موصول ہوئی اور یہ جہاں واقع ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام تھیٹر	تفریحی ٹیکس	پتا
محفل	1,544,500/- روپے	ایبٹ روڈ
تماثیل	635,647/- روپے	فیروزپور روڈ
الحمراء ہال I	1,572,995/- روپے	دی مال
الحمراء ہال II	1,578,250/- روپے	دی مال
ناز	336,000/- روپے	میشن روڈ
الفلاح	2,192,080/- روپے	دی مال
کلچر کمپلیکس I	924,750/- روپے	قذافی سٹیڈیم
کلچر کمپلیکس II	539,000/- روپے	قذافی سٹیڈیم
اوپن ایئر تھیٹر	40,800/- روپے	باغ جناح
پنجاب ہال	31,200/- روپے	باغ جناح

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی لاء منسٹر صاحب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں نے یہ تحریک جمع کرائی ہوئی ہے۔ چونکہ میں نے پہلے جمع کرائی ہے اس لئے اس کو پہلے لیا جائے اور مجھے پہلے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! اگر انہوں نے بھی یہ تحریک جمع کرائی ہے تو اس کو مشترکہ کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): کوئی ایسی بات نہیں ہے اس کو مشترکہ طور پر لے لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ ذرا بیٹھیں۔ اس کو آپ مشترکہ طور پر پیش کر لیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! چونکہ میں نے یہ جمع کرائی ہے اب میں اس کو پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پہلے لاء منسٹر پڑھ لیں پھر آپ اپنی تحریک پڑھ دیں اور اس کو اکٹھا ہی منظور کروالیں گے۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! پہلے میں تحریک کی منظوری لے لوں پھر آپ دونوں کی قرارداد پڑھوا دوں گا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! میں یہ چاہوں گا کہ یہ ایک ایسی قرارداد ہے جو مشترکہ ہی آنی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ قرارداد مشترکہ تیار نہیں ہو سکی۔ میں اپنی قرارداد بھی پڑھ دیتا ہوں اور چودھری صاحب کی قرارداد جو یقیناً تھوڑی مختلف ہی ہو گی وہ بھی پڑھ دیں اور House سے منظوری لے لیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! قرارداد پڑھنے کے لئے جس طرح تحریک پڑھ کر اجازت لی گئی ہے اسی طرح سے میری قرارداد کے لئے بھی اجازت لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، پہلے میں لاء منسٹر کی قرارداد لے لیتا ہوں پھر آپ کی قرارداد بھی لے لوں گا۔۔

چودھری ظہیر الدین خان: اب مجھے پڑھ لینے دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے لاء منسٹر پڑھ لیں اس کے بعد آپ پڑھ لینا ان دونوں قراردادوں کو لے لیا جائے گا۔ جی، لاء منسٹر!

قرارداد

امریکی ریاست فلوریڈا کے چرچ میں ملعون پادری کے ہاتھوں قرآن پاک کی بے حرمتی کی شدید مذمت اور ذمہ داران کے خلاف عالمی عدالت سے انصاف کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان امریکی ملعون پادری ٹیری جونز کے زیر نگرانی فلوریڈا کے چرچ میں ملعون پاسٹر Wayne Sapp (وین سپ) کے ہاتھوں مورخہ 20-مارچ 2011 کو دنیا کی مقدس ترین کتاب قرآن مجید کی بے حرمتی پر اپنے شدید غم و غصے کا اظہار کرتا ہے۔ ان پادریوں کی اس ناپاک جسارت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور سرکاری طور پر اس سلسلے میں مذمتی اعلامیہ جاری کیا جائے۔ یہ ایوان اس امر کا بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس قبیح واقعہ کے تمام ذمہ داران کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ چلایا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان امریکی ملعون پادری ٹیری جونز کے زیر نگرانی فلوریڈا کے چرچ میں ملعون پاسٹر Wayne Sapp (وین سپ) کے ہاتھوں مورخہ 20-مارچ 2011 کو دنیا کی مقدس ترین کتاب قرآن مجید کی بے حرمتی پر اپنے شدید غم و غصے کا اظہار کرتا ہے۔ ان پادریوں کی اس ناپاک جسارت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور سرکاری طور پر اس سلسلے میں مذمتی اعلامیہ جاری کیا جائے۔ یہ ایوان اس امر کا بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس قبیح واقعہ کے تمام ذمہ داران کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ چلایا جائے۔"

چونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لیکن لاء منسٹر صاحب! میں آپ سے ایک گزارش کروں گا کہ آپ نے جب یہ کہا ہے کہ مذمتی اعلامیہ جاری کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔ اس میں ایک فقرے کا اضافہ ضرور کریں کہ آج ہمارے ملک پر جو دہشت گردی کے نام پر بازار گرم کیا ہوا ہے تو اس واقعہ پر یہ ضرور لکھا جانا چاہئے کہ یہ دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے اور اس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اب اس کو میں اس طرح پیش کرتا ہوں کیونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان امریکی ملعون پادری ٹیری جونز کے زیر نگرانی فلوریڈا کے چرچ میں ملعون پاسٹر Wayne Sapp (وین سپ) کے ہاتھوں مورخہ 20-مارچ 2011 کو دنیا کی مقدس ترین کتاب قرآن مجید کی بے حرمتی پر اپنے شدید غم و غصے کا اظہار کرتا ہے۔ ان پادریوں کی اس ناپاک جسارت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور سرکاری طور پر اس سلسلے میں مذمتی اعلامیہ جاری کیا جائے اور قرار دیا جائے کہ یہ دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔ یہ ایوان اس امر کا بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس قبیح واقعہ کے تمام ذمہ داران کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ چلایا جائے۔" (نعرہ ہائے تحسین)

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: اب چودھری ظہیر الدین خان ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے تو اب میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری تحریک پیش کرنے سے پہلے استدعا ہے کہ جس آرڈر میں قرار دادیں جمع ہوتی ہیں اگر اسی ترتیب سے آپ کا سیکرٹریٹ take up کرے تو پھر اس سے اپوزیشن بنچوں کی دل شکنی نہیں ہو گی۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محرک اپنی قرار داد پیش کریں۔

قرارداد

امریکی ریاست فلوریڈا کے چرچ کے معلون پادری ٹیری جونز کا قرآن پاک کی بے حرمتی کرنا اور عالم اسلام کو اشتعال دلانے کی مذموم کوشش

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

"یہ ایوان انتہائی رنج والم سے یہ قرارداد پیش کرتا ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت کو اس امر کی سفارش کرے کہ فلوریڈا کے ملعون پادری ٹیری جونز جو کہ مسلمانوں کا دشمن ہے جس کی پشت پناہی امریکہ اور اسرائیل کر رہے ہیں جن کے اشاروں پر وہ عالم اسلام کو اشتعال دلانے کے لئے ایسی مذموم حرکتیں کرتا ہے کہ مسلمان اشتعال میں آئیں۔ اس ملعون پادری نے حضرت محمد ﷺ پر اترنے والی اس کتاب جسے ہدایت کی کتاب، زندگی گزارنے کے آداب کی کتاب جسے قرآن مجید فرقان حمید کہا گیا، جسے پڑھ کر لاکھوں کروڑوں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جس کی عزت وتوقیر دنیا میں تو ہے ہی، اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے، حفظ کرنے پر ثواب اور بخشش کے دروازے کھول دیتا ہے، اس کو تو دیکھنے والا بھی جنتی ہو جائے گا اس اعلیٰ وارفع آسمانی کتاب کو نذر آتش کرنے کا انتہائی گھناؤنا جرم کیا ہے۔

یہ ایوان اس ملعون اور لعنتی پادری کی اس حرکت پر سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور عالم اسلام بھی سراپا احتجاج ہے۔ یہ ایوان امریکہ کی بھی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے کہ اس نے اس لعنتی کو ایسا کرنے کے لئے موقع فراہم کیا۔ امریکہ اور اسرائیل قرآن مجید فرقان حمید کی تھوڑے عرصے کے بعد بے حرمتی کروانے کی سازش میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں۔ اس قبیح فعل پر نہ صرف اس ایوان میں بیٹھے ممبران اسمبلی بلکہ ملک پاکستان کا ہر شہری (بشمول اقلیتیں) اور دنیا بھر کا ہر مسلمان اس ملعون اور لعنتی پادری پر بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلانے کی بھرپور تحریک چلائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان انتہائی رنج والم سے یہ قرارداد پیش کرتا ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت کو اس امر کی سفارش کرے کہ فلوریڈا کے ملعون پادری ٹیری جونز جو کہ مسلمانوں کا دشمن ہے جس کی پشت پناہی امریکہ اور اسرائیل کر رہے ہیں جن کے اشاروں پر وہ عالم اسلام کو اشتعال دلانے کے لئے ایسی مذموم حرکتیں کرتا ہے کہ مسلمان اشتعال میں آئیں۔ اس ملعون پادری نے حضرت محمد ﷺ پر اترنے والی اس کتاب جسے ہدایت کی کتاب، زندگی گزارنے کے آداب کی کتاب جسے قرآن مجید فرقان حمید کہا گیا، جسے پڑھ کر لاکھوں کروڑوں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جس کی عزت و توقیر دنیا میں تو ہے ہی، اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے، حفظ کرنے پر ثواب اور بخشش کے دروازے کھول دیتا ہے، اس کو تو دیکھنے والا بھی جنتی ہو جائے گا اس اعلیٰ وارفع آسمانی کتاب کو نذر آتش کرنے کا انتہائی گھناؤنا جرم کیا ہے۔

یہ ایوان اس ملعون اور لعنتی پادری کی اس حرکت پر سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور عالم اسلام بھی سراپا احتجاج ہے۔ یہ ایوان امریکہ کی بھی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے کہ اس نے اس لعنتی کو ایسا کرنے کے لئے موقع فراہم کیا۔ امریکہ اور اسرائیل قرآن مجید فرقان حمید کی تھوڑے عرصے کے بعد بے حرمتی کروانے کی سازش میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں۔ اس قبیح فعل پر نہ صرف اس ایوان میں بیٹھے ممبران اسمبلی بلکہ ملک پاکستان کا ہر شہری (بشمول اقلیتیں) اور دنیا بھر کا ہر مسلمان اس ملعون اور لعنتی پادری پر بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلانے کی بھرپور تحریک چلائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان انتہائی رنج والم سے یہ قرارداد پیش کرتا ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت کو اس امر کی سفارش کرے کہ فلوریڈا کے ملعون پادری ٹیری جونز جو کہ مسلمانوں کا دشمن ہے جس کی پشت پناہی امریکہ اور اسرائیل کر رہے ہیں جن کے اشاروں پر وہ عالم اسلام کو اشتعال دلانے کے لئے ایسی مذموم حرکتیں کرتا ہے کہ

مسلمان اشتعال میں آئیں۔اس ملعون پادری نے حضرت محمد ﷺ پر اترنے والی اس کتاب جسے ہدایت کی کتاب، زندگی گزارنے کے آداب کی کتاب جسے قرآن مجید فرقان حمید کہا گیا، جسے پڑھ کر لاکھوں کروڑوں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جس کی عزت وتوقیر دنیا میں تو ہے ہی، اللہ تعالیٰ نے اس کے پڑھنے، حفظ کرنے پر ثواب اور بخشش کے دروازے کھول دیتا ہے، اس کو تو دیکھنے والا بھی جنتی ہو جائے گا اس اعلیٰ وارفع آسمانی کتاب کو نذر آتش کرنے کا انتہائی گھناؤنا جرم کیا ہے۔

یہ ایوان اس ملعون اور لعنتی پادری کی اس حرکت پر سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور عالم اسلام بھی سراپا احتجاج ہے۔یہ ایوان امریکہ کی بھی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے کہ اس نے اس لعنتی کو ایسا کرنے کے لئے موقع فراہم کیا۔امریکہ اور اسرائیل قرآن مجید فرقان حمید کی تھوڑے عرصے کے بعد بے حرمتی کروانے کی سازش میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں۔اس قبیح فعل پر نہ صرف اس ایوان میں بیٹھے ممبران اسمبلی بلکہ ملک پاکستان کا ہر شہری (بشمول اقلیتیں) اور دنیا بھر کا ہر مسلمان اس ملعون اور لعنتی پادری پر بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلانے کی بھرپور تحریک چلائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میں لاء منسٹر صاحب کے بعد آپ کو ہی floor دیتا ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں صرف ایک ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج 22-مارچ کو دنیا بھر میں پانی کا عالمی دن ہے۔ ہمارے ملک پاکستان اور خصوصاً پنجاب scarcity of water کو face کر رہا ہے۔اس پر میں چند lines پیش کرنا چاہوں گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میری ایک عرض سن لیں کہ میرے لئے آپ بڑے محترم ہیں۔ میں نے لاء منسٹر صاحب سے گزارش کی تھی کہ آج میرا خیال ہے کہ ہم سب کے یہ ایمان کا حصہ ہے اور ہمارے ایمان کو للکارا گیا ہے۔ میں نے لاء منسٹر صاحب سے گزارش کی تھی کہ اگر وہ حکومتی پنچوں

کی طرف سے کوئی مؤقف پیش کرنا چاہتے ہیں تو وہ پہلے پیش کر دیں پھر اس کے بعد آپ نے اس پر اظہار خیال کرنا ہے اور پھر ہم اس کو آگے چلائیں گے۔ جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو House میں دونوں قراردادیں پیش ہوئی ہیں وہ بڑی مُفصل تھیں۔ یقیناً وہاں پر جو جسارت ہوئی ہے اور قبیح فعل واقعہ ہوا ہے وہ قابل مذمت ہے۔ یہ اس طرح سے بھی انتہائی قابل مذمت ہے کہ اس پادری نے جس کا نام جونز ٹیری ہے اس نے کافی عرصہ پہلے سے یہ اعلان کر رکھا تھا کہ میں یہ حرکت یعنی قبیح فعل کروں گا۔ یہ بات نہ صرف پوری دنیا کے بلکہ امریکن گورنمنٹ اور امریکہ کے عوام کے ہر طرح سے علم میں تھی کہ اس آدمی نے یہ حرکت کی جسارت کرنے سے متعلق یہ بات کی ہے۔ اس کے متعلق وہاں پر غالباً کوئی چند ماہ پہلے کی بات ہے جب اس نے یہ اپنی حرکت کرنے کا عندیہ اور اپنی bad intention ظاہر کی تو اس وقت وہاں پر باقاعدہ طور پر اس کے خلاف امریکہ میں مقیم مسلمانوں نے احتجاج کیا، تنظیموں نے باقاعدہ طور پر قراردادیں منظور کیں اور اس پر ریلیاں بھی نکالی گئیں۔ اس کے بعد حکومت نے اس پادری کو اس فعل سے روکا لیکن اس کے باوجود اس نے جب دوبارہ چند دن پہلے اعلان کیا تو اس کو روکا نہیں گیا تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پوری دُنیا خصوصاً مغربی دنیا یہ کہتی ہے کہ دہشت گردی کنٹرول نہیں ہو رہی۔ کبھی وہ پاک افواج کے ذمہ لگاتے ہیں، کبھی پاکستان کے ذمہ لگاتے ہیں کہ آپ دہشت گردوں کو کنٹرول نہیں کر رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی قابلِ مذمت اور انتہائی گھٹیا حرکتیں ہیں جن کی وجہ سے دہشتگردی کنٹرول نہیں ہو رہی۔ یہ واقعہ اُن لوگوں کو جو ہماری نظر میں یا ہماری سمجھ کے مطابق بے راہ روی کا شکار ہیں اور اسلام کو صحیح مقصد کے لئے استعمال نہیں کر رہے ان کو مشتعل کرے گا۔ ٹھیک ہے، جذباتی کیفیت میں بھی اسلام امن و آشتی کا ہی درس دیتا ہے اور ہمیں اس قسم کی کیفیات کو observe کرتے وقت بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے اور امن و امان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے لیکن وہ لوگ جو تھوڑا اپنے جذبات پر قابو نہیں پاتے یا ان کی اس سلسلے میں سوچ درست نہیں ہے وہ ان واقعات کو دہشت گردی کے لئے استعمال کرتے ہیں، وہ ان واقعات کو معصوم لوگوں کو ورغلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں، وہ ان واقعات کو اس انداز سے پیش کرتے ہیں کہ وہ لوگ اپنے جسموں کے ساتھ suicidal jackets باندھنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ یقیناً دہشت گردی ایک قابلِ مذمت فعل ہے، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور اس کے لئے پوری پاکستانی قوم pay price کر رہی ہے۔ یہ cost ہم بڑے عرصے سے pay کر رہے ہیں اور اس کے لئے ہر طبقہ فکر کے لوگوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ ہم

نے اپنے financial loses کئے ہیں۔ جن مشکلات کا شکار ہیں ان میں سے نوے فیصد مشکلات صرف اور صرف اس وجہ سے ہیں کہ اس ملک میں دہشت گردی ہے۔ پاک افواج بھی اس علاقے میں operate کر رہی ہیں جہاں پر دہشتگردوں نے اپنے safe havens بنائے ہوئے ہیں لیکن ان operations کے ساتھ ساتھ جب تک اس قسم کی قابلِ مذمت اور انتہائی گھٹیا حرکتیں مغرب کی طرف سے اور لادینی قوتوں کی طرف سے ہوتی رہیں گی تب تک ان دہشت گردوں کو اپنی کارروائیوں کو آگے بڑھانے کے لئے material ملتا رہے گا۔ آپ نے جو تجویز دی کہ ہمیں اس واقعہ کی مذمت کرنی چاہئے اور یہ بات بالکل درست ہے کہ اس واقعہ کی مذمت کے لئے الفاظ ساتھ نہیں دے رہے۔ یہ جو دونوں قراردادیں پیش ہوئی ہیں ان دونوں میں بہت تفصیل سے اس کی مذمت کی گئی ہے لیکن پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اتنے بڑے واقعہ اور ایک ایسی کتاب جو کہ راہِ ہدایت ہے، جو قرآنِ مجید، فرقانِ حمید ہے، جس نے اس دُنیا کو رہنمائی دی، جو قیامت تک اس دُنیا کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ آج میں یہ بات بھی کہتا چلوں، پورا معزز ایوان اور پریس گیلری میں بیٹھے دوست احباب بھی سُن رہے ہیں کہ اس ملعون پادری ٹیری جونز کا حشر آپ آنے والے چند دِنوں میں یا چند ہفتوں میں ضرور دیکھیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کیونکہ اس کتاب کی حفاظت، اس کی عزت و تکریم کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے ذمہ لیا ہے اور یقیناً اس کی اس حرکت کو اللہ تعالیٰ دُنیا میں معاف کرے گا اور نہ ہی آخرت میں۔ اس کو آخرت میں جو سزا ملنی ہے وہ تو ملنی ہی ہے لیکن دُنیا میں بھی وہ ذلیل و رُسوا ہو گا اور اسے اس جرم کی سزا ملے گی اس لئے میں آپ کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس انتہائی قابلِ مذمت، انتہائی افسوسناک اور دردناک معاملے پر ایوان کی بقیہ کارروائی کو ملتوی کر دیا جائے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میری عرض بھی سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے چودھری صاحب بات کر لیں، آپ نے بھی اسی پر قرارداد دی تھی پھر میں آپ کو floor دوں گا۔ چودھری صاحب! میں آپ کی بات سے پہلے ایک بات بتا دوں کہ میں نے لاء منسٹر صاحب سے یہ request کی تھی کہ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور آج جس طرح ہمارے ایمان کو للکارا گیا ہے تو یقین مانیں آج اس House کی proceedings بھی نہیں چلائی جا رہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ

آپ سارے بھی یہ چاہ رہے ہوں گے کہ ہم ایک پیغام دیں کہ پنجاب اسمبلی بھی متحد ہے۔ ہم اپنے اجلاس کی کارروائی ختم کر کے اس دہشت گردی کے خلاف ایک message دیں گے۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں بھی متفق ہوں اور متفق ہونے کا میں یہ ثبوت پیش کرتا ہوں کہ آج ہم نے سب سے پہلے آکر اپنی پارٹی کی طرف سے پہلا کام یہ کیا تھا لیکن پارٹی کی سطح سے بلند ہو کر اس ایوان، صوبہ پنجاب کے عوام اور پاکستان کی طرف سے میں نے یہ قرارداد اپنے ساتھیوں اور اپنی طرف سے پیش کی تھی۔ میں آپ سے متفق ہوں کہ آج جس دل گرفتگی کی صورتحال میں سارا صوبہ پنجاب اور پاکستان کی عوام ہے اس پر ہمیں بات کرنی چاہئے۔ یہ جو ہم پر اس قسم کے امتحانات آتے ہیں کہ ہماری پہنچ سے دور ایک شخص بیٹھا یہ حرکت کر رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی پہنچ اور پکڑ سے دور دُنیا میں کیا، اس کائنات میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس مقدس کتاب کے نزول کے بعد خاتم النبیین پر نبوت ختم ہوئی اور اس کتاب کے بعد الہامی کتابوں کے آنے کا سلسلہ ختم ہوا اور رسول اکرم ﷺ نے جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ:

محمد ﷺ کا جہاں پر آستاں ہے
وہی ٹکڑا زمین کا آسماں ہے

انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی ہے اور اس کے ذمہ لئے جانے کا ثبوت یہ ہے کہ یہ سینوں میں محفوظ ہے، اس کو حفظ کیا جا سکتا ہے۔ یہ دُنیا کی واحد کتاب ہے جو اتنے ضخیم اور حجم کے باوجود مسلمان حافظوں کے سینوں میں محفوظ ہوتی ہے اور یہ کافر، یہ ملعون جو مرضی کرتے رہیں ان کی سزائیں ان کو ملیں گی لیکن یہ ہمارے سینوں سے یہ چیزیں نکال نہیں سکتے اور اس بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج دوبارہ انہوں نے ہمیں تجدید عہد کا چیلنج دیا ہے۔ ہم نے اپنی زندگیوں میں رسالت مآب ﷺ کے ناموس اور قرآن پاک کی حفاظت کا جو عہد کیا ہوا ہے آج اس ملعون پادری کی اس حرکت کے بعد سارے عالم اسلام کو یہ تجدید عہد کرنا چاہئے۔ ہمیں نئے سرے سے اپنے کردار، اپنے اقدار کو اس طرح ڈھالنا چاہئے کہ ان یہود و نصاریٰ پر مسلمانوں کا خوف طاری ہو اور وہ یہ نہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں بہت دُکھ سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے کردار، ہماری اقدار کی صورتحال یہ ہو چکی ہے کہ ان کو اب جرأت ہو رہی ہے لیکن خلافت کے زمانے میں جب ہماری مسلم اُمہ ایک فوج تھی تو کوئی آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی جرأت کیا کرتا تھا اور نہ ہی اس کا تصور کیا جاتا تھا۔ آپ کی نہایت ہی محترم چیئر کے حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ کی طرف سے انہیں ایک message جائے۔ ایسی

حرکات کو بند کرنے کے لئے ایک عام، common character کی ضرورت نہیں ہے بلکہ above board character کی ضرورت ہے۔اس کے لئے نہایت اعلیٰ کردار کی ضرورت ہے اور اس کردار کو اپنانے کے لئے آج کے دن ہم اس واقعہ کو چیلنج سمجھتے ہوئے accept کرتے ہیں۔ جس ملک کے اندر یہ واقعہ ہوا ہے اور وہ ممالک خصوصاً Europeans ممالک ان کو جو encourage کرتے ہیں، حکومت پاکستان کو چاہئے کہ ان کے Ambassadors کو بُلا کر ان کے سامنے show displeasure کیا جائے اور یہ مطالبہ کیا جائے کہ ان کے خلاف عالمی عدالت میں کیس چلایا جائے اور حکومت کو یہ کہا جائے کہ ان کے Ambassadors کو بُلایا جائے اور show displeasure کیا جائے۔ اگر وہ اس سے باز نہیں آتے، کوئی surety یا guarantee نہیں دیتے تو یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ رازق ہمارا اللہ ہے۔ان imports اور exports سے ہمارا رزق نہیں چلتا۔ ان ممالک کے ساتھ ہمیں اپنے تجارتی تعلقات منقطع کر دینے چاہئیں۔ ہمیں وہاں کا سو کھا دودھ استعمال نہیں کرنا چاہئے، ہمیں ان کی غذا اور پاؤڈر وغیرہ نہیں لگانا چاہئے، جتنی imports ہیں ان کو بند کر دینا چاہئے کیونکہ ان کی زندگی معیشت پر چلتی ہے مگر ہماری زندگی ایمان پر چلتی ہے۔ میں یہی کہنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان کی سلامتی دے۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف بات کر لیں پھر کامران مائیکل صاحب آپ بات کر لیجئے گا۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جو واقعہ ہوا ہے انتہائی گھٹیا ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ آپ نے اس معزز ایوان میں ہم سب کو اظہار خیال کا موقع فراہم کیا ہے یہ بڑا احسن اقدام ہے اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کو للکارا گیا ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ جو بھی اس قسم کی گھٹیا حرکت کرے گا، اس کتاب کا ضامن اللہ تعالیٰ خود ہے انشاء اللہ اس کو اس کی سزا ملے گی لیکن چودھری ظہیر صاحب نے جو تجویز دی ہے کہ ان کے سفیر کو بلانا چاہئے۔ میں وفاقی حکومت سے آج ہی اس مسئلے پر بات کروں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے معزز ایوان کی جو قرارداد ہے یہ بھی ان کو بھیجتا ہوں اور ان سے ٹیلی فون پر بھی بات کرتا ہوں کہ ان کو بلا کر ہماری قوم کے جذبات ان تک پہنچائے جائیں۔ امریکی حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ اس کے خلاف action لے کیونکہ یہ انتہائی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آج جو سب سے بڑی کمی محسوس ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ ہماری مسلمان community متحد نہیں ہے۔ آج ایک دفعہ پھر مجھے جناب

ذوالفقار علی بھٹو یاد آ رہے ہیں جس نے مسلمانوں کو متحد کرنے کے لئے اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد کروائی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آج اگر مسلمانوں میں اتحاد ہوتا اور ان کی کوئی leadership ہوتی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کا واقعہ قطعاً پیش نہ آتا۔ یہ واقعہ صرف اس لئے پیش آیا ہے کہ ہمارے اپنے اندر اتحاد نہیں ہے، ہمارے پاس کوئی ایسی leadership نہیں ہے جو ساری امت مسلمہ کی community کو متحد کر سکے۔ کاش! آج ذوالفقار علی بھٹو زندہ ہوتا جس نے پوری اسلامی دُنیا کو اکٹھا کر دیا تھا اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ اس قسم کا واقعہ ہرگز پیش نہ آتا، اسلام کے خلاف اس قسم کی جو سازشیں ہو رہی ہیں یہ بھی کسی صورت نہ ہو پاتیں۔ ہم سب مسلمانوں کو اکٹھا ہو کر اس کی پُرزور مذمت کرنی چاہئے اور رانا ثناء اللہ خان صاحب کے پاس شاید کوئی قادری ہو، ملک کے اندر تو ان کے پاس قادری ہیں اگر امریکہ میں بھی ان کے پاس کوئی قادری ہو تو اپنا کارنامہ کر دکھائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم اس واقعہ کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ مسلمانوں کو للکارا گیا ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران مائیکل صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے مصمم ارادہ بھی کیا ہوا ہے اور محترم قائد حزب اختلاف سے وعدہ بھی کیا ہوا ہے کہ اس اجلاس میں کم از کم ان کو کسی بات کا جواب نہیں دینا۔ محترم نے جو بات کی ہے اتنا ہی عرض کروں گا کہ یہ رات کو ذرا جلدی سو جایا کریں، یہ صبح بارہ بجے اٹھ کر آتے ہیں، پیچھے سے تیار ہو کر آتے ہیں اور بات کر کے باہر چلے جاتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف کی ذمہ داریاں اب اس طرح سے نہیں نبھیں گی۔ موجودہ اجلاس تو ان کا گزر جائے گا لیکن اس کے بعد ان کو مشکلات پیش آئیں گی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں بھی کچھ عرض کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! میرا خیال ہے کہ ہم اس پر مزید بات نہ کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب والا! ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران مائیکل صاحب! مجھے بھی پتا ہے کہ آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس مسئلے کو political نہ بنائیں، یہ ہمارے ایمان کی بات ہے۔ اقلیتوں کا جو point of

view ہے وہ ہمیں پتا ہے۔ میں اب احتجاجاً House adjourn کر رہا ہوں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ آپ بھی ہمارے ساتھ نکل کر باہر سیڑھیوں پر چلیں اور آج قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف مشترکہ احتجاج کریں۔ اب اس مسئلے پر کوئی بات نہیں ہو گی، جو بھی بات ہو گی باہر چل کر ہو گی۔

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 25-مارچ2011 صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

534

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 25۔مارچ 2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد 2011 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن وکنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 (مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن وکنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

536

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،25-مارچ2011

(یوم الجمع،19-ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح10بج کر20منٹ پر زیر

صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا (27)
رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا (28) وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا (29)
وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا (30) أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا (31)
وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا (32) مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (33)
فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ (34) يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ (35)
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ (36) فَأَمَّا مَن طَغَىٰ (37) وَآثَرَ الْحَيَاةَ
الدُّنْيَا (38) فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ (39)

سُوۡرَةُ النّٰزِعٰت آیات27تا39

بھلا تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اسی نے اس کو بنایا(27)اس کی چھت کو اونچا کیا پھر اسے برابر کر دیا (28)اور اسی نے رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) دھوپ نکالی(29)اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا (30)اسی نے اس میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا اگایا(31)اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا(32)یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لئے (کیا)(33)تو جب بڑی آفت آئے گی (34)اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا(35)اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی(36)تو جس نے سرکشی کی(37)اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا(38)اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے(39)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دے تبسم کی خیرات ماحول کو ہم کو درکار ہے روشنی یا نبیؐ
ایک شیریں جھلک ایک نوریں ڈھلک تلخ و تاریک ہے زندگی یا نبیؐ
اے نوید مسیحا تیری قوم کا حال عیسیٰؑ کی بھیڑوں سے ابتر ہوا
اس کے کمزور اور بے ہنر ہاتھ سے چھین لی چرخ نے برتری یا نبیؐ
کام ہم نے رکھا صرف اذکار سے تیری تعلیم اپنائی اغیار نے
حشر میں منہ دکھائیں گے کیسے تجھے ہم سے ناکردہ کار امتی یا نبیؐ
سچ میرے دور میں جرم ہے، عیب ہے جھوٹ فن عظیم آج لاریب ہے
ایک اعزاز ہے جہل و بے راہ روی ایک آزار ہے آگہی یا نبیؐ
زیست کے تپتے صحرا میں شاہ عرب تیرے اکرام کا ابر برسے گا
کب ہری ہو گی شاخ تمنا میری کب مٹے گی میری تشنگی یا نبیؐ
یا نبیؐ اب تو آشوب حالات نے تیری یادوں کے چہرے بھی دھندلا دیئے
دیکھ لے تیرے تائب کی نغمہ گری بنتی جاتی ہے نوحہ گری یا نبیؐ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز اقلیتی ممبران امریکی پادری کی طرف سے قرآن پاک کی بے حرمتی کے گستاخانہ فعل پر احتجاجاً بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر ایوان میں تشریف لائے)

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر ضرور وقت دوں گا لیکن ذرا وقفہ سوالات چلنے دیں۔پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال وسیم قادر صاحب کا ہے۔۔۔وہ تشریف فرما نہیں ہیں اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1962 ہے،اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی کی تفصیلات

*1962: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی کی تعمیر کے لئے حکومت نے کتنا فنڈز رکھا تھا؟

(ب) رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی میں تعمیر کئے جانے والے سٹیڈیم کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ج) رائے علی نواز سٹیڈیم کے لئے مختص جگہ کے علاوہ باقی کتنی سرکاری جگہ خالی پڑی ہے؟

(د) سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے ٹھیکہ کن کن شرائط پر دیا گیا؟

(ہ) سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا، ٹھیکیدار کا نام اور کمپنی کا نام فراہم کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی کی تعمیر پر20.817ملین روپے کل اخراجات ہوئے تھے۔کاپی تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی40کنال17مرلہ رقبہ پر تعمیر ہوا۔

(ج) رائے علی نواز سٹیڈیم کے لئے کوئی رقبہ مختص نہ ہے۔سٹیڈیم44کنال18مرلہ پر تعمیر شدہ ہے اور یہ رقبہ گورنمنٹ ہائی سکول (بوائز)کا ہے۔سٹیڈیم کے لئے کوئی جگہ مختص ہے اور نہ ہی سٹیڈیم کا کوئی رقبہ خالی پڑا ہے۔

(د) سٹیڈیم کی تعمیر کی شرائط تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) سٹیڈیم کی تعمیر کا ٹھیکہ خادم برادرز B/1طارق کالونی ملتان روڈلاہور کو دیا گیااور ٹھیکیدار کا نام شاہد بٹ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف)میں بتایا گیا ہے کہ "رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی کی تعمیر پر کل20.817ملین روپے کے اخراجات ہوئے تھے" جبکہ مجھے جو تفصیل دی گئی ہے اس میں18.816ملین روپے کی رقم بتائی گئی ہے تو یہ اتناdifferenceکیوں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس کی Revised Technical Sanction ہوئی ہے اگر معزز ممبر کو اس کی تفصیل نہیں مل سکی تو میں انہیں مہیا کر دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جس کمپنی کو یہ contract دیا گیا تھا اس سے time limit کیا طے ہوئی تھی اور کیا یہ منصوبہ مقررہ وقت پر مکمل ہوا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس منصوبے کو revise کیا گیا اس لئے یہ مقررہ وقت پر مکمل نہیں ہو سکا اور کام تاخیر سے ہونے کی وجہ سے اس پر اخراجات 20 ملین روپے تک پہنچ گئے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! مقررہ وقت پر منصوبہ مکمل نہیں ہو سکا اور اخراجات زیادہ ہوئے ہیں تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! بروقت funds مہیا نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام تاخیر سے مکمل ہوا اور اسی وجہ سے اس منصوبہ کو revise کرنا پڑا ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کی ذمہ داری کسی پر ڈالی گئی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! بروقت funds مہیا نہ ہونے کی وجہ سے اس منصوبے کو revise کرنا پڑا اور اسی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے۔ یہ funds حکومت پنجاب کی طرف سے مہیا کئے جانے تھے جو کہ تاخیر سے میسر آئے ہیں اس لئے یہ منصوبہ تاخیر کا شکار ہوا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ "رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی 40 کنال 17 مرلے پر تعمیر ہوا" جبکہ جز (ج) میں کہہ رہے ہیں کہ "سٹیڈیم 44 کنال 18 مرلے پر تعمیر شدہ ہے" اس difference کی ذرا وضاحت فرما دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ ساری جگہ سکول کی تھی۔ اس کا کل رقبہ 44 کنال 18 مرلے ہے اور ڈی۔ سی۔ او کی رپورٹ کے مطابق 23 کنال 16 مرلے اس کا covered area ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال وسیم قادر صاحب کا ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 2036، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب وسیم قادر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں تمام زائد ٹوکن فیس وصول کرنے والے
پارکنگ سٹینڈز والوں کے خلاف کارروائی کا مسئلہ

*2036: جناب وسیم قادر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع کچہری اور ہائیکورٹ پارکنگ سٹینڈ والے ٹھیکیدار کار والوں سے -/20 روپے ٹوکن فیس وصول کر رہے ہیں جبکہ گورنمنٹ کی مقرر کردہ ٹوکن فیس کا ریٹ -/10 روپے ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا زائد فیس وصول کرنے والے سٹینڈز کے ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) درست نہ ہے۔ ضلع کچہری سٹینڈ دفتر شہری سہولیات سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر کنٹرول ہے۔ پارکنگ سٹینڈ پر نمایاں طور پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا منظور شدہ ریٹ بورڈ آویزاں ہے اور ٹوکن سلپ پر بھی ریٹ کار -/10 روپے اور موٹر سائیکل -/5 روپے درج ہے جبکہ ہائیکورٹ پارکنگ سٹینڈ ہائیکورٹ کی حدود میں واقع ہے جس کا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہ ہے۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ چیکنگ سکواڈ روزانہ تمام پارکنگ سٹینڈز جو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر کنٹرول ہیں۔ چیک کرتا ہے اور اوور چارجنگ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ تھانے میں ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے اور منسوخی ٹھیکہ بھی ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! سول سیکرٹریٹ کے ساتھ ایک پارکنگ سٹینڈ بنا ہوا ہے اور میری اطلاع کے مطابق یہ بالکل illegal چل رہا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز جن کی وجہ سے لاہور میں ٹریفک جام رہتی ہے کیا ان کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی

ہے؟خصوصی طور پر سول سیکرٹریٹ کے ساتھ غیر قانونی چلنے والے پارکنگ سٹینڈ کے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کیا کہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے نشاندہی فرمائی ہے کہ سول سیکرٹریٹ کے ساتھ کوئی غیر قانونی طور پر سٹینڈ بنا ہوا ہے میں انہیں یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس کے خلاف آج ہی سخت کارروائی ہو گی۔ پارکنگ سٹینڈ کے حوالے سے معزز ممبران پر مشتمل پہلے ہی ایک کمیٹی بن چکی ہے اور اس کمیٹی کو اپنا کام مکمل کرنے کے لئے مزید وقت درکار ہے۔ محکمہ کی طرف سے لاہور کے ڈی سی او اور ٹی ایم او حضرات کو لکھ دیا گیا ہے کہ جہاں پر پارکنگ سٹینڈ والے overcharging کر رہے ہیں ان کے خلاف فوری اور سخت action لیا جائے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد ہو گا۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں جس پارکنگ سٹینڈ کی بات کر رہا ہوں یہ سول سیکرٹریٹ کے ساتھ شہر لاہور کے دل میں واقع ہے جہاں پر گھنٹوں ٹریفک block رہتی ہے لیکن آج تک اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو سکی۔ میری اطلاع کے مطابق وکلاء برادری کے ساتھ بات چیت کے نتیجے میں یہ غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ اب تک چل رہا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے کوئی time frame دے دیں کہ کتنے عرصہ میں وہ اس غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ کو ختم کرا دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! چیف جسٹس بحالی تحریک کے بعد وکلاء کافی مضبوط ہو چکے ہیں اس لئے وہاں سے اس پارکنگ سٹینڈ کو ختم کرانے کے لئے ہمیں وکلاء کے ساتھ تھوڑی bargaining کرنا پڑے گی۔ پارکنگ سٹینڈ کے حوالے سے بننے والی کمیٹی بھی بات چیت کر کے اس issue کو حل کرائے گی۔

خواجہ عمران نذیر: کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ یہ پارکنگ سٹینڈ غیر قانونی چل رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میرے علم میں قطعاً نہیں ہے کہ یہ پارکنگ سٹینڈ غیر قانونی چل رہا ہے۔ آج معزز ممبر نے نشاندہی فرمائی ہے تو میں اس بارے میں معلومات حاصل کروں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بابا گراؤنڈ پنجاب اسمبلی کی جگہ ہے اور وہ جگہ misuse ہو رہی ہے میں نے اس پر Adjournment Motion بھی دی تھی اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہی پوچھا ہے کہ کیا یہ جگہ پنجاب اسمبلی کی ہے؟

جناب سپیکر: وہ جگہ تو پنجاب اسمبلی کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! بابا گراؤنڈ پنجاب اسمبلی کی جگہ ہے تو یقیناً سخت ایکشن ہو گا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، نوانی صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں فرمایا ہے کہ جو ٹھیکیدار fixed charging پر overcharging کرتے ہیں یہ اُن کے خلاف کارروائی کرتے ہیں، اُن کے ٹھیکے بھی منسوخ کرتے ہیں اور اُن کے خلاف FIRs بھی درج کرائی جاتی ہیں۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ آج تک کتنے لوگوں کے ٹھیکے منسوخ ہوئے اور کون کون سے تھانے میں کتنی کتنی FIRs درج کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! معزز ممبر کے سوال کے حوالے سے ہمارے پاس پورا ریکارڈ موجود ہو گا، اگر یہ مجھے کہیں تو میں آج یا کل تک ان کو پورا ریکارڈ مہیا کر دوں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن یہ House question کی property ہے اس لئے صرف مجھے نہیں بلکہ اس پورے ایوان کو اس کی تفصیل سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: ڈھلوں صاحب! نوانی صاحب آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا آپ نے کسی کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے یا نہیں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جب کسی سوال کے جواب میں کوئی چیز آئے گی تو on the floor of the House اُس کی تفصیل بتانی چاہئے کہ ان کی گورنمنٹ کتنی efficient ہے؟

جناب سپیکر: ڈھلوں صاحب! آپ نے جز(ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ overcharging کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے متعدد تھانوں میں FIRs درج کروائی جاتی ہیں اور منسوخی ٹھیکہ بھی ہو سکتا ہے۔ آپ نے اس کا اس طرح سے جواب دینا ہے کہ ہم نے اتنی FIRs درج کروائی ہیں اور اتنے ٹھیکے منسوخ کروائے ہیں۔ آپ کی طرف سے ضمنی سوال کے جواب میں اس کی تفصیل آنی چاہئے تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! تھانہ قلعہ گجر سنگھ، تھانہ غالب مارکیٹ اور تھانہ گلبرگ میں overcharging پر FIRs درج ہیں، میں ان کی تفصیل اپنے معزز دوست کو مہیا کر دوں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہ سوال 23۔اکتوبر 2008 کو جمع کرایا گیا تھا۔ آج اڑھائی سال کے بعد اس سوال کا جواب on the floor of the House دیا جا رہا ہے۔ یہ House کا استحقاق ہے اور آپ نے بڑی valid direction دی کہ آپ جب بھی کسی سوال کے جواب میں کسی چیز کا ذکر کریں گے تو اُس کے ساتھ اُس کی تفصیل بھی بتانی ہو گی تاکہ پورا House inform ہو کہ کیا ایکشن ہوتا ہے اور اُس ایکشن کا کیا بنتا ہے؟

محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال کرنا چاہوں گی کہ کیا پورے پنجاب میں کار پارکنگ فیس -/10 روپے لی جا رہی ہے کیونکہ میں ان کی اطلاع کے لئے بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے کل ہی لبرٹی میں کوئی تین دفعہ -/20 روپے دیئے ہیں اور پورے گلبرگ میں کار پارکنگ فیس -/20 روپے ہے تو یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ کار پارکنگ فیس -/10 روپے ہے اور وہاں بورڈ پر لکھا ہوا بھی ہے کہ پہلا گھنٹہ لبرٹی پلازہ میں جو گاڑی کھڑی کرے گا وہ -/20 روپے ٹوکن دے گا۔ میں اپنے پارلیمانی سیکرٹری کو تجویز دوں گی کہ آج ہی یہ لبرٹی جائیں اور وہاں گاڑی کھڑی کریں تو یہ خود -/20 روپے دے کر آئیں گے۔ یہ next time on the floor of the House بتائیں گے کہ پورے گلبرگ میں عوام سے کار پارکنگ فیس -/20 روپے کیوں وصول کی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، ڈھلوں صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ نے جن کی نشاندہی کی ہے اُن کے خلاف سخت کارروائی ہو گی

اور جو بھی کوئی overcharging کرے گا اُس کا ٹھیکہ منسوخ کیا جائے گا یا اُس کے خلاف FIR درج ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، آپ جو بھی کر سکتے ہیں اُن کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔ جی، اگلا سوال چودھری ظہیر الدین خان صاحب کا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! On his behalf Question No. 2368 (معزز ممبر نے چودھری ظہیر الدین خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

ضلع خوشاب۔ترقیاتی کاموں کے فنڈز کا اجراء اور ٹھیکیداروں کو ادائیگی کا مسئلہ

*2368: **چودھری ظہیر الدین خان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکیمونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے سال حکومت نے MPAs کو جو تعمیراتی کاموں کے لئے funds الاٹ کئے تھے اس کے تحت دیگر علاقوں کی طرح ضلع خوشاب میں بھی تعمیراتی کام کئے گئے، مگر متعلقہ ڈی سی او نے بوجوہ 30-06-08 تک متعلقہ ٹھیکیداروں کے بل دستخط نہ کئے اور مورخہ 30-06-08 کو funds lapse ہو گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی عرصہ انتظار کے بعد متعلقہ ٹھیکیداروں جن میں محمد خان کندی اور ملک احمد نواز اترا بھی شامل ہیں نے ہائیکورٹ میں کیس دائر کیا جس پر عدالت نے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو سائیلان کو پندرہ دن کے اندر ادائیگی کرنے کا حکم صادر فرمایا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ تقریباً 2 ماہ گزرنے کے باوجود لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ٹھیکیداروں کو ادائیگی کے لئے کوئی پیشرفت نہ ہوئی؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ لوکل گورنمنٹ متعلقہ ٹھیکیداروں کو ہائیکورٹ کے حکم کی روشنی میں فوری طور پر ادائیگی کرنے، لیپس فنڈز فوری طور پر جاری کرنے کو تیار ہے، تاکہ بلاجواز رکے ہوئے تعمیراتی کام شروع ہو کر پایہ تکمیل کو پہنچ سکیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) مالی سال08-2007 میں حکومت نے MPAs کو جو تعمیراتی کاموں کے لئے فنڈز مہیا کئے تھے اس کے تحت دیگر علاقوں کی طرح ضلع خوشاب میں بھی تعمیراتی کام کئے گئے اور ان کی ادائیگی بھی متعلقہ ٹھیکیداران کو کر دی گئی البتہ ماہ جون کے آخر میں کچھ ٹھیکیداران کے چیکوں پر بروقت DCO صاحب کے دستخط نہ ہونے کی وجہ سے ادائیگی نہ ہو سکی اور 30-06-2008 کو funds lapse ہو گئے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ملک احمد نواز اترا اور محمد خان کندی ٹھیکیداران نے ہائیکورٹ میں کیس دائر کیا جس پر عدالت نے ٹھیکیداران کو ادائیگی 15 یوم کے اندر کرنے کا حکم صادر فرمایا۔چونکہ فنڈز funds lapse ہو چکے تھے اور "تعمیراتی ایجنسی" کے پاس فنڈز نہ ہیں۔

(ج) محکمہ کی طرف سے ٹھیکیداران کو ادائیگی کے لئے پیشرفت جاری ہے، جونہی funds دستیاب ہوں گے ٹھیکیداران کو حسب ضابطہ ادائیگی کر دی جائے گی۔

(د) funds lapse کی بحالی کا تعلق محکمہ فنانس سے متعلقہ ہے، کورٹ کے حکم کی روشنی میں اگر funds جاری ہوتے ہیں تو ٹھیکیداران کو ادائیگی کر دی جائے گی اور جن کاموں کے فنڈز جاری ہوئے ان کو مکمل کیا جائے گا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری جز (الف) کا جواب پڑھ کر سُنا دیں؟

جناب سپیکر: جی، ڈھلوں صاحب! جز (الف) کا جواب پڑھ کر سنائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) مالی سال 08–2007 میں حکومت نے MPAs کو جو تعمیراتی کاموں کے لئے funds مہیا کئے تھے اس کے تحت دیگر علاقوں کی طرح ضلع خوشاب میں بھی تعمیراتی کام کئے گئے اور ان کی ادائیگی بھی متعلقہ ٹھیکیداران کو کر دی گئی البتہ ماہ جون کے آخر میں کچھ ٹھیکیداران کے چیکوں پر بر وقت DCO صاحب کے دستخط نہ ہونے کی وجہ سے ادائیگی نہ ہو سکی اور 30–06–2008 کو funds lapse ہو گئے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! اس جواب کے جز (الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ funds lapse ہونے میں کس کا قصور ہے، وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے اس پر کوئی انکوائری کمیٹی

بنائی گئی اور اس پر کوئی انکوائری ہوئی؟ مزید یہ کہ کتنے لوگوں کو funds ادا کئے گئے اور کتنے لوگوں کے funds lapse ہوئے؟ یہ سوال 2-دسمبر 2008 کو دیا گیا، اس کا جواب 5-جنوری 2009 کو آیا اور آج ایجنڈا پر یہ 2011 میں آیا ہے تو مجھے اس ضمنی سوال کا clear جواب چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ڈھلوں صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! چونکہ دو ٹھیکیدار صاحبان کی نشاندہی کی گئی ہے تو اس سلسلہ میں ہمارے پاس جو شواہد موجود ہیں ہم اُس کی clearance کر سکتے ہیں۔ باقی اس کے علاوہ اگر ان کو کوئی تفصیل چاہئے تو وہ محترمہ کو مہیا کر دی جائے گی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس اس کی تفصیل ہونی چاہئے۔ مجھے بتائیں کہ کیا DCO متعلقہ کے خلاف کوئی انکوائری ہوئی، کوئی ایکشن ہوا اور اُس وقت وہاں پر کون DCO تھا؟

جناب سپیکر: جی، ڈھلوں صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اُن دونوں ٹھیکیداروں کے نام احمد نواز اترا اور محمد خان کندی ہیں۔ یہ دو ٹھیکیدار تھے۔ ہمارے پاس تفصیل موجود ہے اس میں ملک احمد نواز ٹھیکیدار نے تعمیر سڑک مہاجر کنال تا ڈیرہ جات شمالی ضلع خوشاب کا ٹھیکہ سال 2006 میں حاصل کیا تھا۔ اس سڑک کا آخری بل جس کی ادائیگی مبلغ 7 لاکھ 23 ہزار 489 روپے تھی اس کی ادائیگی محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے بذریعہ مراسلہ نمبر FD/LGCD/3-34/10 مورخہ 8-فروری 2011 کی ہے۔ اس کے بل کی رقم ADLG خوشاب کے مشترکہ SDA اکاؤنٹ سے جاری کر دیئے گئے ہیں اور اس کی اطلاع ملک احمد نواز ولد محمد خان سکنہ احمد پور اترا ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع خوشاب کو بذریعہ مندرجہ بالا آرڈر کی جا چکی ہے۔ جہاں تک محمد خان ٹھیکیدار کا تعلق ہے تو مذکورہ ٹھیکیدار نے درج ذیل سکیم کے بقایاجات کی ادائیگی کے سلسلے میں استدعا کی ہے۔ تعمیر پختہ سڑک 2 لاکھ 73 ہزار 857 روپے اور ایک تعمیر پختہ سڑک سرگودھا میانوالی روڈ ڈیرہ پیر غلام جیلانی 5 لاکھ 28 ہزار 46 روپے کے سلسلہ میں ٹھیکیدار نے بذریعہ وکیل محکمہ ہذا کو نوٹس بھجوایا تھا اور ADLG خوشاب کو تحریر کیا جا چکا ہے کہ وہ متعلقہ کاغذات مہیا کرے تاکہ اس claim کے درست

ہونے کا تعین کیا جا سکے۔Claim کے درست ہونے کی صورت میں ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ شکریہ

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر!میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ جو فنڈز lapseہوئے ہیں اور ٹھیکیداروں کو عدالتوں میں جا کر اپنا حق لینا پڑا ہے تو کیاDCO کے خلاف وزیر اعلیٰ پنجاب نے کوئی انکوائری کرائی ہے اور کیا اسے کوئی سزا دی گئی ہے یا اس کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ٹھیکیدار نے کام مکمل ہونے کی رپورٹ نہیں کی تھی اور کام مکمل ہونے کی صورت میں ہی ادائیگی ہونی تھی۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال یہ ہے کہ DCOکے دستخط نہ کرنے کی وجہ سے فنڈزlapseہوئے تو کیا اس پر محکمے نے کوئی کارروائی کی ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!اس سلسلہ میںDCO سے وضاحت طلب کر لی جائے گی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر!تین سال کے بعد جواب آیا ہے اور یہ آج کہہ رہے ہیں کہ DCO سے وضاحت طلب کر لی جائے گی۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ انکوائری کب کی جائے گی ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!میں اپنی معزز ممبر کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جہاں پر ٹھیکیدار غیر معیاری کام کرتا ہے وہ کام ہمیشہlate ہو جاتا ہے۔ ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ کیا کام غیر معیاری ہونے کی وجہ سے ادائیگی نہیں ہوئی اور فنڈزlapseہوئے ہیں۔اس کے بعد جو فیصلہ ہو گا وہ سامنے آ جائے گا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر!DCO کی نااہلی پر اڑھائی تین سال تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی یہ بہت غلط بات ہے۔اب یہ جز(ب،ج اور د) کا جواب بھی پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(ب) یہ درست ہے کہ ملک احمد نواز اترا اور محمد خان کندی ٹھیکیداران نے ہائیکورٹ میں کیس دائر کیا جس پر عدالت نے ٹھیکیداران کو ادائیگی 15 یوم کے اندر کرنے کا حکم صادر فرمایا چونکہ فنڈزlapseہو چکے تھے اور "تعمیراتی ایجنسی" کے پاس فنڈز نہ ہیں۔

(ج) محکمہ کی طرف سے ٹھیکیداران کو ادائیگی کے لئے پیشرفت جاری ہے، جونہی funds دستیاب ہوں گے ٹھیکیداران کو حسب ضابطہ ادائیگی کر دی جائے گی۔

(د) funds lapse کی بحالی کا تعلق محکمہ فنانس سے متعلقہ ہے، کورٹ کے حکم کی روشنی میں اگر funds جاری ہوتے ہیں تو ٹھیکیداران کو ادائیگی کر دی جائے گی اور جن کاموں کے فنڈز جاری ہوئے ان کو مکمل کیا جائے گا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! عدالت نے حکم دیا کہ 15 دن کے اندر ادائیگی کر دی جائے لیکن ادائیگی نہیں کی گئی اس طرح تو عدالتی فیصلوں کو بھی bulldoze کیا جا رہا ہے۔ کیا پنجاب حکومت کے خلاف suo moto action نہیں ہونا چاہئے، کیا یہ توہین عدالت نہیں ہے؟

جناب سپیکر: یہ عدالت کا کام ہے، میرا نہیں۔ مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ وضاحت بڑی ضروری ہے کہ ADLG جس نے غفلت کی ہے۔ محکمے کو وکیل کا notice آیا تھا اور اسی notice کو انھوں نے ہائیکورٹ کا آرڈر تصور کیا ہے۔ ہمارے ریکارڈ میں ہائیکورٹ کے آرڈر نہیں ہیں اس سلسلہ میں پوری انکوائری ہو گی، اگر ADLG ذمہ دار ہو گا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2514 ہے۔

لاہور میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2514: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں واٹر فلٹریشن کے کل کتنے پلانٹ کہاں کہاں ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) لاہور میں لگائے گئے مذکورہ پلانٹس پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی معاونت سے ایک منصوبہ "صاف پانی سب کے لئے" کے نام سے شروع کیا ہے۔ اس منصوبے کے مطابق لاہور کی 150 یونین کونسلز میں 150

واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں گے جن یونین کونسلوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں اور مزید لگائے جائیں گے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب بھر میں واٹر فلٹریشن پلانٹس پر کل رقم تقریباً13۔ارب روپے خرچ ہو گی، معاہدے کے مطابق جس کمپنی کے ساتھ واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جانے کا طے پایا ہے اس کو ابھی تک کسی پلانٹ کی قیمت ادا نہ کی گئی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 150 یونین کونسلوں میں150 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں گے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تک کتنی یونین کونسلوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جا چکے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!59واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جا چکے ہیں اور40یونین کونسلوں میں کام شروع ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ یہ منصوبہ "صاف پانی سب کے لئے" کے نام سے شروع کیا گیا ہے۔ میں نے یہ سوال2008 میں دیا تھا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! لاہور میں لگائے جانے والے واٹر فلٹریشن پلانٹس کا منصوبہ2008 میں شروع کیا گیا تھا۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو جواب ایوان کی میز پر رکھا ہے اسے میں نے calculate کیا ہے اُس کے مطابق 38 پلانٹس لگے ہیں لیکن یہ 69 quote کر رہے ہیں اس لئے اپنے جواب سے ہی ان کی derogation ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ سوال 30۔دسمبر 2008 کو یہاں جمع کیا گیا ہے اور اس کا جواب 21۔مارچ 2011 کو آیا ہے جس کے مطابق یہ latest جواب ہے۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال یہ ہے کہ یہ agreement کس تاریخ کو ہوا ہے، agreement کے اندر اس کے لگنے کی مدت کتنی ہے اور زیادہ سے زیادہ کتنے پلانٹ install ہونے تھے کیونکہ یونین کونسل وار انہوں نے ایک پلانٹ کی بات کی ہے تو میرے notice کے مطابق اس سے

ہٹ کر بھی پلانٹ لگے ہیں kindly اس House کو بتایا جائے کہ یہ کنٹریکٹ کیا ہے، اس کنٹریکٹ کے مطابق زیادہ سے زیادہ کتنے لگنے ہیں اور انہوں نے جو 69 پلانٹ installed بتائے ہیں جبکہ وہ 38 ہیں اس کے بارے میں وضاحت فرمائیں؟

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ تمام ممبران ان کی بات سنیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر کو تفصیلاً وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں کہ لاہور میں لگائے جانے والے کسی پلانٹ کا بل ابھی مکمل ادا نہیں کیا البتہ معاہدے کی شق نمبر 33.1 کے تحت تمام پانچوں فرموں کو advance of mobilization پندرہ فیصد ادا کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے لئے وفاقی حکومت نے 12.2 بلین کے فنڈز بھی مہیا کرنے تھے جس میں سے ابھی تک صرف 3.8 بلین رقم وفاقی حکومت نے حکومت پنجاب کو مہیا کی ہے۔ بقایا رقم کے لئے حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت کی منسٹری آف پلاننگ کمیشن کے درمیان خط و کتابت جاری ہے۔ اس سلسلے میں 03-10-2010 کو چیئرمین پراونشل پراجیکٹ سٹیئرنگ کمیٹی کی سربراہی میں ہوئی جس میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔ اس کے علاوہ advance of mobilization کسی فرم کو ادا نہیں کیا جائے گا۔۔۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! موصوف پارلیمانی سیکرٹری جو پڑھ رہے ہیں اس سے متعلقہ تو میرا سوال ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اُن کی بات غور سے سنیں پھر اس کا جواب دیں۔ انہوں نے آپ کو سوال کا جواب تفصیلی پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ انہوں نے پوچھا ہے کہ کیا کیا agreement تھے، کتنی مدت کے لئے تھے اور آپ نے اب تک کتنے پلانٹ لگا دیئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! انہوں نے اس کے متعلق پوری تفصیلات پوچھی ہیں کہ پورے لاہور میں 150 یونین کونسلوں میں 150 فلٹریشن پلانٹس لگنے تھے۔

جناب سپیکر: کیا ہر جگہ پر مکمل ہو گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ابھی تک مکمل نہیں ہوئے۔ لاہور کی تمام یونین کونسلوں میں سے 59 یونین کونسلوں میں پلانٹس لگائے جاچکے ہیں جن میں سے سات میں کچھ تاخیر ہے اور باقی 52 پلانٹس بالکل ٹھیک کام کر رہے ہیں جبکہ 40 یونین کونسلوں میں پلانٹس لگانے کا کام زیر تکمیل ہے جس کی پوری تفصیلاً لسٹ میرے پاس موجود ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں ان سے سوال کچھ کر رہا ہوں اور جواب یہ کچھ اور دے رہے ہیں۔ میں نے گزارش یہ کی ہے کہ یہ کنٹریکٹ کب sign ہوا تھا اور اس کنٹریکٹ کی کوئی میعاد مقرر تھی کہ اتنی مدت کے اندر پلانٹ لگائے جائیں گے؟ جو یہ جواب پڑھ رہے ہیں اُس کا اس جواب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے 52 پلانٹس بالکل مکمل ہیں جبکہ جو جواب انہوں نے ایوان کی میز پر رکھا ہے اس کے اندر دیکھ کر counting کر لیں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ 38 functional ہیں باقی سارے work in process ہیں یا ابھی تک start ہی نہیں ہوئے۔ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے یہاں پر آنکھیں بند کی ہوئی ہیں یا ہم ایوان کے اندر بالکل بھی یہ نہیں دیکھ رہے کہ کیا جواب present کیا جارہا ہے؟

جناب سپیکر: ذرا تسلی سے جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبران کو 52 پلانٹس مکمل طور پر کام کرتے ہوئے دکھا سکتا ہوں اور جب چاہیں یہ میرے ساتھ چل کر دیکھ سکتے ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! یہ کنٹریکٹ پر کیوں نہیں آ رہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! جہاں جہاں یہ working position میں ہیں اُن کی پوری تفصیل میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ counting کے مطابق 38 ہیں لیکن آپ کے مطابق 52 ہیں لہذا اس تضاد کو درست کریں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! یہ بہت سنجیدہ معاملہ ہے اور ایک اہم کنٹریکٹ ہے جس کے تحت لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنا ہے۔ اس طرح response دینے سے بات نہیں بنے گی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ پتا نہیں ہے کہ جو information یا بیان یہاں House میں دے رہے ہیں اس میں کتنا بڑا تضاد ہے؟ میں نے گزارش یہ کی ہے کہ کنٹریکٹ کس تاریخ کا ہے، اُس کی تفصیلات کیا ہیں اور کتنی دیر میں کام مکمل ہونا تھا لیکن اس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب بالکل خاموش ہیں بلکہ یہ ہمیں کبھی اِس طرف کبھی اُس طرف لے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت کی funded scheme ہے اس میں ہمارے پاس جتنی رقم آئی ہوئی ہے اُس کے مطابق ابھی ہم نے کام شروع کیا ہے جس کی وضاحت میں ایک دفعہ کر چکا ہوں اور اگر معزز ممبر چاہیں تو ایک دفعہ پھر میں انہیں وضاحت سے بتا دیتا ہوں۔ ہمارے پاس 3.8 بلین رقم آئی ہے جبکہ یہ رقم 12.2 بلین تھی جو ہمیں ابھی تک نہیں مل سکی۔ جب تک ہمیں یہ پوری رقم نہیں ملے گی تب تک یہ سارا کام مکمل نہیں ہو گا۔

جناب محمد نوید انجم: ضمنی سوال۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

MR. PERVEZ RAFIQUE: I am point of explanation.

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرا اس پر ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس پر کتنے ضمنی سوال ہونے ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ آپ سے یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ کا کنٹریکٹ کب ہوا تھا، کتنے عرصے کے لئے ہوا تھا اور کب تک یہ فلٹریشن پلانٹس کا کام مکمل ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت کا کنٹریکٹ ہے ہمارے پاس تو انہوں نے اس کے لئے فنڈز دینے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ تمام ممبران تشریف رکھیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترم! اعجاز صاحب کا سوال آ رہا ہے۔ میں نے آپ کو ابھی floor نہیں دیا، براہِ مہربانی مجھے ان کی بات سننے دیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ Chair نے یہاں پر واضح طور پر سوالات کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے سامنے repeat کیا ہے لیکن وہ absolutely subject پر جواب نہیں دے رہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس پر مزید وقت ضائع کرنے کے مترادف ہو گا، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ علیحدہ اُن کے ساتھ میٹنگ کر لیں لیکن کمیٹی کو refer نہیں ہو گا۔ جی، نوید انجم صاحب!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ایک پلانٹ پر 15 سے 20 لاکھ روپے خرچ آتے ہیں۔ اس میں بہت سارے پلانٹس ایسے ہیں جو دو دو سال سے install ہو چکے ہیں لیکن چالو نہ ہیں۔ میں ایک دو نشاندہی کے لئے پڑھ دیتا ہوں۔ انہوں نے سیریل نمبر 43 پر عزیز بھٹی ٹاؤن کے فتح گڑھ میں حلقہ پی پی۔145 میں لکھا ہے کہ due to non provision of electricity and water supply connection. پلانٹ مکمل installed ہے اور اُس پر 18/20 لاکھ روپے خرچ آ چکے ہیں لیکن دو سال سے electricity کا میٹر install نہیں کروا سکے اور water supply کا connection بھی نہیں دے سکے جو میرے خیال میں ایک دن کے notice پر لگ جاتا ہے۔ اس طرح کے بہت سارے پلانٹس جو installed ہیں لیکن connection نہ لگنے کی وجہ سے غریبوں کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ ایسے پلانٹس جو install ہو چکے ہیں جن میں سے تین کی نشاندہی میں ابھی کر دیتا ہوں کہ سیریل نمبر 43,44 اور سیریل نمبر 56 پر ایسے پلانٹس ہیں جو موقع پر installed ہیں لیکن اگر وہاں پر صرف electricity کا connection لگ جائے تو وہ چالو ہو جائیں گے اور غریبوں کو صاف پانی ملنا شروع ہو جائے گا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ یہ دو سال سے بند پڑے ہوئے ہیں، مزید اسے کتنے سال بند رکھنا ہے اور کتنی دیر میں ان کو چالو کر دیں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سیریل نمبر 43,44 اور 56 کے حوالے سے بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی میں یہ وضاحت کر چکا ہوں کہ یہ حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی

معاونت سے منصوبہ تیار کیا ہے۔ جب تک ہمیں فنڈز مکمل نہیں ملیں گے تب تک ہم یہ سارے منصوبے مکمل نہیں کر سکتے۔ ابھی تک تو ہمیں وہاں سے 1/4 حصہ بھی پورا نہیں ملا۔

جناب سپیکر: کیا اب آپ کے پاس فنڈز نہیں ہیں؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں electricity کے connection کے لئے پیسے ابھی اپنے پاس سے دیتا ہوں لہذا یہ انہیں چالو کر دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ electricity کا کام جلدی کروائیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں اس کی payment ابھی کرتا ہوں لیکن یہ وفاق کے اوپر نہ ڈالیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: شکریہ۔ جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کچھ تیاری کر کے آئے ہوتے تو یقیناً وہ اس ایوان کو اس موضوع پر ضرور مطمئن کرتے۔ وفاقی حکومت نے چاروں صوبوں کی یونین کونسلوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی مد میں خطیر رقوم دی ہیں۔ ڈیڑھ سال قبل میں خود ڈائریکٹر جنرل لوکل گورنمنٹ سے ملا تو انہوں نے اس وقت ان پلانٹس کی تنصیب کے بعد third party کے تعین کا تذکرہ کیا جو اس کی valuation کرے جس کے بعد کنٹریکٹروں کو ادائیگی کی جائے گی۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ بتائیں کہ پورے پنجاب کے لئے third party valuation inspection کے کنٹریکٹ ہو چکے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، ڈھلوں صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! چیئرمین (P&D) کی سربراہی میں کمیٹی بنی ہے جس کی شق نمبر 4 میں کہا گیا ہے کہ کسی قسم کی ادائیگی فرم کو نہیں کی جائے گی تاوقتیکہ third party validation نہیں ہو جاتی۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ بجلی اور واٹر سپلائی کا ان پلانٹس کو کنکشن کیوں نہیں لگ رہا کیونکہ third party valuation inspection کے کنٹریکٹ

ڈیڑھ سال سے مجھے معلوم ہے کہ اب تک نہیں ہوئے۔ پنجاب حکومت خدا کا خوف کرے کہ صرف ایک معاہدہ نہیں کر سکی اور سارا پنجاب محروم ہے۔ وفاقی حکومت نے 4۔ارب روپے پنجاب حکومت کو ادا کر دیئے ہیں جو کہ لوکل گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں ہیں لیکن پنجاب کے عوام سادہ اور صاف پانی پینے کو ترس رہے ہیں۔ میں آپ سے درخواست گزار ہوں کہ خدا کے لئے آپ اس پر کوئی فیصلہ لیں، یہ House کوئی فیصلہ لے اور ایوان کو بتایا جائے کہ third party valuation inspection کا agreement کتنے دنوں میں ممکن ہے تاکہ پنجاب کے عوام کو صاف پانی وفاقی حکومت کے پیسوں سے پلایا جا سکے؟

جناب سپیکر: جی، ڈھلوں صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! وفاقی حکومت نے 12.2 بلین روپے کے فنڈز میں سے 3.8 بلین روپے کے فنڈز مہیا کئے جبکہ ٹھیکیداروں کو وفاقی حکومت نے براہ راست کنٹریکٹ دے کر بھجوایا تھا۔ جب تک ہمارے پاس مکمل فنڈز نہیں پہنچتے تو ہم پنجاب میں یہ کام کیسے مکمل کر سکیں گے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے لوگوں کے ساتھ یہ وفاقی حکومت کی زیادتی ہے جو کہ تھوڑے سے پیسے دینے کے بعد اس سکیم کو properly ناکام اور غریب لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی روکنے کی کوشش کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! حقائق کو مسخ کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ وفاقی حکومت نے ان سکیموں کے حوالے سے صوبوں کو دی گئیں terms & conditions میں بڑا واضح لکھا ہے کہ جب تک وہ رقوم خرچ نہیں کی جائیں گی مزید رقوم صوبوں کو مہیا نہیں کی جائیں گی۔ میں یہاں پر کھڑا ہو کر ان سے کہتا ہوں کہ وفاقی حکومت کی طرف سے دیئے گئے 4۔ارب روپے ان کے پاس موجود ہیں تو یہ اسے کتنے دنوں یا مہینوں میں خرچ کریں گے؟ باقی 8/9۔ارب روپے کی فراہمی کی یقین دہانی میں انہیں کرواتا ہوں کہ وہ ہماری ذمہ داری ہے۔ 4۔ارب روپے تین سال سے پنجاب کے لوکل گورنمنٹ کے پاس پڑے ہوئے ضائع ہو رہے ہیں تو خدارا یہ ایسی باتیں کرنے کی بجائے یہاں پر اعلان کریں کہ کتنے دنوں میں third party valuation inspection agreement کر لیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! جو بات سوہنا صاحب نے فرمائی ہے تو یہ issue بالکل علیحدہ ہے۔ اگر سوہنا صاحب چاہیں گے تو اس معاملے کی مکمل تفصیلات ان تک بھی پہنچا دی جائیں گی اور اسے discuss بھی کر لیا جائے گا۔ معاملہ یہ ہے کہ لوگوں کو صاف پینے کا پانی فراہم کرنے کے لئے یعنی واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کے فنڈز وفاقی حکومت کے پاس موجود تھے جو کہ foreign aid تھی، پنجاب کو ٹرانسفر کئے گئے لیکن ہوا یہ کہ وفاقی حکومت نے ان فنڈز سے لگنے والے پلانٹس کی قیمتوں کا تعین اور فرموں و کمپنیوں کے ساتھ تمام terms & conditions خود ہی طے کرنے کے بعد ادھر بھیج دیئے کہ یہ فرمیں ہیں اور یہ قیمت ہے جس میں یہ لگائیں گے اور یہ پیسے ہیں جو آپ نے انہیں ادا کرنے ہیں۔ جب ان پلانٹس کی تنصیب ہوئی تو ایک پلانٹ کی قیمت 30 لاکھ روپے اور اگر وہ double ہو جائیں تو 80 لاکھ روپے جبکہ اسی معیار کا پمپ یا پلانٹ بازار اور مارکیٹ میں 6 لاکھ روپے کا دستیاب ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مارکیٹ میں وہ پمپ صرف 6 لاکھ روپے کا دستیاب ہے لیکن انہوں نے 30 اور 80 لاکھ روپے کا کنٹریکٹ کیا ہوا ہے۔ اب وہ پیسے انہوں نے اپنی پراپرٹی بیچ کر تو نہیں دیئے بلکہ وہ قوم اور عوام کے پیسے ہیں تو ہم کس طرح 6 لاکھ روپے کی چیز کے 30 لاکھ روپے ادا کر دیں؟ اصل مسئلہ یہ ہے جس پر سوہنا صاحب جس دن چاہیں میں تمام تفصیلات اور information لے آؤں گا اور یہ اس پر debate کر لیں۔ یہ اربوں روپے کا بہت بڑا فراڈ تھا جسے ہم نے روکا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں اس ایوان کے اندر کھڑے ہو کر یہ کہہ رہا ہوں کہ وزیر قانون نے جو تفصیلات ایوان کو بتائی ہیں وہ غلط ہیں اور میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ابھی اس ایوان کے معزز ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی کا تعین کریں جو اس سارے معاملے پر، جو باتیں میں نے کیں یا ادھر سے ہوئی ہیں ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کرے۔ مہربانی کر کے آپ اس ایوان کی ایک کمیٹی بنائیں جس میں ہم حقائق سامنے لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں کمیٹی بنا دوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس ایوان کی کمیٹی بنانے پر بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کوئی وقت مقرر کر لیں کہ یہ کتنا بڑا فراڈ اور کتنا بڑا سکینڈل تھا جو اوپر ہوا کہ 6 لاکھ روپے اور 30 لاکھ روپے میں آپ فرق دیکھ لیں۔ اس سکینڈل اور فراڈ کو expose کرنے کے لئے آپ وقت مقرر کر لیں اور یہاں اس معزز ایوان میں تمام معزز ممبران کے سامنے debate ہونی چاہئے۔ یہاں

ہم debate کے لئے بھی تیار ہیں اور اگر یہ کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو بے شک کمیٹی بنائیں۔ کمیٹی کے سامنے بھی ساری تفصیلات رکھ دیں گے اور یہ بہت بڑا سکینڈل ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بالکل سب کے سامنے debate ہو گی اور کمیٹی میں خود بناؤں گا۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! رانا صاحب نے کمیٹی بنانے سے اتفاق کیا ہے تو آپ مہربانی کر کے کمیٹی بنائیں تاکہ حقائق سامنے آسکیں۔

جناب سپیکر: اس معاملے پر بحث کے لئے بدھ کے دن ایک گھنٹہ رکھ لیں۔

معزز ممبران: جی، ہاں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! بالکل بدھ کے دن آپ اس پر debate رکھیں لیکن میں یہ چاہوں گا کہ اس سے پہلے آپ کمیٹی تشکیل دیں جو سارا ریکارڈ دیکھے اور تمام چیزیں اس ایوان کے علم میں لے کر آئے۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ بھی دیکھ لیتے ہیں، میں اس پر کمیٹی بھی بناؤں گا اور اس پر ایوان میں بھی ایک گھنٹہ بحث ہو گی۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نوانی صاحب! مجھے question کی طرف بھی آنے دیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! ایک بہت اہم بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جیسے رانا صاحب نے فرمایا کہ ہمیں کمیٹی بنانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر کمیٹی بھی بنا دی جائے اور اس کی رپورٹ بھی House کے سامنے آجائے اور اس پر discussion ہو جائے۔ جب کمیٹی کی رپورٹ آجائے گی تو وہ ہر آدمی کے سامنے ہو گی پھر اس پر بحث ہو جائے۔ پھر یہ اندازہ ہو جائے گا کہ اس میں کہاں سچ ہے اور کہاں جھوٹ ہے؟ رانا صاحب نے جو بات کی ہے وہ بڑے چیلنج کے ساتھ کی ہے اور facts پر کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! آپ کمیٹی تو announce کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں اپنے طور پر کروں گا، آپ مجھ پر پابندی نہ لگائیں۔ چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) موجود نہیں ہیں۔۔۔یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔۔۔dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک جلال الدین ڈھکو کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سوال نمبر 2838 ہے۔ Answer is taken as read

(معزز ممبر نے ملک جلال الدین ڈھکو کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ضلع ساہیوال، محمد پور روڈ کی تعمیر نو

*2838: ملک جلال الدین ڈھکو: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں محمد پور روڈ کمپری ہنسو سکول ساہیوال سے لے کر اڈہ مائی والی مسجد تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سڑک جب سے بنی ہے اس کی مرمت محکمہ ہذا نے نہ کی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متعلقہ سڑک کی مرمت اور اس کی حالت بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس سڑک کی کل لمبائی 15 کلو میٹر ہے۔ جس میں سے 2.5 کلو میٹر (7تا9.5) اور ایک کلو میٹر (12تا13) ضلعی حکومت ساہیوال نے 09-2008 میں مرمت کی ہے۔ اس کے بعد 2 کلو میٹر (13تا15) محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی نے بھی 09-2008 میں مرمت کی ہے۔ اس کا بقیہ حصہ عدم دستیابی فنڈز مرمت نہ ہو سکا ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال اس سڑک کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔فنڈز کی فراہمی پر اس سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ذرا آپ تشریف رکھیں۔ سپیکر گیلری میں ہمارے honourable اختر چودھری صاحب ڈپٹی سپیکر نارویئن پارلیمنٹ اور ان کے ساتھ Mr. Robbert Devert ہیں۔ This Excellency Ambassador of Norway ہم ان کو welcome کرتے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ! ذرا خیال کیجئے، بڑی مہربانی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ یہ سڑک جب سے بنی ہے کیا محکمہ نے اس کی مرمت کی ہے؟ اس کا جواب محترم پارلیمانی سیکرٹری ذرا پڑھ کر سنا دیں کہ یہ ٹوٹل کتنے کلومیٹر تھے اور اس میں سے کتنے کلومیٹر رہ گئے ہیں؟ بے شک یہ سال نہ بتائیں۔ پھر میں اپنا دوسرا ضمنی سوال بعد میں کروں گی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس سڑک کی کل لمبائی 15 کلومیٹر ہے جس میں سے 2.5 کلومیٹر اور ایک کلومیٹر ضلعی حکومت ساہیوال نے مرمت کی ہے جبکہ 2 کلومیٹر محکمہ پاک PWD نے کی ہے۔ میرے حساب کے مطابق ساڑھے پانچ کلومیٹر مکمل ہو چکی ہے اور ساڑھے نو کلومیٹر رہتی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ان کا حساب بالکل غلط ہے کیونکہ جب 15 میں سے 5 نکالتے ہیں تو باقی 10 بچتا ہے۔ بہر حال میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب 15 کلومیٹر کی ایک سڑک بنائی گئی تو definitely پہلے اس کا ایک estimate لگایا گیا ہو گا۔ جب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں کوئی بھی ترقیاتی کام ہوتا ہے، کوئی سڑک بنتی ہے، کوئی نالہ اور کھالہ بنتا ہے تو سب سے پہلے اس کا estimate بنایا جاتا ہے۔ پھر فنانس ڈیپارٹمنٹ بجٹ allocate کرتا ہے اور اس کے بعد اس کی construction شروع ہوتی ہے۔ جب 15 کلومیٹر میں سے ساڑھے نو یا 10 کلومیٹر کے لئے ان کے پاس پیسے نہیں بچے تو انہوں

نے کس طرح سے کام شروع کرا دیا؟ 09-2008 میں آدھی سڑک ایک پیچ بنایا گیا، چار مہینے کے بعد دوسرا پیچ بنایا گیا۔ جب پوری سڑک بنانے کے لئے ان کے پاس پیسے آئیں گے تب تک پہلے کے پیچ بھی تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ قوم کی امانت، قوم کا پیسا اور قوم سے حاصل شدہ ٹیکس کو کس طرح سے بے دریغ لٹایا جا رہا ہے۔ جناب پارلیمانی سیکرٹری اس کی وضاحت فرمائیں کہ بغیر پیسوں کے سڑک کیوں شروع کرائی گئی اور کس پالیسی کے تحت شروع کرائی گئی؟

جناب سپیکر: کچھ منصوبہ جات long term ہوتے ہیں اور کچھ short term ہوتے ہیں۔ اس حساب سے انہوں نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے کیونکہ ایک دم تو نہیں ہو سکتا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ضلعی حکومت کے پاس جتنا فنڈ موجود تھا اس کے مطابق جتنا سڑک کا حصہ زیادہ خراب تھا اس کو ایک دفعہ مرمت کیا گیا اور دوسرے حصے کو اس کے بعد مرمت کیا گیا۔ چونکہ فنڈ کے مطابق ہی کام کرنا ہوتا ہے، جب 15 کلو میٹر کے لئے فنڈ موجود نہیں تھا اس لئے پوری سڑک نہیں بنائی گئی تھی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ گزارش کی ہے کہ میں پانچ سال ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں رہ چکی ہوں۔ میں اپنی سڑکیں، نالے اور کھالے بنوا چکی ہوں۔ یہ شاید اوپر سے نازل ہوئے ہیں اس لئے ان کو procedure کا پتا نہیں ہے۔ اگر ایک لاکھ روپے کا بھی کام شروع ہو تو اس کے لئے surveyor جا کر survey کرتا ہے، estimate بنتا ہے اور پھر فنڈز release ہوتے ہیں۔ جب تک فنانس ڈیپارٹمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو فنڈز release نہیں کرتا تب تک اس سڑک پر کام شروع نہیں ہو سکتا۔ ڈسٹرکٹ آفیسر work order جاری نہیں کرتا۔ یہ 15 کلو میٹر کی سڑک کس پالیسی کے تحت بنائی گئی کیونکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ I can challenge, I can assure you. کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ بغیر پیسوں کے آپ سڑک شروع کرا دیں۔ جو مجاز آفیسر تھا پیسوں کے بغیر، DDC کی approval کے بغیر اگر اس نے work order issue کیا ہے تو کیا محکمے نے اس کے خلاف کارروائی کی ہے، اگر نہیں کی تو کیوں نہیں کی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! جہاں سے سڑک زیادہ خراب تھی فنڈز کے مطابق اس کو وہاں سے مرمت کیا گیا۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ پیسا قوم کی امانت ہے، صوبہ پہلے ہی overdraft پر چل رہا ہے۔ میں نے جناب کی خدمت میں گزارش کی ہے کہ جب تک DDC کی approval نہیں ہوتی، جب تک فنانس ڈیپارٹمنٹ سے approval نہیں ہوتی وہ پیسے چاہے -/2 روپے ہوں یا -/10 روپے ہوں اس پر کام شروع نہیں ہو سکتا۔ یہ کون سی پالیسی ہے، اس پالیسی کی dictation کے بغیر مجھے وضاحت فرمائیں؟ میری محترم منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ پارلیمانی سیکرٹری کو dictation نہ دیں، ان کو جواب دینے دیں اور ان کو mature ہونے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ maintenance funds سے سڑک مرمت ہوتی ہے۔ جتنا حصہ وہاں پر موجود تھا maintenance funds کے مطابق اس کو مرمت کیا گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے علم میں آنا کافی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جب patch work کروانا ہو تو اس کا علیحدہ سے estimate بنتا ہے جس کی maximum limit پانچ لاکھ روپے ہوتی ہے جو DO-1, DO-2 یا DO-3 کر سکتا ہے۔ یہ 15 کلومیٹر کی سڑک ہے اور کہیں بھی نہیں لکھا ہوا ہے کہ یہ patch work ہے۔ اس کو دو تین heads میں ضرور مکمل کیا گیا لیکن یہ patch work نہیں ہے۔ اس کے بارے میں جب اس کا ٹینڈر دیا جاتا ہے تو لکھا جاتا ہے کہ "تعمیر سڑک" جب patch work ہوتا ہے تو لکھا جاتا ہے "مرمت و بحالی" مجھے اس کی وضاحت فرمائیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے یقیناً ایسا ہی کیا ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں ان کے علم میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک maintenance fund ہوتا ہے جس سے سڑکوں کو مرمت کیا جاتا ہے۔ یہ سب ضلعوں میں ہوتا ہے، پتا نہیں ان کے ضلع میں نہ ہو۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

سید ابرار حسین شاہ: جناب سپیکر! یہ patch work کہاں سے آ گیا ہے، patch work تو اس وقت ہوتا ہے جب کوئی سڑک پہلے بنی ہوئی ہو۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا ہی نہیں ہے کہ وہ سڑک بنی تھی یا نہیں بنی تھی؟ شاہ صاحب! پہلے آپ اس کو پڑھ لیں پھر بات کرنا۔

جناب سپیکر: جی، آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ clear کروایا جائے کہ 15 کلو میٹر سڑک long term منصوبہ میں شمار ہوتی ہے یا short term منصوبہ میں شمار ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میرے خیال میں معزز ممبر نے اس کو غور سے نہیں پڑھا، جو سڑک جہاں سے زیادہ خراب ہوتی ہے M&R کے فنڈ سے اس کو مرمت اور ٹھیک کیا جاتا ہے۔ یہ M&R کے فنڈ میں سے ہی سڑک بنی ہے اور اس کے مطابق جہاں سے زیادہ خراب تھی اس کو بنوایا گیا۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پی پی۔74 چنیوٹ میں سڑکوں کی تعمیر نو

*618: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔74 چنیوٹ میں ضلعی حکومت اور ڈسٹرکٹ ہائی وے کی کون کون سی سڑکیں ہیں، ان کے نام اور لمبائی بیان کریں؟

(ب) ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے یکم جنوری 2002 سے آج تک کتنی رقم کس کس سڑک پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس وقت کون کون سی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور ناقابل استعمال ٹریفک ہیں؟

(د) حکومت ان سڑکوں کی از سر نو تعمیر کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔74 چنیوٹ میں سڑکوں کے نام اور لمبائی کی فہرست تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ یکم جولائی 2009 کو معرض وجود میں آیا اس سے پہلے پی پی۔74 ضلع جھنگ میں تھا۔ ضلعی حکومت جھنگ نے یکم جنوری 2002 سے جون 2009 تک حلقہ پی پی۔74 میں سڑکات کی مرمت پر مبلغ 2.013 ملین روپے خرچ کئے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضلعی حکومت چنیوٹ نے جولائی 2010 سے اب تک اس حلقہ میں سڑک دولت پور تا لنگڑا موڑ لمبائی 0.56 کلو میٹر کی مرمت کی جس پر تقریباً 1.055 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) اس حلقہ میں درج ذیل سڑکیں زیادہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں:۔

1۔ رجوعہ تا واسا بوسٹر سٹیشن لمبائی 9 کلو میٹر

2۔ چنیوٹ فیصل آباد روڈ تا چاہ میراں والا لمبائی 8 کلو میٹر

3۔ امین پور جنڈ والا لمبائی 22 کلو میٹر

(د) اس مالی سال 11-2010 کے دوران ضلع چنیوٹ میں ADP پروگرام نہ ہے اور پی پی-74 چنیوٹ کی اہم سڑکوں کو سالانہ مرمت برائے سال 11-2010 کے فنڈز کو مدنظر رکھتے ہوئے تجویز کیا جائے گا۔

لاہور پی پی-144 یو سی 38 بابا نوا والہ چوک سے سید مل سڑک کی تعمیر

*885: جناب وسیم قادر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-144 یو سی-38 بابا نوا والہ چوک سے لے کر سید مل چوک تک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-144 یو سی-38 بابا نوا والہ چوک سے لے کر سید مل چوک تک سڑک مختلف جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) سڑک بابا نوا والہ چوک سے لے کر سید مل چوک تک سڑک کی تعمیر کا تخمینہ مالیتی مبلغ -/4545000 روپے مرتب کر دیا گیا ہے۔ مذکورہ سڑک کی تعمیر ٹی ایم اے واہگہ ٹاؤن کے رواں مالی سال کے ترقیاتی بجٹ 09-2008 میں شامل نہ ہے۔ محدود وسائل اور ترقیاتی فنڈز کی کمی کے پیش نظر واہگہ ٹاؤن مذکورہ سڑک کی تعمیر سے قاصر ہے۔ البتہ اگر مذکورہ سڑک کے لئے متذکرہ بالا فنڈز گورنمنٹ کی طرف سے واہگہ ٹاؤن کو مل جائیں تو سڑک کی تعمیر کروائی جا سکتی ہے۔

لاہور میں ٹی ایم او کی بھرتی و دیگر تفصیلات

*1535: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2002 تا سال 2005 لاہور میں کتنے ٹی ایم اوز کو بھرتی کیا گیا ہے؟

(ب) لاہور شہر میں کتنے ٹی ایم اوز ہیں ان کے نام اور عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا مذکورہ ٹی ایم اوز کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا گیا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2002 تا سال 2005 تک 40 ٹی ایم اوز کو بھرتی کیا گیا۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور شہر میں تعینات ٹی ایم اوز کی تعداد 9 ہے جن کے نام اور عہدہ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام ٹی ایم اوز کو محکمانہ طور پر بھرتی کیا گیا اور کوئی بھی ٹی ایم او بذریعہ پبلک سروس کمیشن بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

لاہور میں گھوسٹ سینٹری ورکروں کی بھرتی

*1536: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے لاہور میں گھوسٹ سینٹری ورکروں کو بھرتی کر کے ان کی مد میں کروڑوں روپیہ وصول کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان گھوسٹ سینٹری ورکروں کے خلاف ابھی تک کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ابھی تک اس میں ملوث افراد کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی نہ کی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (سالڈ ویسٹ مینجمنٹ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں کوئی گھوسٹ ورکر نہ ہے۔ کیونکہ عملہ صفائی کی حاضری روزانہ چیک کی جاتی ہے اور بمطابق حاضری رپورٹ تنخواہ کی ادائیگی بذریعہ بنک اکاؤنٹ کی جاتی ہے جس سے گھوسٹ سینٹری ورکر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ٹی ایم ایز سے حاصل کی گئی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

1- راوی ٹاؤن:

سینی ٹیشن کا نظام ٹی ایم اے راوی ٹاؤن کے پاس ہے۔ بلکہ اسے محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کنٹرول کرتا ہے اس لئے گھوسٹ سینٹری ورکروں کی بھرتی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

2- شالامار ٹاؤن:

ٹی ایم اے نے آج تک علاقہ کی صفائی کے لئے کوئی سینٹری ورکر بھرتی نہ کیا ہے۔

3- واہگہ ٹاؤن:

واہگہ ٹاؤن میں سینٹری ورکرز کی صرف دو اسامیاں ہیں جن کے مطابق عملہ تعینات ہے۔

4- عزیز بھٹی ٹاؤن:

متعلقہ نہ ہے۔

5- داتا گنج بخش ٹاؤن:

متعلقہ نہ ہے۔

6- گلبرگ ٹاؤن:

متعلقہ نہ ہے۔

7- سمن آباد ٹاؤن:

متعلقہ نہ ہے۔

8- اقبال ٹاؤن:

اقبال ٹاؤن لاہور کے شعبہ سلاٹر House میں کل 19 پوسٹیں ہیں جن پر 17 سینٹری ورکرز تعینات ہیں جن کی حاضری کی چیکنگ وٹرنری آفیسران کی زیر نگرانی ہوتی ہے اور حاضری رپورٹ کے مطابق تنخواہ کی ادائیگی بذریعہ بنک کی جاتی ہے جس سے گھوسٹ سینٹری ورکرز کو ادائیگی ناممکن ہے۔

9- نشتر ٹاؤن:

ٹی ایم اے نشتر ٹاؤن میں دو سینٹری ورکرز بطور چارج رکھے گئے ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر دفتر کی صفائی ستھرائی کا کام کرتے ہیں ماہانہ تنخواہیں ان کے بنک اکاؤنٹس میں جمع کروائی جاتی ہیں۔ٹی ایم اے میں کوئی گھوسٹ سینٹری ورکر بھرتی نہ ہے۔

(ب) بمطابق رپورٹ سٹی گورنمنٹ و جملہ ٹاؤن ہائے کوئی گھوسٹ سینٹری ورکر بھرتی نہ ہے لہذا گھوسٹ سینٹری ورکر کے خلاف کارروائی کا جواز نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف)اور(ب)میں درج ہے کہ کوئی گھوسٹ سینٹری ورکر بھرتی نہ ہوا ہے اس لئے کسی بھی گھوسٹ سینٹری ورکر کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی کا جواز نہ ہے۔

ضلعی حکومت پاکپتن کی سالانہ گرانٹ و دیگر تفصیلات

*2528: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلعی حکومت پاکپتن کو یکم جولائی 2005 سے 31- دسمبر 2008 تک کتنی گرانٹ سالانہ صوبائی حکومت کی طرف سے موصول ہوئی مدوار تفصیل بیان کریں؟

(ب) ضلعی حکومت نے یہ گرانٹ کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ کی، ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بیان کریں؟

(ج) کتنی رقم غیر ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی، تفصیل بیان کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلعی حکومت پاکپتن کو 31- جولائی 2005 سے 31- اگست 2008 تک موصول ہونے والی سالانہ گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے جس کی مدوار سالانہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1	یکم جولائی 2005 تا 30 جون 2006	379.678 ملین روپے
2	یکم جولائی 2006 تا 30 جون 2007	284.789 ملین روپے
3	یکم جولائی 2007 تا 31 دسمبر 2008	500.299 ملین روپے
	میزان	1164.766 ملین روپے

(ب) ضلعی حکومت پاکپتن کو صوبائی حکومت کی طرف سے کل موصولہ ترقیاتی گرانٹس 1010.401 ملین روپے اور اخراجات 727.516 ملین روپے ہیں جس کی سال وار ترقیاتی منصوبہ جات کی تفصیل اور تخمینہ لاگت تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال وار ترقیاتی گرانٹس کی وصولی اور اخراجات درج ذیل ہیں:-

1	یکم جولائی 2005 تا 30 جون 2006	338.247 ملین روپے
2	یکم جولائی 2006 تا 30 جون 2007	208.857 ملین روپے
3	یکم جولائی 2007 تا 31 دسمبر 2008	463.297 ملین روپے
	میزان	1010.401 ملین روپے

(ج) غیر ترقیاتی گرانٹس کی سال وار وصولی درج ذیل ہے اور اخراجات 128.903 ملین روپے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1	یکم جولائی 2005 تا 30 جون 2006	41.431 ملین روپے
2	یکم جولائی 2006 تا 30 جون 2007	75.935 ملین روپے

3	یکم جولائی2007تا31دسمبر2008	37.002ملین روپے
	میزان	154.368ملین روپے

ضلعی حکومت پاکپتن۔ٹھیکہ جات ودیگر تفصیلات

*2529:چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ):کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلعی حکومت پاکپتن اپنے بجٹ کا کتنے فیصد اور کون کون سی مد میں اپنے ذرائع سے وسائل پیدا کرتی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ضلع حکومت پاکپتن کون کون سے ٹھیکہ جات برائے حصول وسائل جاری کرتی ہے، ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ضلع حکومت پاکپتن نے یکم جولائی2005 سے یکم جنوری2009 تک کون کون سے ٹھیکہ جات کن کن لوگوں یا پارٹیوں کو کتنی کتنی رقوم کے دیئے ہیں اور ان میں سے کتنی وصولیاں ہوئی ہیں اور کتنے بقایا جات ہیں اور کتنی رقوم کن کن پارٹیوں کو معاف کر دی گئی ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلعی حکومت پاکپتن کے ذرائع آمدن کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تخمینہ بجٹ سالانہ آمدن (ملین)	تخمینہ بجٹ لوکل آمدن (ملین)	فیصد بجٹ (ملین)	ذرائع آمدن
1	2005-06	1313.126	18.840	1.43%	ٹال ٹیکس، لوکل ریٹ، لائسنس فیس، پرچی فیس بابت رورل، ویٹرنری ڈسپنسر، کرایہ آلات، واٹر مینجمنٹ، بلڈنگ و روڈ، جرمانہ جات، بقایا جات سابقہ سال وغیرہ
2	2006-07	2143.328	19.951	0.931%	۔ایضاً۔
3	2007-08	2441.324	18.983	0.777%	۔ایضاً۔
4	2008-09	3077.894	17.472	0.568%	۔ایضاً۔

(ب) ضلعی حکومت پاکپتن ٹال ٹیکس کا سالانہ ٹھیکہ جاری کرتی تھی جو کہ مورخہ 31-12-08 سے حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق ختم ہو چکا ہے۔تفصیلات جز(ج) میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) ضلعی حکومت پاکپتن کے نیلام کردہ ٹھیکہ جات از جولائی2005تا جنوری2009 کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام مد ٹھیکہ	سال	نام ٹھیکیدار	رقم ٹھیکہ (ملین روپے)	وصولی رقم (ملین روپے)	بقایاجات (ملین روپے)	معافی
1	ٹال ٹیکس تحصیل پاکپتن	2005-06	محمد سلیم ولد محمد	3.501	3.102	0.611	–
2	ٹال ٹیکس تحصیل عارف والہ	2005-06	لیاقت علی ولد	1.926	1.926	–	–
3	ٹال ٹیکس تحصیل پاکپتن	2006-07	خالد حسین ولد	2.820	2.820	–	–
4	ٹال ٹیکس تحصیل عارف والہ	2006-07	محکمانہ وصولی	–	2.541	–	–
5	ٹال ٹیکس تحصیل پاکپتن	2007-08	نذیر احمد ولد محمد	3.050	1.922	–	–
6	ٹال ٹیکس تحصیل عارف والہ	2007-08	لیاقت علی ولد	4.810	2.697	–	–

نوٹ:

-1 ٹال ٹیکس تحصیل پاکپتن سال 2005-06 کے بقایاجات کی وصولی کے لئے لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت ڈیمانڈ قائم کر دی گئی ہے۔

-2 ٹھیکہ جات سال 2007-08 کی مکمل وصولی گورنمنٹ آف پنجاب کے ٹال ٹیکس ختم کئے جانے کی بناء پر نہ کی گئی۔

لاہور میں روڈ کٹس کی تکمیل و دیگر تفصیلات

*2850: محترمہ سکینہ شاہین خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

سال 2007–08 میں جو روڈ کٹ سٹی گورنمنٹ لاہور نے مکمل کئے ان کی تفصیل فراہم کریں، ادھورے روڈ کٹ حکومت کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تاریخ، وجہ اور تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

سال 2007–08 میں ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں روڈ کٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سال	مکمل روڈ کٹ کی تفصیل
1	2007	روڈ کٹ کرنا برائے OFC کیبل بچھانا سروس روڈ جیل روڈ
2	2007	روڈ کٹ کرنا چار انچ ڈایا گیس پائپ لائن بچھانا بذریعہ بورنگ برائے ایمپریس سی این جی، 25 ایمپریس روڈ۔

3	2007-08	مکمل روڈکٹ بسی موڑ شادی پورہ بند روڈ، لاہور
4	"	روڈکٹ بیدیاں روڈ کلو میٹر نمبر 21،22 لاہور
5	"	روڈکٹ سامنے سٹی ہوٹل وحدت روڈ لاہور مسلم ٹاؤن
6	"	روڈکٹ سامنے سٹی ہوٹل وحدت روڈ لاہور مسلم ٹاؤن
7	2007-08	روڈکٹ بر کی روڈ گرین سٹی سے ہڈیارہ گاؤں، سوئی ناردرن گیس پائپ لائن
8	"	روڈکٹ کراسنگ "6 پائپ کچا برم نزد بھٹی فارم بیدیاں روڈ، لاہور
9	"	روڈکٹ کراسنگ "6 پائپ کچا برم مین بیدیاں روڈ، بعد ایک کلو میٹر، لاہور
10	"	بحالی انڈر گراؤنڈ بورنگ برائے کراسنگ سوئی گیس پائپ برائے پی ایس او فلنگ سٹیشن، وحدت روڈ لاہور
11	"	بحالی انڈر گراؤنڈ بورنگ برائے کراسنگ ورلڈ کال کیبل، وحدت روڈ لاہور
12	2008	روڈکٹ برائے سوئی گیس پائپ بچھانا فیض باغ کالونی (گوگا پیر)
13	2008	روڈکٹ کیبل بچھانا برائے ملتان چونگی تا ٹھوکر نیاز بیگ

کوڑا اٹھانے والے ٹرکوں پر ترپال ڈالنے کی تفصیلات

*2851: **محترمہ سکینہ شاہین خان**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت لاہور کے کوڑا کرکٹ اٹھانے والے ٹرک کوڑے کو ترپال سے نہیں ڈھاپنتے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرکوں پر ترپال نہ ڈالنے کی وجہ سے کوڑا کرکٹ سڑکوں پر گرتا رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مٹی اور ریت کی ٹرالیاں بھی شہر کی سڑکوں پر ترپال کے بغیر چلتی ہیں جس سے مٹی اور ریت اڑتی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان مسائل کے حل کے لئے کوئی مؤثر اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ کوڑا کرکٹ اٹھانے والے ٹرک کوڑے کو ترپال سے نہیں ڈھانپتے بلکہ تمام ٹرک ڈرائیوران کو کوڑا کرکٹ ڈھانپنے کے لئے جال مہیا کئے گئے ہیں اور ان کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کوڑے کی آمد و رفت کے دوران اس کو جال سے ڈھانپ کر رکھیں۔

(ب) چونکہ ترپال جلد پھٹ جاتے تھے جو کہ سرکاری مال کا ضیاع ہے تاہم کوڑا کرکٹ کو ڈھانپنے کے لئے جال استعمال کیا جاتا ہے اور یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی ڈرائیور کی کوتاہی سے جال درست نہ لگنے کی وجہ سے کوڑا کرکٹ سڑک پر جا گرتا ہو۔

(ج) جہاں تک ریت اور مٹی کی ٹرالیوں کا سڑک پر بغیر ترپال کے چلنے کا تعلق ہے تو محکمہ ٹریفک پولیس اس سلسلے میں ضروری کارروائی کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(د) شعبہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے تمام کوڑا کرکٹ اٹھانے والی گاڑیوں کے ڈرائیوران کو ہدایت کی ہے کہ وہ کوڑا کرکٹ کو مناسب طریقے سے ڈھانپیں اور کوڑا کرکٹ کے سڑک پر نہ گرنے کو یقینی بنائیں۔

گوگا لنک روڈ کامونکی ضلع گوجرانوالہ کی تعمیر و مرمت

*2960: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کامونکی سے گوگا لنک روڈ مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور آئے روز علاقے کے لوگوں کے ٹریکٹر ٹرالی وغیرہ کئی کئی روز تک پھنسے رہتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوگا لنک روڈ 2003 میں مرمت کروائی گئی تھی اور اس کے بعد آج تک اس کا پیچ ورک نہ ہو سکا؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گوگا لنک روڈ تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی مرمت کے لئے تخمینہ لاگت کے مطابق پچانوے لاکھ روپے دستیاب ہونے پر سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

سیالکوٹ شہر میں واٹر سپلائی سکیموں کی تفصیلات

*3200: رانا آصف محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سیالکوٹ شہر میں واٹر سپلائی کی سکیموں پر سال08۔2007اور09۔2008کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی،ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟
(ب) ان میں سے کتنی مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی ابھی تک نامکمل ہیں؟
(ج) نامکمل سکیمیں کب تک مکمل ہوں گی؟
(د) موجودہ سال میں اس شہر کی آبادی کے لئے مزید کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں شروع کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) مکمل ہیں۔
(ج) NIL
(د) شہر سیالکوٹ میں علاقائی ضروریات کے تحت قبل ازیں کافی تعداد میں ٹیوب ویل (واٹر سپلائی) نصب ہیں اور موجودہ سال 11-2010 میں ایک عدد مزید ٹیوب ویل کی تنصیب کا ٹینڈر ہوا ہے اور موقع پر کام جاری ہے نیز شہر سیالکوٹ میں پانی کی قلت نہ ہے۔

سیالکوٹ شہر میں واٹر سپلائی کے ٹیوب ویلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3201:رانا آصف محمود:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سیالکوٹ شہر میں کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ واٹر سپلائی کے لئے نصب ہیں؟
(ب) ان میں سے کتنے چالو اور کتنے کب سے بند پڑے ہیں؟
(ج) ان ٹیوب ویلوں سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم کیا جارہا ہے؟
(د) اس شہر میں مزید کتنے ٹیوب ویل لگانے کی ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کل 86 ٹیوب ویل نصب ہیں۔جس میں سے 15 عدد ٹیوب ویل پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نصب شدہ ہیں جو کہ ابھی تک ٹی ایم اے نے take over نہ کئے ہیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے کے تمام ٹیوب ویل چالو ہیں۔

(ج) 2,94,12,000 گیلن

(د) آبادی کے لحاظ سے مزید ضرورت نہ ہے۔

یو سی 76 گڑھی شاہو لاہور 08-2007 میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے دی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*3220: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یو سی۔76 گڑھی شاہو لاہور کو سال 08-2007 کے دوران کتنی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن عوامی فلاح کے منصوبوں پر خرچ ہوئی ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم کن کن سڑکوں کی تعمیر پر خرچ ہوئی، ان سڑکوں کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یو سی۔76 گڑھی شاہو لاہور کو سال 09-2008 کے دوران -/20,90,640 روپے کی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی۔

(ب) ان سالوں کے دوران -/12,00,000 روپے کی رقم عوامی فلاح کے منصوبوں پر خرچ ہوئی، یو سی کو زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ روپے تک کی رقم ایک منصوبہ پر خرچ کرنے کی اجازت ہے۔اسی حساب سے یو سی نے قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف عوامی منصوبہ جات پہ رقم خرچ کی۔منصوبوں کے نام اور تخمینہ لاگت درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام منصوبہ جات	تخمینہ لاگت
1	تعمیر جنگلہ چلڈرن پارک لاریکس کالونی عقب گرڈ سٹیشن	-/1,00,000 روپے
2	تعمیر و مرمت مین ہول گلی گریڈنگ تبدیلی گڑھے ڈھکن	-/1,00,000 روپے
3	تعمیر چلڈرن پارک عقب گرڈ سٹیشن بقیہ حصہ	-/1,00,000 روپے
4	تعمیر پی سی سی لاریکس کالونی سائیڈ روڈ	-/1,00,000 روپے
5	تعمیر پی سی سی بالمقابل ریلوے لائن لاریکس کالونی	-/1,00,000 روپے

6	تعمیر پی سی سی بقیہ حصہ بالمقابل ریلوے لائن لاریکس کالونی	1,00,000/-روپے
7	تعمیر پی سی کراچی پھاٹک کے پاس مین روڈ لاریکس کالونی	1,00,000/-روپے
8	تعمیر سیور تیج لنک گلی احاطہ شنکر داس	1,00,000/-روپے
9	تعمیر ولگانا ٹف ٹائیل احاطہ شنکر داس لین گلی	1,00,000/-روپے
10	لگانا ٹف ٹائیل بقیہ حصہ ولنک گلی احاطہ شنکر داس	1,00,000/-روپے
11	لگانا ٹف ٹائیل اندرون گلی شنکر داس لنک علامہ اقبال روڈ	1,00,000/-روپے
12	لگانا ٹف ٹائیل لنک علامہ اقبال روڈ لنک گلیاں	1,00,000/-روپے

(ج) چونکہ یو سی کے اختیار میں ایک وقت میں 1,00,000/- سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہ ہے اس لئے یو سی نے سڑکیں تعمیر کی ہیں بلکہ سوال کے جز(ب) میں دیئے گئے چھوٹے چھوٹے عوامی منصوبوں کو مکمل کیا ہے۔

یو سی۔76 گڑھی شاہو لاہور، 2008-09 میں فراہم کی گئی گرانٹ و دیگر تفصیلات

*3221: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یو سی۔76 گڑھی شاہو لاہور کو سال 2008-09 کے دوران کتنی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن عوامی فلاح کے منصوبوں پر خرچ ہوئی، ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم کن کن سڑکوں کی تعمیر پر خرچ ہوئی، ان سڑکوں کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یو سی۔76 گڑھی شاہو لاہور کو سال 2008-09 کے دوران 20,90,640/-روپے کی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی۔

(ب) ان سالوں کے دوران 12,00,000/- روپے کی رقم عوامی فلاح کے منصوبوں پر خرچ ہوئی، یو سی کو زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ روپے تک کی رقم ایک منصوبہ پر خرچ کرنے کی

اجازت ہے۔اسی حساب سے یو سی نے قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف عوامی منصوبہ جات پہ رقم خرچ کی منصوبوں کے نام، تخمینہ جات مندرجہ ذیل ہیں:-

نمبر شمار	نام منصوبہ جات	تخمینہ لاگت
1	تعمیر جنگلہ چلڈرن پارک لاریکس کالونی عقب گرڈ سٹیشن	1,00,000/- روپے
2	تعمیر و مرمت مین ہول گلی گریڈنگ تبدیلی کڑھے ڈھکن	1,00,000/- روپے
3	تعمیر چلڈرن پارک عقب گرڈ سٹیشن بقیہ حصہ	1,00,000/- روپے
4	تعمیر پی سی سی لاریکس کالونی سائیڈ روڈ	1,00,000/- روپے
5	تعمیر پی سی سی بالمقابل ریلوے لائن لاریکس کالونی	1,00,000/- روپے
6	تعمیر پی سی سی بقیہ حصہ بالمقابل ریلوے لائن لاریکس کالونی	1,00,000/- روپے
7	تعمیر پی سی کراچی پھاٹک کے پاس مین روڈ لاریکس کالونی	1,00,000/- روپے
8	تعمیر سیوریج لنک گلی احاطہ شنکر داس	1,00,000/- روپے
9	تعمیر و لگانا ٹف ٹائیل احاطہ شنکر داس مین گلی	1,00,000/- روپے
10	لگانا ٹف ٹائیل بقیہ حصہ و لنک گلی احاطہ شنکر داس	1,00,000/- روپے
11	لگانا ٹف ٹائیل اندرون گلی شنکر داس لنک علامہ اقبال روڈ	1,00,000/- روپے
12	لگانا ٹف ٹائیل لنک علامہ اقبال روڈ گلیاں	1,00,000/- روپے

(ج) چونکہ یو سی کے اختیارات میں ایک وقت میں -/1,00,000 روپے سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہ ہے اس لئے یو سی نے سڑکیں تعمیر نہ کی ہیں بلکہ سوال (ب) میں دیئے گئے چھوٹے چھوٹے عوامی منصوبوں کو مکمل کیا ہے۔

ضلع راولپنڈی، شاہ قاف تا موضع چکری روڈ کی مرمت

*3294: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہ قاف تا موضع چکری روڈ تحصیل و ضلع راولپنڈی انتہائی خستہ حالت میں ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک یعنی شاہ قاف تا موضع چکری روڈ تحصیل و ضلع راولپنڈی خستہ حالت میں تھی۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ سڑک کی مرمت Maintenance & Repair Programme 2009-10 کے تحت ماہ جون 2010 میں کر دی گئی ہے۔

تحصیل بھلوال محکمہ کے زیر کنٹرول سڑکوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3439: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھلوال میں لوکل گورنمنٹ کے زیر کنٹرول کتنی سڑکیں ہیں؟

(ب) ان میں سے کون کون سی پختہ ہیں اور کون کون سی کچی ہیں؟

(ج) سال 08-2007 کے دوران کتنی رقم سے کون کون سی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں اور کون کون سی ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(ہ) کتنی اور کون کون سی سڑکوں کی تعمیر میں ناقص مٹیریل استعمال کی شکایات موصول ہوئیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل بھلوال محکمہ لوکل گورنمنٹ کے زیر کنٹرول پی پی۔28 میں تین سڑکات تعمیر کی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ بالا تمام سڑکات پختہ ہیں۔

(ج) سال 08-2007 کے دوران چالیس لاکھ کی لاگت سے درج ذیل سڑکات تعمیر کی گئی ہیں جن کے نام اور تخمینہ لاگت درج ذیل ہیں:۔

1	تعمیر سڑک رزاق نمبر دار حافظ آباد	تخمینہ لاگت	10 لاکھ	پی پی 28
2	تعمیر سڑک ڈیرہ فیاض بھرتھ	تخمینہ لاگت	20 لاکھ	پی پی 28
3	تعمیر و مرمت سڑک وجیدھی	تخمینہ لاگت	10 لاکھ	پی پی 28

(د) دو سڑکات مکمل ہیں اور تعمیر سڑک ڈیرہ فیاض بھرتھ تخمینہ لاگت 20 لاکھ کی ٹارنگ باقی ہے۔

(ہ) تمام منصوبہ جات عین ٹیکنیکل تصریحات کے مطابق تعمیر کئے گئے ہیں اور اہل علاقہ کی طرف سے کسی بھی منصوبہ کے بارے میں کسی بھی قسم کی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

پی پی-28 بھلوال میں سولنگ ونالیوں کی تعمیر پر خرچ کی گئی رقم ودیگر تفصیلات

*3440: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-28 بھلوال میں سال08-2007 کے دوران کتنی رقم سولنگ اور نالیوں کی تعمیر پر خرچ ہوئی؟

(ب) یہ سولنگ اور نالیاں کس کس موضع میں تعمیر ہوئیں؟

(ج) کون کون سا منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اور کون کون سا ابھی زیر تکمیل ہے؟

(د) کس کس منصوبہ میں ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایات موصول ہوئی ہیں؟

(ہ) زیر تعمیر منصوبہ جات کب تک مکمل ہونے کی امید ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی-28 بھلوال میں سال08-2007 کے دوران محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی زیر نگرانی نالیاں وسولنگ پر مبلغ 30لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں-یہ سولنگ اور نالیاں مندرجہ ذیل موضع جات میں تعمیر ہوئیں-

(ب) پی پی-28 بھلوال میں سولنگ اور نالیاں مندرجہ ذیل موضع جات میں تعمیر ہوئیں:-

1	تعمیر سولنگ جھگیاں جھمٹ ڈیرہ اسداللہ رانا عابد	تخمینہ لاگت	5لاکھ
2	تعمیر سولنگ ڈیرہ جات فیروز بھران	تخمینہ لاگت	10لاکھ
3	تعمیر سولنگ آہلی قیبوس پور تا آہلی	تخمینہ لاگت	5لاکھ
4	سولنگ ونالیاں کلیان پور	تخمینہ لاگت	5لاکھ
5	سولنگ ونالیاں پکھوال	تخمینہ لاگت	5لاکھ

(ج) تمام تر منصوبہ جات ٹیکنیکل تصریحات اور T.S اسٹیمیٹ کے مطابق مکمل کئے جا چکے ہیں-

(د) تمام ترقیاتی کام موقع پر عین ٹیکنیکل تصریحات کے مطابق محکمہ لوکل گورنمنٹ کی زیر نگرانی اور اہل دیہہ کی نگرانی میں مکمل کئے گئے ہیں ان منصوبہ جات کی تعمیر پر جناب ایم پی اے صاحب پی پی-28 اور اہل علاقہ ہر طرح سے مطمئن ہیں-کسی بھی منصوبہ جات کے متعلق محکمہ ہذا کو کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے-

(ہ) تمام منصوبہ جات مکمل کئے جا چکے ہیں- پروگرس رپورٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

لاری اڈا بادامی باغ لاہور میں غیر قانونی انٹر سٹی بس سٹینڈ کا قیام

*3490: جناب افتخار علی کھیتران المعروف بابر خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاری اڈا بادامی باغ لاہور کے باہر بمقام دربار حیدر سائیں، شیل پٹرول پمپ، ٹوٹل پٹرول پمپ اور 4 نمبر اربن سٹینڈ پر غیر قانونی انٹر سٹی بس سٹینڈ قائم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان غیر قانونی سٹینڈز کو اعلیٰ شخصیات کے دورہ کے دوران وقتی طور پر ختم کر دیا جاتا ہے اور صورتحال بعد ازاں بدستور غیر قانونی شکل میں قائم کر دی جاتی ہے؟

(ج) اگر لاری اڈا بادامی باغ لاہور کے باہر غیر قانونی بس سٹینڈز قائم ہیں تو کیا حکومت مستقل بنیادوں پر کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاری اڈا سے باہر کوئی انٹر سٹی بس سٹینڈ نہ ہے اور نہ ہی کسی کو اجازت ہے۔البتہ مذکورہ پٹرول پمپوں سے تیل وغیرہ ڈلوانے کی آڑ میں وہاں سے سواریاں بٹھاتے ہیں جن کے خلاف باقاعدہ قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ پچھلے دنوں تقریباً 80 بسوں کے چالان پر مبلغ -/24000 روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) بالا میں بیان کیا گیا ہے باہر کوئی سٹینڈ نہ ہے۔

(ج) لاری اڈا بادامی باغ لاہور کی حدود کے باہر کسی بس سٹینڈ کا وجود نہ ہے۔

کوٹلہ موسیٰ خان سے ملحقہ سڑکوں کی دورویہ تعمیر

*3565: ملک جہانزیب وارن: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کوٹلہ موسیٰ خان سے Hathaigi، کوٹلہ موسیٰ خان سے دھوڑ کوٹ اور مبارک پور سے Hathaigi (بہاولپور) روڈز کب تعمیر کی گئیں، ان کی سالانہ مرمت پر سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ روڈز سنگل ہیں جس کی وجہ سے ان روڈ پر اکثر ٹریفک بلاک رہتی ہے اور عوام کو شدید پریشانی ہوتی ہے؟

(ج) کیا حکومت عوام الناس کی بھلائی کی خاطر ان روڈز کو دورویہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کوٹلہ موسیٰ تا ہتھیجی روڈ 84-1983 میں تعمیر ہوئی تھی دھوڑ کوٹ تا مبارک پور تا ہتھیجی روڈ بھی 84-1983 میں تعمیر ہوئی تھی۔ پچھلے دو سالوں 08-2007، 09-2008 میں ان سڑکات کی کوئی مرمت نہ ہوئی ہے۔ البتہ کوٹلہ موسیٰ خان تا حتیجی روڈ سال 07-2006 میں مرمت کی گئی ہے۔ دھور کوٹ تا مبارک پور تا ہتھیجی کے ایک حصہ پل فاروق آباد تا ہتھیجی کی مرمت اس سال 10-2009 میں کی جارہی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ موجودہ سڑک کی چوڑائی 10 فٹ ہے اور اس کی وجہ سے عوام الناس کو دشواری کا سامنا رہتا ہے۔ اگر اس کی چوڑائی 24 فٹ کر دی جائے تو ٹریفک کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

(ج) جہاں تک سڑکوں کو دورویہ کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ سڑک پر ٹریفک کے مجوزہ قواعد کے مطابق (Traffic Count) نہ ہے جس کی وجہ سے اس کو دورویہ نہیں کیا جا سکتا البتہ ان سڑکات کی کشادگی 24 فٹ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ٹریفک کا مسئلہ حل ہو سکے۔ فنڈز فراہم ہونے پر ان سڑکات کی کشادگی کر دی جائے گی۔

ضلع راجن پور۔ملازمین کے مسائل و دیگر تفصیلات

*3610: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک جو ٹیوب ویل آپریٹرز محکمہ ورکس اینڈ سروسز راجن پور سے ریٹائر ہوئے ان کے نام، گریڈ اور کل سروس بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے افراد کو پنشن اور دیگر واجبات کی ادائیگی کر دی گئی ہے اور کتنے ایسے ہیں جن کو ابھی ادائیگی نہیں کی گئی، ان کو ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کتنے ریٹائر ہونے والے ملازمین نے محکمہ کے خلاف اپیل صوبائی محتسب کو گزاری اور کس کس بناء پر گزاری، کتنے ملازمین کے حق میں فیصلہ ہوا، کیا ان احکامات پر عملدرآمد ہوا اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا صوبائی محتسب پنجاب کے فیصلوں کے خلاف محکمہ نے گورنر پنجاب سے اپیل کی، اور گورنر سے محکمہ کی کتنی اپیلیں مسترد ہوئیں؟

(ہ) محکمہ کے کتنے ریٹائرڈ ٹیوب ویل آپریٹرز ہیں جن کو ابھی تک پنشن اور دیگر واجبات کی ادائیگی نہ ہوئی ہے کیا حکومت ان کو واجبات جلد از جلد ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ راجن پور (ورکس اینڈ سروس) کے آفس سے صرف ایک ٹیوب ویل آپریٹر ریٹائر ہوا تھا جس کے کوائف درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	نام	گریڈ	کل سروس
1	مسٹر ضمیر حسین ٹیوب ویل آپریٹر	4	25 سال

(ب) ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ راجن پور (ورکس اینڈ سروسز) سے صرف ایک ہی ٹیوب ویل آپریٹر مستقل اسامی سے ریٹائر ہوا اس کو پنشن اور دیگر واجبات کی ادائیگی کر دی گئی تھی۔

(ج) ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ راجن پور کے دفتر سے کسی بھی مستقل اسامی سے ریٹائر ہونے والے ملازم نے محکمہ کے خلاف درخواست صوبائی محتسب اعلیٰ کو نہ گزاری ہے اور نہ ہی صوبائی محتسب اعلیٰ نے مستقل اسامی سے ریٹائر ہونے والے کسی ملازم کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔

(د) صوبائی محتسب اعلیٰ پنجاب نے کسی بھی مستقل اسامی سے ریٹائر ہونے والے ملازم کے حق میں فیصلہ نہ دیا اور نہ ہی کوئی اپیل محکمہ نے گورنر پنجاب کو گزاری نہ ہی اپیل مسترد ہوئی۔

(ہ) محکمہ بلڈنگ راجن پور سے مستقل اسامی سے صرف ایک ملازم ریٹائر ہوا جس کا ذکر (الف) میں ہو چکا ہے۔ اس کے بعد کوئی بھی ملازم مستقل اسامی سے بطور ٹیوب ویل ڈرائیور ریٹائر نہ ہوا ہے جو ٹیوب ویل ڈرائیور مستقل اسامی سے ریٹائر ہوا اس کو پنشن اور دیگر واجبات کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ محکمہ بلڈنگ میں کسی بھی ریگولر ملازم کے واجبات بقایا نہ ہیں۔

لاہور کے رہائشی علاقوں میں غیر قانونی موبائل ٹاورز کے قیام کا مسئلہ

*3688: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے رہائشی علاقوں میں غیر قانونی طور پر موبائل ٹاورز قائم کئے جا رہے ہیں جن سے عوام شدید پریشانی میں مبتلا ہیں؟

(ب) اب تک رہائشی علاقوں میں (لاہور میں) کتنے ایسے ٹاور نصب کئے گئے ہیں اور کس کس کمپنی کی طرف سے، کمپنی کا نام اور علاقے کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا defaulters کے خلاف قانون کے مطابق کوئی کارروائی کی گئی ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور صرف permissible رہائشی علاقہ میں قانونی ضوابط کے مطابق ہی اجازت دیتا ہے۔ اگر کوئی غیر قانونی طور پر رہائشی علاقوں میں ٹاور لگانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) رہائشی non permitted علاقہ میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اجازت نہ دی ہے۔ اگر کوئی non permitted رہائشی علاقوں میں ٹاور لگانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ تاہم رہائشی علاقوں میں نصب کئے گئے ٹاورز کا سروے جاری ہے۔

(ج) ڈیفالٹرز کے خلاف انفورسمنٹ انسپکٹر ٹی ایم اے اور محکمہ ماحولیات قانون کے مطابق کارروائی کرتے ہیں۔

لاہور: بحریہ ٹاؤن، رقم وصول کرنے کے باوجود گھر الاٹ نہ کرنے کی تفصیلات

*3708: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحریہ ٹاؤن نے سال 2006 میں عوامی ولاز کے نام پر پانچ مرلے کے گھر لاہور میں 5 لاکھ روپے میں دینے کا اعلان کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ تین سال گزر جانے کے باوجود ابھی تک مذکورہ سکیم کی جگہ کا تعین نہ کیا ہے جبکہ غریب عوام سے تمام رقم وصول کی جا چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے گھر تین سال میں لاہور میں فراہم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا جبکہ اب لوگوں کو بتایا جا رہا ہے کہ یہ سکیم لاہور سے تقریباً 20 کلو میٹر رائے ونڈ میں بنائی جائے گی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عوامی ولاز کے نام پر بنائی گئی سکیم کو فوری مکمل اور جگہ کا تعین کرنے اور ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کرنے اور عوام سے دھوکہ دہی سے لوٹی ہوئی رقم واپس دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) معلوم نہ ہے۔

(ب) بحریہ ٹاؤن انتظامیہ نے بحریہ ٹاؤن سکیم کے نام سے ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن سے نقشہ جات منظور کروائے ہیں درست ہے۔تاہم رقم وصول کرنے کے متعلق انتظامیہ بحریہ ٹاؤن ہی جواب دے سکتی ہے۔

(ج) اس کے متعلق بحریہ ٹاؤن انتظامیہ ہی جواب دے سکتی ہے۔

(د) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن اقبال ٹاؤن لاہور لوگوں کے لین دین کا ذمہ دار نہ ہے۔ٹی ایم اے نقشہ جات و تعمیرات کے بلڈنگ کنٹرول کا ذمہ دار ہے۔

ڈنگہ ضلع گجرات میں غیر قانونی بس / ویگن سٹینڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3733: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈنگہ ضلع گجرات میں کتنے منظور شدہ اور کتنے غیر قانونی بس اور ویگن سٹینڈز ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ میلاد چوک کے ساتھ گلی میں ایک غیر قانونی اڈا چل رہا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک ہر وقت بند رہتی ہے کیا حکومت ان لوگوں کے خلاف کارروائی کر کے اڈا کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈی ایس پی ٹریفک گجرات وریکارڈ دفترDRTA گجرات ڈنگہ ضلع گجرات میں دو عدد منظور شدہ ڈی کلاس ویگن سٹینڈ ہیں جن کے نام پسوال ٹریول ڈنگہ اور کولیاں ٹریول سروس ڈنگہ ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ میلاد چوک ڈنگہ کے ساتھ ایک گلی میں تین / چار ویگنیں کھڑی رہتی تھیں اور شہزاد ٹریول کے نام سے اڈا چل رہا تھا۔مگر ان تمام اڈاجات کو بند کر دیا گیا ہے۔

سال2008،ٹی ایم اے کھاریاں میں ترقیاتی منصوبہ جات کی تفصیلات

*3734: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ٹی ایم اے کھاریاں کی طرف سے یکم جنوری2008 سے اب تک کتنے فنڈز کن کن ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کئے گئے، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں، یہ فنڈ کن مدات میں سے حاصل کئے گئے، ان میں حکومت پنجاب نے کتنے فنڈز فراہم کئے اور وہ فنڈز کس طرح خرچ ہوئے، ان کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

ٹی ایم اے کھاریاں کو حکومت پنجاب کی طرف سے ترقیاتی کاموں کے لئے کوئی بھی فنڈ فراہم نہ کئے گئے تھے تاہم ٹی ایم اے کھاریاں نے اپنی آمدنی سے سال2007-08 اور 2008-09 میں ترقیاتی کام کروائے۔ترقیاتی کاموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل صادق آباد کے سالانہ بجٹ و دیگر تفصیلات

*3847: میاں شفیع محمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل صادق آباد میں 2007 تا حال ناظم اور نائب ناظم کو کتنا فنڈ دیا گیا، علیحدہ علیحدہ اور سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان فنڈز سے تحصیل ہذا میں کون کون سے منصوبہ جات مکمل کئے گئے، کتنے زیر تکمیل ہیں اور کب تک مکمل ہوں گے، یونین کونسل وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) یونین کونسل نمبر 8 میں منظور شدہ، زیر تکمیل اور مکمل شدہ منصوبہ جات کی تفصیل مع ٹھیکیداروں کے نام، لاگت اور مدت تکمیل تاریخ وار مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل صادق آباد نے ناظم و نائب ناظمین کو کوئی فنڈز فراہم نہ کئے۔تاہم ان کی رائے سے سال 08-2007 میں 63 عدد منصوبہ جات 16.858 ملین روپے کی لاگت سے تیار کئے گئے۔

(ب) تحصیل ہذا نے ان فنڈز سے 63 عدد منصوبہ جات شروع کئے جو کہ تمام مکمل ہو چکے ہیں۔ منصوبہ جات کی تفصیل مع لاگت تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونین کونسل نمبر 8 میں شروع کئے گئے منصوبہ جات کی تفصیل مع ٹھیکیداران کے نام اور لاگت تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مجاہد کالونی بورے والا میں الاٹیز کو درپیش مسائل

*3856: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مجاہد کالونی بورے والا کب کتنے رقبہ پر بنائی گئی، تفصیل پلاٹ وار بتائیں؟

(ب) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس کالونی میں قبضہ گروپ پٹواری سے مل کر زمین اور پلاٹوں کا ردوبدل کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک قبضہ گروپ نے اس کالونی کی ایک ویران اور بے آباد زمین کو پٹواری سے ملی بھگت کر کے الاٹ کروا کر اور اس پر اسی پٹواری سے مل کر ایک آباد پلاٹ کو کاغذوں میں ردوبدل کر کے اپنے نام الاٹ کروایا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قبضہ گروپ کے خلاف ڈی سی او وہاڑی نے انکوائری کروائی اور اس قبضہ گروپ کے خلاف فیصلہ دیا اس کے باوجود اس قبضہ گروپ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی؟

(ہ) کیا حکومت اس بارے میں مکمل چھان بین کر کے متعلقہ متاثرین کو ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مجاہد کالونی بورے والا کی ابتدائی خرید و فروخت 1971 میں ہوئی۔ یہ کالونی پلاٹ وار نہ بنائی گئی ہے بلکہ زرعی مالکان نے اپنی ضرورت کے مطابق چھوٹے چھوٹے پلاٹوں کی صورت میں رقبہ فروخت کیا تھا اور اس کے بعد بھی مالکان اپنا اپنا حصہ مشترکہ حصہ داری کی صورت میں فروخت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ 642 کنال کی آبادی قائم ہو چکی ہے۔ اس کالونی کا کل رقبہ 738 کنال اور 2 مرلہ ہے۔ جس میں سے 642 کنال رقبہ بصورت پلاٹ مشترکہ طور پر فروخت ہو چکا ہے اور اب صرف 96 کنال رقبہ کاشت ہو رہا ہے جو کہ مختلف مالکان کی ملکیت ہے۔

(ب) آبادی مجاہد کالونی میں کوئی قبضہ گروپ نہ ہے اور نہ ہی کسی نے کوئی ردوبدل پلاٹوں میں کیا ہے چونکہ رقبہ ملکیتی ہے اس لئے ہر شخص اپنے اپنے حصہ پر قابض ہے۔

(ج) مجاہد کالونی بورے والا میں رقبہ کاشت اور آبادی کی صورت میں مشترکہ کھاتہ میں ملکیت مالکان ہے۔ جس کا کل رقبہ 738 کنال اور 2 مرلہ تھا جو بعد ازاں تقسیم ہوا۔ موجودہ کھیوٹ 56 جو سال 77-1976 میں کھیوٹ نمبر 5 تھی، میں رقبہ 713 کنال اور 10 مرلہ ہے۔ عبدالرحمٰن ولد جان محمد قوم مغل نے سال 1978 میں 738 کنال اور 2 مرلہ کھیوٹ نمبر 5 سابقہ سے حصہ بقدر 132858/1440 برقبہ 8 کنال حاصل کیا۔ ازاں مسماۃ صاحبزادی بیوہ نور محمد لنگڑیال وغیرہ ہر دو کھیوٹ ہائے میں مالکان و دخیلکاران تھے۔ عبدالرحمٰن مذکورہ کی وفات کے بعد رقبہ مذکورہ کا انتقال وراثت بروئے انتقال نمبر 13840 ہو کر عملدرآمد رجسٹر حقداران زمین سال 97-1996 کھیوٹ نمبر 56/39 میں ہو چکا ہے۔ رقبہ جس پر شروع میں عبدالرحمٰن نے قبضہ کیا تھا وہ مالکان کے غیر حاضر ہونے کی وجہ سے موقع پر سال 2007 تک خالی پڑا تھا۔ محمد ریاض ولد علی ڈوگر محمد نواز ولد محمد انور شیخ نے سال 2007 میں عطا محمد ولد غلام لنگڑیال سے جو اپنا رقبہ فروخت کر چکا تھا اور صرف اس کے نام سڑکات اور گلیوں کا رقبہ بقایا تھا، رقبہ بقدر 8 کنال بروئے رجسٹری نمبر 336/1 مورخہ 07-02-03 (انتقال 23300) حاصل کر لیا حالانکہ عطا محمد کا موقع پر کسی جگہ کوئی قبضہ نہ تھا اور نہ محمد

ریاض وغیرہ نے اس سے کوئی قبضہ حاصل کیا محمد ریاض وغیرہ نے رقبہ بذریعہ رجسٹری عطامحمد سے حاصل کیا اور قبضہ اس رقبہ پر کر لیا۔ جس پر نظری قبضہ سردار بیگم وغیرہ وارثان عبدالرحمٰن مرحوم کا تھا۔ فریقین نے غالباً اس بات کا فائدہ اٹھایا کہ عبدالرحمٰن کھیوٹ نمبر 61 میں مالک ہی نہ ہے۔ سردار بیگم وغیرہ کی درخواست پر انکوائری ہوئی جس پر محمد انور پٹواری حلقہ EB/439 مورخہ 07-04-09 کو ملازمت سے برخواست کر دیا گیا۔

(د) جیسا کہ جز نمبر 3 میں وضاحت کی گئی ہے۔

(ہ) معاملہ مابین پرائیویٹ پارٹیز اور مالکان رقبہ ہے حکومت کا اس میں کوئی عمل دخل نہ ہے متاثرین کو دادرسی کے لئے سول کورٹ سے رجوع کرنا چاہئے۔

ہیڈبلوکی سے پھولنگر سڑک کی مرمت

*3887: جناب شاہجہان احمد بھٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیڈبلوکی سے پھولنگر تک سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو معزز ایوان کو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ہیڈبلوکی سے پھولنگر تک سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے۔

(ب) ضلعی حکومت اس سڑک کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کا تخمینہ لاگت -/30,00,000 روپے تیار ہے جس کے ٹینڈر کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جا چکا ہے۔ مرمت کا کام ٹینڈر موصول ہونے پر کروا دیا جائے گا۔

کچہری ریلوے پھاٹک ننکانہ صاحب سے بچیانہ روڈ کی تعمیر

*3937: جناب شاہجہان احمد بھٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کچہری ریلوے پھاٹک ننکانہ صاحب سے بچیانہ روڈ تک سڑک کی تعمیر کب مکمل ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ سڑک مکمل ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف تاج) ریلوے پھاٹک ننکانہ صاحب سے لے کر بچیانہ روڈ کی تعمیر اپریل 2008 میں مکمل ہوئی تھی۔ مذکورہ سڑک کی لوڈنگ کیپسٹی 12 ٹن سے زیادہ نہ ہے۔ جبکہ اس پر سیزن میں گنا اور گندم کے اوور لوڈ ٹریکٹر گزرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے سڑک کے کچھ حصے خراب ہو گئے تھے جو کہ اب ضلعی حکومت ننکانہ صاحب نے مرمت کر دیئے ہیں اور اب سڑک اچھی حالت میں ہے۔

ضلعی گورنمنٹ خانیوال اور ٹی ایم اے میاں چنوں کا سالانہ بجٹ و دیگر تفصیلات

*4157: رانا بابر حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلعی گورنمنٹ خانیوال اور ٹی ایم اے میاں چنوں کا سال 07-2006، 08-2007، 09-2008 اور 10-2009 کا سالانہ بجٹ علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران صوبائی حکومت کی طرف سے ان کو کتنی رقم سالانہ وصول ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سالانہ ترقیاتی منصوبہ جات پر خرچ کی گئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید، مرمت اور ڈیزل/پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی رقم گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی اور یہ گاڑیاں کن کن کے لئے خرید کی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلعی حکومت خانیوال اور ٹی ایم اے میاں چنوں کے بجٹ برائے سال 2006-07، 2007-08، 2008-09، 2009-10 کی تفصیلات درج ذیل ہیں:-

مالی سال	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10
ضلعی حکومت خانیوال	2787218556	3408200043	3402810000	4046926640

ٹی ایم اے میاں چنوں	194902500	255318000	248666719	180200000

(ب) سال 07-2006، 08-2007، 09-2008، 10-2009 کے دوران صوبائی حکومت کی طرف سے ضلعی حکومت خانیوال اور ٹی ایم اے میاں چنوں کو جو گرانٹ وصول ہوئی اس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

مالی سال	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10
ضلعی حکومت خانیوال	2580945623	3035779000	3331699333	3006120000
ٹی ایم اے میاں چنوں	89497000	114286000	98296000	78208000

(ج) سال 07-2006، 08-2007، 09-2008، 10-2009 کے دوران ضلعی حکومت خانیوال اور ٹی ایم اے میاں چنوں نے درج ذیل رقم ترقیاتی منصوبہ جات پر خرچ کی:۔

مالی سال	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10
ضلعی حکومت خانیوال	374768000	423516000	45275000	11057000
ٹی ایم اے میاں چنوں	59318782	69938623	38991333	21732177

(د) سال 07-2006، 08-2007، 09-2008، 10-2009 کے دوران ضلعی حکومت خانیوال اور ٹی ایم اے میاں چنوں نے سرکاری گاڑیوں کی خرید، مرمت اور پٹرول/ڈیزل کی مد میں جو رقوم خرچ کیں ان کی تفصیل درج ذیل ہیں:

مالی سال	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10
ضلعی حکومت خانیوال	11159831	25738786	28322006	33959477
ٹی ایم اے میاں چنوں	362725	459410	448922	381224

(ہ)

(I) ضلعی حکومت خانیوال نے سال 07-2006، 08-2007، 09-2008 کے دوران کوئی گاڑی خرید نہ کی ہے۔ سال 10-2009 کے دوران ایک گاڑی ٹویوٹا ہائی لکس برائے بم ڈسپوزل سول ڈیفنس -/1781,000 روپے سے خریدی۔

(II) ٹی ایم اے میاں چنوں نے دوران سال 07-2006 تحصیل ناظم کے لئے ایک گاڑی سوزوکی لیانا KWC-444 خریدی جس پر مبلغ -/849000 روپے خرچ ہوئے۔ مزید اسی سال ایک گاڑی برائے فائر بریگیڈ خریدی گئی جس پر مبلغ -/1088850 روپے خرچ ہوئے۔ سال 08-2007 کے دوران ڈی ایم او میاں چنوں کے لئے ایک سوزوکی کلٹس کار KWF-6644 خریدی جس پر مبلغ -/695000 روپے خرچ ہوئے۔ 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کوئی گاڑی نہ خریدی گئی۔

تحصیل کونسل ساہیوال، ٹھیکہ جات میں بے ضابطگی کی تفصیلات

*4162: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کونسل ساہیوال میں گزشتہ برس ٹھیکہ ٹیکس منتقلی جائیداد سوا چار کروڑ اور ٹھیکہ ہفتہ وار بکر منڈی 91 لاکھ میں دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رواں سال مذکورہ ٹھیکہ جات بالترتیب دو کروڑ 75 لاکھ اور 75 لاکھ میں دے دیئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل ناظم نے اس بے ضابطگی پر اعتراض کیا تھا مگر مذکورہ ٹھیکے انتہائی کم ریٹ پر دیئے گئے جس سے قومی خزانہ کو نقصان ہوا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بے ضابطگی کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ٹھیکہ ٹیکس منتقلی جائیداد برائے سال 2008-09، چار کروڑ تین لاکھ بیس ہزار (-/4,03,20,000) روپے میں دیا گیا تھا اور جہاں تک ٹھیکہ بکر منڈی کا سوال ہے۔ اس ٹھیکہ کا نام برائے سال 2008-09 میں ہفتہ وار نہیں بلکہ روزانہ بکر منڈی ساہیوال تھا اور یہ -/91,30,000 روپے میں دیا گیا تھا۔

(ب) یہ بھی غلط ہے کہ رواں سال ٹھیکہ منتقلی جائیداد -/2,75,00,000 روپے میں دے دیا گیا ہے۔ رواں سال میں اس ٹیکس کا ٹھیکہ نہیں ہوا اور اس ٹیکس کی تادم تحریر محکمانہ وصولی ہو رہی ہے۔ جہاں تک بکر منڈی کا سوال ہے تو اس ٹھیکہ کا نام گورنمنٹ کی ہدایات چٹھی نمبری SO.TAX(LG)2-252/97 مورخہ 06-11-07 کی روشنی میں تحصیل ناظم کی سفارش اور تحصیل کونسل ساہیوال کی منظوری کے بعد ہفتہ وار بکر / مویشی منڈی ساہیوال رکھ دیا گیا ہے اور گورنمنٹ کو حتمی منظوری کے لئے بذریعہ چٹھی نمبری 1873/TS مورخہ 30-06-2009 ارسال کر دیا گیا تھا۔ بعد ازاں اس ٹھیکہ کا قبضہ ہائیکورٹ کے حکم نمبری Writ/54680 مورخہ 16-10-09 کی بنیاد پر مورخہ 16-10-09 تا 30-06-10 ٹھیکیدار کو دے دیا گیا تھا۔

(ج) سال2008-09 سے نیلامی ٹھیکہ جات تحصیل ناظم کی بجائے گورنمنٹ کی طرف سے نامزد کمیٹی کرواتی ہے۔تاہم منظوری کا اختیار تحصیل ناظم اور پھر توثیق کا اختیار تحصیل کونسل کو ہی ہے۔ اس سے قبل تحصیل ناظم نے ٹھیکہ منتقلی جائیداد برائے سال 2007-08صرف -/14030000روپے میں دے رکھا تھا۔بعدازاں یہی ٹھیکہ گورنمنٹ کی طرف سے نامزد کمیٹی نے برائے سال2008-09 چار کروڑ تین لاکھ بیس ہزار روپے میں نیلام کیا تھا۔جہاں تک سال2009-10 کا تعلق ہے تو مورخہ03-08-09 کو جو نیلام عام منعقد ہوا۔اس میں ٹھیکہ ٹیکس منتقلی جائیداد کی سب سے زیادہ بولی برائے 11 ماہ مبلغ -/27500000روپے موصول ہوئی اور ہفتہ وار بکر/ مویشیاں منڈی، ساہیوال برائے 11 ماہ مبلغ -/7500000 روپے موصول ہوئی۔نامزد نیلام کمیٹی سے منظوری کے لئے کیس تحصیل ناظم کو ارسال کیا لیکن تحصیل ناظم نے تمام ریکارڈ اپنے پاس رکھ لیا اور تحصیل کونسل کے اجلاس کے لئے کنوینر/ نائب تحصیل ناظم سے مل کر ایجنڈا جاری کروا دیا۔Houseکی توثیق کے باوجود کنوینر/ نائب تحصیل ناظم نے House کی توثیق سے تحریری بلا اختیار اختلاف کیا اور House سے چلے گئے جس پر ممبران Houseنے پریذائیڈنگ آفس کو کنوینر بنا کر اجلاس جاری رکھا اور ایجنڈا کی توثیق کر دی۔بعدازاں تحصیل ناظم نے فائلز پر اپنے دستخط، جو کہ قانوناً ضروری تھے، کئے بغیر ہی تحصیل کونسل سے ٹھیکوں کی توثیق کروائی۔اسی دوران تحصیل کونسل کی طرف سے بھی ایک ہی اجلاس کی دو مختلف کارروائیاں/ قرارداد وصول ہوئیں۔ جس پر تحصیل میونسپل آفیسر نے تمام کیس تفصیلاً بذریعہ چٹھی نمبر654 مورخہ 22-08-09 کے تحت گورنمنٹ کو ارسال کر دیا۔ گورنمنٹ نے بذریعہ چٹھی نمبر SO-TAX(LG)2-284/97-P مورخہ04-09-2009 کے تحت تحصیل ناظم کو کیس دوبارہ تحصیل کونسل میں پیش کرنے کا حکم دیا لیکن تحصیل ناظم نے ایسا نہ کیا جس پر یہ کیس پنجاب لوکل گورنمنٹ کمیشن کو انکوائری کے لئے بھجوا گیا۔بعدازاں تحصیل ناظم کو بحکم جناب وزیراعلیٰ پنجاب نوے دن کے لئے معطل کر دیا گیا۔

(د) یہ کہ مذکورہ بالا جواب کی روشنی میں بے ضابطگی تحصیل ناظم اور کنوینر/ نائب تحصیل ناظم کی حد تک نظر آتی ہے اور انکوائری برائے پنجاب لوکل گورنمنٹ کمیشن زیر کارروائی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پرویز رفیق صاحب!

امریکی ملعون پادری ٹیری جونز کے ہاتھوں قرآن پاک کی بے حرمتی کی پُرزور مذمت

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کا موقع دیا اور میں اس معزز ایوان کا بھی شکر گزار ہوں۔ آج میں جس point پر بات کرنے لگا ہوں وہ پاکستان کے مسیحیوں کے حوالے سے، پورے پاکستان کے مسلمانوں اور امت مسلمہ کے حوالے سے ہے۔ میرا point of order یہ ہے کہ جو امریکہ میں ٹیری جونز جو ایک pastor ہے، اس نام نہاد کم بخت پادری کو جتنا بھی بُرا کہا جائے وہ کم ہے، وہ فرد واحد کا فعل تھا تو سب سے پہلے میں اس کی مذمت کرتا ہوں کہ جو انہوں نے قرآن پاک کی بے حرمتی کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پورے پاکستان کے مسیحیوں کی دل آزاری ہوئی ہے، ہمارے دل دُکھے ہیں، ہم کبھی بھی یہ سوچ سکتے ہیں اور نہ کر سکتے۔ میں پوری دنیا کے مسیحیوں کی طرف سے اور پوری دنیا کی انسانی حقوق کی تنظیموں کی طرف سے مذمت کرتا ہوں۔ میں اس House کی وساطت سے پاکستان کے اپنے مسلمان بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمیں اس کا reaction peaceful طریقے سے کرنا چاہئے، ہم بین الاقوامی عدالت میں بھی جائیں، ہم وفاقی حکومت سے بھی کہیں اور ہمیں اس حوالے سے صوبے میں عوامی سطح پر بھی launch campaign کرنی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی مذہب کے خلاف بات کرنا، کسی بھی شخص کے مذہبی جذبات کو کسی بھی عمل کے ساتھ ٹھیس پہنچانا یا اس کی تضحیک کرنا باعث مذمت اور باعث شرم ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

امریکہ میں جو ٹیری جونز نے کیا ہے ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ میں اس ایوان کے ذریعے امریکہ کی حکومت سے بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر آپ مذہبی اور انسانی حقوق کے علمبردار ہیں تو اس لعنتی کے خلاف قانونی طور پر action لیں۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج پاکستان میں مسلمان جو احتجاج کر رہے ہیں پاکستان کے تمام مسیحی اور باقی اقلیتیں اس احتجاج کی مکمل طور پر حمایت کرتی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، جوئیل عامر سہوترا!

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنے معزز بھائی پرویز رفیق صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ ٹیری جونز جو کہ ایک نام نہاد پادری ہے، کسی بھی recognized church سے اس کا تعلق نہ ہے، اس نے جو ناپاک جسارت امریکہ میں قرآن پاک کو جلاکر کی ہے ہم اس کو condemn کرتے ہیں، اس کی بھرپور انداز میں مذمت کرتے ہیں، اسی سلسلہ میں آج تمام مسیحی ممبران پنجاب اسمبلی نے اپنے بازوؤں پر کالی پٹیاں باندھ کر اپنی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جب ہم اپنی Christianity اور اپنی مسیحی تعلیم کو دیکھتے ہیں تو ہمیں Jesus Christ کی طرف سے پہلا حکم ہے کہ ہم نے کسی بھی مذہب کی توہین نہیں کرنی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ ہم نے آپ کی بات سن لی۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو صاحب!

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہاں پر میرے دوسرے مسیحی بھائیوں نے جس طرح سے نام نہاد پادری ٹیری جونز کو condemn کیا ہے میں بھی ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے،

From the whole Christian community of Pakistan. I also agitate against that allegedly pastor who is not pastor, he was not in any ceremony, he was in Germany and he was caught red headed in the theft there and he was thief in Germany. But now he is in the USA and there were only thirty people with him when he was doing this very what we can say what he did…..

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں "اردو میں بات کریں")

MR. DEPUTY SPEAKER: Please order in the House

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اردو میں بات کرتا ہوں۔ میری مؤدبانہ گزارش یہ ہو گی کہ جہاں پر ہم ان کی مذمت کر رہے ہیں وہاں پر

آج میں اس معزز ایوان کی وساطت سے خصوصاً وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ فوری طور پر امریکہ کی سفیر کیمرون منٹر کو دفتر خارجہ میں طلب کر کے اس بات پر نہ صرف معافی طلب کی جائے بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ معافی سے کام نہیں چلے گا کیونکہ یہ پوری دنیا کے امن، solidarity اور human rights norms کو تباہ کرنے کی سازش، کوشش اور کاوش کی گئی ہے۔

Secondly, I will urge an other point and the Federal Government has to force to that point also

کہ فوری طور پر Human Rights Council کا سولہواں اجلاس بلایا جائے۔

محترمہ قمر عامر چودھری: جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ اردو میں بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی کر کے House کے decorum کا خیال رکھیں جب معزز ممبر بات کر رہا ہو تو خاموشی کے ساتھ سنا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مجھے دکھ یہ ہو رہا ہے کہ میں قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے والے شخص پر لعنت بھیج رہا ہوں اور وہ وہاں پر بیٹھ کر ہنس رہی ہیں۔ .But anyhow thank you very much میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ UNO Human Rights Council کا سولہواں سیشن چل رہا ہے، وہاں پر جنیوا میں ہمارے permanent representatives ہیں ان سے گزارش کی جانی چاہئے کہ وہ UNO کے اس سیشن میں اس بات کے حوالے سے intervention لائے، اس بات کو وہاں پر اٹھایا جائے اور پوری دنیا کو نہ صرف پاکستانی قوم بلکہ پوری Christian community کا concern بھی بتایا جائے کہ ہم سب کے سب پاکستانی مسیحی بھی بطور ایک قوم اس نام نہاد پادری کی مذموم ناپاک جسارت کی مذمت کرتے ہیں بلکہ کوشش کریں گے کہ اگر وہ کبھی مل جائے تو اس کی مرمت بھی کریں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کامران مائیکل صاحب!

وزیر برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جیسا کہ آج پورے پاکستان میں ملک گیر ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں ہم تمام مسیحی بھی اپنے تمام مسلمان بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اس ٹیری جونز نے جو ناپاک جسارت کی ہے اس کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ میں رونما ہونے والے واقعات کو یہاں

پر موجود Christianity سے جوڑ دیا جاتا ہے یہ مناسب نہیں ہے۔ مزید میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امریکہ ہمارا رشتہ دار نہیں ہے، ہمارے رشتے دار تو آپ لوگ ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)
ہم نے صدیوں پر محیط سفر اکٹھے طے کیا ہے جس محبت پر سفر محیط تھا وہ ہم نے اکٹھے طے کیا ہے اور ایسے ناپاک لوگ جو اس محبت میں دراڑیں ڈالنا چاہتے ہیں ہم سب کو مل کر ان کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طریقے سے فلوریڈا کے اس چرچ میں وہ ٹیری جونز نامی شخص جو نام نہاد پادری ہے وہ ایک weapon carry کرتا ہے، اس نے اپنی پتلون کے ساتھ ایک پستول لگایا ہوتا ہے جیسے cowboy series کا ہیرو ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسیحا کی تعلیم نہیں ہے۔ ہم لوگ تو حلیمی، فروتنی اور امن کی بات کرنے والے لوگ ہیں اور ہم اس شہزادے کو ماننے والے لوگ ہیں جس نے امن کا درس دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)
میں سمجھتا ہوں کہ ہم محبت، اخوت، باہمی رواداری اور مذہبی رواداری کو فروغ دینے والے لوگ ہیں۔ ہم تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیشہ جب بھی کسی دوسرے ملک میں ملک کی نمائندگی کی ہے تو پاکستان کا جو مسخ شدہ چہرہ چند انتہا پسندوں نے اسے خوبصورت بنا کر پیش کیا ہے تو ہم ایسے نام نہاد پادری کو condemn کرتے ہیں اور آج اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے تمام مسیحی ارکانِ اسمبلی نے کالی پٹیاں بھی باندھی ہوئی ہیں اور آج ہم اس فورم کی وساطت سے اور اس فورم کو تاریخی فورم بناتے ہوئے علامتی واک آؤٹ بھی کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ واک آؤٹ کر رہے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے سب دوست بات کر لیں اس کے بعد اکٹھا ہی بائیکاٹ کر لیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے تمام ممبران کے نام لکھ لئے ہیں، میں باری باری سب کو floor دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ چونکہ اقلیتی ممبران واک آؤٹ کر رہے ہیں اس لئے میں انجینئر شہزاد الٰہی کی بات پہلے سُن لوں otherwise سوہنا صاحب نے بولنا تھا۔ جی، شہزاد الٰہی صاحب!

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان کی minorities اس دُکھ کی گھڑی میں برابر کی شریک ہیں۔ میرے بھائیوں نے جو بات کی ہے میں اس حوالے سے ایک بات کروں گا کہ امریکہ دوسرے ممالک پر تو یہ مسلط کر دیتا ہے کہ فلاں دہشت گرد ہے، فلاں دہشت گرد ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج امریکہ میں دُنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہوئی ہے۔ وہاں ایک مذہبی کتاب کو جلایا گیا ہے، اس کو شہید کیا گیا ہے۔ امریکہ کو چاہئے کہ سب سے پہلے ٹیری جونز پر حملہ کرے، اس کے ساتھیوں پر حملہ کرے جنہوں نے یہ گستاخانہ کام کیا ہے۔

(اس مرحلہ پر ماسوائے انجینئر شہزاد الٰہی تمام معزز اقلیتی ممبران
ایوان سے علامتی واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مختصر کر لیں کیونکہ آپ کے ساتھی واک آؤٹ کر گئے ہیں تو آپ بھی مختصراً اپنا point of view بتا کر ان کے ساتھ ہی jointly walkout کر لیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! ہم تمام پاکستانی مسیحی اور دوسرے مذاہب کے لوگ اس غم کی گھڑی میں برابر کے شریک ہیں۔ آج پنجاب اسمبلی کے تمام اقلیتی ممبران نے سیاہ پٹیاں باندھی ہیں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ کل تمام پاکستانیوں خصوصاً پنجاب کے مسیحیوں نے شملہ پہاڑی میں اور پاکستان مسلم لیگ (Minority Wing) نے اظہارِ یکجہتی کے لئے احتجاج کیا ہے۔ آج بھی ہم تمام مسیحی خصوصاً پنجاب کے مسیحی اپنے علماء اور ساتھیوں کے ساتھ احتجاج میں شمولیت کریں گے۔ بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز اقلیتی ممبر انجینئر شہزاد الٰہی بھی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، سوہنا صاحب!

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، میں نے آپ کا نام لکھا ہوا ہے، میں سب کو floor دوں گا۔ سپیکر صاحب مجھے ایک لسٹ دے کر گئے ہیں مجھے اس کو follow کر لینے دیں۔ جی، سوہنا صاحب!

وائس چانسلر یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کی جانب سے اپنے بیٹے کے لئے ایم بی بی ایس کے امتحانی قواعد کی خلاف ورزی کا انکشاف

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! ایک issue اخبارات میں مسلسل چھپ رہا ہے، مضامین لکھے جا رہے ہیں اور ٹی وی چینلز کل سے اس پر پوری documentaries دکھا رہے ہیں۔ Issue یہ ہے کہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے rules کے مطابق جب تک کوئی بچہ 75 فیصد حاضریاں پوری نہیں کرتا یا send up exams pass نہیں کرتا تو وہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے سالانہ امتحانات میں نہیں بیٹھ سکتا۔ یہ rules کی بات ہے۔ کچھ لوگ ہائیکورٹ میں گئے جن کی حاضریاں کم تھیں لیکن ہائیکورٹ نے بھی ان کو ریلیف نہیں دیا۔ اب اخبارات کے ذریعے سے یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے وائس چانسلر کے اپنے بیٹے کے متعلق یہ بات سامنے آئی ہے کہ واہ میڈیکل کالج کے پرنسپل نے ہر سال انہیں لکھا کہ ان کی حاضریاں 48 فیصد ہیں، 32 فیصد ہیں، 30 فیصد ہیں اور send up exams بھی اس نے clear نہیں کئے لیکن یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز نے اس کو میڈیکل کے ہر سال کے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دی۔ یہ ریکارڈ کا حصہ ہے۔ ایک وائس چانسلر اپنے بچے کے ساتھ کیا کر رہا ہے؟ جو دوسرے لوگوں کے ساتھ ہوا، جو انتظامی اور معاشی معاملات ہوئے وہ اپنی جگہ پر لیکن ایک وائس چانسلر نے اپنے بیٹے کے لئے اور میں آپ کو ان وائس چانسلر صاحب کے کل کے الفاظ سُناتا ہوں انہوں نے ایک ٹی وی چینل کے اوپر یہ کہا اور میں نے خود یہ بات سُنی کہ جس طرح کلمہ شریف میں زیر زبر کا فرق نہیں کیا جا سکتا اسی طرح سے یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے rules میں زیر زبر کا فرق نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنے بیٹے کو جس کی حاضریاں پوری نہیں تھیں اور میڈیکل کالج کے پرنسپل اس وائس چانسلر کو باپ کی حیثیت سے بھی لکھتے رہے ہیں اور یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے وائس چانسلر کی حیثیت سے بھی لکھتے رہے ہیں کہ آپ کا بیٹا eligible نہیں ہے کہ وہ یونیورسٹی کے امتحان میں بیٹھے۔ اس کے باوجود اس بچے کو یونیورسٹی کے امتحان میں بٹھایا گیا اور اگر آپ مجھے موقع دیں تو میں تفصیلات میں جا کر آپ کو بتا سکتا ہوں اور اس House کو مطمئن کر سکتا ہوں کہ ہر امتحان سے پہلے اس بچے کے لئے میڈیکل پیپرز کیسے آؤٹ کئے گئے اور وہ بچہ جو کلاس میں بھی نہیں جاتا تھا، جس نے send up exams بھی پاس نہیں کئے جب اس نے MBBS کا امتحان دیا تو وہ gold medalist نکلا اس کو gold medal ملے۔ یہ اتنی بڑی بے قاعدگی ہے۔ اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کی تاریخ میں جن کے پرنسپل نے یہ لکھا ہو کہ اس

نے send up امتحان پاس نہیں کیا یا اس کی 75 فیصد حاضریاں نہیں ہیں اور اس کے باوجود ان کو امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دی گئی ہو، ایک بھی بچہ ایسا نہیں ہے سوائے اس وائس چانسلر کے اپنے بیٹے کے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وائس چانسلر نے سب سے بڑی زیادتی اپنے بچے اور بیٹے کے ساتھ کی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس House کی ایک کمیٹی بنائیں تاکہ ہم حقائق آپ کے سامنے لے کر آئیں، پھر اس House کے سامنے لے کر آئیں اور House یہ فیصلہ کرے کہ پنجاب کے اتنے اہم ادارے کے اندر اس طرح کی بے قاعدگی کیوں ہو رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: خالد بلوچ صاحب!

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! میں اسی issue پر بات کرنا چاہتا ہوں جو بہت ضروری بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے میں جناب اشرف سوہنا صاحب کو درست کر دوں جسے یہ پرنسپل کہتے رہے ہیں وہ پرنسپل نہیں وائس چانسلر ہیں۔ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز جب سے بنی ہے وہ تب سے وہاں پر تعینات ہیں اور اس دوران جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں انہوں نے اسے appreciate کیا ہے۔ اس لحاظ سے appreciate کیا ہے کہ وہ ہر لحاظ سے انتہائی competent بندے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پہلے آپ میری بات سن لیں۔ House کے سامنے جو بات آئی ہے وہ یہ آئی ہے کہ وہاں پر illegality ہوئی ہے، وہ چاہے جتنا مرضی صاف ستھرا انسان ہو یہ illegality ہوئی ہے یا نہیں ہوئی؟

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! Professor of Psychiatrist سے انہیں یہاں لایا گیا اور یہ اس یونیورسٹی کو صحیح run کر رہے ہیں۔ اس پر اب تک کوئی ایسا داغ نہیں تھا جہاں تک اس کے بیٹے والی بات ہے may be یہ صحیح کہہ رہے ہوں میں ان سے اختلاف نہیں کرتا مگر اس کے لئے کل ایک بڑے اچھے چینل سے یہ بات سامنے آئی ہے، ڈاکٹر سعید الہٰی جو ہمارے محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہم ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دے رہے ہیں جو ان کی بھی demand ہے تو ہمیں دونوں کا point of view سننے کے بعد فیصلہ کرنا ہے۔ میری اس معزز House سے

گزارش ہے کہ جو بھی اس پر فیصلہ ہو اس پر عملدرآمد ہو لیکن اس سے پہلے suspension کی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلی بات یہ ہے کہ یہ House کسی حکومتی کمیٹی کے تابع نہیں ہے۔ House کے پاس اپنا اختیار ہے، اپنی طاقت ہے اس لئے وزیر قانون صاحب! میرے خیال میں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اگر ایک چیز point out ہوئی ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں معاملہ یہ ہے کہ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ ایک چینل یا اخبار سے خبر پڑھ لیں، اس کے بعد یہاں آکر ایک پوری داستان بنا کر سنا دیں اور اس کے بعد کہیں کہ کمیٹی قائم کر دیں۔ House کا ایک procedure ہے اس procedure کے مطابق یہ آئیں، یہاں پر Adjournment Motion لائیں یا قرارداد لائیں۔ اس کا متعلقہ یونیورسٹی / وائس چانسلر جو بھی متعلقہ آدمی ہے اس سے جواب آئے۔ سوال اور جواب دونوں کو دیکھنے کے بعد اگر Chair یہ سمجھے کہ اس پر کمیٹی بننی چاہئے تو کمیٹی بنائی جائے یا House اگر سمجھے کہ کمیٹی بنائی جائے تو پھر بنائی جائے۔ اس طرح سے یکطرفہ طور پر میں سمجھتا ہوں کہ House کے procedure کو violate نہیں کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب اشرف سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! اخبارات میں یا ٹی وی چینلز پر داستانیں نہیں چھپتیں۔ ذمہ دار لوگ ہیں، لوگوں کے سامنے حقائق لے کر آتے ہیں۔ میں نے یہاں داستان بیان نہیں کی بلکہ ذمہ داری کے ساتھ حقائق بیان کئے ہیں۔ میں خود مطالعہ کر کے، documents دیکھ کر یہاں پر تذکرہ کر رہا ہوں۔ میں آپ سے ملتمس ہوں کہ اس موضوع پر میری ایک تحریک التوائے کار ہے آپ اس کی out of turn اجازت دے دیں۔ میں اس کو پیش کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو ایک بات بتاؤں، ہماری جو Business Advisory Committee ہے اس میں تینوں جماعتوں کے پارلیمانی لیڈر موجود ہیں اور ان کے representatives بھی، وہاں پر جس تحریک التوائے کار کو out of turn take up کرنے کی منظوری دیں گے وہ یہاں پر take up ہو جائے گی۔ آپ اس سلسلے میں راجہ ریاض صاحب، چوہدری ظہیر الدین خان صاحب اور رانا ثناء اللہ خان صاحب کی کمیٹی میں یہ معاملہ بھیج دیں اگر وہ کہیں گے تو ہم اسے out of turn take up کر

لیں گے کیونکہ یہ صرف آپ کی بات نہیں ہے اور بھی بہت سے ممبران کی تحاریک آتی ہیں اس لئے ہم نے اس پر ایک principle وضع کر دیا ہے۔ آپ اس کو لے آئیں اور سوموار والے دن ہم اس کو take up کر لیں گے۔ دوسرا سیکرٹری صاحب نے مجھے ابھی بتایا ہے کہ یہ issue بھی فیڈرل گورنمنٹ کا ہے اس پر تحریک التوائے کار پیش نہیں ہو سکتی۔ آپ چاہیں تو اس پر قرارداد لے کر آ سکتے ہیں۔ اس سے بہتر بھی ایک طریق کار موجود ہے جس طرح وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ اس مسئلے پر پہلے ہی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے وزیر قانون صاحب اس کمیٹی کی رپورٹ منگوا لیں اور اس سے House کو apprise کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر تو یہ معاملہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے پھر سوہنا صاحب اس معاملے کی اپنے گھر سے ہی خبر لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ فیڈرل گورنمنٹ سے جواب لے کر خود ہی House کو بتائیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! پہلے بھی اس مسئلے پر اس ایوان میں بات ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر تو یہ معاملہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے پھر تو آپ کو چاہئے کہ اس House کو apprise کریں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز۔۔۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ آٹھویں ترمیم کے بعد یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے تمام اختیارات صوبوں کو منتقل ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر ایسے بات نہ کریں۔ سوہنا صاحب! آپ اسے check کر لیں اور پھر سوموار والے دن ہمیں بھی اس پر apprise کریں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میری ایک قرارداد کافی عرصہ سے pending چلی آ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! شیخ علاؤالدین صاحب نے ایک قرارداد دی ہوئی ہے کیا یہ discuss ہوئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے مجھ سے بات کی تھی لیکن میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ House کا agenda complete ہونے کے بعد اس کو take up کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! House کا business complete کر کے پھر اس کو take up کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! یہ بہت ضروری ہے اگر اس کو take up کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اس کو آج take up کر لیں گے۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ سب سے پہلے جناب اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 11 ہے۔ وزیر قانون صاحب! اس تحریک استحقاق کو pending کیا گیا تھا، اب اس کا جواب آیا ہے یا نہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس کو آپ سوموار تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک استحقاق کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا اس لئے اسے سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب والا! یہ پہلے بھی کافی دفعہ pending ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی بات نہیں، سوموار تک اس کا جواب ضرور لے لیں گے، آپ بے فکر رہیں اور تشریف رکھیں۔ اس کے بعد چودھری محمد طارق گجر صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 12 ہے۔ وزیر قانون صاحب! اس کا جواب آیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو بھی سوموار تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک استحقاق کو بھی سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 14 چودھری محمد ارشد صاحب کی ہے۔ جی، ارشد صاحب!

سیکرٹری آبپاشی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ

چودھری محمد ارشد: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں پنجاب اریگیشن ڈرینج اتھارٹی (PIDA) کے تحت کھال کمیٹیوں کے الیکشن منعقد ہوئے۔ الیکشن کے دوران ایکسین (LBDC) لوئر باری دوآب نے کرپشن کرتے ہوئے متعدد کھال کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے بغیر الیکشن کرائے اپنے من پسند لوگوں کے جعلی نوٹیفکیشن جاری کر دیئے۔ جس پر میں مذکورہ ایکسین سے رابطہ کے لئے بارہا اس کے دفتر گیا لیکن اس نے ہر مرتبہ مجھ سے چشم پوشی کرتے ہوئے ملنے سے گریز کیا۔ اس پر میں نے مذکورہ ایکسین کی شکایت سیکرٹری (اریگیشن) کے دفتر جا کر کی۔ سیکرٹری (اریگیشن) نے پہلے تو مجھ سے ملنے سے انکار کیا لیکن پھر اچانک جب ایک دن مجھے پتا چلا کہ سیکرٹری (اریگیشن) اپنے دفتر میں موجود ہیں تو میں فوراً ان سے ملنے ان کے دفتر حاضر ہوا۔ مجھے دیکھتے ہی موصوف نے آنکھیں ماتھے پر رکھتے ہوئے انتہائی متکبرانہ انداز میں مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ میرے پاس کیا لینے آئے ہیں؟ میں نے کہا کہ میں آپ کے ایکسین (LBDC) ساہیوال کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ وہ انتہائی کرپشن میں ملوث پائے گئے ہیں تو اس پر سیکرٹری (اریگیشن) نے سیخ پا ہوتے ہوئے کہا کہ آپ کو سرکاری کاموں میں مداخلت کی ضرورت نہ ہے لہذا آپ میرے دفتر سے چلے جائیں اور بے جا مجھے تنگ نہ کریں۔ میں نے کہا بحیثیت ایک منتخب نمائندہ میں آپ سے ملنے کا استحقاق رکھتا ہوں۔ اس پر موصوف نے کہا کہ میں سب استحقاق وغیرہ سمجھتا ہوں۔ آپ مجھے یہ نہ بتائیں اور میری مزید بات سننے سے انکار کر دیا۔ اس پر میں نے ان کے دفتر سے واپس آنا ہی خیریت جانا۔ آج مورخہ 22-مارچ 2011 اجلاس کے فوراً بعد سیکرٹری (اریگیشن) مجھے اسمبلی حدود کے اندر ملے۔ اس دوران میرے ساتھ میاں اعجاز شفیع، محترمہ صبا صادق اور چند دیگر معزز ممبران اسمبلی بھی تھے۔ اس ملاقات میں مذکورہ سیکرٹری (اریگیشن) کا روّیہ نہایت تحکمانہ تھا جسے میں یہاں بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ مذکورہ سیکرٹری (اریگیشن) کا ہر دو جگہ پر میرے ساتھ ناقابل برداشت روّیہ ظاہر کرتا ہے کہ ایک ایم پی اے کے ساتھ وہ اس طرح پیش آتے ہیں تو عام آدمی کے ساتھ ان کا کیسا روّیہ ہوگا؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔"

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف محترمہ آمنہ الفت،
سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ سیمل کامران اور محترمہ ثمینہ خاور حیات
اپنی نشستوں سے احتجاجاً کھڑی ہو گئیں اور "لوٹا لوٹا" کی نعرہ بازی کی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔Order in the House. Order in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب! ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی،
محترمہ سیمل کامران اور محترمہ ثمینہ خاور حیات کی طرف سے "لوٹا لوٹا" کی نعرہ بازی)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم کسی لوٹے کی بات نہیں سنیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔This is no way. اور House کے decorum کا خیال رکھیں، تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! ہم آپ کی بات سنیں گے لیکن کسی لوٹے کی بات نہیں سنیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: ہم کسی لوٹے کی بات نہیں سنیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میری بات سنیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! آپ کی بات سنیں گے لیکن لوٹے کی بات نہیں سنیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور میری بات بھی سن لیں۔ میں صرف آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس House کے اندر جتنے ممبران ہیں ان کی عزت، احترام، تکریم اور ان کا استحقاق۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: لوٹے کا کوئی استحقاق نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے میری بات سن لیں۔ اپنے اندر Chair کی بات سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔ آپ کی طرف سے ان کے خلاف ایک reference بھیج دیا گیا ہے۔ دیکھیں جہاں بھی مہذب معاشرے ہوتے ہیں، جہاں ہم decorum of the House کی بات کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف محترمہ آمنہ الفت،
سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ سیمل کامران اور محترمہ ثمینہ خاور حیات
اپنی نشستوں سے احتجاجاً کھڑی ہو گئیں اور "لوٹا لوٹا" کی نعرہ بازی کی)

بات سنیں۔ This is no way.

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! مگر ہم لوٹے کی بات نہیں سنیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک معزز ایوان کی ممبر ہیں، اس ایوان کے تقدس کا خیال رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: لوٹے کی بات نہیں سنیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ کر بول سکتی ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: لوٹا بول سکتا ہے تو میں کیوں نہیں بول سکتی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں بول سکتیں۔ This is no way. آپ کو میں اس بات کی اجازت نہیں دوں گا۔ اس House کی ایک تاریخ ہے، اس House کا باقاعدہ ایک decorum ہے جس کے اندر آپ اس House کو dictate نہیں کر سکتیں۔ This is no way.

محترمہ آمنہ الفت: لوٹا بول سکتا ہے تو میں کیوں نہیں بول سکتی؟ میں بھی اس House کی معزز ممبر ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اختلاف محترمہ آمنہ الفت
ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا نوٹس آج ہی موصول ہوا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ اس کو منگل تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب! اس کے اندر چودھری مونس الٰہی کے حوالے سے بھی ایک تحریک 24 تاریخ تک کے لئے pending تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس موجود ہے لیکن میری یہ گزارش ہے کہ چودھری ظہیر الدین صاحب جس دن موجود ہوں اُس دن آپ اسے take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پھر اس کو بھی سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ خواجہ محمد اسلام صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

جنرل سیلز ٹیکس کو ختم کر کے تاجروں کے مشورے سے ٹیکس وصول کرنے کا مطالبہ

خواجہ محمد اسلام: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں جنرل سیلز ٹیکس کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا ملک جس کی معیشت پہلے ہی ایک ڈوبتی ناؤ ہے۔ جس ملک میں سوئی گیس کا بحران ہو، بجلی ناپید ہو، دھاگہ دستیاب نہ ہو، کیمیکل کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہوں، فیکٹریاں بند ہوں اور ان حالات میں جبکہ مزدور بھی بے روزگار ہو اس ملک میں سیلز ٹیکس ایک ایسا میزائل ہے جو نہ صرف فیکٹریوں کو، industries کو بلکہ اس ملک کی معیشت کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ سیلز ٹیکس ان حالات میں 'مرے کو مارے شاہ مدار' والی بات ہے۔ آج پورا ٹیکسٹائل یونٹ سراپا احتجاج ہے۔ فیصل آباد میں سائزنگ بند ہے، فیصل آباد میں all Pakistan Textile Processing Unit بند ہے، پاور لومیں جو کبھی فیصل آباد میں چڑیوں کے چہچہانے کی آواز پیدا کرتی تھیں آج وہاں پر "ہو" کا عالم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انڈسٹری پہلے ہی بوجہ سوئی گیس، بوجہ بجلی، بوجہ کیمیکل، بوجہ دھاگہ default کے قریب ہے بلکہ 80 فیصد فیکٹریاں default ہو چکی ہیں۔ یہ sales tax ایک ایسا unexpected میزائل ہے جو کسی بھی شکل میں پاکستان کی انڈسٹری اور فیکٹریوں کے لئے ناقابل قبول ہے۔

جناب سپیکر! آج پاکستان کے تمام تاجران export کی وجہ سے تباہی کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔ فیصل آباد میں سائزنگ ٹیکسٹائل پروسیسنگ، پاور لوم، ڈائنگ بلکہ آل پاکستان ٹیکسٹائل پروسیسنگ یونٹ ہڑتال پر جا چکے ہیں، پورا فیصل آباد سراپا احتجاج بن چکا ہے۔ پاکستان کے تاجر محب وطن ہیں، پاکستان کے تاجر درد دل رکھتے ہیں، پاکستان کے تاجر اس ملک کی معیشت مضبوط کرنا چاہتے ہیں، وہ ٹیکس دینا چاہتے ہیں لہذا اس سلسلے میں میری اس forum سے گزارش ہے کہ جو تاجر اس کے ساتھ relevant ہیں وفاقی حکومت ان کے ساتھ مشاورت کرے۔ یہ تو اپنے من پسند لوگوں کو بلا کر بات کرتے ہیں جن میں ایک اعجاز گوہر ہے جس کی سپننگ مل ہے، وہ کیا ہے؟ [******]

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 606 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں، ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں اور House کے decorum کا خیال رکھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ ٹیکس کچی آبادیوں پر نہیں بلکہ ملوں پر لگا ہے لیکن انہیں تو وفاقی حکومت کا فوبیا ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، تشریف رکھیں۔خواجہ صاحب! آپ wind up کریں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔معزز ممبران سے گزارش ہے کہ House کے decorum کا خیال رکھیں۔محترمہ! میں نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں آپ تشریف رکھیں۔جی، خواجہ صاحب! آپ اپنی بات wind up کریں۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! مہنگائی کی وجہ سے میرے ملک کے exporters بنگلہ دیش اور انڈیا منتقل ہو گئے ہیں۔میرے ملک کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہو رہی ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کچھ نادیدہ ہاتھ جو اس ملک کو production country سے trade country بنانا چاہتے ہیں، جو نہیں چاہتے کہ میرے ملک کی انڈسٹری پھلے پھولے، جو نہیں چاہتے کہ پاکستان کی export پھلے پھولے۔لہذا میری استدعا ہے کہ یہاں سے وفاقی حکومت کو گزارش کی جائے کہ وہ پاکستان کے ان relevant تاجروں کو، ان فیکٹری مالکان کو، ان انڈسٹری والوں کو بلا کر مشاورت کرے۔پاکستان کے تاجر ٹیکس دینا چاہتے ہیں، وہ جس مد میں دینا چاہتے ہیں میں اسمبلی کے forum سے پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ وفاقی حکومت جتنا جنرل سیلز ٹیکس اکٹھا کرنا چاہتی ہے اس سے زیادہ ملے گا۔اگر ان تاجروں کو بلا کر اس ٹیکس کے خدوخال تیار کر لئے جائیں اور پلاننگ کر لی جائے تو پھر انشاء اللہ یہ ملک ترقی کرے گا اور اس کا شمار نہ صرف ایشیاء بلکہ دنیا کی ترقی یافتہ اور civilized قوموں میں ہو گا۔اس سے پاکستان کی export بڑھے گی اور انڈسٹری پھلے پھولے گی لہذا میری گزارش ہے کہ اس سیلز ٹیکس کو ختم کر کے تاجر جس طرح ٹیکس دینا چاہتے ہیں ان سے اس طرح ٹیکس لیا جائے تاکہ فیکٹریاں چلیں، انڈسٹری بحال ہو اور پاکستان کی export بہتر ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ!

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، آپ بات کر چکے ہیں اور ممبران نے پہلے نام لکھوائے ہوئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! محترمہ آمنہ الفت صاحبہ ناراض ہو کر چلی گئی ہیں میں نے کوئی بات کرنی ہے لہذا میری استدعا ہے کہ ان کو بلا لیں اور پھر مجھے ٹائم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے نہیں پتا کہ وہ ناراض ہو کر گئی ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جی، وہ ناراض ہو کر گئی ہیں اور میں نے یہی بات کرنے کے لئے دوبارہ آپ سے ٹائم مانگا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو آپ کو House کو پہلے بتانا چاہئے تھا کہ وہ ناراض ہو کر چلی گئی ہیں۔ فائزہ صاحبہ! آپ، رانا صاحب اور نگہت ناصر شیخ صاحبہ جائیں اور انہیں منا کر لائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے کوئی گزارش کرنی ہے لہذا ان کا یہاں ہونا بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ماجدہ زیدی صاحبہ!

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران محترمہ نگہت ناصر شیخ اور محترمہ فائزہ احمد ملک، معزز خاتون ممبر محترمہ آمنہ الفت کو واپس ایوان میں لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچ صاحب! میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! ان کے بعد مجھے floor دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: شکریہ۔ جناب سپیکر! قرآن پاک کو جلانے کے واقعہ پر پوری امت مسلمہ سراپا احتجاج ہے اور لعنت ہو اس پادری پر جس نے یہ ناپاک جسارت کی۔ 21- مارچ کو میں نے یہاں پر سپیکر صاحب سے استدعا کی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں ابھی تھوڑی دیر میں اس کا جواب دیتا ہوں لیکن وہ جواب ابھی تک نہیں آیا اور اس دن کے بعد مجھے آج ہی پوائنٹ آف آرڈر ملا ہے حالانکہ میں روزانہ کوشش کرتی رہتی ہوں۔ میں نے یہاں بات کی تھی کہ ہمیں ریمنڈ ڈیوس کی رہائی پر بحث کے لئے ایک دن مقرر کرنا چاہئے۔ اب اس کیس پر جج کا تفصیلی فیصلہ آ چکا ہے جس میں پنجاب حکومت پر بہت سارے سوالیہ نشان ہیں اور پاکستانی قوم کے بہت سارے سوالات ہیں جن کا اس House کو جواب دینا چاہئے کہ لواحقین

کہاں ہیں، دیت کی رقم کس نے ادا کی اور عبادالرحمن کے لواحقین کا کیا ہو گا؟ وفاقی حکومت کی طرف سے کچھ کچھ بیانات ہمارے سامنے آتے ہیں کہ دیت کی رقم کس نے دی ہم بتا نہیں سکتے۔

جناب سپیکر! پاکستان کی سالمیت اور پاکستان کے خون کا ایک سودا ہوا، اس ریمنڈ ڈیوس کو آناً فاناً رہا کر دیا گیا اور منٹوں میں اسے پاکستان کی حدود سے باہر بھیج دیا گیا۔ چونکہ یہ ملکی سالمیت اور پاکستان کی عزت کی بات ہے لہذا آپ اس پر بحث کے لئے ایک دن مقرر کریں اور میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ آمنہ الفت واک آؤٹ
ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات important ہے، میں اس پر ابھی آپ کو بتاؤں گا۔ بلوچ صاحب! کاہلوں صاحب نے بڑی دیر سے کہا تھا لہذا پہلے وہ بات کر لیں آپ ان کے بعد بول لیجئے گا۔ دراصل میں نے نام لکھے ہوئے ہیں اور ایک sequence fallow کر رہا ہوں۔ آپ کی مہربانی۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! میری صرف اتنی بات ہے اور already آپ نے بھی وہ بات کر دی ہوئی ہے۔ ابھی جو سینیٹ اور قومی اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں صدر زرداری صاحب کا خطاب ہوا وہاں اپوزیشن موجود تھی اور اپوزیشن نے اس طریقے سے اپنا احتجاج کیا کہ وہ اٹھ کر ایوان سے باہر چلے گئے لیکن انہوں نے وہاں کوئی بد تمیزی نہیں کی۔ اب آپ نے میری بات سننی ہے آمنہ الفت صاحبہ، ثمینہ خاور صاحبہ، ساجدہ میر پیپلز پارٹی کی بڑی پرانی اور اچھی روایتی عورت ہیں، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر بات میں یہ الٹ بات کر کے ہی اپنی اہمیت منواتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کا کام نہیں بلکہ یہ Chair کا کام ہے۔ تشریف رکھیں۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: یہ پاگل پن ہے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: ان کو کیا حق ہے یہ بات کرنے کا، یہ کون ہیں بات کرنے والے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز میری بات سنیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: میں prove کر سکتا ہوں کہ یہ mentally disturbed ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: یہ بات کرنے والے کون ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچ صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! I will prove کہ یہ mentally طور پر upset ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ House چلانا چاہتے ہیں؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ہم سیاسی لوگ ہیں لیکن انہوں نے یہ غلط بات کی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: یہ جنرل جیلانی کا بچہ ہمیں اس طرح کہہ رہا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ نے یہ House چلانا ہے تو دیکھیں کہ ڈاکٹر صاحب نے دوسری دفعہ floor لیا اور ایک out of the context بات کر دی ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ غلطی ہو گئی ہے لہذا آپ انہیں request کریں کہ یہ بیٹھ جائیں چونکہ ہم نے House چلانا ہے۔ میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے لہذا آپ مجھے ٹائم دے دیں، آپ نے ڈاکٹر صاحب کو دوسری دفعہ ٹائم دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جب میں یہاں پر بار بار کہتا ہوں کہ ۔۔۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: This is no way! اگر treasury کے لوگ اس طرح کریں گے تو پھر House کس طرح چلے گا؟ پلیز تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! ذرا تشریف رکھیں اور میری بات سن لیں۔ آپ کی بڑی مہربانی سب معزز ممبران تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب! آپ بھی ایک منٹ تشریف رکھیں۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! میں نے کوئی غیر پارلیمانی بات نہیں کہی، شیخ صاحب غلط کہہ رہے ہیں دوسرا اپوزیشن کی خواتین خواہ مخواہ ہر بات پر کھڑی ہو کر شور مچاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچ صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں بات کر رہا ہوں، آپ کو بیٹھ جانا چاہئے اگر حکومتی بنچوں پر بیٹھنے والے معزز ممبران اس طرح کریں گے تو پھر یہ House کیسے چلے گا؟ (قطع کلامیاں)

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ہم خوشامد کرنے کے لئے نہیں آئے۔ بلوچ صاحب نے ہمارے نام لے کر بات کیوں کی ہے، یہ ہمیں dictate کرنے والے یا ہمارے بارے میں بات کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order please. Order in the House ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی، سب تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ ساجدہ میر صاحبہ! تشریف رکھیں۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: خواتین ہاتھ لہرا لہرا کر باتیں کرتی ہیں، یہ کسی کو بولنے ہی نہیں دیتیں۔ اب یہ روّیہ ناقابل برداشت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ This is no way

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: اگر مجھے بات کرنے کی اجازت نہ دی گئی تو میں House سے walkout کر جاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران! میں آج یہاں پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ House کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ممبران ایک دوسرے کے خلاف تحاریک استحقاق پیش کر رہے ہیں۔ آپ پنجاب اسمبلی کے اندر چار گھنٹے حکومتی بزنس discuss کر لیں تو پھر بھی اخبار میں اس کی خبر نہیں چھپتی لیکن جو کچھ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوا ہے اس کی اخبارات میں سُرخیاں لگ جاتی ہیں۔ آپ سب اپنے اپنے حلقوں کو represent کرتے ہیں اور عوام کی نمائندگی کرتے ہیں اس لئے خدا کا خوف کریں۔ ہم سب مل کر اس بات کو دیکھیں کہ ہم عوام کو کیا message دے رہے ہیں اور ہم عوام کو کیا دکھا رہے ہیں؟ میری معزز ممبران سے گزارش ہے کہ کسی کا نام نہ لیا کریں اگر آپ کسی کے خیالات کے ساتھ agree نہیں کرتے تو آپ سپیکر سے بات کریں، Chair کو مخاطب کر کے بات کریں اور Chair اس کا حل نکالے گی۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: یہ جو حزب اختلاف کی خواتین سارا دن ہمارے بارے میں باتیں کرتی ہیں ان کو بھی روکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .This is no way خالد بلوچ صاحب! بیٹھ جائیں۔ تشریف رکھیں۔ زعیم قادری صاحب! خالد بلوچ صاحب کو بٹھائیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: یہ خواتین ہمارے نام لے لے کر باتیں کرتی ہیں، آپ ان کو بھی منع کریں۔ ہمیں آپ بات کرنے کی اجازت ہی نہیں دیتے۔ آپ مجھے بات کرنے کی اجازت نہیں دے رہے اس لئے میں احتجاجاً House سے walkout کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، جیسے آپ کی مرضی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب خالد امتیاز خان بلوچ ایوان سے walkout کر گئے)

جناب اعجاز احمد کاہلوں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زعیم قادری صاحب! آپ جائیں اور خالد امتیاز خان بلوچ صاحب کو سمجھا کر اندر لے کر آئیں۔ جی، کاہلوں صاحب!

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک بڑے اہم issue کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں اس وقت 65 فیصد قیدی کالے یرقان کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس مرض میں مبتلا قیدیوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ جیل کے اندر کوئی اس مرض کا ماہر ڈاکٹر موجود ہے اور نہ ہی ان قیدی مریضوں کو معیاری کھانا مل رہا ہے۔ اس حوالے سے انتظامیہ بالکل خاموش ہے اور اس موذی مرض میں مبتلا قیدیوں کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ ویسے تو پنجاب حکومت کی طرف سے good governance کی بہت باتیں کی جاتی ہیں لیکن یہاں سے پچاس کلو میٹر دُور ایک جیل کے اندر جو حالات پیدا ہو چکے ہیں اس طرف انتظامیہ یا حکمرانوں نے کوئی توجہ نہیں دی۔ میری گزارش ہے کہ ان قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے حکومت پنجاب کو خصوصی ہدایت جاری کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! یہاں سے پچاس کلو میٹر دور واقع جیل سے قیدی ہمیں خطوط لکھ رہے ہیں، اخبارات میں آ رہا ہے لیکن حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ میری آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب سے گزارش ہے کہ ان بیمار قیدیوں کے علاج معالجہ کا بندوبست کیا جائے اور اس بیماری کو مزید پھیلنے سے روکنے کے لئے حفاظتی اقدامات کئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز احمد کاہلوں صاحب! بیشک یہ issue بہت بڑا ہے لیکن یہ پوائنٹ آف آرڈر پر اُٹھانے والا نہیں ہے۔ اس کے لئے اگر آپ ایک طریق کار کو follow کر لیں گے تو بہت اچھی بات ہو گی۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے ایک تحریک التوائے کار بھی جمع کرائی تھی لیکن وہ reject ہو گئی اسی لئے میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر اس معاملے کو آپ کے سامنے اٹھایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار کسی وجہ سے ہی reject ہوئی ہو گی، میں اس کو check کر لیتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، فائزہ ملک صاحبہ!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے کا موقع عنایت فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کی تحریک لینے لگا ہوں، ابھی تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے اس تحریک سے پہلے ایک بات کرنی ہے۔ مہربانی کر کے مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ابھی تشریف رکھیں، میں بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم سب معزز ممبران اپنے گھر سے یہ سوچ کر آتے ہیں کہ یہاں ایوان میں عوام کے مسائل کا حل نکالیں گے۔ میرے بھائی اعجاز کاہلوں صاحب کی بات بالکل بجا ہے کہ ہماری تحاریک خواہ مخواہ reject کر دی جاتی ہیں۔ میرے پاس تحاریک التوائے کار کا ایک بہت بڑا پلندا موجود ہے جو کہ reject کر دی گئی ہیں۔ یہ سب کی سب اہم تحاریک التوائے کار ہیں لیکن ان کو reject کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور طریقہ نہیں رہ جاتا کیونکہ ہماری تمام تحاریک reject کر دی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ قاعدے کو پڑھیں تو یہ basically توجہ دلاؤ نوٹس بنتا ہے۔ جی، فائزہ ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ نے ابھی بڑی خوبصورت باتیں فرمائی ہیں اور وقت کی ضرورت بھی ہے کہ ہماری پارلیمنٹ ایک موثر role play کرے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ کہنے کی حد تک تو ہم بڑے خوبصورت انداز میں بات کر لیتے ہیں اور سن بھی لیتے ہیں لیکن ان پر عملدرآمد نہیں ہوتا۔ ہمارے اندر برداشت کا حوصلہ نہیں رہا اور ہم اپنی پرانی روایات کی پاسداری کرنا بھی بُھول گئے ہیں۔ 2002 کی اسمبلی میں آپ ہمارے ساتھ حزب اختلاف کے ممبر رہے ہیں، رانا ثناء اللہ صاحب بھی ہمارے ساتھ حزب اختلاف میں تھے۔ اس اسمبلی کے اندر لوٹا ازم کی ایک روایت ڈالی گئی اور پیپلز پارٹی کے لوگوں کو توڑ کر Patriot Group بنایا گیا۔ آج ایک مرتبہ پھر اس پنجاب اسمبلی نے جمہوری روایت کو توڑتے

ہوئے لوٹاازم کی سیاست کو فروغ دیا ہے اور آپ لوگوں نے بھی پنجاب اسمبلی کے اندر وہی کام دہرایا جو کہ 2002 کی اسمبلی میں کیا گیا تھا۔اس وقت (ق) لیگ کے میرے بھائی اور بہنوں کے بالکل وہی جذبات ہیں جس طرح ہمارے جذبات ہوا کرتے تھے اور ہم لوٹوں کے خلاف آواز اٹھایا کرتے تھے یا ان کی مذمت کرتے تھے۔آج اگر (ق) لیگ کے ساتھی یا ہم سب مل کر ایک غلط عمل کی مذمت کرتے ہیں تو یہ کوئی بُرا کام نہیں ہے۔اس لوٹاازم کے عمل نے میثاق جمہوریت کا مذاق اُڑایا ہے۔اس وقت پاکستان کا جس طرح کا political scenario ہے، جس طرح کی ہماری critical situation ہے اگر ہم اس کو دیکھیں تو پھر میرے خیال میں ہمیں اس روایت کو نہیں دہرانا چاہئے تھا۔آپ ایک بہت اچھے سپیکر ہیں۔جس طرح سپیکر صاحب ہماری بات سنتے ہیں آپ بھی برداشت کا دامن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑا کریں۔

مخدوم محمد ارتضیٰ: جناب سپیکر! یہ آپ کو مکھن لگایا جا رہا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! لوٹا کریسی کا ایک issue ہے اور اس کی مذمت کرنا ہمارا حق ہے۔اگر کسی نے غلط قدم اٹھایا ہے، اپنی پارٹی کے ساتھ غداری کی ہے تو پھر ہمیں اس اسمبلی کے platform پر اس غداری کو point out کرنے سے نہ روکا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔جی، ساجدہ میر صاحبہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! خالد بلوچ صاحب ہمارے بھائی اور معزز ممبر ہیں۔سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گی کہ ان کو اندر بلایا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ ہم نے ان سے کہا کیا ہے؟ ہم نے کبھی بھی ان کی دل آزادی نہیں کی ہے۔کیا یہ کہنا غلط بات ہے کہ وزیر قانون کی بجائے لوکل گورنمنٹ کے وزیر سوالات کے جوابات دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ساجدہ میر صاحبہ! میں نے پہلے ہی زعیم قادری صاحب کو بھیج دیا ہے کہ وہ خالد امتیاز خان بلوچ صاحب کو House میں واپس لے کر آئیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پی سی ایس اور ڈی ایم جی گروپ کے افسران کے تنازع کو حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی تو اس کمیٹی نے اب تک کیا کام کیا ہے؟ خواجہ اسلام صاحب نے کہا کہ ٹیکس فیکٹریوں پر لگ رہا ہے اور میں نے ان کے جواب میں یہ کہا تھا کہ یہاں پر وفاقی حکومت کا فوبیا ہو گیا ہے۔میں نے کہا تھا کہ کسی جھونپڑی یا کچی آبادی پر ٹیکس نہیں لگ رہا بلکہ فیکٹریوں پر لگ رہا ہے۔کیا یہ

غلط باتیں ہیں؟ خالد بلوچ صاحب ہمارے بھائی ہیں اور میں دل سے ان کا احترام کرتی ہوں۔آپ ان کو اندر بُلائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے already زعیم قادری صاحب کو بھیج دیا ہے۔اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب خالد امتیاز خان بلوچ واک آؤٹ
ختم کرکے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے مجھے بھی ایک منٹ دینا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! میں نے آپ کو ایک ہی دفعہ وقت دینا ہے، ابھی تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ علیحدہ بات ہے اور میں اس وقت کوئی اور بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک ہی دفعہ ساری باتیں کر لیجئے گا۔ جی، سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ایک دفعہ پھر ڈینگی وائرس نے ہمارے اس صوبے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the House جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پچھلی دفعہ بھی پہلے سے حکمت عملی اختیار نہیں کی گئی تھی اور نامناسب سہولیات کی وجہ سے 10ہزار سے زائد لوگ اس بیماری میں مبتلا ہو گئے تھے۔ پچھلی دفعہ حکومت کی طرف سے یہاں پر جو اعداد و شمار بیان کئے گئے تھے وہ بالکل غلط تھے اور private labs and private hospitals کو بالکل ignore کر دیا گیا تھا۔اس مرض سے ہزاروں لوگ متاثر ہوئے اور بہت سارے لوگ لقمہ اجل بنے تھے۔ ڈینگی سے بچاؤ کے لئے جو fog کروائی گئی تھی وہ بالکل کارآمد نہیں تھی۔اس دفعہ پھر سے وہ ڈینگی کا مسئلہ شروع ہو گیا ہے۔آپ کے توسط سے under G-19 DCOs سے میری یہ گزارش ہے کہ خدا کے لئے commission culture چھوڑ کر عوام کی جانوں کی حفاظت کے بارے میں سوچیں کیونکہ لوگ پہلے بھوک اور فاقوں سے مرتے تھے اور اب مچھروں سے بھی مر رہے ہیں، یہ ہماری good governance کا حال ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ایک اور گزارش کرنا چاہتی ہوں۔ I know that you are a political worker. اور میں لاء منسٹر صاحب کا بھی day one سے regard کرتی ہوں

اور end تک regard کرتی رہوں گی کیونکہ وہ بھی ایک political worker ہیں۔ یہاں پر جتنے political workers بیٹھے ہیں میرے ساتھیوں کی جگہ پرآ جائیں اور آپ جب ہماری جگہ پر آئیں گے تو آپ کے منہ سے بھی لفظ "لوٹا" ہی نکلے گا۔ آپ نے بجا فرمایا ہے کہ یہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ ہے، واقعی یہ ہماری وہ سیاہ تاریخ ہے جس کو ہم چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم political workers اپنی پارٹی کے لئے قربانیاں دیتے ہیں، ہم اپنی پارٹیوں کے لئے دھکے کھاتے ہیں اور اس طرح کے لوٹے لا کر ہمارے سروں پر بٹھا دیئے جاتے ہیں۔ میں اس مقدس ایوان میں کھڑے ہو کر یہ چیلنج کرتی ہوں کہ جب الطاف حسین اس صوبے کا وزیر اعلیٰ ہو گا تو یہی "لوٹے" اور "لوٹیاں" اُس کے Ministers and Advisors ہوں گے کیونکہ ان کے پاس "لوٹا" بننے کا کمال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Point of order پر تقریر نہیں ہو سکتی لہذا آپ تشریف رکھیں۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچ صاحب! ذرا ٹھنڈے ہو کر بات کرنی ہے۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے، I am cool minded یہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں، ہو سکتا ہے کہ میں نے جذبات کے اندر کوئی ایسی غلط بات کہہ دی ہو، مگر پیپلز پارٹی والے اور (ق) لیگ والے مجھے ایک چھوٹی سی بات کا جواب دیں کہ جب اس صوبہ پنجاب میں ایمرجنسی لگی تھی تو ان کے پاس کون سی اکثریت تھی کہ یہ ایمرجنسی کے اندر لوگوں کے پاس گئے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آج وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس کون سی اکثریت ہے، ذرا numbers تو count کریں؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ سب گورنر جیلانی کی پیداوار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

میں آپ کو بھی floor دیتا ہوں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ کوئی بھی پارٹی چاہے وہ گورنمنٹ میں ہو یا اپوزیشن میں ہو، خدارا اس ایوان کو یرغمال نہ بنائے اور ایک دوسرے کی بات سننے کا حوصلہ پیدا کرے۔

آپ کی بات بالکل درست ہے کہ تمام معزز ممبران باری باری بات کریں۔آپ معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف کو برابر کا ٹائم دے رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران (ق) لیگ کی طرف سے اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر "آپ ہمارے گلے نہیں بند کر سکتے" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟ اس طرح سے Chair کو dictate نہ کریں۔ میں نے انہیں floor دیا ہے۔ Let him talk۔ جی، قادری صاحب!

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اچھی روایت نہیں ہے کہ یہ چار خواتین کھڑی ہو جاتی ہیں جبکہ ہر کسی کو بات کرنے کا حق ہے۔ انہیں بھی اور ہمیں بھی بات کرنے کا حق دیا جا رہا ہے لہذا ایک دوسرے کی بات سنیں اور اس طرح سے ایوان کو یرغمال نہ بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، قمر عامر چودھری صاحبہ!

محترمہ قمر عامر چودھری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنے معزز ممبر سے کہوں گی کہ اگر انہیں عزت افزائی سے بلا کر ایوان میں واپس لے آئے ہیں تو دوبارہ وہی ماحول پیدا نہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

میں آج ایوان کی کارروائی کے حوالے سے بات کروں گی۔ ہمارے پارلیمانی سیکرٹری آج کے وقفہ سوالات میں جس طرح کی تیاری کر کے آئے تھے اگر وہ اسی طرح ہی responsible رہے اور ان کا non-serious attitude رہا تو میرا انہیں خیال کہ یہاں پر کوئی سوال پیش کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ اس طرح کے جوابات دے رہے تھے کہ جیسے "سوال گندم اور جواب چنا۔" جب ہم یہاں سے اپنے حلقوں میں واپس جاتے ہیں تو ہماری عوام ہماری منتظر ہوتی ہے کہ آپ ہماری فلاح و بہبود کے لئے کیا کر کے آئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

میں کسی کی ذاتیات پر بات نہیں کر رہی، یہ ہمارا حق ہے۔ (قطع کلامیاں)

مجھے بولنے دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، دونوں sides میری بات سنیں۔ یہ تحاریک التوائے کار کا وقت ہے کیونکہ میں announce کر بیٹھا ہوں اور تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا جا رہا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ قمر عامر چودھری: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی بات کر کے ختم کروں گی۔ ہم لوگ یہاں پر عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے آتے ہیں اور یہاں پر ہمیں بولنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یہ اپوزیشن کا

حق ہے کہ حکومت جہاں پر غلط ہے اُس کو point out کرے۔ آج اس گورنمنٹ کو تین سال ہونے کو ہیں، میں پوچھنا چاہوں گی کہ اس گورنمنٹ نے عوام کو کیا deliver کیا ہے لوڈشیڈنگ، مہنگائی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا point of order کیا ہے؟

محترمہ قمر عامر چودھری: جناب سپیکر! میرا point of order یہی ہے کہ یہ حکومت باتوں کے جھانسے دیتی ہے لیکن عوام ان جھانسوں میں آنے والی نہیں ہے اس لئے عملی طور پر کچھ کرنے کا وقت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر ماجدہ زیدی صاحبہ نے ریمنڈ ڈیوس کے حوالے سے ابھی ایک point raise کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ واقعی یہ بہت important issue ہے۔ پاکستانی اور مسلمان ہونے کے حوالے سے یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ ریمنڈ ڈیوس کیس کے اصل حقائق کیا ہیں؟ کافی دنوں سے یہ مطالبہ ہو رہا ہے اور آپ سے یہ گزارش ہے کہ ریمنڈ ڈیوس کیس پر بحث کے لئے ایک دن مختص کیا جائے جس میں ریمنڈ ڈیوس کیس کے حوالے سے ہمارے ذہنوں میں جو سوالات ہیں، پنجاب حکومت اُن کا جواب دے تاکہ ہم قوم کے آگے سُرخرو ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ (قطع کلامیاں)
دیکھیں! میں نے پہلے announce کیا تھا لیکن آپ نے سارا وقت point of orders میں ضائع کر دیا۔ اب ہم تحاریک التوائے کار Monday کو لیں گے۔ (قطع کلامیاں)
آپ تشریف رکھیں۔ میں سب کے نام نوٹ کر رہا ہوں اور باری باری سب کو ٹائم دوں گا لہذا آپ تشریف رکھیں۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: House کا وقت دس منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آج محترمہ آمنہ الفت صاحبہ سے request کی ہے کہ وہ واپس آئیں، بیٹھیں اور میری بات سن لیں۔ میں نے ان کو اس لئے بلایا تھا کہ میری ان سے کافی discussions ہوتی رہی ہیں۔ محترمہ پڑھنے لکھنے والی خاتون ہیں۔ اس House میں اور بھی معزز ممبر ایسے بیٹھے ہیں جو بہت پڑھنے لکھنے والے ہیں۔ آج موجودہ اجلاس کا پندرہواں دن ہے اور یہاں ہماری جو

کارکردگی ہے وہ سب کے سامنے ہے۔آپ اس پر آج، کل یا کسی بھی دن بحث کرا لیں۔اگر میں ثابت نہ کر سکا تو میرے 47لوگ جو پارلیمانی پارٹی کا حصہ ہیں وہ بھی میرے ساتھ استعفیٰ دیں گے۔آپ میری بات کو صرف دو منٹ غور سے سن لیں پڑھنے لکھنے والے اس کا ابھی جواب دیں اگر نہیں دیتے تو میرے ساتھ Monday کو بیٹھ کر بات کر لیں یا آپ خصوصی اجلاس بلا لیں۔میں arguments سے بات کروں گا کہ 1912 میں بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح بانکی پور گئے۔وہ کانگرس کے ممبر تھے مگر انھوں نے مسلم لیگ کے جلسے میں شرکت کی یہ تاریخی بات ہے اگر ثابت نہ کر سکوں تو استعفیٰ دوں گا۔انھوں نے سر آغا خان کو کہا کہ amendment کریں۔انھوں نے مسلم لیگ کے constitution میں amendment کی۔1913 میں کانگرس کے جلسے میں گئے، مسلم لیگ کے 28ویں سالانہ جلسے میں کراچی آئے اور اس کے بعد لکھنؤ گئے، مسلم لیگ join کی اور ambassador of unity بنے۔آپ قوم کی بہتری کے لئے دونوں جماعتوں کے ممبر رہے۔1920 میں گاندھی سے اختلاف کے بعد کانگرس سے استعفیٰ دیا۔میں نے آج صرف ایک tip دی ہے۔میں اس پر دو گھنٹے بحث کروں گا اگر ثابت نہ کر سکوں تو استعفیٰ دوں گا۔محترمہ آمنہ الفت اس بات کا جواب دیں کہ کیا میں یہ بات غلط کہہ رہا ہوں؟ میری محترمہ آمنہ الفت سے اس موضوع پر علمی بات ہوتی رہتی ہے۔قائداعظم محمد علی جناحؒ تقریباً آٹھ سال دونوں جماعتوں کے ممبر رہے ہیں۔ہم نے تو اپنی جماعت ہی نہیں چھوڑی ہماری ایک پارلیمانی پارٹی ہے۔اس کے علاوہ دوسری بات ہے کہ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے اس پر یہ میرے ساتھ بات کر لیں۔ان کے پاس بڑے بڑے brain ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا تجمل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں شیخ صاحب کو چیلنج کرتا ہوں۔انھوں نے بانی پاکستان کے حوالے سے جو گفتگو کی ہے اور جس چیز کو یہ clear کرنا چاہتے ہیں اس پر میں ان سے چیلنج کے ساتھ مناظرہ یا مذاکرہ کرنے کو تیار ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ہماری قائداعظم محمد علی جناح سے جذباتی وابستگی ہے اس لئے یہ اپنی خامیوں اور غلطیوں کو justify کرنے کے لئے قائد کی مثالیں نہ گھڑیں۔اگر کسی نے argue کرنا ہے تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جناب محمد تجمل حسین زندہ باد" کی نعرہ بازی)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! رانا تجمل صاحب ابھی کتاب نکال لیں، ماشاء اللہ ڈاکٹر صفدر محمود حیات ہیں پروفیسر سجاد نصیر میرے استاد ہیں۔ میں دونوں کو بلا لیتا ہوں تو یہ ثابت کریں کہ میں غلط کہہ رہا ہوں۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! شیخ صاحب نے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ ہم احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تو وقت ہی ختم ہو گیا ہے۔ اس بحث کو ہم بعد میں جاری رکھیں گے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 28۔مارچ 2011 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

(سوموار28، منگل29، بدھ30، جمعرات31-مارچ2011)
(یوم الاثنین22، یوم الثلاثہ23، یوم الاربعاء24، یوم الخمیس25- ربیع الثانی 1432ھ)

پندرھویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد23:(حصہ سوم):شمارہ جات : 10تا13

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تیئیسواں اجلاس

سوموار،28۔مارچ2011

جلد 23:شمارہ 10

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	-----------	621
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	625

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	626
	پوائنٹ آف آرڈر	
4۔	سالڈ ویسٹ مینجمنٹ لاہور کے ملازمین کے مطالبات کے حل کے لئے ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ	627
5۔	وہاڑی میں محمد وسیم (ہاکی) کھلاڑی کے گھر شادی کی تقریب میں تھانہ سٹی پولیس کا بغیر کسی مقدمہ واطلاع مہمانوں کو گرفتار کرنا	628
6۔	قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عدالتی قتل اور کراچی میں ٹارگٹ کلنگ پر چیف جسٹس آف پاکستان سے از خود نوٹس لینے کا مطالبہ	632
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
7۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	641
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	653
	پوائنٹ آف آرڈر	
9۔	صوبہ میں گندم کی خریداری کے حوالے سے حکومت کی جانب سے کسی پالیسی کا اعلان نہ کرنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا	689
10۔	کورم کی نشاندہی	694
	منگل،29۔مارچ2011	
	جلد 23:شمارہ 11	
11۔	ایجنڈا	696
12۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	698
13۔	نعت رسول مقبول ﷺ	699
	سوالات (محکمہ جات صنعت،کامرس اینڈ انوسٹمنٹ)	
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	700

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
15-	کورم کی نشاندہی ------------	709
16-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (---جاری) ------------	710
17-	کورم کی نشاندہی ------------	715
18-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (---جاری) ------------	715
19-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	729
20-	معزز ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	752
	بدھ، 30-مارچ 2011	
	جلد 23: شمارہ 12	
21-	ایجنڈا ------------	765
22-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	769
23-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	770
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
24-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	772
25-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	794
	رپورٹیں (جو ایوان میں پیش ہوئیں)	
26-	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	828
27-	لائیوسٹاک فارم خضر آباد سرگودھا کی موجودہ لیز کی رقم کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	828
28-	مسودات قانون (ترمیم) قوانین پنجاب، ترمیم مالیہ اراضی پنجاب، قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ، پنجاب (ترمیم) رجسٹریشن، (ترمیم) جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہندو دستاویز،	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	(ترمیم) صوبائی دیوالیہ، (ترمیم) خیراتی اور مذہبی اوقاف،	
	(ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ، (دوسری ترمیم)	
	ہندو قانون وراثت مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس	
	قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	829
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
29۔	نشان زدہ سوال نمبر 2304 کے بارے میں مجلس خصوصی	
	کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	830
	رپورٹ (جو ایوان میں پیش ہوئی)	
30۔	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2011	
	کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی	
	کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	831
	تحاریک التوائے کار	
31۔	ملٹی نیشنل کمپنیوں کی طرف سے مضر صحت فار مولا دودھ کی فروخت ----------	833
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹ (جو ایوان میں پیش ہوئی)	
32۔	پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ برائے سال 09-2008	
	کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	835
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
33۔	مسودہ قانون لاہور رنگ روڈ اتھارٹی مصدرہ 2011 ----------	835
34۔	مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ مصدرہ 2011 ----------	836
35۔	مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد مصدرہ 2011 ----------	836
36۔	مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار	
	تنظیمیں مصدرہ 2011 ----------	837

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

37۔ مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف مصدرہ 2011 ------------ 837

38۔ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد مصدرہ 2011 ------------ 841

39۔ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم مصدرہ 2011 ------------ 845

40۔ مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت مصدرہ 2011 ------------ 847

41۔ مسودہ قانون (ترمیم) (خدمات کا ریکارڈ) ملازمت مصدرہ 2011 ------------ 851

42۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2011 ------------ 854

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

43۔ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ) قرآن مجید مصدرہ 2011 ------------ 856

44۔ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 861

قرارداد

45۔ پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی جانب سے پنجاب میں تمام پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے اپنے ملازمین کو بروقت تنخواہیں دینے اور ملازمت سے فارغ نہ کرنے کا مطالبہ ------------ 862

46۔ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 863

قرارداد

47۔ ملک میں وسیع سرمایہ کاری کے لئے وفاقی حکومت سے ٹیکس منسٹری سکیم بحال کرنے کا مطالبہ ------------ 864

رپورٹیں (میعاد میں توسیع)

48۔ نشان زدہ سوال نمبر 3435,2481 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 865

پوائنٹ آف آرڈر

49۔ پارلیمانی سال اور اسمبلی اجلاس کے 100 ایام مکمل ہونے پر

	اسمبلی ملازمین کی خدمات کے عوض ایک ماہ کے اعزازیہ کا مطالبہ ------------	866

جمعرات،31۔مارچ2011

جلد 23:شمارہ 13

50۔	ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ ------------	868
51۔	ایجنڈا ------------	870
52۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	872
53۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	873

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات(محکمہ زراعت)	
54۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	874
55۔	کورم کی نشاندہی ------------	889
56۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات(۔۔۔جاری) ------------	889
57۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	911
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)	
58۔	نشان زدہ سوال نمبر3204کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	932
59۔	پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بڑھتی ہوئی فیسوں کے معاملے پر غور کرنے کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	933
60۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	934
	قرارداد	
61۔	حکومت پاکستان اور پنجاب کا سال 2011 کو پاک چائنا دوستی کے سال	

	کے طور پر منانے کا اعلان ------------	935
	پوائنٹ آف آرڈر	
62-	وفاقی حکومت کی جانب سے زرعی اشیاء پر زرعی ٹیکس لگانے کے خلاف	
	قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ ------------	937
	توجہ دلاؤ نوٹس	
63-	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	938
	تحاریک استحقاق	
64-	امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے بارے میں نکتہ اعتراض	
	پر معزز خاتون ممبر کا ایوان میں نازیبا الفاظ کا استعمال ------------	939

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
65-	ایف آئی اے کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی	
	کی گرفتاری کی اطلاع بروقت جناب سپیکر کو ارسال نہ کرنا (---جاری) ------------	940
66-	ڈپٹی سیکرٹری صحت (ایڈمن) کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ	
	تضحیک آمیز رویّہ ------------	941
67-	معزز خاتون ممبر اسمبلی کا ایوان میں نازیبا الفاظ کا استعمال ------------	942
68-	معزز ممبر اسمبلی کا ایوان میں غیر پارلیمانی رویّہ،	
	ناشائستہ زبان اور ذومعنی حرکات کا مظاہرہ ------------	945
69-	ڈی جی (نرسنگ) لاہور کا معزز ممبران کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ ------------	946
	تحاریک التوائے کار	
70-	ملٹی نیشنل کمپنیوں کی طرف سے مضر صحت دودھ فارمولا	
	کی فروخت (---جاری) ------------	948
71-	مال روڈ بالمقابل پنجاب اسمبلی احتجاجی جلوس روکنے کے لئے	
	اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کے قیام کا مطالبہ ------------	948

72۔	میاں ڈویلپرز لاہور کا نام نہاد احمد ہاؤسنگ سکیم کے ذریعے عوام الناس کو لوٹنا -----------	951
73۔	صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی لوکل پرچیز کی مد میں خُورد بُرد -----------	953
74۔	شاہی قلعہ لاہور میں پابندی کے باوجود افسران کی ملی بھگت سے تقریبات منعقد کروانے سے قومی ورثہ کو نقصان پہنچنے کا خدشہ -----------	954
75۔	محکمہ بہبود آبادی میں میل موبلائزر پراجیکٹ میں بھرتی کئے گئے ملازمین کی کم تنخواہ اور مراعات سے محرومی -----------	955
76۔	ڈیرہ غازی خان میں محکمہ لائیوسٹاک کی موبائل ٹیموں کی غفلت سے مویشیوں میں منہ کھر کی بیماری میں اضافہ -----------	957
77۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	959

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
78۔	وفاقی حکومت کی جانب سے جاری کردہ زرعی اشیاء پر ٹیکس کے آرڈیننس کو واپس لینے کا مطالبہ -----------	960
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
79۔	مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے مصدرہ 2010 -----------	962
80۔	مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	970
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
81۔	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2011 -----------	971
82۔	مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	974

مسودہ قانون (جوزیر غور لایا گیا)

83۔ مسودہ قانون (ترمیم) قوانین پنجاب مصدرہ 2011 ------------ 975

84۔ مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 979

مسودہ قانون (جوزیر غور لایا گیا)

85۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ 2011 ------------ 980

86۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------ 988

87۔ انڈکس

621

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،28-مارچ2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 (مسودہ قانون نمبر25 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد 2011 (مسودہ قانون نمبر26 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 (مسودہ قانون نمبر27 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

622

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف 2011 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف 2011 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد 2011 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد 2011 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم 2011 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم 2011 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ)ملازمت 2011(مسودہ قانون نمبر5 بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(خدمات کاریکارڈ)ملازمت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(خدمات کاریکارڈ)ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

623

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب2011

(مسودہ قانون نمبر7 بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید 2011(مسودہ قانون نمبر6 بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ) قرآن مجید 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور اور اوقاف نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ) قرآن مجید 2011 منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے 2010 (مسودہ قانون نمبر 24 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے 2010، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے 2010 منظور کیا جائے۔

625

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

سوموار،28۔مارچ2011

(یوم الاثنین،22۔ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر30 منٹ پر زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۗ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ
وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ
مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

سُوْرَةُ النَّبَاِآیات37 تا40

وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو اُن دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا(37) جس دن روح (الامین) اور (اور) فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو (خدائے) رحمن اجازت بخشے اور اُس نے بات بھی درست کہی ہو(38) یہ دن بر حق ہے پس جو شخص

چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانا بنالے(39) ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنے والا ہے آگاہ کر دیا ہے۔جس دن ہر شخص ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا(40)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ
وسلم علیک یا حبیب اللہ

نام محمد کتنا میٹھا میٹھا لگتا ہے
پیارے نبی کا ذکر بھی ہم کو پیارا لگتا ہے
لب پر نغمے صلی علیٰ کے ہاتھوں میں کشکول
دیکھو تو سرکار کا منگتا کیسا لگتا ہے
یاد نبی میں رونے والا ہم دیوانوں کو
لاکھ پرایا ہو وہ پھر بھی اپنا لگتا ہے
آنکھوں میں مازاغ کا کجلا سر طحہ کا تاج
کیسے کہوں کملی والا ہم جیسا لگتا ہے
آؤ سنائیں اپنے نبی کو اپنے غم کی بات
ان کے علاوہ کون نیازی اپنا لگتا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ لاہور کے ملازمین کے مطالبات کے حل کے لئے ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے باہر مال روڈ پر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ لاہور میونسپل کارپوریشن کے ایک ہزار کے قریب ملازمین پوری یونین سمیت احتجاجاً بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اور جوئیل عامر سہوترا صاحب ان کے پاس گئے تھے۔ ان کا issue یہ ہے کہ یونین کے پانچ ذمہ دار افراد جن میں صدر، نائب صدر اور چیئر مین بھی شامل تھے، وسیم اجمل ایم ڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے پاس 18-مارچ کو گئے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان ملازمین کو رمضان المبارک کے دوران کام میں دو گھنٹے کی relaxation دی جاتی ہے۔ ان دنوں مسیحیوں کے روزے چل رہے ہیں لہذا آپ ہمیں دو نہیں بلکہ ایک گھنٹہ کی relaxation دیں۔ یہ بات سننے کے بعد وسیم اجمل نے بائبل مقدس، یسوع مسیح کی ذات اور مسیحیوں کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ ہم نے ان احتجاج کرنے والے لوگوں سے وعدہ کیا کہ آپ کی یہ بات ہم House میں اٹھائیں گے۔ میری گزارش اور ان ملازمین کا مطالبہ ہے کہ اس بارے میں آپ House کی ایک کمیٹی تشکیل فرمادیں۔ یہ کمیٹی ان لوگوں کے پاس جائے، ان کی بات سنے اور جو بھی قانونی کارروائی بنتی ہے وہ وسیم اجمل کے خلاف کی جائے۔ یہ لوگ ڈی سی او صاحب کے پاس بھی گئے تھے لیکن انہوں نے کوئی مناسب بات نہیں کی بلکہ دو سو ملازمین معطل کر دیئے گئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس معاملے کو ہم ادھر ہی pick کریں اور نمٹادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں عرض کرتا ہوں کہ ابھی House کی کارروائی شروع نہیں ہوئی تھی آپ اور سہوترا صاحب تشریف لائے اور اس معاملے کو point out کیا تھا۔ اسی وقت سپیکر صاحب اور وزیر قانون سے بات ہوئی اور انہوں نے اس حوالے سے جناب پرویز رفیق، جناب جوئیل عامر سہوترا، خواجہ سلمان رفیق، حافظ میاں نعمان اور محترمہ عارفہ خالد پرویز پر مشتمل ممبران کی ایک کمیٹی تشکیل فرمائی ہے۔ یہ سب حضرات کمیٹی روم میں آ چکے ہیں، آپ بھی ابھی وہاں پر تشریف لے جائیں۔ میں نے House کی کمیٹی کے نام announce کر دیئے ہیں۔ اس کمیٹی کے معزز ممبران جا کر ان لوگوں سے مذاکرات کریں اور پھر اس حوالے سے House کو apprise کیا جائے۔

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لنگڑیال صاحب!

وہاڑی میں محمد وسیم (ہاکی) کھلاڑی کے گھر شادی کی تقریب میں تھانہ سٹی پولیس کا بغیر کسی مقدمہ واطلاع مہمانوں کو گرفتار کرنا

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! وہاڑی شہر کے حوالے سے میں ایک بہت ہی اہم issue کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ہمارے وہاڑی شہر سے پاکستان ہاکی ٹیم میں دو کھلاڑی محمد وسیم اور وقاص اکبر شامل ہیں۔ محمد وسیم پچھلے چودہ سال سے پاکستان ہاکی ٹیم کا حصہ ہیں اور وہ دنیا کے بہترین کھلاڑی بھی منتخب ہو چکے ہیں۔ اسی طرح وقاص اکبر بھی پچھلے تین سال سے پاکستان ہاکی ٹیم کا حصہ ہیں۔ یہ ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ پاکستان کی کرکٹ اور ہاکی ٹیم میں ہمارے ضلع وہاڑی کے کھلاڑی شامل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پرسوں رات کا ایک واقعہ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستان ہاکی ٹیم کے کھلاڑی محمد وسیم کا رات کو مجھے فون آیا کہ لنگڑیال صاحب ہم نے اپنے مختلف نمائندوں کے ساتھ فون پر بات کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ہمارا کسی سے رابطہ نہیں ہو سکا۔۔۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ مجھے محمد وسیم نے فون کیا کہ ہمارے ساتھی وقاص اکبر کے بھائی کی شادی ہے۔ ان کا ولیمہ آج رات کو ہونا ہے جبکہ پرسوں رات ان کی شادی تھی۔ اس شادی میں شرکت کے لئے پاکستان ہاکی ٹیم کے دوسرے کھلاڑی اور ان کی فیملی کے لوگ بھی آئے ہوئے

تھے۔ پورے خاندان کے افراد گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ دو پولیس کانسٹیبل آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ اپنی شادی کی تقریب کو فوری طور پر wind up کر لیں۔ محمد وسیم وغیرہ نے اپنا تعارف کرایا کہ ہم پاکستان ہاکی ٹیم کے کھلاڑی ہیں۔ دو ماہ پہلے جب یہ ایشیا کپ جیت کر آئے تو ہم نے ان کا شاندار استقبال کیا تھا۔ انہوں نے ان پولیس والوں سے کہا کہ ہمیں 30 منٹ دے دیں۔ ہم اپنی تقریب کو 30 منٹ کے اندر اندر wind up کر لیتے ہیں۔ وہ پولیس والے چلے گئے۔ 30 منٹ سے پہلے ہی تھانہ سٹی کی پولیس گاڑی بھر کر دوبارہ آئی اور اجازت کے بغیر ان کے گھر میں داخل ہو گئی۔ یہ پولیس والے وقاص اکبر، اس کے داماد شاہد (ایڈووکیٹ) اور ان کی فیملی کے دوسرے پانچ چھ افراد کو گرفتار کر کے، ہتھکڑیاں لگا کر لے گئے اور تھانے کی حوالات میں بند کر دیا۔ (شیم، شیم)

میں نے فوری طور پر متعلقہ ڈی ایس پی کو فون کیا اور کہا کہ یہ ہمارے قومی ہیروز ہیں ان کے ساتھ چور اور ڈاکوؤں والا سلوک نہ کیا جائے۔ خدا کے لئے آپ موقع پر جائیں اور اس معاملے کو احسن انداز سے سلجھائیں۔ پولیس کی طرف سے اس طرح lawlessness کی کارروائی کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔ یہ سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ ڈی ایس پی نے مجھے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں اس معاملے کو دیکھ لیتا ہوں۔ تین گھنٹے بعد میں نے ڈی ایس پی کو دوبارہ فون کیا کہ آپ کے کہنے پر کوئی اثر نہیں ہو رہا اور متعلقہ تھانیدار اُن سے مک مکا کر رہا ہے۔ میں یہاں پر ساری بات on oath کر رہا ہوں۔ مجھے نمبر بنانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی میں کسی کو degrade کرنا چاہتا ہوں۔ تین گھنٹے بعد میں نے وسیم سے کہا کہ آپ تھانے جائیں سارا معاملہ حل ہو جائے گا۔ وسیم تھانے میں گیا تو تھانیدار نے اس سے کہا کہ چلو تھانے سے باہر نکلو۔ وسیم 14 سال سے پاکستانی ہاکی ٹیم کا حصہ ہے اور بڑی فتوحات میں اُس کا نام شامل ہے لیکن اُس کی بھی بات نہ سُنی گئی اور اُسے تھانے سے بھی باہر نکال دیا گیا۔ میں نے دوبارہ ڈی ایس پی صاحب سے کہا کہ آپ یہ ظلم کر رہے ہیں کیونکہ اس میں کوئی پارٹی بازی والا معاملہ بھی نہیں ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا چلوں کہ وقاص اکبر کا بھائی مسلم لیگ (ن) کا اہم عہدیدار ہے اور یہ شاہد (ایڈووکیٹ) خیر پور سے مسلم لیگ (ن) کے ٹکٹ ہولڈر کا چھوٹا بھائی ہے۔ ڈی ایس پی صاحب نے کہا کہ وقاص اکبر کو تو دیکھ لیتے ہیں اور دوسرے لوگوں نے شراب پی ہوئی ہے۔ میں نے اپنی پوری تصدیق کرنے کے بعد ڈی ایس پی صاحب سے کہا کہ وہاں پر لوگ حلف اُٹھانے کو تیار ہیں کہ ان لوگوں نے کبھی ایسی حرکت کی ہو تو وہ سزا بھگتنے کے لئے تیار ہیں لیکن اُس کے بعد ڈی ایس پی صاحب نے اپنے فون بند کر لئے اور متعلقہ تھانیدار نے صبح چھ بجے تک ان لوگوں کو حوالات میں بند رکھا، اُس کے بعد تھانیدار

اُنہیں ہسپتال لے کر گیا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ انہوں نے کسی قسم کی کوئی ایسی حرکت نہیں کی اور اُس ڈاکٹر نے لکھ کر دے دیا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ میں دوبارہ پولیس والوں کو فون کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ خدا کا خوف کرو، اُن کے گھر مہمان آئے ہوئے ہیں، اُن کا کھانا اُسی طرح پڑا ہوا ہے اور آپ نے مہمانوں کو اُٹھا کر حوالات میں پھینکا ہوا ہے لیکن اُس نے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ میں یہاں پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ اُس کے بعد اُس تھانیدار نے اُن لوگوں سے پیسے لے کر اُن کو چھوڑ دیا۔

جناب سپیکر! میں نہیں کہتا کہ میں کسی کو موردِ الزام ٹھہراتا ہوں لیکن اس قسم کے واقعات ہماری قوم کے لئے باعثِ شرم ہیں کہ ہمارے ہیروز کے ساتھ ایسا سلوک کیا جا رہا ہے لہذا ایسے لوگوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہئے تاکہ آئندہ کوئی شخص ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ کرے۔ پولیس ہمارے کنٹرول سے باہر ہے اور ہم ممبران کو تو پہلے ہی حکومت نے اُن کے آگے پھینکا ہوا ہے۔ پورے پاکستان میں ہاکی کے ہمارے گیارہ کھلاڑی ہیں اگر ہم اُن کو بھی تحفظ نہیں دے سکتے تو میرا خیال ہے کہ پھر اس سسٹم کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لنگڑیال صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن آپ ماشاء اللہ خود وکیل ہونے کے ناتے قانون کو سمجھتے ہیں، اگر آپ اس معاملے پر توجہ دلاؤ نوٹس لے آتے تو اس پر فوری طور پر respond ہوتا اور اس پر کارروائی بھی ہوتی۔ اب میں point of order پر صرف لاء منسٹر صاحب کو یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ اس پورے واقعہ کو دیکھ لیں کیونکہ قومی ہیروز کے ساتھ اس طرح کی زیادتی نہیں ہونی چاہئے تھی بلکہ اس قسم کی زیادتی کسی کے ساتھ بھی نہیں ہونی چاہئے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! لنگڑیال صاحب نے اس واقعہ کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور انہوں نے جو حقائق اور تفصیل بتائی ہے اگر ایسا ہوا ہے تو یقیناً یہ بڑی زیادتی کی بات ہے کیونکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ لنگڑیال صاحب مجھے یہ حقائق فراہم کر دیں تو میں تھوڑی دیر میں ڈی پی او، وہاڑی سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھتا ہوں اور جن پولیس والوں نے یہ زیادتی کی ہے اُن کے خلاف بالکل کارروائی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لنگڑیال صاحب! آپ ابھی رانا صاحب کو تمام تفصیلات فراہم کر دیں۔ جی، فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میرا point of view questions کے متعلق ہے اور اس کا تعلق directly آپ کے ساتھ ہے۔ میں نے اُس روز mineral water پر ایک بہت serious

question کیا تھا جس حوالے سے چھوٹے اضلاع کے ساتھ بہت سخت زیادتی ہو رہی ہے اور غریب لوگوں کی صحت بہت زیادہ suffer کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں یہ next question لے لوں گا تو اس محکمے پر جب next questions آئیں گے تو کیا آپ میرا وہ question اُن میں شامل کر لیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میرا خیال ہے کہ میں اُس وقت اِس حوالے سے direction دینا بھول گیا تھا کیونکہ بقیہ سوالات lapse ہو جاتے ہیں تو میں on the floor of the House کہہ دیتا ہوں کہ دوبارہ جب بھی اُس محکمے کے questions take up ہوں گے تو ہم اُن کے ساتھ آپ کے question کو بھی take up کر لیں گے۔ اب عبداللہ یوسف صاحب!

چودھری عبداللہ یوسف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ آج کے روزنامہ "جنگ" میں حامد میر کے کالم پر دلانا چاہتا ہوں۔ جمعہ کے روز جب آپ یہاں پر بحیثیت سپیکر تشریف فرما تھے تو ہمارے معزز ممبر شیخ علاؤالدین، آپ اُن کو لوٹا کہیں یا جو بھی کہیں، انہوں نے قائداعظم کو بھی لوٹوں کی صف میں شامل کرنے کی کوشش کی اور اُن پر کیچڑ اُچھالا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

شیخ صاحب لوٹا ازم اور اپنے کرتوتوں کو چھپانے کے لئے ایسی شخصیت کو میدان میں لے آئے جن کا ساری دُنیا احترام کرتی ہے اور حال ہی میں ہندوستان کے ایک سابق وزیر خارجہ نے بھی قائداعظم پر ایک کتاب لکھی ہے جس کو ساری دُنیا میں سراہا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے افسوس ہے کہ کل یہاں پر وزیر قانون بھی موجود تھے لیکن انہوں نے اس بات کا نوٹس نہیں لیا اور Treasury Benches کے وہ لوگ جو اپنے قائد کو قائداعظم ثانی کہتے ہیں وہ بھی اس پر خاموش رہے اور قائداعظم کی بے عزتی کے لئے اس معزز ایوان کو ملوث کرنے پر ان لوٹوں کی وجہ سے اُن کی حمایت کی۔ میں اس بات پر press کرتا ہوں کہ آپ آئندہ کسی شخص کو بھی یہ اجازت نہیں دیں گے کہ ایسے لوٹے اپنے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے قائداعظم کو ملوث کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب شوکت بسراء صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! انہوں نے جو بات کی ہے میں اس کا جواب دوں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔Order in the House. لاء منسٹر صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! عبداللہ یوسف صاحب نے جس بات کی طرف نشاندہی کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ قائدِ اعظم کی ذات اور اُن کا مقام اتنا بڑا ہے کہ اُس دن شیخ علاؤالدین صاحب نے اپنی سوچ کے مطابق بات کی لیکن اگر اُس دن وہ بات مثبت نہیں تھی تو آج دوبارہ اُس بات کو شروع کر کے اور اُن کی ذات کو دوبارہ زیرِ بحث لانا کوئی اچھا gesture نہیں ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ عبداللہ یوسف نے بات کر لی ہے، میں اپنے بھائی شیخ علاؤالدین صاحب سے بھی گزارش کروں گا اور آپ سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ جس موضوع پر قائدِ اعظم کی ذات زیرِ بحث آئے آپ اُس موضوع پر بات کرنے کی اجازت نہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب کی بات بالکل مناسب ہے۔ جی، شوکت بسراء صاحب!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! انہوں نے اُس دن میرا نام لے کر مجھ سے جواب طلب کیا تھا لہذا میں انہیں جواب دینا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں بسراء صاحب کو floor دے چکا ہوں اور وہ بات بھی ختم ہو گئی ہے۔ دیکھیں، ہم سب کے جذبات ہیں اور جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ قائدِ اعظم کے حوالے سے یہاں پر کوئی controversial talk نہیں ہونی چاہئے۔۔(قطع کلامیاں)

جی، شوکت بسراء صاحب!

قائدِ عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عدالتی قتل اور کراچی میں ٹارگٹ کلنگ پر چیف جسٹس آف پاکستان سے از خود نوٹس لینے کا مطالبہ

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج سے ٹھیک سات دن بعد 4-اپریل کو شہید قائد ذوالفقار علی بھٹو کی برسی ہے۔ محسنِ پاکستان، قائدِ عوام، فخرِ پاکستان کا جس طرح judicial murder ہوا، اُس وقت کے چیف جسٹس نسیم حسن شاہ نے خود کہا کہ مجھ پر پریشر تھا اور ہم سے غلط فیصلہ کروایا گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے پاکستان کو ایٹمی ٹیکنالوجی دی تھی، اُن کا یہ قصور تھا کہ انہوں نے پاکستان کو متفقہ آئین دیا تھا اور اُن کا یہ قصور تھا کہ انہوں نے غریب عوام کو زبان دی تھی تو اُن کا judicial murder کرا دیا گیا۔ میں نے، آپ نے، تمام سیاسی کارکنوں نے، میڈیا نے،

پاکستان کی سول سوسائٹی نے اور ہر طبقہ فکر نے اپنے خون کا نذرانہ دے کر اس آزاد عدلیہ کو بحال کرایا ہے، جب ایک چیز admitted facts سامنے آچکی ہے کہ آج عدلیہ آزاد ہے تو میں چیف جسٹس آف پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ از خود نوٹس لیتے ہوئے اُن لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے جنہوں نے ہمارے قائد کو شہید کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آج عدلیہ آزاد ہے تو جن لوگوں نے سپریم کورٹ پر حملہ کیا، سپریم کورٹ کی تختیاں اُکھاڑیں اور سپریم کورٹ کے ججوں پر حملہ کیا، میں چیف جسٹس آف پاکستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ از خود نوٹس لیتے ہوئے اُن لوگوں کو بھی کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے۔21۔ مئی کو کراچی میں بہت بڑا واقعہ ہوا، 18۔اکتوبر کو بہت بڑا واقعہ ہوا۔۔۔(قطع کلامیاں)

اگر یہ ہمیں بات نہیں کرنے دیں گے تو ہم بھی ان کو بات نہیں کرنے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟ پلیز wind up کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی بہت اہم معاملہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ آج عدلیہ سے پوری پاکستانی عوام کو امیدیں ہیں کہ کراچی میں جو target killing ہو رہی ہے اور روزانہ بیسیوں لوگ مر رہے ہیں۔ میں چیف جسٹس آف پاکستان سے اس ایوان میں کھڑے ہو کر مطالبہ کرتا ہوں کہ آج اگر عدلیہ آزاد ہے تو از خود نوٹس لیتے ہوئے کراچی کا امن بحال کرائے۔

جناب سپیکر! بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی آج سے ہمارا یہ House جس میں، میں کھڑا ہوں اس کے وزیر اعلیٰ غیر آئینی وزیر اعلیٰ ہیں۔ ان کے متعلق سپریم کورٹ میں writ موجود ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ تاریخ کو مسخ نہ کریں۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! آپ نے کیا کہا ہے، مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے کیا کہا ہے؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی 40 سال سے عدالتی کٹہرے میں کھڑی ہے۔ آج ہم اس House میں یہ مطالبہ کرتے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں wind up کرا رہا ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ ان کو کس چیز کی تکلیف ہو رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں تو اپنے چیف جسٹس جن کے لئے ہم سب لوگوں نے خون دیا ہے ان سے استدعا کر رہا ہوں تو ان کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House آپ تشریف رکھیں۔ بسراء صاحب! آپ ایک منٹ میں اپنی بات wind up کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔ میں نے ان کی ذات کے متعلق کوئی بات نہیں کی، میں تو ان سے استدعا اور درخواست کر رہا ہوں جن کے لئے پورے پاکستان کے عوام نے خون دیا ہے۔ ہم نے لاشیں اٹھائی ہیں۔ میں تو ان سے مطالبہ کر رہا ہوں، ان کو پتا نہیں کیا problem ہو رہی ہے؟ (قطع کلامیاں)

میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اس House کے وزیراعلیٰ کی پٹیشن سپریم کورٹ میں pending ہے۔ میں چیف جسٹس آف پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں مطالبہ کرنے کا حق رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House آپ معزز ممبر ہیں تمام اخبارات میں بھی آیا ہے کہ سپریم کورٹ کے اندر کوئی پٹیشن pending نہیں ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی شوکت بسراء صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ جہاں تک ذوالفقار علی بھٹو (شہید) اور محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کا معاملہ ہے تو ان کی سیاسی قربانی اور سیاسی جدوجہد کو پوری قوم تسلیم کرتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر آپ یہ بات سمجھتے ہیں کہ ذوالفقار علی بھٹو (شہید) کے مقدمے میں انصاف نہیں ہوا تو یقیناً آئین میں وہ اختیار صدر صاحب کے پاس موجود ہے کہ وہ اس مقدمے یا فیصلے کو دوبارہ سپریم کورٹ کو refer کر سکتے ہیں۔ اسی طرح سے اگر کوئی اور بھی واقعہ ہے جس کے متعلق آپ کی reservations ہیں کہ اس واقعہ میں بھی کسی کو سزا ملنی چاہئے تو وہ اختیار بھی صدر صاحب کے پاس ہے اس معاملے کو بھی وہ نئے

سرے سے سپریم کورٹ کو refer کر سکتے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مطالبہ میرے بھائی شوکت بسراء صاحب کو صدر صاحب سے کرنا چاہئے۔ پہلے stay کی بات ہوتی تھی اور اب یہ پٹیشن پر آ گئے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کو بات کرنے دیں۔ میں ان کے بعد آپ کو floor دوں گا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): میری شوکت بسراء صاحب سے گزارش ہے کہ اگر کسی پٹیشن کے متعلق کوئی معاملہ ہے تو وہ اس کا نمبر مجھے دیں اس کا جواب بھی ان کو فراہم کر دیا جائے گا لیکن یہ کیا attitude ہے کہ کراچی میں امن بھی چیف جسٹس بحال کرائے، فلاں کام بھی چیف جسٹس کرائے تو پھر Federal Government نے کیا کرنا ہے اور صدر صاحب نے کیا کرنا ہے؟ اس وقت وقفہ سوالات ہے آپ اسے چلنے دیں اس کے بعد پھر اگر انھوں نے debate کرنی ہے تو کر لیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! House in order نہیں ہے۔ ایک لوٹا منسٹر کی سیٹ پر بیٹھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ذرا تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ پہلے میری بات سنیں۔ ماجدہ زیدی صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

یہاں بیٹھنے پر کسی کا کوئی اعتراض نہیں، یہاں پر کوئی نہیں بولے گا، یہ صرف منسٹرز کے لئے سیٹیں ہیں یہاں سے کوئی بول نہیں سکتا۔ آپ کو ذرا رولز کا پتا ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ وقفہ سوالات ہے اور آپ نے سارا ٹائم پوائنٹ آف آرڈرز پر گزار دیا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! کیا میں قائد ایوان کی سیٹ پر بیٹھ سکتی ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لیڈر آف دی House اور لیڈر آف دی اپوزیشن کی سیٹوں پر نہیں بیٹھا جا سکتا یہ آپ کے ذہن میں ہونا چاہئے۔ جب آپ decorum of the House کی بات کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب محمد اشرف خان سوہنا
قائد حزب اختلاف کی نشست سے اٹھ گئے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ سیمل کامران منسٹر کی نشست پر بیٹھ گئیں)

لیڈر آف دی Houseاور لیڈر آف دی اپوزیشن کی سیٹوں پر کوئی نہیں بیٹھ سکتا۔(قطع کلامیاں)
سیمل کامران صاحبہ!جب آپ رولز کی بات کرتی ہیں تو یہ designated seats ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!میں بھی ان سیٹوں پر بیٹھ گئی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Treasury کی designated seats ہیں۔(قطع کلامیاں)
پہلے میری بات سن لیں۔Order in the House سیمل کامران صاحبہ!آپ میری بات سنیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!آپ میری گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے میری بات سنیں۔ میں قانونی بات کر رہا ہوں۔ میں legal بات کر رہا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!میں بھی اس House کی ممبر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: This is no way. آپ یہاں پر کھڑی ہو کر بات نہیں کر سکتیں اور صرف اپنی سیٹ پر جا کر بات کر سکتی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: ہم بھی honourable members ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Rule 8 کے اندر allocation of seats کر دی گئی ہیں اُس کے مطابق اِس طرف والی سیٹیں حکومتی ممبران کی ہیں۔اگر آپ حکومتی ممبر ہیں تو اِدھر آ سکتی ہیں ورنہ اپوزیشن کی سیٹیں دوسری طرف ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!مجھے یہ بتائیں کہ کیا وہ treasury کے ممبر ہیں؟آپ اس پر ruling دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اِدھر آ کر بات کریں اور بتائیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!آپ ruling دیں کہ کیا وہ منسٹر کی سیٹوں پر بیٹھ سکتا ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔ لوٹے کا کوئی پیندہ نہیں ہوتا، لوٹا صرف لوٹا ہوتا ہے اور وہ treasury کا ممبر نہیں ہوتا اس لئے آپ لوٹے کو وہاں سے اٹھائیں کیونکہ آپ منسٹروں کی توہین کر رہے ہیں۔ یہ ہمارے honourable Ministers کی توہین ہے کہ اس House میں لوٹا اور منسٹر دونوں برابر ہیں۔ ہمارے House اور منسٹروں کی بھی توہین ہے کہ آپ نے لوٹے اور منسٹر برابر کر

دیئے ہیں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے لہذا آپ لوٹے کو کسی دوسری جگہ بٹھائیں یا پھر اِس جگہ پر منسٹروں کو بٹھائیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ جو منسٹر کی سیٹ پر لوٹا بیٹھا ہے یہ میری پارٹی سے الیکشن لڑ کر آیا ہے۔ اگر اس نے میری پارٹی سے الیکشن لڑا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ میں بھی وہاں جا کر بیٹھ سکتی ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! آپ کی توجہ ہی نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے decide کر لیں کہ کس نے بولنا ہے؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں نے بات کی ہے لیکن آپ کی توجہ نہیں تھی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس حوالے سے مجھے rules دکھائیں۔ میں بھی آپ کی طرح قانون کا ایک ادنیٰ طالب علم ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ کون سا قانون ہے کہ یہ میری پارٹی کا ہے لیکن یہاں منسٹر کی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ یہاں سے بات نہیں کر سکتیں۔ آپ صرف اپنی سیٹ پر جا کر اپنی بات کر سکتی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی آپ کی طرح قانون کا ایک ادنیٰ طالب علم ہوں۔ میری بہن سیمل بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ وہ ممبر جو لوٹا بھی ہے وہ منسٹر کی سیٹ پر نہیں بیٹھ سکتا لیکن میں ایک قانونی بات کرتا ہوں کہ ابھی آپ کہنے لگے تھے کہ فلاں سیکشن میں دیکھ لیں۔ آپ ابھی Rules of Procedure کی کتاب نکال لیں اُس میں درج rule کے مطابق اُس سیٹ پر یہ بھائی لوٹا صاحب نہیں بیٹھ سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! اب آپ اس کا جواب سن لیں۔ سپیکر صاحب نے rule 8 کے تحت ruling دی جس پر آپ نے اپنا آئینی اختیار استعمال کرتے ہوئے اُس ruling پر ایک petition file کی ہوئی ہے۔ آپ اُس petition کو واپس لے کر اس House میں بات کر سکتے ہیں کیونکہ یہ matter اس وقت sub-judice ہے اور sub-judice matter پر اس House کے اندر بات نہیں ہو سکتی۔ اس پر سپیکر صاحب کی ruling آئی جسے اٹھا کر آپ ایک forum پر لے گئے۔ اب جب تک اُس forum سے decision نہیں ہوتا آپ یہاں پر بات نہیں کر سکتے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ سیمل کامران
اپنی نشست پر واپس تشریف لے آئیں)

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر صاحب!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ کس منہ سے لوٹا کریسی کو justify کریں گے؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ یہ چُپ ہو کر بیٹھ جائیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں لابی میں بیٹھا ساری بات سُن رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے معزز ممبر جو حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ حکومتی بنچ join کر چکے ہیں اس وجہ سے یہ یہاں پر بیٹھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میں نے کہا ہے کہ rule 8 کے تحت allocation of seats کر دی گئی ہیں۔ اس حوالے سے سپیکر صاحب کی باقاعدہ ruling ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ rewind کر کے اپنا سارا ارشاد سُن لیں۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ حکومتی بنچ ہیں اور یہ حکومتی بنچ join کر چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ ماشاء اللہ seasoned parliamentarian ہیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ آپ نے خود اس حوالے سے ایک petition file کی ہوئی ہے۔ اگر بات کرنی ہے تو پھر آپ اُس petition کو withdraw کر کے اس House میں لے آئیں لیکن petition sub-judice اور pending ہے اس لئے یہ matter اس House میں take up نہیں ہو سکتا۔ آپ ماشاء اللہ ہمارے سینئر ممبر ہیں۔ میں نے پہلے یہ بات بھی کی تھی کہ جب محترمہ سیمل کامران صاحبہ

حکومتی بنچوں پر آئیں تو میں نے اُن سے کہا کہ آپ یہاں سے بات نہیں کر سکتیں کیونکہ rule 8 کے تحت seats allocation کی گئی ہیں اور جو seats allocate کی گئی ہیں اُن کو آپ نے challenge کر دیا ہوا ہے۔ یہ بات بڑی clear ہے، اب آپ فرمائیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر آپ نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ ہم نے وہاں پر petition دائر کی ہوئی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جب ہماری ساتھی سیمل کامران حکومتی بنچوں پر گئی ہیں تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ یہ حکومتی بنچ ہیں، اگر آپ یہاں پر حکومتی بنچ join کر چکی ہیں تو بیٹھ سکتی ہیں لیکن انہوں نے join نہیں کیا اور واپس اپنی سیٹ پر آ گئی ہیں۔ پھر آپ نے منسٹر کی سیٹ پر بیٹھے ممبر کے حوالے سے کہا کہ وہ چونکہ حکومتی بنچ join کر چکے ہیں اس لئے وہ وہاں پر بیٹھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! جب آپ اِدھر سے House میں داخل ہوتے ہیں تو اُس جگہ seating plan لگا ہوا ہے جو ابھی بھی لگا ہوا ہو گا۔ اس پر آپ کا اعتراض الیکشن کمیشن میں بھی جا چکا ہے اور یہاں پر بھی آ چکا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ نے ارشاد فرمادیا ہے کہ کچھ تعداد میں لوگ treasury benches join کر چکے ہیں اس لئے یہاں پر بیٹھ سکتے ہیں۔ آپ نے یہ کہہ دیا ہے جو اب ریکارڈ کا حصہ بھی بن چکا ہے۔ آپ کے کہنے کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں کو منع کر دیا کہ اُدھر نہ بیٹھیں۔ اگر آپ نے اُن کو treasury benches join کروالئے ہیں اور وہ لکھ کر treasury benches join کر چکے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ محترمہ سیمل کامران کا اعتراض صرف یہ تھا کہ منسٹروں کی designated سیٹوں پر حکومتی بنچوں کا بندہ بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ اس کے بعد آپ کی ایک اچھی statement آ گئی کہ bunch of persons حکومتی بنچ join کر چکا ہے اور آپ اُن کو کروا چکے ہیں جس کو ہم تسلیم کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب پوائنٹ آف آرڈرز پر آج کا وقفہ سوالات kill ہو چکا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری صرف ایک گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب باقی ٹائم وقفہ سوالات پر چلانا ہے یا پوائنٹ آف آرڈر پر ہی بات کرنی ہے؟ بسراء صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ جی، آمنہ الفت صاحبہ!

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کا صرف آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقفہ سوالات تو اب ختم ہو گیا ہے اور یہ آج نہیں ہو گا۔ وقفہ سوالات کو آپ لوگوں نے خود ہی kill کیا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں نہایت ادب سے کہنا چاہوں گا کہ چند دن پہلے میں نے اس وقفہ سوالات کی اہمیت کے بارے عرض کیا تھا جسے لاء منسٹر صاحب نے بھی second کیا تھا۔ جب تک آپ ایک commanding position میں بزنس ختم نہیں کرتے تب تک یہ سارا سلسلہ چلتا رہے گا لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے ختم کیا ہے۔ میں نہایت ادب سے کہوں گا کہ وقفہ سوالات میں منسٹر صاحب کو بچانے کے لئے آپ پارٹی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ ہمارے بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ آپ ابھی ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ جتنے پوائنٹ آف آرڈرز آئے ہیں اُن میں سے حکومتی بنچوں کی طرف سے کتنے اور آپ کی طرف سے کتنے آئے ہیں۔ میں نے بار بار ممبران سے گزارش کی ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر نہ کریں اور وقفہ سوالات کی طرف آ جائیں۔ میں نے یہ بات بھی کی ہے کہ یہ ایک decision ہو چکا ہے کہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈرز raise نہیں کئے جائیں گے لیکن اس کے باوجود ابھی بھی یہ چیز آپ کے سامنے ہے کہ کتنے ممبران پوائنٹ آف آرڈر لینے کو کھڑے ہیں؟ یہ decorum of the House ہے جس کا ہم سب نے مل کر خیال رکھنا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے اُس دن بڑی طویل معروضات پیش کی تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر آپ تشریف رکھیں۔ اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ commanding position میں آیا کریں اور بطور سپیکر command کیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک سینئر ممبر ہیں اور آپ بھی اپنے پارلیمنٹیرینز کو سمجھایا کریں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ بھی allow کر دیتے ہیں بلکہ پچھلے آٹھ دس دن سے تمام منسٹروں کو cover up دیا گیا ہے اور کسی دن بھی وقفہ سوالات نہیں لیا گیا۔

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک پوائنٹ آف آرڈر بتادیں جو حکومتی بنچوں کی طرف سے آیا ہو؟ اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ اب راجہ حنیف عباسی صاحب اپنا سوال نمبر بولیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ مجھے بولنے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! آپ نے ابھی بات کر لی ہے۔ اب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر خود وقفہ سوالات کو killکر رہے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ وزیر قانون صاحب کے بولنے کے بعد مجھے ٹائم دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے میں آپ سب کو ایک بات بتادوں کہ کل سے چاہے کسی کو اچھا لگے یا بُرا لگے لیکن پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا جائے گا۔ اس Houseکی کچھ روایات ہیں جن کو ہم صرف اور صرف point scoringاور میڈیا کو دکھانے کے لئے killکر رہے ہیں۔ یہاں یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ جن ممبران نے محنت کر کے سوالات کئے ہیں تو ان معزز ممبران کا کیا قصور ہے کہ اب ان کے جوابات آئے ہیں تو پوائنٹ آف آرڈر پر ان کے سوالات killکئے جا رہے ہیں؟ اب میں سوالات کی طرف آرہا ہوں اور پہلا سوال راجہ حنیف عباسی صاحب کا ہے۔ جی، عباسی صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! تشریف رکھیں کیونکہ اب وقفہ سوالات شروع ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ لاء منسٹر صاحب کے بعد مجھے ٹائم دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! Question Hourکے بعد آپ کو floorدیا جائے گا۔ جی، عباسی صاحب!

راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 462 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی۔ کچہری چوک سے ایئرپورٹ چوک تک سڑک کی کشادگی و مرمت کا مسئلہ

*462: راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کچہری چوک سے ایئرپورٹ چوک تک کی کشادگی اور مرمت کا کام گزشتہ ایک سال سے جاری ہے؟

(ب) اگر ہاں تو کیا وجہ ہے کہ اب تک یہ مکمل نہیں ہوئی نیز یہ کب تک مکمل ہو گی؟

(ج) اس منصوبہ پر کل کتنی رقم مدوار خرچ ہو گی اور اس کا ٹھیکہ کس فرم کو کن شرائط پر کس معیار اور طریق کار کے تحت دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ):

(الف) جی ہاں۔

(ب) سوائے روڈ کے معمولی کام کے اور پیدل چلنے والوں کے لئے دو پلوں کی تعمیر کے، روڈ کا زیادہ تر کام (90 فیصد) مکمل کیا جا چکا ہے جو کہ FWO معاہدے کے تحت 30۔اپریل 2010 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ج) منصوبہ کا ٹھیکہ FWO کو 25.16 فیصد زائد از شیڈول آف ریٹس پر وزیر اعلیٰ پنجاب سے منظوری کے بعد دیا گیا تھا۔ منصوبہ کے لئے کل لاگت 1221.437 ملین روپے منظور کی گئی تھی جس میں سے 1194.437 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے یہ سوال مئی 2008 میں کیا تھا جس کا جواب آج تقریباً تین سال بعد ملا ہے اور جس سڑک کے حوالے سے یہ سوال تھا وہ آج سے دو سال قبل مکمل ہو گئی ہے جس پر ہم ان کے ڈی جی اور دیگر کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اس سڑک کو اچھے طریقے سے بروقت مکمل کیا۔

جناب شہریار ریاض: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہر یار ریاض: شکریہ۔جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہے کہ یہ منصوبہ 1221.437 ملین روپے کی منظوری سے مکمل کیا جارہا ہے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ ایف ڈبلیو او کو یہ 25 فیصد زائد شیڈول سے اوپر دیا گیاaward جو کہ 307 ملین روپے بنتا ہے تو اتنی بڑی رقم سے راولپنڈی میں عوام کے لئے بہت سے اور اچھے منصوبے مکمل کئے جا سکتے تھے۔ وزیر موصوف یا ان کے نمائندے مجھے یہ بتائیں کہ کیا افسران نے پیپرا قوانین کے مطابق سارا procedure مکمل کیا ہے اور یہ 25 فیصد زائد کیوں ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! یہ منصوبہ وفاقی حکومت کا تھا جبکہ اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایف ڈبلیو او کو کام دینے کی منظوری P C-I میں ایکنک سے لی گئی اور ایف ڈبلیو او کو یہ کام 25.16 فیصد زائد rate policy مورخہ 26-06-99 کے مطابق procedure پورا کرکے اس قانون کے مطابق دیا گیا۔

جناب شہر یار ریاض: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ 307 ملین روپے جو scheduled of rates سے زائد خرچ کیا گیا وہ کس قاعدے اور قانون کے مطابق کیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے متعلق انہوں نے rules بتا دیئے ہیں۔

جناب شہر یار ریاض: اس منصوبے میں پیپرا کے قوانین کو follow کیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ rules کو follow کیا گیا ہے۔

جناب شہر یار ریاض: جناب سپیکر! rules نہیں بلکہ پیپرا قوانین کو follow کیا گیا ہے یا نہیں کیونکہ میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ناگرہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب PC-I بنا تو اس وقت ایکنک کی منظوری کے لئے 26-06-99 کی پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے قوانین کے مطابق کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ قوانین کے مطابق کیا گیا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: شکریہ۔ جناب سپیکر! جز (ج) میں لکھا ہے کہ زائد از schedule of rates تو اس سے کیا مراد ہے، کیا اس منصوبے کی تکمیل کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے تھے اور اگر وزیر اعلیٰ صاحب کی صوابدید میں ہے تو وہ اپنے اختیارات کس طرح استعمال کرتے ہیں یا کوئی قانونی طریق کار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب وہ پہلے ہی دے چکے ہیں کہ ایکنک کے rules کو follow کیا گیا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ 2008 کا سوال ہے اور اسی وقت یہ roads بنے اور حکومت بھی ہماری تھی۔ اس بارے میں مجھے بتا دیں کہ کیا یہ وزیر اعلیٰ صاحب سے منظوری کے بعد دیا گیا اور کیا وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کے لئے کوئی ایسا قانونی طریق کار اختیار کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ناگرہ صاحب! وہ پوچھنا یہ چاہتی ہیں کہ زائد از schedule of rates یہ cover ہوتا ہے اور یہ کس قانون کے تحت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! یہ منصوبہ 06-11-06 کو وفاقی حکومت نے بنایا تھا اس وقت وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب تھے جبکہ PC-I میں ایکنک کی منظوری کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب کو بھیجا جنہوں نے 25.16 فیصد زائد rates پر ایف ڈبلیو او کو الاٹ کیا تھا۔ یہ 2008 میں الاٹ نہیں ہوا بلکہ یہ 2006 میں شروع ہوا تھا اور 30-04-10 کو مکمل ہونا تھا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ سوال 28-05-08 کو دیا گیا اور 21-06-08 کو متعلقہ محکمے کو بھیجا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا کہنا ہے کہ 2006 میں یہ منصوبہ شروع ہوا تھا اور 2010 میں مکمل ہوا ہے جبکہ وہ یہ بات on the floor of the House ایک ذمہ دار ہونے کی حیثیت سے بتا رہے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس کا قانونی طریق کار کیا ہے اور اس کا کوئی ٹینڈر ہوا کہ نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وہ جن rules کا حوالہ دے رہے ہیں تو اس میں سارا procedure follow کیا جاتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! تو اسی کو follow کر رہے ہیں یعنی پرویز الٰہی صاحب کو ہی کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ rules کی بات کر رہے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: وہ پرویز الٰہی کے علاوہ کچھ اور بھی follow کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس منصوبے کی بتائی گئی کل لاگت میں سے 1194.437 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں تو 25 فیصد زائد از schedule of rates دی گئی رقم اس لاگت میں جمع کر کے بتائی گئی ہے، دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ اسے پہلے مکمل ہونا تھا لیکن یہ وقت پر مکمل نہیں ہو سکا اور 90 فیصد کام مکمل کیا گیا ہے تو یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ناگرہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! یہ منصوبہ PC-I میں ایکنک کی منظوری کے بعد منظور ہوا تھا جس کی سمری وزیر اعلیٰ صاحب سے قانون کے مطابق پاس کرائی گئی تھی اور 1221.437 ملین روپے میں 25.16 فیصد زائد rates شامل ہیں۔ ابھی یہ منصوبہ مکمل نہیں ہوا کیونکہ وفاقی حکومت نے ابھی 165 ملین روپے بقایا ادا کرنے ہیں اور جونہی وفاقی حکومت باقی رقم صوبائی حکومت کو دے گی تو اس کے بعد تین ماہ کے اندر اندر یہ منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 2546 ہے۔

ایل ڈی اے کے سکولز کی تفصیلات

*2546: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایل ڈی اے کے کتنے سکول کس کس جگہ قائم ہیں، ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان سکولوں کے سال2006تا2009کے اخراجات اور آمدن بیان کریں؟

(ج) ہر سکول میں گریڈوار منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ان سکولز میں یکم جنوری سے30۔نومبر2008تک اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی تھیں؟

(ہ) ان سکولوں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل اور پتاجات بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی(جناب ظفر اقبال ناگرہ):

(الف) ایل ڈی اے کے چار سکول ہیں1۔علامہ اقبال ٹاؤن2۔ایم اے جوہر ٹاؤن3۔گلشن راوی سکیم ان میں تعلیم کا سلسلہ جاری ہے4۔سبزہ زار سکیم کا سکول تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اور تعلیم کا سلسلہ جاری نہ ہے۔

(ب) 2006تا2009کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل تتمہ(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکولز میں گریڈوار منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل تتمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سکولز میں یکم جنوری سے30۔نومبر2008تک خالی اسامیوں کی تعداد تتمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) متعلقہ سکولوں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی، قابلیت، ڈومی سائل اور پتاجات مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل	پتاجات
1	حبیب الرحمن	سینئر ہیڈ ماسٹر (علامہ اقبال ٹاؤن سکول و اضافی چارج پرنسپل ایم اے جوہر ٹاؤن سکول)	18	ایم ایس سی / ایم ایڈ	شیخوپورہ	ایل ڈی اے فلیٹ نمبر20 بی بلاک گلاب دیوی
2	پروین نذیر	ہیڈ مسٹریس (علامہ اقبال ٹاؤن سکول گرلز سیکشن)	17	بی اے / بی ایڈ	لاہور	B-22نصیری سٹریٹ کلفٹن کالونی، وحدت کالونی
3	ظل ہما	پرنسپل (ایم اے جوہر ٹاؤن سکول گرلز سیکشن)	کنٹریکٹ	ایم ایڈ / ایلیمنٹری ایجوکیشن	لاہور	E-59رہائشی کالونی قائداعظم کیمپس لاہور
4	مسرت جہاں	پرنسپل (گلشن راوی سکول)	کنٹریکٹ	ایم اے ایجوکیشن، ایم اے انگلش، بی ایڈ	لاہور	مکان نمبر5-AS-2 گلی نمبر5بلاک اے الفیصل ٹاؤن ضرار شہید روڈ لاہور کینٹ

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے سوال کا جواب تتمہ سمیت پڑھ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ناگرہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب سوال کیا گیا تو اس وقت ایل ڈی اے کے چار سکول تھے لیکن آج چھ سکول ہیں، علامہ اقبال ٹاؤن میں دو سکول ہیں جن میں ایک گرلز اور ایک بوائز، ایم اے جوہر ٹاؤن میں بھی دو سکول ہیں جن میں ایک گرلز اور دوسرا بوائز، گلشن راوی میں گرلز سیکشن ہے اور سبزہ زار سکول میں بوائز سیکشن میں تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔ جز (ب) کا جواب ہے کہ 2006 تا 2009 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جز (ج) کا جواب ہے کہ سکولز میں گریڈ وار منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جز (د) کا جواب ہے کہ سکولز میں یکم جنوری سے 30۔ نومبر 2008 تک خالی اسامیوں کی تعداد تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جز (ہ) میں ہے کہ متعلقہ سکولوں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی، قابلیت، ڈومیسائل اور پتاجات مندرجہ ذیل ہیں۔

حبیب الرحمٰن سینئر ہیڈ ماسٹر ہیں ان کا گریڈ 18 ہے، ان کی تعلیمی قابلیت ایم ایس سی / ایم ایڈ، ڈومیسائل شیخوپورہ اور ان کا پتا ایل ڈی اے فلیٹ نمبر 20 بی بلاک گلاب دیوی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوید انجم صاحب! یہ سب کے سامنے ہے اس طرح تو House کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اگر اس میں کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ کر لیں۔ تتمہ (ب) پڑھ لیں اگر اس میں کوئی خرابی نظر آ رہی ہے تو اس کو point out کر دیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ 2008 کی لسٹ ہے یہ آج کی بتائیں کہ کتنی خالی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب پارلیمانی سیکرٹری! اس کی تاریخ وصولی جواب 21۔ جنوری 2010 ہے، کیا اس کو update کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جی، کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوید انجم صاحب! اس کو دیکھ لیں اگر اس میں کوئی کمی نظر آتی ہے تو وہ بتا دیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اب کتنی سیٹیں خالی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اب کتنی سیٹیں خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! 30-11-09 تک جب معزز ممبر نے سوال پوچھا تھا تو اس وقت 4 سکول functional تھے اور 102 سیٹیں خالی تھیں۔ اب 6 سکول ایل ڈی اے کے تحت چل رہے ہیں جو میٹرک تک تعلیم دے رہے ہیں اور ان سکولوں میں 148 سیٹیں خالی ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں اس سوال سے مطمئن ہوں، اب میرا اگلا سوال ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا پہلا سوال تو یہ ہے کہ جز (ہ) کے آخر میں 3 اور 4 نمبر پر ظل ہما صاحبہ اور مسرت جہاں صاحبہ جو کنٹریکٹ پر لگائی گئی ہیں ان کا گریڈ بتایا جائے۔ میں دوسرا سوال بعد میں کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! ظل ہما پرنسپل گریڈ 18 کی ہیں اور کنٹریکٹ پر لگی ہوئی ہیں۔ مسرت جہاں بھی گریڈ 18 کی ہیں اور وہ بھی کنٹریکٹ پر لگی ہوئی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! کیا پرنسپل مقرر ہونے کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی specific گریڈ متعین ہے؟ پروین نذیر کا گریڈ 17 ہے جب کہ باقی گریڈ 18 کی ہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے آمدن اور اخراجات دیئے ہیں اس میں ایک miscellaneous fee ہے یہ کس مد میں اکٹھی کی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ باری باری سوال کریں وہ بھی باری باری جواب دیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کا پہلا سوال ہے کہ پرنسپل بننے کے لئے کیا criteria ہے اور کس طرح سے گریڈ دیتے ہیں؟ ان کا پوچھنے کا مقصد ہے کہ گریڈ 18 کیسے مل گیا جب کہ وہ کنٹریکٹ پر ہیں اور دوسری گریڈ 17 میں لگی ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب ban لگا ہوا تھا تو اس وقت گریڈ 18 میں کنٹریکٹ پر بھرتی کی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!اس کو ذرا دیکھ لیں کہ گریڈ 17 میں ہیڈ مسٹریس ہیں اور گریڈ 18 میں پرنسپل ہیں۔ پرنسپل کا گریڈ18اور ہیڈ مسٹریس کا گریڈ17 ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میں سمجھتی ہوں کہ جناب توریسکیو کرنے کے لئے موجود ہیں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ تو House کو۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! House کی بات نہیں ہے، یہ آپ کا کام نہیں ہے۔ آپ نے تو صرف اُن سے ہمارے سوالات کے جوابات لے کر دینے ہیں۔ اگر ان کے جوابات آپ نے دینے ہیں تو پھر ان سب کو گھر بھیج دیں، ہم اور آپ اکٹھے سوال جواب کر لیا کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عظمیٰ صاحبہ! اس میں مسئلہ صرف اتنا ہے کہ آپ پڑھیں کہ اس میں پرنسپل لکھا ہوا ہے اور ہیڈ مسٹریس بھی لکھا ہوا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: یہی بات وہ بتادیں، آپ تو نہ بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، اب اگلا سوال کر لیں اور اخراجات پر آجائیں۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! یہ ہمارا سوال ہے، یہ کیسے پوچھ سکتی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ سوال کر سکتی ہیں اور یہ سب کا right ہے۔ پلیز، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے افسوس ہوتا ہے اگر یہ Rules of Procedure گھر سے پڑھ کر آیا کریں تو انہیں پتا چل جائے گا کہ کون سوال پوچھ سکتا ہے۔ ہم تین سال خاموش رہے ہیں، اب ہماری باری ہے اور ہمیں ذرا پوچھ لینے دیں۔ پہلے تو مجھے یہ بتادیں کہ miscellaneous fee کون سی مد میں اکٹھی کی جاتی ہے اور کیا صرف ایل ڈی اے کے ملازمین کے بچے ہی ان سکولوں میں پڑھتے ہیں یا باقی غریب لوگوں کے بچے بھی ان سکولوں میں داخلہ لے سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! ملازمین کے علاوہ غریب عوام کے بچے بھی یہاں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا سوال miscellaneous fee کے بارے میں ہے۔ میں پڑھ کر بتا دیتی ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کون سا ضمنی پڑھ رہی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جو آخری expenditure والا ہے۔ آپ خود پڑھ لیں اس میں سٹوڈنٹ ٹیوشن فیس علیحدہ ہے، سٹوڈنٹ لیٹ فیس علیحدہ ہے، سٹوڈنٹ میڈیکل اینڈ سپورٹس فیس علیحدہ ہے، سٹوڈنٹ رجسٹریشن فیس پھر علیحدہ ہے، سٹوڈنٹ ایڈمشن فیس پھر علیحدہ ہے، بلڈنگ فنڈ پھر علیحدہ ہے، miscellaneous fee پھر علیحدہ ہے، کنٹین رینٹ پھر علیحدہ ہے، پراسپیکٹس فیس پھر علیحدہ ہے اور پری ایڈمشن رجسٹریشن فیس پھر علیحدہ ہے۔ مجھے یہ بتا دیں کہ یہ کیا ہے اور کون سے لوگوں کے بچے یہ تمام فیس afford کر سکتے ہیں؟ ابھی میں اس پر باری باری سوال کرنا چاہتی ہوں کہ پراسپیکٹس کی فیس کیا ہے، کنٹین رینٹ کیا ہوتا ہے، miscellaneous fee کس کو کہتے ہیں اور بلڈنگ فنڈ کے نام پر کتنا فنڈ لیتے ہیں؟ یہ سب مجھے پتا کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! Miscellaneous fee داخلہ فیس ہے، جب کوئی سٹوڈنٹ داخل ہوتا ہے تو یہ اس وقت صرف ایک دفعہ لی جاتی ہے۔ علامہ اقبال ٹاؤن میں گرلز اور بوائز سکول میں ایک بچے سے۔۔۔

معزز ممبر: وہ پرچی پکڑ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس طرح نہ کریں، This is no way۔ ان کا فرض ہے کہ وہ House کو صحیح بات بتائیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! علامہ اقبال ٹاؤن میں بوائز اینڈ گرلز کے جو دو سکول ہیں وہاں ہر ماہ -/800 روپے فیس لی جاتی ہے۔ جوہر ٹاؤن، سبزہ زار اور گلشن راوی میں -/1300 روپے فیس لی جاتی ہے۔ miscellaneous fee صرف ایک دفعہ جب بچہ داخل ہوتا ہے تو اس وقت لی جاتی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔ ان کو یا تو پڑھنا نہیں آیا کہ یہاں پر کیا لکھا ہے یا پھر میں سمجھا نہیں سکی۔ یہاں پر سٹوڈنٹ رجسٹریشن فیس

علیحدہ ہے، سٹوڈنٹ ایڈمشن فیس علیحدہ ہے، بلڈنگ فنڈ علیحدہ ہے اور اس کے بعد miscellaneous fee پھر علیحدہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا کہنا یہ ہے کہ already ایڈمشن فیس، رجسٹریشن فیس وغیرہ ہیں پھر miscellaneous fee کی مد تو نہ آئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب کوئی بچہ داخلہ لیتا ہے تو یہ تمام فیسیں داخلے کے وقت لی جاتی ہیں اور پھر ہر بچہ ہر ماہ -/800 روپے دیتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جب ہم صوبے میں تعلیم کی بات کرتے ہیں، ابھی یہ خود کہہ رہے ہیں کہ -/800 روپے ماہانہ پیکج بنتا ہے۔ ایک طرف تو حکومت پنجاب کا وعدہ اور دعویٰ ہے کہ ہم مفت تعلیم دیں گے۔ ان حالات میں -/800 روپے کون سا غریب آدمی ایک بچے پر afford کر سکتا ہے؟ میں اس بات سے بالکل agree نہیں کرتی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ رجسٹریشن فیس ہر مہینے لیتے ہیں۔ ایڈمشن فیس ہر مہینے لیتے ہیں اور صرف miscellaneous fee پہلی دفعہ لیتے ہیں تو پھر مجھے یہ بتادیں کہ کیا پراسپیکٹس کی فیس بھی ہر مہینے لیتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا ویسے یہ ایل ڈی اے کے سکول ہیں۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ایل ڈی اے میں بھی پنجاب کے لوگ رہتے ہیں۔ "ایل ڈی اے" کے سکولوں میں ملازمین کے بچے پڑھتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ باقی غریب لوگوں کے بچے بھی وہاں داخلہ لے سکتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ان کے مطابق صرف "ایل ڈی اے" کے ملازمین ہی غریب لوگ ہیں، اس کے علاوہ باقی غریب لوگوں کے بچے بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ مجھے صرف اس بات کا جواب دے دیں کہ ان کی رجسٹریشن فیس ہر مہینے جمع ہوتی ہے، student admission fee ہر مہینے جمع ہوتی ہے اور کیا پراسپیکٹس کی فیس بھی ہر مہینے جمع ہوتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ صرف one time جمع ہوتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب بچہ داخلہ لیتا ہے تو صرف ٹیوشن فیس ہر ماہ -/800روپے لیتے ہیں اور باقی تمام فیس صرف ایک دفعہ لی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ دیکھ لیں، ان کا کہنا ہے کہ کچھ فیسیں one time ہیں باقی regular چلتی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ شاید پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے سمجھا پائیں گے اور نہ میں ان کو سمجھا پاؤں گی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ابھی انہوں نے کہا ہے کہ miscellaneous fee صرف ایڈمشن کے دوران لی جاتی ہے لیکن میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ وہ صرف یہ بتادیں کہ miscellaneous fee لگاتے کہاں ہیں اور miscellaneous fee کا مطلب کیا ہے؟ اسے اردو میں کہتے ہیں کہ متفرقات تو میرا ان سے سوال ہے کہ ایڈمشن فیس کے علاوہ متفرقات کے اندر کیا کیا مدیں آتی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے ایک سوال پر دو ضمنی سوال کئے جاتے ہیں لیکن اس سوال پر چھ ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اگر کسی جز کا جواب ہی نہ آئے تو کیا یہ میرا قصور ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ miscellaneous fee کے بارے میں بتائیں کہ یہ کس مد میں آتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! Miscellaneous fee داخلہ کے وقت لی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ one time لی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! Miscellaneous fee داخلہ کے وقت ایک دفعہ لی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ ایک دفعہ لی جاتی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ one time اور ten time کی بات نہیں ہے۔ میرا سوال بڑا categorical ہے کہ آپ جو متفرقات فیس لیتے ہیں وہ کس مد میں لیتے ہیں کیونکہ آپ already

ٹیوشن فیس علیحدہ لیتے ہیں، ایڈمشن فیس علیحدہ لیتے ہیں اور رجسٹریشن فیس علیحدہ لیتے ہیں تو یہ متفرقات آپ کس مد میں لیتے ہیں مجھے اس کا جواب چاہئے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب بچہ داخل ہوتا ہے تو اس وقت یہ فیسیں ایک دفعہ وصول کی جاتی ہیں اور باقی ہر ماہ -/800 روپیہ وصول کیا جاتا ہے۔ یہ صرف سکول کے اخراجات پورے کرنے کے لئے وصول کئے جاتے ہیں، صرف اور صرف " ایل ڈی اے" کے سکولوں میں تمام بچوں کی فیسوں سے اپنے اخراجات پورے کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس پر آپ کی کوئی مزید بات نہیں رہی۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ڈائریکٹر (ایجوکیشن) ایل ڈی اے کے ماتحت اہلکاران و آفیسران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2553: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈائریکٹر (ایجوکیشن) ایل ڈی اے کے ماتحت گریڈ 16 اور اوپر کی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وار کتنی ہے؟

(ب) ڈائریکٹر (ایجوکیشن) کو سال 07-2006، 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی گرانٹ سالانہ کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) کتنی گرانٹ ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوئی اور کتنی غیر ترقیاتی اخراجات پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی گرانٹ ڈائریکٹر ایجوکیشن کے دفاتر کی تزئین و آرائش پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ہ) کتنی گرانٹ ڈائریکٹر ہذا کے یوٹیلیٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی گرانٹ ڈائریکٹر ہذا کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر خرچ ہوئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت ڈائریکٹر (ایجوکیشن) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی، لاہور کے ماتحت ایک سینئر ہیڈ ماسٹر اور تین پرنسپل گریڈ18 اور ایک ہیڈ مسٹریس گریڈ17 میں کام کر رہے ہیں نیز گریڈ17 کے ستائیس اور گریڈ16 کے باون ٹیچرز کام کر رہے ہیں۔ یہ تمام ملازمین ڈائریکٹر ایجوکیشن کو جوابدہ ہیں جو کہ گریڈ19 کے ایل ڈی اے کے آفیسر ہیں۔

(ب) کوئی گرانٹ نہیں دی گئی۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(ہ) کوئی خرچ نہیں ہوا۔

(و) گاڑیوں کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے جبکہ مئی اور جون 2009 میں مبلغ 26713/- روپے پٹرول کی مد میں خرچ ہوئے۔

لاہور۔ جوہر ٹاؤن لاہور فیز ون اور ٹو ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے لاپتا فائلوں کی تفصیلات

*3882: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور فیز ون اور فیز ٹو کی مجموعی طور پر ایک ہزار 61 فائلیں ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے لاپتا ہو چکی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان فائلوں کے لاپتا ہونے اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن فیز ون اور فیز ٹو کی مجموعی طور پر 1061 امشلاجات مختلف ادوار میں ورک چارج ملازمین اور کلرکوں کی بطور ریکارڈ کیپر تعیناتی کے دوران ریکارڈ کی باضابطہ منتقلی نہ کئے جانے کی وجہ سے ریکارڈ سے لاپتا ہو گئی ہیں۔

(ب) ایل ڈی اے ان لاپتا امشلاجات کے ذمہ دار اہلکاران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے گوکہ بیشتر لاپتا امشلاجات کے ذمہ داران اس وقت کے تعینات ورک چارج ریکارڈ کیپرز ملازمت سے برخاست کئے جا چکے ہیں تاہم ایسے ذمہ داران افراد کی نشاندہی کی غرض سے مجاز اتھارٹی نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ مثل در مثل ذمہ داران اہلکاران کی نشاندہی کر کے اپنی رپورٹ مجاز اتھارٹی کو پیش کرے گی تاکہ ان اہلکاران کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

لاہور۔ نیشنل پارک کلمہ چوک میں سکیٹنگ ٹریک بنانے کا مسئلہ

*3886: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیشنل بنک پارک کلمہ چوک میں پی ایچ اے نے بچوں کے لئے سکیٹنگ ٹریک بنوایا تھا، جسے پی ایچ اے کے عملہ نے توڑ دیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ٹریک کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) نیشنل بنک پارک کلمہ چوک میں بچوں کے لئے سکیٹنگ ٹریک بنوایا تھا۔ اب بھی ہے اور بچے سکیٹنگ کرتے ہیں جو فری کر دیا گیا ہے۔

سکیٹنگ ٹریک کو توڑا نہ گیا ہے بلکہ غیر ضروری تعمیرات کو ختم کر کے خوبصورتی میں اضافہ کیا گیا ہے جس سے پارک کی خوبصورتی میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

(ب) سکیٹنگ ٹریک موجود ہے اور اب فری کر دیا گیا ہے۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب کو ختم کرنے کی تفصیلات

*4004: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب کو سال 2001 میں ختم کر دیا گیا اور اربوں روپے کی لاگت سے شروع ہونے والے منصوبے بند ہو گئے جس سے نہ صرف اربوں کا نقصان ہوا بلکہ پنجاب کے عوام واٹر سپلائی کی سکیموں سے محروم ہو گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ بند ہونے سے نصب شدہ مشینری خراب ہو رہی ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پنجاب حکومت ان بند منصوبہ جات کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سال 2001 میں ختم نہیں ہوا تھا بلکہ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت TMA میں devolve ہو گیا تھا۔ محکمہ کی مکمل شدہ واٹر سپلائی اور ڈرینج سکیموں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری متعلقہ TMA کی تھی۔ TMA کے پاس ٹیکنیکل سٹاف کی کمی کی وجہ سے بہت سی سکیمیں بند ہو گئی تھیں اور حکومت ان سکیموں کو rehabilitation کے تحت بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) مشینری کی دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے نصب شدہ مشینری خراب ہو رہی ہے اور حکومت ان سکیموں کو rehabilitation کے تحت بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) حکومت ان بند منصوبوں کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس کے لئے حکومت rehabilitation کی مد میں رواں سال 2009-10 میں 800 ملین رقم مختص کی ہے اور حکومت مرحلہ وار ان سکیموں کی بحالی کے لئے کام کر رہی ہے۔

ضلع لاہور میں پانی کے غیر قانونی کنکشنز کی تفصیلات

*5163: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سال 2009 کے دوران پانی کے کتنے غیر قانونی کنکشن پکڑے گئے؟

(ب) ضلع لاہور میں سال2009 کے دوران پانی کے غیر قانونی کنکشنوں سے کتنی رقم اکٹھی ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں غیر قانونی پانی کے کنکشنوں کے مرتکب افراد کے خلاف چالان بھی کئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال2009(09-01-01تا09-12-31)6935پانی اور1052سیور کے ناجائز کنکشن پکڑے گئے۔

(ب) تمام غیر قانونی کنکشنوں کو ریگولر ائیز کرنے سے سال 2009میں واسا کو ریونیو میں سکیورٹی و کنکشن فیس کے علاوہ مبلغ۔/2,63,95,101روپے کا اضافہ ہوااوراس میں سے اکثر کی وصولی کرلی گئی ہے جبکہ بقایاجات کی وصولی کرلی جائے گی۔

(ج) فی الحال ناجائز وغیر قانونی پانی وسیور کے کنکشنوں کو ریگولرائیز کیا گیا ہے اور متعلقہ سٹاف / عملہ کو ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ آئندہ غیر قانونی کنکشنوں کے مرتکب افراد کے خلاف چالان واسا مجسٹریٹ کی عدالت میں داخل کریں۔

یوسی۔76 گڑھی شاہو لاہور کے سیوریج سسٹم کی تفصیلات

*5271: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یوسی۔76 گڑھی شاہو لاہور کا سیوریج سسٹم عرصہ دراز سے خراب حالت میں ہے جس کی وجہ سے یہاں کے رہائشی اور خاص طور پر سکول جانے والے بچے اور بچیوں کو انتہائی پریشانی کا سامنا ہے؟

(ب) متعلقہ انتظامیہ و اعلیٰ حکام مذکورہ مسئلے کو ایمرجنسی بنیاد پر حل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یوسی۔76 گڑھی شاہو لاہور کا سیوریج سسٹم بہت پرانا ہے۔ عموماً سیور درست کام کرتا ہے۔ تاہم جب سیور بند ہوتا ہے، واسا کا عملہ دن رات انتھک محنت کے ساتھ اس سیور کو کھول دیتا ہے۔ واسا نے مرکزی لاہور میں بشمول اس علاقے کے سیوریج کے نظام کی بہتری کے لئے

ایک جامع منصوبہ بنایا ہے۔اس منصوبہ کے لئے مالی اعانت کے لئے حکومت جاپان سے آسان شرائط پر قرض کے حصول کے لئے بات چیت جاری ہے اور امید ہے کہ رواں سال معاہدہ پر دستخط کی صورت میں منصوبہ پر عملدرآمد شروع کیا جاسکے گا جو کہ 2017 میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

(ب) گڑھی شاہو لاہور کے سیوریج سسٹم کے مسئلے کو ایمرجنسی بنیادوں پر حل کرنے کے لئے واسا نے نشیبی مقامات میں بارشی پانی کے ٹھہراؤ کے وقت کو کم کرنے کے لئے 150 ملین روپے کی لاگت سے ایک سکیم "سیوریج بچھائی علامہ اقبال روڈ تا دھرم پورہ انڈر پاس" بنائی ہے۔یہ منصوبہ حکومت پنجاب کو منظوری اور فنڈز کی فراہمی کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔فنڈز کی دستیابی ہوتے ہی اس منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

سال 2008 لاہور کے پارکوں میں درخت لگانے کی تفصیلات

*5472: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 2008 سے آج تک لاہور کے پارکوں میں کتنے درخت لگائے گئے ہیں، ان پارکوں کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان پارکوں میں کون کون سی اقسام کے درخت لگائے گئے ہیں، تفصیل بیان فرمائیں نیز ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 2008 سے اب تک زون-III کے 26 چھوٹے پارکوں میں 686 درخت لگائے گئے ہیں۔ ان پارکوں کے نام یہ ہیں۔

سبحان اللہ پارک بلاک-A، خان پارک بلاک-A، ٹیوب ویل پارک بلاک-A، سیدہ آمنہ پارک بلاک-B، بسم اللہ پارک بلاک-B، بابری پارک بلاک-C، جمال مصطفیٰ پارک بلاک-D، ٹیوب ویل پارک بلاک-D، حبیب کبریا پارک بلاک-D، تاجپورہ پارک بلاک-E عبداللہ رحیم شاہ پارک بلاک-E، فونٹین پارک، انگوری سکیم مسجد والی پارک، انگوری سکیم ٹیوب ویل پارک، مغل پورہ پارک-A، پی ایم جی کالونی پارک، فیصل پارک لال

پل ،ڈرائی پورٹ پارک ، موہلنوال پارک ۔A، موہلنوال پارک ۔B، موہلنوال پارک ۔C، موہلنوال پارک ۔D،نادرہ بیگم پارک ، مادر ملت پارک،اسمبلی ہال پارک، ارٹیشن پارک انار کلی۔

(ب) ان پارک ہائے میں لگائے گئے درختوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور۔غیر قانونی پلازوں کی تعمیر کی تفصیلات

*5762: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں سال 2009 کے دوران کل کتنے غیر قانونی پلازے تعمیر کئے گئے تھے؟

(ب) مذکورہ تعمیر ہونے والے غیر قانونی پلازوں کے خلاف حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے؟

(ج) مذکورہ تعمیر ہونے والے غیر قانونی پلازوں کی تعمیر کی اجازت دینے والے سرکاری افسران کے خلاف حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے نیز ان کے خلاف کتنے مقدمات درج ہوئے کتنے افسران کو سزائیں اور کتنے افسران کو جرمانہ ہوا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایل ڈی اے کی حدود میں سال 2009 کے دوران کوئی بھی پلازہ تعمیر نہ ہوا ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) ۔ایضاً۔

باغ جناح لاہور میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5778: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) باغ جناح لاہور کی دیکھ بھال کے لئے تعینات مالی و دیگر ملازمین کی عہدہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) باغ میں گاڑیاں پارک کرنے کے لئے کتنے سٹینڈز ہیں، نیز سٹینڈز کے ٹھیکے سے 2008 سے اب تک کتنی آمدن ہوئی، ٹھیکیداروں کے نام، پتاجات فراہم کئے جائیں؟

(ج) باغ کی تزئین وآرائش کے لئے حکومت پنجاب نے کتنے فنڈ سال2008 سے آج تک فراہم کئےاور یہ کن منصوبوں پر خرچ ہوئے؟

(د) باغ میں موجود نرسریوں کی تعداد کتنی ہے ان میں کون کون سے پودے، پھول تیار کئے جاتے ہیں اور اگر فروخت کئے جاتے ہیں تو گزشتہ تین سالوں میں فروخت شدہ پودوں سے کتنی آمدن حاصل ہوئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) باغ جناح لاہور کی دیکھ بھال کے لئے تعینات مالی و دیگر ملازمین کی عہدہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) باغ میں گاڑیاں پارک کرنے کے لئے 6 سٹینڈز موجود ہیں ان سٹینڈز کا ٹھیکہ برائے مالی سال 2008-09 مبلغ۔/2960000 روپے کے عوض نیلام کیا گیا لیکن بعد ازاں 19۔نومبر 2008 میں وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر انٹری اور پارکنگ فری کر دی گئی تھی۔ہاں البتہ اس عرصہ (08-07-01تا08-11-20) کے لئے مبلغ۔/1000000 کی آمدن ہوئی۔

(ج) باغ کی تزئین وآرائش کے لئے حکومت پنجاب نے سال2008 سے آج تک کوئی ترقیاتی فنڈز مہیانہ کئے ہیں اور نہ ہی کوئی ترقیاتی منصوبہ زیر تکمیل لایا گیا۔

(د) باغ میں موجودہ نرسریوں کی تعداد2 ہے۔ان نرسریوں میں سے ایک نرسری میں نمائشی پودوں کی گرین House ٹیکنالوجی کے ذریعے افزائش نسل اور دیکھ بھال کی جاتی ہے نیز اس نرسری میں موسمی پھولوں کی نرسری تیار کی جاتی ہے جو کہ باغ جناح کی زینت بنتی ہے جبکہ دوسری نرسری میں باغ جناح کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پودوں، جھاڑیوں اور درختوں کی افزائش نسل اور دیکھ بھال کی جاتی ہے ان نرسریوں میں تیار کردہ پودوں، جھاڑیوں اور درختوں کو فروخت نہیں کیا جاتا بلکہ صرف باغ جناح کی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ایل ڈی اے ایونیو۔I میں ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*5793: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو-I کے ترقیاتی کام مقررہ عرصہ سے کئی سال زائد گذرنے کے باوجود مکمل نہیں ہو سکے؟ کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں الاٹیز پلاٹوں کا قبضہ نہ ملنے کے باعث اپنے مکانوں کی تعمیر شروع کرنے کا انتظار کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو-I میں غیر قانونی تعمیرات کی گئی ہیں اور اسٹیٹ افسر کی نشاندہی کے باوجود کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے، محکمہ کب تک ترقیاتی کام مکمل کر کے الاٹیز کو قبضہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایل ڈی اے ایونیو-I کے نام سے سرکاری ملازمین کے لئے رہائشی سکیم کا اعلان 2002 میں کیا گیا۔ اس سکیم کے لئے ایکوائر شدہ اراضی تقریباً 16000 کنال ہے۔ ریکارڈ کے مطابق سکیم میں الاٹ شدہ پلاٹوں کی کل تعداد 10983 ہے جس میں 6077 دس مرلہ جبکہ 4906 ایک کنال کے پلاٹس ہیں اس ضمن میں نوٹیفکیشن زیر دفعہ 4 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 مورخہ 02-12-18 کو جاری ہوا جبکہ نوٹیفکیشن زیر دفعہ (4)17 اور 6 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 مورخہ 03-07-04 کو جاری ہوا۔ ایل ڈی اے نے قانون کے مطابق ایکوائر شدہ اراضی کا معاوضہ 2۔ ارب روپے لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کے ذریعے گورنمنٹ خزانہ میں سال 2003 میں جمع کروا دیا۔ جس کے بعد ایل اے سی صاحب نے اراضی کا قبضہ مورخہ 03-09-25 کو ایل ڈی اے کے حوالے کیا جو بعد ازاں اس اراضی کو چیف انجینئر ایل ڈی اے کے حوالے 03-09-27 کو کر دیا گیا تاکہ موقع پر ترقیاتی کام ہو سکے تاہم ایکوائر شدہ اراضی میں چھ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے مطابق ان کا رقبہ بھی شامل ہے۔ ان ہاؤسنگ سوسائٹیوں نے ایکوزیشن کے خلاف لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ عدالت عالیہ نے حکم امتناعی جاری کر دیا۔ اس طرح کچھ مالکان اراضی نے بھی انفرادی طور پر ایکوزیشن کے خلاف عدالتوں سے رجوع کیا۔ اکثر کیسز میں حکم امتناعی جاری کر دیا۔ اسی طرح ریکارڈ کے مطابق 26 فیصد رقبہ جو 2766 پلاٹس بنتے ہیں litigation میں ہے۔ مزید یہ کہ 5 کیسز سپریم کورٹ جبکہ 30 کیسز ہائی کورٹ اور اسی طرح 66 کیسز سول کورٹس میں زیر سماعت ہیں۔ گذشتہ سالوں کی ترقیاتی رفتار کو مد نظر رکھتے ہوئے الاٹیوں کے مفاد کے پیش نظر ادارے نے Legal Advisor کی سربراہی میں وکلاء کا پینل تشکیل دیا گیا ہے جو عدالتوں میں ایونیو I

کے کیسوں کی تندہی سے پیروی کر رہا ہے۔ کچھ ایکوائر شدہ اراضی پر بوقت ایکوزیشن تعمیرات / سٹرکچر تھے جن کا ایوارڈ اور قبضہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کی طرف سے مالکوں کے عدم تعاون کی وجہ سے دیا جانا باقی ہے۔ ترقیاتی کاموں کی ذمہ داری ایل ڈی اے نے F.W.O کو دی 74 فیصد کلیئر ایریا میں ترقیاتی کام جاری ہے۔ بلاک H اور F کے الاٹیز کو پلاٹس کا قبضہ 2007 سے دیا جا رہا ہے۔ پچھلے سال کے دوران جن بلاکس میں FWO نے ترقیاتی کام مکمل کیا ہے ان کا سروے کروایا گیا اور ٹاؤن پلاننگ ونگ ایل ڈی اے ساتھ ساتھ پارٹ پلان تیار کر رہا ہے۔ LESCO کو ایل ڈی اے نے electrification کے لئے 23 کروڑ روپے مارچ 2010 میں دیئے جبکہ LESCO نومبر 2010 سے کام شروع کر چکا ہے۔ پہلے مرحلے میں بجلی کے کھمبے لگائے جا رہے ہیں۔

(ب) سکیم میں پرانی تجاوزات موجود ہیں۔ ان تجاوزات کو گرانے کے لئے حکمت عملی ترتیب دی جا رہی ہے جس پر جلد کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ایل ڈی اے کا تجاوزات گرانا ایک مسلسل عمل ہے۔ جہاں جہاں نشاندہی کی جاتی ہے وہاں کارروائی کر دی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ ایل ڈی اے نے اس ضمن میں نگرانی کے لئے پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسی کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں جو 24 گھنٹے اسٹیٹ برانچ کی نگرانی میں فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ ایل ڈی اے ایونیو-I میں بلاک H اور F کے الاٹیز کو موقع کا قبضہ دیا جا رہا ہے۔ پچھلے سال کے دوران جن بلاکس میں FWO نے ترقیاتی کام مکمل کیا ہے ان کا سروے کروایا گیا اور ٹاؤن پلاننگ ونگ ایل ڈی اے ساتھ ساتھ پارٹ پلان تیار کر رہا ہے۔ تاکہ جلد از جلد الاٹیز کو موقع پر قبضہ دیا جا سکے۔ LESCO کو ایل ڈی اے نے electrification کے لئے 23 کروڑ روپے مارچ 2010 میں دیئے جبکہ LESCO نومبر 2010 سے کام شروع کر چکا ہے۔ پہلے مرحلے میں بجلی کے کھمبے لگائے جا رہے ہیں۔

سال 09-2008، واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیلات

*5946: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا فیصل آباد نے مالی سال 09-2008 میں پی پی-72 فیصل آباد میں کتنی رقم واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی؟

(ب) مالی سال 10-2009 کے دوران کتنی رقم اس حلقہ میں واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی جا رہی ہے؟

(ج) ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) واسا فیصل آباد نے مالی سال 09-2008 میں پی پی-72 کی مختلف یونین کونسلز میں 5 کلو میٹر واٹر سپلائی کی بوسیدہ پائپ لائنیں اور 14700 گھریلو کنکشنز تبدیل کئے جن پر 23.86 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) واسا فیصل آباد نے مالی سال 10-2009 میں پی پی-72 کی تین یونین کونسلز میں اب تک 0.12 کلو میٹر واٹر سپلائی کی بوسیدہ اور ناکارہ پائپ لائنیں تبدیل کی ہیں جن پر 0.20 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) تفصیل تتمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں گھروں کے سامنے تجاوزات کی تفصیلات

*5961: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قانونی طور پر گھروں کے باہر کتنے فٹ کی جگہ پر کیاری، تھڑے یا ریمپ وغیرہ بنانے کی اجازت ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد، سبزہ زار، ہما بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں رہائشیوں نے تین سے پانچ فٹ تک کیاریاں اور تھڑے آگے بڑھائے ہوئے ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان تجاوزات کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) موجودہ بلڈنگ ریگولیشن 2009 کے مطابق گھروں کے باہر کیاری، تھڑے یا ریمپ وغیرہ بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے جس کا آغاز بلاک A اور بلاک B سبزہ زار سے ہو چکا ہے۔

پی پی۔143 اور 144 میں نئے ٹیوب ویلز لگانے کی تفصیلات

*5990: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔143 اور 144 لاہور میں ٹیوب ویلز کون کون سی جگہ پر واقع ہیں، جگہ کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال 2009 میں حلقہ پی پی۔143 اور 144 میں کل کتنے نئے ٹیوب ویلز کہاں کہاں پر لگائے گئے نیز نئے لگائے گئے ٹیوب ویلز پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔143 اور 144 لاہور میں کل 37 ٹیوب ویلز نصب ہیں۔ جس میں پی پی۔143 میں 22 جبکہ پی پی۔144 میں 15 ٹیوب ویل نصب ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2009 میں حلقہ پی پی۔143 اور 144 لاہور میں کل 7 نئے ٹیوب ویلز لگائے گئے۔ ان ٹیوب ویلز کی تنصیب پر کل۔/5,12,83,443 روپے خرچ ہوئے۔

پی پی۔143 میں نئے لگائے گئے ٹیوب ویلز:

(1)	اکرم پارک	4 کیوسک
(2)	حماد کالونی	2 کیوسک
(3)	کوٹ خواجہ سعید	4 کیوسک
(4)	اے بلاک گجرپورہ	4 کیوسک

حلقہ پی پی۔143 میں لگائے گئے مندرجہ بالا ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر /29577466 روپے خرچ ہوئے۔

پی پی۔144 میں نئے لگائے گئے ٹیوب ویلز:

(1) بھوگی وال 4 کیوسک

(2) جمشید پارک 4 کیوسک

(3) عثمان پارک سنگھ پورہ 2 کیوسک

حلقہ پی پی۔144 میں لگائے گئے مندرجہ بالا ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر۔/21705977 روپے خرچ ہوئے۔

ایل ڈی اے سے "مثل بند" رجسٹرز کی گمشدگی سے متعلقہ تفصیلات

*6091: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ریکارڈ سے ایگزیمپشن کی فائلوں کے اہم ترین "مثل بند" رجسٹرز غائب ہو گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان رجسٹرز کے گم ہو جانے کی وجہ سے جوہر ٹاؤن لاہور میں اربوں روپے مالیت کے پلاٹوں کی ہیرا پھیری کا سراغ لگانے کا معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ رجسٹر گم ہونے میں ایل ڈی اے کا عملہ بھی شامل ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان رجسٹرز کے گم ہونے اور ریکارڈ کی مناسب دیکھ بھال نہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ریکارڈ سے 4 عدد ایگزیمپشن فائلوں کے مثل بند رجسٹرز گم ہو گئے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ دراصل مذکورہ رجسٹرز پر صرف ایگزیمپشن فائل نمبر ایلوکیٹ کیا جاتا تھا۔ ان رجسٹرز کی گمشدگی کی وجہ سے فائلوں کی اصل حیثیت متاثر نہ ہوئی ہے تمام فائلوں پر ایک طے شدہ طریق کار کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ اگر کسی بھی فائل کی بابت اس کے اصل یا نقلی ہونے کا اندازہ کرنا ہو تو ملکیت کی تصدیق، جمع شدہ رقوم کی تصدیق اور خسرہ وار رجسٹرز سے ایگزیمپشن دیئے جانے کی بابت تصدیق کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فائل کی اصل

حیثیت دریافت کی جاسکتی ہے۔مزید یہ کہ اس وقت پلاٹوں کی ہیرا پھیری کا سراغ لگانے کا کوئی معاملہ زیر التواء نہ ہے لہذا یہ درست نہ ہے کہ رجسٹرز کی گمشدگی کی وجہ سے پلاٹوں کی ہیرا پھیری کا سراغ لگانے کا معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔

(ج) اس ضمن میں ڈائریکٹر لینڈ ڈویلپمنٹ ایل ڈی اے نے انکوائری شروع کر دی ہے جس میں رجسٹرز اور فائلوں کی گمشدگی کے حوالے سے متعلقہ اہل کاران کو طلب کیا گیا ہے۔انکوائری میں پیشرفت ہو رہی ہے اور جلد ہی انکوائری مکمل کر لی جائے گی۔

(د) انکوائری کی تکمیل کے بعد قصور واران کے خلاف حسب قانون کارروائی کی جائے گی۔

ایف ڈی اے سٹی فیصل آباد۔کرپشن کی انکوائری سے متعلقہ تفصیل

*6452:چودھری محمد اسد اللہ:کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایف ڈی اے سٹی سکیم فیصل آباد کے بارے میں جولائی 2008 سے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کو کرپشن / ناجائز استعمال اختیارات کی شکایت موصول ہوئی تھی جس پر متعلقہ ریکارڈ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد کے حوالے کر دیا گیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا انکوائری مکمل ہو گئی ہے اگر ہاں تو وہ رپورٹ کیا ہے اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ایسی شکایت محکمہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد میں موصول ہوئی تھی اور یہ بھی درست ہے کہ جو ریکارڈ محکمہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد نے طلب کیا وہ مہیا کر دیا گیا تھا۔

(ب) چونکہ شکایت محکمہ ہاؤسنگ کی بجائے پرائیویٹ نوعیت کی تھی اس لئے محکمہ ہاؤسنگ کو اس بارے میں مزید اطلاع نہ ہے البتہ محکمہ ہاؤسنگ یا FDA کو کوئی رپورٹ موصول نہ ہوئی ہے۔مزید برآں اگر معلومات درکار ہوں تو محکمہ انٹی کرپشن سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

لاہور شہر میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا معاملہ

*6588: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شہر لاہور میں کل کتنے ایسے علاقے ہیں جن میں نیا سیوریج ڈال دیا گیا ہے اور کتنے علاقے باقی ایسے ہیں جن میں پرانا سیوریج سسٹم ہے؟

(ب) حکومت کب تک تمام لاہور شہر میں نیا سیوریج ڈالنے کا کام مکمل کر لے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور کے مندرجہ ذیل علاقوں میں نیا سیوریج سسٹم لگایا گیا ہے۔

شادی پورہ، سلامت پورہ، ہربنس پورہ، لکھ ڈیر، مومن پورہ، بھوگیوال، علی رضا آباد، بھابڑیاں ڈھیر، مجید پارک، راجہ کالونی اور بدر کالونی شامل ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان علاقوں میں کوئی سیوریج سسٹم موجود نہ تھا اس لئے نیا سیوریج بچھایا گیا اور تمام علاقہ پسماندہ ہے جبکہ وسطی لاہور میں سیوریج کا نظام بہت پرانا ہے جو کہ 1938 میں لگایا گیا تھا۔ مختلف اوقات میں ہونے والے بہتری کے اقدامات کے باوجود یہ نظام موجودہ دور کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔ اس کے علاوہ شہر کے دیگر حصوں خصوصاً جنوبی لاہور میں بننے والی نئی آبادیوں کے لئے بھی سیوریج کے نظام میں اضافے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں وسطی اور جنوبی لاہور دونوں کے سیوریج اور ڈرینج کے نظام کی بہتری کے لئے واسا نے مشاورتی فرم نیسپاک (NESPAK) سے تفصیلی فیزی بیلٹی رپورٹ تیار کروائی ہے اور جاپان کے بین الاقوامی ترقی کا ادارہ "جائیکا" کے تعاون سے وسطی لاہور کے سیوریج اور ڈرینج سسٹم کی بہتری کے لئے آسان شرائط پر قرض کے حصول کے لئے بات چیت جاری ہے۔

(ب) "جائیکا" کے تعاون سے لاہور کے سیوریج اور ڈرینج سسٹم کی بہتری کے لئے بنائے گئے منصوبہ میں نیا سیوریج سسٹم، ڈرینج سسٹم اور بابو صابو کے مقام پر گندہ پانی کا ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا جائے گا۔ کینٹ ڈرین کے ساتھ گلبرگ تا گلشن راوی ٹرنک سیور کی بچھائی بھی اس منصوبے میں شامل ہے جس سے بارشی پانی کے نکاس کے نظام اور سیوریج کے نظام کو الگ الگ کرنے میں مدد ملے گی۔ امید ہے کہ رواں سال میں معاہدہ پر عمل کی صورت میں منصوبہ پر عملدرآمد کیا جاسکے گا جو کہ 2017 میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

غوث اعظم کالونی گلبرگ میں تجاوزات کی تفصیلات

*6589: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ عقب شیر پاؤپل نزد کینٹ سٹیشن غوث اعظم کالونی گلبرگ تجاوزات میں آتی ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس مارکیٹ میں آپریشن کرنا چاہتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ مارکیٹ عقب شیر پاؤپل نزد کینٹ سٹیشن غوث اعظم کالونی گلبرگ میں عارضی تجاوزات پائی جاتی ہیں۔

(ب) حکومت مذکورہ مارکیٹ میں آپریشن کرنا چاہتی ہے۔اس سلسلہ میں حکومت نے پہلے ہی ناجائز تجاوزات ختم کرنے کے لئے مہم شروع کرر کھی ہے۔اس ضمن میں حکومت نے حال ہی میں بذریعہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا لوگوں کو تنبیہ کی ہے کہ از خود تجاوزات ختم کردیں، بصورت دیگر محکمہ یہ ناجائز تجاوزات خود مسمار کردے گا اور قانون شکنوں کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔مزید برآں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور LDA نے مشترکہ طور پر ضلعی پولیس کے تعاون سے 14۔مارچ 2011 سے گرینڈ آپریشن کرکے مارکیٹ عقب شیر پاؤپل نزد کینٹ سٹیشن غوث اعظم کالونی گلبرگ سے تمام تجاوزات ختم کردی ہیں۔اس ضمن میں DCO صاحب کو جو رپورٹ پیش کی گئی ہے اس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی ایچ اے کے تشہیری بورڈز کا لیگل سٹیٹس و دیگر تفصیلات

*6650: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) PHA کے تشہیری بورڈز کا legal status کیا ہے؟

(ب) اس وقت PHA کے کل کتنے تشہیری بورڈز لاہور میں آویزاں ہیں؟

(ج) PHA کے تشہیری بورڈز کن کن افراد یا کمپنیوں کو الاٹ کئے گئے ہیں؟

(د) PHA کے تشہیری بورڈز کس قانون اور قاعدے کے تحت الاٹ کئے جاتے ہیں؟

(ہ) PHA کے 09-2008 اور 10-2009 کے دوران تشہیری بورڈز سے کتنی آمدنی ہوئی ہے سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(و) کیا PHA نے تشہیری بورڈز مستقل بنیادوں پر الاٹ کئے ہیں یا مقررہ مدت تک کے لئے کئے ہیں؟

(ز) PHA میں کون سے افسران تشہیری بورڈز کی نیلامی کرتے ہیں اور کیا نیلامی سے قبل اخبارات میں اشتہارات بھی دیئے جاتے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت پی ایچ اے کی حدود میں پنجاب گورنمنٹ سے منظور شدہ پی ایچ اے ریگولیشن 2008 نافذ العمل ہے ان ریگولیشن کی توثیق سپریم کورٹ بحوالہ W.P.No15675/2009 کے فیصلے میں کر چکی ہے۔

(ب) فی الوقت پی ایچ اے ی حدود کے اندر کوئی تشہیری بورڈ آویزاں نہ ہے۔ دکانداروں، ہسپتالوں، پٹرول پمپوں اور بنکوں وغیرہ کے بورڈ ان کی اپنی عمارتوں / حدود میں لگے ہیں جن سے پی ایچ اے قانون کے مطابق واجبات وصول کر رہی ہے۔

(ج) پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کے مطابق ادارہ نے سرکاری جگہوں پر نیلامی کے ذریعے سال 09-2008 میں درج ذیل کمپنیوں کو تشہیر بورڈ لگانے کی اجازت دی ہے۔ ان میں سے کچھ کمپنیوں نے مقررہ مدت کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد بورڈ اتار لئے جبکہ کچھ کمپنیوں کے معاہدے نادہندہ ہونے کے باعث منسوخ کر دیئے گئے۔

Mobilink, The Advertiser, Jillani Advertiser, BTL Marketing, Ad Click, Ravi Screen Art, Biaze, Mehran Advertiser Super Signs, Arrows Vision Ad, World Advertiser

(د) پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کے مطابق گرین بیلٹوں پر تشہیری بورڈوں کی لیز بذریعہ نیلام عام دی جاتی ہے جبکہ انہی ریگولیشنز کے مطابق نجی جگہوں / عمارتوں پر تنصیب کی اجازت محکمانہ طور پر دی جاتی ہے۔

(ہ) پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کے مطابق تشہیری مہمات سے پی ایچ اے کی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

175m 2008-09

100m 2009-10

(و) پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کے مطابق گرین بیلٹوں پر تشہیری بورڈوں کی لیز بذریعہ نیلام عام زیادہ سے زیادہ 2 سال کے لئے دی جاتی ہے جبکہ نجی جگہوں پر یہ اجازت چھ ماہ کے لئے دی جاتی ہے۔ پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) نیلامی کے عمل کو شفاف بنانے کے لئے ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے کی اجازت سے ایک نگران کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جو نیلامی کے عمل کی نگرانی کرتی ہے۔ اس کمیٹی میں پی ایچ اے کے مختلف شعبوں کے ڈائریکٹر انچارج، سیکرٹری HUD&PHE اور کمشنر لاہور ڈویژن کے نمائندے شامل کئے جاتے ہیں۔

نیلامی سے قبل قومی اخبارات میں نیلام عام کے اشتہارات بھی شائع کئے جاتے ہیں جنکی فوٹو کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ریس کورس لاہور میں گاڑیوں کے پارکنگ پر اوور چارجنگ کی تفصیلات

*6830: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریس کورس لاہور میں گاڑیوں کی پارکنگ پر موٹر سائیکل کے -/10 روپے اور کار کے -/20 روپے وصول کئے جا رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ریس کورس میں اوور چارجنگ کرنے والے ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کے زیر انتظام جیلانی پارک جس کا سابقہ نام ریس کورس پارک تھا کی پارکنگ سٹینڈ فری ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر 08-11-15 سے سٹینڈ بالکل فری کر دیا گیا ہے۔ اس وقت سے کسی گاڑی اور موٹر سائیکل سے کوئی پیسا وصول نہیں کیا جاتا ہے۔

(ب) پارکنگ سٹینڈ08-11-15 سے بالکل فری ہے۔اس لئے کسی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

پی پی-72 فیصل آباد میں ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6990: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-72 فیصل آباد میں واسا نے کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگا رکھے ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں مزید کتنے واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویلز کہاں کہاں لگانے کا F.D.A ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) اس حلقہ میں واسا ایف ڈی اے نے مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم ان ٹیوب ویلز پر خرچ کی ہے؟

(د) اس وقت کتنے ٹیوب ویل کب سے اور کن کن وجوہات کی بناء پر بند پڑے ہیں، واسا ان کو چلانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے اسی طرح پی پی-72 کے علاقے میں بھی پانی کھاری ہے اور پینے کے قابل نہ ہے اس لئے اس حلقہ میں واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل نصب نہ ہے واسا فیصل آباد اپنے شہریوں کو ٹیوب ویل فیلڈ ایریا چنیوٹ اور رکھ برانچ نہر کے کنارے لگائے گئے ٹیوب ویلز کے ذریعہ میٹھا پانی فراہم کر رہا ہے۔

(ب) چونکہ زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے لہذا پی پی-72 میں واسا ایف ڈی اے میں ٹیوب ویل نہیں نصب کر سکتا۔

(ج) واسا فیصل آباد نے حلقہ پی پی-72 میں 09-2008 میں کوئی ٹیوب ویل نصب نہ کیا ہے لہذا ٹیوب ویلز پر خرچہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(د) آج تک پی پی-72 میں کوئی ٹیوب ویل نصب نہیں ہوا اور نہ بند پڑا ہے اس لئے مندرجہ بالا وضاحت کے پیش نظر مطلوبہ کوائف کے جوابات کی ضرورت پیدا نہیں ہوتی۔

سیالکوٹ شہر۔واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت کی تفصیلات

*7005: محترمہ شمسہ گوہر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سیالکوٹ شہر کی کتنی آبادی کو اس وقت واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت متعلقہ ترقیاتی ادارہ فراہم کر رہا ہے؟

(ب) اس وقت کتنی آبادی ان سہولیات سے استفادہ نہیں کر رہی ہے؟

(ج) جن آبادیوں /کالونیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت نہ ہے حکومت کب تک ان کو یہ سہولت فراہم کر دے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت سیالکوٹ شہر میں واٹر سپلائی آبادی کے لحاظ سے تقریباً 80 فیصد آبادی کو صاف پانی کی کوریج ہے۔اور سیوریج کی تقریباً 60 فیصد آبادی کی کوریج ہے اور اس کی operation & maintenance ٹی ایم اے سیالکوٹ کے ذمہ ہے۔

(ب) اس وقت سیالکوٹ شہر کی 20 فیصد آبادی کو صاف پانی اور 40 فیصد آبادی کو سیوریج کی سہولیات میسر نہ ہے۔

(ج) جن آبادیوں اور کالونیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت اس وقت موجود نہ ہے حکومت کی طرف سے فراہمی فنڈز پر باقی ماندہ علاقوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج بچھانے کا کام ترقیاتی بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے مرحلہ وار پروگرام کے تحت کیا جائے گا۔

پی ایچ اے کے اخراجات وآمدن کی تفصیلات

*7150: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے کے سال اپریل 2008 سے اپریل 2010 تک کے مختلف مدات پر کئے گئے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے، یہ اخراجات کس کی منظوری سے کئے گئے، کیا بجٹ میں مختص کردہ رقم کے مطابق تھے یا نہیں؟

(ب) PHA میں کام کرنے والے جملہ ملازمین کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) پی ایچ اے کی آمدنی کے ذرائع کون کون سے ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
(د) مذکورہ بورڈز کا کرایہ کس قانون کے تحت وصول کیا جاتا ہے اور کرایہ مقرر کرنے والی مجاز اتھارٹی کا عہدہ بتایا جائے؟
(ہ) مذکورہ بورڈز کو فروخت کرنے کا کیا طریق کار اختیار کیا گیا اور کیا اس کے لئے ٹینڈرز جاری کئے گئے، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی ایچ اے میں 2008 تا 2010 - /598,189000 کی رقم مختلف مد میں خرچ کی گئی ہے۔ یہ تمام اخراجات ڈی جی، پی ایچ اے کی منظوری سے کئے گئے ہیں اور اخراجات مختص کردہ رقم کے مطابق ہوئے ہیں۔

(ب)

(1) ریگولر ملازم 3107 نفر
(2) کنٹریکٹ ملازم 399 نفر
(3) 89 ڈیز ورک چارج ملازم 149 نفر
(4) ڈیلی پیڈ 1360 نفر
کل 5015 نفر ملازم ہیں۔

(ج) فی الوقت و شعبہ مارکیٹنگ i- سٹیمر ii- شاپ بورڈ ٹیکس اور اس کے علاوہ مختلف پارکوں میں سالانہ بنیاد پر کنٹین اور مختلف جھولوں سے آمدنی ہوتی ہے۔

(د) پی ایچ اے کے معرض وجود میں آنے کے بعد پی ایچ اے ریگولیشن 1999 متعارف کروائے گئے ۔ جس کی بنیاد پر بورڈوں کا کرایہ وصول کیا جاتا تھا اور بورڈ کے کرایہ میں ہر سال فیصد 10 اضافہ کیا جاتا تھا۔ بورڈ کا کرایہ مقرر کرنے کی مجاز اتھارٹی ڈی جی، پی ایچ اے ہے۔ پی ایچ اے ریگولیشن 1999 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کے مطابق بورڈوں کی lease صرف نیلامی عام کے شفاف طریقہ کے مطابق دی جائے گی اور مجوزہ نیلامی کے لئے اخبار میں اشتہار لازمی ہے۔
پی ایچ اے نے مستقل بورڈوں کے حقوق کی نیلامی کے لئے وقتاً فوقتاً جو اشتہار اخبار میں شائع کروائے ان کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں مزید ریگولیشن 2008 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی-174، واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں کی تفصیلات

*7200: رائے محمد اسلم خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-174 ننکانہ صاحب میں واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں بند ہیں اور کتنی کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کل کتنی سکیموں پر کام ہو رہا ہے ان میں سے کتنی مکمل ہو گئی ہیں اور کتنی ابھی تک نامکمل ہیں، یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-174 میں ننکانہ صاحب میں واٹر سپلائی کی دو سکیمیں کام کر رہی ہیں۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں10 عدد سکیموں پر کام ہو رہا ہے جس میں ایک ADP کی اور MPA package کی9 سکیمیں ہیں جو رواں مالی سال میں فنڈز کی دستیابی پر مکمل ہو جائیں گی۔

سرگودھا-چکوک کی واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*7248: چوددھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی سکیمز کی بحالی کے لے چک نمبر86 جنوبی، 31 جنوبی اور 87 جنوبی ضلع سرگودھا کے لئے فنڈز9.962 ملین منظور کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ 13-فروری 2010 کو محکمہ نے5.000 ملین روپے ان سکیموں کی بحالی کے لئے جاری کئے نیز چک96 جنوبی کی واٹر سپلائی سکیم کی بحالی کے لئے بقایا فنڈز4.962 ملین 11-2010 کے لئے جاری کرنے کا کہا گیا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان سکیموں پر30- جون2010 تک کتنے فنڈز خرچ ہو چکے ہیں اور بقایا فنڈز برائے چک96 جنوبی کب جاری کئے جائیں گے؟

(د) اگر مطلوبہ فنڈز مقررہ تاریخ تک یوٹیلائز نہیں ہوئے تو کیا محکمہ آئندہ مالی سال 11-2010 کے لئے فنڈز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے بقایا فنڈز 4.962 ملین ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے account-IV میں موجود ہیں۔

(ج) ان سکیموں پر 30۔جون 2010 تک خرچ کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سکیم	تخمینہ لاگت (ملین)	جاری شدہ فنڈز	خرچ 30 جون تک	بقیہ فنڈز جو خرچ نہ ہو سکے	ریمارکس
1	بحالی رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 86 جنوبی	1.532	1.532	0.718	0.814	مشینری کی مرمت پمپ House کی مرمت اور سٹاف کواٹر مکمل ہو چکے ہیں واپڈا کو بجلی کے ڈیمانڈ نوٹس کی ادائیگی کردی گئی ہے اور واپڈا سے بجلی کے کنکشن کے حصول پر سکیم چلادی جائے گی۔
2	بحالی رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 31 جنوبی	1.581	1.581	0.658	0.923	سٹاف کواٹر کا کام مکمل ہو چکا ہے بجلی کا کنکشن لگ چکا ہے پائپ بھی مہیا کر دیا گیا ہے بقیہ فنڈز ملنے پر بقایا کام بھی مکمل کر دیا جائے گا۔
3	بحالی رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 87 جنوبی	1.845	1.845	----	1.845	کام ٹھیکیدار کو آلات ہوا تھا مگر ٹھیکیدار نے کام نہیں کیا اب فنڈز دوبارہ جاری ہو جائیں تو کام شروع کر دیا جائے گا۔
4	بحالی رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 96 جنوبی	5.00	0.042	0.042	----	ٹیوب ویل بورڈ ڈسٹری بیوشن (پائپ لائن) مکمل ہے پمپ House کا کام جاری ہے رائزنگ مین اور مشینری پانی کی ٹینکی کا کام باقی ہے بقیہ کام جاری ہے واپڈا کو بجلی کے ڈیمانڈ نوٹس کی ادائیگی ابھی باقی ہے۔

(د) بقیہ فنڈز جو ایم پی اے پیکج 10-2009 میں خرچ نہ ہو سکے وہ اسی مالی سال 11-2010 میں موجود نہ ہیں۔

بورے والا شہر میں ٹیوب ویلز چالو کرنے کی تفصیلات

*7314: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورے والا شہر حلقہ پی پی-233 (وہاڑی) میں 24 ٹیوب ویلز کی تنصیب مکمل ہو چکی ہے اور 25 لاکھ روپے فی ٹیوب ویل کی تنصیب پر خرچ آیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پر کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود انہیں چالو نہیں کیا جارہا ہے، ان کو چالو نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ان کو جلد از جلد operational کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اربن واٹر سپلائی سکیم بورے والا کا کل تخمینہ 7کروڑ 53لاکھ روپے سیکرٹری ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی چٹھی نمبر SO(PH-S)8-8/2008 بتاریخ 09-01-27 کے تحت منظور ہوا تھا۔اس سکیم میں کل 22ٹیوب ویلز شہر کے مختلف حصوں میں لگنے تھے اور یہ تمام کے تمام 22ٹیوب ویلز موقع پر لگ چکے ہیں۔ تخمینہ کے مطابق ہر ٹیوب ویل پر تقریباً 20لاکھ روپے بمعہ مشینری اور پمپ House خرچ آئے گا۔ بجلی کا کنکشن اس کے علاوہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ موقع پر 22ٹیوب ویلز لگ چکے ہیں۔ تقریباً 18پمپ House بھی مکمل ہو چکے ہیں اور مشینریاں بھی موقع پر پہنچ چکی ہیں۔ بجلی کے کنکشنوں کے لئے فائلیں واپڈا کے متعلقہ دفتر میں جمع ہو چکی ہیں۔ سکیم کے کل تخمینہ 7کروڑ 53لاکھ روپے میں سے تین مالی سالوں 09-2008، 10-2009 اور 11-2010 کی پہلی سہ ماہی کے لئے اب تک صرف 4کروڑ 10لاکھ روپے وصول پائے ہیں جو کہ تمام خرچ ہو چکے ہیں۔ مگر مزید فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے مشینری کی تنصیب اور بجلی کے کنکشن ابھی تک نہ ہو سکے ہیں۔اس کے علاوہ کچھ AC/PVC پائپ بھی لگانے والا رہتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ سکیم ابھی تک چالو نہ ہو سکی ہے۔

(ج) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی ہمیشہ سے ہی یہ کوشش رہی ہے کہ سکیموں کو جلد از جلد مکمل کر کے چالو کر دیا جائے تاکہ عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو سکے۔ محکمہ کی اب بھی یہی کوشش ہے مگر مزید فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے سکیم مکمل نہ ہو سکی ہے۔ جیسے ہی بقیہ فنڈز موصول ہوں گے سکیم مکمل کر کے چالو کر دی جائے گی۔

عوامی ولاز لاہور کے نام پر بحریہ ٹاؤن والوں کا کروڑوں کے فراڈ کی تفصیلات

*7329: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2006 میں عوامی ولاز لاہور کے نام پر بحریہ ٹاؤن والوں نے 5مرلہ گھر مبلغ پانچ لاکھ میں غریب عوام کو بنا کر دینے کا وعدہ کیا اور تقریباً 2010 لوگوں سے پانچ لاکھ روپے فی کس کے حساب سے وصول کئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آج تک مذکورہ منصوبہ عوامی ولاز لاہور میں کسی ایک آدمی کو بھی کوئی گھر نہیں دیا گیا اور نہ ہی مذکورہ منصوبے پر کوئی کام شروع کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عوامی ولاز لاہور کے نام پر لی گئی رقم سے بحریہ ٹاؤن والے کروڑوں روپے منافع کما چکے ہیں اس کے باوجود عرصہ 4 سال گزر جانے کے بعد بھی کسی کو گھر دینے کے لئے تیار نہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بحریہ ٹاؤن لاہور والوں کے خلاف کارروائی کرنے اور متاثرین کو گھر دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایل ڈی اے نے بحریہ ٹاؤن کی صرف دو عدد سکیمیں بحریہ ٹاؤن سیکٹر A اور بحریہ ٹاؤن (سفاری ٹاؤن) منظوری کی ہیں باقی سکیمیں متعلقہ ٹاؤن سے منظور شدہ ہیں جہاں تک پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں میں پلاٹوں کی خرید و فروخت کا تعلق ہے اس میں ایل ڈی اے کا عمل دخل نہیں ہوتا بلکہ یہ سکیم مالکان اور خریدار کے مابین ہوتا ہے۔

(ب) جز (الف) کے حوالے میں جواب دے دیا گیا ہے کہ عوامی ولاز سکیم ایل ڈی اے سے منظور شدہ نہ ہے۔

(ج) جواب (الف و ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) محکمہ ایل ڈی اے سے متعلقہ نہ ہے۔

جی ڈی اے کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*7409: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالا ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا سال 2009-10 اور 2010-11 کا کل بجٹ کتنا ہے؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سیوریج کی نئی پائپ لائنیں بچھانے کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری مشینری خریدنے کے لئے خرچ ہوئی ہے؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی پٹرول/ڈیزل/مرمت پر خرچ ہوئی ہے؟

(و) اس شہر میں سیوریج کے کتنے منصوبے کہاں کہاں مکمل کئے جا رہے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ڈی اے یوڈی ونگ کے بجٹ سال 10-2009 میں آمدن مبلغ 634.851 ملین روپے اور خرچہ 402.062 ملین روپے تھا اور 11-2010 کی مجوزہ آمدن 807.786 ملین روپے اور مجوزہ خرچہ 802.772 ملین روپے ہے۔

واسا گوجرانوالا کے بجٹ سال 10-2009 میں آمدن مبلغ 78.031 ملین روپے اور خرچہ مبلغ 559.296 ملین روپے تھا جبکہ سال 11-2010 کے بجٹ میں آمدن کا تخمینہ 548.305 ملین روپے اور اخراجات کا تخمینہ مبلغ 691.112 ملین روپے لگایا گیا ہے۔

(ب) ان سالوں میں حکومت کی طرف سے سیوریج پائپ لائنیں بچھانے کے لئے کسی بڑی سکیم کے لئے رقم مختص نہیں کی گئی بلکہ گوجرانوالا شہر میں کچھ گلیوں میں چھوٹے سائز کے سیور پائپ بچھانے کے لئے مبلغ 37.650 ملین رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج) سال 10-2009 کے دوران 3.073 ملین روپے خرچ ہوئے تھے اور بقیہ مبلغ 34.577 ملین روپے کے منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں۔

(د) سرکاری مشینری خریدنے کے لئے 60.199 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ہ) سرکاری گاڑیوں کی پٹرول/ڈیزل/مرمت پر مبلغ 5 لاکھ 68 ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(و) شہر کے چاروں ٹاؤنز قلعہ دیدار سنگھ، اروپ ٹاؤن، نندی پور ٹاؤن اور کھیالی شاہ پور ٹاؤن کی مختلف آبادیوں میں سیوریج کے چھوٹے سائز کے پائپ بچھانے کے منصوبے مکمل کئے جا رہے ہیں۔

گوجرانوالا شہر میں ڈرین نالوں کی صفائی و دیگر تفصیلات

*7410: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالا شہر میں چھوٹے اور بڑے ڈرین نالوں کی تفصیل اور لمبائی بتائیں؟

(ب) سال 2008-09 اور 2009-10 کے دوران ان ڈرینز کی صفائی پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟
(ج) اس شہر میں سیوریج کی صفائی کے لئے کتنا عملہ کام کر رہا ہے، مزید کتنا عملہ درکار ہے؟
(د) اس شہر میں سیوریج کی صفائی کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟
(ہ) کتنی اور کون کون سی مشینری درکار ہے اور یہ کب تک فراہم کی جائے گی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالا شہر میں ڈرین نالوں کی لمبائی تقریباً 77 کلو میٹر ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) سال 2008-09 اور 2009-10 ڈرینز کی صفائی پر مبلغ چوبیس لاکھ باون ہزار روپے خرچ ہوئے۔
(ج) واسا گوجرانوالا کے پاس کل 207 سیور مین ہیں اور مزید 100 سیور مین درکار ہیں۔
(د) واسا گوجرانوالا کے پاس سیوریج کی صفائی کے لئے 12 عدد سکشن / جیٹنگ (suction/jetting) مشینیں، 22 عدد چھوٹے (dewatering set) اور 2 عدد ایکسکویٹر مشینیں ہیں۔
(ہ) شہر کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مشینری کے حصول کے لئے "JICA" جاپان کے تعاون سے 213 ملین روپے کی سکیم approval کے مراحل میں ہے جونہی اس کے فنڈز میسر ہونگے۔ درج ذیل مشینری فراہم کر دی جائے گی۔
سکشن مشین۔3 عدد، ڈریگ لائینز۔1 عدد، ڈمپر۔3 عدد، ایکسکویٹر۔2 عدد، ٹرک کرین۔1 عدد، ڈیواٹرنگ سیٹ۔20 عدد اور ونچنگ مشینیں۔6 عدد

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اگر ہم نے وقفہ سوالات صرف اس قسم کے جوابات لینے کے لئے کرنا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ I am sorry. ہمیں Question Hour نہیں کرنا چاہئے۔ یہ کیا طریقہ ہے کہ میں سوال کچھ پوچھتی ہوں، انہوں نے صرف چار جملے رَٹ لئے ہیں، وہی جملے بار بار دہرائے جا رہے ہیں اور میرے سوال کا جواب مجھے نہیں ملا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس پر یا تو محکمہ کی

طرف سے ان کو تیاری کر کے آنا چاہئے، جب آپ نے تیاری کی ہے اور نہ ہی آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے کیونکہ اس قسم کے جواب دے کر ایوان کا ٹائم بھی ضائع کیا جا رہا ہے اور ہمارا استحقاق بھی مجروح کیا جا رہا ہے۔ میں تو بڑا categorically question پوچھ رہی ہوں لیکن جواب کچھ دیا جا رہا ہے۔ یہ غریب لوگوں کے بچوں کے مستقبل کی تباہی ہے کہ آپ پندرہ قسم کی فیسیں لے رہے ہیں اور اس کے بعد آپ کو miscellaneous fee کا پتا نہیں ہے کہ کیوں لے رہے ہیں؟

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے ایک کی بات تو ختم ہونے دیں۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ اس بات کا notice لیں کہ اس طرح کا اگر Question Hour ہوگا تو یہ ہمارے اور نہ ہی یہ عوام کے بھلے میں ہے، انہیں کہیں کہ اگر سوالوں کے جوابات دینے ہیں تو یہ تیاری کر کے آیا کریں۔ اگر آج بارہ دن بعد Question Hour ہوا ہے تو آپ ان کا حال دیکھ رہے ہیں کہ ہم ان سے پوچھتے کیا ہیں اور یہ جواب کیا دیتے ہیں۔ اگر اس طرح کا Question Hour ہوگا تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں اور آپ ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جتنے معزز ممبران کھڑے ہیں میں نے سب کا نام نوٹ کر لیا ہے اور میں باری باری سب کو پوائنٹ آف آرڈر دے رہا ہوں پہلے آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں نے اہم issue پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آمنہ الفت صاحبہ کو بات کرنے دیں پھر میں آپ کو بھی floor دیتا ہوں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں تین دن سے بات کرنے کی کوشش کر رہی ہوں---

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا میں آپ کو بھی floor دیتا ہوں، پہلے وہ تو بات کر لیں آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا point یہ ہے کہ میرا نام لے کر شیخ صاحب نے کہا تھا کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ مختصر کر لیجئے گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اتنے لوگوں نے بات کی لیکن آپ نے کسی پر کوئی قدغن نہیں لگائی اور میری دفعہ آپ نے شروع میں ہی قدغن لگا دی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!---

جناب ڈپٹی سپیکر: اصل میں وہ بات ہی ایسی تھی۔ شیخ صاحب! پلیز، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر وہ بات کریں گی تو میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بات آپ نے کی تھی تو اس لئے میں انہیں ٹائم دے رہا ہوں---

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے شیخ صاحب کی بات کا جواب دینے دیجئے اور بات یہ ہے کہ شیخ صاحب بڑے محترم ہیں۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر آمنہ الفت صاحبہ اس کا جواب نہ دے سکیں تو ہم 47 بندے یعنی لوٹے یہاں پر استعفیٰ دیں گے۔ اگر یہ 47 بندے یہاں پر پورے کر دیں تو میں یہاں پر اسی وقت استعفیٰ دے دوں گی یا پھر یہ 47 بندے کل یا پرسوں یا دوران اجلاس پورے کر دیں تو میں استعفیٰ دے دوں گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ مجھے اس کا جواب دینے دیں---

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ انہیں تو جواب دینے دیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! انہوں نے دوسری بات یہ کی کہ قائداعظم کے issue پر میری اور ان کی گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ قائد اعظم کے issue پر تو میں نے کبھی discussion نہیں کی، کہاں قائداعظم اور کہاں ہم، کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگو تیلی؟ انہوں نے اپنے آپ کو قائداعظم سے ملانے کی کوشش کی۔ (شیم، شیم)

جناب والا! میں حیران اور ششدر رہوں کہ قائداعظم---

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!---

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب!آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!وہ عالمی شخصیت، برصغیر کے تمام مسلمانوں کے لئے سوچ رہے تھے جو کہ انگریزوں کے خلاف نبرد آزما تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آمنہ الفت صاحبہ!آپ پہلے میری بات سنیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟آپ پہلے Chair کی بات تو سن لیں۔آپ لوگ ایک چیز ذہن میں رکھا کریں۔آپ کو میں نے پوائنٹ آف آرڈر اس لئے دیا کہ یہ ایک چیز decide ہو گئی ہے کہ قائداعظم کے حوالے سے اس House میں اب کوئی بات نہیں ہو گی اور خاص طور پر اس issue کے حوالے سے بات نہیں ہو گی چونکہ انہوں نے آپ کا نام لیا تھا تو اس لئے میں نے آپ کو respond کرنے کے لئے کہا۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: پھر آپ انہیں کہیں کہ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے بات کر لی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!نہیں، میں نے ابھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں!پھر wind up کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!میں حیران اور ششدر ہوں کہ یہاں پر کون سی انگریزوں کی حکومت ہے، اب کون سے ہندو ہمارے سر پر براجمان ہیں، کون سی مسلمانوں کے لئے علیحدہ ریاست لینی ہے اور کس دن ہمارے محترم بانی پاکستان نے ملک حاصل کرنے کے لئے اپنی سیٹیں چھوڑ کر انگریزوں کے floor پر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر آپ ادھر آ گئی ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!میں نے قائداعظم کا نام نہیں لیا، میں نے بانی پاکستان کہا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!مجھے بات پوری کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کس طرح بول رہی ہیں، آپ Chair کو dictate کرنا شروع ہو گئی ہیں، This is wrong ایوان کا ایک decorum ہوتا ہے۔ no shouting match میں نے آپ کو floor دیا ہے، آپ نے بات کر لی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے ابھی بات مکمل نہیں کی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ طریقے سے بات کریں۔ اب آپ wind up کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ "ملاں کی دوڑ مسجد تک" ٹیوٹا موٹرز سے شروع ہو کر ان کی آشیانہ تک دوڑ ہے، کسی کو حکومت بچانے کے لئے نمبرز پورے کرنے ہیں، کسی کو اپنے پلازہ بچانے کے لئے اپنے آپ اور ضمیر کو فروخت کرنا ہے۔ اس آزاد ملک کی آزاد فضاؤں میں یہ لوٹے اتنے آزاد ہو چکے ہیں کہ ان کی روحیں تو قید ہیں لیکن ان کے ضمیر پرواز کر چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈار صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے wind up تو کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے wind up کے لئے آپ کو دو دفعہ موقع دیا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے بات تو ختم کرنے دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات ختم بھی تو نہیں کرتیں، آپ کو میں نے دو دفعہ wind up کا موقع دیا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں ابھی wind up کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پھر آپ جلدی wind up کریں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! کسی شخص کی ذہنی حالت اتنی خراب ہو جائے کہ وہ اپنے آپ کو Shakespeare کہنے لگے، کوئی اپنے آپ کو علامہ اقبال سمجھنے لگے یا بانی پاکستان سمجھنے لگے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب والا! وہ Mental Hospital چلے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس wind up ہو گیا ہے، اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈار صاحبہ!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں حق رکھتا ہوں کہ میں ان کی بات کا جواب دوں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ ایک اہم اور ضروری سوال ہے۔ سوال نمبر 6452 ہے جو کہ ایف ڈی اے سٹی فیصل آباد کرپشن کی انکوائری سے متعلق ہے، یہ بہت ضروری ہے۔ میں تین دفعہ یہ سوال کر چکی ہوں جس کو دبایا گیا ہے اور اب یہ انکوائری کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اس سوال کے آخر میں کہتے ہیں کہ چونکہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ڈار صاحبہ! وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر آپ میری بات نہیں سُنتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ کی میں بہت سُنتا ہوں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ سوال کرپشن سے متعلق ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! آپ عورتوں کی لڑائی میں پڑ جاتے ہیں اور سوال رہ جاتے ہیں۔ (قہقہے)

یہ سوال کرپشن سے متعلق ہے، اس پر فوری طور پر ایک کمیٹی بنائی جائے اور اُس کمیٹی میں سی ایم صاحب کو شامل کیا جائے کیونکہ کرپشن فیصل آباد ایف ڈی اے سٹی کی ہے۔ وہ اس وقت لوٹوں کے امیر المومنین بنے ہوئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور انکوائری کریں گے۔ ان لوٹوں نے ان کو بنارسی ٹھگ بنا دیا ہے۔ آپ نے اُن کو خادم اعلیٰ کہا، ہم نے خادمین حرمین شریفین کہا۔ ایف ڈی اے سٹی فیصل آباد کی کرپشن سے متعلق ابھی ایک کمیٹی announce کی جائے اور سی ایم صاحب کے پاس بھیجی جائے اور اس میں اُن کو بھی شامل کیا جائے ورنہ میں کورٹ میں چلی جاؤں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فوزیہ بہرام صاحبہ! میں نے آپ کا نام لکھا ہوا ہے، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آمنہ اُلفت کی بات کا جواب دینا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"لوٹے، لوٹے" اور "لوٹے بہہ جا، لوٹے بہہ جا" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے ان کی بات کا جواب دینا ہے، آپ میری بات سُنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے سب کے نام لکھے ہوئے ہیں، میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب! آپ کا نام ان کے بعد ہے۔ جی، سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: آپ کا بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! کل ہم نے میڈیا میں دیکھا کہ پنجاب اسمبلی میں Earth Hour منایا گیا۔ یہ ایک national event تھا، مجھے بہت تکلیف ہوئی، بہت دُکھ ہوا کہ جب سپیکر صاحب oath لیتے ہیں تو وہ اپنی پارٹی چھوڑ دیتے ہیں۔ سپیکر Custodian of the House ہوتا ہے اور Chair سے atleast ہم یہ expect نہیں کرتے کیونکہ Chair کے لئے تمام معزز ممبران برابر ہوتے ہیں۔ مجھے اس بات کا بہت دُکھ ہے اور میں احتجاج کرتی ہوں کہ Chair کی طرف سے یہ جو رویّہ اپنایا گیا اس میں اپوزیشن کے کسی بھی ممبر کو invite نہیں کیا گیا، یہ پنجاب اسمبلی ہے، جاتی عمرہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ personal نہ ہوں، اس پر اسمبلی سیکرٹریٹ کی بات کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ میرا right ہے۔ یہاں پر پی ایم ایل (ن) کے MNAs اور پی ایم ایل (ن) کے workers ہمیں میڈیا نے دکھائے ہیں، ہم نے دیکھے ہیں اور اپوزیشن کے جو معزز ممبران ہیں وہ وہاں پر کہیں نظر نہیں آرہے ہیں، یہ اسمبلی کسی سیاسی جماعت کی میراث نہیں ہے۔ اس House کو اس پنجاب اسمبلی کو کوئی سیاسی پارٹی یرغمال نہیں بنا سکتی۔ آپ کے اس act سے Chair نے جب یہ کیا ہے تو ہمارا ابھی استحقاق مجروح ہوا ہے، ہمارا right ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا valid point of order ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں Chair کے اس روّیے پر احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اختلاف محترمہ سیمل کامران ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئیں)

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں باری باری سب کو floor دیتا ہوں۔ پہلے میں سیمل کامران صاحبہ کی بات کا جواب دے دوں کہ اس میں اسمبلی سیکرٹریٹ جو ہے۔۔۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ سوال بہت اہم ہے اس پر کمیٹی بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈار صاحبہ! ایک منٹ، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آمنہ اُلفت کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے مجھے بات کر لینے دیں۔ ایک معزز ممبر نے بات کی ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں جواب نہ دوں؟ آپ مجھے بتائیں کہ جب سے House چلا ہے آپ نے سینکڑوں پوائنٹ آف آرڈرز دیئے ہیں، مجھے دو منٹ بات کرنے دیں۔ میں نے آمنہ اُلفت کی بات سُنی ہے، میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ میں اس کا حق رکھتا ہوں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے محترمہ آمنہ الفت کی جو بات کی وہ میں نے ان کی قدر کرتے ہوئے بات کی تھی۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

ان لوگوں سے کہیں کہ یہ میری بات سُننے کا حوصلہ پیدا کریں اور اس کا جواب دیں۔ میں نے آمنہ اُلفت سے یہ بات کہی تھی کہ وہ میرے ساتھ اس پر بات کر لیں کہ کیا قائداعظم دونوں جماعتوں میں رہے ہیں یا نہیں رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بس آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: اب اس پر انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا، انہوں نے ایک اور بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ "کہاں راجا بھوج، کہاں گنگو تیلی"۔ عبداللہ یوسف نے یہ کہا جو ابھی یہاں بیٹھے تھے کہ جسونت سنگھ نے یہ کہا ہے، میں کہتا ہوں کہ جسونت سنگھ کی کتاب منگوائیں، اگر صفحہ نمبر 84، 87 اور 101 پر قائداعظم کے بارے میں یہ نہ لکھا ہو تو میں عبداللہ یوسف کو کہتا ہوں کہ وہ ابھی resign کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: یہ بے شرم لوگ ہیں جو تاریخی حقائق کو جھٹلاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، کرنل صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! آپ ہمیں بہت اچھے لگتے ہیں لیکن آپ کے ایک remark سے ہماری بڑی دِل شکنی ہوئی ہے۔ آپ اس کو clear کریں کہ جب سیمل کامران وہاں پر گئی ہیں تو آپ نے کہا کہ treasury benches پر آئی ہیں اس پر میں آپ کو welcome کہتا ہوں۔ آپ ریکارڈ نکلوائیں۔ آپ نے کہا welcome، ہم آپ کو اپنا سمجھتے ہیں۔ کیا آپ صرف ان کے سپیکر ہیں یا ہمارے بھی سپیکر ہیں؟ یہ کارروائی کا حصہ ہے، اس کو حذف کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ دو چیزیں ہیں۔ آپ کا جو point ہے اس پر میں نے سیمل کامران صاحبہ کو صرف اتنا کہا تھا کہ ان seats کی باقاعدہ allocation ہوئی ہے اور میں نے چودھری ظہیر الدین صاحب کو بھی کہا کہ باہر seating Plan لگا ہوا ہے، اس حوالے سے سپیکر صاحب کی باقاعدہ ruling ہے۔ Rule No. 8 کے تحت House میں ممبران کے بیٹھنے پر ruling موجود ہے۔ چونکہ اس وقت House میں جگہ کم ہے، ممبران کے بیٹھنے پر پابندی نہیں ہے لیکن میں کسی ممبر کو ان سیٹوں سے بولنے نہیں دیتا ہوں سوائے ان کے جن کی یہاں پر باقاعدہ allocation ہے اور اس پر اگر ایسی کوئی بات میں نے کی ہے تو میں اس کو check کروں گا اور اگر ہوئی ہو گی تو میں اس کو حذف بھی کروں گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو سیمل کامران صاحبہ نے Earth Hour کے حوالے سے کی ہے اس پر ہم نے اسمبلی سیکرٹریٹ سے جواب بھی مانگا ہے کیونکہ یہ at the eleventh hour decide ہوا کہ Earth Hour منایا جانا ہے اور اس پر جو اطلاع نہیں دی گئی اس کو ہم دیکھ رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ قانون دان ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ جب کوئی petition sub-juidice ہوتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ اِدھر ہیں نہ اُدھر ہیں۔ میری suggestion یہ ہے کہ treasury benches ہوں یا opposition benches ہوں ان کے لئے اوپر other benches declare کریں اور ان سب لوٹوں کو وہاں پر چڑھا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب!

محترمہ آمنہ بٹر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آمنہ بٹر صاحبہ! آپ کا نام لکھا ہوا ہے، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ! میں نے نام لکھے ہوئے ہیں میں سب کو بُلا رہا ہوں آپ بے فکر رہیں۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پچھلے کافی دنوں سے point of order کے لئے request کر رہا تھا، آج آپ نے مہربانی فرمائی ہے۔ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا تھا کہ یہاں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی جیب میں موبائل تو نہیں ؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا نہیں آپ کا موبائل بج رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔ آپ پھر بھی اپنی جیب چیک کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ کا موبائل بج رہا ہے۔ (قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اب آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: میرا موبائل نہیں بج رہا۔ میں نے تو تلاشی بھی لی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ اپنی بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میری معزز ایوان سے گزارش ہے کہ Order in the House.

سید حسن مرتضیٰ: گندم کی فصل تیار ہے کچھ دنوں تک اس کی کٹائی بھی شروع ہونے والی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! ان کے بعد مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں، ان کے بعد آپ کی باری ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ ہمیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیتے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر اب مجھے disturb کیا گیا تو پھر یہاں پر کوئی فوجی نہیں بول سکے گا۔ جتنے بھی کرنل ہیں کوئی ریٹائر نہیں ہوئے انہیں فوج سے نکالا گیا ہے۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ سے گزارش ہے کہ وہ محترمہ سیمل کامران کو House میں واپس لے آئیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میں جب بھی کوئی بات کرنے لگتا ہوں تو ایک کرنل اُٹھ کر مجھے interrupt کر دیتا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ ان کو بات کر لینے دیں پھر آپ اپنی باری پر بول لیجئے گا۔ Order in the House.

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بات کر لیں اس کے بعد آپ اپنا پوائنٹ آف آرڈر بتائیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

صوبہ میں گندم کی خریداری کے حوالے سے حکومت کی جانب سے کسی پالیسی کا اعلان نہ کرنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک انتہائی important بات کرنا چاہتا ہوں۔ پنجاب کے 70 فیصد عوام کی روزی اس بات سے وابستہ ہے اور میری کرنل صاحب سے گزارش ہے کہ وہ serious ہوں اور اس مسئلے کو seriously لیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: میں serious لینا چاہتا ہوں آپ اپنی بات تو شروع کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر گندم کی فصل تیار ہو چکی ہے۔ اس کے لئے ہماری حکومت نے کوئی policy announce نہیں کی۔ جب یہ crushing season شروع ہونے والا تھا تو اس وقت بھی on the floor of the House میں نے بات کی تھی کہ crushing season شروع ہونے والا ہے، ملوں نے کسانوں کو لوٹنا ہے انہوں نے اپنی من مانی کرنی ہے، تیس تیس فیصد گنے پر کٹوتی ہوتی رہی ہے۔ شوگر مافیا نے اپنی مرضی سے کٹوتی کی ہے، اپنی مرضی سے weight bridges لگائے ہوئے تھے جو انہوں نے کانٹے لگائے ہوئے تھے وہ بھی اپنی مرضی کے تھے۔ جناب میری طرف توجہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب سے میری گزارش ہے کہ ذرا بیٹھ کر میری عرض سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج Christian community کا باہر جلوس آیا ہوا ہے اور جو کمیٹی ہم نے باہر بھیجی تھی انہوں نے کہا ہے کہ وزیر قانون کو باہر بھیجیں اس لئے وہ ادھر گئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے کوئی ذمہ دار آدمی اس وقت seat پر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اپنے point of order پر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا point of order بڑا valid ہے اور میں نے بات بھی کرنی ہے۔ پنجاب حکومت نے اب کاشت کار کو لوٹنے کے لئے middleman کے ساتھ مل کر ایک ڈاکے کا plan بنایا ہے۔ جس گندم کی قیمت پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے -/950 روپے فی چالیس کلو گرام مقرر کی تھی آج اسے لوٹنے کے لئے سرمایہ دار کی حکومت نے پنجاب کے اندر دلال کے ساتھ مل کر اسے -/700 روپے من خریدنے کا پروگرام بنالیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

میرے میڈیا والے بھائی بھی سن رہے ہیں۔ میں آج اسمبلی میں on the record بات کر رہا ہوں کہ یہ گندم -/700 اور -/800 روپے میں خریدی جائے اور کاشت کار کو نہ لوٹا جائے ورنہ میں اس اسمبلی سے استعفیٰ دے دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): دے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کہنا بڑا آسان ہے ۔ یہ بڑی آسانی سے اسمبلی میں پہنچ جاتے ہیں، اگر گاؤں کی سیاست کریں تو ڈھلوں صاحب کو پتا چل جائے کہ گاؤں کے لوگ کس کسمپرسی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں۔ میرا ایک چھوٹا سا ضلع ہے جس میں آج بھی 10 لاکھ bags ایک گودام میں پڑے ہوئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر وہ کیوں نہیں بک سکا؟ یہ حکومت پنجاب کی ناقص پالیسی اور حکومت پنجاب کی غلط کاری کی وجہ سے ہوا ہے ۔ ایک ہزار روپیہ انہوں نے اس کی sale price مقرر کی جبکہ دوسرے صوبوں میں -/975 روپے فی چالیس کلو تھی۔ اس وجہ سے ہماری گندم بک نہیں سکی کیونکہ ایک bag سو روپے کے حساب سے مہنگا پڑتا تھا۔ آج گندم کی کٹائی آچکی ہے، کبھی پٹواری تحصیل دار، کبھی جمع بندی کے نام پر کبھی نقل خسرہ گرداوری کے نام پر کسانوں کو ذلیل کیا جائے گا، انہیں پریشان کیا جائے گا، delaying tactics استعمال کئے جائیں گے اور middleman جو پنجاب حکومت کا "دلال" ہے۔ میں یہاں بار بار کہہ رہا ہوں پنجاب حکومت کا "دلال" middleman وہ میری community کو لوٹے گا، وہ میرے غریب کاشت کاروں کے منہ سے نوالہ چھینے گا۔ اگر کوئی کسان، کوئی زمیندار بات کرے تو میں مانوں گا۔ لاہور کی پُر تعیش زندگی گزارنے والا ایم پی اے کیا جانے کہ پنجاب کے دیہاتوں میں کیا ہو رہا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارا کسان سردیوں کی ٹھنڈی اور لمبی راتوں میں جاگ کر اپنی فصلوں کو پروان چڑھاتا ہے اور اس کو لوٹنے کے لئے آڑھتی اور دلال آجاتے ہیں۔ جب ہم ادھر آکر بات کرتے ہیں تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اپنا point of order بتادیں اور اپنی بات کو wind up کرلیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر بتا رہا ہوں۔ آپ مجھے defuse کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ خود بتائیں اس House سے وزراء کی فوج کہاں چلی گئی، وہ اب جواب کیوں نہیں دیتے؟ کیا جواب دینا میرے ان بھائیوں کی ڈیوٹی ہے جبکہ انہیں پتا ہی نہیں کہ کسان کے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟ میں نے اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: اگر اس پر جواب نہ آیا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم واک آؤٹ بھی کریں گے۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! حکومت پنجاب اسمبلی کی کارروائی میں بہت زیادہ غیر سنجیدہ ہے اور اس کو غیر ضروری سمجھتی ہے۔ اس وقت ایک وزیر بھی اسمبلی کے اندر موجود نہیں ہے۔ ہم سب اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔ جب تک حکومت اپنی سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کرتی ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔ خدا کے لئے گورنمنٹ کی توجہ دلائیں، اس اسمبلی کی اہمیت کا انہیں احساس دلائیں۔ آپ اتنی اتنی rulings pass کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس کے لئے کر رہے ہیں؟ یہ کیسی غیر سنجیدہ حکومت ہے، کیسی غیر ذمہ دار حکومت ہے، ہم اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبان جو باہر موجود ہیں انہیں کہیں کہ اندر آکر بیٹھیں۔ دوسرا میں ایک کمیٹی بنا رہا ہوں۔۔۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جائیں، اب باہر واک آؤٹ کریں میں آپ کو بلاتا ہوں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب والا! میں نے چھوٹی سی گزارش کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ واک آؤٹ نہیں کر رہیں؟

محترمہ فوزیہ بہرام: نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، پھر بات کریں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ بات کرنی ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں ہمیشہ کسی important بات پر کھڑی ہوتی ہوں۔ ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب آج جب بات کر رہے تھے تو انہوں نے ظل ہما اور مسرت شاہین کے متعلق کہا کہ وہ دونوں خواتین contact پر ہیں۔
This is a wrong word. The word is contract; word is not contact.
وہ کس کے contact پر بھرتی ہوئی ہیں، ان کے contact میں یا منسٹر صاحب کے contact میں یا کسی افسر کے contact میں؟

> This is a wrong word to use against the women, very wrong. I say that this is the B.A pass Assembly and I regret. I don't think that everybody is B.A pass and even if they are B.A pass they don't know how to use.

اگر وہ انگریزی کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے تو اُردو کا لفظ بولیں لیکن اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا اور دھڑلے کے ساتھ بولتے چلے جانا میں سمجھتی ہوں کہ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری کو آپ training کر کے یہاں پر بٹھائیں اور وہ دھڑلے کے ساتھ فلانی عورت contact پر ہے، فلانی عورت contact پر ہے۔ کس کے contact پر ہے؟ The word is contract.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): آپ کو غلط سمجھ آئی ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: مجھے غلط سمجھ نہیں آئی، میرے کان صحیح ہیں۔ آپ کو غلط سمجھ آئی ہے۔

MR. DEPUTY SPEAKER: No cross talk.

MRS. FOUZIA BEHRAM: And I am talking to Mr. Speaker. I am not talking to you my dear and you keep your voice shut.

جناب ڈپٹی سپیکر: فوزیہ بہرام صاحبہ! Chair سے مخاطب ہو کر بات کریں۔ اب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ختم ہو گیا ہے۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! This is no way.

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کورم point out کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واک آؤٹ سے واپس آ گئے؟

کورم کی نشاندہی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کو یاد کرانے آئی ہوں کہ کورم پورا نہیں لہذا گنتی کرا لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم point out ہوا ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہذا اب House کل بروز منگل مورخہ 29-مارچ 2011 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

696

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،29-مارچ 2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1. ڈاکٹر سامیہ امجد: یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ وفات پا جانے والے سرکاری ملازمین کی بیواؤں اور بچوں کو پریشانی سے بچانے کے لئے Benevolent فنڈ کی بروقت ترسیل کو یقینی بنایا جائے۔

2. محترمہ نگہت ناصر شیخ: یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تمام سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیز میں طلباء اور طالبات کے موبائل فون کے استعمال پر فوری پابندی عائد کی جائے۔

3. چودھری ظہیر الدین خان: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب کی لاکھوں ایکڑ زمین کو سیم اور تھور کی وجہ سے بنجر ہونے سے بچانے کے لئے SCARP کے منصوبوں کو فعال بنایا جائے اور ان منصوبوں کے لئے بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے قرض پر حاصل کئے گئے اربوں ڈالرز کے ضیاع کو روکا جائے۔

4. محترمہ آمنہ اُلفت: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین اور ان کے اہلخانہ کے سرکاری ہسپتالوں سے مفت علاج کے لئے ان کے محکموں کی جانب سے مستقل میڈیکل کارڈ جاری کیا جائے۔

5. جناب اویس قاسم خان: 31-اگست 2009 کو وزیراعظم پاکستان نے ہر ایم این اے، سنٹر کو 20 اور ہر ایم پی اے کو پانچ ممنوعہ بور کے لائسنس سالانہ جاری کرنے کی سفارش کرنے کو کہا تھا جس پر بعد ازاں 31-دسمبر 2009 کو یکم جنوری 2010 سے دو ماہ کے لئے

Banلگادیا تھا۔ جو تادم تحریر ختم نہیں کیا گیالہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ محکمہ داخلہ حکومت پاکستان مذکورہ Banکو فی الفور ختم کرے۔

698

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

منگل،29-مارچ2011

(یوم الثلاثہ،23-ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر58منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢
عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۝٥
لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ۝٦ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ
جُوعٍ ۝٧ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ۝٨ لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩
فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝١١ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢
فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ۝١٣ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ۝١٤ وَنَمَارِقُ
مَصْفُوفَةٌ ۝١٥ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝١٦

سُوۡرَۃُ الۡغَاشِیَۃِآیات1 تا16

بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی (یعنی قیامت) کا حال معلوم ہوا ہے (1)اس روز بہت سے منہ (والے) ذلیل ہوں گے (2) سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے (3) دہکتی آگ میں داخل ہوں گے (4) ایک کھولتے ہوئے چشمے کا

ان کو پانی پلایا جائے گا(5)اور خار دار جھاڑ کے سوا ان کے لئے کوئی کھانا نہیں (ہو گا)(6) جو نہ فربہی لائے اور نہ بھوک میں کچھ کام آئے(7)اور بہت سے منہ (والے)اس روز شادماں ہوں گے (8)اپنے اعمال (کی جزا) سے خوش دل(9)بہشت بریں میں(10)وہاں کسی طرح کی بکواس نہیں سنیں گے(11)اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے(12)وہاں تخت ہوں گے اونچے بچھے ہوئے(13)اور آبخورے (قرینے سے) رکھے ہوئے(14)اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے(15)اور نفیس مسندیں بچھی ہوئی(16)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

سرکار کے اوصاف کا اظہار کریں گے
ہم پہ بھی کرم سید ابرار کریں گے
مشکل کا ہمیں قبر میں احساس نہ ہوگا
ہم سرور کونین ﷺ کا دیدار کریں گے
جس روز کوئی اور مددگار نہ ہوگا
اُس روز شفاعت میری سرکار ﷺ کریں گے
جاؤ جو مدینے تو سنو کان لگا کے
سرکار کی باتیں در و دیوار کریں گے
کچھ اَشک ندامت ہیں میری آخری پونجی
نذرانہ انہیں پیش گنہگار کریں گے
توصیفِ نبیؐ ہوگی مقدر سے ظھوری
جو اہل محبت ہیں وہ اظہار کریں گے

سوالات

(محکمہ جات صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد نوید انجم کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2393 ہے---

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، تشریف رکھیں۔ Question Hour میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا بہت اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے، وہ سن لیں۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! میں Question Hour کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ضرور لوں گا۔ اس طرح نہ کریں، یہ نامناسب ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر سنیں--

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اس وقت کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔ آپ تشریف رکھیں، میں بعد میں ٹائم ضرور دوں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر سن تو لیں پھر Question Hour شروع کر لیں---

جناب سپیکر: دیکھیں، ہمارا بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ متفقہ طور پر فیصلہ ہوا تھا--

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا Question Hour میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا؟

جناب سپیکر: آپ ذرا نیشنل اسمبلی کا بھی پتا کر لیں۔ یہ کیا کرتے ہیں؟ یہ کوئی مناسب نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں، میں بعد میں آپ کو ٹائم ضرور دوں گا۔ جی، محمد نوید انجم صاحب!

جناب محمد نوید انجم: میرا سوال نمبر 2393 ہے۔

ڈائریکٹر کنزیومر پروٹیکشن کونسل کے دفتر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2393: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈائریکٹر Consumer پروٹیکشن کونسل کے ماتحت گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتاجات بتائیں؟

(ب) اس ڈائریکٹوریٹ کو سال 08-2007 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کے لئے دی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / ڈیزل / پٹرول پر خرچ ہوئی ان گاڑیوں کے نمبر اور ماڈل بتائیں؟

(ہ) یہ گاڑیاں کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ متفقہ طور پر فیصلہ ہوا تھا کہ وقفہ سوالات کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے صرف ایک اہم issue پر بات کرنی ہے۔ نیشنل اسمبلی میں بھی پوائنٹ آف آرڈر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میری بات سنیں، آپ نیشنل اسمبلی کا بھی ذرا پتا کرلیں، آپ کیا کرتے ہیں، یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ سے پوائنٹ آف آرڈر نہیں مانگتا لیکن آپ صرف ruling دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں، آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ صرف اس بات پر ruling دے دیں کہ کیا Question Hour کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا؟

جناب سپیکر: بسراء صاحب! نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ میں ruling بھی دوں گا اور جو آپ بات کریں گے اس کا جواب بھی دوں گا لیکن Question Hour کے بعد۔۔۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب کو پڑھ دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سوال کے جواب کو پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) ڈائریکٹر کنزیومر پروٹیکشن کونسل کے ماتحت گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتاجات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ڈائریکٹوریٹ کو سال 08-2007 کے دوران دی گئی رقم کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سرکاری گاڑیوں کی مرمت/ڈیزل/پٹرول پر خرچ کی گئی رقم اور ان گاڑیوں کے نمبر اور ماڈل کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ گاڑیاں جن جن افسران کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: پارلیمانی سیکرٹری صاحب سارے ضمیمات بھی ساتھ پڑھیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ruling دیں کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر کے بغیر ruling کیسے آئے گی؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! آپ نے floor مجھے دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ پتا کر لیں گے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے صرف پوائنٹ آف آرڈر مانگا ہے۔

جناب سپیکر: آپ سے پھر بات کر لیں گے، پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے پوائنٹ آف آرڈر بے شک نہ دیں لیکن یہ رولنگ دے دیں کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی ہوگی، آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر ضرور دوں گا۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اگر آپ ہماری بات نہیں سنتے تو ہم واک آوٹ کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ایسے واک آؤٹ مناسب نہیں ہے۔ آپ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی جو فیصلہ شدہ بات ہے اس پر عمل کریں۔ آپ کی مہربانی ہوگی، ایسے نہ کریں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ صرف یہ ruling فرما دیں کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا تو ہم بیٹھ کر آپ کی کارروائی سنیں گے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ صرف ruling دے دیں۔

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ وقفہ سوالات کے بعد آپ کی مکمل بات سنوں گا، جب ابھی پوائنٹ آف آرڈر ہی نہیں ہے تو آپ ruling کس بات کی چاہتے ہیں؟

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمیں آپ کی ruling چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، یہ نامناسب ہے۔ میں آپ کی بات مکمل سنوں گا لیکن Question Hour کے بعد، یہ بار بار کہہ رہا ہوں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ruling تو فرما دیں۔

جناب سپیکر: میں کس بات کی ruling دوں؟ جب ابھی پوائنٹ آف آرڈر ہی نہیں ہے تو ruling کس بات کی چاہتے ہیں؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ گریڈ 17 کے اوپر کے ملازمین کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے جو مجھے لسٹ مہیا کی ہے، کیا ایم پی اے ایک ملازم ہوتا ہے؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میرے پاس یہ rules کی کتاب ہے---

جناب سپیکر: مجھے ان کی بات کا جواب لینے دیں---

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میں صرف آپ سے ruling مانگ رہا ہوں کہ کیا Question Hour کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں کیا جاتا؟

جناب سپیکر: میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ ہمارا فیصلہ ہوا تھا اور اسی پر عمل ہوا تھا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ کیا Question Hour سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا؟

جناب سپیکر: اصل میں بات یہ ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر تمام پارٹیوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ Question Hour کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا جائے گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): ہم صرف اس بات کی آپ سے ruling چاہ رہے ہیں---

جناب سپیکر: آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کو valid سمجھوں گا تو پھر ruling دوں گا اس سے پہلے تو نہیں دے سکتا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): چلیں، پھر آپ میرا پوائنٹ آف آرڈر سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، آپ پہلے تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بڑے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا Question Hour کے دوران پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں ہو سکتی؟

جناب سپیکر: میں نے جو متفقہ فیصلہ ہوا ہے اس کی بات کی ہے۔ جی، محمد نوید انجم صاحب!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال نمبر 2394 ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کے جواب کو پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر 2394 کا جواب پڑھ دیں۔

کنزیومر پروٹیکشن کونسل کے مقاصد ودیگر تفصیلات

*2394: جناب محمد نوید انجم : کیاوزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈانوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کنزیومر پروٹیکشن کونسل کب قائم کی گئی اس کے مقاصد کیا تھے ؟

(ب) اس کونسل کے تحت کتنی کورٹس کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟

(ج) ان کورٹس میں کون کون سے مقدمات کی شنوائی کی جاتی ہے ؟

(د) اس کونسل کا سال08۔2007اور09۔2008کا سالانہ بجٹ کتنا تھا تفصیل سال وار بتائیں ؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوئی ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈانوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) صوبے بھر میں 22 ضلعی تحفظ صارفین کونسلز بن چکی ہیں اور 13ابھی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ جن میں سے 11 کونسلز سال2006(لاہور، گوجرانوالہ، گجرات، فیصل آباد، راولپنڈی، سیالکوٹ، ساہیوال، ڈی جی خان، بہاولپور، ملتان، سرگودھا)میں قائم ہوئیں اور باقی ماندہ 11 سال09/2008 میں (مظفر گڑھ، بھکر، وہاڑی، نارووال، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ،اٹک، چکوال، حافظ آباد، رحیم یار خان، بہاولنگر) میں قائم ہوئیں۔

صارفین کونسلز کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:-

1. صوبائی کونسل ایسے اقدامات کرے گی کہ وہ شکایات الیکٹرونکلی وصول کر سکے۔
2. خطرناک چیزوں اور ناقص خدمات کے متعلق معلومات حاصل کرے گی اور ان کے خلاف مقدمات اتھارٹی یا ضلعی عدالت کو بھجوائے گی۔
3. ضلعی کونسلز کے امور کی نگرانی کرے گی کہ وہ اپنے اختیارات سے تجاوز تو نہیں کر رہے۔
4. نظام کی بہتری کے لئے ضلعی کونسل کی طرف سے تجاویز پر نظر ثانی کرے گی۔
5. اتھارٹی کو نظام کی بہتری کے لئے رہنمائی فراہم کرے گی۔
6. لوگوں میں صارفین کے تحفظ کا شعور بیدار کرے گی۔
7. معیار پر معلوماتی کتابچے جاری کرے گی۔
8. ٹیسٹ کرنے کے لئے لیبارٹریاں قائم کرے گی۔
9. سالانہ رپورٹ شائع کرے گی۔
10. مقاصد کی بہتری کے لئے ضلعی اور صوبائی حکومتوں کو تجاویز دے گی۔

11. تیار کنندگان، اشیاء مہیا کرنے والے، صارفین اور حکومت کے درمیان معلومات کے تبادلے، نظریات اور سفارشات میں معاونت کرے گی۔

12. وہ تمام احکامات سر انجام دے گی جو کہ وقتاً فوقتاً صوبائی حکومت یا کونسل جاری کرے گی۔

(ب) پنجاب تحفظ صارف قانون مجریہ 2005 کے تحت پورے پنجاب میں گیارہ عدالتیں قائم کی گئی ہیں جو صرف صارفین کے مقدمات کی سماعت کر رہی ہیں۔ان عدالتوں کے دائرہ سماعت میں ان کے نزدیکی اضلاع بھی آتے ہیں۔صارف عدالتیں مندرجہ ذیل اضلاع میں کام کر رہی ہیں اور ان کا دائرہ اختیار درج ذیل اضلاع تک ہے۔اس طرح یہ عدالتیں صوبہ پنجاب کے تمام پینتیس اضلاع کے صارفین / عوام کو ناقص مصنوعات اور غیر معیاری خدمات کے خلاف انصاف فراہم کر رہی ہیں:-

نمبر شمار	صارف عدالت کا نام	پتا	دائرہ اختیار کے اضلاع
1	صارف عدالت راولپنڈی	مکان نمبر 242، لین نمبر 7، گلی نمبر 13 چک لالہ سکیم III، راولپنڈی، 051-9281334	راولپنڈی، اٹک، چکوال
2	صارف عدالت گجرات	شادمان کالونی، نزد مین رحمان شہید روڈ گجرات	گجرات، منڈی بہاؤالدین، جہلم
3	صارف عدالت سیالکوٹ	کینٹ ویو کالونی نیوپلی توپ خانہ، سیالکوٹ	سیالکوٹ، نارووال
4	صارف عدالت گوجرانوالہ	28ڈی سی روڈ، گوجرانوالہ 055-3732254	گوجرانوالہ، حافظ آباد
5	صارف عدالت لاہور	ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز پونچھ House، ملتان روڈ لاہور 042-9213685	لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب
6	صارف عدالت سرگودھا	مکان نمبر 2/190 پرانا سول لائن سٹیڈیم روڈ سرگودھا 048-9230621	سرگودھا، خوشاب، بھکر، میانوالی
7	صارف عدالت فیصل آباد	مکان نمبر P-61 جناح کالونی، نزد ووکیشنل ٹریننگ کالج، جی سی یونیورسٹی روڈ فیصل آباد 041-9201455	فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
8	صارف عدالت ساہیوال	C-36 فرید ٹاؤن، ساہیوال 040-920012	ساہیوال، پاکپتن، اوکاڑہ

9	صارف عدالت ملتان	مکان نمبر XII/-B-17/430، گلی نمبر 1، سورج میانی روڈ نزد چونگی نمبر 1 وقاص پل واصل ملتان 061-4784517	ملتان، لودھراں، وہاڑی، خانیوال
10	صارف عدالت بہاولپور	23۔ڈی فرسٹ فلور راشد منناس روڈ، ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور 062-2730325	بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان
11	صارف عدالت ڈیرہ غازی خان	مکان نمبر Z/50 ماڈل ٹاؤن گداور روڈ ڈی جی خان 064-2466283	ڈیرہ غازی خان، راجن پور، لیہ، مظفر گڑھ

(ج) صارف عدالتوں میں تمام ناقص مصنوعات اور غیر معیاری خدمات کے خلاف مقدمات کی شنوائی کی جاتی ہے۔پنجاب تحفظ صارف قانون مجریہ 2005 کے تحت صرف عدالتی خدمات، ذاتی خدمات اور غیر پیشہ وارانہ خدمات جیسے علم فلکیات و علم نجوم وغیرہ کے علاوہ تمام غیر معیاری خدمات کے خلاف شکایت / مقدمہ صارف عدالت میں دائر کیا جا سکتا ہے۔اب تک دائر کردہ مقدمات کی تفصیل و تجزیہ درج ذیل ہے:-

صارف عدالتوں سے وصول شدہ ڈیٹا کے مطابق مارچ 2007 سے 31۔دسمبر 2008 تک مقدمات کی تفصیل

نام عدالت	دائر شدہ مقدمات	فیصلہ شدہ مقدمات	فیصلہ شدہ مقدمات کی شرح	زیر التواء مقدمات
گوجرانوالہ	504	292	58.00	212
لاہور	481	235	49.00	246
ساہیوال	174	105	60.00	69
ڈیرہ غازی خان	242	152	63.00	90
سرگودھا	44	33	75.00	11
گجرات	50	15	30.00	35
سیالکوٹ	131	76	58.00	55
ملتان	72	42	58.00	30
بہاولپور	719	571	79.00	148
فیصل آباد	423	228	54.00	195
راولپنڈی	37	21	57.00	16
	2877	1770	62.00	1107

صارف عدالتوں میں دائر کردہ مقدمات کا تجزیہ

خدمات

پبلک یوٹیلیٹیز	774
میڈیکل سروس	76
بینکنگ/انشورنس	120
جنرل یوٹیلیٹی/ٹریڈ/بزنس	794
الیکٹرونکس	15
زراعت	6
متفرق	181
ٹوٹل	1966

مصنوعات

الیکٹرونک	282
گھریلو استعمال کی مصنوعات	182
آٹوموبائلز، پارٹس	183
زراعت	136
خوراک، پانی/مشروبات	28
تعمیراتی، مصنوعات	46
سٹیشنری	01
میڈیکل مصنوعات	11
کچن مصنوعات	1
متفرق	31
ٹوٹل	911
خدمات و مصنوعات	2877

(د) کونسل کے کل ممبران کی تعداد 18 ہیں جن میں سے 9 سرکاری اور 9 غیر سرکاری ہیں۔یہ تمام ممبران اعزازی طور پر ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔انہیں کوئی تنخواہ یا مراعات نہیں دی جاتی۔ممبران کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی میں نے آپ کو floor نہیں دیا جب میں آپ کو floor دوں گا تو آپ کی بات سنوں گا۔ جی، نوید انجم صاحب! آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو proposed District Consumer Protection Council ہے اس کے ضمیمہ (الف) میں five proposed citizens by D.C.O ہیں یہ ان کے نام بتائیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: بسراء صاحب! آپ لوگ کدھر جا رہے ہیں؟ ایسے نہ کریں، میں نے کہہ دیا ہے کہ میں آپ کی بات ضرور سنوں گا۔ جی، رانا ارشد صاحب اور ملک احمد علی اولکھ صاحب! آپ جائیں اور دوستوں کو منا کر ایوان میں واپس لائیں۔ جی، ان کی بات کا جواب دیں، جلدی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! جواب دے دیا ہے، نیا سوال کریں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے دو سوال ہو چکے ہیں؟

جناب محمد نوید انجم: نہیں۔ جناب سپیکر! یہ میرا دوسرا سوال ہے۔ اس میں جو انہوں نے proposed District Consumer Council کی ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں کورم point out کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ کورم point out ہوا ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ کارروائی شروع کی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، نوید انجم صاحب! آپ سوال کریں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! انہوں نے جو کمیٹی propose کی ہے اس میں دسویں نمبر پر یہ کہتے ہیں کہ Five prominent citizens to be nominated by the DCO میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ جو پانچ بندے ڈی سی او صاحب نے prominent citizens nominate کئے ہیں ان کے نام بتائیں۔ یہ ضمیمہ (الف) سے ہے۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں prominent citizens کی کون سی کمیٹی بنائی ہے، اِدھر اُدھر نہ دیکھیں، جلدی جلدی بات کریں۔ اگر آپ کے پاس جواب ہے تو بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے، ان سے کہیں کہ یہ دوبارہ سوال کر لیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ نیا سوال نہیں بنتا ہے۔ انہوں نے مجھے جو لسٹ provide کی ہے اس میں دسویں نمبر پر لکھا ہوا ہے کہ non official members five prominent citizens to be nominated by the DCO. میں تو اُن کے نام پوچھ رہا ہوں جو پانچ بندے ڈی سی او صاحب نے nominate کئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): لسٹ میں نام موجود ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اس میں نام موجود نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): نام پوچھے ہیں تو یہ نیا سوال بنتا ہے اس لئے میں نے کہا ہے کہ آپ نیا سوال جمع کرا دیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا افضل صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس محکمے پر کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں، یہ جو کمیٹیاں یادفاتر قائم کر رہے ہیں کیا ان کی کوئی سالانہ رپورٹ مرتب کی جاتی ہے، یہ بتائیں کہ ان کی کارکردگی کا کیسے جائزہ لیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں کہ ان کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ آپ کے پاس آتی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اس کی ضلعی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد صوبائی کونسل بنی ہوئی ہے جو ان کو باقاعدہ چیک کرتی ہے اور ان کے معاملات کو دیکھتی ہے، رپورٹ لیتی ہے اور سی ایم صاحب اور محکمے کو provide کرتی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اس پر میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال ان کا ہے، پہلے انہیں کرنے دیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا جواب پورا نہیں آیا۔

جناب سپیکر: وہ انہوں نے بتا دیا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! وہ حتمی طور پر بتائیں کہ اُن کی progress کی سالانہ رپورٹ کب شائع ہوتی ہے، کیا وہ ہر سال بنتی ہے اور یہ کروڑوں روپے جو خرچ ہوتے ہیں اس کا کیا رزلٹ حاصل کیا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جی، سالانہ رپورٹ بھی بنتی ہے اور اس کو شائع بھی کیا جاتا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جو 08-2007 کی لِسٹ دی ہے کہ 2 کروڑ 41 لاکھ 15 ہزار روپے ان کی تنخواہوں پر خرچ آیا ہے۔ ہر سال جرمانے کی مد میں کتنے پیسے وصول کئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، جرمانے کی مد میں کتنے پیسے وصول کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ بھی fresh question بنتا ہے۔ پہلے تو انہوں نے جرمانے کی رقم کا نہیں پوچھا ہے، یہ مجھے کہہ دیں میں detail بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے، آپ کی بات مانتے ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! آپ مانتے ہیں، اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3920 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فوڈ سپورٹ سکیم کے منی آرڈر کی ترسیل میں گھپلوں کی تفصیلات

*3920: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں فوڈ سپورٹ سکیم کے منی آرڈرز کی ترسیل میں پوسٹ آفس تاندلیانوالہ کے پوسٹ ماسٹر عبدالخالق اور پوسٹ مینوں نذیر احمد اور محمد امین کے خلاف مقدمات درج ہو چکے ہیں، ان کے خلاف آج تک کیا کارروائی ہوئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین):

چونکہ فوڈ سپورٹ سکیم کے منی آرڈر بذریعہ ڈاک خانہ بھجوائے جاتے ہیں اس لئے پاکستان پوسٹ سے اس معاملہ کی وضاحت طلب کی گئی اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جنرل (انوسٹی گیشن) پوسٹ ماسٹر جنرل، سنٹرل پنجاب لاہور نے بذریعہ چٹھی نمبر INV-FSS-MO-IX/09 مورخہ یکم ستمبر 2009 (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مطلع کیا ہے کہ:

جی ہاں! یہ درست ہے کہ تاندلیانوالہ پوسٹ آفس کے عملہ بشمول عبدالخالق پوسٹ ماسٹر، نذیر احمد، پوسٹ مین اور محمد امین دیہاتی چٹھی رساں کے خلاف مقدمہ درج ہو چکا ہے۔

عبدالخالق پوسٹ ماسٹر محمد امین دیہاتی چٹھی رساں اور نذیر احمد پوسٹ مین کو محکمہ سے برخاست کر دیا گیا ہے۔

مقدمہ نمبر57383 مورخہ09-05-16 کو تھانہ تاندلیانوالہ میں درج ہو چکا ہے۔ نقل ایف آئی آر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کل رقم جو خُورد بُرد کی گئی	31000/- روپے
کل رقم جو کہ وصول کر لی گئی	31000/- روپے

خُورد بُرد شدہ تمام رقم ملزمان سے وصول کر لی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! ایک تو یہ جواب جو دیا گیا ہے کہ 31ہزار کی رقم خُورد بُرد کی گئی ہے، یہ درست نہیں ہے۔ یہ 31ہزار سے کہیں زیادہ کی رقم تھی۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2009 میں جو ایف آئی آر کٹوائی گئی تھی ان کو کیا سزا ہوئی ہے اور ساتھ ہی انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ اُن کو برخاست کر دیا گیا ہے، کیا صرف نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے یا ان کے خلاف کوئی کارروائی بھی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! انکوائری کرنے کے بعد جب پتا چلا کہ وہاں پر محکمہ ڈاک کے لوگوں نے خُورد بُرد کیا ہے تو فوری طور پر اس کا نوٹس لیتے ہوئے انہیں نوکری سے برخاست کر دیا گیا۔ اب ان کی مزید سزا اور جزا وفاقی محکمہ کرے گا اس لئے وفاقی حکومت کو زیادہ بہتر پتا ہو گا کہ اس کا انہوں نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ کہہ رہی ہیں کہ یہ جو آپ نے خُورد بُرد کی رقم 31ہزار بتائی ہے وہ کہتی ہیں کہ یہ کم ہے۔ یہ figure correct ہے یا incorrect؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ figure بالکل correct ہے۔ محترمہ اگر اس کو recheck کرنا چاہیں تو most welcome مگر جب ہم نے اس کو check کیا تو یہی amount بنتی تھی اور اس میں جو لوگ ملوث پائے گئے انہیں فوری طور پر نوکریوں سے برخاست کر دیا گیا ہے۔ اب مزید ان کو کیا سزا دی گئی ہے اس بات کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ رقم بالکل درست ہے---

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ---

جناب سپیکر: محترمہ! جن کا سوال ہے ان کو ضمنی سوال کرنے دیں۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! یہ میرا ہی سوال ہے کیونکہ میں نے ہی ان لوگوں کو پکڑوایا تھا اور پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر سے لوگوں کو بُلا کر یہ مقدمہ میں نے خود درج کروایا تھا۔ اس کے متعلق جتنے حقائق میں جانتی ہوں اس House میں اور کوئی نہیں جان سکتا اس لئے اس سوال پر ضمنی سوال کرنے کا مجھے پورا حق حاصل ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ پہلے جن کا سوال ہے ان کو ضمنی سوال کرنے دیں۔ ان کے بعد آپ کو بھی موقع دیتے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! محترمہ کو اس پر ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ اپنا ضمنی سوال کریں، انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ انجم صفدر: میں محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ممنون ہوں۔ یہ جو رقم خُورد برد کی گئی تھی یہ چار مہینوں پر محیط تھی اور وہاں پر دو سو فوڈ سٹیمپ تقسیم کی گئی تھیں اور چار مہینے تک صرف چالیس لوگوں کو پیسے ملتے رہے تھے اور ان چار مہینوں میں 160 لوگوں کو پیسے نہیں ملے تھے۔ یہ ٹوٹل رقم کتنی ہو گی آپ خود اندازہ لگا لیں کہ 31 ہزار کی رقم جو یہاں پر لکھی گئی ہے وہ بالکل غلط ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ایف آئی آر میں یہ رقم کس طرح سے درج کرائی گئی ہے حالانکہ میں نے وہاں پر پورے مہینوں کا حساب لکھ کر دیا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر جو تین ملزم تھے ان کو کتنا جرمانہ کیا گیا کیونکہ یہ پنجاب حکومت کا پراجیکٹ تھا جس میں وفاق کا محکمہ پوسٹ آفس involved تھا کیا پنجاب حکومت کی طرف سے اس محکمے کو کوئی ہرجانہ کیا گیا یا جو وہاں پر ملزم ثابت ہو گئے تھے ان کو کیا سزائیں دی گئیں اور ان سے کوئی جرمانہ وصول کیا گیا یا نہیں کیونکہ یہ لوگ پنجاب حکومت کے مجرم ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! محترمہ جو بات کر رہی تھیں اس پر پنجاب حکومت نے اپنے طور پر ایک سکیم شروع کی جس کا ایک ہی مقصد تھا کہ غریب اور لاچار لوگوں کی مدد کی جائے۔ اس کے طریق کار میں انتہائی شفاف طریقہ اپنایا گیا

اور جہاں کہیں سے کوئی چھوٹی موٹی شکایت بھی موصول ہوئی تو اس پر فوری طور پر کارروائی کی گئی۔ جو بات محترمہ ابھی کہہ رہی ہیں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پھر کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: اب دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

محترمہ عارفہ خالد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No point of order. محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میں نے مختصر سی گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ مناسب بات نہیں ہے، آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کی بات کا مکمل جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: ہمارے جو دوست واک آؤٹ کر کے گئے تھے واپس آ گئے ہیں ان کو welcome کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے معزز ممبران حزب اختلاف
کو ڈیسک بجا کر welcome کیا)

جناب محمد آجاسم شریف: جناب والا! وہ خود ہی آئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔ میں نے خود باقاعدہ ایک وفد بھیجا تھا۔ آپ کیا بات کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! محترمہ نے جو بات کی ہے میں یہ گزارش کروں گا کہ مکمل انکوائری کے بعد بھی یہی ثابت ہوا ہے کہ 31 ہزار روپے خورد بُرد کئے گئے تھے اور اس رقم کو بھی recover کر لیا گیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! میں نے آپ کو پورا حساب بتا دیا ہے کہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی رقم ماہانہ خورد بُرد ہوئی تھی اور یہ چار مہینوں پر محیط تھی اور یہ رقم چھ لاکھ روپے سے بھی اوپر بنتی ہے۔ یہ کس قسم کی انکوائری تھی، کس طرح رقم وصول کی گئی؟ اگر اسی طرح کے مقدمات درج ہوتے رہے اور ان کے یہی جواب آتے رہے تو پھر میں نہیں سمجھتی کہ تمام چیزیں صحیح چل رہی ہیں۔ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں چونکہ میں خود اس چیز کی گواہ ہوں، میں اس کا ایک حصہ ہوں اور یہ میری ہی فوڈ سٹیمپ سکیم میں خورد بُرد ہوئی تھی۔ اگر آپ کہیں کہ میں بیٹھ جاؤں تو میں بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ حکومت پنجاب نے جو غریبوں کے لئے پیسا دیا تھا اس میں محکمہ ڈاک نے بے ایمانی اور خورد بُرد کی ہے اور یہ صرف ایک علاقے میں نہیں بلکہ پورے پنجاب میں یہی کام کیا گیا ہے۔ اس محکمے کے پوسٹ ماسٹر سے لے کر پوسٹ مین تک جن کے پاس ٹوٹی ہوئی سائیکلیں نہیں تھیں اب ان کے پاس موٹر سائیکلیں آ گئی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! یہ کیسی انکوائری ہے؟

جناب سپیکر: وہ انکوائری انہوں نے تو نہیں کی، محکمے نے کی ہے۔

محترمہ انجم صفدر: میری ساتھی ایم پی ایز اس تمام واقعہ کی گواہ ہیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال ہو سکتا ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: جی، میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب انکوائری آفیسر کا نام بتائیں گے چونکہ ہم لوگ فیصل آباد سے belong کرتے ہیں اور ہم ان سے پوچھ سکیں کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے یا یہ ان سے پوچھ کر بتائیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے لہذا یہ بتادیں کہ انکوائری آفیسر کون تھے اور انہوں نے یہ انکوائری کتنے دنوں میں مکمل کی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! واقعہ کے مطابق مقامی تھانے میں ایف آئی آر درج کرائی گئی اور تفتیشی افسر نے اسے چیک کیا اس کے بعد اسے counter check کیا گیا ۔ان کے ذمہ 31 ہزار روپے کی رقم تھی اور وہ ان سے recover بھی کر لی گئی تھی۔ اگر فاضل ممبران کو اس پر کوئی اعتراض ہے یا اس پر کوئی شک ہے کہ اس انکوائری میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو یہ fresh question دے دیں تو میں دوبارہ اس پر تحقیقات کروا لیتا ہوں۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! میرا ابھی ضمنی سوال لے لیں۔ آپ کی direction اس طرف ہے اور اب انہوں نے چوتھا ضمنی سوال لیا ہے۔

جناب سپیکر: ادھر کا ضمنی سوال ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری یہ کہہ رہے ہیں کہ fresh question دیں تو یہ fresh question نہیں بنتا اور یہ ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ یہ یہاں پر facts بیان کریں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اگر فاضل ممبر انکوائری سے مطمئن نہیں ہیں تو وہ مجھ سے رابطہ کریں تو میں ان کو ساری تفصیلات فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ ذرا چیک کر کے ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ اب اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہوگا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس کا جواب بالکل غلط ہے، آپ اسے کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کرتی ہیں؟ ہر بات پر تو کمیٹی نہیں بنائی جا سکتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اگر محترمہ کو کوئی اعتراض ہے تو یہ دفتر تشریف لائیں، تمام افسران موجود ہیں، میں دوبارہ ان کی تسلی کروا دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آپ اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب سپیکر: مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کس بات پر اور کس طرح بول رہی ہیں؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کریں کیونکہ غلط انکوائری ہوئی ہے اس میں لاکھوں کی رقم خورد بُرد ہوئی ہے اور یہاں صرف 31 ہزار روپے کا بتایا گیا ہے۔ یہ غریبوں کا پیسا تھا اور یہ پیسا کہاں گیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ متعلقہ لوگوں کو بلائیں اور محترمہ کو بھی بلائیں اور بیٹھ کر اس معاملے کو sort out کریں اگر انہوں نے غلط کیا ہے تو پھر اس پر کوئی action کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! محترمہ! آفس میں تشریف لائیں، ہم اس معاملے کو resolve کر لیں گے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آفس میں تو میٹنگ کر لیں گے لیکن آپ ان سے یہ بھی کہیں کہ اس کا جواب House میں دیں۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے، جب سوال House میں آئے گا تو پھر جواب لے لینا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اگر انہوں نے House میں جواب لینا ہے تو پھر fresh question دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ سیمل کامران صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: بہت مہربانی، جناب سپیکر! سوال نمبر 4050 ہے۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش کروں گی کہ یہ سوال کے جز (الف) کا جواب پڑھ کر سنائیں۔ میں ان کی help کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے کہا ہے کہ وہ جواب پڑھ کر سنائیں لہذا وہ پہلے جواب کا جز (الف) پڑھیں گے اس کے بعد آپ بات کریں گے۔

لاہور۔یو سی۔3 میں فوڈ سٹیمپ فارم تقسیم کرنے کی تفصیلات

*4050: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں واقع یونین کونسلوں میں فوڈ سٹیمپ سکیم کے فارم دیئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یو سی۔3 میں بھی مذکورہ فارم تقسیم کئے گئے، اگر ہاں تو کتنے فارم تقسیم کئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونین کونسل میں مستحق افراد کو منی آرڈر بھیجے گئے اگر ہاں تو کتنی تعداد میں بھیجے گئے اور کتنے منی آرڈر واپس آئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) فوڈ سٹیمپ سکیم کے فارم محکمہ صنعت یا ضلعی انتظامیہ نے تقسیم نہیں کئے۔ بلکہ مذکورہ فارم کی تقسیم بالحاظ کوٹا متعلقہ ایم پی اے کو دیئے گئے جنہوں نے از خود مذکورہ فارموں کو اپنے حلقے کی یونین کونسلوں میں تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں کچھ فارم خواتین کی مخصوص نشستوں کی ایم پی اے اور اقلیتی ایم پی اے نے بھی تقسیم کئے۔

(ب) یونین کونسل نمبر 3 رانا محمد اقبال ایم پی اے پی پی۔137 کے حلقے میں آتی ہے۔ ان کے کوآرڈینیٹر کی اطلاع کے مطابق یونین کونسل میں بھی یہ فارم تقسیم کئے گئے جن کی تعداد 1100 ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یونین کونسل میں مستحق افراد کو بھی منی آرڈر تقسیم کئے گئے۔ تقسیم کئے گئے اور واپس موصول ہونے والے منی آرڈر کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں واقع یونین کونسلوں میں فوڈ سٹیمپ سکیم"۔۔۔

جناب سپیکر: وہ جواب کا کہہ رہے ہیں۔لہذا آپ جز (الف) کا جواب پڑھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! جواب جز (الف) فوڈ سٹیمپ سکیم کے فارم محکمہ صنعت یا ضلعی انتظامیہ نے تقسیم نہیں کئے بلکہ مذکورہ فارم کی تقسیم بلحاظ کوٹا متعلقہ ایم پی اے کو دی گئی جنہوں نے از خود مذکورہ فارموں کو اپنے حلقے کی یونین کونسلوں میں تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں کچھ فارم خواتین کی مخصوص نشستوں کی ایم پی اے اور اقلیتی ایم پی اے نے بھی تقسیم کئے۔

محترمہ سیمل کامران: بڑی مہربانی۔ میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کتنے فارم دیئے گئے۔سب سے پہلے تو میں نے یہ رام لیلا بالکل نہیں پوچھی تھی کہ وہ فارم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے تقسیم کئے تھے یا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے؟ میں نے صرف یہ پوچھا تھا کہ فارم تقسیم کئے ہیں تو شاید معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب خود بھی sure نہیں تھے کہ کئے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! محترمہ دوبارہ پڑھ لیں اس میں یہ لفظ لکھا ہی نہیں ہوا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اب میری باری ہے۔میں نے جز (ب) میں یہ پوچھا تھا کہ آپ نے کتنے فارم تقسیم کئے؟ ان کا حال یہ ہے کہ ایک طرف تو انہوں نے ٹاسک فورس بنائی اور ایس اے حمید صاحب کو بھرتی کیا، ان کی لمبی چوڑی کیبنٹ بھرتی کی۔پھر یہ کہتے ہیں کہ کوآرڈینیٹر کی اطلاع کے مطابق یونین کونسل میں 1100 فارم تقسیم کئے گئے۔سب سے پہلے تو یہ وضاحت فرمائیں کہ اگر سارا فیصلہ کوآرڈینیٹر نے کرنا ہے، ساری اطلاعات کوآرڈینیٹر کے پاس ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کوآرڈینیٹر کیا بلا ہے، officially اس کا کیا designation ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں، وہ بتاتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف صاحب نے انتہائی انسانی ہمدردی کے تحت ایک سکیم شروع کی اور حکومت پنجاب نے کوشش کی۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کا ٹائم تقریر میں ضائع نہیں کرنا، مجھے صرف کوآرڈینیٹر کی وضاحت چاہئے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی official capacity بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): میں اسی بات کی طرف آنے لگا ہوں کہ حکومت پنجاب نے غریب لوگوں کے لئے جو غربت کی لکیر سے بھی نیچے رہ رہے تھے ان کی مدد اور معاونت کے لئے ایک ایک ایم پی اے کے حلقے میں تقریباً چار چار، پانچ پانچ ہزار آدمیوں کو منتخب کر کے یہ فارم تقسیم کئے۔ ابھی محترمہ نے جو بات کی ہے کہ کوآرڈینیٹر کس بلا کا نام ہوتا ہے چونکہ محترمہ سپیشل سیٹ سے منتخب ہوئی ہیں اس لئے انہیں نہیں پتا کہ حلقے میں کتنی یونین کونسلیں ہوتی ہیں اگر وہاں دو لاکھ آدمی ہیں تو وہ سارے directly ایم پی اے afford نہیں کرتا۔ ہم نے اپنے ذمہ دار ساتھیوں کو یونین کونسل کی سطح پر کوآرڈینیٹر مقرر کیا تھا تاکہ یہ عمل صاف اور شفاف ہو اور انہوں نے اس میں ہماری معاونت کی ہے۔ میں محترمہ سے کہتا ہوں کہ اگر یہ الیکشن لڑیں تو انہیں پتا چل جائے کہ دو لاکھ کے حلقے کو کس طرح control کیا جاتا ہے اور جو ذمہ دار ساتھی control کرتے ہیں ہم انہیں کوآرڈینیٹر کہتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر معزز ایم پی اے صاحبان نے اتنی build capacity نہیں کی ہوئی کہ یہ اپنے حلقے کو look after کر سکیں تو پھر کوآرڈینیٹر کو ایم پی اے بنائیں اور خود resign کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کوآرڈینیٹر کی official capacity بتائیں۔ اس کے چیئرمین ایس اے حمید صاحب تھے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب وہ خادم اعلیٰ کی خدمت کے مطابق اتنا اچھا look after کر رہے تھے تو پھر انہیں کیوں نکالا گیا؟

جناب سپیکر: آپ نے اس سوال میں یہ پوچھا ہے؟

محترمہ سیمل کامران: جی، بالکل پوچھا ہے۔ اس کوآرڈینیٹر کی official capacity کیا ہے اگر یہ اتنا اہم بندہ ہے اور اتنا important role play کر رہا ہے---

جناب سپیکر: آپ relevant ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں relevant بات کر رہی ہوں۔ اس میں کوآرڈینیٹر لکھا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یہ یونین کونسل رانا محمد اقبال پی پی۔137 کے حلقے میں آتی ہے ان کے کوآرڈینیٹر کی اطلاع کے مطابق یونین کونسل میں 1100 فارم تقسیم کئے گئے۔ مجھے اس کوآرڈینیٹر کی official capacity بتائیں اور پنجاب گورنمنٹ کے کس rule کے تحت اسے بھرتی کیا گیا، اسے کس rule کے تحت یہ اتھارٹی دی گئی کہ یہ اعداد و شمار رکھیں اور انہوں نے جو ٹاسک فورس بنائی تھی اس کا کیا کام تھا؟

جناب سپیکر: یہ بھرتی نہیں کئے گئے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ محترمہ ایسے ہی بات کر رہی ہیں جیسے میں یہ کہہ دوں کہ آئی جی صاحب کو ڈی ایس پی یا ایس ایچ او کی ضرورت نہیں، وہ اکیلے ہی پنجاب کا نظام سنبھالیں۔ یہ بالکل بچگانہ سی بات ہے اور میں اس پر زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ نے خود ہی جواب دیا ہے اور اسی کے مطابق محترمہ آپ سے ضمنی سوال پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ تحریری جواب محکمہ نے دیا ہے۔ میں on the floor of the House یہ بتانا چاہتی ہوں کہ غلط جواب دینے پر میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے خلاف تحریک استحقاق لاؤں گی کیونکہ یہ تحریری جواب کے باوجود کہہ رہے ہیں کہ یہ بچگانہ بات کر رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ خوشی ہوگی کہ محترمہ مجھ پر کوئی الزام لگا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! حزب اختلاف کے باقی ممبران کیوں کھڑے ہو کر شور کر رہے ہیں؟ ان کو بٹھائیں اور ایک وقت میں ایک ممبر سوال کرے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ کس point پر بول رہے ہیں، آپ کیسے بول رہے ہیں؟ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں اللہ کی مہربانی سے محترمہ سیمل کامران کے ہر سوال اور الزام کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں اگر ان کی میرے کسی جواب سے دل آزاری ہوئی ہے تو وہ اس پر کوئی تحریک دے سکتی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ یہ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اپنے معزز بھائی کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ جواب ان کے محکمہ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ وزیر قانون اور ملک ندیم کامران کے علاوہ باقی وزیر صاحبان تو یہاں ایوان میں آنا گوارا ہی نہیں کرتے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ گزارش کروں گی کہ یہ اپنے محکمہ کو gear up کریں تاکہ House میں صحیح جوابات provide ہو سکیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب blank mind سے House میں آتے ہیں یا پھر رٹا لگا لیتے ہیں۔ اگر انہوں نے جواب میں لفظ "coordinator" لکھا ہے تو پھر اس کا مطلب بھی ان کو معلوم ہونا چاہئے۔ اس کی official capacity کا ان کو علم ہونا چاہئے۔ محکمہ کی طرف سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو briefing دی جانی چاہئے تھی، prepare کرنا چاہئے تھا اور ان کو خود بھی تیاری کر کے House میں آنا چاہئے تھا۔ ان کو محکمہ embarrass کرا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بتاتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! پہلے تو میں اپنی فاضل ممبر کا شکریہ ادا کروں گا کہ وہ میری ذات کو اتنا سمجھتی ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ میں رٹا لگاتا ہوں۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں اور اب دوبارہ بتاتا ہوں کہ منتخب ایم پی اے صاحبان نے اپنے حلقے کو کنٹرول کرنے اور لوگوں کے مسائل کو بروقت حل کرنے کے لئے یونین کونسل کی سطح پر انتہائی ذمہ دار، تجربہ کار اور مستند سیاسی کارکنوں کی ڈیوٹی لگائی ہوتی ہے جن کو ہم coordinator کہتے ہیں۔ محترمہ نے یہ سوال پوچھا ہے کہ یونین کونسل-3 میں کتنے فارم تقسیم کئے گئے ہیں؟ اس کے

جواب میں ہمارے ایم پی اے نے اپنے coordinator کی وساطت سے accurate report پیش کی ہے اس پر محترمہ کو اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے ایک تو اس coordinator کی capacity پوچھی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ انہی کے وزیر اعلیٰ، خادم اعلیٰ نے اس ساری فوڈسٹیمپ سکیم کو monitor کرنے کے لئے ایک ٹاسک فورس بنائی تھی اگر ایم پی اے نے coordinator سے پوچھ کر بتانا ہے تو پھر اس ٹاسک فورس کا کیا کام ہے؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! محترمہ نے کہا ہے کہ "ان کے وزیر اعلیٰ" میں کہتی ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف صاحب اس پورے House کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ ان کو اس طرح سے نہیں کہنا چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ میرا حلقہ ہے اور یہاں پر گیارہ سو فارم تقسیم نہیں کئے گئے۔ محکمہ کی طرف سے یہ غلط information دی گئی ہے۔

MST SEEMAL KAMRAN: Good, very good.

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! رانا صاحب نے جو بات کہی ہے کیا وہ آپ نے سنی ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ میرا حلقہ ہے، بہت بڑا علاقہ ہے اور اس حلقے میں زیادہ فارم تقسیم کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جس نے یہ غلط جواب دیا ہے اس کے خلاف ایکشن لیا جائے اور اس بارے میں House کو بھی apprise کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ ہر حلقے میں پانچ ہزار فارم جبکہ یونین کونسل میں گیارہ سو فارم تقسیم کئے گئے ہیں۔ رانا اقبال صاحب اگر سمجھتے ہیں کہ یہ information درست نہیں ہے تو میں اس بارے میں دوبارہ inquiry کر لیتا ہوں۔ ویسے وہ فرما رہے ہیں کہ ان کے حلقے میں زیادہ فارم تقسیم کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ مکمل کوائف بتائیں کہ رانا صاحب کے حلقے میں کتنے فارم تقسیم کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! انہوں نے یونین کونسل نمبر 3 کی نشاندہی کی ہے۔ اس میں گیارہ سو فارم تقسیم کئے گئے ہیں اور ہر حلقے میں تقریباً چھ سات یونین کونسلیں ہیں۔ ہم نے فی حلقہ کل پانچ ہزار فارم دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب اگلے سوال پر چلتے ہیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں اسی سوال سے متعلقہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی اپنا ضمنی سوال پوچھ لیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! گزشتہ دو ہفتوں سے آپ دیکھ رہے ہوں گے کہ وقفہ سوالات کا کیا حشر کیا جا رہا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی وزیر سنجیدگی کے ساتھ اپنے محکمہ کی ذمہ داری ادا نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: سب کو اپنی اپنی ذمہ داری صحیح طریقے سے سرانجام دینی چاہئے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): سوہنا صاحب! کیا آپ یہ ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں؟

جناب محمد اشرف خان سوہنا: دیکھیں! اگر میں ضمنی سوال نہیں پوچھتا تو کسی بھی ممبر کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ کھڑا ہو کر مجھ سے پوچھے، یہ تو آپ کے اختیار میں دخل دینے کے مترادف ہے۔

جناب سپیکر: علی اصغر منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ مجھے ان سے بات کرنے دیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوہنا صاحب قابل احترام ہیں لیکن ان کو تقریر نہیں کرنی چاہئے بلکہ ضمنی سوال پوچھنا چاہئے۔ اگر یہ ضمنی سوال سے ہٹ کر بولیں گے تو پھر ہم بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر: دونوں اطراف کے معزز ممبران میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ مہربانی کر کے سب تشریف رکھیں اور مجھے بات کرنے دیں۔ جی، سوہنا صاحب! آپ ضمنی سوال کیجئے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! اگر یہ مجھے بات کرنے دیں گے تو پھر ہی میں ضمنی سوال پوچھوں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order please, Order in the House. آپ سب تشریف رکھیں۔ I will not allow. آپ مجھے سوہنا صاحب کی بات سننے دیں۔ میں انہیں کہہ رہا ہوں کہ وہ صرف ضمنی سوال پوچھیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں احترام کے ساتھ کہتا ہوں [******]

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔ سوہنا صاحب! آپ کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ میں آپ کی بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ اب آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جز (ب) کے جواب میں فرمایا کہ یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے غریبوں کی خدمت کے لئے ایک پروگرام تھا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب coordinator کی تعریف کر سکے اور نہ ہی اس کی کوئی قانونی حیثیت بتا سکے۔ میں ان سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر اعلیٰ کا غریبوں کی خدمت کا یہ پروگرام ایسے coordinators کے تقرر کی وجہ سے واپس لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ سکیم جاری تھی لیکن سیلاب کی وجہ سے اس سکیم کو روک دیا گیا اور اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا تو انشاء اللہ یہ سکیم دوبارہ جاری کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ زوبیہ رُباب ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4661 ہے۔

ضلع سرگودھا میں انڈسٹریل اسٹیٹ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4661: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں کس کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں؟

(ب) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر کب بنایا گیا؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(ج) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں کس کس سائز کے کتنے کتنے پلاٹ بنائے گئے؟

(د) کس کس انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ خالی ہیں، خالی پلاٹوں کے نمبر بتائیں؟

(ہ) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں کون کون سی فیکٹری چل رہی ہے؟

(و) کیا حکومت تحصیل بھلوال میں بھی کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) ضلع سرگودھا میں ایک ہی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ہے جو کہ لاہور روڈ پر واقع ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ 1980 میں 51 ایکڑ 5 کنال 15 مرلے رقبہ پر قائم کی گئی ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں مندرجہ ذیل کیٹیگری کے پلاٹ بنائے گئے ہیں:۔

کیٹیگری اے 4 کنال	29
کیٹیگری بی 2 کنال	36
کیٹیگری سی 1 کنال	67
کیٹیگری ڈی 10 مرلے	72
کیٹیگری ای 2/1/3 مرلے	50
ٹوٹل	254

(د) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سرگودھا میں کوئی پلاٹ خالی نہ ہے۔

(ہ) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سرگودھا میں مندرجہ ذیل فیکٹریاں چل رہی ہیں۔دال ملز، آئل ملز، فارماسیوٹیکلز، ماربل کٹنگ، مرچ پسائی اور سویاں تیار کرنے کی فیکٹریاں۔

(و) حکومت بھلوال میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن سرکاری رقبہ کی عدم دستیابی پر سکیم پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔اگر پنجاب حکومت سمال انڈسٹریز کارپوریشن کو ضروری فنڈز مہیا کرے تو پی ایس آئی سی بھلوال میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کو تیار ہے۔

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! اس سوال کی تاریخ وصولی 09-10-30 ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا ایک سال کے بعد سوال کا جواب آنا درست ہے؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ ایک سال کے اندر اس سوال کے جواب میں کوئی changes تو نہیں آئیں؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! جس اسمبلی میں اپوزیشن کا روّیہ اس طرح ہو کہ "بات کرنے کو ترسے زُباں میری"۔ ہر بات پر بائیکاٹ اور ہر بات پر ڈیسک بجائے جاتے ہوں تو پھر اس طرح کی delay ہو جاتی ہے۔

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! میں نے ان سے سوال کا جواب مانگا ہے، میں نے ان سے comments pass کرنے کے لئے نہیں کہا۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ سوال ایوان میں آج کوئی چوتھی مرتبہ discuss ہو رہا ہے کیونکہ محترمہ اجلاس سے غیر حاضر رہی ہیں اس لئے یہ سوال adjourn ہوتا رہا ہے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! اگر یہ بروقت کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتے تو resign دے کر گھر بیٹھ جائیں اور چُوڑیاں پہن لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ یہ باتیں کیا ہیں؟ (قطع کلامیاں)
Order please. Order please. Order in the House, order in the House. No cross talk. No comments.

مجھے محترمہ کی بات سننے دیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! میں نے یہ دونوں ضمنی سوال آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھے ہیں، نہ کہ کسی غیر منسٹر یا کسی غیر پارلیمانی سیکرٹری سے اپنے سوالات کے جوابات مانگے ہیں۔ بدتمیزی اور hooting سب کر سکتے ہیں اور میں کوئی غیر ضروری بات نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! آپ محترمہ کے ضمنی سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے معزز ممبر اگر باری باری سوال کریں گے تو میں انشاء اللہ سب سوالات کے جوابات دوں گا۔

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس سوال کے جواب کا current status بتائیں اور باتوں کو مت گھمائیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! جس دن محترمہ کے اس سوال کی باری تھی اُس دن محترمہ 90۔ شاہراہ پر میٹنگ میں موجود تھیں اور اِدھر ایوان سے غیر حاضر تھیں۔

جناب سپیکر: اب Question Hour ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

یونیورسٹی ٹاؤن کا قیام و دیگر تفصیلات

*5231: **انجینئر قمرالاسلام راجہ:** کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انوسٹمنٹ اور ٹریڈ کی کاوشوں سے پنجاب میں 7500 ایکڑ پر محیط یونیورسٹی ٹاؤن کے قیام کے لئے ایک یورپی کنسورشیم اور حکومت پنجاب کے درمیان معاہدہ طے پا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے میں ایک میڈیکل اور ایک انجینئرنگ یونیورسٹی بھی شامل ہے یہ منصوبہ کس جگہ و مقام پر بنایا جا رہا ہے اور معاہدے کے بعد اس سلسلے میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

(ج) اس منصوبے کی کل لاگت کتنی ہے اور کیا اس میں رہائشی گھروں کی تعمیر بھی شامل ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) درست ہے کہ پنجاب بورڈ آف انوسٹمنٹ اور ٹریڈ اور اے بی ایس نیدرلینڈ کے درمیان ماڈرن سٹی ہاؤسنگ کمپلیکس، ونڈ ٹربائن فارم اور یونیورسٹی ٹاؤن کے قیام کے لئے پنجاب بورڈ آف انوسٹمنٹ اور ٹریڈ کے دفتر میں 7-دسمبر 2009 کو ایک ایم او یو دستخط ہو گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس منصوبے میں ایک میڈیکل کالج اور ایک انجینئرنگ یونیورسٹی بھی شامل ہے۔اس منصوبے کی جگہ اور مقام کا یقینی تعین ہونا باقی ہے تاہم قرین از قیاس یہ ہے کہ یہ منصوبہ چکری اور کلر کہار کے درمیان واقع ہوگا۔7-دسمبر 2009 کا ایم او یو دستخط ہونے کے بعد اے بی ایس نیدرلینڈ کا وفد مزید پیشرفت کے لئے 4-فروری 2010 سے دوبارہ پنجاب بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ میں مذاکرات کے لئے آیا ہوا ہے۔

(ج) اس منصوبے کی کل لاگت اندازاً 250 سے 300 ملین یورو (EURO) اور اس منصوبے میں رہائشی گھروں کی تعمیر بھی شامل ہے۔

لاہور-تنوروں کو آٹے کی سپلائی کی تفصیلات

*5650: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلبرگ ٹاؤن لاہور میں انتظامیہ نے سستی روٹی تنوروں پر آٹے کی سپلائی کے لئے ایک نجی کوریئر کمپنی کو ٹھیکہ دیا ہے، اگر یہ درست ہے تو کیا یہ ٹھیکہ قواعد کے مطابق دیا گیا ہے اور کیا اس کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا ٹاؤن میں آٹے کے فی تھیلہ ٹرانسپورٹیشن کا ریٹ دوسرے ٹاؤنز کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے، اگر یہ درست ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) یہ درست ہے کہ گلبرگ ٹاؤن لاہور میں انتظامیہ نے سستی روٹی تنوروں پر آٹے کی سپلائی کے لئے ایک نجی کوریئر کمپنی کو ٹھیکہ دیا۔آٹے کی ٹرانسپورٹیشن کے طریق کار کو فلور مل سے تنور تک out source کرنے کا فیصلہ آٹے کی ترسیل کے دوران خامیوں پر قابو پانے کے لئے کیا گیا اور گلبرگ ٹاؤن میں کوریئر سروس کے ذریعے آٹے کی ترسیل کا فیصلہ ہوا۔ضابطہ

کے تحت اشتہار اخبار میں دیا گیا اور کم بولی دینے والی کوریئر سروس "TCS" کو یہ ٹھیکہ دے دیا گیا جس کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور "TCS" پرائیویٹ لمیٹڈ اور بنک آف پنجاب کے درمیان معاہدہ طے پایا۔

(ب) اس امر کی وضاحت کرنا نہایت ضروری ہے کہ ٹرانسپورٹیشن کا ٹھیکہ صرف گلبرگ ٹاؤن میں دیا گیا تھا اور کسی ٹاؤن میں نہیں دیا گیا اور وہ بھی اب ختم کر دیا گیا ہے۔

ضلع لاہور۔ صنعتی نمائشوں کے انعقاد کی تفصیلات

*5751: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں سال2009 کے دوران سمیڈا کے زیر اہتمام کل کتنی صنعتی نمائشیں کہاں کہاں لگائی گئیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں سال2009 کے دوران سمیڈا نے نمائش میں کن کن کمپنیوں کو حصہ لینے کی دعوت دی نیز کتنی کمپنیوں نے حصہ لیا؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) یہ سوال سمیڈا کے متعلق ہے جو کہ وفاقی حکومت، وزارت صنعت و پیداوار پاکستان کے ماتحت ہے۔تاہم سمیڈا سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق سال2009 میں ضلع لاہور میں سمیڈا کے زیر اہتمام کوئی صنعتی نمائش نہیں لگائی گئی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چونکہ سمیڈا نے سال2009 میں ضلع لاہور میں کوئی صنعتی نمائش نہیں لگائی اس لئے کسی کمپنی کو دعوت نہیں دی گئی۔

انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم3 فیصل آباد کی تفصیلات

*6113: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) انڈسٹریل اسٹیٹ سٹی ایم3 فیصل آباد کب کتنے رقبہ پر بنائی گئی؟

(ب) اس کے لئے کتنی اراضی کس کس سے ایکوائر کی گئی؟

(ج) اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے؟

(د) کتنے پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں اور کتنے باقی ہیں؟

(ہ) اس کے قیام پر حکومت کی طرف سے کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(و) اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں، مزید کون کون سی سہولیات حکومت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) اس انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم 3 فیصل آباد کا آغاز اکتوبر 2007 میں ہوا جبکہ کل رقبہ 3662 ایکڑ ہے۔

(ب) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم 3 فیصل آباد کے فیز 1A اور 1B میں ایک ایکڑ سے 21 ایکڑ کے مندرجہ ذیل 139 پلاٹ بنائے گئے ہیں:۔

نمبر شمار	سائز پلاٹ	تعداد
1	ایک ایکڑ، فارماسوٹیکل انڈسٹری	16
2	دو ایکڑ، فارماسوٹیکل انڈسٹری	12
3	3 ایکڑ سے 5 ایکڑ تک	18
4	5 ایکڑ سے 10 ایکڑ تک	56
5	10 ایکڑ سے 15 ایکڑ تک	32
6	15 ایکڑ سے 21 ایکڑ تک	05
	کل پلاٹ	139

(د) انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم 3 فیصل آباد میں فروخت شدہ (الاٹ شدہ) پلاٹ 24 ہیں جبکہ بقایا پلاٹ 115 ہیں۔

(ہ) ابھی انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم 3 فیصل آباد زیر تکمیل ہے۔

حکومت نے FIEDMC کو مجموعی طور پر 35 ملین روپے کی رقم equity میں فراہم کی ہے۔

اس کے علاوہ قابل واپسی قرض 3547.5 ملین روپے دیا گیا ہے۔

(و) تمام سہولیات بعوض قیمت مختلف حکومتی اداروں سے لی گئی ہیں کوئی سبسڈی حکومت کی طرف سے مہیا نہیں کی گئی جو سہولیات انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم 3 فیصل آباد کے لئے پلان کی گئی ہیں، وہ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز رکھ دی گئی ہیں۔

گورنمنٹ کالج آف کامرس بورے والا سے متعلقہ تفصیلات

*6159: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج آف کامرس چونگی نمبر5 ملتان روڈ بورے والا کب بنایا گیا تھا؟

(ب) اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ج) اس میں کس کس skills کی کہاں تک تعلیم دی جارہی ہے؟

(د) اس میں منظور شدہ اسامیاں گریڈوار بتائیں؟

(ہ) کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے خالی ہیں؟

(و) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران اس کو کتنی سالانہ گرانٹ حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی ہے؟

(ز) اس میں کون کون سی میسنگ فیسلٹی ہے، نیز حکومت ان کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) گورنمنٹ کالج آف کامرس بورے والا 1987 میں بنایا گیا تھا۔

(ب) اس کی عمارت مندرجہ ذیل 24 کمروں پر مشتمل ہے۔

کلاس رومز	13
لیبارٹریز	02
ٹیچرز رومز	06
پرنسپل کا کمرہ	01
ایڈمن سٹاف	01
ہال کمرہ	01
کل کمرے	24

(ج) یہاں ڈی کام، ڈی بی اے، بی کام کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(د) اس میں 25 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ادارہ ہذا میں لائبریرین کی اسامی اکتوبر 2008 سے خالی ہے۔

(و)

2008-09 سیلری بجٹ -/5057021روپے
2008-09 نان سیلری بجٹ -/323373روپے
2009-10 سیلری بجٹ -/5550564روپے
2009-10 نان سیلری بجٹ -/284000روپے

(ز) ادارہ ہذا میں تعلیم کے حوالے سے تمام ضروریات مہیا ہیں اور ان میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ ہے۔

فوڈ سٹیمپ سکیم کا کوٹا دینے کی تفصیلات

*6191: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 08-2007، 09-2008 میں فوڈ سٹیمپ سکیم کا کوٹا ممبران پنجاب اسمبلی کو دیا گیا اگر ہاں تو کن جماعتوں کے ممبران کو کتنا کوٹا دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والے ممبران کو بھی کوٹا دیا گیا ہے اگر ہاں تو مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کی کتنی خواتین کو یہ کوٹا دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والی ممبران جن کا تعلق مسلم لیگ (ق) اور مسلم لیگ فنکشنل سے ہے ان کو بھی کوٹا دیا گیا اگر ہاں تو ممبران کے نام حاصل کردہ کوٹا کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چوہدری عبدالغفور):

(الف) جی ہاں! فوڈ سپورٹ سکیم جو کہ اگست 2008 میں شروع ہوئی تھی میں تمام جماعتوں کے ممبران پنجاب اسمبلی کو کوٹا دیا گیا ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والے ممبران کو بھی کوٹا دیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والی ممبران جن کا تعلق مسلم لیگ (ق) اور مسلم لیگ فنکشنل سے ہے ان کو بھی کوٹا دیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل ضمیمہ (پ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ صنعت منڈی بہاؤالدین میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6774:جناب آصف بشیر بھاگٹ:کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کون کون سی انڈسٹری محکمہ سے رجسٹرڈ ہے؟

(ب) ضلع ہذا میں انڈسٹریل اسٹیٹ کس کس جگہ ہیں؟

(ج) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، کتنے پلاٹ کس کس سائز کے ہیں؟

(د) ان انڈسٹریل اسٹیٹ میں کون کون سی انڈسٹری ہے؟

(ہ) محکمہ کو اس انڈسٹریل اسٹیٹ سے کتنی آمدن سالانہ کس کس مد سے ہوتی ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) انڈسٹریز کی رجسٹریشن کا عمل محکمہ ہذا کے دائرہ کار میں نہ ہے۔تاہم ضلع منڈی بہاؤالدین میں اس وقت 2 شوگر ملز، ایک دھاگہ بنانے والی فیکٹری، 15 فلور ملز، ایک پارٹیکل بورڈ مل اور 70 رائس ملز واقع ہیں۔تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے۔

(ج) چونکہ منڈی بہاؤالدین میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے لہذا مزید تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

(د) چونکہ منڈی بہاؤالدین میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے لہذا مزید تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) چونکہ منڈی بہاؤالدین میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے لہذا مزید تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع وہاڑی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی تفصیلات

*6822:سردار خالد سلیم بھٹی:کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے ہیں؟

(ب) یہ کس کس جگہ ہیں ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(د) ان انڈسٹریل اسٹیٹ میں کون کون سی انڈسٹری ہے؟

(ہ) ان انڈسٹریل اسٹیٹ سے حکومت کو کتنی سالانہ آمدن حاصل ہوتی ہے اور حکومت کتنی رقم سالانہ ان پر خرچ کرتی ہے؟

(و) ان انڈسٹریل اسٹیٹ پر حکومت کی طرف سے کتنا عملہ تعینات کیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع وہاڑی میں کوئی بھی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے۔

(ب) کوئی نہیں۔

(ج) کوئی نہیں۔

(د) کوئی نہیں۔

(ہ) کوئی نہیں۔

(و) کوئی نہیں۔

پنجاب میں 2009 تک رجسٹر کی گئی مساجد کی تفصیلات

*6933: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ کے پاس 2009 تک پنجاب کی کتنی مساجد کی رجسٹریشن ہو چکی ہے، ان کی نام وار فہرست ایوان کو فراہم کریں؟

(ب) کتنی ایسی مساجد ہیں جن کی ابھی تک رجسٹریشن نہیں ہو سکی، اس کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں؟

(ج) جن مساجد کی رجسٹریشن نہیں ہو سکی کیا محکمہ ان کی رجسٹریشن کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حکومت رجسٹرڈ مساجد کی مالی معاونت بھی کرتی ہے، اگر ہاں تو کتنی کتنی اس کا طریق کار کیا ہے، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) مساجد کی انتظامی کمیٹیز کی رجسٹریشن سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت سال 2001 سے قبل محکمہ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کرتا تھا۔ ضلعی حکومتوں کے نظام کے نفاذ کے بعد سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹریشن کا کام ضلعی حکومتوں کو تفویض کر دیا گیا تھا اور ہر ضلع کے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس و پلاننگ) کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری E&A(I&MD)7-14/2001 مورخہ 26۔اکتوبر 2001 رجسٹرار مقرر کر دیا گیا جو اب مساجد کی رجسٹریشن کرتے ہیں، موصول شدہ معلومات کے مطابق پنجاب میں سال 2009 تک کل 12846 مساجد کمیٹیز کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ جس کی ضلع وار تفصیل ضمیمہ (الف) اور نام وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ضلعی رجسٹرار جائنٹ سٹاک کمپنیز سے آمدہ معلومات کے مطابق 2734 مساجد کی انتظامی کمیٹیز کی رجسٹریشن نہ ہوئی ہے۔ غیر رجسٹرڈ شد مسجد کمیٹیز کی وجہ یہ ہے کہ سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت مسجد کمیٹی کی رجسٹریشن لازمی (mandatory) نہ ہے۔ مسجد کی انتظامی کمیٹی دفتر رجسٹرار جائنٹ سٹاک کمپنیز کو درخواست برائے رجسٹریشن مع انتظامی کمیٹی کے میمورنڈم، آرٹیکل آف ایسوسی ایشن اور رجسٹریشن فیس گزارتی ہے۔ ضروری قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد انتظامی کمیٹی کو رجسٹریشن سرٹیفیکیٹ دے دیا جاتا ہے۔ محکمہ کے ضلعی دفاتر سے آمدہ معلومات کے مطابق پنجاب میں کل 2734 درخواست ہائے برائے رجسٹریشن مسجد کمیٹیز زیر التوا ہیں جو کہ قانونی تقاضے و ضروری کارروائی پوری ہونے کے بعد رجسٹر کر دی جائیں گی جس کی ضلع وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیلاً جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے کہ ایکٹ 1860 کے تحت مسجد کمیٹی کی رجسٹریشن (mandatory) لازمی نہ ہے اور قانونی تقاضے پورے کرنے والی مسجد کمیٹی کو رجسٹر کر دیا جائے گا۔

(د) محکمہ ہذا رجسٹرڈ مساجد کمیٹیز کی کوئی مالی امداد / معاونت نہ کرتا ہے۔

ضلع قصور۔ٹیکنیکل اداروں کی تفصیلات

*7024: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کس کس جگہ ٹیکنیکل ادارے چل رہے ہیں؟

(ب) ہر ادارے کی عمارت کتنے کمروں اور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، کیا یہ کمرے طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں؟

(ج) ان اداروں میں کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد ادارہ وار بتائیں؟

(ہ) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(و) ان اداروں سے سالانہ کتنے بچے تعلیم حاصل کرکے فارغ ہوتے ہیں؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) قصور میں ٹیوٹا کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل ٹیکنیکل ادارے کام کر رہے ہیں۔

a. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور۔

b. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC)

(ب)

a- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور کا رقبہ 187 کنال پر مشتمل ہے اور اس میں 8 ٹریڈز کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جس کے لئے کمرے اور لیب موجود ہیں۔ یہ کمرے طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں۔

b- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC) GTTI Kasur کی ہوسٹل بلڈنگ میں کام کر رہا ہے۔ اس میں 3 ٹریڈز میں ٹریننگ دی جاتی ہے نیز کمرے طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں۔

(ج)

a۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور میں مندرجہ ذیل ہنر میں تعلیم دی جاتی ہے۔

1. Machinist
2. Welding
3. Electrical
4. Draughtsman (Mechanical)
5. Auto Mechanical
6. Electronics
7. Fitter(General)
8. Refrigeration & Air Conditioning Mechanic

b۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC) میں مندرجہ ذیل ہنر میں تعلیم دی جاتی ہے۔
1.Wood 2. Wireman 3. Welding

(د)

a۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور میں 244 بچے زیر تعلیم ہیں۔

b۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC) میں 48 بچے زیر تعلیم ہیں۔

(ہ)

a۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور میں -/1950 روپے فی طالب علم سالانہ فیس وصول کی جاتی ہے۔

b۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC) میں طالب علموں سے کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی ہے اور -/450 روپے بورڈ واجبات کی مد میں وصول ہوتے ہیں۔

(و)

a۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور سے اس سال 186 طالب علم تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوئے ہیں۔

b۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC) قصور سے اس سال 88 طالب علم تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوئے ہیں۔

ضلع قصور۔انڈسٹریل اسٹیٹس کی تفصیلات

*7025: **محترمہ انیلہ اختر چودھری:** کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کس کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں؟

(ب) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر کب قائم ہوئی؟

(ج) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں، تفصیل انڈسٹریل اسٹیٹ وار بتائیں؟

(د) ان میں کس کس قسم کی فیکٹریاں اور کارخانے لگے ہوئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت قصور شہر اور چونیاں شہر کے گردونواح میں مزید انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع قصور میں 1998 میں ایک سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سیلف فنانس کی بنیاد پر اقبال نگر 8۔ کلومیٹر فیروزپور روڈ قصور پر قائم کی گئی ہے۔

(ب) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ قصور 645 کنال رقبہ پر قائم ہوئی۔

(ج) پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ قصور میں 326 پلاٹ مندرجہ ذیل کیٹگری کے بنائے گئے ہیں۔

کیٹگری A	دو کنال	87 پلاٹ
B	ایک کنال	156 پلاٹ
C	10 مرلہ	62 پلاٹ
D	مختلف سائز	21 پلاٹ

(د) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ قصور میں مندرجہ ذیل چھ کارخانے چل رہے ہیں:۔

1۔ میسرز چھینہ ٹیکسٹائل انڈسٹریز
2۔ میسرز الخالد کیمیکل انڈسٹریز
3۔ میسرز مون کیمیکل انڈسٹریز
4– میسرز قدوسی گتہ سازی
5۔ میسرز سٹون ویلی
6۔ میسرز بائیو سٹینڈرڈ فوڈ پراسیسنگ

(ہ) محکمہ صنعت اپنے ذیلی ادارہ "پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی" کی وساطت سے قصور میں 400 ایکڑ اراضی پر "Industrial Park for Leather Industries" قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

لنگر خانے کھولنے کی تفصیلات

*7064: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب لاہور، ملتان اور گوجرانوالہ ڈویژن میں لنگر خانے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے لنگر خانے کے قیام کے لئے سستی روٹی اتھارٹی کا بھی قیام عمل میں لایا جا رہا ہے اس کے سربراہ کون ہیں؟

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے چیئرمین سستی روٹی اتھارٹی کو کیا کیا مراعات حاصل ہیں؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) درست ہے۔ حکومت پنجاب نہ صرف لاہور، ملتان اور گوجرانوالہ ڈویژن بلکہ دیگر ڈویژن میں بھی سستی روٹی دستر خوان قائم کر چکی ہے جہاں مخیر حضرات کے تعاون سے غریب اور مستحق لوگوں کے لئے مفت یا کم قیمت کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

(ب) حکومت کی طرف سے غریب اور مستحق افراد کو سستی روٹی کی فراہمی اور سستی روٹی دستر خوانوں کے قیام کے لئے سستی روٹی اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جس کے چیئرمین جناب محمد حنیف عباسی ممبر قومی اسمبلی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے فی الحال چیئرمین سستی روٹی اتھارٹی کو کوئی مراعات حاصل نہ ہیں۔

صوبہ میں سستی روٹی پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیلات

*7136: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں سستی روٹی پر کل کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب کے کن کن اضلاع میں سستی روٹی کی سکیم جاری ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں سستی روٹی کے کل کتنے تنور ہیں نیز ان تنوروں کو ماہانہ کس حساب سے آٹا کی فراہمی کی جاتی ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) محکمہ خوراک، حکومت پنجاب سے آمدہ معلومات کے مطابق مالی سال 09۔2008، 10۔2009 اور 11۔2010 میں (10۔09۔27 تک) سستی روٹی سکیم کے لئے گندم/آٹے کی فراہمی کے لئے سبسڈی کی رقم 9848 ملین روپے ہے جبکہ سستی روٹی اتھارٹی میں 10۔06۔30 تک -/28,26,047 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) سستی روٹی سکیم صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں جاری تھی تاہم محکمہ صنعت کی چٹھی نمبر SO(Stat)1-17/2010 مورخہ 10-دسمبر 2010 کے تحت جاری کردہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکام کے مطابق مینوئل (مٹی کے عام) تنوروں کی حد تک یہ سکیم بند کر دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ آفیسر (ای اینڈ آئی پی) لاہور کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ضلع لاہور میں مورخہ 10-08-31 تک 1832 تنور رجسٹرڈ تھے۔ ماہ اگست 2010 میں آٹے کے 257269 تھیلے ان تنوروں کو فراہم کئے گئے۔

ضلع سیالکوٹ، ٹیکنیکل اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7789: رانا آصف محمود: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے ٹیکنیکل ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں منظور شدہ اسامیاں ادارہ وار اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان اداروں میں خالی اسامیوں کی تفصیل بتائیں؟

(د) کس کس ادارے میں سربراہ کی اسامی خالی ہے؟

(ہ) ان خالی اسامیوں پر کب تک تعیناتیاں کر دی جائیں گی؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کل آٹھ ادارے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل مقامات پر موجود ہیں۔

1- گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، پیرس روڈ سیالکوٹ۔

2- گورنمنٹ اپرنٹسز ٹریننگ سنٹر، گوہدپور مرالہ روڈ سیالکوٹ

3- گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، پیرس روڈ سیالکوٹ

4- گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، سرکلر روڈ ڈسکہ

5- گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، محلہ عنایت پورہ پسرور

6- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (آباد) فیصل کالونی پسرور

7- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (مردانہ) ڈسکہ روڈ، چیمہ فلور مل، سمبڑیال

8- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (مردانہ) ڈسکہ روڈ، نزد گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سمبڑیال

(ب) تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی سیالکوٹ میں پرنسپل کی اسامی خالی ہے لیکن انچارج پرنسپل کام کر رہا ہے۔

(ہ) اس وقت گریڈ 1 تا 15 کی اسامیاں بھرتی کرنے پر پابندی ہے جبکہ گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی وہ خالی اسامیاں جو براہ راست بھرتی کے زمرے میں آتی ہیں ان اسامیوں کو جلد پُر کر دیا جائے گا۔ جو اسامیاں پرموشن کوٹا کی ہیں ان کو بھی متعلقہ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد پُر کر دیا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ، فیکٹریوں اور کارخانہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7791: رانا آصف محمود: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ صنعت کے ریکارڈ میں کتنی فیکٹریز اور کارخانہ جات ہیں؟

(ب) گزشتہ سال ان فیکٹریوں / کارخانہ جات سے محکمہ ہذا کو کتنی گرانٹ سالانہ کس مد میں وصول ہوئی ہے؟

(ج) ان فیکٹریوں / کارخانہ جات کو حکومت کیا کیا سہولیات اور مالی معاونت فراہم کرتی ہے؟

(د) اس وقت کتنی فیکٹریاں / کارخانہ جات اس ضلع میں غیر قانونی کام کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ صنعت کے ریکارڈ کے مطابق اس وقت 2670 فیکٹریز اور کارخانہ جات ہیں۔

(ب) چونکہ محکمہ صنعت کارخانہ جات سے کسی قسم کی نہ تو کوئی گرانٹ وصول کرتا ہے اور نہ ہی اس کے دائرہ کار میں آتا ہے لہذا گزشتہ سال ان فیکٹریوں / کارخانہ جات سے محکمہ ہذا کو کسی قسم کی کوئی گرانٹ سالانہ مد میں وصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) فیکٹریوں / کارخانہ جات کو مالکان کی درخواست پر ہر قسم کی دستیاب سہولیات متعلقہ محکمہ فراہم کرتا ہے تاہم مالی معاونت کی فراہمی محکمہ ہذا کے دائرہ کار میں نہ ہے۔

(د) حکومت کی آزادانہ صنعتی پالیسی کے تحت فیکٹریوں / کارخانہ جات لگانے سے قبل ڈیپارٹمنٹ کی اجازت درکار نہ ہے۔ چاہے اس کی لاگت اور سائز کتنا بھی ہوں جبکہ ضلعی گورنمنٹ کے تعین کردہ negative area's میں کسی بھی قسم کی فیکٹری / کارخانہ لگانے کی اجازت نہ ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شوکت بسراء صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ بہت اہم بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کل وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہ statement دی ہے کہ اگر ریمنڈ ڈیوس کی رہائی سے ہمارا واسطہ ثابت ہو جائے تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ لاء منسٹر رانا ثناء اللہ خان کا بھی ایک بیان اخباروں میں چھپا ہوا ہے کہ مجھے پتا ہے کہ ورثاء پنڈی میں موجود ہیں میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آج اجلاس کو چلتے ہوئے گیارہواں یا بارہواں دن ہے وزیراعلیٰ پنجاب یہاں تشریف لاتے اور جو statement انھوں نے دی ہے وہ اس House کے سامنے دیتے۔ یہ issue اب بہت important ہو گیا ہے۔ انھوں نے یہ چیلنج کر دیا ہے کہ میں resign کروں گا۔

جناب سپیکر! کچھ عرصہ پہلے Wiki leaks آئی تھیں، عنقریب Ramond leaks آرہی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ relevant رہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں relevant بات کر رہا ہوں، یہ بہت important issue ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: This is not a point of order میں point of order پر تقریر کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"ریمنڈ کا جو وکیل ہے غدار ہے، امریکہ کا جو یار ہے غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز خواتین ممبران حزب اختلاف محترمہ سیمل کامران، محترمہ آمنہ الفت،
محترمہ ثمینہ خاور حیات، محترمہ قمر عامر چودھری، محترمہ خدیجہ عمر، سیدہ ماجدہ زیدی،
سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان میں
اپنی نشستوں سے جناب سپیکر کے سامنے آکر نیچے بیٹھ گئیں اور ان کی طرف سے
"ہماری سیٹیں خالی کرو، ظلم کے یہ ضابطے ہم نہیں مانتے، ناانصافی نہیں چلے گی،
ناانصافی نامنظور، وزیر قانون کی لاقانونیت نامنظور اور فیصل آباد کی
غنڈہ گردی نامنظور" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please, order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور" کی نعرہ بازی)
(نیچے بیٹھی ہوئی معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ہماری سیٹیں واپس کرو، ہماری سیٹیں خالی کرو" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

(اس مرحلہ پر نیچے بیٹھی ہوئی خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: محترمہ! براہِ مہربانی، اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! جب تک ہماری سیٹیں خالی نہیں ہوں گی تب تک ہم اِدھر ہی بیٹھی رہیں گی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بسراء صاحب! فرمائیں لیکن relevant رہنا۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے اور ہم ریمنڈ ڈیوس کے حوالے سے رانا ثناء اللہ کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ استعفیٰ دیں گے یا میں استعفیٰ دوں گا جو میں ثابت کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! ہمیں بات کرنے دیں۔ یہاں پر ریمنڈ ڈیوس کے ڈرامے چلائے جا رہے ہیں۔

MR. SPEAKER: Order please, order please.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم یہ چیلنج قبول کرتے ہیں۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ میری بات سن لی جائے۔ یہ حکومتی پارٹی کے لوگ بھاگنے والے ہیں اور ان لوگوں نے ملک کا سودا کیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی قیادت اب ہماری بات کا جواب کیوں نہیں دیتی؟ ریمنڈ ڈیوس کا معاملہ رائیونڈ اور ریمنڈ کے درمیان ہے۔ آج رائیونڈ میں اُن لوگوں نے تختیاں لگا دی ہیں اور اُس روڈ کا نام رائیونڈ روڈ کی بجائے ریمنڈ روڈ رکھ دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور، حاجی چور" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! میں جواب دینا چاہتا ہوں۔ میری بات سُن لی جائے۔

(اس مرحلہ پر نیچے بیٹھی ہوئی معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"فیصل آباد کی غنڈہ گردی، نہیں چلے گی اور رانا پلازہ، ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور، حاجی چور" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please, order please.

(اس مرحلہ پر نیچے بیٹھی ہوئی معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ریمنڈ رانا، نامنظور اور رانا پلازہ، نامنظور" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"امریکہ کا جو یار ہے، غدار ہے اور ریمنڈ کا جو وکیل ہے، غدار ہے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order in the House, order please معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ہماری سیٹیں خالی کرو" اور "حاضر سروس ڈاکٹر نامنظور نامنظور" کی نعرہ بازی جبکہ معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جعلی ڈگری ہائے ہائے"، "پٹرول بم ہائے ہائے" اور "ریمنڈ کا جو وکیل ہے ذلیل ہے ذلیل ہے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں معزز ممبران سے request کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر نے معزز خواتین ممبران حزب اختلاف
کوSeating Planدکھایا)

جناب سپیکر: میں معزز خواتین ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر تشریف لے گئیں
اوران کی طرف سے "سپیکر ساڈا شیراے باقی ہیر پھیر اے" جبکہ معزز خواتین ممبران
حزب اقتدار کی طرف سے "سپیکر ساڈا شیر اے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور آپ سب شیر ہیں۔ جی، بسراء صاحب!relevant بات کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!I would be more than relevantاور میں انتہائی اہم بات صرف پانچ منٹ میں مکمل کرتا ہوں کہ کل اس ایوان کے وزیر اعلیٰ کے بیان اور وزیر قانون کے بیان کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے زیادہ relevancyاور کیا ہو گی؟ وہ پنجابی میں کہتے ہیں کہ "چور نالے چتر"۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف پریس گیلری کی طرف دیکھنے لگے)

جناب سپیکر: آپ اوپر کیوں دیکھ رہے ہیں، کیا اوپر کوئی فوٹو گرافر ہے؟ فوٹو گرافی سے اجتناب کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے چیلنج کیا ہے اور میں اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں کہ جو لوگ جھوٹ کی سیاست کرتے ہیں، جو لوگ منافقت کی سیاست کرتے ہیں اور جو لوگ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میں وزیر اعلیٰ صاحب کے اس چیلنج کا جواب دینا چاہتا ہوں اور میں وزیر قانون کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔۔۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ کل سے ایک ہی بات پر لگے ہوئے ہیں تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی یہ روایت رہی ہے کہ وہ جھوٹ کی سیاست کرتے ہیں اور بسراء صاحب کُلی طور پر جھوٹ

بول رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلم لیگ(ن)اصولوں کی سیاست کرتی ہے اور اصولوں کے ساتھ چلتی ہے۔ریمنڈڈیوس والی کالک پیپلز پارٹی والوں نے اپنے منہ پر مل لی ہے اور آج انہوں نے اسے پورے ملک کے منہ پر مل دیا ہے۔پہلے تو یہ اٹھیں اور اس کالک کو منہ سے صاف کریں اور پھر اس کے بعد یہاں پر بات کرنے کے لئے آئیں۔یہ وزیراعلیٰ پنجاب کے متعلق بات کرتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "میاں دے نعرے وجن گے باقی سارے بھجن گے اور میاں تیرے جانثار بے شمار بے شمار" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: کلو صاحب!آپ تشریف رکھیں۔جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر![*******]

جناب سپیکر: بسراء صاحب!آپ بات ٹھیک نہیں کر رہے۔ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!مجھے اپنی بات تو مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب!آپ کتنے گھنٹے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے؟

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):آپ ایوان کو in order کریں گے تو میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: اس پر کسی کو بحث کرنے کا حق نہیں ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ہم تو آپ کی بات کا جواب دینا چاہتے ہیں، ہم تو خاموش تھے، ہم آپ کی بات کا جواب دینا چاہتے ہیں۔میں وزیر قانون اور وزیراعلیٰ پر بات کرنا چاہتا ہوں۔لاء منسٹر نے یہ کہا ہے کہ مجھے پتا ہے کہ راولپنڈی میں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں،اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔(شور وغل)
آپ تشریف رکھیں۔آرڈر پلیز،آرڈر پلیز۔۔۔

[********]

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!آپ میری بات نہیں سن رہے ہیں۔۔

---

1. بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔
2. بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 749 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! اب آپ تشریف رکھیں، آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کی بات ہو گئی ہے اور میں پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): یہ ہماری بات نہیں سنتے [********] میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کریں گے، کریں گے۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دیکھیں، [********]

[********]

[********]

[********]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "نعرہ بھٹو، جیو بھٹو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جتنے بھی تضحیک آمیز الفاظ کہے گئے ہیں وہ تمام کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ بسراء صاحب! اب مجھے کام کرنے دیں، آپ کی مہربانی۔ (شور و غل)

[********]

اوپر گیلری میں بچے آپ کو دیکھ رہے ہیں جو آپ کا مستقبل ہیں۔ آپ کو House کے تقدس کا خیال کرنا چاہئے۔ (شور و غل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "نعرہ بھٹو، جیو بھٹو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بی بی ہم شرمندہ ہیں، تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "بی بی دے نعرے وجن گے، اے چور سارے نسن گے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جیوے جیوے، نواز شریف" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جئے بھٹو" کی مسلسل نعرہ بازی)

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بی بی ہم شرمندہ ہیں
تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)
[********]
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"میاں تیرے جانثار بے شمار بے شمار" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اختلاف مسلم لیگ (ق) کی طرف سے
"مونس ساڈا شیر اے باقی ہیر پھیر اے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ تمام حضرات میری بات غور سے سنیں، یقین جانیں کہ ہمارے مستقبل کے معمار اوپر سے آپ کو دیکھ رہے ہیں، ہمارے بچے آپ کو دیکھ رہے ہیں، کچھ خدا کا خوف کھائیں، اس House کے تقدس کا کچھ خیال کریں، relevant ہو جائیں اور یہ تماشا نہ بنائیں آپ لوگوں کی مہربانی ہو گی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔(قطع کلامیاں)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ لوگ کیا کرتے ہیں؟ ایسا نہ ہو کہ مجھے کوئی extremist step اٹھانا پڑے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

رانا عبدالرؤف: جناب سپیکر! ہم اس کی بات نہیں سنیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میرے ساتھ بات کر رہے ہیں، میں ان کی بات سنوں گا۔ جی، بسراء صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: I say order. Order please, order. This is not good, this is not proper.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: ذرا مختصر بات کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بہت ہی مختصر بات کروں گا، مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری شوکت محمود بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میری بات صرف پانچ منٹ کی ہے اور بات بھی اتنی relevant ہے کہ چیف منسٹر پنجاب نے پریس کانفرنس کی ہے، میں وزیر قانون کی بات کرنا چاہتا ہوں تو اس سے زیادہ relevant بات کیا ہو گی؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

رانا عبدالرؤف: جناب سپیکر! یہ بات نہ کریں۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ بات کیوں نہ کروں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

جناب سپیکر: بسراء صاحب! کچھ خیال کریں، مہربانی کریں اور پوائنٹ آف آرڈر کو پوائنٹ آف آرڈر ہی رہنے دیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے گزارش کر لینے دیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

جناب سپیکر: آپ بات کریں گے بھی کہ نہیں؟ بات relevant سنوں گا ورنہ مائیک بند کر دوں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بڑے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی یہ statement آئی ہے کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران تشریف رکھیں۔ جی، بسرا صاحب! انہوں نے یہ کہا ہے کہ مجھے پتا ہے کہ ورثا راولپنڈی میں ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

جناب سپیکر: میں نے آپ کو کتنی بار کہا ہے۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بات تو کر لینے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بات میں نے سن لی ہے، اب آپ تشریف رکھیں۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ (قطع کلامیاں)

معزز ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

رانا محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پہلی درخواست رانا محمد افضل خان ایم پی اے، پی پی-66 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Sir, I request to kindly grant me leave for one day that is 14th January, 2011due to an urgent piece of work."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب وسیم افضل گوندل

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب وسیم افضل گوندل ایم پی اے پی پی-119 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

السلام و علیکم!

"میں مورخہ 17، 14، 13 اور 18-جنوری 2011 کو لاہور میں موجود تھا لیکن بوجہ ناسازی طبع اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا۔ رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ لیلیٰ مقدس

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ لیلیٰ مقدس ایم پی اے پی پی-322 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Sir,

With due respect it is stated that due to an urgent piece of work at home, I was unable to attend the session of Provincial Assembly. Kindly allow me leave for 13th 17th & 18th January, 2011. I shall be grateful to you for this act of kindness."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف پیپلز پارٹی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

جناب سپیکر: بسراء صاحب! یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)
I am telling you Basra Sb!
یہ ٹھیک نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران جناب محمد اشرف خان سوہنا، حاجی محمد اسحاق، چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد، جناب شاہان ملک، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ فائزہ احمد ملک احتجاجاً سپیکر کے Rostrum کے پاس چلے گئے)

[********]
[********]

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اختلاف محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بقایا درخواستیں پڑھیں۔ (شور و غل) سیکرٹری اسمبلی کو بقایا درخواستیں پڑھ لینے دیں اس کے بعد بات سُنتے ہیں۔ جی، سیکرٹری اسمبلی!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب عمران اشرف

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب عمران اشرف ایم پی اے، پی پی-123 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"بوجہ نجی مصروفیات پنجاب اسمبلی کے سیشن میں بتاریخ 10-جنوری 2011 سے 14-جنوری 2011 تک حاضر نہیں ہو سکتا۔ مذکورہ ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! عظمیٰ بخاری صاحبہ واک آؤٹ کر گئی ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! عظمیٰ بخاری وزیر قانون کی دھمکیوں کی وجہ سے واک آؤٹ کر گئی ہیں۔ وزیر قانون نے ان کو دھمکیاں دی ہیں اور ان کے باپ کے متعلق غلیظ زبان استعمال کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کامران مائیکل صاحب اور ندیم کامران صاحب آپ دونوں جائیں اور عظمیٰ بخاری صاحبہ کو منا کر لائیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! یہ بد ترین مثال قائم کی گئی ہے۔ یہ ایوان گواہ رہے گا اگر ان کو کچھ ہوا یا ان کے خاندان کے کسی فرد کو کچھ ہوا تو اس کے ذمہ دار وزیر قانون ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ مجھے کارروائی چلانے دیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پہلے عظمیٰ بخاری صاحبہ آئیں گی، وہ بات کریں گی۔ پھر ہم کارروائی چلانے دیں گے۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سُنتا ہوں۔ جی، سیکرٹری اسمبلی!

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب محمد وسیم افضل گوندل ایم پی اے پی پی-119 کی طرف سے موصول ہوئی ہے---

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! یہ صرف ہمارے ممبر کی بات نہیں ہے۔ کسی بھی ممبر کے ساتھ اگر ایسی بات ہوتی تو ہم یہی کہتے۔

جناب سپیکر: اس House کے تمام ممبران میرے لئے معزز ہیں، قابل احترام ہیں۔ ان کا استحقاق برابر ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! عظمیٰ بخاری ہماری بہن ہیں رانا ثناء اللہ نے ان کو جان سے مار دینے کی دھمکیاں دی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ غلط بات ہے۔ اگر کوئی بات ایسی ہے تو میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات آپ کے سامنے کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ ایسی بات اور میرے سامنے ہوئی ہے؟ افسوس کی بات ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ کے سامنے ہی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: میں اپنے کانوں سے یہ بات سُنوں اور پھر کہوں کہ یہ بات نہیں ہوئی؟ (قطع کلامیاں) Can you believe it میں نے یہ بات نہیں سنی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): ہم ان کو لے آتے ہیں۔ پہلے وہ بات کر لیں۔ آپ اس کا نوٹس لیں ان کو جو دھمکیاں دی گئی ہیں۔ وہ آ کر بات کریں گی پھر کارروائی شروع ہو گی۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ بقایا درخواستیں پڑھیں۔

جناب وسیم افضل گوندل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب وسیم افضل گوندل ایم پی اے پی پی-119 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"میں بوجہ طبیعت ناسازی جاری اجلاس کے بقیہ ایام میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ مہربانی فرما کر میری بقیہ ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مہر اعجاز احمد اچلانہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مہر اعجاز احمد اچلانہ ایم پی اے، پی پی-265 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"اسمبلی اجلاس منعقدہ 21-جنوری 2011 بروز جمعہ اجلاس میں شریک نہیں ہو سکا اس لئے مورخہ 21-جنوری 2011 کے اسمبلی اجلاس سے میری رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زوبیہ رباب ملک

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ ایم پی اے، ڈبلیو360 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ خرابی صحت کے باعث میں آج مورخہ 24-جنوری 2011 کو منعقد ہونے والے اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں، رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد رفیق ایم پی اے، پی پی-90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"تھوڑی دیر پہلے مجھے فون پر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے بہنوئی ڈاکٹر محمد سلیم قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں میں آج کے اجلاس میں شرکت سے معذور ہوں۔ مورخہ 11-مارچ 2011 اسمبلی اجلاس سے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد رفیق ایم پی اے، پی پی۔90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"میرے بہنوئی ڈاکٹر محمد سلیم (مرحوم) مورخہ 11۔مارچ 2011 بروز جمعہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ مورخہ 11۔مارچ 2011 کے روز میں اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے صوبائی اسمبلی میں موجود تھا کہ مجھے 11 بجے صبح فون پر مرحوم کی فوتیدگی کی اطلاع ملی۔ میں ساڑھے گیارہ بجے رخصت برائے منظوری جمع کروا کر نماز جنازہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ برائے شرکت ختم نواں میں آج ہی واپس روانہ ہو رہا ہوں اس لئے گزارش ہے کہ 18۔مارچ 2011 بروز جمعہ کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے صفدر عباس بھٹی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رائے صفدر عباس بھٹی ایم پی اے، پی پی۔263 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

گزارش ہے کہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب جانا چاہتا ہوں۔ لہذا مورخہ 14۔مارچ سے مورخہ 24۔مارچ 2011 تک کی رخصت منظور فرمائی جائے۔ رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رانا منور علی غوث صاحب ایم پی اے، پی پی-36 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب جانا چاہتا ہوں لہذا مورخہ 14-مارچ سے 24-مارچ2011 تک کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب وسیم قادر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب وسیم قادر ایم پی اے، پی پی-144 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ مجھے ضروری کام کے سلسلہ میں لندن جانا ہے مہربانی فرما کر 21 سے25-مارچ20011 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر سامیہ امجد

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ ایم پی اے، ڈبلیو-357 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"I had to undergo an operation in the Punjab Institute of Cardiology on 17th March 2011 and the doctor has

advised me rest for one week. Kindly allow me leave w.e.f. 24th March 2011."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں شاہد حسین خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں شاہد حسین خان ایم پی اے پی پی۔107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"Respectfully, it is stated that I am engaged with wedding arrangement of my son and daughter and unable to attend the session from today onward. Please grant me leave. I shall be away till the function is finished."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) ایم پی اے، پی پی۔228 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"مجھے انتہائی اہم کام کے سلسلہ میں 25۔مارچ 2011 کو لاہور سے باہر جانا ہے۔ برائے مہربانی مجھے 25۔مارچ 2011 کی رخصت عنایت کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد فیروز جوئیہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک فیروز جوئیہ ایم پی اے، پی پی-46 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ مجھے ایک ضروری کام کے سلسلے میں جانا ہے اس لئے مورخہ 25-مارچ 2011 بروز جمعہ اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا۔ایک دن کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محمد نعیم اختر بھابھا ایم پی اے، پی پی-237 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میرے والد صاحب کی طبیعت خراب ہے۔ان کو آج 17-مارچ 2011 کو آغا خان ہسپتال کراچی لے کر جا رہا ہوں ۔ رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مہر ارشاد احمد خان سیال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مہر ارشاد احمد خان سیال ایم پی اے، پی پی-254 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"Due to sad demise of my beloved mother, I could not attend Assembly session w.e.f. 11th March to 21st March 2011. You are requested kindly to grant the leave of the said period."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ندیم خادم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ندیم خادم ایم پی اے، پی پی-26 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ مجھے اپنا حلقہ نیابت میں کام ہے جس کی وجہ سے میں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ اس ماہ 28 اور 29-مارچ 2011 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

(قطع کلامیاں)

جناب عامر حیات خان روکھڑی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب عامر حیات خان روکھڑی ایم پی اے، پی پی-44 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is stated that I cannot attend the Assembly session from 11th March 2011 tell end of session due to my son's marriage. You are requested kindly to accept my leave for the above mentioned period."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں غلام سرور

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں غلام سرور ایم پی اے پی پی-97 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

> "I will not be able to attend the ongoing session of the Assembly due to illness from Monday 18th to 19th March 2011."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ کسی کا خالی بیگ پڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں اس میں کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے۔

(اذان ظہر)

نماز ظہر کے لئے آدھ گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز ظہر کی ادائیگی کے لئے آدھ گھنٹے کا وقفہ کیا گیا)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد 2 بج کر 58 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بھی اور چودھری صاحب بھی پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتے ہیں، ذرا جلدی جلدی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آج سے تین سال پہلے جب یہ House شروع ہوا تھا تو اس وقت ہم نے اسمبلی کے درجہ چہارم کے ملازمین کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی جسے ڈپٹی سپیکر صاحب Chair کرتے رہے۔ ہم نے ان کے لئے تین سال تک جدوجہد کی، ان کے کوارٹرز بنانے کے لئے مختلف جگہیں بھی دیکھیں لیکن ہماری وہ کمیٹی flop ہو چکی ہے اور ہم ان کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکے۔ اب حالت یہ ہے کہ آج ان کے Pipal House کے کوارٹروں کی دیواروں پر لکھ دیا گیا ہے کہ اگر ان عمارتوں کو نقصان پہنچایا، demolish ہو گئیں تو بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی انتظامیہ ذمہ دار نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! کمیٹی میں انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ جب تک اسمبلی کے درجہ چہارم کے ملازمین کو ہم متبادل جگہ نہیں دے دیتے اس وقت تک ان کو وہاں سے نہیں نکالا جائے گا اور انہیں متبادل جگہ بھی immediately فراہم کرنے کے لئے دن رات efforts کریں گے۔وہ دن رات کی efforts کہاں گئیں؟ اگر آج وہ مکان demolish ہو جاتے ہیں یا کسی بارش میں گر جاتے ہیں اور اس سے کسی کا جانی نقصان ہو جاتا ہے تو یہ چراغ تلے اندھیرے والی بات ہو گی۔ وہ اسمبلی کے درجہ چہارم کے ملازمین ہیں، ہماری اخلاقی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم ان کے لئے کچھ کریں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔تین بج گئے ہیں۔آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔اب اجلاس کل مورخہ 30۔مارچ 2011 بروز بدھ صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

765

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،30-مارچ2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

(رپورٹ کاایوان کی میزپررکھاجانا)

پنجاب پنشن فنڈبرائے سال09-2008کے بارے میں سالانہ رپورٹ کاایوان کی میزپررکھا جانا

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈبرائے سال09-2008کے بارے میں سالانہ رپورٹ ایوان کی میزپر رکھیں گے۔

مسودات قانون کاایوان میں پیش کیاجانا

1۔ مسودہ قانون لاہوررنگ روڈاتھارٹی2011(مسودہ قانون نمبر28بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون رنگ روڈاتھارٹی2011ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)آثارقدیمہ2011(مسودہ قانون نمبر25بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)آثارقدیمہ2011ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد2011(مسودہ قانون نمبر26بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم)(رجسٹریشن و کنٹرول)سماجی بہبود کی رضا کار تنظیمیں 2011

(مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم)(رجسٹریشن و کنٹرول)سماجی بہبود کی رضا کار تنظیمیں 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

766

مسودات قانون پر غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)اوقاف 2011(مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)اوقاف 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)اوقاف 2011 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم)انتقال جائیداد 2011(مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)انتقال جائیداد 2011، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)انتقال جائیداد 2011 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم 2011(مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم 2011 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ) ملازمت 2011 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ) ملازمت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ) ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

767

6۔ مسودہ قانون(ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011

(مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید 2011(مسودہ قانون نمبر6بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید2011،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور اور اوقاف نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید2011منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے2010(مسودہ قانون نمبر24بابت2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے2010،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے2010منظور کیا جائے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیئیسواں اجلاس

بدھ،30۔مارچ2011

(یوم الاربعاء،24۔ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح11بج کر30منٹ پر زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ
فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا
سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾

سُوۡرَةُ إبراهيم آيات32 تا34

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں۔اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا(32)اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا(33)اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔اور اگر اللہ کے احسان گننے لگو تو شمار

نہ کر سکو۔(مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے)کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے (34)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

پلکوں پہ ستارے سے چمکتے رہے تادیر
لب اُن ﷺ کی ثناء کر کے مہکتے رہے تادیر
جب ذکر کسی نے بھی کیا اُن ﷺ کی گلی کا
آنکھوں سے مری اشک ٹپکتے رہے تادیر
جاتا ہوا دیکھا جو مدینے کوئی زائر
ہم شوق حضوری ﷺ میں سسکتے رہے تادیر
کچھ دیر سجائی تھی ترے ذِکر کی محفل
پھر گھر کے دَر و بام چمکتے رہے تادیر
سرورؔ جنہیں مدحت کے لئے میں نے چُنا تھا
وہ حرف مجھے پیار سے تکتے رہے تادیر

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پاکستانی ٹیم کی کامیابی کے لئے دعا کرا دیں۔

جناب سپیکر: پہلے میری بات سُن لیں۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! ہماری ٹیم کی کامیابی کے لئے House میں دعا کرا دیں۔

جناب سپیکر: مجھے بات کرنے دیں۔ پلیز! کیا کرتے ہیں؟

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! دعا تو پہلے بھی ہو سکتی ہے، آپ کامیابی کے لئے دعا کرا دیں۔

جناب سپیکر: جی، اللہ انہیں خوش رکھے اور اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی دے، بڑی مہربانی۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! ہم بھی چاہتے ہیں کہ آپ ٹیم کی کامیابی کے لئے دعا کرا دیں۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی ملے گی۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! آپ قاری صاحب سے کہیں کہ وہ House میں دعا کرا دیں۔

جناب سپیکر: آپ خود ہی دعا کر دیں، بس ٹھیک ہے۔ بات کرنے کا کوئی طریق کار ہوتا ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No, please, no point of orders during this Question Hour.

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! سب سے کہیں کہ پاکستانی ٹیم کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

جناب سپیکر: جی، سب کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پاکستانی ٹیم کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آپ بھی پڑھ دیں۔ بس ٹھیک ہے۔ جی، مہربانی!

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا نے پاکستانی ٹیم
کی کامیابی کے لئے دعا کرائی)

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز! اب رانا محمد اقبال خان کا سوال ہے۔ سوال نمبر بولئے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2835 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بھیک مانگنے والے بچوں و دیگر افراد کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2835: رانا محمد اقبال خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے جرائم پیشہ افراد کی ملی بھگت سے بھیک مانگتے بچوں کی حوصلہ شکنی اور انہیں اچھے شہری بنانے اور تعلیم و تربیت کے لئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا ادارہ قائم کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارے کے قیام اور حکومت کی جانب سے اسے فنڈز کی وافر فراہمی کے باوجود وہ معصوم بچے جن کے ہاتھ میں بستے اور قلم دوات ہونی چاہئے وہ سڑکوں پر کثیر تعداد میں نظر آتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان بچوں کو بھیک مانگنے پر مامور کرنے والے اور ایسے پیشہ ور عناصر جو اپنے ہی معصوم بچوں کو بھیک مانگنے پر مجبور کرتے ہیں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو عدم توجہی اور بے سہارا بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ ایکٹ PDNC 2004 کے تحت قائم ہوا ہے۔ بیورو بھکاری بچوں کی فلاح و بہبود کے علاوہ ان بچوں کی بہتری اور تعلیم و تربیت کے لئے کام کر رہا ہے جو کسی وجہ سے عدم توجہی کا شکار یا بے سہارا ہیں۔

(ب) ادارہ اپنی مقدور بھر کوشش کر رہا ہے کہ بچوں کو تحفظ دے۔بیورو کی کوششوں سے بچوں کے بھیک مانگنے میں بہت کمی آئی ہے۔چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب میں اب بھی850 بچے تعلیم و تربیت اور رہائش کی سہولتوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔اپنے قیام فروری2005 سے لے کر اب تک12853 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لے چکا ہے۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو2004 PDNC کے تحت ایسے افراد کے خلاف کارروائی کرتا ہے جو بچوں کو جرائم میں ملوث کرتے ہیں۔اب تک چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو ایسے43 افراد کے خلاف مقدمات درج کروا چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں یہ کہا گیا ہے کہ "چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو2004 PDNC کے تحت ایسے افراد کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پچھلے چھ سالوں کے اندر43 افراد کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ وزیر قانون اس بات کی وضاحت فرما دیں کہ اس کارروائی کے تحت جس کا جواب انہوں نے اٹھارہ مہینے پہلے دیا تھا کتنے افراد کو سزا ہوئی ہے، کتنے افراد کے مقدمات ابھی تک under trial ہیں، کتنے افراد سزا پوری کر کے جیل سے باہر آ گئے ہیں اور کتنے افراد اس وقت بھی سزا پوری کرنے کے لئے جیل کے اندر ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سوال کا جز(ج) کچھ اس طرح سے تھا کہ کیا حکومت ان بچوں کو بھیک مانگنے پر مامور کرنے والے اور ایسے پیشہ ور عناصر جو اپنے ہی معصوم بچوں کو بھیک مانگنے پر مجبور کرتے ہیں ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

اس کے جواب میں نہ صرف یہ بتایا گیا ہے کہ "کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے بلکہ43 افراد کے خلاف مقدمات بھی درج کروائے گئے ہیں۔" جہاں تک ان مقدمات کی تفصیلات کے متعلق موصوف نے پوچھا

ہے کہ وہ اس وقت کس stage پر ہیں under trial ہیں یا ان کو سزا ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق محکمہ سے information لے کر ان کو پہنچا دوں گا۔ ویسے اس سوال میں یہ بات نہیں پوچھی گئی تھی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! یہ ایک اہم سوال ہے، جو میں جاننا چاہتا تھا اس کا جواب ہی نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: آپ نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے اور جو تفصیل آپ پوچھ رہے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ وہ میرے پاس نہیں ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! اس سوال کا جواب 10۔ ستمبر 2009 کو آیا تھا جس کو 18 ماہ گزر گئے ہیں۔ سوال کے جز (الف) کا جو جواب ہے انہوں نے اس کے اندر ایک بات تسلیم کی ہے کہ "محکمہ فلاح و بہبود کے علاوہ ان بچوں کی بہتری اور تعلیم و تربیت کے لئے کام کر رہا ہے جو کسی وجہ سے عدم توجہی کا شکار یا بے سہارا ہیں۔ ان کے لئے جو ادارہ بنایا گیا ہے اس ادارے کے اندر جو بھی افراد انہوں نے داخل کئے ہیں اور جو اس میں declare guilty ہوئے ہیں محکمے نے عدالتوں میں جو cases بھیجے ہیں وہ 43 ہیں۔ پوچھا تو یہ گیا ہے کہ "18 ماہ پہلے جن لوگوں کے خلاف انہوں نے عدالتوں میں کارروائی کی تھی کیا محکمہ یہ سمجھتا ہے کہ ان کو عدالتوں میں بھیجنے کے بعد محکمے کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔"

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جن 43 افراد کے مقدمات کو آج سے 18 ماہ پہلے عدالتوں میں بھیجا گیا ان کی اس وقت کیا صورتحال ہے؟ ہزاروں دفعہ اس House کے اندر اس بات پر معزز سپیکر کی رولنگ آئی ہے کہ جس سوال پر بحث ہوگی اس کی تازہ ترین پوزیشن House میں دی جائے گی۔ میں ایک دفعہ پھر توجہ دلاتا ہوں کہ ہزاروں دفعہ معزز سپیکر نے اس بات پر rulings دی ہیں کہ جو سوال زیر بحث ہوگا اس کی تازہ ترین صورتحال پیش کی جائے گی۔ یہ 18 ماہ پہلے کا جواب ہے کہ 43 کیسز بھیجے گئے ہیں۔ آج 18 ماہ کے بعد ان 43 کیسز کی کیا پوزیشن ہے؟ معزز وزیر قانون کو آج کی latest صورتحال بتانی چاہئے تھی کیونکہ اس سلسلے میں House کی rulings موجود ہیں۔ اب یہ بتائیں کہ 18 ماہ کے بعد ان 43 افراد کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں ایسا ہے کہ جو سوال کیا جاتا ہے وہ جس تاریخ کو محکمے کو موصول ہوتا ہے اس کے مطابق اور وقت مقررہ میں اس کا جواب بھیجنا ہوتا ہے۔ اس میں جو آج ایف آئی آر کی تعداد ہے وہ 50 ہے یعنی جس وقت جواب دیا گیا تو ان کی تعداد 43 تھی۔ اس میں سے 46 کیسز decide ہو چکے ہیں، چار کیسز عدالت میں pending ہیں۔ اب اگر یہ اس کی بھی تفصیل چاہتے ہیں کہ جو کیسز decide ہوئے ہیں ان میں کیا کیا سزا ہوئی ہے جو pending ہیں وہ کس stage پر ہیں evidence ہو گئی ہے۔ بحث پر ہیں یا فیصلے پر ہیں تو اس کی تفصیل بھی میں ان کو فراہم کر دوں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہاں پر آپ کی rulings موجود ہیں کہ جو سوال جس دن زیر بحث ہو گا اس دن تک اس سوال کی تازہ ترین صورتحال House کے اندر دی جائے گی۔ میرا تو سوال صرف اتنا ہے کہ آج سے 18 ماہ پہلے جو جواب House کے اندر محکمے نے دیا تھا اس کے مطابق 43 کیسز کی آج کیا پوزیشن ہے؟ صورتحال یہ ہے کہ اس وقت آئی جی پنجاب یہاں موجود ہیں جبکہ داخلہ جیسے اہم issue پر بات ہو رہی ہے اور نہ ہی چیف سیکرٹری پنجاب یہاں پر موجود ہیں۔ یہی دلچسپی اگر رہی، ابھی میں کل کی بات کرتا ہوں کہ House کے اندر ایک بھی وزیر یہاں پر موجود نہیں تھا اور سوالوں کی حالت یہ ہے کہ باقی وزیروں کا رونا تو آپ روئیں وہ تو بنتا ہے لیکن وزیر قانون۔۔۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر انہوں نے ضمنی سوال کی آڑ میں تقریر فرمانی ہے اور ان کی حالت یہ ہے کہ ان کو یہ بھی نہیں پتا۔۔۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اب ان کو جواب دینے دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! مجھے latest صورتحال بتائیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تازہ ترین صورتحال بتا دی ہے، آپ نے سنی نہیں۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر ضمنی سوال کی آڑ میں انہوں نے تقریر فرمانی ہے تو پھر کم از کم اپنی یادداشت کو درست کریں۔ یہ جو وزیروں کی غیر حاضری کا معاملہ ہے یہ کل کا نہیں ہے بلکہ پرسوں کا ہے، ان کو اب کل کا مغالطہ لگ رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پرسوں میں اور کامران مائیکل صاحب، جب ہمارے مسیحی بھائیوں کا مسئلہ یہاں پر اٹھایا گیا تھا، ہم اسمبلی کے اندر کمیٹی روم میں ان کے ساتھ مصروف تھے اور آپ کے حکم کے مطابق ان سے بات چیت کر

رہے تھے۔اب یہ کہہ رہے ہیں کہ تازہ ترین صورتحال بتائیں؟ میں ان کو بتا رہا ہوں کہ تازہ ترین پوزیشن یہ ہے کہ 43 کا number اب 50 ہے اور ان میں سے 46 کیسز decide ہو چکے ہیں اور چار pending ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سیمل کامران!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جز(ب) میں محکمے نے جواب دیا ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب میں اب بھی 850 بچے تعلیم و تربیت اور رہائش کی سہولتوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔ میں معزز وزیر قانون صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر capacity کتنی ہے اور کیا یہ بچے capacity کے مطابق وہاں پر رہ رہے ہیں؟ سڑکوں پر جو بچے بھیک مانگتے نظر آتے ہیں ان کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اگر یہاں پر رہائش اور تربیت کی capacity کم ہے تو کیا گورنمنٹ اس capacity کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! already capacity اس سے زیادہ ہے اور پھر حکومت نے وہاں پر بچوں کے لئے جو standard maintain کیا ہے کہ ان کو گھر جیسا ماحول دیا جائے۔ اگر بچوں کی تعداد زیادہ ہو تو حکومت capacity میں اضافہ کر لیتی ہے اور مزید بھی اگر ضرورت ہوئی تو اضافہ کرنے کے لئے بھی تیار ہے، جو بچے عدم توجہی کی بنیاد پر وہاں پر لے جائے جاتے ہیں بعد میں ان کے ورثاء یا ان کے والدین ان کو آکر لے بھی جاتے ہیں۔ جتنے بچے وہاں پر اس وقت رہ رہے ہیں ان کو معیاری سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بھیک مانگتی عورتوں نے جو دودھ پیتے بچے اٹھائے ہوتے ہیں وہ روتے ہیں، ہلتے ہیں اور نہ ہی ہلتے جلتے ہیں۔ کیا کبھی اس بات پر اس بیورو نے یا کسی ذمہ داران نے توجہ دی ہے کہ ان کو intoxicate کر کے لایا جاتا ہے یا وہ موم کے بنے ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: سوال کی مجھے ہی سمجھ نہیں آئی، میں آگے کیا پوچھوں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں دوبارہ دہرا دیتا ہوں۔ چوراہوں میں بھیک مانگتی عورتوں نے جو دودھ پیتے بچے اٹھائے ہوتے ہیں وہ ہلتے جلتے اور روتے بھی نہیں ہیں، بے ہوش کر کے لائے جاتے ہیں۔ کیا ذمہ داران نے اس پر بھی کبھی توجہ دی ہے کہ ان بچوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب! کچھ نہ کچھ تو ان کو بتائیں۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو نکتہ اٹھایا ہے وہ کافی قابل غور ہے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ اس مسئلے پر پوری توجہ دے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! اس پر میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں، اب اگلا سوال۔

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب والا! میرا ایک انتہائی اہم ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ اگلا سوال ملک اختر حسین نول!

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب والا! انتہائی اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ بھی اپنے سوال کے لئے محنت کریں۔

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب والا! میں نے بھی محنت کی ہے اس لئے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جب آپ کا سوال آئے گا تو پھر پوچھیں۔

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر! سوال نمبر 2932 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔176 قصور میں قائم تھانوں میں تعینات سٹاف
اور درج مقدمات سے متعلقہ تفصیل

*2932: ملک اختر حسین نول: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔176 قصور میں کل کتنے تھانے اور چوکیاں ہیں، ہر تھانے اور چوکی میں گریڈ وار پولیس ملازمین کی کیا تعداد ہے؟

(ب) مذکورہ تھانوں اور چوکیوں میں سال 2007 سے اب تک ڈکیتی، چوری، راہزنی، اغواء اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے، علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) چوری ڈکیتی اور راہزنی میں کتنی ریکوری ہوئی اور کتنے مدعیان کی دادرسی ہوئی؟

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان):

(الف) حلقہ پی پی-176 قصور میں دو تھانے ہیں تھانہ رائیونڈ صدر تھانہ راجہ جنگ اور 6 چوکیاں ہیں جن میں تعینات پولیس ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام تھانہ/چوکی	انسپکٹر	سب انسپکٹر	ASI	ہیڈکانسٹیبل	کانسٹیبل
تھانہ رائیونڈ صدر	1	1	4	1	23
چوکی کوٹ رادھا کشن	-	1	1	1	13
چوکی فیکٹری ایریا	-	1	1	1	5
چوکی بائی پاس	-	-	1	-	6
چوکی بھچر	-	-	1	1	4
چوکی بستی لال شاہ	-	-	1	-	5
چوکی بھمبہ	-	-	1	-	4
تھانہ راجہ جنگ	1	2	4	2	29
کل	2	5	14	6	89

(ب) مقدمات سال 2007 سے اب تک تھانہ رائیونڈ صدر اور راجہ جنگ ڈکیتی، چوری، راہزنی، اغواء اور قتل کے درج مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چوری ڈکیتی اور راہزنی میں کل -/5,661,900 روپے کی ریکوری ہوئی اور 129 مدعیان کی دادرسی ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟ آرڈر پلیز۔ معزز ممبر کی بات سننے دیں۔

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہے کہ "پی پی-176 میں تھانہ صدر رائیونڈ، تھانہ راجہ جنگ اور ساتھ چھ چوکیاں ہیں" حالانکہ پی پی-176 میں دو نہیں بلکہ صرف ایک تھانہ کوٹ رادھا کشن ہے۔ پہلے اس کا نام تھانہ رائیونڈ صدر تھا لیکن اب اس کا نام تھانہ کوٹ رادھا کشن ہے۔ تھانہ راجہ جنگ پی پی-176 میں نہیں ہے لہذا یہ جواب غلط ہے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ کس کا جواب غلط ہے؟

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ پی پی-176 دو تھانوں پر مشتمل ہے جبکہ پی پی-176 صرف ایک تھانے پر مشتمل ہے لہذا انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: مجھے سمجھ آ رہی ہے، آپ اس بات کو چھوڑیں، اب ضمنی سوال کریں۔

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر! چوری ڈکیتی اور راہزنی میں تقریباً 56 لاکھ 61 ہزار روپے کی recovery ہوئی ہے۔ میری اطلاع کے مطابق تقریباً 80 کروڑ روپے کی recovery ہونی تھی جس کا یہ 6. فیصد بنتی ہے جو کہ پولیس کی نااہلی کا ثبوت ہے لہذا وزیر صاحب بتائیں کہ حکومت پولیس کی بہتری کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک معزز ممبر نے یہ بتایا کہ ان کا حلقہ پی پی-176 صرف ایک تھانہ رائیونڈ صدر پر مشتمل ہے اور تھانہ راجہ جنگ ان کے حلقے میں نہیں ہے۔ میں اسے check کروا لیتا ہوں، ہو سکتا ہے کہ اس کا تھوڑا بہت علاقہ اس حلقے میں نہ آتا ہو۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر کی information زیادہ reliable اور درست ہے چونکہ انہوں نے وہاں سے الیکشن لڑا ہے اور وہاں پر رہ رہے ہیں۔ جو انہوں نے recovery کی بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ بات admit کرنے میں کوئی عار نہیں کہ ہماری پولیس کا اب تک recovery کا طریق کار جسے عرف عام میں چھترول کہتے ہیں کہ ملزموں کو پکڑ کر مارا جائے پھر ان سے چیزیں برآمد کی جائیں، جو عصر حاضر کے تقاضوں سے قطعی طور پر مطابقت نہیں رکھتا اور پولیس کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ جسمانی تشدد کے ذریعے اپنے کیسوں میں recovery بڑھائیں یا اس قسم کے حربے بروئے کار لائیں۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ میڈیا میں ایک بڑی hype create ہوئی تھی اور اس کے بعد وہ پولیس افسران جنہوں نے جسمانی تشدد کو اپنی انوسٹی گیشن کا ذریعہ بنایا ان کے خلاف مقدمات درج کئے گئے بلکہ ایک دو جگہ پر تو ان کے خلاف 7ATA کا بھی اطلاق کیا گیا تا کہ deterrence پھیلے اور لوگ اس معاملے سے باز آئیں، اب اس میں جو جدید techniques ہیں جنہیں بروئے کار لا کر اچھے results حاصل کئے جا سکتے ہیں ان کے مطابق موجودہ حکومت نے فنڈز مختص کئے ہیں اور اگلے مالی سال میں بھی اس کے لئے خطیر رقم رکھی جا رہی ہے تاکہ پولیس کو جدید techniques سے equipped کیا جائے تو اس سے recovery ratio میں بہتری ہونے کا امکان ہے۔

چوہدری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، چوہدری صاحب ضمنی سوال پر ہیں۔

چوہدری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ "مذکورہ تھانوں اور چوکیوں میں 2007 سے اب تک ڈکیتی، چوری، راہزنی، اغواء اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے۔" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "مقدمات سال 2007 سے اب تک تھانہ رائیونڈ میں ڈکیتی وغیرہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔" اس کے دو حصے ہیں پہلا حصہ یہ ہے کہ کتنے مقدمات یعنی تعداد بتائی جائے چونکہ تعداد تو چار یا پانچ الفاظ کی ہوتی ہے لہذا وہ بتا دی جائے۔ اگرچہ ایوان کی میز پر بھی تفصیل رکھی گئی ہے لیکن جناب لاء منسٹر کی زبان سے سننا ہمارے لئے بہتر ہوگا۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ کا بہت شکریہ۔ ذرا بات غور سے سنئے۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم چوہدری صاحب نے جو فرمایا ہے میں تفصیل کا ایک portion پڑھ دیتا ہوں اور یقیناً چوہدری صاحب کے ذہن میں یہ بات آ جائے گی کہ سال 2007 میں تھانہ رائیونڈ صدر میں ڈکیتی کے چھ کیس رپورٹ ہوئے ہیں، پانچ چالان ہوئے ہیں اور ایک کیس خارج ہوا ہے۔ ان میں تقریباً سات لاکھ 50 ہزار روپے کا مسروقہ سامان بنتا ہے، اس میں چھ لاکھ پچپن ہزار کی برآمدگی ہوئی ہے۔ اسی طرح چوری کے 45 کیس ہیں، راہزنی کے 10، اغواء کے 9 کیس ہیں اور قتل کے 11 کیس ہیں۔ اس طرح سے یہ مکمل تفصیل دی گئی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی تفصیل دی گئی ہے کہ ان میں چالان کتنے ہوئے، خارج کتنے ہوئے، عدم پتا کتنے ہیں اور زیر تفتیش کتنے مقدمات ہیں۔ اس تفصیل سے زیادہ بہتر طور پر معزز ممبران اور House کو آگاہی ہو سکتی ہے اس لئے یہ pattern رکھا گیا ہے۔

چوہدری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! ایوان کی میز پر جو تفصیل رکھی گئی ہے اس میں خاصا ابہام ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے لاء منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ان میں اتنی recovery ہو چکی ہے اور انہوں نے دوسری چیزوں کے بارے میں بھی بتایا ہے لیکن جب کوئی figures پوچھے جاتے ہیں اگر اس وقت figures آ جائیں تو اس سے سیکرٹریٹ اور منسٹری کی

working crystal clear ہو کر سامنے آ جاتی ہے لہذا میری استدعا ہے کہ آئندہ یہ کر لیا جائے۔ بہر حال ہم اسے پڑھ لیتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، آئندہ کے لئے ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ! آپ ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: میرا نام فوزیہ بہرام ہے۔ صرف ایم پی اے میرا نام نہیں ہے، یہ عارضی عہدہ ہے۔ میرا نام فوزیہ بہرام ہے۔

جناب سپیکر: میں نے ایم پی اے تو نہیں کہا، میں نے تو محترمہ کہا ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! اچھا، ٹھیک ہے۔ میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ اس وقت ہمارے رانا صاحب اور پوری اسمبلی گریجویٹ ہے۔ رانا صاحب نے ابھی دو منٹ پہلے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ چھترول۔ چھترول کا لفظ پنجابی کا ہے ہم اس اسمبلی کو اردو میں چلاتے ہیں وہ جسمانی تشدد بول سکتے تھے یہ لفظ awkward لگتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ اپنا لہجہ، اپنا تلفظ، اپنی عزت کے مطابق تصحیح کر کے آئیں۔

جناب سپیکر: آپ نے ان کی پوری بات ہی نہیں سنی۔ جی، نول صاحب!

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سفینہ صائمہ کھر: جناب سپیکر! آج میچ کے لئے پورے پاکستان میں 12 بجے چھٹی ہے لہذا آپ بھی کریں۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، وقفہ سوالات ختم ہونے دیں۔ That is not binding جی، نول صاحب!

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر! چونکہ پہلے تھانہ کوٹ رادھا کشن کا نام رائیونڈ صدر تھا اور اب اس کا نام تھانہ کوٹ رادھا کشن ہو گیا ہے۔ یہ گیارہ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے اور یہ ضلع قصور کا سب سے بڑا تھانہ ہے کیا حکومت اس تھانے کی نفری بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! بتا دیں کہ اس تھانے کی نفری بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سوال میں تو یہ نہیں پوچھا گیا لیکن میں محکمے سے معلوم کر کے بتاؤں گا کہ کیا اس کے crime rate کے مطابق وہاں نفری بڑھانے کا ارادہ ہے تو میں معزز ممبر کو آگاہ کر دوں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 3100 ہے میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے معزز ممبر محترمہ عائشہ جاوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایلیٹ پولیس سکول بیدیاں روڈ لاہور کا قیام و دیگر تفصیلات

*3100: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایلیٹ پولیس سکول بیدیاں روڈ لاہور کا قیام کب عمل میں آیا اور اس کے بنانے کے مقاصد کیا تھے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ سکول نے آج تک کیا کیا ٹارگٹ achieve کئے ان سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) سکول کے قیام سے اب تک یہاں پر کتنے پولیس اہلکاران کو ٹریننگ دی گئی؟

(د) آج تک مذکورہ سکول میں کتنے انسپکٹرز، ڈی ایس پی اور ایس پی حضرات کو ٹریننگ دی گئی؟

(ہ) مذکورہ سکول کا کتنا رقبہ ہے اور اس میں سے کتنا زیر کاشت ہے اور اس سے کتنی سالانہ آمدنی حاصل ہوتی ہے 08-2007 کی آمدنی سے آگاہ کریں؟

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول کا قیام نومبر 1997 کو عمل میں آیا اس کے بنانے کے مقاصد درجہ ذیل ہیں۔

پنجاب میں بڑھتے خطرناک جرائم، اغواء برائے تاوان، ہائی جیکنگ، مذہبی دہشت گردی، ڈکیتی، راہزنی، تخریب کاری، بم بلاسٹنگ وغیرہ کی وجہ سے لوگوں میں عدم تحفظ کا شکار ہونے لگا جس کو روکنے کے لئے اور صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، گورنر، وزیر اعلیٰ اور

غیر ملکی سربراہان حکومت، کے صوبہ پنجاب کے دوروں کے دوران ان کی سکیورٹی کو یقینی بنانے کے لئے ایلیٹ پولیس فورس کا قیام عمل میں لایا گیا جو ہر قسم کی دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہو۔

(ب)

(1) ایلیٹ پولیس سکول نے پنجاب پولیس کے 7093 جوانوں کو بیسک ایلیٹ کورس کوالیفائیڈ کروایا۔

(2) ایلیٹ پولیس فورس کے جوانوں کو ایڈوانس انسٹرکٹر کورس کروایا تاکہ وہ سکول ہذا اور دیگر پولیس ٹریننگ سکولوں میں بہتر طور پر تربیت دے سکیں۔

(3) کلاک پسٹل کے بارے میں کورس چلایا گیا۔

(4) پنجاب اسمبلی سکیورٹی سٹاف کو ٹرینڈ کیا تاکہ وہ بہتر طور پر اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔

(5) ماسٹر ٹرینرز کورس چلایا گیا تاکہ وہ سول سکیورٹی گارڈ کو ٹریننگ دے سکیں۔

(6) محکمہ جیل خانہ جات کے سٹاف کو ٹرینڈ کیا گیا۔

(7) ریسکیو 1122 کے جوانوں کو ٹرینڈ کیا گیا۔

(8) باڈی گارڈ کورس چلایا گیا تاکہ وہ VVIP کی بہتر پروٹیکشن کر سکیں۔

(9) پنجاب پولیس کے ہیڈ کانسٹیبل اور ASI کے پروموشن کورس چلائے گئے۔

(10) پنجاب پولیس کے probationers انسپکٹر، SI، ASI کورس چلائے گئے۔

(11) پنجاب پولیس کے گزیٹڈ آفیسران اور اپر سبارڈینٹس کے کورس چلائے گئے۔

(12) پنجاب پولیس کے ریکروٹس کے لئے orientation کورسز چلائے گئے۔

(13) زیر تربیت ASPs کے لئے combat orientation کورسز چلائے گئے۔

(14) ایلیٹ فورس کے جوانوں کے refresher کورسز چلائے گئے۔

(15) پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پوسٹ کے جوانوں کو تربیت دی گئی۔

(16) ٹریفک وارڈن کورس چلائے گئے۔

(17) DMG probationers کو ٹریننگ دی گئی۔

(18) CPO آفس کی سکیورٹی کے لئے پنجاب پولیس کے جوانوں کو ٹرینڈ کیا گیا۔

(19) پنجاب پولیس سکیورٹی ڈویژن کے جوانوں کو ٹریننگ دی گئی۔

(20) پرائیویٹ سکیورٹی کمپنی کے گارڈز کو ٹریننگ دی گئی۔

(21) VVIP کی پروٹیکشن پر مامور جوانوں کو فائرنگ پریکٹس کروائی گئی۔

(22) Combat Orientation Course برائے SSPs

(23) ہتھیاروں کا استعمال اور مارشل آرٹس orientation کورسز چلائے گئے۔

(24) پاکستان رینجرز، ریلوے پولیس، FC سرحد اور FC بلوچستان کے جوانوں کو تربیت دی گئی۔

(ج) 21280 پولیس افسران اور جوانوں کو ٹریننگ دی گئی۔

(د)

ایس ایس پی	06
اے ایس پی	220
انسپکٹر	300

(ہ) ایلیٹ فورس ٹریننگ سکول کا کل رقبہ 201 ایکڑ پر مشتمل تھا جو کہ بحوالہ آرڈر نمبری B-II/90-1689 مورخہ 07-07-07 مجاریہ آئی جی صاحب 70 ایکڑ اراضی پنجاب کانسٹیبلری، ٹریفک پولیس، ہائی وے پٹرولنگ، سپورٹس کمپلکس، فرانزک سائنس لیبارٹری اور ہاؤسنگ نگ کالونی کو الاٹ ہو چکا ہے۔ بقیہ رقبہ 130 ایکڑ ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول کی ملکیت ہے جس پر سٹوڈنٹ ہاسٹل، ٹریننگ شیڈ، فائرنگ رینج، CQB ایڈمن سٹاف ہاسٹل، آفیسر کالونی و ٹیکٹس ایریا پر مشتمل ہے بقیہ 25 ایکڑ رقبہ زیر کاشت ہے۔

سال وار آمدنی کی تفصیل

سال	آمدن
2007	341,711/- روپے
2008	342,360/- روپے

تمام رقم خزانہ سرکار میں داخل ہو چکی ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کیا کرتے ہیں؟ وہ پہلے on her behalf کہہ چکے ہیں۔ جی، شیر علی صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جز (ب) نمبر 3 پر لکھا گیا ہے کہ "کلاک پسٹل کے بارے میں کورس چلایا گیا" تو وزیر قانون صاحب فرما دیں کہ کلاک پسٹل کورس کیا ہوتا ہے؟ اسی طرح نمبر 13 پر لکھا ہوا ہے کہ "ASSP کے لئے Combat Orientation Courses چلائے گئے" تو یہ ASSP کون ہوتے ہیں؟

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پولیس میں جن لوگوں کو براہ راست کمیشن دیا جاتا ہے ان کو ASP کے عہدے سے محکمہ پولیس میں induct کیا جاتا ہے۔ یہ مختلف قسم کے چوبیس کورسز ہیں۔ مختلف افسران کی capacity کو بڑھانے کے لئے یہ courses ایلیٹ فورس ٹریننگ سکول میں کرائے جاتے ہیں۔ ان courses میں باڈی گارڈ کورس اور مختلف weapons کو چلانے کے لئے courses کرائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: شیر علی خان صاحب نے دو سوال پوچھے ہیں ایک تو انہوں نے کلاک پسٹل کے course کے بارے میں پوچھا ہے، دوسرا یہاں جواب میں ASSP لکھا گیا ہے تو انہوں نے پوچھا ہے کہ کیا یہ ASP ہے یا پھر ASSP ہے؟

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ASP ہے جو لوگ سی ایس ایس کا امتحان پاس کرنے کے بعد آتے ہیں تو ان کو ASP لگایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جواب میں ASSP لکھا ہوا ہے اس لئے غلط فہمی ہو رہی ہے۔

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جز (د) میں تعداد دی ہوئی ہے جس کے مطابق ٹریننگ لینے والے SSP کی تعداد 6، ASP کی تعداد 220 اور انسپکٹروں کی تعداد 300 ہے۔ اسی طرح جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ 21820 پولیس افسران اور جوانوں کو ٹریننگ دی گئی ہے۔ اس کی جو bifurcation دی گئی ہے اس سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ clerical mistake ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میرے پہلے ضمنی سوال کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ میں نے کلاک پسٹل کے بارے میں پوچھا تھا۔ وزیر قانون صاحب "کلاک پسٹل" کو define کر دیں کیونکہ یہ میں نے پہلی دفعہ پڑھا ہے۔

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ مختلف ہتھیاروں کے نام ہیں۔ جیسے 9۔ایم ایم پسٹل، 32 بور ریوالور اور کلاشنکوف وغیرہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول بیدیاں کے قیام کے مقاصد بتاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "پنجاب میں بڑھتے ہوئے خطرناک جرائم، اغواء برائے تاوان،

ہائی جیکنگ، مذہبی دہشت گردی، ڈکیتی، راہزنی، تخریب کاری، بم بلاسٹنگ وغیرہ کی وجہ سے لوگ عدم تحفظ کا شکار ہونے لگے ہیں۔ اس force سے جو لوگ facilitate ہو رہے ہیں ان میں صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان، گورنر صاحبان، وزیراعلیٰ صاحبان اور غیر ملکی سربراہان حکومت ہیں جو کہ صوبہ پنجاب کے دورے پر آتے ہیں۔ ان کی سکیورٹی کو یقینی بنانے کے لئے ایلیٹ فورس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے" تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر عوام الناس جو کہ تعداد میں کہیں زیادہ ہیں ان کی سکیورٹی کے لئے کون سی force قائم کی گئی ہے، ان تمام مسائل کی وجہ سے سب سے زیادہ ہمارے عوام الناس suffer کر رہے ہیں تو ان کی سکیورٹی کے لئے کون سی force کام کرتی ہے؟

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایلیٹ فورس دہشت گردی کے واقعات کو combat کرنے اور لوگوں کو rescue دینے کے لئے بنائی گئی ہے۔ ایلیٹ فورس کی تعداد تقریباً چھ سات ہزار کے درمیان vary کرتی ہے۔ اس فورس کے 99 فیصد جوان alert رہتے ہیں اور دہشت گردی یا heinous offences کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔ ان کی بڑی بہتر ٹریننگ ہوتی ہے اس لئے یہ دہشتگردی کے خلاف ہونے والی کارروائیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ حکومتی شخصیات یا پرائیویٹ لوگ جن کو دہشتگردی کا اندیشہ ہو، جو دہشت گردوں کی ہٹ لسٹ پر ہوں ان کی سکیورٹی ایلیٹ فورس کے ذریعے کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! محترمہ نے عوام الناس کے بارے میں سوال کیا ہے لہذا آپ اس بارے میں تھوڑا سا بتا دیں۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ایلیٹ فورس بنیادی طور پر heinous offences اور دہشت گردی کے واقعات کو کنٹرول کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: وہ عوام الناس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب دہشت گردی کے واقعات ہوتے ہیں تو ان واقعات کو rescue کرنے کے لئے ایلیٹ فورس پہنچتی ہے۔ یہ فورس دہشت گردوں کو گرفتار کرتی ہے اور دہشت گردوں کے خلاف operation کرتی ہے۔ رحیم یار خان کے علاقے میں اغواء برائے تاوان کا ایک سلسلہ چل رہا تھا۔ سندھ اور پنجاب کے borders پر ایسی وارداتیں ہو رہی تھیں تو وہاں پر ایلیٹ فورس نے operation میں حصہ لیا۔ یہ ساری کارروائی عوام الناس کے مفاد میں ہی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، آمنہ بٹر صاحبہ!

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کے دو حصے ہیں۔ میں اپنے ضمنی سوال کے پہلے حصے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جتنی قسم کی ٹریننگ ایلیٹ فورس کو دی گئی ہے اس میں خواتین کی تعداد کتنی تھی اگر ایلیٹ فورس میں خواتین کو کوئی ٹریننگ نہیں دی گئی تو کیا پنجاب حکومت یہ سمجھتی ہے کہ خواتین ٹریننگ کے قابل نہیں ہیں اور پنجاب کی 52 فیصد آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین وزراء بھی ہیں تو کیا ان کو protection کی ضرورت نہیں ہے؟ میں اپنے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب ایلیٹ فورس کو ٹریننگ دی جاتی ہے تو انہیں یہ ٹریننگ کیوں نہیں دی جاتی کہ وہ VVIP کا قتل نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! صرف ایک سوال کا جواب آئے گا۔

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب سپیکر! مجھے دونوں سوالات کے جوابات دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! صرف پہلے سوال کا جواب دیں۔ محترمہ نے پوچھا ہے کہ ایلیٹ فورس میں خواتین کو بھی ٹریننگ دی گئی ہے یا نہیں، کیا حکومت پنجاب خواتین کو ایلیٹ فورس کی ٹریننگ دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سوال میں چونکہ خواتین سے متعلق specifically نہیں پوچھا گیا اس لئے جواب میں یہ بات درج نہیں ہے لیکن میں اپنی information کی بنیاد پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایلیٹ فورس میں شاید اب تک خواتین کو ٹریننگ نہیں دی گئی لیکن اس میں ارادہ نہ رکھنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ پولیس میں چونکہ خواتین کی تعداد کم ہے اور اگر ان خواتین میں سے کچھ یہ ارادہ ظاہر کریں کہ انہوں نے ایلیٹ فورس کی ٹریننگ لینی ہے تو ان کو ٹریننگ دی جا سکتی ہے۔ بہرحال اس بارے میں تفصیل، میں محکمہ سے دریافت کر کے ہی بتا سکتا ہوں کیونکہ یہ ضمنی سوال اس اصل سوال کا حصہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ آمنہ اُلفت صاحبہ کا ہے۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3715 ہے۔

سال 2009: بچوں پر جنسی و جسمانی تشدد کی درخواستوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3715: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو، بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہا ہے، جہاں پر جنسی اور جسمانی تشدد سے متاثر بچوں کو بھی رکھا جاتا ہے؟

(ب) جنوری 2009 سے اب تک اس ادارے کو عوام کی طرف سے بچوں پر جنسی اور جسمانی تشدد کئے جانے کے حوالے سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) ان درخواستوں پر کیا کارروائی کی گئی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) جن بچوں پر تشدد ثابت ہو جائے تو تشدد کرنے والے شخص کے خلاف کس قانون کے تحت کارروائی کی جاتی ہے نیز متذکرہ بالا عرصہ میں بچوں پر تشدد کرنے والوں کو کیا سزا دی گئی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو، بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہی کام کر رہا ہے جنسی اور جسمانی تشدد سے متاثر بچوں کو بھی یہاں رکھا جاتا ہے۔

(ب) جنوری 2009 سے اب تک اس ادارے کو عوام کی طرف سے تقریباً چار درخواستیں موصول ہوئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ایک درخواست محمد جاوید ولد عبدالکریم، شیخ عزیز سٹریٹ مدینہ مسجد لیاقت چوک طیب کالونی، ملتان روڈ لاہور نے مرتضیٰ کے خلاف دی جو کہ دو معصوم بچوں کو جنسی اور جسمانی تشدد کا نشانہ بناتا تھا۔

2۔ ایک درخواست عرفان ستار چائلڈ پروٹیکشن آفیسر نے پیپلز ویلفیئر کے خلاف دی جو کہ بچوں پر تشدد کرتے تھے۔

3۔ ایک درخواست عرفان ستار چائلڈ پروٹیکشن آفیسر نے فیض انسانیت کے خلاف دی جو کہ بچوں پر تشدد کرتے تھے۔

4۔ ایک درخواست مدثر حسین F/564 گلشن راوی لاہور نے رقیہ ریاض کے خلاف دی جو کہ بچی نابالغہ پر تشدد کرتی تھی۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا درخواستوں کے تحت ایسی غیر قانونی این جی او ز اور اشخاص کے خلاف FIRs رجسٹر کروائی گئی ہیں اور ان کے مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) بچوں پر تشدد ثابت ہو جانے پر تشدد کرنے والے شخص کے خلاف بے سہارا اور عدم توجہی کے شکار تحفظ اطفال قانون کے تحت کارروائی کی جاتی ہے اور بعض اوقات تعزیرات پاکستان کی دفعات بھی لگائی جاتی ہیں۔ متذکرہ بالا درخواستوں کے تحت ملزم مرتضیٰ کو جیل میں بھیجا گیا اور ابھی تک حوالات میں بند ہے اور غیر قانونی این جی اوز کے خلاف مقدمات درج کروائے گئے مزید یہ کہ ان کے غیر قانونی کام کو روکا گیا ہے اور ان کے مقدمات عدالت میں ابھی زیر سماعت ہیں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب اس سوال کے جواب کا جز(ب) ایوان میں ذرا پڑھ کر سُنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان):

(ب) جنوری 2009 سے اب تک اس ادارے کو عوام کی طرف سے تقریباً چار درخواستیں موصول ہوئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ایک درخواست محمد جاوید ولد عبدالکریم، شیخ عزیز سٹریٹ مدینہ مسجد لیاقت چوک طیب کالونی، ملتان روڈ لاہور نے مرتضیٰ کے خلاف دی جو کہ دو معصوم بچوں کو جنسی اور جسمانی تشدد کا نشانہ بناتا تھا۔

2۔ ایک درخواست عرفان ستار چائلڈ پروٹیکشن آفیسر نے پیپلز ویلفیئر کے خلاف دی جو کہ بچوں پر تشدد کرتے تھے۔

3۔ ایک درخواست عرفان ستار چائلڈ پروٹیکشن آفیسر نے فیض انسانیت کے خلاف دی جو کہ بچوں پر تشدد کرتے تھے۔

4۔ ایک درخواست مدثر حسین 564/F گلشن راوی لاہور نے رقیہ ریاض کے خلاف دی جو کہ بچی نابالغہ پر تشدد کرتی تھی۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کل چار لوگوں نے درخواستیں دی ہیں جن میں سے دو درخواستیں Child Protection Bureau کے لوگوں کی طرف سے ہیں، ایک درخواست میری طرف سے دی گئی ہے اور ایک درخواست کسی عام شہری نے دی ہے جس کو Child Protection Bureau کا پتا تھا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ متاثرہ بچوں کے حوالے سے کیا طریق کار وضع ہے کہ کس ٹیلیفون نمبر پر شکایت درج کرائی جائے یا کہاں پر درخواست جمع کرائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! Child Protection Bureau کے جتنے بھی دفاتر ہیں اُن کے ٹیلیفون نمبرز محترمہ کو معلوم ہیں اور اگر اس طرح کا کوئی معاملہ ہے تو وہ درخواست دے سکتی ہیں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! لوگوں کو محکمہ کے ٹیلیفون نمبر کا پتا ہونا چاہئے تو اس کے لئے محکمہ کیا کر رہا ہے کہ عوام کو یہ ٹیلیفون نمبر از بر ہو تاکہ جو لوگ ان بچوں کو سڑک پر کھڑا دیکھتے ہیں تو وہ اس ٹیلیفون نمبر پر محکمہ کو اطلاع دے سکیں۔ کیا انہوں نے اس ٹیلیفون نمبر کو مشتہر کرنے کا کوئی طریق کار وضع کیا ہے یا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: راناصاحب! محترمہ کہتی ہیں کہ اس ٹیلیفون نمبر کی تشہیر کرا دیں۔

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر محترمہ یہ سمجھتی ہیں کہ لوگوں کو اس ٹیلیفون نمبر کے بارے میں پوری طرح سے علم نہیں ہے تو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے کہہ کر اس ٹیلیفون نمبر کی تشہیر کرا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ کہا گیا ہے کہ ہاں، یہ درست ہے کہ Child Protection Bureau بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہا ہے اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاوارث بچوں کے خانہ ولدیت میں کس کا نام لکھا جاتا ہے؟

[********]

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس طرح کے comments سے باز نہیں آئیں گی؟ میں آپ کو اس طرح کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ چودھری صاحب! آپ ان باتوں کا نوٹس لیں۔ دیکھیں، آپ اس ایوان کو کیا سمجھتے ہیں، اس ایوان کا کیا کوئی تقدس نہیں ہے؟ یہ Question Hour ہے، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں گے تو پھر میں بھی کوئی اور بات کروں گا۔ آپ نے مجھے منع کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایسا نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 791 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! [********] (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order please. Order please. جتنے غیر شائستہ الفاظ کہے گئے ہیں اُن کو ایوان کی کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے مجھے کہا تھا کہ شیخ صاحب! کوئی بات نہیں کرنی، میں نے کوئی بات نہیں کی [********]

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! [********]

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ ثمینہ خاور حیات
اپنی نشست سے کھڑے ہو کر اپنے ہینڈ بیگ سے لپ سٹک اور میک اپ
کی کچھ اور چیزیں نکال کر جناب سپیکر کو دکھا رہی ہیں کہ یہ
Marks & Spencer کی میک اپ products ہیں)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار اور معزز خواتین ممبران حزب اختلاف
کی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر ایک دوسرے کے خلاف نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order please. Order please. جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! یہ Treasury Benches والے خود trouble create کر رہے ہیں جبکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ ایوان چلے۔ اس وقت ایوان smoothly چل رہا ہے اور آپ نے مہربانی فرما کر ایک طریق کار وضع کیا ہے کہ آپ Question Hour & Adjournment Motions کے درمیان points of order لیا کریں گے۔ میں یہاں پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ایک معزز ممبر نے جو بھی الفاظ استعمال کئے ہیں اُس پر بات کرنے سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں سے ایک لفظ استعمال کیا گیا، اُس کے بارے میں محترم لاء منسٹر on the floor of the House آپ کے سامنے یہ کہہ چکے ہیں کہ "لوٹا" ایک پارلیمانی لفظ ہے۔ اس پر اگر غصہ کرنے والی کوئی بات ہے تو یہاں ایوان کے اندر تو کوئی trouble create نہ کریں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہوگا، میں نے تو کوئی ایسی بات نہیں کی۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری ظہیر الدین خان: شیخ صاحب یہاں پر trouble creator کے طور پر سامنے آتے ہیں اور لوگوں کی ذاتیات کے اوپر آ جاتے ہیں اور یہ ان کی families اور گھروں تک چلے جاتے ہیں۔ شیخ صاحب کو بیویوں اور بچیوں تک نہیں جانا چاہئے۔ یہ نہایت نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ یہ ہمیشہ لوگوں کے گھروں تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ نامناسب ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"ظالموں حساب دو، میک اپ کا جواب دو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! پنجاب حکومت لوٹوں کی ایجنسی چلا رہی ہے اور یہ آشیانہ چلا رہا ہے۔ میں جو میک اپ لگاتی ہوں وہ اسے پیش کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ ثمینہ خاور حیات نے میک اپ
کا سامان معزز ممبر شیخ علاؤالدین کی طرف پھینکنا شروع کر دیا)

جناب سپیکر: آپ یہ حرکت چھوڑ دیں۔ چودھری ظہیر الدین خان صاحب! آپ ان کو سمجھائیں۔ یہ بات اچھی نہیں ہے۔ یہ بہت غلط بات ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! [********]

جناب سپیکر: محترمہ ثمینہ خاور حیات! آپ کے القابات غلط ہیں، میں آپ کو warn کرتا ہوں کہ ایسی بات مت کریں اور تشریف رکھیں۔

چودھری سرفراز افضل: جناب سپیکر! ایسی خاتون کو House سے باہر نکالا جائے اور اس کی رکنیت معطل کی جائے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): اس خاتون کو باہر نکالا جائے۔ یہ مادر پدر آزاد ہے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "گندے ایم پی اے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین طالبان کا نمائندہ ہے۔ اس کو باہر نکالیں۔ ہمیں روٹی چاہئے، میک اپ نہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جعلی ڈگری ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ (قطع کلامیاں)

[********]

[********]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبر محترمہ ساجدہ میر کی طرف سے "عورتوں کے خلاف سازشیں کرنے والے کو باہر نکالیں، یہ آشیانہ خود لے کر بیٹھا ہوا ہے اور ہمیں روٹی چاہئے میک اَپ نہیں چاہئے" کی نعرہ بازی)

[********]

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔Order in the House آپ سب کا بہت اچھا انداز ہے اس کی میں آپ کو شاباش دیتا ہوں۔ ویسے یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ انہیں لگام دیں۔ یہ ہماری لیڈرشپ کا نام نہ لیں۔

جناب سپیکر: میں تمام معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر ایک معزز ممبر حزب اقتدار اپنی سیٹ سے باہر آکر محترمہ سیمل کامران کی طرف بڑھے جس پر معزز ممبر حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا نے کہا "بے غیرت دفعہ ہو جاؤ، اسے باہر نکالو، یہ ہماری عورتوں کو مارتا ہے")

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: کاٹھیا صاحب! آپ کیا کرتے ہیں؟ چلیں، اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔ سوہنا صاحب! اسے قابو کریں otherwise ہم اسے suspend کر رہے ہیں۔ کاٹھیا صاحب! میں کہہ رہا ہوں کہ آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔۔۔اِس کو پیچھے لے جائیں۔ تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر جائیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ چودھری ظہیر الدین صاحب آپ ذرا ایک منٹ کے لئے ادھر میرے پاس تشریف لائیں۔ آرڈر پلیز Order in the House

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

تھانہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں درج مقدمات کی تفصیل

*3773: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ مدینہ ٹاؤن ضلع فیصل آباد میں یکم جنوری 2009 سے آج تک کتنے مقدمے کس کس جرم کے درج ہوئے؟

(ب) کتنے مقدمات اغواء کے درج ہوئے، ان مقدمات کے نمبر کیا ہیں؟

(ج) اغواء کے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے کس کس مقدمہ کے ملزم مفرور ہیں، مفرور ملزمان کب تک گرفتار کر لئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ مدینہ ٹاؤن ضلع فیصل آباد میں یکم جنوری سے آج تک 646 مقدمات درج ہوئے ہیں جن میں سے قتل کے 6، اقدام قتل 16، اغواء، برائے تاوان 2، اغواء 13، زنا 4، ضرر 32، مہلک حادثہ 4، غیر مہلک حادثہ 2، سدومی 5، پولیس مقابلہ 1، ڈکیتی 5، راہزنی 43، 382 ت پ 7، کار چھیننا 3، موٹر سائیکل چھیننا 15، کار چوری 24، موٹر سائیکل چوری 47، دیگر وہیکلز چوری 4، نقب زنی 21، سرقہ عام 54، سرقہ مویشی 4، اسلحہ 33، منشیات 45 اور متفرق کے 256 مقدمات ہیں۔

(ب) تھانہ مدینہ ٹاؤن ضلع فیصل آباد میں اغواء کے 2 مقدمات درج ہوئے ہیں جن کے مقدمہ نمبر یہ ہیں۔
1۔ مقدمہ نمبر 147 مورخہ 09-02-24 جرم A/392-365 ت پ تھانہ مدینہ ٹاؤن
2۔ مقدمہ نمبر 312 مورخہ 09-04-20 جرم A-365 ت پ تھانہ مدینہ ٹاؤن

(ج) مندرجہ بالا مقدمات میں سر دست کوئی ملزم گرفتار نہ ہوا ہے۔ تاہم مقدمہ 09/312 میں مغوی محمد اشفاق برآمد ہو چکا ہے ملزمان کی گرفتاری کے لئے CPO صاحب فیصل آباد کی ہدایت پر SP صاحب مدینہ ٹاؤن کی سربراہی میں ٹیم تشکیل دی جا چکی ہے جو کہ ملزمان کی گرفتاری کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔

سرگودھا۔شاپنگ پلازہ میں 2 کروڑ کی ڈکیتی کی تفصیلات

*3793: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 20۔ مئی 2009 کو سرگودھا میں 20 مسلح ڈاکوؤں نے ڈی سی او ہاؤس کے سامنے شاپنگ پلازہ میں گھس کر 2 کروڑ کا ڈاکا ڈالا اور مزاحمت پر ایک سکیورٹی گارڈ کو قتل اور 18 کو یرغمال بنالیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ملزموں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی ہے اگر ہاں تو اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 20۔ مئی 2009 کو سرگودھا میں نامعلوم مسلح ڈاکوؤں نے ڈی سی او ہاؤس سرگودھا کے سامنے شاپنگ پلازہ میں گھس کر

1۔ 3462 گرام سونا مالیتی۔/81000 روپے
2۔ نقدی۔/1710073 روپے
3۔ کار کرولا
4۔ اسلحہ چار عدد شاٹ گٹ

چھین لئے اور مزاحمت پر ایک سکیورٹی گارڈ کو قتل اور 18 کو یرغمال بنالیا تھا جس پر مقدمہ نمبر 446 مورخہ 09-05-19 بجرم 396 ت پ تھانہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا درج رجسٹر ہوا۔

(ب) ملزم لئیق خان ولد طور خان قوم پٹھان سا کن پشاور کو مقامی پولیس نے گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا۔ مقدمہ مندرجہ بالا کا چالان مورخہ 09-07-16 کو داخل عدالت ہو چکا ہے۔ بقایا ملزمان کی گرفتاری کے لئے کوشش جاری ہے انشاء اللہ جلد ہی بقیہ ملزمان کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔

ضلع شیخوپورہ میں اشتہاری ملزمان کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3815: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع شیخوپورہ میں اشتہاری ملزمان کی تعداد کتنی ہے اور یہ کن کن جرائم میں مطلوب ہیں حکومت ان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

گزارش ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں آج تک کل بقایا مجرمان اشتہاری 1502 ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے۔

1	قتل	400
2	ڈکیتی	117
3	رابری	92
4	دیگر	893

یہ بات قابل ذکر ہے کہ شیخوپورہ پولیس نے سال رواں میں آج تک کل 1440 مجرمان اشتہاری گرفتار کئے ہیں، تاہم بقایا مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے Special Task Force Team تشکیل دے دی گئی ہے، جو ان کی گرفتاری کے لئے تحرک کر رہی ہے۔

سال 2009- لاہور، گوجرانوالہ کے تھانوں میں جھوٹی ایف آئی آرز درج کرنے کی تفصیلات

*3931: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی جانب سے احکامات جاری کئے گئے ہیں کہ تمام تھانوں میں عوام کی جانب سے دی گئی درخواست پر انوسٹی گیشن سے پہلے فوری طور پر ایف آئی آر درج کر لی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سہولت کی آڑ میں بہت زیادہ تعداد میں جھوٹی ایف آئی آرز درج ہو رہی ہیں جس سے سادہ لوح بے گناہ افراد کو بہت زیادہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(ج) جنوری 2009 سے اب تک لاہور اور گوجرانوالہ کے تمام تھانوں میں انکوائری کے بعد کتنی ایف آئی آرز جھوٹی ثابت ہوئی ہیں ان کی تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(د) جھوٹی ایف آئی آر ثابت ہونے پر جھوٹا مقدمہ درج کروانے والے کے خلاف کس قانون کے تحت کارروائی کی جاتی ہے نیز متذکرہ عرصہ میں کتنے افراد کے خلاف کارروائی ہو چکی ہے، اس کی تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ہ) جھوٹی ایف آئی آر ثابت ہونے پر حکومت اپنے طور پر کارروائی کرتی ہے یا الزام علیہ کی درخواست دینے پر ہی کارروائی کی جاتی ہے؟

(و) جھوٹی ایف آئی آر کے اندراج کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جناب محترم وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق تمام تھانوں کو احکامات جاری کئے گئے ہیں کہ وہ مقدمات کے آزادانہ اندراج کو یقینی بنائیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سہولت کی آڑ میں بہت زیادہ تعداد میں جھوٹی ایف آئی آر درج ہو رہی ہیں۔ دوران سال 10-2009 میں 75800 مقدمات کا اخراج بوجہ جھوٹی ایف آئی آر ہوا۔ ان میں سے 559 قتل۔ 1275 اقدام قتل۔ 4681 ضرر۔ 11333 اغواء۔ 81 اغواء برائے تاوان۔ 1408 زناء۔ 108 اجتماعی زناء۔ 558 ڈکیتی۔ 1815 راہزنی۔ 2829 نقب زنی۔ 1301 گاڑی چوری۔ 2390 مویشی چوری۔ 12984 دیگر چوری مقدمات۔ 34478 متفرق مقدمات جھوٹی FIR کی بناء پر خارج ہوئے۔

(ج) جنوری 2009 سے اب تک لاہور کے تھانوں میں 8019 جھوٹے ثابت ہوئے ان میں 88 قتل۔ 126 اقدام قتل۔ 109 ضرر۔ 1932 اغواء۔ 24 اغواء برائے تاوان۔ 51 زناء۔ 20 اجتماعی زناء۔ 48 ڈکیتی۔ 259 راہزنی۔ 254 نقب زنی۔ 294 گاڑی چوری۔ 33 مویشی چوری اور دیگر چوری کے 948 مقدمات۔ 3833 متفرق مقدمات جھوٹی FIR کی بناء پر خارج ہوئے اور گوجرانوالہ کے تھانوں میں 2534 مقدمات انکوائری کے بعد جھوٹے ثابت ہوئے۔ ان میں 37 قتل۔ 50 اقدام قتل۔ 161 ضرر۔ 407 اغواء۔ 5 اغواء برائے تاوان۔

28زنا۔6اجتماعی زنا۔17ڈکیتی۔98راہزنی۔59نقب زنی۔31گاڑی چوری۔21مویشی چوری۔دیگر چوری کے225مقدمات۔1389متفرق مقدمات جھوٹی FIR کی بناء پر خارج ہوئے۔

(د) جھوٹی ایف آئی آر ثابت ہونے پر جھوٹا مقدمہ درج کروانے والے کے خلاف پولیس زیر دفعہ 182 تعزیرات پاکستان کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جنوری 2009 سے اب تک 6072 افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ہ) بعد اندراج مقدمہ دوران تفتیش اگر مقدمہ جھوٹا ثابت ہو جائے تو بمطابق قانون مدعی مقدمہ کے خلاف 182 ت پ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(و) جھوٹی ایف آئی آر درج کروانے والوں کی روک تھام کے لئے زیادہ سے زیادہ کارروائی زیر دفعہ 182 ت پ کے تحت جاری ہے۔ بلکہ اس ضمن میں جھوٹی ایف آئی آر پر بجائے قلندرہ جات مرتب کرنے کے مقدمہ درج ہونا چاہئے۔

ڈسٹرکٹ لاہور میں خواتین انسپکٹر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4019: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے کتنے تھانوں میں خواتین محرر تعینات ہیں؟

(ب) ڈسٹرکٹ لاہور میں کل کتنی خواتین انسپکٹر کے عہدہ پر تعینات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں عورتوں کی دادرسی اور ان کی درخواست ہائے و مقدمات کی تفتیش کے لئے علیٰحدہ تھانہ ویمن ریس کورس قائم کیا گیا ہے جس میں ایک لیڈی ہیڈ کانسٹیبل محرر تعینات ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ لاہور میں ایک انسپکٹر تعینات ہے۔

سال 2009، صوبہ میں بچوں پر جنسی تشدد کی تفصیلات

*4161: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں جنوری تا جون 2009 کے دوران 616 بچے جنسی تشدد کا شکار ہوئے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ملزمان کو متعلقہ قانون کے مطابق سزا دی گئی، اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت بچوں پر جسمانی، ذہنی اور جنسی تشدد کے خلاف عوامی آگاہی کے لئے کوئی ٹھوس منصوبہ بنانے اور مہم چلانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں بچوں کے ساتھ جنسی تشدد کے متعلق 717 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) ان مقدمات میں ملوث 10 ملزمان کو سزا ہوئی جن میں سے 4 کو عمر قید اور 6 کو سات سال تک سزا ہوئی۔

(ج) حکومت کی طرف سے بچوں پر جسمانی، ذہنی اور جنسی تشدد کے خلاف عوامی آگاہی کے لئے تو یہ ایک مستحسن اقدام ہوگا اور محکمہ ہذا اس پر عملدرآمد کرے گا؟

ضلع راولپنڈی، 2009 میں اغواء برائے تاوان کی وارداتوں کی تفصیلات

*4388: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2009 سے تاحال ضلع راولپنڈی میں اغواء برائے تاوان کی کتنی وارداتیں ہوئیں تھانہ وار بتائیں؟

(ب) کتنے افراد کو ہر واردات میں اغواء کیا گیا؟

(ج) کتنے افراد کو پولیس نے بازیاب کروایا؟

(د) کتنے افراد تاوان کی رقم ادا کرنے پر رہا ہوئے؟

(ہ) اغواء برائے تاوان کے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، ملزمان کے نام، پتا جات بتائیں کتنے ملزمان مفرور ہیں؟

(و) اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں کتنے ملزمان ہلاک ہوئے اور کتنے گرفتار ہوئے؟

(ز) اغواء برائے تاوان کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذا میں یکم جنوری 2009 تا 09-11-30 اغواء برائے تاوان کی کل 22 وارداتیں ہوئیں۔ تھانہ صادق آباد 3، تھانہ پیرودھائی 1، تھانہ ایئرپورٹ 3، تھانہ سول لائن 5، تھانہ بنی 1 تھانہ آراے بازار 1، تھانہ صدر بیرونی 2، تھانہ ٹیکسلا 1، تھانہ چونترہ 1، تھانہ واہ کینٹ 2، تھانہ وارث خان 1 اور تھانہ کلر سیداں میں 1 واردات ہوئی۔

(ب) اغواء برائے تاوان کی ان 22 وارداتوں میں سے 4 وارداتوں میں 2/2 افراد کو جبکہ بقیہ 18 وارداتوں میں 1/1 فرد کو اغواء کیا گیا۔ اس طرح کل 26 افراد کو اغواء کیا گیا۔

(ج) اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں کل 24 افراد کو پولیس نے بازیاب کروایا جس میں سے 8 افراد تاوان ادا کرنے کے بعد بازیاب ہوئے۔

(د) 8 افراد تاوان ادا کرنے کے بعد بازیاب ہوئے۔

(ہ) اغواء برائے تاوان کی ان وارداتوں میں ملوث 59 ملزمان کو گرفتار کیا گیا جن کی تفصیل اپنڈکس (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 21 ملزمان مفرور ہیں۔

(و) اغواء برائے تاوان کی ان وارداتوں میں ایک ملزم ہلاک ہوا جبکہ 59 ملزمان گرفتار ہوئے۔

(ز) اغواء برائے تاوان کی وارداتوں کی روک تھام کے لئے موبائل گشت، موٹر سائیکل گشت اور پیدل گشت کو مؤثر بنایا گیا ہے نیز پکٹس لگائی گئی ہیں اور سخت نگرانی جاری ہے۔

ضلع بہاولنگر، ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کا قیام و دیگر تفصیلات

*4448: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن (DPSC) کا قیام کب عمل میں آیا اور اس کے ممبران میں خواتین اور مرد حضرات کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کا قیام پولیس آرڈر 2002 کے آرٹیکل 38 کے تحت عمل میں لایا گیا تھا اور آرٹیکل 38-A کے تحت ایک تہائی ممبران کا تعین حکومت قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران سے کرتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع بہاولنگر میں ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن میں ایم این اے اور ایم پی اے کی تعداد کتنی ہے اور اس میں خاتون ایم پی اے کی تعداد کیا ہے، اگر خاتون ممبران اسمبلی کو شامل نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع بہاولنگر میں ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کا قیام 2003 میں عمل میں آیا اور موجودہ کمیشن مئی 2007 میں منتخب ہوا۔ اس وقت تین ممبر ضلع کونسل بطور ممبر ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کام کر رہے ہیں جن میں سے ایک خاتون ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کا قیام پولیس آرڈر 2002 کے آرٹیکل 37 کے تحت عمل میں لایا گیا نہ کہ 38۔ جی ہاں۔ آرٹیکل A-38 کے تحت ایک تہائی ممبران کا انتخاب قومی اسمبلی / صوبائی اسمبلی کے ممبران سے کیا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کی تشکیل کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ضلع بہاولنگر میں ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن میں کوئی ممبر قومی اسمبلی / صوبائی اسمبلی مرد یا خاتون شامل نہیں ہے۔ چونکہ معزز ممبران اسمبلی میں سے کوئی بھی ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کا ممبر نہ ہے اس لئے مرد یا عورت کی تفریق کا سوال نہیں اٹھتا۔

سی آئی سی آر پراجیکٹ کی تفصیلات

*4458: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) CICR (اونٹ دوڑ والے بچے) پراجیکٹ شروع کرنے پر کتنی رقم سال 2009 میں خرچ ہوئی؟ نیز یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی، تفصیل سے بیان کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ CICR پراجیکٹ شروع کرنے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے باقاعدہ اجازت لی گئی اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 2009 میں -/1476236 روپے کی رقم اس پراجیکٹ کے فنڈز سے خرچ کی گئی ان میں سے -/364885 روپے محکمہ DGPR کے 2008 کے بقایا جات تھے اسی طرح -/795321 روپے جولائی 2008 سے لے کر دسمبر 2008 تک کی تنخواہوں اور پراجیکٹ الاؤنس کی رقم

تھی۔ -/312000روپے بلڈنگ کا چھ مہینے جنوری 2009تک کا کرایہ ادا کیا گیا سوائے بلڈنگ کے کرائے کے 2009 میں اس پراجیکٹ پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی جو رقم ادا کی گئی وہ 2008کے بقایاجات تھے۔

(ب) CICR پراجیکٹ شروع کرنے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے باقاعدہ اجازت نہیں لی گئی تھی۔

صوبہ کے ہر ضلع میں خواتین پولیس سٹیشنز قائم کرنے کی تفصیلات

*4636: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں خواتین پولیس سٹیشنوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) یہ پولیس سٹیشنز کس کس جگہ پہ ہیں؟

(ج) کیاحکومت صوبہ کے ہر ضلع میں خواتین پولیس سٹیشنز قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگرہاں توکب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں خواتین پولیس سٹیشنوں کی تعداد تین (03) ہے۔

(ب) خواتین پولیس سٹیشنز اس وقت لاہور، فیصل آباد اور راولپنڈی میں واقع ہیں۔

(ج) اس وقت محکمہ میں خواتین کے لئے ہر ضلع میں علیٰحدہ پولیس سٹیشن قائم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔تاہم یہ ایک بہتر تجویز ہو سکتی ہے۔

پنجاب میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4658: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت پنجاب میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دفاتر کس کس شہر میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ہر شہر میں بچوں کے رکھنے کے لئے کتنے ہاؤسز بنائے گئے ہیں اور ان میں کتنے بچے ہیں؟

(ج) ان بچوں کو ان ہاؤسز میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) ان بچوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین ہر شہر میں کام کر رہے ہیں؟

(ہ) ان چائلڈ ہومز میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کیا انتظام کئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت پنجاب میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے کل پانچ ادارے کام کر رہے ہیں جس میں لاہور، گوجرانوالہ، ملتان، فیصل آباد اور راولپنڈی شامل ہیں۔ سیالکوٹ کی بلڈنگ مکمل ہے اور جلد ہی سیالکوٹ میں کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) لاہور میں قائم چائلڈ پروٹیکشن ویلفیئر بیورو کے لئے چار ہاؤسز بنائے گئے ہیں جبکہ باقی شہروں میں ایک ایک ہاؤس ہے جن میں بچوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

1-	لاہور	323	2-	گوجرانوالہ	81
3-	ملتان	48	4-	فیصل آباد	60
5-	راولپنڈی	61			

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کے پانچ شہروں لاہور، گوجرانوالہ، ملتان، فیصل آباد اور راولپنڈی میں لاوارث اور عدم توجہی کے شکار بچوں کے لئے سرگرم ہے۔ ان اداروں میں عدم توجہی کے شکار بچوں کو قانونی تحفظ اور درج ذیل سہولیات دی جاتی ہیں۔

1- بچوں کی حفاظتی تحویل: بیورو لاوارث، گھروں سے بھاگے ہوئے، گم شدہ، بھیک سے وابستہ، بچوں کو اپنی تحویل میں لیتا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کو NGOs کی غیر قانونی تحویل سے بھی بازیاب کرا کے حفاظتی تحویل میں لیا جاتا ہے۔

2- والدین کی تلاش: بیورو حفاظتی تحویل میں لئے گئے تمام بچوں کے والدین کو تلاش کر کے چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کے ذریعے بچوں کو والدین کے حوالے کرتا ہے۔

3- چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز: بچوں کی تعلیم و رہائش کے لئے چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز قائم کئے گئے ہیں ان انسٹیٹیوشنز میں سے طے شدہ معیار کے مطابق رہائش، تفریح، فنی تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے۔

4- نفسیاتی سہولیات: عدم توجہی کے شکار بچوں کی بحالی کے لئے نفسیاتی مشاورت کا انتظام موجود ہے۔

5- طبی سہولیات: حفاظتی تحویل میں لئے گئے بچے کا مکمل طبی معائنہ کیا جاتا ہے اور بنیادی طبی سہولیات دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ضرورت کے مطابق بچوں کا مکمل علاج بھی کرایا جاتا ہے، ہر بچے کو Tetanus اور Hepatitis B سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور چھ سال سے کم عمر کے بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے جاتے ہیں۔

6۔ تفریحی سہولیات: چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز میں رہائشی بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کے لئے مناسب تفریحی سہولیات میسر ہیں ان میں کھیل اور مختلف تہوار منانے کا انتظام شامل ہے۔

7۔ بچوں کی ہیلپ لائن (1121) فوری مدد اور حفاظتی تحویل کے لئے چائلڈ ہیلپ لائن، لاہور فیصل آباد، گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں قائم کی گئی ہے یہ ہیلپ لائن 24 گھنٹے سرگرم ہے۔

8۔ تعلیم: بچوں کو پرائمری، فنی اور دینی تعلیم دی جاتی ہے۔

9۔ لاوارث اور عدم توجہی: بچوں کے خاندانوں کی مالی امداد: بیورو میں رجسٹرڈ بچوں کے حوالے سے 10250 غریب خاندانوں کے لئے مالی امداد اور فنی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔

10۔ خوراک: بچوں کو تین وقت کا کھانا ڈاکٹر کی مشاورت سے دیا جاتا ہے۔

(د) راولپنڈی میں 21، گوجرانوالہ میں 33، فیصل آباد میں 41، ملتان میں 36 اور لاہور میں 145 ملازمین بچوں کی دیکھ بھال کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(ہ) ان چائلڈ ہومز میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے درج ذیل انتظام موجود ہیں۔

1۔ تعلیمی سہولیات: بیورو نے بچوں کے لئے پرائمری تک تعلیم کا انتظام کیا ہے۔ پرائمری تعلیم مکمل کرنے کے بعد تعلیم کے لئے بچوں کو دوسرے سکولوں میں داخل کروایا جاتا ہے۔

2۔ فنی تربیت: جن بچوں کی عمر بارہ سال سے زیادہ ہے ان کو خواندگی کورس کے ساتھ ساتھ TEVTA کے اشتراک سے قائم شدہ فنی تربیت سنٹر میں تربیت دی جاتی ہے۔

لاہور۔ اغواء برائے تاوان کی وارداتوں کی تفصیلات

*4742: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

اغواء برائے تاوان کی لاہور میں جنوری 2008 سے اب تک کتنی وارداتیں ہوئیں، کتنے افراد بازیاب ہوئے کتنے مجرم پکڑے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، ان وارداتوں کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

سال 2008 میں کل مقدمات 55 درج رجسٹر ہوئے جن میں سے 61 افراد بازیاب ہوئے اور 105 ملزمان گرفتار ہوئے۔

سال 2009 میں کل مقدمات 35 درج رجسٹر ہوئے 32 افراد بازیاب ہوئے اور 74 ملزمان گرفتار ہوئے۔

سال 2010 میں کل مقدمات 2 درج رجسٹر ہوئے 2 افراد بازیاب ہوئے اور 6 ملزمان گرفتار ہوئے۔ سال 2008 سے لے کر اب تک 92 مقدمات درج رجسٹر ہوئے 95 افراد بازیاب ہوئے اور 185 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔

صوبہ میں ٹریفک وارڈنز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4951: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کل کتنے ٹریفک وارڈنز اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ٹریفک وارڈنز کی نئی بھرتی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت ٹریفک وارڈن سسٹم کو صوبہ کے دوسرے اضلاع میں بھی رائج کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو اس کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزارش ہے کہ صوبہ پنجاب کے 5 سٹی ڈسٹرکٹ لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور ملتان میں ٹریفک وارڈنز سسٹم نافذ ہے اور پنجاب میں ٹریفک وارڈنز کی منظور سیٹوں کی تعداد 6850 ہے جبکہ 6430 اس وقت کام سر انجام دے رہے ہیں اور 420 کی کمی ہے۔

(ب) سر دست اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(ج) سر دست اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

سال 10-2009، صوبہ میں پٹرولنگ پولیس کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*4952: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پٹرولنگ پولیس کے لئے سال 2009/10 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) صوبہ میں کل کتنی پٹرولنگ پولیس چوکیاں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی زیر تکمیل ہیں کیا حکومت کچھ نئی پٹرولنگ پولیس چوکیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا محکمہ پٹرولنگ پولیس میں نئی بھرتی کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے، اگر ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پٹرولنگ پولیس کے لئے سال10-2009 کے بجٹ میں۔/3639387000روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جبکہ۔/131118614روپے کی رقم اضافی الاٹمنٹ کے طور پر جاری کی گئی جو کل ملاکر۔/3770505614روپے بنتی ہے۔

(ب) اس وقت پٹرولنگ پولیس کی صوبہ بھر میں288پٹرولنگ پوسٹیں مکمل ہو چکی ہیں جبکہ 59پوسٹیں زیر تعمیر ہیں۔مزید116پٹرولنگ پوسٹوں کی تعمیر کا منصوبہ پراسس میں ہے۔

(ج) پٹرولنگ پولیس میں نئی بھرتی کی سمری منظوری کے لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس بجھوائی ہوئی ہے اور نئی بھرتی مستقبل قریب میں متوقع ہے۔

صوبہ میں بم ڈسپوزل سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4956:جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں بم ڈسپوزل سٹاف کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) اس وقت کتنا عملہ ڈیلی ویجز پر کام کر رہا ہے؟

(ج) اس وقت بم ڈسپوزل سکواڈ میں کتنی اسامیاں خالی ہیں ان کو پُر نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں بم ڈسپوزل سٹاف کی کل تعداد88ہے۔

بم ڈسپوزل کمانڈر:(BPS-15)36

بم ڈسپوزل ٹیکنیشن:(BPS-12)52

(ب) اس وقت56افراد ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

بم ڈسپوزل کمانڈر:10

بم ڈسپوزل ایکسپرٹ:46

(ج)

1۔ ضلعی دفاتر شہری دفاع پنجاب میں بم ڈسپوزل سکواڈ کی66اسامیاں خالی ہیں ان پر بھرتی کے لئے تیزی سے کام جاری ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔

بم ڈسپوزل کمانڈر:24

بم ڈسپوزل ٹیکنیشن:42

بھرتی نہ ہونے کی وجوہات

سول ڈیفنس سروس رولز کے مطابق موزوں امیدوار بھرتی کے لئے نہ مل سکے۔

2۔ سول ڈیفنس سروس رولز میں ترمیم کرکے ریٹائرڈ فوجیوں کے لئے عمر کی حد بم ڈسپوزل ٹیکنیشن کی اسامی کے لئے 25سال سے بڑھا کر 45سال اور بم ڈسپوزل کمانڈر کی اسامی کے لئے 35سال سے بڑھا کر 45سال تک مقرر کردی گئی اس بناء پر ضلعی دفتر سول ڈیفنس بھکر، پاکپتن، حافظ آباد، سیالکوٹ، ساہیوال، گوجرانوالہ، لودھراں، ملتان، اور وہاڑی میں بارہ بم ڈسپوزل کمانڈر اور دس بم ڈسپوزل ٹیکنیشن بھرتی کئے جاچکے ہیں۔

3۔ بعض اضلاع میں متعدد بار اشتہار دینے کے باوجود کسی امیدوار نے بھرتی کے لئے درخواست نہ دی۔

4۔ بھرتی نہ ہونے کی ایک اہم وجہ بم ڈسپوزل کے کام میں انتہائی فنی مہارت کا حامل ہونا ضروری ہے اور یہ لوگ انتہائی محدود تعداد میں دستیاب ہیں اور اس ڈیوٹی میں زندگی کو شدید خطرات کا سامنا ہے اس کے لئے اس طرز پر کام کرنے والے دیگر اداروں میں رسک الاؤنس اور شہید یا معذور ہونے کی صورت میں خصوصی مراعات / ترغیبات دی جارہی ہیں لیکن اس کے برعکس سول ڈیفنس کے محکمہ میں اس ہائی رسک جاب کے لئے تنخواہ اور معمول کے الاؤنسز کے علاوہ قابل ذکر ترغیبات نہ ہیں۔

مزید برآں پنجاب کے بیشتر اضلاع میں بم ڈسپوزل کا ماہر عملہ سروس رولز کے مطابق دستیاب نہ ہے اس کے لئے حسب سابق یہ بھرتی اگر صوبائی سطح پر سول ڈیفنس ڈائریکٹوریٹ میں کرکے پنجاب میں ترجیحات کے مطابق اضلاع میں پوسٹنگ کرے۔ اس کے لئے حکومت کو پہلے ہی تجویز ارسال کی جاچکی ہے۔

لاہور پولیس میں گریڈ 18 سے اوپر کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5020: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور پولیس میں اس وقت گریڈ 18 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، تفصیل گریڈ وار بتائیں؟

(ب) ان ملازمین کی سکیورٹی کے لئے کتنے پولیس ملازمین تعینات ہیں؟

(ج) ان ملازمین کی سکیورٹی کے لئے ان کے ساتھ کتنی گاڑیاں چلتی ہیں؟

(د) ان ملازمین اور ان کی سکیورٹی یا سکواڈ میں شامل گاڑیوں کی مرمت /پٹرول /ڈیزل پر یکم جنوری2009 سے آج تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، تفصیل گاڑی وار بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں اس وقت گریڈ18اور اوپر کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد37 ہے۔ تفصیل F/A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ملازمان کی سکیورٹی کے لئے40افراد کا عملہ تعینات ہے۔ تفصیلF/Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ملازمان کی سکیورٹی کے لئے ایک وقت میں 4گاڑیاں چلتی ہیں۔ تفصیل F/Cایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پٹرول،ڈیزل کا خرچہ = 31832لٹر

ریپیئر کا خرچہ =-/285851 روپے

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

GOR-Iلاہور میں مزید پولیس ملازمین کی ڈیوٹی لگانے کی تفصیلات

*5021: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر-I لاہور میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کی حفاظت اور سکیورٹی کے لئے300 کے قریب پولیس ملازمین و دیگر ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان افراد کی حفاظت / سکیورٹی کے لئے مزید سٹاف کی منظوری کا کیس وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پھر جی او آر-I میں مزید سٹاف برائے سکیورٹی منظور کرنے کی ضرورت کیوں کر ہوئی ہے؟

(د) کیا حکومت ایسے اخراجات کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی او آر-I میں سکیورٹی ڈیوٹی پر2اے ایس آئی،9ہیڈ کانسٹیبل،80کانسٹیبل کی نفری مختلف پولیس افسران و دیگر سرکاری افسران کی رہائش ہائے پر تعینات ہے۔

(ب) ایسا کوئی کیس دفتر ہذا سے ارسال نہ کیا گیا ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

(د) ۔ایضاً۔

تھانہ غازی آباد لاہور میں موٹر سائیکل چوری کے مقدمات کی تفصیلات

*5026: جناب وسیم قادر: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ غازی آباد لاہور میں جون2009 سے آج تک موٹر سائیکل چوری کی کتنی ایف آئی آرز کا اندراج ہوا؟

(ب) موٹر سائیکل چوری کے اب تک کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور ان سے کتنی موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں گرفتار ملزمان کے خلاف آج تک کیا کارروائی کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران جو موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں ان کے نمبرز سے بھی ایوان کو آگاہ فرمائیں، نیز ملزمان کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جون2009 سے لے کر آج تک تھانہ غازی آباد میں موٹر سائیکل چوری کے کل23 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) موٹر سائیکل چوری کے آج تک 10 ملزمان گرفتار ہوئے اور ان سے 6 موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں۔ گرفتار ملزمان کو حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا اور ان کے چالان مرتب کر کے مجاز عدالت میں ارسال کئے گئے۔

(ج) برآمد موٹر سائیکل پاک ہیرو LRY/8101، موٹر سائیکل نمبر LEO/8964 ہنڈا سی ڈی70، موٹر سائیکل نمبر LRY/3097 ہنڈا سی ڈی 70، موٹر سائیکل نمبر LOH/6009 ہنڈا سی ڈی70، موٹر سائیکل نمبر LWM/3623 ہنڈا سی ڈی70، موٹر سائیکل نمبر LHZ/4320 بقایا نامعلوم ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ انشاء اللہ جلد از جلد ملزمان کو گرفتار کر کے مقدمات کو حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔

گوجرانوالہ شہر میں تھانہ وچوکیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5121: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں تعینات ملازمین کی تعداد گریڈوار بتائیں؟

(ج) ان میں خالی اسامیاں گریڈوار بتائیں؟

(د) کیا حکومت خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں گیارہ تھانہ جات اور ایک چوکی ہے جن کی تفصیل ذیل ہے (تھانہ جات)

1۔سول لائن	=گل روڈ نزد سرکٹ ہاؤس
2۔کوتوالی	=تھانہ والہ بازار
3۔باغبانپورہ	=گھنٹہ گھر چوک
4۔گرجاکھ	=گرجاکھ روڈ نزد محلہ محمد پورہ
5۔دھلے	=گلہ تاراں والہ دھلے
6۔ماڈل ٹاؤن	=سنگم روڈ نزد ٹرسٹ پلازہ
7۔سبزی منڈی	=جی ٹی روڈ شیخوپورہ موڑ
8۔کھیالی	=کھیالی روڈ نزد امین بازار کھیالی
9۔پیپلز کالونی	=چمن شاہ روڈ نزد قبرستان روڈ
10۔سیٹلائٹ ٹاؤن	=نزد پونڈہ والا چوک
11۔جناح روڈ	=جناح روڈ نزد درتہ بھال

(چوکی) 1۔ پیپلز کالونی = فیروز والہ روڈ نزد فیروز والہ پل

(ب) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں تعینات ملازمین کی گریڈوار تعداد ذیل ہے۔

نام تھانہ	Insp	SI	ASI	Hc	FC
1۔سول لائن	1	5	11	12	63
2۔کوتوالی	1	3	7	0	52
3۔باغبانپورہ	2	3	8	10	65
4۔گرجاکھ	2	3	7	7	50
5۔دھلے	1	5	12	9	52

68	9	8	5	1	6۔ماڈل ٹاؤن
71	14	12	4	1	7۔سبزی منڈی
58	6	7	5	1	8۔کھیالی
54	10	5	3	1	9۔پیپلز کالونی
74	5	11	6	1	10۔سیٹلائٹ ٹاؤن
51	7	9	5	1	11۔جناح روڈ
12	0	1	0	0	چوکی پیپلز کالونی

گریڈ ملازمین وافسران

انسپکٹر	=BS-16
سب انسپکٹر	=BS-14
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	=BS-11
ہیڈ کانسٹیبل	=BS-7
کانسٹیبل	=BS-5

(ج) خالی اسامیوں کی گریڈ وار تعداد ذیل ہے۔

FC	Hc	ASI	SI	Insp	نام تھانہ
22	0	0	0	0	1۔سول لائن
33	0	0	1	0	2۔کوتوالی
30	0	0	0	0	3۔باغبانپورہ
20	0	0	0	0	4۔گرجاکھ
00	0	0	0	0	5۔دھلے
32	0	0	0	0	6۔ماڈل ٹاؤن
31	0	0	0	0	7۔سبزی منڈی
42	0	1	1	1	8۔کھیالی
21	0	1	1	0	9۔پیپلز کالونی
26	0	0	0	0	10۔سیٹلائٹ ٹاؤن
49	1	0	1	1	11۔جناح روڈ
00	0	0	0	0	چوکی پیپلز کالونی

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے ضلع ہذا میں 280 امیدوار برائے کانسٹیبلان بھرتی ہوئے ہیں جن کے میڈیکل سول ہسپتال سے کروائے جارہے ہیں اور تھانہ جات کی خالی اسامیاں انشاءاللہ جلد پر کر لی جائیں گی۔

سال 2009، ضلع گوجرانوالہ میں قتل کے مقدمات کا اندراج ودیگر تفصیلات

*5122: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2009 سے آج تک ضلع گوجرانوالہ میں کتنے قتل ہوئے اور کس کس تھانہ کی حدود میں ہوئے؟

(ب) ان کے مقدمات نمبر اور تھانہ کا نام بتائیں؟

(ج) کتنے مقدمات میں ملزمان نامزد کئے گئے تھے اور کتنے مقدمات نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوئے؟

(د) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں، کتنے ملزمان مفرور ہیں؟

(ہ) کیا حکومت مفرور ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 238 مقدمات میں ملزمان نامزد کئے گئے تھے اور 70 مقدمات نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان مقدمات میں 380 ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور 464 ملزمان مفرور ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت مفرور ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور مفروران کی گرفتاری کے لئے تمام تر وسائل کو بروئے کار لا رہی ہے۔

پی پی-28 بھلوال میں تھانہ جات کی تفصیلات

*5155: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-28 بھلوال سرگودھا میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار اور اسامی وار بتائیں؟

(ج) کتنی اسامیاں پُر ہیں اور کتنی کس کس گریڈ کی کس کس جگہ خالی ہیں؟

(د) خالی اسامیاں کب سے ہیں اور ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ بھلوال (2) تھانہ بھیرہ (3) تھانہ پھلروان (4) تھانہ میانی

(1) چوکی چک مبارک (تھانہ بھیرہ)

(ب)

تھانہ بھلوال	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
منظوری	1	2	6	5	36
موجودہ	1	6	7	6	42
تھانہ بھیرہ	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
منظوری	1	1	7	4	48
موجودہ	-	4	6	2	26
چوکی چک مبارک	-	1	3	1	6
تھانہ پھلروان	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
منظوری	1	2	3	3	29
موجودہ	-	3	5	4	26
تھانہ میانی	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
منظوری	1	1	3	2	18
موجودہ	-	2	4	3	23

(ج)

تھانہ بھیرہ	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
کمی	1	-	-	1	16
تھانہ پھلروان	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
کمی	1	-	-	-	3
تھانہ میانی	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
کمی	1	-	-	-	-

(د) کوئی خالی اسامی نہ ہے اور حال ہی میں 136 کانسٹیبلان بھرتی کئے گئے ہیں جن کو بعد ٹریننگ مختلف تھانہ جات میں تعینات کر کے کمی نفری پوری کی جائے گی۔

ضلع حافظ آباد۔ 09-2008 میں چوری، ڈکیتی، اغواء و قتل کی تعداد

*5218: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع حافظ آباد میں سال 09-2008 میں ڈکیتی، چوری، راہزنی، مویشی چوری، اغواء اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) مذکورہ بالا کیسز میں کتنی گرفتاریاں، و برآمدگیاں ہوئیں ان ملزمان کو کیا کیا سزائیں ہوئیں اور برآمدگیاں متعلقہ لوگوں کو واپس کر دی گئیں، اگر ہاں تو ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزارش ہے کہ ضلع حافظ آباد میں سال 09-2008 کے دوران ڈکیتی کے 63 چوری کے 1181 راہزنی کے 290 مویشی چوری کے 388 اغواء کے 303 اور قتل کے 197 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) مذکورہ بالا جرائم میں ڈکیتی کے مقدمات میں 252 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے برآمدگی مال مسروقہ مالیتی -/10566900 روپے ہوئی اور ڈکیتی کے کسی مقدمہ میں ابھی سزا نہ ہوئی ہے۔ چوری کے مقدمات میں 2156 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے برآمدگی مال مسروقہ مالیتی -/132876243 روپے ہوئی۔ چوری کے 30 مقدمات میں عدالت مجاز نے قید اور جرمانہ کی سزائیں دیں۔ راہزنی کے مقدمات میں 615 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے برآمدگی مال مسروقہ مالیتی -/32352250 روپے ہوئی۔ اور راہزنی کے کسی مقدمہ میں سزا نہ ہوئی ہے مویشی چوری کے مقدمات میں 707 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے برآمدگی مال مویشی مالیتی -/20039500 روپے ہوئی۔ سرقہ مویشی کے 11 مقدمات میں عدالت نے ملزمان کو قید اور جرمانہ کی سزائیں دیں۔ اغواء کے مقدمات میں 848 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور صرف ایک مقدمہ میں عدالت مجاز نے سزا دی۔ قتل کے مقدمات میں 540 ملزمان کو گرفتار کیا گیا صرف ایک مقدمہ میں عدالت نے ایک ملزم کو موت کی سزا کا حکم سنایا۔

ایسے تمام مقدمات جن میں مال مسروقہ برآمد ہوا بعد از شناخت و تصدیق اصل مالکان کے حوالے عدالت مجاز کی طرف سے حکم سپرداری اور فیصلہ ہونے کے بعد حاصل کیا گیا جن کی تفصیل ذیل ہے۔

15 کاریں، 32 موٹر سائیکل، 7 ٹریکٹر، ایک بس، ایک ٹرک اور جیپ کے علاوہ 722 مال مویشی اور تقریباً 3 کروڑ 58 لاکھ 34 ہزار 8 سو 93 روپے مالیت کا دیگر سامان ونقدی۔

ضلع رحیم یار خان، خطرناک اشتہاری ملزمان سے نمٹنے کے لئے جدید اسلحہ فراہم کرنے کی تفصیلات

*5259: میاں شفیع محمد: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں سندھ بارڈر سے ملحقہ دریائی کچہ کے علاقہ میں موجود خطرناک اشتہاری ملزمان سے نمٹنے کے لئے ضلعی پولیس فورس کو فراہم کردہ وسائل ناکافی ہیں؟

(ب) کیاحکومت مذکورہ علاقہ میں جرائم کے سدباب کے لئے فورس کو جدید اسلحہ، بکتر بند گاڑیاں دینےاور مزید چیک پوسٹیں قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں توکیوں؟

(ج) امن وامان کے پیش نظر مذکورہ علاقہ میں اغواء برائے تاوان کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے سدباب کے لئے حکومت نے اب تک کیااقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذاکوفراہم کردہ وسائل ناکافی نہ ہیں۔ حال ہی میں10 دریائی چیک پوسٹیں قائم کی گئی ہیں جہاں 200 ریٹائرڈ آرمی کے جوان دن رات چوکس ڈیوٹی کررہے ہیں اس کے علاوہ ضلع پولیس بھی اپنے طور پر خطرناک مجرموں کے خلاف کارروائی میں مصروف ہیں۔

(ب) حکومت کی طرف سے جدید اسلحہ APC گاڑی مہیاکردی گئی ہے اور 10 دریائی چیک پوسٹیں قائم ہوکرکام کررہی ہیں۔

(ج) نئی چیک پوسٹیں قائم کی گئی ہیں۔ بکتر بند گاڑیاں اور آرمی سے ریٹائرڈ جوان تعینات کئے گئے ہیں اور نفری کی تعداد میں بھی اضافہ کیاگیاہے۔ دن رات گشت کو یقینی بنایاگیاہے۔ کافی حد تک اغواء برائے تاوان کی وارداتوں پر کنٹرول ہوچکاہے۔

لاہور۔ جعلی ادویات کی تیاری پر حکومتی اقدامات

*5408: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کرائمز سرکل لاہور نے ماہ نومبر 2009 میں بند روڈ اور شاہدرہ میں چھاپے مار کر جعلی ادویات تیار کرنے والی دو فیکٹریوں کے مالکان کو گرفتار کیا؟

(ب) ملزموں کے قبضے سے جعلی ادویات کی کتنی مقدار برآمد ہوئی نیز ان کے خلاف کس تھانے میں مقدمہ درج ہوا، اگر نہیں تو کیوں اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں ایک فیکٹری کا مالک گرفتار جبکہ دوسرا فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2009 میں نہ تو بند روڈ اور نہ ہی شاہدرہ سرکل لاہور میں کسی فیکٹری پر چھاپہ مارا گیا ہے جو کہ اصل ادویات تیار کرتی ہیں اور نہ ہی سرکل ہائے کے تھانہ جات میں کوئی جعلی ادویات تیار کرنے والی فیکٹریاں موجود ہیں۔

(ب) سال 2009 میں کوئی بھی جعلی ادویات برآمد نہ کی گئی ہیں اور نہ ہی کوئی مقدمہ درج رجسٹر ہوا ہے۔

(ج) اس کے متعلق نہ ہی کوئی مقدمہ درج رجسٹر ہو کر تفتیش عمل میں لائی گئی ہے اور نہ ہی کوئی ملزم گرفتار ہوا ہے یا فرار ہوا ہے۔

لاہور۔ایمپلی فائر ایکٹ کی خلاف ورزی پر کارروائی کی تفصیل

*5409: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال 2009 کے دوران ایمپلی فائر ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے پر کتنے لوگوں کو جرمانہ اور سزائیں ہوئیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایمپلی فائر ایکٹ پر عملدرآمد کرانے کی ذمہ داری ضلع کی مقامی پولیس کو سونپی گئی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں سال 2009 کے دوران ایمپلی فائر ایکٹ کی خلاف ورزی پر کل 109 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔ جن میں سے 95 مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے، ایک مقدمہ خارج ہوا جبکہ 7 مقدمات میں 13 ملزمان کو -/7500 روپے جرمانہ ہوا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایمپلی فائر ایکٹ پر عملدرآمد کرانے کی ذمہ داری مقامی پولیس کو ہی سونپی گئی ہے جس پر سختی سے عملدرآمد ہو رہا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ضلع رحیم یار خان، انوسٹی گیشن پولیس کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*5452: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں انوسٹی گیشن پولیس کی کتنی برانچیں کام کر رہی ہیں ان میں کل کتنے پولیس اہلکاران و آفیسرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں اہلکاران و افسران انوسٹی گیشن پولیس کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ج) رحیم یار خان شہر میں 09-2008 کے دوران انوسٹی گیشن پولیس کو کتنے کیسز تفتیش کے لئے دیئے گئے اور ان میں کتنے کیسز میں تفتیش مکمل ہو چکی ہے اور کتنے کیسز ایسے ہیں جو ابھی تک زیر التواء ہیں، ان کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) جن کیسوں کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے ان میں کل کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا اور ان سے کتنی برآمدگیاں ہوئیں اور کیا برآمدگیاں اصل مالکان تک پہنچا دی گئیں، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انوسٹی گیشن برانچ=1 تعداد پولیس اہلکاران جو ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں=723

(ب) منظور شدہ اہلکاران و افسران پولیس=726 خالی اسامیاں ڈی ایس پی=3

(ج) سال 2008 میں 9299 مقدمات انوسٹی گیشن پولیس کو تفتیش کے لئے دیئے گئے۔ تعداد مقدمات جن کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے 9299 سال 2009 میں 10651 مقدمات انوسٹی گیشن پولیس کو تفتیش کے لئے دیئے گئے۔ تعداد مقدمات جن کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے۔ 10385 جن میں سے ابھی تک 266 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ جن میں ملزمان کی گرفتاری اور برآمدگی بقایا ہے۔

(د) تعداد ملزمان جو نامزد کئے گئے 38029 برآمدگی جو ملزمان سے کی گئی -/273354206 روپے مالیت کا مال مسروقہ برآمد کیا اور تمام برآمدگی اصل مالکان تک پہنچا دی گئی ہے۔

قربان لائن لاہور کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*5487: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) قربان لائن لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کیا قربان لائن لاہور کا رقبہ محکمہ داخلہ (پنجاب پولیس) کا ملکیتی ہے؟

(ج) اگر تمام رقبہ محکمہ داخلہ کی ملکیت نہ ہے تو بقیہ دیگر مالکان کے نام اور رقبہ بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

ایکڑ	کنال	مرلہ	فٹ
33	02	13	20

(ب) جی ہاں! قربان لائن کا رقبہ پنجاب پولیس کی ملکیت ہے۔

(ج) قربان لائن کا تمام رقبہ محکمہ داخلہ پنجاب پولیس کی ملکیت ہے۔

قربان لائن لاہور کے ملازمین کے لئے رہائشی کالونی بنانے کا مسئلہ

*5488: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) قربان لائن لاہور میں پولیس نفری کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قربان لائن میں پولیس نفری کو rest دینے کی غرض سے کمروں کی سہولت، سونے کے لئے بستروں کی سہولت اور کھانے کے لئے mess کی سہولت میسر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایلیٹ فورس کے لئے بھی قربان لائن میں درج بالا سہولیات میسر ہیں؟

(د) کیا قربان لائن میں پولیس افسران واہلکاران کے لئے اپنے خاندان کے ہمراہ رہنے کے لئے رہائشی سہولیات میسر ہیں اگر ہاں تو ان کی تعداد کیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت افسران واہلکاران کے لئے قربان لائن کی حدود میں رہائش کالونی کی سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) قربان لائن میں کل نفری 3100 ہے جبکہ اس کے علاوہ دفاتر موجود ہیں جن میں DIG صاحب شیخوپورہ VIP.VVIP، کمانڈنٹ SSP،PC صاحب سپیشل برانچ، ایڈیشنل IG انٹیلی جنس و دیگر سٹاف موجود ہیں۔

(ب) قربان لائن پولیس نفری کو ریسٹ دینے کے لئے کمروں کی سہولت سونے کے لئے بستروں کی سہولت اور کھانے کے لئے mess میسر ہے۔

(ج) ایلیٹ فورس کو میس کی سہولیات میسر ہیں، رہائش کا مکمل انتظام نہ ہونے کے برابر ہے، پینے کے لئے صاف پانی میسر نہ ہے۔

(د) قربان لائن میں موجود گزیٹڈ افسران کی رہائش کا مکمل انتظام نہ ہے۔ جبکہ اپر سپارڈینیٹ اور لوئر سپارڈینیٹ کی اپنے خاندانوں کے ہمراہ رہائش کا انتظام نہ ہے۔

(ہ) گزارش ہے کہ قربان لائنز لاہور Addl آئی جی صاحب Telecommunication کی administration میں آتی ہے۔ مزید برآں ایسی کوئی تجویز CCPL میں زیر غور نہ ہے۔

لاہور۔ محکمہ داخلہ کی 406 کنال اراضی کی تفصیلات

*5514: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع سنگت پورہ لاہور میں صوبائی محکمہ داخلہ کی 406 کنال اراضی موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ زمین پر ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور نے قبضہ کیا ہوا ہے، اس سلسلہ میں محکمہ نے آج تک جو جو اقدامات اٹھائے ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے موضع سنگت پورہ میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کی 406 کنال 3 مرلے اراضی موجود ہے جو کہ کھیوٹ نمبر 58 کھتونی نمبر 122 تا 128 میں واقع ہے۔ جس میں سے 50 کنال اراضی جو کہ خسرہ نمبر 607,598,597,591,590 اور 608 پر مشتمل ہے مجاز اتھارٹی کی منظوری

سے ہائیکورٹ کے نام ٹرانسفر کر دی ہے جو کہ ججز کی رہائشی کالونی کے لئے استعمال کی جائے گی۔

(ب) درست نہ ہے حقیقت یہ ہے کہ ڈی ایچ اے نے سول عدالت میں دعویٰ دائر کر کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو پراجیکٹ شروع کرنے سے روکنے کی استدعا کی ہے۔ دعویٰ متذکرہ محترمہ غزالہ یاسمین درجہ اول لاہور کی عدالت میں زیر سماعت ہے جس میں آئندہ سماعت 10-04-16 کو ہونا ہے۔

ضلع جہلم میں پولیس کی منظور شدہ و خالی اسامیوں کی تفصیلات

*5526: جناب محمد فیاض: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم کے لئے پولیس نفری کی منظور شدہ اسامیوں کی عہدہ وار تعداد بیان فرمائیں؟

(ب) کسی بھی ضلع کے لئے پولیس نفری کی تعداد کا تعین کون سی اتھارٹی کس فارمولے کے تحت کرتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے ضلع جہلم میں پولیس نفری کی تعداد انتہائی ناکافی ہے؟

(د) اس وقت ضلع جہلم میں پولیس نفری کی خالی اسامیوں کی عہدہ وار تفصیل اور یہ کب سے خالی ہیں، بیان فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت ضلع جہلم میں پولیس نفری بڑھانے اور خالی اسامیوں کو فوری پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فارمولا برائے تعین تعداد نفری:۔ بحوالہ باب نمبر 2 فقرہ نمبر 2 پولیس رولز 1934

450 افراد کے لئے ایک کانسٹیبل ایک ہیڈ کانسٹیبل برائے 10 کانسٹیبلان

ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر برائے 5 ہیڈ کانسٹیبلان ایک سب انسپکٹر برائے 100 کانسٹیبلان

نفری کے تعین و منظوری کی مجاز صرف صوبائی حکومت ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع جہلم میں پولیس کی منظور شدہ و خالی اسامیوں کی تفصیلات

Sanctioned 913

Posted 913

ضلع ہذا میں نفری کی کمی کو پورا کر دیا گیا ہے۔

بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان اور بلوچ لیوی میں خالی اسامیوں کی تفصیلات

*5575: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان اور بلوچ لیوی میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور اس کی موجودہ strength کیا ہے؟

(ب) مذکورہ فورس کا گورننگ ایریا کتنے کلو میٹر پر محیط ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان

منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
518	147

بلوچ لیوی ڈیرہ غازیخان

منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
502	316

(ب) بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان

سلسلہ کوہ سلیمان کا 2500 مربع میل پر BMP کا گورننگ ایریا محیط ہے۔

بلوچ لیوی ڈیرہ غازی خان

بلوچ لیوی کا کوئی گورننگ ایریا نہ ہے کیونکہ یہ reserve فورس ہے جس کو ضرورت کے مطابق بالامداد پنجاب پولیس ڈیرہ غازی خان / راجن پور کے میدانی علاقہ اور BMP ڈیرہ غازی خان و راجن پور کے پہاڑی علاقہ میں امداد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے نیز ضلعی حکومتی نظام سے قبل فورس ہذا کو کمشنر کے ماتحت چاروں اضلاع میں استعمال کیا جاتا رہا ہے جبکہ محرم ڈیوٹی، فلڈ ڈیوٹی، جرائم کی روک تھام، الیکشن ڈیوٹی اور خصوصی آپریشن ہائے شامل ہیں۔ مزید برآں فورس ہذا میدانی علاقہ کے علاوہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے

4000مربع میل کے ایریا کوہ سلیمان میں اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ نیز پہاڑی علاقہ میں اہم تنصیبات اور شمالی علاقہ متصلہ خیبر پختونخواہ وبلوچستان صوبہ ہائے کے بارڈر پر تخریب کاری کو روکنے کے لئے BMP کے ساتھ بھی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی ہے۔ جی، کاہلوں صاحب!

چودھری محمد ارشد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

چودھری محمد ارشد: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی طرف سے جو چیزیں شیخ علاؤالدین صاحب پر پھینکی گئی ہیں خدا کی قسم انہیں دیکھ کر ہمیں شرم آ رہی ہے [****] ہم چاہتے ہیں کہ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ [***********]

جناب سپیکر: تمام غیر شائستہ الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔ چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ کاہلوں صاحب! تحریک استحقاق پڑھیں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔۔۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر "ہمارا استحقاق مجروح کرنے پر معذرت کی جائے" کہنے لگے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور مجھے کارروائی شروع کرنے دیں۔ جی، سوہنا صاحب!

(اس مرحلہ پر چودھری عبدالرزاق ڈھلوں نے سیاہ رنگ کا "ہینڈ بیگ" لہرا کر کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا کہ "اسے چیک کروایا جائے۔")

(شوروغل)

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 824 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ ڈھلوں صاحب! میں آپ کو warn کر رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔[************]

سوہنا صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! House in order ہو گا تو میں بات شروع کروں گا۔

جناب سپیکر: معزز ممبران سے درخواست ہے کہ وہ خاموشی سے اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں کیونکہ میں نے floor سوہنا صاحب کو دیا ہے لہذا مجھے ان کی بات سننے دیں۔[************]

Order please, order in the House جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! کل سے آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ اس House کی کارروائی چلانے کے لئے حکومتی بنچوں اور اپوزیشن بنچوں کا روّیہ کیا ہے؟ اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اس House کی کارروائی چلانے کے لئے حکومت خود سنجیدہ نہیں ہے۔(شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: اگر وہ سنجیدہ نہیں ہوں گے تو خود suffer کریں گے۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور خان): جناب سپیکر! یہ جھوٹے ہیں، جمہوریت کے دشمن ہیں---[***](شور وغل)

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! آپ کا اس House میں بیٹھنے کا ایک طویل تجربہ ہے لیکن کبھی نہیں ہوا کہ حکومتی بنچوں نے---(شور وغل)

جناب سپیکر! یہ دیکھ لیں، انہیں چپ کرایا جائے۔ آپ سب سے بڑے منصف ہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ اس House کو چلانے کے لئے جس تحمل اور بردباری کی ذمہ داری حکومتی بنچوں پر آتی ہے کیا وہ یہاں میسر ہے؟

معزز ممبران حزب اقتدار: میسر ہے، میسر ہے---

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! یہ دیکھ لیجئے---

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 824 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: دونوں طرف سے حساب برابر ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: یہ دیکھ لیں کہ یہ ایک فقرہ سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے سننے دیا جائے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! اگر میں کوئی غلط بات کر رہا ہوں تو ان کو اختیار ہے کہ آپ ان کو پوائنٹ آف آرڈر دیں اور یہ میری بات کا جواب دیں۔ جب یہ میری بات ہی نہیں سننا چاہتے۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: ان کی بات تو سننے دیں، آپ کیا کرتے ہیں؟ جب ان کی بات ختم ہو جائے گی پھر آپ جواب دے دینا۔ جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس House کے Custodian ہیں۔ میں کسی کی ذاتی طور پر تضحیک نہیں کر رہا ہوں لیکن انہیں میری بات تو سننی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، سائیں! آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ وہ حکومتی ذمہ داری جو اس House کو چلانے کے لئے کیبنٹ کے ممبران پر ہے اور حکومتی بنچوں پر ہے جب تک وہ اس ذمہ داری، اس بردباری اور تحمل مزاجی کو House میں نہیں لے کر آئیں گے تو پھر جمہوریت کا نقصان ہو جائے گا اور اس اسمبلی کا نقصان ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! آج اس House کی خواتین کے متعلق میرے ایک معزز دوست نے جن الفاظ میں تبصرہ کیا ہے وہ اس House میں ہونے والی کارروائی کے سیاہ ترین الفاظ ہیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میں نے کارروائی سے حذف کرا دیئے ہیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! اس اسمبلی کی معزز ممبر خاتون کو اس طرح سے مخاطب کرنا شیوۂ مردانگی نہیں ہے۔ میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کی طرف سے آپ سے درخواست کر رہا

ہوں کہ متعلقہ ممبر اسمبلی خواتین کی اس توہین پر معافی مانگیں یا آپ باقی دنوں کے لئے جب تک یہ اجلاس چلنا ہے اُن کی House میں داخلے پر پابندی لگائیں۔ اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہ ہوئی تو ہم باقی دنوں کے لئے اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر جانے لگے)

جناب سپیکر: ایسا نہ کریں، ایسا نہ کریں۔ آپ بات سن کر جائیں، مہربانی کریں۔ یہ تحریک استحقاق اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی ہے اگر آپ اس کا جواب لینا چاہیں اور سننا چاہیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ کی مرضی ہے۔ آپ نہ جائیں، آپ نے بھی بہت کچھ کیا ہے۔ جو کچھ آپ نے ادھر پھینکا ہے وہ بھی ہم نے دیکھ لیا ہے اور یہ اچھی بات نہیں ہوئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ نہیں بولیں گے، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو چیزیں مجھے ماری گئی ہیں کیا میرا کوئی استحقاق نہیں ہے؟ اب آپ اس کو دیکھنے کے لئے کمیٹی بنائیں۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: شیخ صاحب! دیکھیں، آپ سارا ماحول خراب کرتے ہیں۔ پلیز، آپ تشریف رکھیں۔ جب آپ لکھ کر لائیں گے پھر بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے بڑی امید تھی کہ میرے بھائی اشرف سوہنا صاحب جو یہاں shouting session ہوا ہے اس کے بارے میں کم از کم حقائق کے مطابق بات کریں گے۔ وہ حقائق آپ کے سامنے اور اس ایوان کے سامنے رکھیں گے پھر اس کے مطابق جہاں جہاں پر اور جس جس ممبر سے تجاوز ہوا ہے، یقیناً دونوں طرف سے تجاوز ہوا ہے اس کی آپ کی طرف سے جب direction جائے گی تو وہ اپنی بات کو واپس لیں گے اور اپنے روّیے کی معذرت کریں گے۔ آج جو Question Hour تھا میں سمجھتا ہوں کہ پہلی مرتبہ ممبران نے بہت زیادہ دلچسپی لی اور ایک ایک سوال پر تقریباً سات سات، آٹھ آٹھ ضمنی سوال ہوئے ہیں، محترم شیخ علاؤالدین صاحب اس وقت ضمنی سوال کرنے کے لئے اٹھے تھے، کوئی اور بات نہیں تھی، ان کے ضمنی سوال کرنے پر پھر

دوسری طرف سے جو روّیہ اپنایا گیا اور اس کے جواب میں شیخ علاؤالدین صاحب نے بات کی۔ پھر جب پریس میں سے جو چیزیں نکال کر ماری گئیں اور انہوں نے عجلت میں ایک ایسی چیز بھی نکال کر ماردی کہ جس کا میں ذکر نہیں کر سکتا۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے معزز بھائی اگر اس issue پر بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ آپ کے چیمبر میں آکر بات کریں۔ اگر حکومتی معزز ممبر کی طرف سے جس معزز ممبر کے ذمہ جو تجاوز یا غلطی نکلے گی اس پر نہ صرف وہ معزز ممبر بلکہ میں بھی معذرت کروں گا لیکن حقائق کو اس طرح سے رکھیں کہ جو اُس طرف سے تجاوز یا غلطی سامنے آئے اس پر وہ اپنی شرمندگی کا اظہار کریں۔ یہ نہیں ہے کہ تین چار خواتین کے آگے پورے House کو یرغمال نہیں بنایا جا سکتا اور پورے House کی کارروائی کو اس طرح سے روکا نہیں جا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے کہ آپ اس بات پر پورا اختیار رکھتے ہیں، آپ بے شک کمیٹی بنائیں اور معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے بھیجیں لیکن ان کے ساتھ ایک دفعہ آپ کے چیمبر میں بیٹھ کر dialogues ہونے چاہئیں، وہاں پر بیٹھ کر ان روّیوں پر غور ہونا چاہئے کہ کس طرف سے کب غلطی ہوئی، کس طرح سے ہوئی اور اس پر کس کس کو اپنے روّیہ پر شرمندگی کا اظہار کرنا چاہئے۔ اب میں آپ سے استدعا کروں گا کہ بقیہ ایوان کی کارروائی کو آگے بڑھائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ چودھری عبدالغفور صاحب، ڈاکٹر اسد اشرف صاحب، ملک احمد علی اولکھ صاحب اور محترمہ غزالہ سعد رفیق صاحبہ معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے جائیں۔

(اس مرحلہ پر چودھری عبدالغفور، ڈاکٹر اسد اشرف، ملک احمد علی اولکھ اور محترمہ غزالہ سعد رفیق معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نوانی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز ممبران جس طرح non serious ہیں اور ہماری قوم ہمیں دیکھ رہی ہے لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ کس اطراف کے معزز ممبران serious ہیں یا کس اطراف کے معزز ممبران non serious ہیں۔ مجھے یہ بات بڑے افسوس سے کہنا پڑتی ہے کہ جو روّیہ House میں اختیار کیا جا رہا ہے وہ چاہے جس طرف سے بھی ہے وہ نہایت

ہی قابل اعتراض ہے۔ میں تمام معزز ممبران سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے اس نظام کو چلانا ہے، اگر ہمیں اس نظام سے محبت ہے اور اس نظام کی وجہ سے ہمارا صوبہ اور ملک ایک بہتر انداز سے چل سکتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے روّیوں کا تجزیہ کرنا ہوگا اور ہمیں اپنے روّیوں پر غور و فکر کرنا ہوگا۔ مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان لابیوں میں بیٹھے ہوئے لوگ جب ہمارے روّیوں کو دیکھتے ہیں تو وہ نہایت ہی مایوس ہو کر اس House کی لابیوں سے باہر جاتے ہیں۔ انہی حالات کو دیکھتے ہوئے جب ہم اپنے حلقوں میں جاتے ہیں تو ہمارے اپنے ووٹرز ہم سے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ اسمبلیوں میں بیٹھ کر کیا کر رہے ہیں، کیا ہم نے آپ کو ممبر اسی لئے بنایا تھا کہ آپ وہاں جاکر اس طرح کی گفتگو کریں، اس طرح کا روّیہ اختیار کریں؟ ہمیں ہر معزز ممبر کو اپنا تجزیہ کرنا ہے، اگر ہم نے اس نظام اور اس صوبے کو بہتر ڈگر پر چلانا ہے تو سب سے پہلے ہمیں اپنے روّیوں کو درست کرنا ہوگا یہ بات کوئی قابل تعریف نہیں ہے جو اس House میں اختیار کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ملک ندیم کامران صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی بات ہوئی ہے اس پر کافی لوگ بات کر بھی چکے ہیں اور ابھی میرے بھائی نے بھی بڑی اچھی بات کی ہے۔ آپ نے کمیٹی بھی نامزد کر دی ہے جو کہ باہر چلی گئی ہے تو اب میرا خیال ہے کہ House کی کارروائی چلنی چاہئے تاکہ یہ معاملات آگے بڑھ سکیں۔ آج کرکٹ میچ بھی ہے اور پوری قوم کی بھی امیدیں ہیں۔۔۔

رپورٹیں

(جو ایوان میں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بطور چیئر مین سٹینڈنگ کمیٹی

Notice of the Amendment to the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، nextرانا محمد افضل خان صاحب مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

لائیوسٹاک فارم خضر آباد سرگودھا کی موجودہ لیز کی رقم کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں

Present Lease Amount of Khizrabad Livestock Farm Sargodha

کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب محمد نعیم اختر بھابھا مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں، میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودات قانون (ترمیم) قوانین پنجاب، (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب، قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ، پنجاب، (ترمیم) رجسٹریشن، (ترمیم) جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہندو دستاویز، (ترمیم) صوبائی دیوالیہ، (ترمیم) خیراتی اور مذہبی اوقاف، (ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ، (دوسری ترمیم) ہندو قانون وراثت مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد نعیم اختر بھابھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

1. The Punjab Laws (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 9 of 2011).
2. The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011 (Bill No.10 of 2011)
3. The Punjab Conferment of Proprietary Rights on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011 (Bill No.11 of 2011)
4. The Registration (Amendment) Bill 2011 (Bill No.19 of 2011)
5. The Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011 (Bill No.20 of 2011)
6. The Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011 (Bill No.21 of 2011)
7. The Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011 (Bill No.22 of 2011)
8. The Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011 (Bill No.23 of 2011) and

9. The Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011 (Bill No. 24 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اگلی رپورٹ چودھری عبدالرزاق ڈھلوں صاحب کی ہے۔ وہ مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر2304کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Starred Question No. 2304 asked by Mrs Ayesha Javed MPA, W-355

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred Question No. 2304 asked by Mrs Ayesha Javed MPA, W-355

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے۔ "

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Starred Question No. 2304 asked by Mrs Ayesha Javed MPA, W-355

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں
ایک ماہ کی توسیع کی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹ

(جو ایوان میں پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب محترمہ سکینہ شاہین صاحبہ مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! میں

"The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011,
(Bill No.8 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان
میں پیش کرتی ہوں۔"

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب میاں طارق محمود صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔ ان کی request آئی ہوئی ہے لہذا یہ اگلے session تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد محترمہ حمیرا اویس شاہد صاحبہ کی تحریک التوائے کار ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ حمیرا اویس شاہد بائیکاٹ
ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! یہ پیش ہو چکی ہے۔ اس پر کمیٹی کی درخواست ہے کہ بے سلم کا پراجیکٹ چار لفظوں میں پیش نہیں ہو سکتا تو میں یہ درخواست کروں گی کہ اس پر سپیشل کمیٹی بنا دی جائے تاکہ ہم اس House کے سامنے اس پورے سسٹم کو واپس لا سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب! یہ تحریک پیش ہو چکی ہے، pending کی گئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، یہ پیش ہو چکی ہے اور اس میں ان کی سیکرٹری زراعت اور خزانہ سے بات ہوئی تھی اور میرے آفس میں میٹنگ بھی ہوئی تھی۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! بے سلم پر سٹیٹ بنک کی پالیسی آ گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اس کو pending فرما دیں۔ اگر سپیشل کمیٹی کی ضرورت ہوئی تو بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! میری سینئر مشیر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب سے بات ہوئی تھی اور وہ بھی بہت interested تھے کہ اس پر کمیٹی بنائی جائے۔ اس حوالے سے کچھ حقائق ہیں جو مصروفیات کی بناء پر میں آپ کو communicate نہیں کر سکی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ لاء منسٹر صاحب! آپ نے اس پر observation دی تھی کہ اگر اس پر کمیٹی بن جائے تو۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اس کو کل تک pending فرما دیں۔ میں اس پر ڈیپارٹمنٹ کا view لے لوں، اگر کمیٹی بنانی ہو گی تو کل بنا دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم اس پر کمیٹی بنا دیں گے۔ اب شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 11/114 ہے۔ تحریک پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا ایک منٹ لوں گا کہ جو آج میرے ساتھ ہوا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! پلیز۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سُن لیجئے۔ اب آپ تشریف لے آئے ہیں، مجھے سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ میں آپ کی بات سُنوں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ ثمینہ خاور حیات
ایوان میں واپس تشریف لائیں اور "لوٹے ٹھاہ" کا نعرہ لگا کر چلی گئیں)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ یہ دیکھیں کہ آج جو چیزیں انہوں نے مجھے ماری ہیں اور ہمارے محترم لاء منسٹر صاحب نے جس کا ذکر کیا مجھے تو شرم آتی ہے۔ میرا ابھی تو استحقاق بنتا ہے۔ یہ ریکارڈ پر لایا جائے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ میں صرف اس قوم، ملک اور صوبے کی بہتری کے لئے یہاں بیٹھا ہوں۔ میری پارٹی بھی واک آؤٹ کر سکتی ہے، پورا treasury bench بھی واک آؤٹ کر سکتا ہے۔ آج میرے میڈیا میں بیٹھے ہوئے تمام بھائیوں نے دیکھا ہے کہ مجھے کس طرح چیزیں ماری گئی ہیں اور مجھے وہ چیزیں لگی ہیں۔ میرا ابھی استحقاق ہے، میں کوئی معذرت خواہانہ روّیہ اختیار نہیں کروں گا۔ میں نے اس کو کچھ نہیں کہا، میں نے ایک لفظ نہیں بولا۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! تمام معاملات آپ نے دیکھے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس پر کمیٹی بنائیں۔ میں بھی جواب دہ ہوں جو میں نے کیا ہے اور آپ جو فیصلہ کریں گے اور House جو فیصلہ کرے گا میں مانوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب آپ تحریک پیش کریں۔

ملٹی نیشنل کمپنیوں کی طرف سے مضر صحت فار مولا دودھ کی فروخت

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نوزائیدہ بچوں کے لئے جو دودھ (formula milk) مارکیٹ میں بیچا جا رہا ہے وہ حقیقتاً بچوں کے لئے انتہائی مضر ہے۔ بچوں کے لئے ماں کے قدرتی دودھ کے نعم البدل کے طور پر بکنے والا یہ formula milk جو حقیقتاً (Protection of Breastfeeding & Child Nutrition Ordinance 2002) کی کھلی خلاف ورزی ہے جس میں تمام ملٹی نیشنل کمپنیاں ملوث ہیں۔ یہ formula milk (Section 9 (3d) of the Ordinance) جس کے تحت ان تمام کمپنیز کو اس formula milk کو ماں کے دودھ سے ہم پلہ قرار دینا جرم ہے لیکن یہ کمپنیاں ملی بھگت سے مسلسل عوام کا استحصال کر رہی ہیں۔ اس کے

ساتھ ساتھ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اس formula milk کو بچے کو پلانے کے لئے تیاری میں جس احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے یہ کمپنیاں اپنے اس اہم فرض سے بھی مجرمانہ چشم پوشی کر رہی ہیں لہذا والدین کم علمی کی وجہ سے formula milk کو صحیح بنا بھی نہیں سکتے۔ formula milk کے ڈبے پر بچے کی تصویر دینا Ordinance کے Section 9(3e) کی بھی خلاف ورزی ہے لیکن والدین کو ورغلا کر خوبصورت اور صحت مند بچوں کی تصاویر والے ڈبوں میں formula milk بیچ کر ایک طرف بچوں سے زیادتی کی جا رہی ہے تو دوسری طرف ماؤں کو قدرتی breastfeeding سے جو کہ ان کے لئے انتہائی ضروری ہے کو مختلف وہمات اور disfiguring وغیرہ کے چکر میں ایک ایسی نسل تیار کرائی جا رہی ہے جو کسی صورت صحت مند نہ ہوگی۔ مزید افسوس یہ ہے کہ Ordinance کے Section 9(2) جس کے تحت تمام کمپنیوں پر لازم ہے کہ وہ ڈبوں پر breastfeeding کے فوائد لکھیں لیکن کوئی کمپنی ایسا نہیں کر رہی۔ ایک تکلیف دہ حقیقت یہ بھی ہے کہ تمام ملٹی نیشنل کمپنیاں formula milk کو drug & medicine مارکیٹ کے ذریعے فروخت کر رہی ہیں اور اس میں عام ڈاکٹروں اور child specialists کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ آج اس formula milk product کی وجہ سے لکھو کھا بچوں کی صحت کو خطرات کا سامنا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو ایوان میں پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

Laying of the Annual Report of the Punjab Pension Fund for the year 2008-09. Minister for Law!

پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ برائے سال2008-09

کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Mr. Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Pension Fund for the year 2008-09.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Pension Fund for the year 2008-09 has been laid.

(رپورٹ پیش ہوئی)

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اس کے بعد

Minister for Law to introduce the Lahore Ring Road Authority Bill 2011

مسودہ قانون لاہور رنگ روڈ اتھارٹی مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Lahore Ring Road Authority Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Lahore Ring Road Authority Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Communication and Works for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Antiquities (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Antiquities (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Antiquities (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Culture and Youth Affairs for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Disable Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011

مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Disable Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Disable Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal for report up to 30th April 2011.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Trusts (Amendment) Bill 2011.

Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Trusts (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Trusts (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue,

> Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Trusts (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I move:

"That the Trusts (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Trusts (Amendment) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Trusts (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Transfer of Property (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker I move:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill, 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill, 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill, 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Partition (Amendment) Bill, 2011. Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take the Employment of Children (Amendment) Bill, 2011.

Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Employment of Children (Amendment) Bill, 2011, as recommended by the Standing Committee on Labor and Human Resource, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved:

"That the Employment of Children (Amendment) Bill, 2011, as recommended by the Standing Committee on Labor and Human Resource, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is;

"That the Employment of Children (Amendment) Bill, 2011, as recommended by the Standing Committee on Labor and Human Resource, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it; the amendment is from Minister for Law. Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That in Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, in

sub Clause (b) for the word "substituted" the word "omitted" be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved is:

"That in Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, in sub Clause (b) for the word "substituted" the word "omitted" be substituted."

Because it's not opposed by anyone, the amendment moved and the question is:

"That in Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, in sub Clause (b) for the word "substituted" the word "omitted" be substituted."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"The Clause 10 of the Bill as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Employment of Children (Amendment) Bill, as amended, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Employment of Children (Amendment) Bill, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Employment of Children (Amendment) Bill, as amended, be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) (خدمات کا ریکارڈ) ملازمت مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, as

recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ) قرآن مجید مصدرہ 2011

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! یہ آخری Bill ہے جو آج ہم قانون سازی کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی سعادت ہے کہ آج ہم قرآن پاک کی غلطیوں سے مبرا printing and recording system کو رائج کرنے کے لئے قانون سازی کر رہے ہیں۔ یہ سعادت آج اس معزز House کو نصیب ہو رہی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ حزب اختلاف آج خود ہی اپنی غلطیوں کی وجہ سے اس سعادت سے محروم ہو رہی ہے۔

Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee

on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

جناب ڈپٹی سپیکر: قواعدِ انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پرنٹ میڈیااور الیکٹرانک میڈیاکے ملازمین کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی ڈاکٹر زمر دیا سمین رانا نے اجازت مانگی ہے۔وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ملازمین کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ملازمین کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ملازمین کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

پنجاب یونین آف جنرنلسٹس کی جانب سے پنجاب میں تمام پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے اپنے ملازمین کو بروقت تنخواہیں دینے اور ملازمت سے فارغ نہ کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی جانب سے آگاہ کیا گیا ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں روزنامہ "آج کل"، روزنامہ "پاکستان"، روزنامہ "اوصاف"، روزنامہ "دن"، روزنامہ "جناح"، روزنامہ "خبریں"، روزنامہ "مقابلہ"، روزنامہ "لیڈر"، "رائل ٹی وی چینل"، "چینل-5" اور "دین چینل" میں ملازمین کو کئی ماہ سے تنخواہ نہیں دی گئی بلکہ اب اُنہیں ملازمت سے بھی فارغ کیا جا رہا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان درج بالا صورتحال پر حکومتِ پنجاب سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں تمام پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے مالکان کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے تمام ملازمین کو بروقت تنخواہ دیں اور اُنہیں ملازمت سے بھی فارغ نہ کریں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی جانب سے آگاہ کیا گیا ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں روزنامہ "آج کل"، روزنامہ "پاکستان"، روزنامہ "اوصاف"، روزنامہ "دن"، روزنامہ "جناح"، روزنامہ "خبریں"، روزنامہ "مقابلہ"، روزنامہ "لیڈر"، "رائل ٹی وی چینل"، "چینل-5" اور "دین چینل" میں ملازمین کو کئی ماہ سے تنخواہ نہیں دی گئی بلکہ اب اُنہیں ملازمت سے بھی فارغ کیا جا رہا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان درج بالا صورتحال پر حکومتِ پنجاب سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں تمام پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے مالکان کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے تمام ملازمین کو بروقت تنخواہ دیں اور اُنہیں ملازمت سے بھی فارغ نہ کریں۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ اس میں بڑے leading روزنامے ہیں جن میں روزنامہ "پاکستان"، روزنامہ "اوصاف"، روزنامہ "دن"، روزنامہ "جناح" ہیں۔ اس روزنامہ "جناح" کے متعلق تو ہم کسی اور قسم کی باتیں سُنتے ہیں کہ وہاں پر لوگوں کو شاید بہت زیادہ pay کیا جاتا ہے۔ روزنامہ "خبریں"، روزنامہ "مقابلہ" اور روزنامہ "لیڈر" ہے یہ مقامی اخبار ہیں۔ اسی طرح "رائل ٹی وی چینل" اور "چینل 5" ہے۔ میں اس قرارداد کو oppose تو نہیں کرتا لیکن اگر آپ مناسب سمجھیں کیونکہ یہ معاملہ میڈیا سے متعلقہ ہے اور میڈیا سے متعلق کسی بھی معاملہ سے متعلق پریس گیلری سے اور میڈیا سے متعلقہ تنظیموں سے بھی ہماری ایک understanding ہے کہ میڈیا سے متعلق جو بھی معاملہ ایوان میں آئے گا تو ہم وہ معاملہ کم از کم اُن کے نوٹس میں لائیں گے اور اُن کے ساتھ بیٹھ کر اُن سے بات کریں گے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ایک دفعہ اُن کے ساتھ بیٹھ کر اُن سے بات ہو جائے اور اُس پر اُن کا موقف بھی آ جائے تو اُس کے بعد یہ ایوان اس معاملہ کو جس طرح سے مناسب سمجھے اِس کو دیکھ لے۔ یہ معاملہ متعلقہ کمیٹی کو refer کر دیا جائے اور اُس کمیٹی کی رپورٹ آنے کے بعد اس معاملہ کو دوبارہ ایوان میں put کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ اس معاملہ کو دیکھ لیں اور یہ قرارداد pending کی جاتی ہے۔ شیخ صاحب! اب آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Tax Ministry Scheme کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Tax Ministry Scheme کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Tax Ministry Scheme کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ملک میں وسیع سرمایہ کاری کے لئے وفاقی حکومت سے ٹیکس منسٹری سکیم بحال کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ٹیکس منسٹری سکیم کو بحال کیا جائے تاکہ ملک میں وسیع سرمایہ کاری ہو سکے جس سے ایک طرف حکومت کو خطیر رقم ٹیکس کی مد میں مل سکے اور دوسری طرف بے روزگاری کے خاتمہ میں سنگ میل ثابت ہو سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ٹیکس منسٹری سکیم کو بحال کیا جائے تاکہ ملک میں وسیع سرمایہ کاری ہو سکے جس سے ایک طرف حکومت کو خطیر رقم ٹیکس کی مد میں مل سکے اور دوسری طرف بے روزگاری کے خاتمہ میں سنگ میل ثابت ہو سکے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ٹیکس منسٹری سکیم کو بحال کیا جائے تاکہ ملک میں وسیع سرمایہ کاری ہو سکے جس سے ایک طرف حکومت کو خطیر رقم ٹیکس کی مد میں مل سکے اور دوسری طرف بے روزگاری کے خاتمہ میں سنگ میل ثابت ہو سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ غزالہ سعد رفیق مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ محترمہ غزالہ سعد رفیق صاحبہ!

نشان زدہ سوال نمبر 2481، 3435 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"نشان زدہ سوال نمبر ز2481، 3435 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

نشان زدہ سوال نمبر ز2481، 3435 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

نشان زدہ سوال نمبر ز2481، 3435 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سال اور اسمبلی اجلاس کے 100 ایام مکمل ہونے پر اسمبلی ملازمین کی خدمات کے عوض ایک ماہ کے اعزازیہ کا مطالبہ

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جناب سپیکر! میں ایک اور بات point of order پر کرنا چاہتی ہوں کہ گزشتہ پارلیمانی سال کے اختتام پر اس معزز ایوان نے پنجاب اسمبلی کے ملازمین کو ان کی اَن تھک محنت کے باعث ایک ماہ کی تنخواہ بطور اعزازیہ عطا کی تھی۔ 18 ویں ترمیم کے بعد اس معزز ایوان نے الحمدللہ اس پارلیمانی سال میں کم از کم 70 دنوں کی بجائے 100 دن کام کیا ہے اور موجودہ اجلاس بھی گزشتہ 20 دن سے چل رہا ہے اس طرح پنجاب اسمبلی کے ملازمین کا حق اور بھی زیادہ بن گیا ہے لہذا میں پُرزور سفارش کرتی ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے ملازمین کو ایک ماہ کی تنخواہ بطور اعزازیہ دینے کے لئے یہ معاملہ پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے بالکل اچھا point اُٹھایا ہے۔ میں یہ معاملہ فنانس کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا اور پاکستان کی جیت کے نعرے کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 31-مارچ 2011 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

868

ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(03)/2008/365. Dated 31st March, 2011. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, **Rana Mashhood Ahmad Khan,** Deputy Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, w.e.f. 31 March 2011 (F.N) during the absence abroad of Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab.

DR. MALIK AFTAB MAQBOOL JOIYA

Acting Secretary

870

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 31-مارچ2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے 2010 (مسودہ قانون نمبر 24 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے 2010، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے 2010 منظور کیا جائے۔

872

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعرات، 31-مارچ2011

(یوم الخمیس، 25-ربیع الثانی 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

سُوۡرَةُ الجُمُعَة آیات1 تا 4

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے (1) وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں ان ہی میں سے (محمد ﷺ) کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے (2) اور ان میں سے اور لوگوں کی

طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں سے) نہیں ملے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے(3) یہ
اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے(4)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یوں حضوری کی دعاؤں کا اثر ہو آمین
پھر مدینے کے لئے اذنِ سفر ہو آمین
میری ہر سانس ہو بس اُن کی ثناء سے معمور
زندگی اُن کی محبت میں بسر ہو آمین
گنبد سبز کو چُھو کر جو گزرتی ہے ہوا
اس کا اِک روز میرے گھر سے گزر ہو آمین
آپ کی مدح و ثناء میرا حوالہ ہے یہاں
حشر کے دن بھی یہی زادِ سفر ہو آمین

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! on his behalf (معزز ممبر نے سید حسن مرتضیٰ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: سوال نمبر 134 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پی پی۔74 تحصیل چنیوٹ میں کھالاجات کی تعداد و دیگر تفصیل

*134: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔74 تحصیل چنیوٹ میں کتنے کھال ہیں، ان میں سے کتنے پختہ اور کتنے ابھی تک کچے ہیں؟

(ب) پختہ کھالوں کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، تفصیل کھال وار فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) پی پی۔74 تحصیل چنیوٹ میں کل 357 کھال ہیں جن میں سے 226 پختہ کئے جا چکے ہیں جبکہ 35 پر کام جاری ہے جو رواں مالی سال میں مکمل ہو جائیں گے علاوہ ازیں 96 کھالاجات ابھی تک غیر اصلاح شدہ ہیں۔

(ب) پختہ کئے گئے کھالاجات پر 3 کروڑ 35 لاکھ 19 ہزار 908 روپے خرچ ہوئے ہیں۔ کھال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رانا محمد افضل خان: تحصیل چنیوٹ میں کھالاجات کے پختہ کئے جانے پر تین کروڑ 35 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں اور مزید خرچ کئے جانے ہیں۔ چنیوٹ کے علاقہ میں زیر زمین پانی میٹھا ہے اور کھالاجات کو

پختہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ پانی کی seepage کو کم کیا جائے اور ٹیل کے کاشتکاروں کو پانی مہیا کیا جائے تاکہ ٹیل کی زیادہ زمینیں سیراب ہو سکیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن علاقوں کا زیر زمین پانی میٹھا نہیں ہے اور وہ ٹیل پر بھی ہیں تو کیا محکمہ کے پاس کوئی ایسا ترجیحی پروگرام ہے کہ ان علاقوں میں کھالاجات کی تعمیر پہلے کی جائے اور جن علاقوں میں کھالاجات کو پختہ کر دیا گیا ہے وہاں یقیناً پانی کی بہتر تقسیم اب عمل میں آچکی ہو گی تو ٹیل کے علاقوں کے لئے محکمہ میں کوئی ایسا کام کیا جارہا ہے جس سے ٹیل پر واقع زیر زمین پانی میٹھا نہ ہونے والے علاقوں میں کھالاجات کو ترجیحی بنیادوں پر پختہ کیا جارہا ہو اور دوسرے علاقوں سے انہیں ترجیح دی جارہی ہو؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ سوال specific ضلع چنیوٹ کے متعلق ہے اور اگر فاضل ممبر overall پورے صوبے کی پالیسی کے بارے میں پوچھیں گے تو phase wise کئی phases میں کھالے بنتے رہے ہیں جس میں phase I O.F.W.M یعنی On Foreign Water Management جو عالمی بنک کے تعاون سے شروع ہوا تھا۔ یہ سکیم 407 ملین روپے کی تھی اس کے بعد phase I میں 87-1986 سے لے کر 1990 تک جاری رہی جس میں 971.530 ملین روپے خرچ ہوئے۔ مختلف سکیمیں چلتی رہی ہیں اور اب واٹر کورسز کی improvement کا نیشنل پروگرام چل رہا ہے چونکہ یہ نیشنل پروگرام تھا اور دوسرے صوبوں کو بھی share ملا تھا تو پنجاب کا شیئر 20۔ارب روپے بنتا تھا جس میں 15۔ارب روپے جاری ہوئے ہیں جبکہ 5۔ارب روپے مرکزی حکومت نے دینے ہیں۔ وفاقی حکومت نے ابھی 2۔ارب 57 کروڑ روپے دیئے ہیں جس میں ٹیل کا ذکر نہیں ہے بلکہ پنجاب کے چار اضلاع کو چھوڑ کر باقی اضلاع، چار اضلاع بارانی ہیں، دو اضلاع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور لیہ میں کام پہلے ہو چکا ہے تو باقی تمام اضلاع میں واٹر کورسز کو پختہ کر کے ٹیل پر لے جانا تھا لیکن ہوا یہ کہ وفاقی حکومت کی طرف سے 5۔ارب روپے کی بجائے 2۔ارب 57 کروڑ روپے ملے ہیں۔ اس کے تناسب کے حساب سے تمام اضلاع میں کام ہو رہا ہے۔ جہاں تک ٹیل کی بات ہے تو جن علاقوں میں پانی میٹھا ہے وہاں پر صرف 15 فیصد کھالاجات پختہ کرنے ہیں جو کہ ایک پالیسی ہے کیونکہ اتنے فنڈز نہیں ہیں کہ تمام کھالاجات کو پختہ کیا جائے۔ کھالوں کو شروع سے پختہ کیا جاتا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ کھال کمیٹی بنتی ہے جس کے بعد ایک طریق کار کے مطابق 85 فیصد اس فنڈز سے پیسے ملتے ہیں جبکہ labour charges کسان خود دیتے ہیں جو کہ 15 فیصد ہوتے ہیں۔ موگوں سے نکلنے والے کھالاجات کی کل

لمبائی دیکھ کر 15 فیصد پختہ کیا جاتا ہے اور باقی نہیں کیا جاتا۔ ابھی حکومت کی کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے کہ تمام کھالا جات کو پختہ کیا جائے کیونکہ اس کے لئے وسائل درکار ہیں۔ یہ کھالا جات 66۔ ارب روپے سے بھی پختہ نہیں ہو سکے تو اس کے لئے کھربوں روپے درکار ہیں تو جونہی وسائل ہوں گے اس کے بعد ٹیل تک کھالا جات پختہ کئے جا سکیں گے۔ فی الحال ٹیل تک کھالا جات پختہ کرنے کے وسائل نہیں ہیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! مجھے بڑی خوشی ہے کہ حکومت نے بہت سارے فنڈز allocate کئے جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ کافی کام ہو رہا ہے اور کافی ہونے والا بھی ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ ہماری ترجیحات کیا ہیں، کیا ہم ان علاقوں میں کھالا جات کو پختہ کرنا چاہتے ہیں جہاں پانی زیر زمین کھارا ہے اور وہاں seepage کو روکنا زیادہ ضروری ہے بہ نسبت ان علاقوں کے جہاں پانی میٹھا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے اس کا جواب دیا ہے اور آپ نے شاید غور سے سنا نہیں ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ priority کے بارے میں بات نہیں کی؟

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس بارے میں کی ہے اور آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر سمجھ لیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک سوال پر دو ضمنی سوال کرنے کی اجازت ہو گی اس سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ اگلا سوال محترمہ محمودہ چیمہ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ محمودہ چیمہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 945 ہے اور سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گندم کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے سہولیات کی فراہمی

*945: **محترمہ محمودہ چیمہ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گندم کی پیداوار میں کمی کی اہم وجوہات پانی کی قلت، مہنگی بجلی، مہنگی کھادیں اور ناقص بیج ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس سلسلے میں کاشتکاروں کو کوئی ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں! پانی کی قلت، زرعی مداخل کی قیمتوں میں اضافہ اور مہنگی بجلی / ڈیزل، گندم کی پیداوار میں کمی کا باعث ہو سکتی ہیں۔گندم کی پیداوار سال 08-2007 میں ایک کروڑ 56 لاکھ ٹن تھی۔ جس کی بنیادی وجہ پانی کی کمی، خشک موسم اور سابقہ حکومت کی بے توجہی تھی لیکن موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی گندم میں خود کفالت حاصل کرنے کے لئے بڑے بڑے اقدامات کئے جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک ہی سال میں گندم کی پیداوار بڑھ کر ایک کروڑ 84 لاکھ ٹن تک جا پہنچی جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 28 لاکھ ٹن زیادہ تھی۔اس سے دیہی زندگی میں 66۔ارب روپے کا مزید فائدہ ہوا۔

(ب) حکومت نے کاشتکاروں کو ریلیف دینے اور گندم کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اہم اقدامات اٹھائے ہیں:-

1-گندم کی قیمت

گندم کی قیمت کے پیش نظر کسانوں کو گندم کی کاشت کے سلسلے میں معاشی مشکلات کا سامنا تھا۔ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے وفاقی حکومت نے گندم کی قیمت -/425 روپے سے بڑھا کر -/625 روپے فی من کا اعلان کیا جو بعد میں مزید بڑھا کر -/950 روپے فی من کر دی گئی۔اس وجہ سے گندم کی 09-2008 میں ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی۔

2-گرین ٹریکٹر سکیم

مالی سال 09-2008 اور 10-2009 میں حکومت نے 2 لاکھ روپے سبسڈی فی ٹریکٹر کے حساب سے 20 ہزار گرین ٹریکٹرز کسانوں میں تقسیم کئے۔

3-انعامی سکیم

حکومت پنجاب نے 09-2008 میں "زیادہ گندم اگاؤ مہم" کے تحت کروڑوں روپے کے انعامات زرعی آلات کی شکل میں کسانوں میں شفاف طریقے سے تقسیم کئے۔

4-زرعی قرضہ جات

حکومت نے کسانوں کی سہولت کی خاطر بینکوں سے زرعی قرضہ جات کی فراہمی کے لئے "ون ونڈو آپریشن" جاری کیا ہوا ہے جس میں کاشتکار آسانی سے ایک چھت کے نیچے ایک یا دو دن میں زرعی قرضہ لے سکتے ہیں۔

محترمہ محمودہ چیمہ: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ماشاءاللہ۔ جی، اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3472 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گندم کی اضافی پیداوار کے انعامی مقابلے میں جیتنے والوں کو ٹریکٹر و تھریشر دینے کا مسئلہ

*3472: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ گندم کی زیادہ پیداوار کے انعامی مقابلہ میں جیتنے والوں کو تھریشر اور 75 ہارس پاور ٹریکٹرز دیئے جائیں گے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

جی ہاں! یہ درست ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے گندم کی کاشت کی افتتاحی تقریب منعقدہ چکوال میں گندم کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے والے کاشتکاروں میں انعامات تقسیم کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ مابعد گندم کی برداشت کے وقت شفاف طریق کار کے مطابق پیداواری مقابلے جیتنے والے کاشتکاروں میں تحصیل / ضلع، ڈویژن اور صوبائی سطح پر بالترتیب 50، 60 اور 75 ہارس پاور کے ٹریکٹر اور تھریشر بطور انعام تقسیم کئے جا چکے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قرعہ اندازی کے ذریعے دیئے گئے تھریشر اور ہارس پاور ٹریکٹروں کی تعداد کتنی تھی اور ان کی تقسیم کا طریق کار کیا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ ایک انعامی سکیم تھی اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے 26-اکتوبر 2008 کو چکوال میں گندم کی کاشت (sowing) کا افتتاح کرتے ہوئے انعامات کا اعلان کیا کہ پیداوار کے لحاظ سے جو کاشتکار بہتر کارکردگی دکھائیں گے انہیں انعامات دیئے جائیں گے۔ بعد میں انہوں نے ایک کمیٹی بنائی جس نے اسے thrash out کیا اور transparent پالیسی بنائی جس کے تحت صوبہ پنجاب کے اول، دوم اور سوم آنے والے کاشتکاروں جس میں 83 من

پیداوار کے ساتھ گوجرانوالا کے اکرم صاحب اول آئے، ضلع مظفر گڑھ کے حنیف خان 81 من اور پاکپتن کے راؤشان علی کی پیداوار 79.5 من فی ایکڑ حاصل ہوئی جنہیں 75 ہارس پاور کا ایک ایک ٹریکٹر دیا گیا۔ ڈویژن کی سطح پر 9 ٹریکٹرز دیئے گئے ہیں اور ضلع کی سطح پر اول آنے والے کاشتکار کو 60 ہارس پاور کا ٹریکٹر دیا گیا جبکہ تحصیل کی سطح پر اول آنے والے کو 50 ہارس پاور کا ٹریکٹر دیا گیا اس کے علاوہ تھریشر وغیرہ کی تفصیل کے متعلق پوچھنا چاہیں تو وہ بھی میرے پاس ہے جو کہ بتا سکتا ہوں۔ تقریباً 9 کروڑ 16 لاکھ روپے کو انعامات شفاف طریقے سے دیئے گئے اور طریق کار یہ تھا کہ محکمہ زراعت نے چونکہ پروگرام ترتیب دیا تھا چنانچہ ڈویژن کی سطح پر کمشنر، ضلع کی سطح پر ڈپٹی کمشنر اور تحصیل کی سطح پر ڈی ڈی او (آر)، واٹر مینجمنٹ کے ایک آفیسر، ای ڈی او (زراعت) اور کسانوں کے ایک نمائندے پر مشتمل ممبران کی کمیٹی تھی۔ پہلے مرکز کی سطح پر، پھر تحصیل اور اس کے بعد ضلع کی سطح پر ٹرائل لے کر ان کا مقابلہ کرایا گیا اور ان کی فہرستیں تحصیل ہیڈ کوارٹروں کی سطح پر آویزاں کی گئیں۔ یہ سارا کچھ سب کے لئے open تھا اور کسی کو اس حوالے سے کوئی شکایت نہیں تھی اور مقابلہ جیتنے والوں کو ایک transparent طریقے سے انعامات دیئے گئے ہیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسے گزشتہ سالوں میں گندم کی زیادہ پیداوار ہونے کی صورت میں کسانوں کو ٹریکٹروں کے انعامات دیئے گئے تو اب جبکہ گندم کی کٹائی کا موسم تقریباً شروع ہو چکا ہے تو کیا اس سال بھی کوئی ایسا پروگرام ہے کہ زیادہ گندم پیدا کرنے والے کاشتکاروں کو انعامات دیئے جائیں گے، کتنے ٹریکٹرز دیئے جائیں گے اور اس کے لئے کل بجٹ کتنا مختص کیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں جب ہماری حکومت برسر اقتدار آئی تو اُس وقت حالت یہ تھی کہ ہم گندم import کر رہے تھے اور اربوں روپے گندم کی import پر خرچ کئے جا رہے تھے۔ گندم کی کل پیداوار 15.6 ملین ٹن یعنی ایک کروڑ 56 لاکھ ٹن ہوئی جبکہ اگلے سال حکومت پنجاب کی کاوشوں سے ایک سال میں 18.4 ملین ٹن یعنی ایک کروڑ 84 لاکھ ٹن گندم پیدا ہوئی

جو پاکستان کی تاریخ میں ریکارڈ ہے۔ پہلے ہم گندم import کر رہے تھے اور ملک میں غذائی قلت تھی لیکن جب یہ مہم چلی تو اب ہم گندم میں خود کفیل ہو گئے ہیں۔ غذائی قلت کا مقابلہ کرنے کے لئے اُس وقت ٹریکٹر انعام دیئے گئے تھے۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ 18.4 ملین ٹن یعنی ایک کروڑ 84 لاکھ ٹن گندم پیدا ہوئی۔ ہمارے پاس اس سال کے شروع میں 57 لاکھ ٹن گندم جمع ہو گئی تھی لیکن ہمارے پاس 57 لاکھ ٹن گندم رکھنے کے ذخائر نہیں تھے۔ ہمارے پاس گوداموں کی total capacity بائیس لاکھ ٹن تھی جبکہ گندم 57 لاکھ ٹن تھی اس لئے ہم نے اس کو export کیا۔ باہر کی قیمتیں کم تھیں اور ہم اپنے کسانوں کو -/950 روپے فی من دے رہے ہیں۔ چونکہ گندم باہر پڑی تھی اس لئے اب تقریباً 10 لاکھ ٹن گندم export کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس ابھی بھی 25 لاکھ ٹن گندم موجود ہے چونکہ ہم گندم میں surplus ہو گئے ہیں، اب ہم دوسری crop کی طرف توجہ دے رہے ہیں لہذا اس وقت ایسی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ دوسری وجہ سیلاب تھی کہ وہاں پر کافی ساری گندم درکار تھی اس لئے اس سال ایسی کوئی سکیم مقابلے کی نہیں بنائی گئی، جب ضرورت پڑے گی پھر بنائی جائے گی۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس سوال میں بھی اور اس سے پچھلے سوال میں بھی ہم نے 20 ہزار ٹریکٹروں پر 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی دی اور ٹریکٹر بطور انعام بھی دیئے گئے۔ جن اداروں نے یہ ٹریکٹر سپلائی کئے اور ان اداروں نے جو سبسڈی دی تھی کیا اس سبسڈی کی رقم ان ٹریکٹر کے اداروں کو ادا کر دی گئی ہے، اگر ادا نہیں کی گئی تو اس سبسڈی کی رقم میں کیا تاخیر ہے کیونکہ میری اطلاع کے مطابق ان ٹریکٹر کے اداروں نے ایک خیر سگالی عمل میں حصہ لیا۔ انہوں نے آپ کی دو دو لاکھ روپے کی سبسڈی کو قبول کیا۔ کیا حکومت پنجاب نے سبسڈی کی رقم ٹریکٹر بنانے والے اداروں کو ادا کر دی ہے، اگر نہیں تو کب تک کی جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ سوال انعامی مقابلوں کے بارے میں تھا جس کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ اس میں الغازی ٹریکٹرز نے چونکہ کم ریٹ دیئے تھے ان کے ہر ٹریکٹر کی قیمت بھی میرے پاس موجود ہے۔ جو ٹریکٹر 75 ہارس پاور کا تھا اس کی قیمت 6 لاکھ سے اوپر تھی، جو 50,60 ہارس پاور کا تھا اس کی قیمت 5 لاکھ روپے تھی۔ ہم نے بڑے transparent طریقے سے ٹینڈر کیا اور اس

میں لغازی والے آئے تھے انہیں انعامات دیئے گئے۔اس سال انعامی مقابلہ نہیں تھا۔ میرے بھائی جو سوال کر رہے ہیں وہ گرین ٹریکٹر سکیم کے بارے میں کر رہے ہیں جو متعلقہ سوال نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ تو ایک علیحدہ سوال بنتا ہے، آپ تشریف رکھیں۔ چودھری محمد اسد اللہ صاحب!

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3658 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

چودھری محمد اسد اللہ: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2004 تا 2007، مارکیٹ کمیٹی باغبانپورہ لاہور کی تفصیلات

*3658: **چودھری محمد اسد اللہ:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2004 تا 2007 مارکیٹ کمیٹی باغبانپورہ لاہور میں کون کون سے چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کام کرتے رہے ان کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی میں منظور شدہ و خالی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا، آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران مارکیٹ کمیٹی کے زیر کنٹرول کتنے ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے، آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) مارکیٹ کمیٹی باغبانپورہ لاہور کے نام سے کوئی مارکیٹ کمیٹی نہیں ہے-البتہ باغبانپورہ کا علاقہ مارکیٹ کمیٹی سنگھ پورہ لاہور کے نوٹیفائیڈ ایریا میں شامل ہے لہذا مارکیٹ کمیٹی سنگھ پورہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں:-

تفصیل ایڈمنسٹریٹر / چیئرمین مارکیٹ کمیٹی سنگھ پورہ از 2004 تا 2007

نمبر شمار	نام	عہدہ	عرصہ تعیناتی
1	چودھری محمد سرفراز مناواں	ایڈمنسٹریٹر	10-12-2003 تا 15-06-2004
2	چودھری نصیر احمد سماں	ایڈمنسٹریٹر	16-06-2004 تا 20-03-2008

(ب) مارکیٹ کمیٹی سنگھ پورہ لاہور کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد32 ہے جس میں سے کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران مارکیٹ کمیٹی کے زیر کنٹرول 20 منصوبہ جات مکمل کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	ترقیاتی کام	برائے سال	لاگت
1	تعمیر لیٹرین (باتھ روم)، غلہ منڈی جلو موڑ	2004-05	1,58,500/-
2	تعمیر پلیٹ فارم، غلہ منڈی، جلو موڑ	2004-05	12,27,000/-
3	تعمیر ڈرین، غلہ منڈی، جلو موڑ	2004-05	6,71,000/-
4	تقسیم دیوار، سب آفس سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2004-05	1,50,000/-
5	تعمیر روڈ (سڑک) سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2004-05	2,00,000/-
6	تعمیر کرنا پختہ سڑک و نالہ، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2005-06	50,00,000/-
7	تعمیر کرنا 3 عدد دکانات، سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2005-06	6,61,055/-
8	تعمیر کرنا 9 عدد دکانات، سائیکل و ویگن سٹینڈ سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2006-07	9,25,800/-
9	لگانا/مہیا کرنا آہنی گیٹ، سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2006-07	3,25,500/-
10	لگانا سولنگ، سائیکل و ویگن سٹینڈ، سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2006-07	4,10,000/-
11	ڈسپوزل/لفٹ سٹیشن، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2006-07	13,41,500/-
12	تعمیر سب آفس، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2006-07	3,78,000/-
13	تعمیر کرنا چار دیواری، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2006-07	6,76,500/-
14	مہیا کرنا/لگانا سٹریٹ لائٹس وا وورہیڈ وائرنگ، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2006-07	15,00,000/-
15	ریزنگ آف کمپاؤنڈ، غلہ منڈی برکی	2006-07	12,48,800/-
16	ری کنسٹرکشن سب آفس، غلہ منڈی برکی	2006-07	7,34,700/0-
17	ری کنسٹرکشن آف شاپس، غلہ منڈی برکی	2006-07	22,62,000/-
18	ری کنسٹرکشن آف باؤنڈری وال، غلہ منڈی برکی	2006-07	6,50,000/-
19	تعمیر کرنا نئی ڈرین، غلہ منڈی برکی	2006-07	11,26,000/-
20	لگانا ٹرانسفارمر، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2007-08	18,10,219/-

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری محمد اسداللہ: جناب سپیکر! میرا اس میں کوئی ضمنی سوال نہیں ہے لیکن اگلا سوال بھی میرا ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی آپ تشریف رکھیں۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ذوالفقار علی صاحب!

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! چونکہ پنجاب میں ایسی کافی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جو بہت خستہ حالت میں ہیں۔ مثلاً بہاولپور کی مارکیٹ کمیٹی بہت ہی خستہ ہے جبکہ وہاں سے بہت ریونیو اکٹھا ہوتا ہے کیا حکومت اس کو repair یا صحیح کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر زراعت صاحب!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اس کا ایک طریقہ ہے کہ مارکیٹ کمیٹیوں کے لئے ان کے اپنے وسائل ہوتے ہیں۔ ان کی باقاعدہ فیسیں ہیں۔ پانچ ہزار روپے اے کلاس اور پندرہ سو روپے بی کلاس کی فیس ہے۔ ان کی اپنی self collection ہوتی ہے۔ اگر ان کی مارکیٹ کمیٹی کے پاس کوئی وسائل نہیں ہیں تو یہاں پر ایک فنڈ بورڈ بنا ہوا ہے ہم وہاں سے ان کو loan دینے کے لئے تیار ہیں۔ یہ apply کریں میں loan دلوا دوں گا اور ان کی مارکیٹ repair کرا دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ کا ہے۔

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3725 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

چودھری محمد اسد اللہ: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

زرعی سپلائی کارپوریشن کی رقم کی وصولی کی تفصیلات

*3725: **چودھری محمد اسد اللہ:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب زرعی ترقیاتی سپلائی کارپوریشن 1998 میں ختم کر دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کارپوریشن کے کروڑوں روپے لوگوں کے ذمہ واجب الادا تھے اگر ہاں تو کتنے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کارپوریشن کے بقایاجات کی وصولی کی ذمہ داری محکمہ ریونیو کو دی گئی تھی اگر ہاں تو اب تک کتنی رقم وصول ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے اور کن لوگوں کے ذمہ ہے تفصیل بیان کی جائے نیز اب تک بقایا رقم وصول نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن (PASC) گورنمنٹ آف پنجاب کے نوٹیفکیشن مورخہ 11-04-1998 کے تحت ختم کر دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے۔لوگوں کے ذمہ کارپوریشن کے 11 کروڑ 40 لاکھ روپے واجب الادا تھے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کارپوریشن کے 15 فیصد بقایاجات کی وصولی کی ذمہ داری محکمہ ریونیو کو سونپی گئی تھی کیونکہ 85 فیصد قرضہ جات کارپوریشن کے ختم ہونے سے پہلے وصول ہو چکے تھے۔مالی سال 2008-09 کے اختتام پر 38 قرض داران سے 40 لاکھ روپے کی وصولی ہو چکی ہے۔ 817 قرض داران کے ذمہ 11 کروڑ روپے بقایا ہیں۔قرض داران کی تفصیل بحساب مینجر زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بقایاجات کی وصولی کے لئے قرضہ داروں کا تمام ریکارڈ محکمہ ریونیو کو مہیا کر دیا گیا ہے جو نادہندہ کو ڈیفالٹرز قرار دے کر ان کے خلاف لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت قانونی کارروائی کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب زرعی ترقیاتی سپلائی کارپوریشن 11-04-1998 میں notification کے ذریعے ختم کی گئی تھی۔ اُس وقت 11 کروڑ 40 لاکھ روپے قرضہ داروں کے ذمہ تھے اور آج بارہ سال ہو گئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 11 کروڑ 40 لاکھ روپے جو واجبات وصول کرنے تھے بارہ سالوں میں وہ کیوں وصول نہیں کئے گئے، ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جس وقت زرعی ترقیاتی سپلائی کارپوریشن کو wind up کیا گیا تو اس دوران 11 کروڑ 40 لاکھ روپے ان کے بقایا تھے لیکن یہ مجموعی طور پر 85 فیصد وصول ہو چکے ہیں اور 15 فیصد قرضے وصول نہیں ہوئے۔ جب یہ بند ہو گئی تو اس کے ایڈمنسٹریشن کا چارج پنجاب سیڈ کارپوریشن کے MD کو دیا گیا تھا۔ اس کی میرے پاس پوری تفصیل موجود ہے۔ اس بارے میں متعدد خطوط لکھے گئے ہیں کیونکہ جب recovery ہوتی ہے تو وہ لینڈ اینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت ہوتی

ہے۔اس کی تمام collections کے بارے میں لکھ کر بھیجا ہے اور یہ رقم 11 کروڑ 40 لاکھ روپے تھی۔ اس میں حکومت پنجاب نے یہ کام کیا کہ اس میں 11 فیصد ٹیکس تھا، 2 فیصد LD ہوتا ہے وہ موجودہ چیف منسٹر نے معاف کر دیئے۔ایک ارب 25 کروڑ روپے کے interest بنتے تھے جو اس لئے معاف کر دیئے گئے تاکہ ان کو قرضہ واپس کرنے میں آسانی ہو۔ریونیو بورڈ اور کمشنر صاحبان کو لکھا ہے چونکہ یہ وصولی محکمہ زراعت سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ رقم محکمہ ریونیو نے وصول کرنی ہے۔یہ 57 فیصد چھوٹے کسان ہیں اور صرف 3 فیصد پانچ لاکھ سے اوپر کے ہیں۔ 85 فیصد وصول ہو چکے ہیں صرف 15 فیصد رہ گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ 85 فیصد وصولی محکمہ ختم ہونے سے پہلے کی گئی ہے۔اس کے بعد بارہ سال ہو گئے ہیں، میں بارہ سالوں کا پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس دوران انہوں نے کیا کارروائی کی ہے، کتنے وصول کئے ہیں اور کیا ہم اپنے ذاتی پیسے بھی اسی طرح بارہ سالوں کے لئے چھوڑ دیتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر زراعت!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں بتا سکتا ہوں کہ سیکرٹری ایگریکلچر کی طرف سے مورخہ 21-05-1999 کو متعلقہ کمشنر کو لیٹر لکھا گیا ہے، دوسرا لیٹر مورخہ 08-06-1999 کو تمام ڈپٹی کمشنر صاحبان کو لکھا گیا اور تیسرا لیٹر مورخہ 24-04-2001 کو لکھا گیا، پھر 21-06-2001 کو ڈپٹی کمشنر لودھراں کو لیٹر لکھا گیا۔جو خط و کتابت ہوئی ہے میرے پاس اس کی تعداد موجود ہے۔ تینتیس مرتبہ خط و کتابت کی ہے کیونکہ وصولی ڈسٹرکٹ کمشنر نے کرنی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کے ساتھ ایک میٹنگ کریں۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ چونکہ اس میں محکمے devolve ہو گئے ہیں۔ ضلع ناظم آ گئے تھے اور DCO's ان کے ماتحت ہو گئے تھے جنہوں نے لاپرواہی کی تھی۔یہ سارے پچھلے دور کے ہیں لیکن سیلاب کی وجہ سے تھوڑے مسائل آئے ہیں، اس میں 40 لاکھ روپے وصول ہوئے ہیں۔اب میں نے کہہ دیا ہے کہ مہم کو تیز کیا جائے اور انشاء اللہ بقایاجات بھی وصول ہو جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! منسٹر صاحب بتا رہے ہیں کہ 85 فیصد recovery کے بعد 15 فیصد recovery کے لئے انہوں نے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو بار بار لکھا بھی ہے کہ اب یہ ان سے میٹنگ کریں گے تو اس کے بعد House کو بتائیں گے۔

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! ابھی ٹائم بتادیں کہ کب تک یہ وصولیاں کر لیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ ان کو بتادیں کہ کب تک recoveries کر لیں گے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جو defaulter ہو جاتا ہے تو اس سے Land Revenue Act کے تحت وصولی کی جاتی ہے اب ہم وہ recoveries کر رہے ہیں۔ میں نے ایم ڈی سیڈ کارپوریشن کو کہہ دیا ہے کہ آپ ان اضلاع میں personally official visit کریں اور اس چیز کو focus کر کے recovery کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ دو تین ماہ میں اس کے بہت اچھے رزلٹ آئیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری علی اصغر منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسا کہ وزیر زراعت نے فرمایا ہے کہ یہ Land Revenue Act کے تحت recovery ہوتی ہے۔ اگر یہ Land Revenue Act کے تحت recovery ہوتی ہے اور یہ summary trial type recovery ہوتی ہے تو کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ بارہ سال میں Land Revenue Act کے تحت کتنے لوگوں سے recovery ہوئی ہے اور کتنے لوگوں کی زمین بیچ کر سرکاری خزانہ میں عوام کا پیسا واپس لایا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: Already اس حوالے سے انہوں نے بتا دیا ہے کہ ہم نے محکمہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو لکھا ہے۔۔۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بارہ سال میں کیا کسی ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے کسی شخص کے خلاف اس فرض کو پورا نہ کرنے پر کوئی ایکشن لیا گیا ہے کیونکہ یہ بھی تو حکومت کا کام ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! بارہ سال ہمارے کھاتے میں نہ ڈالے جائیں، ہمیں تو دو تین سال ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ دو تین سال ہمارے لئے بڑے امتحان کا دور تھا، یہ devolved departments تھے، وہاں پر ضلع ناظم اور ڈی سی او تھے وہ کسی چیز کی پروا نہیں کرتے تھے۔ یہ چونکہ گیارہ فیصد interest تھا اور دو

فیصد جنہیں LD charges or damages charges کہتے ہیں وہ بھی ان پر impose تھے۔ اب ان پر تو ایک ارب 25 کروڑ روپے interest تھا جو کہ چیف منسٹر نے معاف اس لئے کیا تھا تاکہ وہ اصل رقم واپس کر سکیں۔ اب حکومت پنجاب اس سلسلے میں دلچسپی لے رہی ہے اور اس میں 41 سے 44 لاکھ روپے وصول ہوئے ہیں آپ پچھلے گیارہ سال کی بات چھوڑیں میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ بھرپور کوشش کے ذریعے اس کو پوری طرح focus کیا ہوا ہے اور یہ recovery ضرور ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب اگلا سوال نمبر 4396 رانا بابر حسین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! .On his behalf (معزز ممبر نے رانا بابر حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب قائم مقام سپیکر: جی! سوال نمبر بولیں۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4396 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال، ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا میں بھرتیوں کی تفصیلات

*4396: رانا بابر حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا، ساہیوال میں یکم جنوری 2008 سے آج تک کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا ان افراد کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، پتاجات، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) یہ بھرتی کس کس مجاز اتھارٹی کی اجازت سے کی گئی؟

(ج) ان پوسٹوں پر بھرتی کے لئے کتنے افراد نے درخواستیں جمع کروائیں؟

(د) یہ بھرتی کن کن افسران کی زیر نگرانی ہوئی نیز میرٹ لسٹ کس طریق کار کے تحت مرتب کی گئی؟

(ہ) کتنے افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا اور کتنے افراد کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا، ساہیوال میں یکم جنوری 2008 تا مئی 2009 کوئی بھرتی نہ ہوئی نیز شعبہ تحقیقات تمباکو کو جون 2009 سے ادارہ تحقیقات آلو میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(ب) کوئی بھرتی نہ کی گئی۔

(ج) چند اسامیوں کے لئے 84 افراد نے درخواستیں جمع کروائیں تاہم ادارہ تحقیقات تمباکو کے مئی 2009 میں ختم ہو جانے کی وجہ سے کوئی بھرتی نہ ہوئی ہے۔

(د) کوئی بھرتی نہ کی گئی۔

(ہ) کوئی بھرتی نہ کی گئی۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا، ساہیوال میں یکم جنوری 2008 تا مئی 2009 کوئی بھرتی نہ ہوئی نیز شعبہ تحقیقات تمباکو کو جون 2009 سے ادارہ تحقیقات آلو میں تبدیل کر دیا گیا تو میرا ضمنی سوال ہے کہ اس تبدیلی کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! تمباکو کے بارے میں ویسے ہدایات ہیں کہ وہ صحت کے لئے مضر ہے۔ اس کی اتنی کوئی utility نہیں تھی اور اس کی بجائے آلو کی زیادہ افادیت ہے۔ اوکاڑہ، پاکپتن اور ساہیوال کے اضلاع آلو کے علاقے ہیں تو وہاں پر زیادہ بہتر تھا کہ بجائے تمباکو کے آلو کا ریسرچ انسٹیٹیوٹ بنایا جاتا کیونکہ تمباکو کے بارے میں ویسے بھی رائے ہے کہ وہ مضر صحت ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا وزیر زراعت یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ تو مانا کہ ادارہ ریسرچ تمباکو کے لئے تھا وہ آلو میں تبدیل ہو گیا، ظاہر ہے کہ آلو کے ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں تو کوئی بھرتی ہوئی ہو گی۔ یہ تمام سوالات جو تمباکو کی ریسرچ کے لئے دیئے گئے ہیں اور پوچھے گئے ہیں تو وہ سوالات آلو کی ریسرچ کے لئے منتقل کر دیئے جائیں اس حوالے سے آلو کی ریسرچ کے ادارے

میں بھی تو کوئی بھرتی ہوئی ہو گی تو کیا وزیر موصوف صاحب کچھ بیان فرمائیں گے کہ وہ کس بنیاد پر بھرتی کئے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ وہاں پر کوئی بھرتی نہیں ہوئی اور جواب میں بھی لکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہاں پر کوئی بھرتی نہیں ہوئی، سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ)، مخدوم محمد ارتضیٰ اور محترمہ ساجدہ میر گزشتہ روز کا بائیکاٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

کورم کی نشاندہی

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا کارروائی جاری رکھی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مخدوم محمد ارتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: مخدوم صاحب! یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ Question Hour کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ .This is no way اب اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4729 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سبزی و پھل منڈیوں میں مختلف ٹیکسز کے ریٹس و اتھارٹی کی تفصیل

*4729: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور سبزی اور پھل منڈیوں میں فی بوری اور فی تھیلہ -/10روپے سے -/15روپے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جو آڑھتیوں نے اپنی مرضی سے مقرر کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سبزی منڈیوں میں موجود ٹیکس کا ریٹ آڑھتیوں اور پانڈی وغیرہ کے ساتھ مل کر طے کیا جاتا ہے؟

(ج) پنجاب حکومت سبزی اور پھل منڈیوں میں لائی جانے والی زرعی اجناس پر کس حساب سے ٹیکس وصول کرتی ہے؟

(د) سال09-2008 میں حکومت پنجاب نے پھل اور سبزی منڈیوں میں کس شرح سے زرعی اجناس پر ٹیکس عائد کیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) لاہور میں موجود پھل اور سبزیاں منڈیوں میں لائی جانے والی زرعی اجناس پر کون سی اتھارٹی، ریٹ اور ٹیکس مقرر کرتی ہے اور کس حساب سے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے-آڑھتی (کمیشن ایجنٹ) کاشتکار کی جنس کو نیلامی کے ذریعہ فروخت کرواتا ہے اور کاشتکار سے پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے قانون1978کے قاعدہ66کے مطابق درج ذیل شرح سے اپنی خدمات کا معاوضہ کمیشن کی صورت میں وصول کرتا ہے۔

(1) گندم اور دیگر خوردنی اجناس پر1.50فیصد

(2) پھلوں پر2.5فیصد اور

(3) سبزیوں پر3.12فیصد

اس قانون کے تحت کوئی بھی آڑھتی سبزی / پھل منڈی میں کسی بھی قسم کا اضافی ٹیکس وصول نہیں کر سکتا اور اس وقت ایسی کوئی شکایت بھی زیر التوا نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) پنجاب حکومت سبزی / پھل منڈیوں میں لائی جانیوالی زرعی اجناس پر کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتی بلکہ مارکیٹ کمیٹیاں سبزی اور پھل منڈیوں میں لائی جانیوالی زرعی اجناس کی خرید وفروخت پر مارکیٹ فیس ایک روپیہ فی کوئنٹل بمطابق پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے جنرل رول1979اور بمطابق پنجاب زرعی پیداواری منڈیاں آرڈیننس1978کے تحت صرف خریدار سے وصول کرتی ہیں۔

(د) حکومت پنجاب نے سال2008-09 میں پھل اور سبزی منڈیوں پر کوئی نیا ٹیکس عائد نہ کیا ہے۔

(ہ) پھل اور سبزی منڈیوں میں لائی جانیوالی زرعی اجناس پر حکومت پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے قانون1978 کے تحت ریٹ اور ٹیکس مقرر کرتی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ب)میں، میں نے پوچھا تھا کہ کیا سبزی منڈیوں میں ٹیکس کا ریٹ آڑھتیوں۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: .No, point of order between Question Hour آپ کو House کے decorum کا پتا ہونا چاہئے؟ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ کیا سبزی منڈیوں میں ٹیکس کا ریٹ آڑھتیوں کی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے تو جواب آیا ہے کہ نہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ٹیکس کس کی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر ضرور دوں گا لیکن .after Question Hour

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ House کو غیر جمہوری طریقے سے چلا رہے ہیں۔۔۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میری معزز بہن نے جز(ب) کا پوچھا ہے تو جز(ب) کے مطابق۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میرا خیال ہے کہ ابھی House میں لاء منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اور کل یہاں پر جو بات ہوئی تھی کیونکہ میرے لئے تو سب معزز ممبران برابر ہیں اور ہم بار بار کہتے ہیں کہ Question Hour کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ مخدوم صاحب ابھی میرے پاس آئے تھے اور میں نے انہیں کہا ہے کہ اگر کوئی ایسی بات ہے تو ہم ایک منٹ آپ کو سن لیتے ہیں۔ جی، آپ to the point رہیں تاکہ پھر ہم اس ایجنڈے کے مطابق آگے چلیں۔ جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں۔ میں آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات کرنا چاہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ Custodian of the House ہیں، آپ اس House کو چلا رہے ہیں، آج کتنی بڑی بد قسمتی ہے کہ ہم نے کل یہاں پر اپنا بائیکاٹ ریکارڈ کروایا ہے اور ہم بائیکاٹ پر ہیں۔ آپ بے حسی کا عالم دیکھ لیجئے کہ آج تک تاریخ میں کبھی ایسے نہیں ہوا کہ اگر اپوزیشن بائیکاٹ پر گئی ہو تو آپ اپوزیشن سے dialogue بات کئے بغیر House کو چلائیں۔ ہم جمہوریت میں اپنا نقطہ نظر دیتے ہیں کہ ہمیشہ گورنمنٹ جاتی ہے اور جا کر dialogue کرتی ہے۔ آج یہاں پر بد قسمتی دیکھیں کہ House کو اپوزیشن کے بغیر چلایا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مجھے گزارش کرنے دیجئے پھر بعد میں بات کیجئے گا کیونکہ یہ بات میں ریکارڈ پر لانے کے لئے اندر آیا ہوں کہ آپ نے کل ایک کمیٹی بنائی تھی، وہ کمیٹی کسی اپوزیشن ممبر کے پاس نہیں گئی۔ کیا ہم نے جو جمہوریت بحال کرنے کے لئے قربانیاں دی تھیں اور جو پرویز مشرف کے خلاف کیا تھا وہ اس دن کے لئے کیا تھا؟۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بسراء صاحب! ایک منٹ میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ ملک احمد علی اولکھ صاحب اور چودھری عبدالغفور صاحب کیا آپ کل اس کمیٹی کے ممبر تھے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں کمیٹی میں تھا۔ میں جواب دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ بھی تھے؟

ڈاکٹر اسد اشرف: جی۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ دے دیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات سُن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ، میں ابھی آپ کو floor دیتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

بسراء صاحب! کیا ہو گیا ہے؟ حوصلہ کریں۔ غزالہ سعد رفیق صاحبہ! آپ کو بھی بھیجا گیا تھا۔ اس حوالے سے House کو بتائیں۔

محترمہ غزالہ سعد رفیق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! کل سپیکر صاحب نے ہم تین لوگوں کو ان کے پاس بھیجا تھا۔ اپوزیشن کی جتنی خواتین تھیں میری سب سے فرداً فرداً بات ہوئی تھی اور آخر میں

چودھری ظہیر الدین صاحب اور اشرف سوہنا صاحب سے بھی بات ہوئی تھی۔ خواتین کو کوئی اعتراض نہیں تھا، وہ کہہ رہی تھیں کہ جب ہمارے لیڈران چلے جائیں گے تو ہم بھی اندر آ جائیں گی۔ جب اشرف سوہنا اور چودھری ظہیر الدین صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ہم House میں آئیں گے، اگر وہ بات جو پہلے یہاں پر discuss ہو رہی تھی دوبارہ نہیں کی جائے گی تو ہم نے یہ کہا کہ آپ کے ممبران اگر اس چیز کی surety دیں گے کہ وہ یہ بات شروع نہیں کریں گے تو ظاہر ہے پھر ہمارے ممبران بھی شروع نہیں کریں گے۔ میں، اولکھ صاحب اور اسد اشرف صاحب ہم تینوں فرداً فرداً سب سے ملے تھے، یہ بالکل غلط کہہ رہے ہیں کہ کوئی نہیں آیا تھا اور بات نہیں کی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اولکھ صاحب! اب آپ بات کر لیں کیونکہ آپ بھی اس کمیٹی میں تھے۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں کئی دفعہ اس ایوان کا ممبر رہا ہوں۔ یہ House کی دیرینہ روایات ہیں کہ اگر اپوزیشن کسی issue پر agitate کر کے بائیکاٹ کرتی ہے تو پھر کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے وہ ان سے مذاکرات کر کے ایوان کو آگاہ کرتی ہے۔ کوئی بھی ممبر چاہے وہ اپوزیشن سے ہو یا حکومتی بنچ سے اگر احتجاجاً باہر جاتا ہے تو اس کو منانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے۔ یہاں سپیکر صاحب نے کمیٹی بنائی تھی، میں، اسد اشرف اور ہماری محترمہ بہن بھی وہاں گئی تھیں۔ میری چودھری ظہیر الدین، اشرف سوہنا، تنویر اشرف کائرہ اور مخدوم صاحب سے بات ہوئی تھی اور وہاں پر اپوزیشن کے تمام دوست بھی موجود تھے۔ میں نے ان سے یہ گزارش کی کہ آپ نے ایک point پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے House سے واک آؤٹ کیا ہے۔ House کی روایت یہی ہے، پچھلی تمام traditions بھی اُٹھا کر دیکھ لیں کہ کسی point پر جب اپوزیشن بائیکاٹ یا واک آؤٹ کرتی ہے تو پھر اسے منانے کے لئے کمیٹی جاتی ہے۔ میں نے کہا کہ میں آپ کے پاس حاضر ہوں آپ ازراہِ نوازش House میں واپس آ جائیں۔ آپ نے جو مطالبے رکھے ہیں وہ میں سپیکر صاحب کو convey کر دوں گا اور ان کا کوئی حل نکالا جائے گا اور یہی طریقہ ہوتا ہے۔ احتجاج ریکارڈ ہو گیا ہے اس کے لئے یہ مشروط تو نہیں ہوتا کہ پہلے ہماری شرط تسلیم کی جائے۔ ان کی شرط یہی تھی کہ جو پہلے یہاں ایک issue بنا تھا وہ آئندہ repeat نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ شیخ صاحب ہم سے معافی مانگیں تو میں نے کہا کہ آپ واپس آ جائیں۔ میں یہ بات سپیکر صاحب کے نوٹس میں لاؤں گا اور اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔ اس دِن کافی دیر میں نے ان سے request کی مگر پھر بھی وہ تشریف نہ لائے۔ یہی بات تھی۔

ڈاکٹر اسد اشرف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں آپ کو بعد میں floor دیتا ہوں۔ اب بسراء صاحب! آپ بات کریں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کو assure کراتا ہوں کہ آج صبح سے کوئی نہیں آیا۔ اب جھوٹ کی سیاست کو ختم ہو جانا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

مجھے بات کر لینے دیں، جب آپ نے بات کی میں بولا نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ روایت ہوتی ہے کمیٹی بنائی گئی، میری بہن نے خود کہا کہ کل ہم فرداً فرداً گئے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر یہاں پر موجود ہیں، چوہدری ظہیر الدین صاحب موجود ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: Leader of the Opposition آ گئے ہیں؟ میری تو صبح جب ثمینہ خاور حیات صاحبہ سے ٹیلیفون پر بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ Leader of the Opposition نے یہ کہا ہے کہ آپ بائیکاٹ جاری رکھیں۔ میں جب تک نہیں آؤں گا تب تک بات نہیں ہو گی۔ (شور وغل)

ایک منٹ، پلیز! یہ سپیکر کا فرض ہے کہ وہ بھی بات کرے۔ میں نے کمیٹی کے ممبران سے پوچھا کہ آپ کی بات کہاں پر ہوئی ہے اور آپ ان کو سپیکر چیمبر میں لے کر آ جائیں تو اس پر انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اب آپ آئے ہیں، میں ابھی کمیٹی کو باہر بھیج دیتا ہوں۔ کمیٹی کے جتنے ممبران ہیں وہ دوبارہ اپوزیشن کو منانے جائیں۔ اولکھ صاحب! آپ تو سوالوں کے جواب دے رہے ہیں، آپ رہنے دیں۔ غزالہ صاحبہ، چوہدری عبدالغفور صاحب اور ڈاکٹر اسد اشرف صاحب اپوزیشن کو منانے جائیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اسد اشرف صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر! جیسا یہ کہہ رہے ہیں کہ Leader of the Opposition یا چوہدری ظہیر الدین صاحب سے بات نہیں کی تو میں یہاں یہ اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ شرط رکھی تھی کہ شیخ علاؤالدین صاحب معافی مانگیں۔ جب ہم نے ان سے کہا کہ انہوں نے کوئی ایسا قصور نہیں کیا کہ وہ معافی مانگیں تو پھر انہوں نے یہ کہا کہ معزز ممبر کی جو چیزیں ہیں، انہوں نے جو شیخ علاؤالدین کی طرف پھینکی تھیں وہ دے دیں، چونکہ وہ مال مسروقہ سارا میرے پاس تھا میں نے وہ ان کو واپس کر دیا۔ پھر خواتین نے یہ کہا کہ ہم اندر جانے کے لئے تیار ہیں مگر چوہدری ظہیر الدین

صاحب نے یہ کہا کہ چونکہ اشرف سوہنا صاحب اس وقت opposition majority کو lead کر رہے ہیں تو آپ ان سے بات کریں۔اشرف سوہنا صاحب ساتھ ہی تھے، حامد ناصر چٹھہ صاحب، تنویر اشرف کائرہ صاحب بھی تھے اور دوست بھی موجود تھے۔ ہم نے ان سے بارہا کہا کہ جمہوریت کے لئے ہی آ جائیں تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ایوان صدر سے یہ کہا گیا ہے، خاص طور پر اشرف سوہنا صاحب نے یہ کہا کہ میرا نام لے کر President نے یہ کہا ہے کہ اپنی اسمبلیوں اور جمہوریت کو بچائیں تو میں نے کہا کہ آپ وہاں سے جو ہدایت لے کر آئے ہیں آپ کا روّیہ تو بالکل اس کے برعکس ہے۔اس کے باوجود all the way from lobby to lift ہم ان کی request کرتے گئے لیکن انہوں نے چونکہ mind بنایا ہوا تھا اس لئے وہ واپس نہیں آئے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں، اب میں ان کی بات سُن لوں۔جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب آپ نے ہیر رانجھا اور لیلیٰ مجنوں کی ساری story سُن لی ہے، میری گزارش یہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا کر رہے ہیں؟ یہ کمیٹی کے ممبر ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ stories سُنا رہے ہیں۔ابھی کمیٹی کو آپ نے کہا ہے کہ آپ جائیں، کمیٹی نے آپ کا حکم مانا ہے، یہ باہر گئے ہیں، ان سے پوچھیں کہ آج صبح سے ان میں سے کسی نے رابطہ کیا ہے؟ میں صرف یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن constructive politics کرنا چاہتی ہے لیکن نیتا گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ جو آج پنجاب کے اندر حالت ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب یہ بات آپ یہاں نہ کریں ناں! جی، کمیٹی کے ممبران ابھی باہر جائیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): ان سے پوچھیں کہ کیا انہوں نے بات کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: بسراء صاحب! اب آپ بھی باہر تشریف لے جائیں، کمیٹی آپ سے مذاکرات کرنے آ رہی ہے۔

مخدوم محمد ارتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دیکھ لیں یہ ابھی تک نہیں گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبرز حزب اقتدار محترمہ غزالہ سعد رفیق، ڈاکٹر اسد اشرف اور چودھری عبدالغفور اپوزیشن کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: غزالہ سعد رفیق صاحبہ جا رہی ہیں، ڈاکٹر اسد اشرف بھی جا رہے ہیں۔ آپ کو نظر نہیں آ رہے؟ اولکھ صاحب کو میں نے خود روکا ہے۔ جی، مخدوم صاحب!

مخدوم محمد ارتضیٰ: جناب سپیکر! میں اتنی سی گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ میرے نزدیک اس میں تھوڑی سی confusion ہو رہی ہے۔ یہاں پر اس چیز کا issue نہیں اٹھایا جا رہا ہے کہ منانے کے لئے کوئی باہر آیا ہے یا نہیں۔ اس کو ایک سائیڈ پر رکھ دیں۔ ہم صرف یہ گزارش کرنا چاہ رہے ہیں کہ کل یہاں جو incident ہوا اس کا تعین کیا جائے کہ کس کی طرف سے کس کا کتنا قصور بنتا ہے اور جس کا جو قصور بنتا ہے اس حساب سے اس کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ آپ اس کے لئے کوئی measures لے لیں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں میں آپ کو ایک بات بتاؤں۔۔۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ذرا تشریف رکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بات صرف اتنی ہے کہ اس اسمبلی کے اندر تمام ممبران irrespective of کہ وہ کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اس House کے معزز ممبر ہیں، اس House کی عزت ہے تو ان میں سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے یا کسی ممبر کے استحقاق پر حملہ ہوا ہے تو Chair نے یہ بھی دیکھنا ہے لیکن آپ کو اپنے روّیوں میں بھی تبدیلی لانا پڑے گی۔ میں ساری باتیں یہاں نہیں کرنا چاہتا۔ کمیٹی گئی ہوئی ہے اس کے بعد چیمبر میں جا کر بات کر کے اس کا کوئی حل نکالتے ہیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب پوائنٹ آف آرڈر کا کام ختم ہو گیا ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر کی بات نہیں کر رہا، وہی بات جو پہلے ہو رہی ہے اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ کل اس اسمبلی میں جو واقعہ ہوا ہم سارے

لوگ اس کے گواہ ہیں۔ شیخ صاحب نے کوئی ایسی غلط بات نہیں کی صرف ضمنی سوال پر کھڑے ہوئے ہیں ان کی کوئی بات سُنی نہیں گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ جو چیزیں شیخ صاحب پر پھینکی گئیں وہ House کی پراپرٹی ہیں۔ وہ اس House میں discuss ہونی چاہئیں اور وہ House کے ذریعے ہی واپس ہونی چاہئیں اور ان کی تفصیل بھی بیان کرنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا سوال چل رہا تھا۔ آپ کا اس پر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال انجینئر قمر الاسلام صاحب کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز ممبر نے انجینئر قمر الاسلام راجہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیر علی خان!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 5005 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5005: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کتنے ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں کیا یہ درست ہے کہ ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے گندم کی چند نئی اقسام متعارف کروائی ہیں، اگر درست ہے تو وہ کون کون سی ہیں اور ان سے کتنے من فی ایکڑ کی پیداوار متوقع ہے؟

(ب) محکمہ زراعت ایگریکلچرل ریسرچ پر سالانہ کتنی رقم خرچ کر رہا ہے اور کیا اس رقم کا کچھ حصہ زراعت کی جدید اور اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی مختص ہے اور اگر مختص ہے تو یہ کل زرعی بجٹ کا کتنے فیصد ہے؟

(ج) کپاس کی ریسرچ کون کون سے انسٹیٹیوٹ میں ہو رہی ہے اور کیا گزشتہ دو برسوں میں کپاس کی کچھ نئی اقسام متعارف کروائی گئی ہیں اور اگر کروائی گئی ہیں تو ان کی فی ایکڑ پیداوار کتنی ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے زیر انتظام اس وقت چوبیس انسٹیٹیوٹ پنجاب کے 9 اضلاع، فیصل آباد، چکوال، ساہیوال، سرگودھا، بھکر، پنڈی بھٹیاں، کالا شاہ کاکو، بہاولپور اور لاہور میں زرعی تحقیق کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

جی ہاں! یہ درست ہے۔ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے تحت گندم پر کام کرنے والے تحقیقاتی اداروں نے گندم کی مندرجہ ذیل نئی اقسام متعارف کروائی ہیں:۔

نام قسم	پیداواری صلاحیت فی ایکڑ	اوسط پیداوار فی ایکڑ
فیصل آباد- 08	67 من	46 من
لاثانی-08	62 من	43 من
سحر- 2006	70 من	40 من
شفق- 2006	60 من	42 من
چکوال- 50	60 من	40 من
بارس-09	55 من	40 من
معراج08	72 من	55 من

(ب) محکمہ زراعت تحقیق کے لئے برائے سال 2009-10 میں 38 کروڑ 46 لاکھ 45 ہزار روپے کا بجٹ مختص کیا گیا تھا۔

ایوب ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد زراعت کی جدید تحقیق کے لئے کام کر رہا ہے جبکہ زراعت کی جدید اور اعلیٰ تعلیم کے لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور بارانی یونیورسٹی راولپنڈی کام کر رہی ہیں جو کہ ایک نیم خود مختار ادارے ہونے کی حیثیت سے اپنے مالی معاملات خود پورا کرتے ہیں۔مزید برآں وفاقی حکومت اور ہائر ایجوکیشن کمیشن بھی ان کو سالانہ گرانٹس دے کر جدید زرعی تعلیم کے لئے مالی معاونت کرتے ہیں۔

(ج) پنجاب میں کپاس کی ریسرچ کے لئے "کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد" کے ماتحت مختلف سنٹر بہاولپور، ملتان، وہاڑی، ساہیوال، رحیم یار خان، جھنگ، سرگودھا، رائے ونڈ اور کوٹ چھٹہ میں کام کر رہے ہیں۔

گزشتہ سال 2009 میں کپاس کی نئی قسم CRSM-38 متعارف کروائی گئی، جس کی زیادہ سے زیادہ پیداوار 40 من فی ایکڑ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! جز(ب) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ "محکمہ زراعت ایگریکلچرل ریسرچ پر سالانہ کتنی رقم خرچ کر رہا ہے اور کیا اس رقم کا کچھ حصہ زراعت کی جدید اور اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی مختص ہے اور اگر مختص ہے تو یہ کل زرعی بجٹ کا کتنے فیصد ہے؟" اس کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بتائیں کتنے فیصد ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اس کے لئے ہماری دو یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں، ایک زرعی یونیورسٹی فیصل آباد، دوسری ARID University Rawalpindi ہے اور HEC اس کی funding کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے پوچھا ہے کہ اگر فنڈز مختص کئے گئے ہیں تو زرعی بجٹ کا کل کتنے فیصد ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! اس کے لئے کوئی مخصوص فنڈ تو نہیں ہے البتہ ریسرچ کے لئے پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کو ایک ارب روپیہ دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ARID University کو 12 کروڑ روپے at one time دیئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محکمہ کے افسران یہاں پر موجود ہیں آپ ان سے کہیں کہ ابھی آپ کو facts بتائیں۔ یہ سوال بڑا clear ہے اس لئے اس کا جواب آنا چاہئے۔ اتنی دیر میں ہم اگلا سوال take up کرتے ہیں۔

جناب شیر علی خان: جناب والا! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ تحقیق کے لئے برائے سال 10-2009 میں 38 کروڑ 46 لاکھ 45 ہزار روپے کا بجٹ مختص کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس 38 کروڑ میں سے کوئی نیا بیج زمینداروں کے لئے متعارف کرایا ہے؟ انہوں نے بیجوں کے جو نام بتائے ہیں وہ تمام بیج پرانے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! ریسرچ ایک long term effort اور assignment ہوتی ہے۔ گزشتہ دور حکومت میں۔۔۔(شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ .Order in the House معزز ممبران ادھر توجہ کریں۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! پچھلے دور حکومت میں انچاس develop varieties ہوئی تھیں۔ موجودہ دور حکومت میں مختلف crops کے لئے باون varieties کی پنجاب سیڈ کونسل نے approval دی ہے۔ جس میں فیصل آباد 08، لاثانی 08، چکوال 50، گندم کی varieties بھی اسی دور میں approve ہوئی ہیں۔ مزید تین pipeline varieties میں ہیں جن کو جلد پیش کر دیا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ بہتر results آئیں گے۔ اس کے علاوہ CP 246 sugarcane کی variety بھی develop کی ہے۔ اسی طرح ہم نے cotton اور rice کی develop varieties کی ہیں۔ ہم نے ان کو 38 کروڑ روپے کے فنڈ دیئے ہیں اس کے علاوہ پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کو بھی ایک بلین روپے دیئے گئے ہیں جو کہ competitive grant system کے تحت allocate کئے گئے ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ریسرچ پر چھ سات سال تو لگ جاتے ہیں۔ میں معزز ممبر کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس کے جلد اچھے results آئیں گے۔ حکومت نے اس پر بڑا focus کیا ہوا ہے اور ریسرچ اداروں کے لئے بڑی فراخدلی سے وسائل فراہم کئے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب احمد خان بلوچ صاحب!

جناب احمد خان بلوچ: جناب والا! 38 کروڑ روپے تو ریسرچ پر خرچ ہو گئے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ 2009 میں کاٹن کی ایک نئی CRSM 38 variety پیش کی ہے جس میں پانچ چھ سنٹروں کا نام بھی آیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2009 میں یہ variety پیش ہوئی ہے اب 2011 ہے کیا یہ کاشتکاروں کے لئے available ہے اگر ہے تو کس rate پر available ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو میرے خیال میں ایک نیا سوال بن جاتا ہے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب والا! انہوں نے اپنے جواب میں اس کا ذکر کیا ہے کہ ہم نے CRSM 38 variety متعارف کرائی ہے۔ یہ کہاں مل رہی ہے اور کس rate پر مل رہی ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! تمام seeds available ہیں۔ آپ جتنے seeds چاہیں پنجاب سیڈ کارپوریشن کی طرف سے مل سکتے ہیں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب والا! اس کا rate کیا ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): -/150 روپے فی کلو گرام ہے۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب والا! کس سنٹر سے یہ available ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! پنجاب سیڈ کارپوریشن کے جتنے سنٹرز ہیں وہاں سے available ہیں اور اس کے علاوہ فیصل آباد ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں بھی موجود ہیں۔

جناب احمد خان بلوچ: کس rate پر؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): یہ -/150 روپے فی کلو گرام ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! انہوں نے بتا دیا ہے، آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب والا! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ "سیڈ مافیا" جو ایک لاکھ روپے سے ڈیڑھ لاکھ روپے میں cotton کا seed بیچ رہا ہے خدا کے لئے کاشتکاروں پر رحم کریں اور اسے کنٹرول کریں کیونکہ کاشتکار لوٹ مار کا شکار ہو رہا ہے اسے variety کا بھی پتا نہیں ہوتا کہ کون سی ہے مزید یہ کہ ڈیڑھ لاکھ روپے میں بوری بیچ رہے ہیں۔ (شور و غل)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! یہ بڑا اہم سوال ہے۔ House کو order in کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کیا ہو رہا ہے؟ .Order in the House

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! یہ انتہائی اہم سوال ہے۔ seed کے جتنے معاملات ہیں موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی فیڈرل گورنمنٹ سے کہا ہے کہ Seed Act کو منظور کیا جائے۔ چونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا subject تھا۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جو ممبر بات کرنا چاہتے ہیں وہ باہر لابی میں تشریف لے جائیں، House کے اندر order اور discipline کا خاص خیال رکھیں۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): کسی بھی crop کے لئے بیج انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا نازک issue ہے۔ پنجاب اسمبلی نے یہاں پر ایک resolution بھی پاس کی بلکہ چاروں صوبوں نے resolution پاس کر کے فیڈرل گورنمنٹ کے پاس بھیجی ہے کہ Seed Act بنایا جائے لیکن انہوں نے ابھی تک Seed Act منظور نہیں کرایا۔ تاہم آئین میں آٹھویں ترمیم کے بعد پنجاب حکومت اپنا Seed Act بنا رہی ہے۔ اس وقت 660 پرائیویٹ کمپنیاں seed بناتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک پنجاب سیڈ کارپوریشن ہے۔ اس کا جو criteria ہوتا ہے بیشتر سیڈ کمپنیاں اس معیار پر پورا نہیں اترتیں۔ اکثر سیڈ کمپنیاں جعلی ہیں، ان کے پاس زمین ہے اور نہ ہی وہ criteria پر پوری اترتی ہیں۔ یہ federal subject ہے اور Federal Seed Certification وفاق کا ادارہ ہے وہ ان سیڈ کمپنیوں کو رجسٹرڈ کرتا ہے پنجاب گورنمنٹ کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ تاہم میں نے Federal Seed Certification کے جو Director General ہیں ناصر شاہ ان کا نام ہے، میں نے ان سے personally ایک meeting کی ہے اور ابھی ہم نے یہ مہم چلائی ہے جس سے ہم نے کافی مقدار میں cotton seed جو صحیح نہیں تھا اسے confiscate کیا ہے، علاوہ ازیں ہم نے اس کے لئے واضح directions دی ہیں کیونکہ ابھی ہم cotton crop sowing میں جا رہے ہیں۔ اس پر جو ایک label in truth ہوتا ہے یعنی ہر seed bag پر یہ لکھا ہو کہ کتنے فیصد کی germination ہے یعنی بیج شرح نمو کیا ہے اس میں کون سی variety ہے۔ تمام information، seed bag پر موجود ہو۔ اس پر سختی سے کام کیا جا رہا ہے ویسے یہ کام تو فیڈرل گورنمنٹ کا ہے، Federal Seed Certification کا ہے لیکن چونکہ 80 فیصد زراعت پنجاب میں ہے اس لئے اپنے طور پر محکمہ زراعت اور وزیر زراعت نے اس پر focus کیا ہوا ہے۔ ہم ان کمپنیوں کو بھی نکالنا چاہتے ہیں جو پہلے سے فیڈرل گورنمنٹ نے منظور کی ہوئی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم (چودھری ممتاز احمد ججہ): جناب والا! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک سوال پر تین سے زیادہ ضمنی سوالات کی اجازت نہیں ہوتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم (چودھری ممتاز احمد ججہ): جناب والا! یہ ایک بہت اہم issue ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم (چودھری ممتاز احمد جھ): جناب والا! یہ اصول آپ کے اپنے ہیں ان میں variation ہوتی رہتی ہے۔ میں اپنے ضمنی سوال میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جیسا کہ میرے دوست ممبر احمد خان بلوچ نے بھی یہی نکتہ اٹھایا ہے کہ جب بھی کوئی نئی variety ریسرچ سنٹر approve کرتا ہے سب سے پہلے وہ seed، "سیڈ مافیا" کے پاس پہنچ جاتا ہے حالانکہ گورنمنٹ کے ادارے سیڈ کارپوریشن کے پاس بھی وہ نہیں ہوتا۔ جس کے نتیجہ میں "سیڈ مافیا" black میں seed کسانوں کے پاس بیچتا ہے اور ان کو لوٹتا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو نئی variety approve ہوئی ہے اس کا خاطر خواہ حصہ سیڈ کارپوریشن کے پاس موجود ہے اور کیا وہ کاشتکاروں کو بھی مل سکتا ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! چودھری صاحب نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔ میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ breeder بیج کی نئی variety cross کے ذریعے تیار کرتا ہے پھر اس کا pre-basic seed بنتا ہے اس کے لئے ہمارے پاس سیڈ کارپوریشن کے فارم ہیں وہاں basic seed بنتا ہے پھر اسے multiply کر کے maximum تعداد میں بیج تیار کرتے ہیں۔ جتنی بھی approved varieties ہوئی ہیں ان کا seed sufficient ہمارے پاس موجود ہے۔ پنجاب کا جو بھی کاشتکار بیج لینا چاہے اسے پنجاب سیڈ کارپوریشن اور ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے تمام بیج دستیاب ہیں ان میں چاہے شوگر کین ہے، چاہے کاٹن ہے یا wheat ہے، تمام بیج available ہیں جتنی مقدار میں لینا چاہیں گے میسر ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ایک نہایت اہم سوال ہے کہ ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ ایک ریسرچ کا ادارہ ہے اور پھر اس کے ذیلی ادارے بھی ہیں ان پر کچھ خرچ بھی آتا ہے اسے جو 46 کروڑ روپے کی رقم دی گئی ہے یہ رقم ان کی establishment پر خرچ ہوتی ہی ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ اس ادارے کو promote کرنے کی بجائے اس پر کچھ لوگوں کی دلداری اور انہیں کھپانے کے لئے corporate قسم کی ریسرچ پر ایسے لوگ بٹھا دیئے گئے ہیں تو وزیر موصوف بتائیں کہ ان پر کتنا خرچ ہو رہا ہے اور ان کی کارکردگی کیا ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ general discussion ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہاں۔ یہ ایک نیا سوال ہے، یہ ضمنی سوال میں نہیں آتا۔ تشریف رکھیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب! تشریف رکھیں۔ اس پر بہت ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اب اگلے سوال پر آنے دیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا بڑا ضروری سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سب ضروری ہوتے ہیں لیکن آپ لوگوں نے ایک rule بنایا ہے کہ ایک سوال پر تین سے زیادہ ضمنی سوال نہیں ہوں گے اور اس پر تین سوال ہو چکے ہیں۔ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 5153 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر رانا تنویر احمد ناصر نے معزز خاتون ممبر محترمہ زوبیہ رباب ملک کے ایماء پر سوال دریافت کیا۔)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا۔ مارکیٹ کمیٹیوں کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*5153: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سرگودھا میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 08-2007 اور 09-2008 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) ہر مارکیٹ کمیٹی کا کتنا رقبہ ہے؟

(د) ہر مارکیٹ میں کتنی دکانیں کس کس جگہ ہیں؟

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی دکانیں کس طریق کار کے تحت کرایہ / رینٹ / لیز پر دی جاتی ہیں؟

(و) ان دکانوں سے سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سرگودھا میں کل پانچ مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جو درج ذیل جگہ پر ہیں:۔

1- مارکیٹ کمیٹی سرگودھا 2- مارکیٹ کمیٹی بھلوال

-3 مارکیٹ کمیٹی سلانوالی -4 مارکیٹ کمیٹی پھلروان

-5 مارکیٹ کمیٹی کوٹ مومن

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال08-2007اور09-2008کی کل آمدن 3کروڑ 24لاکھ 28ہزار 671روپے اور کل اخراجات 3کروڑ 78لاکھ 7ہزار 21روپے ہے۔دونوں سالوں کی آمدن اوراخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے:-

سال08-2007کی آمدن اور اخراجات

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	آمدن(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
1	سرگودھا	ایک کروڑ21لاکھ62ہزار732	ایک کروڑ19لاکھ6ہزار171
2	بھلوال	11لاکھ96ہزار100	29لاکھ56ہزار151
3	پھلروان	8لاکھ21ہزار795	8لاکھ32ہزار981
4	سلانوالی	12لاکھ16ہزار729	15لاکھ87ہزار319
5	کوٹ مومن	16لاکھ41ہزار197	13لاکھ5ہزار700

سال09-2008کی آمدن اور اخراجات

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	آمدن(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
1	سرگودھا	82لاکھ78ہزار67	ایک کروڑ20لاکھ70ہزار692
2	بھلوال	46لاکھ74ہزار742	41لاکھ57ہزار266
3	پھلروان	3لاکھ47ہزار701	3لاکھ72ہزار694
4	سلانوالی	11لاکھ70ہزار980	13لاکھ74ہزار106
5	کوٹ مومن	9لاکھ18ہزار628	12لاکھ43ہزار941

(ج) مارکیٹ کمیٹی سرگودھا

مارکیٹ کمیٹی سرگودھا کا نوٹیفائیڈ ایریا تحصیل سرگودھا، تحصیل شاہپور اور تحصیل سلانوالی کے تھانہ سلانوالی کے آٹھ چکوک 111تا118 شمالی پر مشتمل ہے۔

مارکیٹ کمیٹی بھلوال

مارکیٹ کمیٹی بھلوال کا نوٹیفائیڈ ایریا، تھانہ بھلوال اور تھانہ بھیرہ پر مشتمل ہے۔

مارکیٹ کمیٹی سلانوالی

مارکیٹ کمیٹی سلانوالی کا نوٹیفائیڈ ایریا میں تحصیل سلانوالی اور تحصیل ساہیوال پر مشتمل ہے۔

مارکیٹ کمیٹی پھلروان

مارکیٹ کمیٹی پھلروان کے نوٹیفائیڈ ایریا میں تحصیل بھلوال کا تھانہ میانی اور تھانہ پھلروان (ماسوائے چک نمبر5)اور تھانہ بھلوال کا صرف ایک گاؤں چک نمبر 8 ML شامل ہے اور

تحصیل کوٹ مومن میں 4 گاؤں (چاؤوالی، ہجن، اوپی اور کوٹ راجہ) اور تھانہ میلہ کے آٹھ گاؤں (بچہ کلاں، واں میانہ، بھابڑہ اور حماں، جھولپور، بنگلہ، چک نمبر 18، میرے اور عمرانے) شامل ہیں۔

مارکیٹ کمیٹی کوٹ مومن

تحصیل کوٹ مومن کے کل 120 دیہات میں سے 96 دیہات مارکیٹ کمیٹی کوٹ مومن میں شامل ہیں۔

(د) مارکیٹ کمیٹی سرگودھا میں کل 117 دکانیں ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:-

1- غلہ منڈی سرگودھا (14 دکانیں)

2- کباڑی بازار سرگودھا (34 دکانیں)

3- سلانوالی روڈ سرگودھا (1 گودام)

4- نئی سبزی منڈی سرگودھا (ایک عدد ڈاکخانہ بلڈنگ)

5- فیڈر مارکیٹ بھاگٹانوالہ (50)

6- فیڈر مارکیٹ 46 اڈا (13 دکانیں)

مارکیٹ کمیٹی سلانوالی

1- غلہ منڈی سلانوالی (6 عدد گودام)

مارکیٹ کمیٹی پھلروان

1- غلہ منڈی پھلروان (22 دکانیں)

(مارکیٹ کمیٹی بھلوال اور کوٹ مومن کی اپنی کوئی دکان نہ ہے۔)

(ہ) متعلقہ مارکیٹ کمیٹی جب بھی اپنی پراپرٹی کرایہ / لیز، پٹہ / ٹھیکہ پر دینا چاہتی ہے تو سب سے پہلے دفعہ 14 کے تحت گورنمنٹ سے منظوری لیتی ہے۔ گورنمنٹ نے اس امر کے لئے ڈی سی او کی سربراہی میں نیلام / آکشن کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو کہ منظوری کے بعد نیلامی کے لئے کارروائی کرتی ہے۔

(و) ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کی دکانوں سے سالانہ آمدن اس طرح سے ہے:-

نام مارکیٹ کمیٹی	آمدن (روپوں میں)
1-سرگودھا	10 لاکھ 25 ہزار 388
2-پھلروان	ایک لاکھ 2 ہزار 732
3-سلانوالی	ایک لاکھ 8 ہزار 108

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! جز(ب) میں جو آمدن اور اخراجات کا گوشوارہ دیا گیا ہے اس کے مطابق سال 08-2007 میں بھلوال مارکیٹ کمیٹی کی آمدن 11 لاکھ روپے اور اخراجات 29 لاکھ روپے، پھلروان مارکیٹ کمیٹی آمدن 8لاکھ 21ہزار روپے اور اخراجات 8لاکھ 32ہزار روپے۔ اسی طرح سیریل نمبر 4 پر سلانوالی ہے وہ بھی خسارے میں ہے، سال 09-2008 میں سرگودھا مارکیٹ کمیٹی پہلے منافع بخش تھی لیکن اب وہ بھی خسارے میں چلی گئی ہے، پھلروان مارکیٹ کمیٹی خسارے میں ہے سلانوالی مارکیٹ کمیٹی خسارے میں ہے اور کوٹ مومن مارکیٹ کمیٹی بھی خسارے میں جا رہی ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ پھلروان مارکیٹ کمیٹی کی 08-2007 میں آمدن 8لاکھ اور اخراجات 8لاکھ 32ہزار تھے۔ سال 09-2008 میں اس کی آمدن یکدم 3لاکھ 47ہزار اور اخراجات 3لاکھ 72ہزار روپے۔ اس میں اتنا تفاوت کیوں ہے اور ان مارکیٹ کمیٹیوں کو منافع بخش بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اس کی فیس ایک روپیہ per quintal ہے، چاہے وہ grain ہو، vegetable ہو یا فروٹ ہو لیکن سب کا ہی ایک روپیہ per quintal ہے۔ جو بھی کسان اپنی پیداوار وہاں لے جاتا ہے اس کی پیداوار پر سو کلو گرام پر ایک روپیہ ہے، collection تھوڑی ہے اس کے علاوہ ان کی لائسنس فیس ہے۔ اب ہم نے اسے revise کیا ہے چونکہ تنخواہیں زیادہ ہیں، عملہ زیادہ ہے اور عملے کی تنخواہوں کی وجہ سے اخراجات زیادہ ہیں اور آمدنی کم ہے۔ اب اسے enhance کر کے بڑی فیکٹریوں، شوگر ملوں اور فلور ملوں کی لائسنس فیس پانچ ہزار روپے کی گئی ہے اور آڑھتیوں کی لائسنس فیس -/1500 روپے کی گئی ہے اس سے آمدنی بہتر ہو گی اور recovery بھی بہتر ہو گی اور اب کمی کی بجائے اس میں منافع ہو گا۔ میں نے سلانوالی مارکیٹ کمیٹی کی انکوائری hold کروائی ہوئی ہے اگر اس میں کوئی کرپشن ثابت ہوئی تو انکوائری کی روشنی میں کارروائی کی جائے گی لیکن اس میں صرف تنخواہیں ہیں ان کے علاوہ کوئی ایسے اخراجات نہیں ہیں۔ تنخواہیں زیادہ ہیں اور آمدنی کم ہے۔ کم آمدنی کا یہ موجب ہے کہ ایک روپیہ per quintal فیس کم تھی اسے revise کیا جا رہا ہے اور مارکیٹ سسٹم پر نئے قوانین بنائے جا رہے ہیں اور اس میں improvement آئے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں پہلے سوال میں سیڈ سے متعلق اپنا سوال add کرنا چاہتا تھا کہ میری معلومات کے مطابق پاکستان کا سیلا چاول پوری دنیا کا نمبر one ہے لیکن انڈیا نے کوشش کر کے اسے international level پر انڈین چاول کے طور پر شناخت کروایا ہے اور اپنے نام سے رجسٹرڈ کروا

لیا ہے۔ سرگودھا کا کینو پوری دنیا کا مشہور ترین پھل ہے اور اس جیسا کینو کہیں نہیں ملتا لیکن انڈیا اور دوسرے ممالک کوشش کر رہے ہیں کہ وہ اس کینو کو اپنے ملک کے نام سے رجسٹرڈ کروالیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ زراعت اس سلسلے میں کوئی پیشرفت کر رہا ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! محکمہ زراعت کا کام تو ہر فصل پر نئی agronomy دینا کہ فصل کس طرح بڑھائی جا سکتی ہے اور پیداوار بڑھانا ہے لیکن import and export کا کام ہے تو وفاقی حکومت کا ہے اور صوبائی حکومت import and export پر کچھ نہیں کر سکتی چونکہ چاول export ہوتا ہے اور یہ ذمہ داری وفاقی حکومت کی ہے لہذا یہ صوبائی حکومت کا subject نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ انجم صفدر: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سوال کا جز (د، واور ہ) ہے، ہر مارکیٹ میں کتنی دکانیں ہیں اور یہ دکانیں کس طریق کار rent/lease پر دی جاتی ہیں، ان دکانوں کی سالانہ آمدنی کتنی ہے۔ اس کے جواب میں سرگودھا اور بھلوال کی سالانہ آمدنی بیان کی گئی ہے۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ سرگودھا کی آمدنی 10 لاکھ 25 ہزار کتنے سالوں سے ہے، کیا دس سالوں سے یہی آمدنی ہے حالانکہ طریق کار یہ ہے کہ ہر سال کرائے میں دس فیصد اضافہ ہوتا ہے یا تین سال بعد 25 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے کیا یہ اس حساب سے ان سے کرایہ وصول کیا جا رہا ہے یا یہ دس سال سے وہیں پر fix ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اگر وہاں کی پراپرٹی یا دکانیں لیز یا پٹے پر دینی ہوں تو اس کے لئے ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے، اس کمیٹی کے ممبران میں EAD ایگریکلچر، EAD مارکیٹنگ اور ایڈمنسٹریٹر ہیں۔ وہ کمیٹی تعین کرتی ہے اور دکانیں نیلامی کے ذریعے کرائے پر دی جاتی ہیں۔ محترمہ نے جو آمدنی بڑھانے کی بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ چونکہ اس کا ریٹ مقرر ہے تو اس میں جتنی پیداوار آئے گی، جتنی vegetables and grain آئیں گی اس کی فیس مقرر ہے، اس کے ذرائع آمدن میں ایک تو لائسنس فیس ہے دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ مارکیٹ میں جو پیداوار آتی ہے اس پر ایک روپیہ per quintal ہے اور اسی حساب سے وصولی ہو رہی ہے اور اسی حساب سے وصولی ہوتی ہے۔ سیکشن 14 کے تحت جو قوانین ہیں ان کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! کیا ان دس سالوں میں یہی آمدنی آ رہی ہے یا اس میں اضافہ بھی ہوا ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! سرگودھا میں دکانیں پانچ سال کے لئے کرائے پر دی گئی تھیں اب ہر سال دس فیصد اضافے کے ساتھ کرایہ وصول کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ تنخواہیں بڑھ جانے سے اخراجات میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ فارم کی out put بھی بڑھ گئی ہے اور فصلوں کے ریٹ بھی بہت بڑھ گئے ہیں تو جو تبدیلی لائی جا رہی ہے کیا وہ percentage based ہو گی یا ایک دفعہ پھر یہ فی من کے حساب سے ایک یا دو روپے ہوں گے۔ میری تجویز ہے کہ اگر اس کو percentage کے حساب سے کر دیا جائے تو جیسے قیمتوں میں اتار چڑھاؤ ہو گا ان کی آمدن میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا تو کیا ان کا ارادہ ہے کہ بجائے اس پر ایک fix rate کرنے کے percentage کے حساب سے کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ کا سوال تو ٹھیک ہے لیکن اس کے ساتھ relevant نہیں بنتا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں ان کی آمدنی بڑھانے کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جو کسان اپنی پیداوار vegetables and grain مارکیٹ میں لاتا ہے تو اس پر کسان نے مارکیٹ کمیٹی کو ایک روپیہ per quintal دینا ہے۔ اس بارے میں بہت سارے لوگوں کی رائے ہے کہ یہی ایک روپیہ رہنا چاہئے لیکن کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ یہ percentage کے حساب سے ہو۔ چونکہ کمیشن percentage کے حساب سے ہے، گنا اور بھوسے پر کمیشن ایک روپیہ پچاس پیسے ہے، سبزیوں پر تین روپے بارہ پیسے اور پھل پر دو روپے پچاس پیسے کمیشن ہے اور یہ percentage کے حساب سے ہے لیکن پیداوار پر وصولی ایک روپیہ per quintal ہے یہ ابھی تک تبدیل نہیں ہوئی لیکن ہم اسے تبدیل کرنے کے لئے قانون سازی کر رہے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مہر اشتیاق صاحب!

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! یہاں جواب کے جز(د) میں لکھا ہوا ہے کے غلہ منڈی سرگودھا میں 14 دکانیں ہیں، فیڈر مارکیٹ اڈا میں 13 دکانیں ہیں تو کیا یہ مارکیٹ کمیٹی کی definition میں آتی ہیں، کیا آپ انہیں پانی، لیٹرین اور دوسری سہولتوں کے حوالے سے facilitate کرتے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! مارکیٹ کمیٹی کے فرائض میں یہ چیز شامل ہے کہ وہاں پر صحت و صفائی کا خیال رکھے۔ سبزی منڈی یا غلہ منڈی میں جو لوگ آتے ہیں یا جو جانور باربرداری کے لئے لائے جاتے ہیں ان کے لئے سائے، پانی اور سٹریٹ لائٹس کا انتظام کرنا بھی مارکیٹ کے فرائض میں شامل ہے اگر کوئی مارکیٹ کمیٹی یہ فرائض سرانجام نہیں دے رہی تو اس کی شکایت کی جائے محکمہ کی طرف سے اس کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے گی۔ مارکیٹ کمیٹی کو جو collection ہوتی ہے وہ سارے funds انہی مقاصد کے لئے خرچ کئے جاتے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں لاہور کی مثال دینا چاہوں گا کہ یہاں پر عام دکانوں سے بھی مارکیٹ کمیٹی کے لوگ فیس وصول کرتے ہیں۔ جہاں پر مارکیٹ کا کوئی concept نہیں ہے وہاں پر جا کر بھی مارکیٹ کمیٹی کے لوگ فیس وصول کرتے ہیں۔ جہاں پر ایک خاص دائرے کے اندر آپ نے مارکیٹ کمیٹی بنائی ہے، جہاں پر لوگوں کو facilitate کیا گیا ہے وہاں سے تو یہ اپنی فیس وصول کریں لیکن عام دکانداروں سے مارکیٹ کمیٹی کے اہلکار کیوں فیس وصول کرتے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! لاہور میں ضلعی حکومت ان کو operate کرتی ہے۔ ٹیکس لگانا، فیس وصول کرنا، دکانداروں کے چالان کرنا یا اتوار بازاروں کا انتظام کرنا یہ ساری management ضلعی حکومت کے پاس ہے۔ اس میں مارکیٹ کمیٹی کا کردار صرف اتنا ہے کہ انہوں نے rate list دینی ہوتی ہے۔ باقی چالان، وصولی وغیرہ کا سارا کام ٹی ایم اے اور ضلعی حکومت کرتی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن اور اخراجات میں جو comparison پیش کیا گیا ہے اس میں وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ "تنخواہوں میں اضافہ کی وجہ سے اخراجات زیادہ ہوئے ہیں" تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ تنخواہوں میں اضافہ یا leakage ہے، اگر leakage ہے تو اسے کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات سوچ رہا ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! پچاس فیصد تنخواہیں بڑھی ہیں اور سٹاف بھی بہت زیادہ ہے۔ پچھلے پندرہ سالوں سے جو بدنظمی پیدا ہو چکی ہے اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جہاں پر پانچ آدمیوں کی ضرورت ہے وہاں پر دس لوگ کام کر رہے ہیں اور ہماری مجبوری یہ ہے کہ ہم ان اضافی پانچ آدمیوں کو نکال نہیں سکتے۔ تنخواہیں بڑھنے کی وجہ سے اخراجات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ آمدن بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں خود پنجاب کے مختلف اضلاع میں گیا ہوں۔ بہت سارے لوگوں کو suspend کیا گیا، ان کے خلاف کارروائی کی گئی اور بہت سارے لوگوں کو نوکری سے بھی نکالا گیا ہے۔ اب بھی اگر کہیں سے leakage کی اطلاع موصول ہوئی تو میں وہاں پر خود جاؤں گا اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ہمارے اقدامات کی وجہ سے بہت زیادہ اصلاح ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

باغ جناح لاہور کے انتظام وانصرام کی تفصیلات

*5234: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ باغ جناح لاہور کا انتظام وانصرام محکمہ زراعت کے سپرد ہے اور یہاں پر کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہیں بھی محکمہ زراعت ادا کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باغ جناح کو محکمہ زراعت کے بجائے پی ایچ اے کے سپرد کرنے کا کوئی فیصلہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی ایچ اے نے اپنا ایک افسر باغ جناح میں تعینات کر رکھا ہے، کیا باغ کی منتقلی کا کوئی نوٹیفکیشن ہو چکا ہے یا نہیں؟

وزیرزراعت(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہیں ہے- باغ جناح لاہور کا انتظام و انصرام(Parks & Horticulture Authority)PHA کے سپرد ہے-

(ب) جی ہاں!یہ درست ہے-باغ جناح کو محکمہ زراعت کی بجائے پی ایچ اے کے سپرد کرنے کا فیصلہ جناب وزیراعلیٰ پنجاب نے مورخہ 18-07-09 کو کیا جس کے مطابق باغ جناح کے صرف مالی انتظامات برائے سال 2009-10 کے اختتام تک محکمہ زراعت کے سپرد رہے-

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ پی ایچ اے نے اپنا ایک افسر"ڈائریکٹر باغ جناح"تعینات کر رکھا ہے-باغ جناح کی منتقلی کا باقاعدہ نوٹیفکیشن مورخہ 06-04-10 کو ہوا-

فیصل آباد-چک نمبر196آر-بی کے کھالا جات کی پختگی

*5925:رانا محمد افضل خان:کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا فیصل آباد کے چک نمبر196آر-بی میں کھالاجات پختہ کرنے کا کوئی منصوبہ ہے؟

(ب) کتنے کھالاجات ابھی تک پختہ کئے جا چکے ہیں اور باقی کب تک پختہ کر دیئے جائیں گے؟

وزیرزراعت(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں!

(ب) چک نمبر196آر-بی کی زرعی زمین کو صرف تین ہی کھالاجات سیراب کرتے ہیں جو حکومتی پالیسی کے مطابق پختہ ہو چکے ہیں- تفصیل درج ذیل ہے:-

کھالہ نمبر	سال	نام پراجیکٹ	پکا	نکہ جات	پلیاں
41000/TL	1984–85	فورتھ ڈرینج	537میٹر	21	2
41000/TR	1989–90	-ایضاً-	1450میٹر	26	1
41000/TF	2003-04	این ڈی پی	2170میٹر	60	-

سال2009-10،اصلاح کھالاجات پروگرام کی تفصیلات

*6002:محترمہ سیمل کامران:کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں سال 2009-10 میں وفاقی حکومت کے "اصلاح کھالاجات پروگرام" کے تحت وفاقی ترقیاتی پروگرام(PSDP) کے تحت فنڈ مختص کئے ہیں، اگر ہاں تو کتنے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب تک پورے فنڈز حکومت پنجاب کو فراہم نہ ہو سکے جس کی وجہ سے یہ منصوبہ تاخیر کا شکار ہو گیا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یہ منصوبہ کب تک تکمیل کو پہنچے گا نیز اس منصوبے کے تحت کتنے کھالاجات کو پختہ کیا جائے گا؟

وزیرزراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔مالی سال 10-2009 کے دوران وفاقی حکومت نے PSDP کے تحت 4۔ارب روپے مختص کئے تھے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔اب تک صوبائی حکومت کو صرف 2۔ارب 57 کروڑ 50 لاکھ روپے وصول ہوئے ہیں۔

(ج) وفاقی حکومت کی طرف سے بروقت فنڈز کی دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے مطلوبہ ہدف مالی سال 10-2009 میں حاصل نہ ہو سکا۔اب وفاقی حکومت نے اصلاح کھالاجات منصوبہ کی توسیع 30۔جون 2011 تک کر دی ہے۔ جس کے دوران گزشتہ مالی سال کے ہی فنڈز کو استعمال کرتے ہوئے مزید 3000 کھالاجات کو پختہ کیا جائے گا۔

ضلع لاہور کی مارکیٹ کمیٹیوں اور ممبران کی تعداد و تفصیل

*6078: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کی مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمین کتنے ہیں؟

(ب) ضلع لاہور کی مارکیٹ کمیٹیوں کے کل کتنے ممبران ہیں، ممبران کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیرزراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت پانچ مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جن میں چیئرمین کی بجائے پانچ ایڈمنسٹریٹرز تعینات ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں پانچ مارکیٹ کمیٹیوں کے ممبران کی منظور شدہ کل تعداد 57 ہے۔چونکہ لاہور میں اس وقت مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل نہ ہوئی ہے لہذا ان کے ناموں کی تفصیل مہیا نہیں کی جا سکتی۔

قصور سٹی، سبزی وفروٹ منڈی شہر سے باہر منتقل نہ کرنے کا معاملہ

*6135: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصور سٹی کی سبزی منڈی شہر سے باہر منتقل کی جارہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جس جگہ نئی سبزی وفروٹ منڈی بنائی جارہی ہے اس جگہ پر ٹنیریوں کا گندہ اور کینسر زدہ پانی گزرتا ہے جو کہ مزید بیماریاں پھیلانے کا باعث بن سکے گا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی سبزی وفروٹ منڈی کے خلاف سبزی منڈی کے آڑھتیوں، شہر کی تنظیموں اور عوامی نمائندوں نے احتجاجی مہم شروع کر رکھی ہے، کیا حکومت قصور سے سبزی منڈی منتقل نہ کرنے پر نظر ثانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے۔ جس جگہ منڈی کا رقبہ ہے اس سے تقریباً 3 سے 4 فرلانگ پر کروڑوں روپے کی لاگت سے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا ہوا ہے اور منڈی سے تقریباً 1100 فٹ دور مین روڈ پر treated water ایک پکے نالے کی صورت میں گزرتا ہے اور اس علاقہ کے زمیندار یہ پانی اپنی فصلوں کو بھی دے رہے ہیں جس سے فصلیں سر سبز وشاداب ہو رہی ہیں اور فالتو پانی تقریباً 6 کلومیٹر دور جاکر روہی نالہ میں گرتا ہے۔

(ج) موجودہ منڈی کے چند آڑھتیوں نے نئی منڈی کی تعمیر رکوانے کے لئے لاہور ہائی کورٹ میں کیس فائل کیا ہوا ہے لیکن معزز عدالت نے اس کی تعمیر روکنے کے لئے کوئی حکم امتناعی جاری کیا ہے اور نہ کسی تنظیم کی احتجاجی مہم مارکیٹ کمیٹی کے نوٹس میں ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے بھی اس سبزی منڈی کی منتقلی روکنے کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے کیونکہ یہ عوام اور آڑھتیوں، دونوں کے مفاد میں ہے۔

زمینداروں کی سہولت کے لئے ٹیوب ویلوں کی امدادی سکیم کا اجراء

*6249: جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ میں پانی کی قلت دور کرنے اور زمینداروں کی سہولت کے لئے ڈیزل یا بجلی کے ٹیوب ویل لگانے کے لئے کوئی امدادی سکیم متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

صوبہ پنجاب میں موجود ٹیوب ویلوں کی تعداد تقریباً 10 لاکھ ہے جن میں سے شعبہ زرعی انجینئرنگ اب تک ایک لاکھ 42 ہزار ٹیوب ویل لگا چکا ہے۔ٹیوب ویلوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر زیر زمین پانی کی سطح انتہائی گر چکی ہے۔نیسپاک اور واپڈا جیسے اداروں کے ماہرین نے بھی مختلف اجلاسوں میں اس خطرے کی نشاندہی کی ہے کیونکہ پنجاب میں زمین کے اندر جذب ہونے والی بارش کی مقدار بہت کم ہے۔لہذا اس صورتحال میں ایسی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

شعبہ "ریسرچ اور ڈویلپمنٹ" کا بجٹ اور کارکردگی

*6335: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ "ریسرچ اور ڈویلپمنٹ" کا سال 10-2009 کا کل بجٹ کتنا ہے کتنا آج تک خرچ ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے اس شعبہ کی سات ماہ کی کارکردگی کیا ہے؟

(ب) محکمہ ہذا کی ریسرچ سے زمینداروں کو کیا ثمرات ملے ہیں یا نہیں، یہ ثمرات کس ذرائع کے ذریعے پہنچائے گئے ہیں؟

(ج) مذکورہ شعبہ کی کارکردگی مانیٹر کرنے کے لئے حکومتی سطح پر کیا سسٹم یا پیمانہ رکھا گیا ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ "ریسرچ اور ڈویلپمنٹ" کا سال 10-2009 کا کل بجٹ ایک ارب 9 کروڑ 36 لاکھ روپے ہے۔اپریل 2010 تک 75 کروڑ 82 لاکھ 40 ہزار روپے خرچ ہوئے تھے۔بقایا تمام بجٹ مالی سال 10-2009 کے اختتام تک خرچ ہو چکا ہے۔

کسی بھی شعبہ ریسرچ میں کارکردگی ماہ بہ ماہ نہیں ہوتی تاہم پچھلے سات ماہ میں کچھ شعبہ جات کی کارکردگی اس طرح سے ہے:۔

- ❖ شعبہ گندم نے اس عرصہ کے مختلف زرعی فارمز پر 124 تحقیقاتی تجربات کئے۔گندم کے 700 نئے کراس بنائے گئے اور گندم کی نئی قسم AARI-10 منظوری کے آخری مراحل میں ہے۔

- ❖ کماد کی ایک نئی قسم CPF-246 کا اجراء ہو رہا ہے۔
- ❖ مکئی کے 88، جوار کے 20 اور باجرہ کے 24 تجربات کئے گئے اور ان کی بنیاد پر مکئی کی دو دوغلی (Hybird) ترقی دادہ اقسام اور دو سنتھیٹک اقسام کی ماہرین نے پنجاب سیڈ کونسل کو منظوری کی سفارش کی ہے۔
- ❖ دھان کے 135 تجربات کئے گئے جبکہ باسمتی چاول کی نئی قسم 515 منظوری کے لئے پیش کی گئی ہے جو کہ ایکسپرٹ سب کمیٹی سے منظور ہو چکی ہے۔
- ❖ مونگ پھلی باری 2010 (BARI-2010) اور مسور (چکوال مسور) کی نئی اقسام منظوری کے لئے کمیٹی کو بھیج دی گئی ہیں۔
- ❖ چارہ جات کی ایک قسم برسیم ورائٹی انمول، منظور کی گئی جبکہ چار اقسام ایکسپرٹ سب کمیٹی کی سفارش کے بعد پنجاب سیڈ کونسل کو منظوری کے لئے بھیجی گئی ہیں۔

(ب) اس ادارہ نے قیام سے لے کر آج تک مختلف فصلوں، پھلوں اور سبزیوں کی 384 اقسام متعارف کروائی ہیں جن سے نہ صرف صوبہ پنجاب کی زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے بلکہ دوسرے صوبے بھی ان سے مستفید ہو رہے ہیں۔

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد اپنی تحقیقاتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع کے تعاون سے صوبے کی افرادی قوت کو مختلف اقسام کی ٹیکنالوجی سے آگاہی، تحفظ نباتات، اجناس کی بعد از برداشت و سنبھال، مختلف فصلوں کی پیداواری ٹیکنالوجی اور سبزیوں وغیرہ کے بیجوں کی تیاری کے تربیتی پروگراموں کا انعقاد کرتا ہے۔ان پروگراموں سے استفادہ کرنے والے افراد کی اوسط تعداد 1500 سالانہ ہے۔ علاوہ ازیں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے بھی کسانوں کو فصلوں کی نشوونما کے اہم مراحل پر جدید زرعی علوم سے روشناس کروایا جاتا ہے تاکہ زرعی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ ان کا معیار زندگی بھی بہتر ہو۔

(ج) شعبہ ہذا کی کارکردگی کو مانیٹر کرنے کے لئے ہر سال ربیع اور خریف کی فصلوں کے تجربات پر بحث کے لئے پروگرام منعقد کروائے جاتے ہیں جن میں زراعت کے مختلف شعبوں سے وابستہ ماہرین کو بلایا جاتا ہے۔ہر پروگرام میں پچھلے سال ہونے والی ریسرچ کے نتائج پر بحث اور خامیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے اور ان خامیوں کو دور کرنے کے لئے مشورے دیئے جاتے ہیں جبکہ آئندہ ہونے والے تجربات پر بحث اور نقائص کی نشاندہی کی جاتی ہے اور ان نقائص کو

دور کرنے کے لئے ان تجربات کو اگلے سال کے لئے منظور کیا جاتا ہے-ادارہ ہذا کی ماہانہ اور سالانہ کارکردگی رپورٹس بھی حکومت کو بھجوائی جاتی ہیں-

سال2008 تاحال، گرین ٹریکٹر سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*6351: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت یکم جولائی 2008 سے آج تک کتنی سبسڈی دی گئی؟

(ب) کتنے ٹریکٹر اس سکیم کے تحت آج تک فراہم کئے گئے ہیں؟

(ج) اس سکیم کی پالیسی اور شرائط کیا ہیں؟

(د) کیاحکومت کے علم میں ہے کہ اس سکیم کے تحت نکلنے والے ٹریکٹر کے اکثر مالکان زمین کے مالک تو ہیں مگر وہ خود کاشت نہیں کرتے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسے افراد نے قرعہ اندازی میں سبسڈی سکیم کے تحت نکلنے والے ٹریکٹر فروخت کر دیئے ہیں؟

(و) ایسی کتنی شکایات حکومت کے علم میں آئی ہیں اور ان افراد کے خلاف حکومت نے کیا ایکشن لیا ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت یکم جولائی 2008 سے لے کر آج تک کل 4-ارب روپے سبسڈی دی گئی-2-ارب روپے سبسڈی سال 09-2008 اور 2-ارب روپے سبسڈی سال 10-2009-

(ب) گرین ٹریکٹر سکیم 09-2008 میں تمام 10 ہزار ٹریکٹر فراہم کر دیئے گئے ہیں جبکہ 10-2009 کی گرین ٹریکٹر سکیم میں اب تک 9937 ٹریکٹر فراہم کئے جا چکے ہیں-

(ج) اس سکیم کی پالیسی اور شرائط ساتھ لف ہیں-

(د) یہ درست نہ ہے-

(ہ) شرائط کے مطابق گرین ٹریکٹر حاصل کرنے والا کسان اسے تین سال تک فروخت نہ کرنے کا پابند ہے اور ایسی کوئی رپورٹ حکومت کے علم میں نہ ہے-

(و) ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے-

لاہور۔ سبزی وغلہ منڈیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6391: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں واقع سبزی منڈیوں اورغلہ منڈیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) ان میں دکانات کی تعداد اوران سے حاصل ہونیوالی آمدن اوراخراجات کی تفصیل اور دکان حاصل کرنے کاطریق کار بیان کیا جائے؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی کالائسنس جاری کرنے کاطریق کار اورلائسنس فیس کیاہے نیزلاہور میں واقع منڈیوں میں لائسنس ہولڈرز کتنے ہیں اور کتنے لوگ بغیر لائسنس کے کاروبار کررہے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع لاہور میں منڈیوں کی کل تعداد 11 ہے جس میں 6 سبزی اور 5 غلہ منڈیاں ہیں۔

(ب) ان تمام منڈیوں میں کل 1116 دکانات ہیں جن کی مالی سال 10-2009 میں کل آمدن -/18780206 روپے اوراخراجات -/7658210 روپے رہے تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام منڈی	تعداد دکانات	آمدن (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
1	سبزی منڈی راوی لنک روڈ	76	42لاکھ61ہزار860	35لاکھ47ہزار700
2	سبزی منڈی کوٹ لکھپت	124	20لاکھ63ہزار96	7لاکھ5ہزار985
3	سبزی منڈی ملتان روڈ	121	3لاکھ73ہزار865	5لاکھ13ہزار226
4	سبزی منڈی سنگھ پورہ	58	97لاکھ47ہزار384	16لاکھ20ہزار704
5	سبزی منڈی جلو موڑ	47	نان فنکشنل	نان فنکشنل
6	سبزی منڈی رائیونڈ	31	7لاکھ57ہزار701	2لاکھ42ہزار435
7	غلہ منڈی (اکبری منڈی)	564	11لاکھ72ہزار650	9لاکھ56ہزار160
8	غلہ منڈی کاہنہ نو	32	3لاکھ23ہزار350	72ہزار
9	غلہ منڈی جلو موڑ	14	16ہزار800	- - - -
10	غلہ منڈی برکی	49	نان فنکشنل	نان فنکشنل
11	غلہ منڈی باغبانپورہ	پرائیویٹ	63ہزار500	- - - -

مارکیٹ کمیٹی جب بھی اپنی دکانات یاپلاٹ نیلام کرتی ہے یاکرایہ یالیز پر دینا چاہتی ہے تو سب سے پہلے دفعہ 14 کے تحت گورنمنٹ سے منظوری لیتی ہے۔گورنمنٹ نے اس کام کے لئے نیلام کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو منظوری کے بعد دکانات نیلام کرتی ہے۔

(ج) ہر وہ شخص جو زرعی پیداواری منڈیوں کے آرڈیننس 1978 کی دفعہ 6 کے تحت لائسنس حاصل کرنے کاخواہش مند ہو وہ مجوزہ فارم پر متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کو حصول لائسنس کے لئے

درخواست دیتا ہے جس کے ہمراہ کیٹیگری "اے" کے لئے -/5000 روپے اور کیٹیگری "بی" کے لئے -/1500 روپے سالانہ کے حساب سے فیس جمع کراتا ہے، مارکیٹ کمیٹی کا سیکرٹری یا اس کا نمائندہ درخواست دہندہ کے کوائف کی پڑتال کرتا ہے جس پر کمیٹی لائسنس منظور یا نہ منظور کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔

لاہور میں واقع منڈیوں میں لائسنس ہولڈرز کی کل تعداد 1707 ہے اور کوئی بھی کمیشن ایجنٹ بغیر لائسنس کاروبار نہیں کرتا ہے۔

فیصل آباد، ای ڈی او آفس زراعت کے سٹاف، بجٹ اور اخراجات کی تفصیل

*6500: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں ای ڈی او آفس زراعت میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع فیصل آباد سال 09-2008 اور 10-2009 کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(د) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن منصوبوں اور فلاح و بہبود کے کاموں پر خرچ ہوئی؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم نمائشی پلاٹس پر خرچ ہوئی، ان نمائشی پلاٹس میں کون کون سی فصل کاشت کی گئی اور یہ کس کس جگہ نمائشی پلاٹ بنائے گئے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ای ڈی او آفس فیصل آباد میں کل ملازمین کی تعداد 11 ہے جبکہ ماتحت دفاتر میں 1337 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ اس طرح ای ڈی او آفس زراعت فیصل آباد کے تحت 1348 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) ای ڈی او آفس کے ماتحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:-

- ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع)
- ڈسٹرکٹ لائیوسٹاک آفیسر
- ڈسٹرکٹ آفیسر آن فارم واٹر مینجمنٹ
- ڈسٹرکٹ آفیسر فارسٹ
- اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (فشریز)

(ج) ای ڈی او آفس محکمہ زراعت ضلع فیصل آباد میں سال 2008-09 اور 2009-10 کا کل بجٹ 68 کروڑ 29 لاکھ 48 ہزار 802 روپے ہے۔سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

2008-09	31 کروڑ 71 لاکھ 12 ہزار 316 روپے
2009-10	36 کروڑ 58 لاکھ 36 ہزار 486 روپے

(د) 2008-09 اور 2009-10 کے دوران فلاح و بہبود کے کاموں کے منصوبوں پر کل 13 کروڑ 37 لاکھ 75 ہزار روپے کی رقم خرچ ہوئی۔نام منصوبہ جات اور کل لاگت کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام منصوبہ جات	کل لاگت (رقم روپوں میں) 2008-09	2009-10
1	گندم کی پیداوار بڑھاکر فوڈ سکیورٹی کو یقینی بنانے کا منصوبہ	48 لاکھ 60 ہزار	2 کروڑ 60 لاکھ 10 ہزار
2	ٹنلز کے اندر غیر موسمی سبزیات کی کاشت کا منصوبہ	43 لاکھ 60 ہزار	ایک کروڑ 26 لاکھ 20 ہزار
3	ربیع مہم گندم سال 2008-09 میں زیادہ سے زیادہ پیداوار بڑھانے کا منصوبہ	43 لاکھ 70 ہزار	- - - -
4	ضلعی سطح پر بائیولوجیکل کنٹرول لیبارٹری کا قیام	2 لاکھ 10 ہزار	- - - -
5	شراکتی بنیاد پر جدید زرعی آلات کی فراہمی	1 کروڑ 28 لاکھ 90 ہزار	- - - -
6	تربیت یافتہ سٹاف اور جدید آلات کے ذریعے جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کے لئے خدمات	11 لاکھ 90 ہزار	38 لاکھ
7	غریب چھوٹے کاشتکاروں کے لئے وزیر اعلیٰ کا ریلیف پیکج	75 ہزار	27 لاکھ
8	پکے کھالا جات کا منصوبہ	2 کروڑ 57 لاکھ 70 ہزار	3 کروڑ 19 لاکھ 40 ہزار
9	نئے جنگلات کے لگانے کا منصوبہ بمقام چک نمبر 548 ج ب (رکھ چکوپلا نٹیشن)	28 لاکھ 90 ہزار	- - - -
	میزان	5 کروڑ 66 لاکھ 15 ہزار	7 کروڑ 71 لاکھ 60 ہزار

(ہ) ان دو سالوں میں گندم کی فصل کے 448 پلاٹ ضلع بھر میں لگائے گئے جس پر کل لاگت 37 لاکھ 88 ہزار 753 روپے آئی، سال وار تعداد پلاٹ اور لاگت کی تفصیل اس طرح سے ہے:-

سال	تعداد پلاٹ	لاگت
2008-09	148	12 لاکھ 44 ہزار 937 روپے
2009-10	300	25 لاکھ 43 ہزار 816 روپے
میزان	448	37 لاکھ 88 ہزار 753 روپے

نمائشی پلاٹوں کی جگہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل تحصیل	پلاٹ کی تعداد / سال 2008-09	2009-10
فیصل آباد	34	75
چک جھمرہ	13	30
سمندری	25	45
جڑانوالہ	51	90
تاندلیانوالہ	25	60
میزان	148	300

فیصل آباد۔سبزی و فروٹ منڈیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6501: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں کتنی سبزی و فروٹ منڈیاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان سبزی و فروٹ منڈیوں میں کتنی دکانیں ہیں تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان سبزی و فروٹ منڈی میں دکانیں کون کرایہ/لیز/پٹا/ٹھیکہ پر دیتا ہے؟

(د) ان سبزی و فروٹ منڈیوں میں کسانوں سے کتنا کمیشن کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) فیصل آباد میں 9 سبزی و فروٹ منڈیاں ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:۔

1- جھنگ روز سدھار فیصل آباد
2- غلام آباد
3- ننکانہ روڈ جڑانوالہ
4- GB/465 فیصل آباد روڈ سمندری (زیر تعمیر)
5- سمندری شہر
6- ریلوے چوک تاندلیانوالہ
7- ستارہ چوک چک جھمرہ
8- ماموں کانجن
9- اڈا مریدوالا رجانہ سمندری روڈ

(ب) ان منڈیوں میں کل 951 دکانیں ہیں۔

(ج) متعلقہ مارکیٹ کمیٹی جب بھی اپنی پراپرٹی کرایہ/لیز، پٹہ/ٹھیکہ پر دینا چاہتی ہے تو سب سے پہلے دفعہ 14 کے تحت گورنمنٹ سے منظوری لیتی ہے۔گورنمنٹ نے اس امر کے لئے DCO کی سربراہی میں نیلام/آکشن کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو کہ منظوری کے بعد نیلامی کے لئے کارروائی کرتی ہے۔

(د) آڑھتی (کمیشن ایجنٹ)، پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے قانون 1978 کے قاعدہ 66 کے مطابق کسانوں سے گندم اور دیگر اجناس پر 1.50 فیصد، پھلوں پر 2.5 فیصد اور سبزیوں پر 3.12 فیصد کی شرح سے کمیشن وصول کرتے ہیں۔

کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ رحیم یار خان کی تفصیلات

*6824: محترمہ مائزہ حمید: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ رحیم یار خان کا قیام کب عمل میں آیااوراس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) یہ کتنے رقبہ پر قائم کیا گیا؟

(ج) اس ریسرچ سٹیشن /انسٹیٹیوٹ سے اگر کسی فصل کا کوئی نیا بیج دریافت کیا گیاتواس بیج اور فصل کانام بتائیں؟

(د) اس ریسرچ سٹیشن /انسٹیٹیوٹ کے سال09-2008اور10-2009کے اخراجات وآمدن بتائیں؟

(ہ) مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے10-2009 کے دوران تنخواہوں ودیگر مدات میں کتنے اخراجات ہوئے،آگاہ فرمائیں؟

وزیرزراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) اس ریسرچ اسٹیشن کا قیام79-1978 میں عمل میں آیا-اس کے قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں:-

- ❖ زیادہ پیداوار کے حامل کپاس کے نئے بیج دریافت کرنا جو کہ CLCV اور کیڑوں مکوڑوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتے ہوں-
- ❖ کم پانی میں زیادہ پیداوار دینے کی صلاحیت رکھنے والی اقسام کی دریافت
- ❖ بذریعہ تحقیق زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے طریقے
- ❖ بریڈر، بیسک اور پری بیسک بیج کی تیاری اور زمینداروں کو فراہمی

(ب) اس ادارے کا کل رقبہ 170ایکڑ ہے جبکہ قابل کاشت رقبہ 92ایکڑ ہے-

(ج) اس ادارے نے کپاس کی دو نئی اقسام دریافت کی ہیں ان کے نام RH-1اور RH-112 ہیں-

(د) اس ادارے کے مذکورہ عرصے میں کل اخراجات ایک کروڑ 17 لاکھ 97ہزار جبکہ آمدن31 لاکھ 50ہزار روپے رہی-سال وار تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	اخراجات (روپوں میں) تنخواہیں/دیگر الاؤنس	آپریشنل	آمدن (روپوں میں)
2008-09	50لاکھ63ہزار	10لاکھ17ہزار	14لاکھ56ہزار
2009-10	46لاکھ17ہزار	11لاکھ	17لاکھ

(ہ) اس ادارے کے ملازمین کی کل تعداد 35 ہے۔10-2009 کے دوران تنخواہوں اور دیگر مدات کے اخراجات کی تفصیل جز(د) میں درج ہے۔

صوبہ میں یوریا کھاد کی قیمت کی تفصیلات

*7067: محترمہ نسیم لودھی: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں یوریا کھاد کی سرکاری قیمت کیا مقرر کی گئی ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب میں یوریا کھاد کی تقسیم کے مراکز کہاں کہاں ہیں نیزان مراکز پر یوریا کھاد کس حساب سے کسانوں میں تقسیم کی جاتی ہے،طریق کار واضح کیا جائے؟

وزیرزراعت(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ملک میں کھادوں کی قیمتیں مقرر کرنا اور مربوط بنانا وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے اس وقت مارچ 2011 میں پنجاب میں یوریا کھاد -/1050 روپے فی 50 کلوگرام کے حساب سے کسانوں کو مہیا کی جارہی ہے۔

(ب) پنجاب میں یوریا کھاد کی کمی کا سامنا نہیں ہے لہذا اس وقت محکمہ زراعت کا کوئی مرکز کھاد کی قسم کی تقسیم کے لئے قائم نہیں ہے کیونکہ نیشنل فرٹیلائزر ڈویلپمنٹ سنٹر اسلام آباد کے اعداد وشمار کے مطابق موجودہ ربیع سیزن 11-2010 کے آغاز پر ملک میں 9لاکھ 16ہزار ٹن یوریا کھاد کے وافر ذخائر دستیاب تھے۔

صوبہ پنجاب میں یوریا کھاد کی فروخت، ملکی یوریا تیار کنندگان اور درآمد کنندگان کے مقرر کردہ کھاد ڈیلرز اپنے وسیع نیٹ ورک کے ذریعے کرتے ہیں۔

ضلع قصور۔ مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد وآمدن کی تفصیلات

*7093: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال09۔2008اور10۔2009کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) ہر مارکیٹ کمیٹی کا کل کتنا رقبہ ہے اور کتنی دکانیں کس کس جگہ ہیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی دکانیں کس طریق کار کے تحت کرایہ/لیز پر دی جاتی ہیں؟

(ہ) ان دکانوں سے سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع قصور میں کل سات مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں۔

1۔	قصور	2۔	کھڈیاں
3۔	کنگن پور	4۔	کوٹ رادھا کشن
5۔	چونیاں	6۔	پتوکی
7۔	پھولنگر		

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی درج بالا دونوں سالوں کی کل آمدن 4کروڑ 23لاکھ 31ہزار 697 روپے ہے جبکہ کل اخراجات 4کروڑ 80لاکھ 94ہزار768روپے ہیں۔ دونوں سالوں کی آمدن اور اخراجات کی سال وار اور کمیٹی وار علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی ملکیتی دکانوں کی کل تعداد 88 ہے۔ کمیٹی وار دکانات کی تفصیل اور ہر مارکیٹ کا رقبہ ضلع قصور کے نقشہ میں دکھایا گیا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مارکیٹ کمیٹی جب بھی اپنی پراپرٹی کرایہ یا لیز پر دینا چاہتی ہے تو سب سے پہلے دفعہ 14 کے تحت گورنمنٹ سے منظوری لیتی ہے۔ گورنمنٹ نے اس امر کے لئے نیلام کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو منظوری کے بعد نیلام /کرایہ /لیز کے لئے مروجہ طریق کار کے مطابق کارروائی کرتی ہے۔

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی ملکیتی دکانات کی سالانہ آمدن 6لاکھ 9ہزار 103روپے ہے۔

تحصیل چونیاں، کھال پختہ کرنے کی تفصیلات

*7094: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چونیاں میں کتنے کھال پختہ ہیں؟

(ب) مالی سال09۔2008اور10۔2009 کے دوران مذکورہ تحصیل کے کتنے کھال پختہ کئے گئے ہیں، ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس وقت مذکورہ تحصیل میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے؟

(د) کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے طریق کار کیا ہے؟

(ہ) کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) تحصیل چونیاں میں 254 کھالا جات پختہ ہیں۔

(ب) مذکورہ دو سالوں میں کل 10 کھالا جات پختہ کئے گئے۔ جن کا تخمینہ لاگت ایک کروڑ 16 لاکھ 47ہزار 751 روپے تھا۔ مالی سال 09۔2008 میں 3 اور 10۔2009 کے دوران 7 کھالا جات پختہ کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت 30 کھالا جات کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کھال کے جملہ حصہ داران اپنی انجمن آبپاشاں کی تشکیل دیتے ہیں اور اپنے حصے کی رقم انجمن آبپاشاں کے صدر اور خزانچی کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کرواتے ہیں۔ کھال کا سروے اور ڈیزائن مشاورتی ادارے سے پاس ہونے کے بعد گورنمنٹ اپنے حصہ کی رقم کی پہلی قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے چونکہ کھال کو پختہ کرنے سے پہلے کچے کھال کی اصلاح کی جاتی ہے جس میں کھال کے کناروں کو ہموار کرنا، نکے بنانا اور کھال کی سمت کو بہتر کرنا وغیرہ شامل ہے اس لئے کچے کھال کی اصلاح کے کام کا 100 فیصد اور کھال کے پختہ کرنے کی اصلاح کا کام 40 فیصد مکمل ہونے پر حصہ داروں کے ذمہ کی بقایا رقم مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروادی جاتی ہے جس پر مشاورتی ادارے کی منظوری کے بعد حکومت اپنے حصہ کی دوسری قسط انجمن کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے۔

پختہ اصلاح کا کام مکمل ہونے، مشاورتی ادارہ کی چیکنگ اور تکمیلی رپورٹ کے بعد حکومت اپنے حصے کی تیسری اور آخری قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروادیتی ہے۔ پختگی کا کام مکمل ہونے کے بعد کھال کو انجمن آبپاشاں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ جو کہ اس کی دیکھ بھال اور ٹوٹ پھوٹ کے ذمہ دار ہوتی ہے۔

(ہ) کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے 36 فیصد رقم وصول کی جاتی ہے جس کا 16 فیصد کچے کھال کی اصلاح (پیڈاو غیرہ بنانے کے لئے) اور 20 فیصد رقم کھال کو پختہ کروانے میں بطور مزدوری کی جاتی ہے۔

ضلع سیالکوٹ، سبزی و فروٹ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7224: رانا آصف محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سبزی و فروٹ منڈیاں کتنی ہیں، ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان منڈیوں میں کتنی دکانیں ہیں؟

(ج) ان منڈیوں سے حکومت کو سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(د) ان منڈیوں کی دیکھ بھال کے لئے حکومت سالانہ کتنی رقم خرچ کرتی ہے؟

(ہ) ان منڈیوں میں زرعی اجناس کی فروخت پر کس شرح سے کمیشن وصول کیا جاتا ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کل 4 سبزی و فروٹ منڈیاں ہیں جن کے نام اس طرح سے ہیں۔

1۔ سبزی پھل منڈی ایمن آباد روڈ، سیالکوٹ

2۔ سبزی و پھل منڈی پسرور روڈ، ڈسکہ

3۔ سبزی و پھل منڈی، پسرور

4۔ سبزی و پھل منڈی، وزیر آباد روڈ

(ب) ان تمام سبزی و فروٹ منڈیوں میں کل 348 دکانیں ہیں۔

(ج) ان تمام سبزی منڈیوں سے حکومت کو مالی سال 10-2009 میں کل 22 لاکھ 3 ہزار 57 روپے کی آمدن ہوئی۔

(د) ان تمام سبزی و پھل منڈیوں کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال 10-2009 میں کل 5 لاکھ 36 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) آڑھتی (کمیشن ایجنٹ)، پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے قانون 1978 کے قاعدہ 66 کے مطابق کسانوں سے گندم اور دیگر اجناس پر 1.5 فیصد، پھلوں پر 2.5 فیصد اور سبزیوں پر 3.12 فیصد کی شرح سے کمیشن وصول کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ، مارکیٹ کمیٹیوں کی تفصیلات

*7225: رانا آصف محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 10-2009 اور 09-2008 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرزاورچیئرمینوں کے نام/پتاجات بتائیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے سال09۔2008 اور10۔2009 کے دوران کتنی رقم کن کن ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی ہے؟

وزیرزراعت(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں چارمارکیٹ کمیٹیاں ہیں جن کے نام اس طرح سے ہیں۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی سیالکوٹ 2۔ مارکیٹ کمیٹی ڈسکہ

3۔ مارکیٹ کمیٹی پسرور 4۔ مارکیٹ کمیٹی سمبڑیال

(ب) ان مارکیٹوں کی مذکورہ سالوں میں کل 3کروڑ78لاکھ 9ہزار615روپے اور کل اخراجات 2کروڑ7لاکھ30ہزار30روپے تھے۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے موجودہ ایڈمنسٹریٹرز کے نام وپتاجات درج ذیل ہیں۔

نام مارکیٹ کمیٹی	نام ایڈمنسٹریٹر	پتا
سیالکوٹ	چودھری سیف اللہ	محلہ کوٹلی بحرام، سیالکوٹ
ڈسکہ	مرزاشاہد صدیق(ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر)	کالج روڈمحلہ گاگا، ڈسکہ، سیالکوٹ
پسرور	ملک ضیاء الدین احمد(ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر)	موضع معراج کے تحصیل پسرور، سیالکوٹ
سمبڑیال	مرزامحمد جمیل	سکنہ سمبڑیال، سیالکوٹ

نوٹ: مارکیٹ کمیٹی ڈسکہ کا ایڈمنسٹریٹر فوت ہو چکا ہے اور مارکیٹ کمیٹی پسرور کا ایڈمنسٹریٹر مستعفیٰ ہو چکا ہے ان کی جگہ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر کام کر رہے ہیں جلد ہی ان مارکیٹ کمیٹی میں نئے ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیئے جائیں گے۔

(د) مارکیٹ کمیٹی سیالکوٹ نے سال10۔2009 میں9لاکھ7ہزار224روپے ترقیاتی کاموں پر خرچ کیئے اس کے علاوہ کسی مارکیٹ کمیٹی نے مذکورہ سالوں میں ترقیاتی کاموں پر کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

صوبہ میں دھان، کپاس اور گنا کے خریداری مراکز کا قیام

*7268: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں دھان، کپاس اور گنا کی خریداری کا کوئی مرکز قائم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر سال دھان، کپاس اور گنا کی فصل کا کوئی سرکاری ریٹ نہیں ہوتا اور نہ ہی ذمہ داری سے حکومت اس کی خریداری کرتی ہے؟

(ج) اگر حکومت گندم کی طرح دھان، کپاس اور گنا کے لئے سرکاری مراکز کھولنا چاہتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں! ان فصلات کی خریداری کے مراکز نجی شعبہ میں قائم ہیں۔
چونکہ ان فصلات کی قیمتیں حکومت کی مقرر کردہ قیمتوں سے زیادہ رہتی ہیں اس لئے ان فصلات کے مراکز خریداری قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ دھان کی قیمتیں کم ہونے پر پاسکو / صوبائی محکمہ خوراک اور کپاس کی قیمتیں کم ہونے پر TCP کو خریداری کے اہداف دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح کماد کی قیمتوں میں کمی کی صورت میں شوگر ملوں کے ساتھ مل کر مناسب اقدامات کئے جاتے ہیں تاکہ کاشتکار کا استحصال نہ ہو۔

(ب) جی نہیں! وفاقی حکومت دھان اور کپاس کی امدادی قیمت زرعی پالیسی انسٹیٹیوٹ (API) اور کماد کی شوگر کین بورڈ کی سفارش پر مقرر کرتی ہے۔

(ج) اس جز کا جواب جز (الف) میں دیا جاچکا ہے۔

ضلع گجرات، بارانی رقبہ کو سیراب کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*7335: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں مارچ 2008 سے اب تک محکمہ نے بارانی رقبے کی سیرابی کے لئے کتنے کھالاجات بنائے ہیں؟

(ب) حکومت ضلع گجرات کے لاکھوں ایکڑ بارانی رقبے کو سیراب کرنے کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ زراعت نے بارانی رقبے کی سیرابی کے لئے اب تک 186 کھالاجات کی اصلاح کی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت شعبہ اصلاح آبپاشی کے ذمہ پانی کے موجود دستیاب وسائل کی اصلاح کا کام ہے جبکہ پانی کے لئے نئے وسائل کو پیدا کرنا محکمہ واپڈا اور انہار کی ذمہ داری ہے۔ تاہم پانی کے بہتر استعمال کے لئے اصلاح کھالاجات کے علاوہ ہمواری زمین (leveling)، قطرہ قطرہ آبپاشی اور مصنوعی بارش برسانے کے پروگرام (Drip & Sprinkler Irrigation) بھی

شروع کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ محکمہ زراعت انجینئرنگ ونگ بھی بارانی رقبے کو سیراب کرنے کے لئے کسانوں کوارزاں نرخوں پر ٹیوب ویل بورنگ کی سہولتیں مہیا کررہا ہے۔

صوبہ میں شمسی توانائی کے ذریعے ٹیوب ویلز چلانے کی تفصیلات

*7345: چودھری ظہیر الدین خان: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں حالیہ بجلی کی کمیابی اور بڑھتی ہوئی زرعی ضروریات کے پیش نظر کیاحکومت شمسی توانائی کے ذریعے ٹیوب ویل چلانے کے لئے کوئی پالیسی مرتب کررہی ہے؟

(ب) کیاحکومت شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں پر subsidy دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگرہاں تو کتنی؟

(ج) کیامذکورہ مقاصد کے لئے حکومت نے بجٹ 11-2010 میں مطلوبہ رقوم برائے subsidy فراہم کرنے کے لئے رکھی ہیں اگرہاں تو کتنی؟

وزیرزراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) حکومت پنجاب نے 10-2009 کے دوران آزمائشی طور پر شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی 9 اضلاع (بھکر، فیصل آباد، پاکپتن، مظفر گڑھ، ملتان، لیہ، اٹک، اوکاڑہ اور رحیم یار خان) میں گورنمنٹ کے فارموں پر تنصیب کا منصوبہ (شمسی توانائی کے ٹیوب ویلوں کا آزمائشی منصوبہ) کے نام سے منظور کیا تھا۔تاہم حکومت کی طرف سے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے منصوبہ پر تاحال عملدرآمد نہیں ہوسکا۔

(ب) سال 11-2010 کے دوران زمینداران کو شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کے لئے حکومت نے سبسڈی دینے کا منصوبہ بنایا تھا جس کے تحت شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویل سسٹم زمینداروں کو مفت دینے کا پروگرام تھا جبکہ اس کی تنصیب کا خرچہ زمینداروں کے ذمہ تھا اس کے لئے گورنمنٹ نے بجٹ میں 2-ارب روپے دینے کا اعلان کیا تھا تاہم گزشتہ تباہ کن سیلاب سے پیدا ہونے والی صورتحال کے تحت منصوبہ پر فی الحال عملدرآمد نہ ہوسکا۔

(ج) اس جز کا جواب (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع سرگودھا-مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7470: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال09-2008اور10-2009کی آمدن اوراخراجات بتائیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز اور چیئرمین کے نام بتائیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے سال09-2008اور10-2009کے دوران کون کون سے منصوبے مکمل کئے،ان منصوبوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کسانوں کے لئے کون کون سی سہولیات فراہم کی گئیں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سرگودھا میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد5ہے جن کے نام اس طرح سے ہیں:۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی سرگودھا 2۔ مارکیٹ کمیٹی بھلوال

3۔ مارکیٹ کمیٹی سلانوالی 4۔ مارکیٹ کمیٹی پھلروان

5۔ مارکیٹ کمیٹی کوٹ مومن

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال09۔2008اور سال10۔2009کی کل آمدن-/32167771 روپے اور کل اخراجات-/40431489روپے ہیں۔ سال وار آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے موجودہ ایڈمنسٹریٹرز کے نام اس طرح سے ہیں۔

نام مارکیٹ کمیٹی	نام ایڈمنسٹریٹر
مارکیٹ کمیٹی سرگودھا	زاہد اقبال کمبوہ
مارکیٹ کمیٹی بھلوال	شیخ الطاف سعید
مارکیٹ کمیٹی سلانوالی	شیخ محمد آصف
مارکیٹ کمیٹی کوٹ مومن	حاجی خلیل احمد
مارکیٹ کمیٹی پھلروان	راناغلام سرور

(د) سال09۔2008اور10۔2009میں مارکیٹ کمیٹیوں کی مالی پوزیشن کمزور ہونے کی وجہ سے کوئی ترقیاتی کام نہ ہوا ہے۔

(ہ) ان سالوں کے دوران کسانوں کو منڈیوں میں ریٹ بورڈ، پینے کا ٹھنڈا پانی، واش رومز، اجناس کی فروخت کے لئے پلیٹ فارمز اور گندم/گنا کے خرید مراکز پر شامیانے،بنچ،کرسیاں، میز،پنکھے،واٹر کولر،چارپائیاں اور حسب ضرورت برف فراہم کی گئی۔

ضلع چنیوٹ، اسسٹنٹ انجینئر (زرعی انجینئرنگ) کے دفتر کے قیام کی تفصیلات

*7833: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کو ضلع بنے ایک سال ہو گیا ہے، لیکن ابھی تک اسسٹنٹ انجینئر (زرعی انجینئرنگ) محکمہ زراعت کا دفتر قائم نہ ہو سکا جس کی وجہ سے بلڈوزر، لیولنگ اور دیگر زرعی آلات کی سہولیات دستیاب نہ ہیں؟

(ب) حکومت کسانوں کو مذکورہ سہولیات کی فراہمی کے لئے کب تک اس ضلع میں مندرجہ بالا دفتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ ضلع میں ابھی تک اسسٹنٹ زرعی انجینئرنگ کا دفتر قائم نہیں ہوا ہے لیکن کسانوں کی سہولت کے لئے سابقہ تحصیل کی سطح کے یونٹ سپروائزر زرعی انجینئرنگ کے دفتر کو بہتر (upgrade) کر دیا گیا ہے اور اب دو بلڈوزر سمیت دیگر زرعی آلات کسانوں کے لئے دستیاب ہیں۔

(ب) نائب زرعی انجینئر کی پوسٹ کے لئے SNE گورنمنٹ کو بذریعہ چٹھی نمبری Accounts/SNE/280-63/2288 مورخہ 01-03-2010 بھیجی جا چکی ہے اور ضلع میں نائب زرعی انجینئرنگ کے دفتر کو قائم کرنے کے لئے کام جاری ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری عبدالرزاق ڈھلوں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 3204 کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):
جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.3204* asked by Mrs Ayesha Javed, MPA(W-355)

کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.3204* asked by Mrs Ayesha Javed, MPA(W-355)

کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.3204* asked by Mrs Ayesha Javed, MPA(W-355)

کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد نوید انجم مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بڑھتی ہوئی فیسوں کے معاملے پر غور کرنے کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

To consider the issue of increasing the fees in private educational institutions raised by Mian Naseer Ahmad, MPA (PP-155)

کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

To consider the issue of increasing the fees in private educational institutions raised by Mian Naseer Ahmad, MPA (PP-155)

کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

To consider the issue of increasing the fees in private educational institutions raised by Mian Naseer Ahmad, MPA (PP-155)

کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری عبدالغفور، وزیر خوراک نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سال 2011 کو پاک چائنا دوستی کے سال کے طور پر منانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سال 2011 کو پاک چائنا دوستی کے سال کے طور پر منانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سال 2011 کو پاک چائنا دوستی کے سال کے طور پر منانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سال 2011 کو پاک چائنا دوستی کے سال کے طور پر منانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

حکومت پاکستان اور پنجاب کا سال 2011 کو پاک چائنا دوستی کے سال کے طور پر منانے کا اعلان

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پاکستان نے 2011 کو پاک چائنا دوستی کے سال کے طور پر منانے کا اعلان کیا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے بھی صوبہ پنجاب میں اس کو بھرپور طریقے سے منانے کا اعلان کیا ہے اس کے لئے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کو اپنا کردار ادا کرنے کا موقع ملے گا جیسا کہ کاروباری لوگ، مختلف تنظیمیں، طالب علم، اساتذہ وغیرہ اس میں بھرپور طریقے سے شرکت کریں گے اور پورا سال مختلف قسم کے پروگرام عوام کی آگاہی کے لئے مرتب کئے جائیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاک چائنا دوستی لازوال ہے، ہمالیہ سے اونچی، سمندر سے گہری اور شہد سے میٹھی ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ چائنا نے ہمیشہ مشکل وقت میں پاکستان کی مدد کی ہے جیسا کہ سیلاب، زلزلہ یا دہشت گردی کے خلاف چائنا نے بھرپور طریقے سے ہمارا ساتھ دیا ہے اور دنیا میں پاکستان کا ایک مخلص دوست ثابت ہوا ہے۔ اس سال کو منانے سے پاک چائنا دوستی مزید مضبوط ہوگی۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پاکستان نے 2011 کو پاک چائنا دوستی کے سال کے طور پر منانے کا اعلان کیا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے بھی صوبہ پنجاب میں اس کو بھرپور طریقے سے منانے کا اعلان کیا ہے اس کے لئے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کو اپنا کردار ادا کرنے کا موقع ملے گا جیسا کہ کاروباری لوگ، مختلف تنظیمیں، طالب علم، اساتذہ وغیرہ اس میں بھرپور طریقے سے شرکت کریں گے اور پورا سال مختلف قسم کے پروگرام عوام کی آگاہی کے لئے مرتب کئے جائیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاک چائنا دوستی لازوال

ہے، ہمالیہ سے اونچی، سمندر سے گہری اور شہد سے میٹھی ہے۔اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ چائنا نے ہمیشہ مشکل وقت میں پاکستان کی مدد کی ہے جیسا کہ سیلاب، زلزلہ یا دہشت گردی کے خلاف چائنا نے بھرپور طریقے سے ہمارا ساتھ دیا ہے اور دنیا میں پاکستان کا ایک مخلص دوست ثابت ہوا ہے۔اس سال کو منانے سے پاک چائنا دوستی مزید مضبوط ہو گی۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پاکستان نے 2011 کو پاک چائنا دوستی کے سال کے طور پر منانے کا اعلان کیا ہے۔وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے بھی صوبہ پنجاب میں اس کو بھرپور طریقے سے منانے کا اعلان کیا ہے اس کے لئے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کو اپنا کردار ادا کرنے کا موقع ملے گا جیسا کہ کاروباری لوگ، مختلف تنظیمیں، طالب علم، اساتذہ وغیرہ اس میں بھرپور طریقے سے شرکت کریں گے اور پورا سال مختلف قسم کے پروگرام عوام کی آگاہی کے لئے مرتب کئے جائیں گے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ پاک چائنا دوستی لازوال ہے، ہمالیہ سے اونچی، سمندر سے گہری اور شہد سے میٹھی ہے۔اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ چائنا نے ہمیشہ مشکل وقت میں پاکستان کی مدد کی ہے جیسا کہ سیلاب، زلزلہ یا دہشت گردی کے خلاف چائنا نے بھرپور طریقے سے ہمارا ساتھ دیا ہے اور دنیا میں پاکستان کا ایک مخلص دوست ثابت ہوا ہے۔اس سال کو منانے سے پاک چائنا دوستی مزید مضبوط ہو گی۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: محسن لغاری صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر مانگا ہوا ہے میں ذرا ان کی بات سن لوں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔جی، لغاری صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر
وفاقی حکومت کی جانب سے زرعی اشیاء پر زرعی ٹیکس لگانے کے خلاف قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم معاملہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی حکومت نے 31- دسمبر کو Agricultural Commodities پر 3.5 فیصد ٹیکس لگا دیا تھا اور 16- مارچ کو جب ہماری توجہ ریمنڈ ڈیوس کیس پر تھی، پریذیڈنٹ صاحب نے ایک ordinance issue کر کے ٹریکٹروں کی خریداری، زرعی ادویات، کھاد اور دیگر زرعی ضروریات پر 17 percent taxation کر دی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ہماری زراعت ٹیکس کے حوالے سے ایک سونے کا انڈا دینے والی مرغی ہے، ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور ہم اِسی زراعت سے زرمبادلہ بھی اکٹھا کرتے ہیں۔ یہ ہماری زراعت ہے جس پر ہماری جننگ فیکٹریاں اور ٹیکسٹائل ملیں چلتی ہیں اور آج وفاقی حکومت نے ان زرعی ضروریات کے اوپر جو ٹیکس لگا دیا ہے اُس کا impact کیا ہو گا؟ ذرا غور کیا جائے کہ جب کھاد مہنگی ہو گی تو کاشتکار کم کھاد ڈالے گا، جب وہ ٹریکٹر نہیں خرید سکے گا تو زمین کی زرخیزی کے لئے زیادہ ہل نہیں چلا سکے گا اور جب وہ زرعی آلات نہیں خرید سکے گا تو نئے علاقے زیر کاشت نہیں آئیں گے۔ ہم اس اسمبلی کے اندر rules کو بار بار suspend کر کے قراردادیں لے آتے ہیں اور ابھی بھی ہم نے rules suspend کر کے ایک قرارداد پاس کی ہے لہذا میری گزارش ہے کہ rules suspend کر کے اس ایوان کی طرف سے وفاقی حکومت کو ایک قرارداد بھیجیں کہ ہمیں یہ taxation منظور نہیں ہے اس سے ہماری زراعت کی کمر ٹوٹ جائے گی کیونکہ اس سے زراعت پر 17 فیصد اضافی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ اس ٹیکس سے ٹریکٹر کم از کم سوا لاکھ روپیہ مہنگا ہو جائے گا تو مجھے بتائیں کہ کیا ٹریکٹر خریدے جائیں گے؟---

جناب قائم مقام سپیکر: لغاری صاحب! ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم لغاری صاحب نے جو بات کی ہے اُن کی اس بات سے House کی sense بھی سامنے آ گئی ہے تو میری گزارش ہے کہ محسن لغاری صاحب اس معاملہ پر ایک well worded Resolution تیار کر کے لے آئیں تو ہم اُسے out of turn take up کر لیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ویسے بھی لغاری صاحب سے میری گزارش ہے اور اُن کو شرمندگی کا بھی احساس ہے، وہ نیچے آ جائیں کیونکہ شرمندگی کے اس احساس کی وجہ سے وہ کہیں نیچے ایوان میں چھلانگ ہی نہ لگادیں۔(قہقہے)

جناب قائم مقام سپیکر: لغاری صاحب! میرے خیال میں یہ زیادہ مناسب ہے اور آپ یہ قرارداد اسی اجلاس کے اندر ہی لے آئیں تاکہ اسے وفاقی حکومت کو بھجوایا جاسکے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں ابھی قرارداد لے کر آتا ہوں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 711 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں dispose of۔ اُس کے بعد توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 712 محترمہ نرگس فیض ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں dispose of۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے کل کے واقعہ پر ایک تحریک استحقاق move کی ہے وہ آج ایجنڈا پر ہے۔ میری اُس motion کو ذرا دیکھ لیجئے گا۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! کل ایوان میں جو واقعہ پیش آیا ہے اُس پر ہمیں بھی ایک تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب! شیخ صاحب اور محترمہ کی تحاریک استحقاق دیکھ لیجئے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ایک اور اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ میں نے 2009 میں ایک تحریک التوائے کار move کی تھی جس کے ذریعے پنجاب کے کالجوں کے نتائج پر ایوان کی توجہ دلائی تھی۔ میں نے اُس میں اعداد و شمار دیئے تھے کہ کالجوں کے نتائج کہیں 4 فیصد، کہیں 3 فیصد، کہیں 2 فیصد اور کئی کالج ایسے بھی تھے جن کے BA کے نتائج صفر فیصد تھے۔ اُس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے مہربانی کر کے سخت ایکشن لیا جس کے نتیجے میں کافی پرنسپل معطل ہوئے اور حالات کافی بہتر ہوئے۔ اب یہ ہوا ہے کہ میں گورنمنٹ بوائز کالج چونیاں اور گورنمنٹ گرلز کالج چونیاں کے بارے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ دو سو یا دو سو پچاس طلباء کی جگہ صرف 5 طلباء کا داخلہ بھیجا گیا ہے تاکہ اُن کے نتیجے سے کالج کے پرنسپل اور اساتذہ پر کوئی سوال نہ ہو۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر ایک کمیٹی بنادیں تو میں ثابت کر دوں گا کہ پنجاب کے کالجوں میں کیا ظلم ہو رہا ہے۔ ہم اُنہیں اربوں روپیہ دے رہے ہیں جبکہ کالجوں میں

صرف چار پانچ طلباء آ رہے ہیں اور باقی سب طلباء اُن کی اکیڈمیوں میں جا رہے ہیں۔ تھرڈ ائر میں 200 طلباء داخل ہوتے ہیں، فائنل ائر میں جا کر صرف 5 طلباء رہ جاتے ہیں تو یہ عوام پر کتنا بڑا ظلم ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میرے خیال میں آپ کا یہ بڑا valid point ہے۔ آپ لاء منسٹر سے مل کر ابھی اس پر بات کریں، ہم اس پر ابھی ایک کمیٹی بنا دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ سب سے پہلے تحریک استحقاق نمبر 11 جناب اعجاز احمد کاہلوں کی ہے، انہوں نے اس تحریک استحقاق کو pending کرنے کی درخواست دی ہوئی ہے، یہ اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق چودھری محمد طارق گجر صاحب کی ہے، انہوں نے بھی اس تحریک استحقاق کو pending کرنے کی درخواست دی ہوئی ہے، یہ اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اُس کے بعد اگلی تحریک استحقاق چودھری محمد ارشد صاحب کی ہے، یہ pending ہوئی تھی تو انہوں نے بھی اس تحریک استحقاق کو pending کرنے کی درخواست دی ہوئی ہے، یہ اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اُس کے بعد جناب وسیم افضل گوندل صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 15 ہے، اُن کی طرف سے بھی اس تحریک کو pending کرنے کی درخواست آئی ہوئی ہے لہذا اس تحریک کو بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اُس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 16 محترمہ دیبا مرزا، ڈاکٹر غزالہ رضا رانا، محترمہ افشاں فاروق، محترمہ شمیلہ اسلم، محمودہ چیمہ، غزالہ سعد رفیق، نسیم ناصر خواجہ، فرح دیبا، راحت اجمل، ریحانہ حدیث، انجم صفدر، فریحہ نایاب، شہزادی عمرزادی ٹوانہ، صبا صادق، یاسمین خان کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ دیبا مرزا صاحبہ!

امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے بارے میں نکتہ اعتراض پر معزز خاتون ممبر کا ایوان میں نازیبا الفاظ کا استعمال

محترمہ دیبا مرزا: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ

مورخہ 21-مارچ 2011 کی اسمبلی کی کارروائی کے دوران جب ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے بارے میں بات ہو رہی تھی اس پر ڈاکٹر غزالہ رانا، ایم پی اے نے point of order پر بات کرنے کی کوشش کی تو فوراً عظمیٰ زاہد بخاری، ایم پی اے نے مداخلت کی اور ڈاکٹر غزالہ رانا، ایم پی اے اور دیگر خواتین ممبران اسمبلی کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے اور انہیں غلیظ گالیاں نکالیں جس سے ایوان کا ماحول بھی خراب ہوا اور مسلسل hooting ہوتی رہی جس کو صوبہ بھر کی عوام نے دیکھا۔ اس حرکت سے ایوان کا image خراب ہوا۔ عظمیٰ زاہد بخاری کا ایوان میں موصوف ایم پی اے اور دیگر خواتین ممبران اسمبلی کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرنے اور گالیاں دینے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک ایک ایسے واقعہ سے متعلق ہے جو اسی ایوان میں پیش آیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو اس کے جواب کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی short statement کی ضرورت ہے۔ آپ اس کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیں تاکہ وہاں یہ معاملہ حل ہو جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر اسد معظم صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 17 ہے، یہ اگلے اجلاس تک pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 18 چودھری ظہیر الدین خان اور دیگر ممبران کی طرف سے ہے یہ پہلے pending کی گئی تھی۔

ایف آئی اے کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری کی اطلاع بروقت جناب سپیکر کو ارسال نہ کرنا

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انھوں نے تحریک میں فرمایا ہے کہ دوران اجلاس کسی بھی ممبر کی اس طرح بغیر اطلاع اسمبلی سپیکر گرفتاری اسمبلی کی توہین ہے جبکہ legal position یہ ہے کہ اس میں کسی بھی ممبر کو اگر cognizable offence ہے تو اسے گرفتار کیا جا

سکتا ہے اور گرفتار کرنے کے بعد 24 گھنٹے کے اندر اطلاع دینی ہوتی ہے یعنی یہ precondition نہیں ہے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس کو سپیکر صاحب کو refer کریں اور وہ اپنے چیمبر میں اس کا فیصلہ فرمادیں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں سپیکر کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو اس تحریک کو کمیٹی کو بھجوا دیں اور اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو 24 گھنٹے کے اندر اطلاع ہوئی ہے تو پھر اس کو dispose of کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت چودھری ظہیر الدین خان صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے میں اس تحریک کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کرتا ہوں۔ میں ان کو بلا کر سننے کے بعد اس تحریک کا فیصلہ کروں گا۔ اب تحریک استحقاق نمبر 23 خواجہ محمد اسلام صاحب کی ہے۔ جی، خواجہ محمد اسلام! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

ڈپٹی سیکرٹری صحت (ایڈمن) کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

خواجہ محمد اسلام: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 29-مارچ 2011 کو اسمبلی اجلاس کے دوران وقفہ برائے نماز ظہر کے وقت میں محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ میں سپیشل سیکرٹری صحت وقار صاحب کے پاس اپنے حلقہ کے ایک کام کا NOC حاصل کرنے کے لئے گیا۔ سپیشل سیکرٹری نے مزید کارروائی کے لئے درخواست ڈپٹی سیکرٹری (ایڈمن) محکمہ صحت صالحہ سعید کو mark کر دی۔ میں اس کے دفتر میں گیا تو اس کے دفتر میں دو تین افراد بیٹھے ہوئے تھے میں نے درخواست اپنے کارڈ کے ساتھ ان کو دی مگر انھوں نے میری طرف کوئی توجہ نہ دی۔ میں وہاں پانچ سے دس منٹ ان کی توجہ حاصل کرنے کی خاطر بیٹھا رہا مگر وہ اپنے مہمانوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف رہیں۔ آخر کار میں نے ان سے مخاطب ہو کر اپنی درخواست کے سلسلہ میں گزارش کی تو انھوں نے بڑے proud اور فخریہ انداز میں کہا کہ "میں اس پر action لیتی ہوں"۔ چونکہ میں نے فوری اسمبلی اجلاس میں آنا تھا میں اپنا کارڈ اور درخواست ان کو دے کر واپس اجلاس میں شرکت کے لئے اسمبلی چلا آیا۔ مگر اس ڈپٹی سیکرٹری نے میرے سامنے میرے کارڈ کو توڑ مروڑ کر اپنے پاؤں کے نیچے پھینک دیا مگر میں اس کی اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے سیکرٹری مسٹر عثمان کو ان کے پاس چھوڑ کر چلا آیا تاکہ وہ اس درخواست پر مزید process کروا سکے۔ میرے بعد اس ڈپٹی سیکرٹری نے میرے سیکرٹری مسٹر عثمان کے ساتھ نہایت ہی بُرا سلوک کیا اور اس کی کافی تضحیک کی اس نے

میرے خلاف بھی ہتک آمیز جملے کہے۔ اگر ایک ڈپٹی سیکرٹری کا ایم پی اے اور اس کے سیکرٹری کے ساتھ روّیہ ایسا ہے تو عام آدمیوں کے ساتھ اس کا سلوک کیسا ہوگا؟ اس کے اس روّیہ اور الفاظ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ محمد اسلام صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 23/2011 مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ شیخ صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

معزز خاتون ممبر اسمبلی کا ایوان میں نازیبا الفاظ کا استعمال

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج مورخہ 30-مارچ 2011 کو اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران میں ایک ضمنی سوال میں لاوارث بچوں کے حوالے سے وزیر قانون سے پوچھ رہا تھا کہ ممبر اسمبلی محترمہ ثمینہ خاور حیات نے میری طرف اشارے کر کے آوازیں کسنا اور غلیظ زبان استعمال کرنا شروع کر دی۔ جس پر میں اس خاتون ممبر اسمبلی کے روّیہ کے بارے میں Chair سے مخاطب ہو کر بات کر ہی رہا تھا کہ اس خاتون ممبر اسمبلی نے اپنے پرس سے میک اپ کا سامان اور شیشہ نکال کر میری طرف زور زور سے پھینکنا شروع کر دیا جو مجھے لگا، میک اپ کے سامان سے میرے ہاتھ بھی خراب ہوئے، اس کے ساتھ ساتھ اس نے مجھے اور میرے اہل خانہ کو involve کر کے گندی اور غلیظ زبان استعمال کی جس سے پورے ایوان کا ماحول بھی خراب ہوا اور اسمبلی کی کارروائی بھی کافی دیر تک معطل رہی۔ خاتون ممبر اسمبلی کا ایوان میں دوسرے ممبر اسمبلی پر آوازے کسنا، میک اپ کا سامان اور تیز دھار looking glass پھینکنا، غلیظ اور گندی زبان استعمال کرنا اور توہین آمیز روّیہ کے باعث نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ واقعہ بھی پہلے واقعہ کی طرح اس معزز ایوان میں پیش آیا ہے اس لئے اس کے جواب کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن محترم شیخ صاحب نے جو سامان لکھا ہے اس میں سے انھوں نے ایک چیز غائب کر لی ہے۔ یہ اس House کو یقین دہانی کرائیں کہ وہ چیز یہ خود استعمال نہیں کریں گے۔ (قہقہے)

اس کے علاوہ شیخ صاحب وہ سامان Chair کے پاس جمع کرائیں معہ اس چیز کے جس کا انھوں نے ذکر نہیں کیا اور یہ تحریک مجلس استحقاقات کے سپرد کر دی جائے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ایوان کو تفصیل سے بتایا جائے کہ سامان کیا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں محترم وزیر قانون صاحب کا بہت شکر گزار ہوں۔ محترمہ ثمینہ خاور حیات نے مجھے جو سامان مارا تھا وہ میں نے ڈاکٹر اسد اشرف کو دے دیا تھا جو ان کے پاس میری امانت تھا۔ انھوں نے مجھے یہ الفاظ بولے تھے کہ میں ایک ذمہ دار آدمی ہوں، آپ کا colleague ہوں، آپ وہ سامان مجھے دے دیں، میں نے ان کو وہ سامان دے دیا انھوں نے باہر جا کر اپنے طور پر ان سے commitment کی اور انھیں دو چیزیں دے دیں اور دو رکھ لیں، اس وقت بھی ان کے پاس میری چیزیں موجود ہیں جو اس House کی ملکیت ہیں۔ میں ان سے آپ کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب وہ چیزیں آپ کے پاس جمع کرائیں۔ مجھے تو openly چیزیں ماری گئی ہیں اور پوری دنیا نے دیکھا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ممبران کے خلاف تحاریک استحقاق آنا شروع ہو گئی ہیں۔ میرے خیال میں ایک ممبر دوسرے ممبر کے خلاف اور دوسرا ممبر تیسرے ممبر کے خلاف تحریک استحقاق دے تو یہ مناسب نہیں ہے۔ لاء منسٹر صاحب! ہم اس House کے استحقاق اور decorum کی بات کرتے ہیں تو اب ہمیں چاہئے کہ تمام پارلیمانی لیڈران کو بٹھا کر بات کی جائے تاکہ یہ سلسلہ ختم ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اس House کی بے عزتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس میں یہ بات آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ یہ basic and legal principle کے طور پر آج کے وقت میں تسلیم کیا گیا ہے

اور وہ یہ ہے کہ اس معزز ایوان کا استحقاق ایک معزز ممبر کے روّیے سے بھی مجروح ہو سکتا ہے جو اس معزز ایوان کی روایات کے شایان شان نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے پچھلے دنوں یہ فیصلہ کیا ہے کہ سپریم کورٹ کے ایک sitting judge کے کسی act سے بھی توہین عدالت ہو سکتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اسی principle کو follow کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی ممبر کا روّیہ اس معزز ایوان کی اعلیٰ روایات کے مطابق نہیں ہے تو وہ معاملہ بالکل مجلس استحقاقات کو under consideration لانا چاہئے اور اس پر جو فیصلہ ہو اس پر Chair کو عملدر آمد بھی کرانا چاہئے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح بات کی ہے کہ یہ اچھی روایت نہیں ہے کہ ممبران ایک دوسرے کے خلاف تحاریک استحقاق پیش کریں۔ ہم نے اس طرح کی باتیں پہلے کبھی نہیں سنیں۔ میں آپ سے یہ چیز clear کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک ممبر کسی دوسرے ممبر کے خلاف تحریک استحقاق پیش کرے تو اس پر مجلس استحقاقات کیا کارروائی کر سکتی ہے آپ اس بارے میں وضاحت فرما دیں۔ میں نے اس بارے میں سیکرٹری صاحب سے بھی پوچھا ہے کہ یہ بات ہمیں confuse کر رہی ہے کہ ایوان کے اندر جو کارروائی ہوتی ہے کیا اس کے خلاف تحاریک استحقاق آ سکتی ہیں اور مجلس استحقاقات اس ممبر کے خلاف کیا کارروائی کر سکتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر محمد اشرف چوہان صاحب!

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم جمہوریت اور اپنے ایوان کی عزت بحال کریں۔ ایک ہفتہ پہلے میں یہاں پر نہیں تھا لیکن خبروں کے مطابق لوٹوں کے حوالے سے جس طرح کا ماحول ہم نے یہاں بنایا، ہم یہ نہیں سمجھتے کہ جب ہم یہاں بیٹھتے ہیں تو ہمیں نہ صرف پاکستان کے عوام دیکھتے ہیں بلکہ پوری دنیا دیکھتی ہے۔ ہم نے جس طرح اپنی اسمبلی کا image باہر دکھایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ہم سب کو شرم آنی چاہئے۔ گھر میں disputes ہوتے ہیں لیکن اُس کو اس طرح اچھالنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کل موصوفہ نے جو حرکت کی وہ کوئی باعزت نہیں ہے لیکن میں شیخ صاحب سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ اس بات کو طول کر دے ہم اس سے کیا نکالنا چاہتے ہیں، کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم روزانہ خبروں میں

آئیں اور اسمبلی میں اس طرح کا کام کریں کہ کل کو لوگ یہ کہیں کہ اس طرح کی اسمبلی کے بغیر ہی ہم بہتر تھے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو مثبت روّیہ اختیار کرنا چاہئے۔ شیخ صاحب میرے بڑے بھائی ہونے کے ناتے سے میں اُن کے علم کی قدر کرتا ہوں کیونکہ وہ اسمبلی میں مثبت کام کرتے ہیں لیکن اس طرح کے معاملات جس سے negativity باہر آتی ہے اُس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چوہان صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن تحریک استحقاق کے لئے آدھ گھنٹہ ہوتا ہے اور جن ممبران کی تحاریک استحقاق ہیں اُن کا ٹائم kill ہو جائے گا۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! میں شیخ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کو عزت سے واپس لے لیں کیونکہ اُن کا point of view واضح ہو گیا ہے لیکن مزید اس پر کوئی بحث نہ کی جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک استحقاق کافی ممبران کی طرف سے ہے۔ اسے کون پیش کرے گا؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 30۔مارچ 2011 اسمبلی کی کارروائی میں وقفہ سوالات کے دوران اپوزیشن ممبر محترمہ ثمینہ خاور حیات نے ممبر اسمبلی شیخ علاؤالدین کے ضمنی سوال پر کھڑے ہونے پر نہ صرف شور شرابہ شروع کر دیا بلکہ معزز ممبر پر میک اَپ کا سامان بھی پھینکنا شروع کر دیا۔

میں آپ کی اجازت سے اس تحریک میں کچھ اضافہ بھی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی نہیں۔ آپ صرف اس تحریک کو پڑھیں۔

معزز ممبر اسمبلی کا ایوان میں غیر پارلیمانی روّیہ، ناشائستہ زبان اور ذو معنی حرکات کا مظاہرہ

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: اس کے علاوہ ایسی غیر اخلاقی اشیاء ایوان میں لا کر اُن کے اوپر پھینکی گئیں جس سے نہ صرف تمام معزز ممبران بلکہ خواتین کی عزت و ناموس اور وقار کو داغدار کیا ہے بلکہ اُن کا اعتماد مجروح ہوا ہے۔ اسمبلی میں اکھاڑے کا ماحول پیدا کر کے کارروائی کو آگے نہ بڑھنے دیا۔ چنانچہ وقفہ سوالات محترمہ ثمینہ خاور حیات کے پیدا کردہ ہنگامہ کی نذر ہو گیا اور سوالات پر کارروائی آگے نہ بڑھ پائی۔ یہ ایوان ملک کے سب سے بڑے صوبے کا ایوان ہے جس کی کارروائی براہِ راست پوری دنیا میں دیکھی

جاتی ہے۔اس قسم کے اوچھے ہتھکنڈوں سے ممبران اسمبلی خصوصاً خواتین کا وقار بُری طرح مجروح ہو رہا ہے۔ ہم لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں مگر اجلاس کی کارروائی فضول گوئی اور number scoring کی نذر ہو رہی ہے۔ محترمہ ثمینہ خاور حیات کے غیر پارلیمانی، ناشائستہ اور غیر مہذب روّیہ کی بناء پر نہ صرف وقفہ سوالات کے دوران اہم سوالات ضائع ہو گئے بلکہ غیر پارلیمانی روّیہ، ناشائستہ زبان اور ذومعنی حرکات والفاظ سے تمام خواتین سراپا احتجاج ہیں۔ایک خاتون ممبرا سمبلی کا ایوان کے اندر اس قسم کا روّیہ تمام خواتین کے لئے باعث شرمندگی ہے۔اس سے نہ صرف خواتین بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا استدعا ہے کہ ہماری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ اسی واقعہ سے متعلق ایک تحریک استحقاق آپ already استحقاق کمیٹی کے سپرد کر چکے ہیں لہذا آپ اسے بھی کمیٹی کے سپرد فرما دیں۔ جو بات میرے بھائی چوہان صاحب نے کی ہے، میری اُن سے گزارش ہے کہ اس House کے اندر بھی معزز ممبران ہی بیٹھ کر اس معاملے پر غور و خوض کر رہے ہیں۔ استحقاق کمیٹی میں بھی آپ لوگ ہی بیٹھے ہیں وہاں ایک کمرے میں بیٹھ کر اچھے انداز میں اس پر غور و خوض کریں اور ایک بہتر strategy لے کر سامنے آئیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی زیادہ بہتر اور مؤثر ہو سکتا ہے۔ استحقاق کمیٹی کوئی penalizing forum نہیں ہے بلکہ وہاں پر بیٹھ کر آپ نے discussion کر کے ان چیزوں پر غور کرنا ہے کہ یہ چیزیں آپ کو کس طرح سے harmful ہو رہی ہیں، کس طرح سے آپ ان کو بہتر کر سکتے ہیں اور اس معزز ایوان کی روایات اور عزت و احترام میں کس طرح سے اضافہ کر سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جوئیل عامر سہوترا صاحب! اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

ڈی جی (نرسنگ) لاہور کا معزز ممبران کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

جناب جوئیل عامر سہوترا: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے واقعہ کے بارے میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں جناب پرویز رفیق، ایم پی اے کے ہمراہ 29-مارچ 2011 کو دو، سوا دو بجے کے درمیان ڈی جی (نرسنگ) نرگس پروین کے دفتر گئے اور وہاں جا کر اُن سے اپنا تعارف کرایا۔ میں ابھی

سیٹ پر بیٹھا ہی تھا کہ tissue box سے ایک tissue paper نکال کر پیشانی سے پسینہ صاف کرنے لگا تو میڈم صاحبہ نے مجھ سے کہا کہ tissue paper کس کی اجازت سے لیا ہے کیونکہ یہ سرکاری tissue paper ہیں؟ پھر انہوں نے فوراً ہی طیش میں آکر ہم سے کہا کہ آپ میرے دفتر سے باہر چلے جائیں۔ میں نے کہا کہ ہم ایم پی اے ہیں اور کسی بھی سرکاری دفتر میں جا سکتے ہیں مگر محترمہ نے انتہائی کرخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتی اور یہاں پر کئی ایم پی اے ایسے ہی منہ اٹھا کر چلے آتے ہیں لہذا آپ میرے دفتر سے چلے جائیں۔ اس بات سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ اگر ایم پی اے صاحبان کے ساتھ یہ روّیہ ہے تو عام آدمی کے ساتھ کیا روّیہ ہو گا؟ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ میں اس حوالے سے صرف دو short statements دینا چاہوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے خیال میں اس میں short statement کی ضرورت نہیں ہے آپ اسے بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں اور اس سے پہلے جو تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے اسے بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہیں۔ اب تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 51/2011 محترمہ حمیرا اویس شاہد اور جناب محمد محسن خان لغاری صاحب کی طرف سے ہے۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ نے ایک کمیٹی بنانی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ نے جو نام suggest کئے تھے اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب سے بات ہو گئی تھی۔ اس پر ہم آج ایک کمیٹی بنا دیں گے جس کے نام میں کل تک announce کر دوں گا۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر114/2011 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔لاء منسٹر صاحب! یہmove ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔

ملٹی نیشنل کمپنیوں کی طرف سے مضر صحت دودھ فار مولا کی فروخت

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار میں جو معاملہ شیخ صاحب نے اٹھایا ہے یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اس میں بچوں کی صحت سے متعلق معاملات کی نشاندہی کی گئی ہے۔محکمے کی طرف سے دیا گیا جواب بالکلstereo type ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ محترم شیخ صاحب اس جواب کو ایک دفعہ ملاحظہ کر لیں تاکہ جن چیزوں کی یہ نشاندہی کریں گے اُس کے مطابق اس معاملہ کو محکمہ کوrefer کیا جائے۔Pure Food Authority Act بھی پچھلے اجلاس میں کابینہ نے approve کیا ہے اور یقیناً اگلے اجلاس میں اُس پر قانون سازی ہو گی۔اس جواب کے بعد جو چیزیں فائنل ہوں گی انہیں پھر سٹینڈنگ کمیٹی کوrefer کریں گے تاکہ انہیں Pure Food Authority Act میںinclude کیا جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! پہلے آپ اسے دیکھ لیں پھر اس کا فیصلہ کرتے ہیں اور فی الحال اسے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر115 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

مال روڈ بالمقابل پنجاب اسمبلی احتجاجی جلوس روکنے کے لئے اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کے قیام کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ مال روڈ (شاہراہ قائداعظم) پر روزانہ نکلنے والے جلوسوں اور احتجاجی مظاہروں جن کے بارے میں محرک2006 سے بارہا ایوان میں توجہ دلا چکا ہے لیکن آج تک کوئی مثبت پیشرفت نہ ہونے کی وجہ سے مورخہ 8۔دسمبر2010 کو دوران اجلاس جو غنڈہ گردی اور توڑ پھوڑ نہ صرف اسمبلی کےcompound میں کی گئی بلکہ بہت سے معزز ارکان کی گاڑیوں کو بھی تباہ کیا گیا اور اسمبلی کے سکیورٹی سٹاف کو بھی مار پیٹا گیا، ان کے کپڑے پھاڑ دیئے گئے۔فروری2006 میں جب خاکوں پر مال روڈ پر توڑ پھوڑ کی گئی اور بے

شمار دکانوں، شورومز اور گاڑیوں کو تباہ و برباد کیا گیا اس وقت بھی پولیس بالکل بے بس ثابت ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ 90 شاہراہ قائداعظم، واپڈا ہاؤس، الفلاح بلڈنگ، پنجاب اسمبلی اور دوسری املاک کو بچانے کے لئے رینجرز کی نفری طلب کرنا پڑی تھی۔ اس کے باوجود پنجاب اسمبلی کے ایک حصہ کو جس طرح مظاہرین نے داخل ہو کر آگ لگا دی تھی وہ ایک تلخ تاریخی حقیقت ہے۔ محرک نہ صرف ان تمام واقعات کا عینی شاہد ہے بلکہ اس وقت قائم کی گئی Committee Loss Assessment کا ممبر بھی تھا۔ موجودہ اسمبلی کے پچھلے اجلاسوں میں بھی محرک نے بارہا یہ کہا کہ مال روڈ (شاہراہ قائداعظم) کو No Protest Area قرار دے دیا جائے۔ شاہراہ قائداعظم نہ صرف ایک انتہائی اہم سڑک ہے بلکہ اگر اسے لاہور کی main traffic Jugular Vein کہا جائے تو بہتر ہوگا جس پر سے گزر کر میو ہسپتال، گنگا رام ہسپتال اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال کی طرف جانے والی ایمبولینسیں گھنٹوں پھنسی رہتی ہیں۔ مریضوں اور لواحقین پر کیا گزرتی ہو گی اور اس کے علاوہ ان ہسپتالوں اور ائرپورٹ کی طرف آنے جانے والے لوگ کسی بھی جلوس یا ریلی کے نمودار ہوتے ہی ایک مسلسل ناکردہ گناہ کے عذاب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اربوں روپے کی کاروباری سرگرمیاں اور املاک مسلسل خطرات میں گھری رہتی ہیں۔ اس انتہائی اہم معاملے پر مزید ایک لمحہ ضائع کئے بغیر آج بلکہ ابھی عوام کے وسیع تر مفاد میں فیصلہ کیا جانا از بس ضروری ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے جواب میں محکمہ کی طرف سے آنے والے جواب میں انہوں نے ان واقعات سے متعلق جن کی نشاندہی کی گئی ہے، جو مقدمات درج ہوئے اور ان پر ہونے والی کارروائی کی تفصیل بیان کی ہے لیکن واقعی یہ بات قابل افسوس اور قابل غور ہے۔ قابل افسوس اس لحاظ سے کہ جو صاحبان یا جو segment of society یہاں پر اپنے protest کو registered کرانے کے لئے آتے ہیں اور یہ انہی دنوں میں آتے ہیں جن دنوں میں اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہوتا ہے۔ ان کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ اس معزز ایوان کے knowledge میں لائیں کہ ان کے یہ مسائل ہیں تاکہ ان کے مسائل کو تھوڑی تقویت ملے اور ان کا protest اجاگر ہو اور متعلقہ اتھارٹی اور حلقوں تک پہنچے۔ یہاں پر میں یہ بات بھی کرنا چاہوں گا کہ جب بھی باہر کوئی جلوس آیا ہے اور اگر اس وقت اجلاس چل رہا تھا تو ہمیشہ Chair نے یہاں سے ایک high powered اور high

level کیمٹی جس میں منسٹرز اور اپوزیشن کے ممبران کو وہاں بھیجتے ہیں انہیں وہاں سے اسمبلی میں بلا کر نہ صرف ان کی بات سنی جاتی ہے بلکہ ان کی چائے پانی سے خاطر تواضع بھی کی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود بعض اوقات لوگ violate ہو جاتے ہیں اور violence شروع کر دیتے ہیں جیسے پچھلے دنوں میں ڈاکٹر صاحبان اور اس سے پہلے اسی طرح سے دوسرے لوگ بھی ہوئے تو اب ان کے خلاف اگر طاقت کا استعمال کیا جائے جس کے اپنے repercussions ہیں تو پھر بات یہ کی جاتی ہے کہ جمہوری دور ہے اور جمہوریت میں ہر آدمی کا پر امن احتجاج کرنا آئینی حق ہے لہذا انہیں ان کے آئینی اور قانونی حق سے روکا جا رہا ہے۔ اگر سختی نہ کی جائے تو پھر ایسے واقعات بھی ہوتے ہیں جن کا ذکر شیخ علاؤالدین صاحب نے کیا ہے۔ اب اس پر کوئی حتمی رائے قائم کرنا مشکل ہو رہا ہے اور قانونی طور پر مال روڈ کو block کرنا یا یہاں پر آکر احتجاج کرنے کی کسی کو بھی یہ اجازت نہیں ہے۔ یہ احتجاج without any permission ہو رہے ہیں۔ صرف روکنے کی بات ہے تو اگر ان کے خلاف طاقت کا استعمال کیا جائے تو پھر اس کا براہ راست impact اس معزز ادارے اور جمہوریت پر آتا ہے۔ میں اس سلسلے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس issue پر پریس یعنی میڈیا کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی شامل کریں اور اس کے بعد اگر اس vicinity میں یا اسمبلی چیمبر کے ارد گرد کوئی ایک جگہ مخصوص کر دی جائے تاکہ احتجاج کے لئے آنے والے لوگ یا اپنا مسئلہ ایوان کے سامنے رکھنے کے لئے آئیں تو وہ اس جگہ پر چلے جائیں جہاں پر احتجاج کرنے یا بیٹھنے کا نہ صرف انتظام ہو بلکہ ان کے لئے موسم کے لحاظ سے پانی وغیرہ کا بھی انتظام کر دیا جائے تاکہ جب وہاں پر آئیں تو اس کے بعد ان کا رابطہ اس معزز ایوان سے ہو جائے یا یہاں تک ان کی بات پہنچ جائے۔ اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ جناب سپیکر کی سربراہی میں ایک کمیٹی کام کرے جس کے ممبران جنہیں وہ مناسب سمجھتے ہیں، انتظامیہ سے، گورنمنٹ سے اپوزیشن سے لے لیں اور اس پر ایک consensus decision ہو۔ میڈیا بھی on board ہو اور اس کے مطابق جو فیصلہ ہو، جو جگہ مختص ہو تو حکومت اس پر عمل کے لئے تیار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میرے خیال میں یہ بات ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کی بات انتہائی موزوں ہے تو اس کے لئے ایک جگہ مختص کر دی جائے جو کہ ممکن ہے تو اس پر آپ کوئی فیصلہ کر دیجئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ اس کے لئے لاء منسٹر صاحب سے مل لیں اور پہلی تحریک التوائے کار کی طرح اسے بھی۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں۔ اس پر لاء منسٹر صاحب نے اپنا view دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سن لیں کہ اس پر آپ بیٹھ کر کچھ ناموں کا decide کر لیں اور میرے خیال میں چونکہ مال روڈ کی بات ہو رہی ہے تو مال روڈ کے تاجروں کی ایسوسی ایشن کو بھی اس میں شامل کریں، انتظامیہ کو شامل کریں، اسمبلی کے ممبران کو شامل کر کے ایک کمیٹی propose کر کے میرے پاس لے آئیں جسے بنا کر ہم باقاعدہ بات کر لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میڈیا کو بھی شامل کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ظاہری بات ہے کہ میڈیا کو بھی شامل کرنا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 116 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

میاں ڈویلپرز لاہور کا نام نہاد احمد ہاؤسنگ سکیم کے ذریعے عوام الناس کو لوٹنا

شیخ علاؤالدین: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نام نہاد ہاؤسنگ سکیموں کے لبادے میں بے بس عوام کے اربوں روپے بد قماش عناصر عرصہ دراز سے مسلسل لوٹ رہے ہیں۔ معزز ایوان کی توجہ میاں ڈویلپرز نامی ایک ادارہ جو پنجاب اسمبلی سے صرف چند سو گز کے فاصلے پر عرصہ دراز سے احمد ہاؤسنگ سکیم کے نام پر مظلوم عوام کو لوٹ رہا ہے، کے خلاف فوری کارروائی کا کیا جانا از حد ضروری ہے۔ میاں ڈویلپرز نے احمد ہاؤسنگ سکیم کے بارے میں ملک کے اہم اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات دیئے اور امریکن ڈیزائن کے گھر لاہور شہر میں موٹروے کے سنگم پر صرف تین لاکھ 99 ہزار روپے کے حساب سے 2006 میں دینے کا وعدہ کیا اور ان اشتہارات کی بنیاد پر ہزاروں لوگوں سے کروڑوں روپے اکٹھا کر لیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈویلپمنٹ چارجز کی مد میں بھی ایک خطیر رقم لوگوں سے وصول کر لی لیکن یہ المیہ ہے کہ میاں ڈویلپرز نے کوئی گھر اپنے کسی بھی client کو آج تک نہ دیا ہے اور محض بوگس الاٹمنٹ لیٹر کی بنیاد پر عوام کا کروڑوں روپیہ خُورد بُرد ہو چکا ہے۔ سر چھپانے کے لئے ایک گھر ہر خاندان کی ضرورت ہے اور شہروں میں خاص طور پر لاہور میں گھروں کی نایابی ایک قومی مسئلہ بن چکا ہے۔ ان حالات میں یہ نام نہاد ڈویلپرز عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ ایسی تمام بوگس سکیمیں اور ان کے سپانسرز کے خلاف فوری طور پر آہنی ہاتھوں سے نہ صرف

کارروائی ضروری ہے بلکہ عوام کا تمام پیسا ان بدقماش عناصر سے وصول کیا جانا بھی بہت ضروری ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب! کہاں گئے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کالج چونیاں پر اس ایوان کے ممبران پر مشتمل کمیٹی بنا دیں تو میں ثابت کروں گا کہ کس طرح غریب بچوں کے داخلے روک کر انہیں کالج سے بھگایا جا رہا ہے اور اس قوم کے اربوں روپے یہ اساتذہ کھا رہے ہیں۔ اس پر مہربانی کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اسے دیکھتا ہوں۔ لاء منسٹر صاحب! شیخ صاحب کی تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب نہیں آیا اس کو آپ pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 147/2011 محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 162/2011 چودھری عامر سلطانہ چیمہ اور محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 174/2011 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 180/2011 محترمہ ثمینہ خاور حیات کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 182/2011 محترمہ ثمینہ خاور حیات کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں، لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 183/2011 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 187/2011 جناب اعجاز احمد کاہلوں کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 196/2011 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ قمر عامر چودھری اور محترمہ انبساط احمد کی جانب سے ہے۔ موجود نہیں ہیں، لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر

201/2011 محترمہ ثمینہ خاور حیات کی طرف سے ہے۔ موجود نہیں ہیں، لہذاdispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر202/2011 محترمہ ثمینہ خاور حیات کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہذاdispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر203/2011 ڈاکٹر محمد اشرف چوہان کی طرف سے ہے۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی لوکل پرچیز کی مد میں خُورد بُرد

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت ہر سال کے بجٹ میں کروڑوں روپے ادویات کی لوکل پرچیز LP کی مد میں ہر چھوٹے بڑے ہسپتال اور ہیلتھ سنٹرز کو فراہم کرتی ہے۔ یہ ادویات لوکل پرچیز کر کے ایمرجنسی میں داخل ہونے والے مریضوں کے لئے ہوتی ہیں تاکہ ان کا فوری علاج ہو سکے اور ایمرجنسی میں داخل ہونے والے مریضوں کے لواحقین کو بھی پریشانی نہ ہو مگر اس مقصد کے لئے جو فنڈ/گرانٹ فراہم کی جاتی ہے وہ VVIP اور VIP مریضوں کے نام پر ادویات لوکل پرچیز کر کے خُورد بُرد کر لی جاتی ہیں۔ ایمرجنسی میں داخل ہونے والے مریضوں اور مستحق مریضوں کو اس LP فنڈ اور گرانٹ سے کوئی فائدہ نہ ہوتا ہے۔ خاص کر یہ فنڈ میو ہسپتال، جناح ہسپتال، سرگنگا رام ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، لاہور جنرل ہسپتال، نشتر ہسپتال، الائیڈ ہسپتال اور اسی طرح کے دیگر بڑے بڑے ہسپتالوں کو جو فراہم کیا جاتا ہے اس میں 70/80 فیصد یہ گرانٹ متعلقہ AMS,MS اور DMS کی ملی بھگت سے خُورد بُرد کر لی جاتی ہے۔ اس کا کاغذی ریکارڈ دکھا دیا جاتا ہے مگر عملی طور پر اس گرانٹ اور فنڈز سے مستحق مریضوں کو کوئی فائدہ نہ ہوتا ہے۔ اس طرح ہر سال کروڑوں روپے کی یہ گرانٹ غریب اور مستحق مریضوں کے نام پر حاصل کر کے صرف چند VVIP اور VIP کو ادویات فراہم کر کے اس کا ایک بڑا حصہ خُورد بُرد کر لیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ابھی اس کا جواب نہیں آیا۔ آپ اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چونکہ اس کا جواب نہیں آیا لہذا یہ اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 218/2011 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 221/2011 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 233/2011 شیخ علاؤالدین کی طرف سے ہے۔

شاہی قلعہ لاہور میں پابندی کے باوجود افسران کی ملی بھگت سے تقریبات منعقد کروانے سے قومی ورثہ کو نقصان پہنچنے کا خدشہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ شاہی قلعہ لاہور جس کو Antiquities Act 1975 کے تحت مکمل تحفظ حاصل ہے اور جس کے استعمال پر UNESCO نے بھی سخت پابندی لگائی تھی لیکن وہاں محکمہ آثار قدیمہ کی ہٹ دھرمی کے باعث مسلسل تقریبات منعقد کی جا رہی ہیں۔ دسمبر 2010 میں شادی کی تقریبات منعقد کی گئیں جس پر کوئی ایکشن نہ لیا گیا۔ دیوان خاص جو انتہائی خوبصورت پتھر سے بنا ہوا ہے اور جہاں کسی بھی قسم کی تقریب کا منعقد کیا جانا سخت ممنوع ہے۔ ایک ملٹی نیشنل کمپنی نے 26۔جنوری 2011 کو ایک رنگین عشائیہ کی تقریب منعقد کی اور جس کی نہ صرف کوئی اجازت لی گئی اور وہاں باربی کیو کے لئے کوئلہ وغیرہ کا استعمال کیا گیا جو دیوان خاص کے پتھر کے لئے انتہائی مضر ثابت ہوا۔ یہ امر بھی حیران کن ہے کہ ایک طرف تو دیوان خاص اور شیش محل جہاں عوام کے لئے تو ٹکٹ خرید کر بھی داخلہ ممنوع ہے دوسری طرف پھر وہ کون سے جناتی ہاتھ ہیں جو اس قومی ورثہ کو اپنی چودھراہٹ اور اختیار کے زعم میں تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا بھی جواب نہیں آیا لہذا یہ بھی اگلے اجلاس تک pending فرمالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بھی اگلے اجلاس تک pending کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 243/2011 شیخ علاؤالدین اور جناب اعجاز احمد کاہلوں کی طرف سے ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے، محترم لاء منسٹر نے جواب دیا تھا اور اس پر کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ پھر دوبارہ کیوں آ گئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب بھی میں نے پڑھ دیا تھا اور ایک سب کمیٹی بنائی گئی تھی جس کی شیخ صاحب کے ساتھ میٹنگ ہو رہی ہے اس کے latest result کا مجھے معلوم نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ میں عرض کرتا ہوں۔ تین چار دن پہلے لاء منسٹر صاحب کے کمرے میں ہی میٹنگ ہوئی تھی اور کل پھر میٹنگز ہو رہی ہیں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 253/2011 محترمہ زوبیہ رُباب ملک کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 255/2011 جناب محمد محسن خان لغاری، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی اور میاں شفیع محمد کی طرف سے ہے۔ لغاری صاحب! آپ اس کو پیش کریں۔ چونکہ آپ بہت دور بیٹھے ہیں، میں آپ کی طرف یہ تحریک بھیج رہا ہوں تب تک میں اگلی تحریک لیتا ہوں۔ تحریک التوائے کار نمبر 265/2011 رانا تنویر احمد ناصر کی طرف سے ہے۔

محکمہ بہبود آبادی میں میل موبلائزر پراجیکٹ میں بھرتی کئے گئے ملازمین کی کم تنخواہ اور مراعات سے محرومی

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے جس کی موجودہ آبادی تقریباً سترہ کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ آبادی میں تیزی سے اضافہ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ اس مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا بھر میں ہر سال 11۔ جولائی کو عالمی یوم آبادی منایا جاتا ہے تاکہ تمام

طبقات کو تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے خطرات اور مسائل سے آگاہی دلائی جا سکے۔ حکومت پاکستان نے بڑھتی ہوئی آبادی کے مسئلہ پر قابو پانے کے لئے منصوبہ بندی کے نام سے ایک محکمہ قائم کیا جسے بعد میں بدلتے ہوئے ماحول سے ہم آہنگ بنانے اور مزید فعال بنانے کے لئے پاپولیشن ویلفیئر کا نام دے دیا گیا۔ محکمہ نے اپنی کارکردگی میں اضافہ کرنے کے لئے میل موبلائزر پراجیکٹ شروع کیا۔ ابتدائی طور پر مختلف یونین کونسلز میں گریجویٹ مرد حضرات کو محکمہ میں بھرتی کیا گیا تاکہ یہ گریجویٹ براہ راست مرد حضرات کو فیملی پلاننگ کے لئے قائل کر سکیں۔ محکمہ کا یہ پراجیکٹ نہایت کامیاب رہا۔ جس پر اس میں مزید توسیع کرتے ہوئے تقریباً ہر یونین کونسل کی سطح پر contract کی بنیاد پر ایک گریجویٹ میل موبلائزر بھرتی کیا گیا جسکی تنخواہ ماہانہ -/4000 روپے مقرر کی گئی جبکہ بھرتی کے اشتہارات میں یہ کہا گیا تھا کہ تمام بھرتی شدہ میل موبلائزرز کو محکمہ ایک ایک بائیسکل فراہم کرے گا اور اس کی maintenance کے لئے ماہانہ -/200 روپے الاؤنس دیا جائے گا جبکہ ذاتی موٹر سائیکل رکھنے کی صورت میں ماہانہ -/1000 روپے موٹر سائیکل maintenance الاؤنس دیا جائے گا۔ Contract کی ایک شق یہ بھی ہے کہ میل موبلائزرز کو ابتدائی طور پر دو سال کے لئے بھرتی کیا جائے گا اور تسلی بخش کارکردگی پر مزید توسیع دی جائے گی جبکہ دو سال مدت ملازمت کی تکمیل پر -/200 روپے کی انکریمنٹ بھی لگائی جائے گی لیکن اس contract کے چار پانچ سال گزر جانے کے باوجود آج تک ان ملازمین کو سائیکل دی گئی اور نہ ہی ذاتی موٹر سائیکل رکھنے والوں کو موٹر سائیکل الاؤنس دیا جاتا ہے۔ ان گریجویٹ میل موبلائزرز کی تنخواہ آج بھی -/4000 روپے ماہانہ ہے جبکہ حکومت پاکستان اور عدالت عظمیٰ کے فیصلہ کے مطابق کم از کم تنخواہ -/7000 روپے ماہانہ مقرر کی گئی ہے۔ 11- جولائی 2009 کو وزیر اعظم پاکستان نے عالمی یوم آبادی کے دن کے سلسلہ میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ان میل موبلائزرز کو فوری طور پر مستقل کرنے کے احکامات جاری کئے۔ اس سلسلہ میں نیا سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر (SOP) مرتب کیا گیا اور تبدیل ہوتے ہوئے زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ان میل موبلائزرز کا نام تبدیل کر کے سوشل موبلائزرز رکھ دیا گیا اور نئے SOP کے مطابق سوشل موبلائزرز کی تنخواہ -/7000 روپے ماہانہ مقرر کی گئی لیکن آج تک نہ تو اس SOP کو رائج کیا گیا ہے اور نہ ہی اس پر کوئی عملدرآمد ہوا ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کی منظوری کے بعد اب یہ محکمہ وفاق سے صوبہ کو منتقل ہو گیا ہے اور صوبہ پنجاب کے ان سوشل موبلائزرز کا مستقبل ابھی تک غیر محفوظ ہی ہے کیونکہ حکومت پنجاب نے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا ہے اور نہ ہی انہیں ملازمت پر مستقل کیا ہے۔ ان سوشل موبلائزرز

سے متعلق تمام امور پر غور اور بحث کرنے کی ضرورت ہے۔ نہ صرف ان کی تنخواہ میں اضافہ ہونا چاہئے بلکہ انہیں ملازمت پر مستقل بھی کیا جانا چاہئے تاکہ وہ اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ اپنے اہل و عیال کی کفالت بھی احسن طریقہ سے کر سکیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس کو pending فرما دیں کیونکہ اس کا جواب میرے پاس نہیں پہنچا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next session تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ لغاری صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 255/2011 پڑھیں۔

ڈیرہ غازی خان میں محکمہ لائیو سٹاک کی موبائل ٹیموں کی غفلت سے مویشیوں میں منہ کھر کی بیماری میں اضافہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "خبریں" مورخہ یکم فروری 2011 کی خبر کے مطابق ضلع ڈیرہ غازی خان میں جانوروں میں منہ کھر کی بیماری میں شدت آ رہی ہے۔ اس بیماری کے لئے ویکسین نایاب ہو گئی ہیں۔ علاقے کے لوگوں نے شکایت کی ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک کی موبائل ٹیموں کا کہیں نشان نہیں، لوگ انتظار کرتے رہ جاتے ہیں جس کی وجہ سے مال مویشی بکریاں، گائے، بیل، متاثر ہو رہے ہیں اور ان کی ہلاکتیں ہو رہی ہیں، لوگوں نے محکمہ کی اس بے حسی پر احتجاج بھی کیا لیکن کوئی شنوائی نہیں ہو رہی، لوگ جہاں تک ہو سکے اپنی مدد آپ کے تحت جانوروں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں اور محکمہ کا عملہ فرائض میں مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ لوگوں نے کثیر تعداد میں ڈی سی او سے پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر ویٹرنری ٹیموں کو فیلڈ میں بھجوایا جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ ویٹرنری ہسپتال میں باقی ادویات بھی نایاب ہیں عوام میں اس بیماری اور اس سے پیدا ہونے والی صورتحال پر شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ معاملہ عوامی اہمیت کا حامل ہے اور اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک میں ایک اخبار کی خبر کے حوالے سے جو بات کی گئی ہے یہ اس حد تک درست ہے کہ فروری کے مہینے میں ڈیرہ غازی خان کے علاقے میں بہت سارے جانور اس بیماری کا شکار ہوئے ہیں لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ محکمہ لائیوسٹاک اور دوسرے محکموں نے اس بارے میں کوئی توجہ نہیں دی بلکہ جونہی یہ خبر سامنے آئی تو اس سے پہلے بھی محکمہ پوری طرح سے آگاہ تھا لیکن اس کے بعد انہوں نے وہاں جاکر زیادہ توجہ دی۔ اس بیماری کو دور کرنے کے لئے علاج معالجہ کی سہولت اور ویکسین اس علاقے میں وافر مقدار میں پہنچائی گئی اور اب یہ معاملہ کنٹرول میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو ان کی ہمدردی کرنا مناسب نہیں ہو گا لیکن جس طرح سرکاری محکموں کا حال ہے اور خاص طور پر ویٹرنری کے ڈاکٹروں کا تو کوئی حال نہیں ہے۔ کیا آپ یہ یقین کر سکتے ہیں کہ وہ لوگ گئے ہوں گے اور انہوں نے دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں کوئی انتظام کیا ہو گا؟ اگر آپ کو یہ بات قبول ہے تو ہمیں بھی قبول ہے لیکن یہ ایک حقیقت پر مبنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ضلع ڈیرہ غازی خان کا کافی سارا علاقہ سیلاب میں بھی متاثر ہوا تھا اور محترم محمد محسن خان لغاری صاحب خود اس معزز ایوان میں اس بات کی تعریف کر چکے ہیں اور اسے appreciate بھی کر چکے ہیں کہ اس دوران تمام ڈیپارٹمنٹس نے اچھا کام کیا ہے۔ اس سیلاب میں خواہ جانور متاثر ہوئے تھے یا آبادی متاثر ہوئی ہے اس بارے میں محکموں کی کارکردگی قابل تعریف تھی۔ اس سلسلے میں اگر محترم محمد محسن خان لغاری صاحب کسی جگہ کی نشاندہی کریں جہاں پر ابھی یہ مسئلہ موجود ہے اور متعلقہ محکمہ کے لوگ وہاں پر نہیں پہنچے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کمی کو دور کرایا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: لغاری صاحب! وزیر قانون نے اس معاملہ پر یقین دہانی کرائی ہے آپ انہیں مل لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر یہ کسی اور علاقے میں گئے ہیں تو مجھے پتا نہیں ہے لیکن میرے حلقے میں کوئی سرکاری اہلکار نہیں گیا کیونکہ میں حزب اختلاف سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ محترم محسن خان لغاری صاحب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کسانوں کی پریشان کن صورتحال کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

(اذانِ ظہر)

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کسانوں کی پریشان کن صورتحال کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کسانوں کی پریشان کن صورتحال کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کسانوں کی پریشان کن صورتحال کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

وفاقی حکومت کی جانب سے جاری کردہ زرعی اشیاء پر ٹیکس کے آرڈیننس کو واپس لینے کا مطالبہ

جناب محمد محسن خان لغاری: میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ٹریکٹرز، زرعی ادویات، کھاد، بیج، زرعی آلات اور دیگر زرعی ضروریات جو زراعت کے لئے ضروری ہیں پر ایک آرڈیننس کے ذریعے عائد کردہ 17 فیصد ٹیکس کو فوراً واپس لیا جائے کیونکہ اس سے زرعی لوازمات کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگیں گی اور یہ کسانوں کی پہنچ سے باہر ہو جائیں گی۔ اس سے ملک کی زرعی پیداوار پر منفی اثرات ہوں گے اور یہ کسان دشمنی کے مترادف ہے لہذا اس آرڈیننس کے تحت نافذ کردہ ٹیکس کو فوراً واپس لیا جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ٹریکٹرز، زرعی ادویات، کھاد، بیج، زرعی آلات اور دیگر زرعی ضروریات جو زراعت کے لئے ضروری ہیں پر ایک آرڈیننس کے ذریعے عائد کردہ 17 فیصد ٹیکس کو فوراً واپس لیا جائے کیونکہ اس سے زرعی لوازمات کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگیں گی اور یہ کسانوں کی پہنچ سے باہر ہو جائیں گی۔ اس سے ملک کی زرعی پیداوار پر منفی اثرات ہوں گے اور یہ کسان دشمنی کے مترادف ہے لہذا اس آرڈیننس کے تحت نافذ کردہ ٹیکس کو فوراً واپس لیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ٹریکٹرز، زرعی ادویات، کھاد، بیج، زرعی آلات اور دیگر زرعی ضروریات جو زراعت کے لئے ضروری ہیں پر ایک آرڈیننس کے ذریعے عائد کردہ 17 فیصد ٹیکس کو فوراً واپس لیا

جائے کیونکہ اس سے زرعی لوازمات کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگیں گی اور یہ کسانوں کی پہنچ سے باہر ہو جائیں گی۔اس سے ملک کی زرعی پیداوار پر منفی اثرات ہوں گے اور یہ کسان دشمنی کے مترادف ہے لہذا اس آرڈیننس کے تحت نافذ کردہ ٹیکس کو فوراً واپس لیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم 15 منٹ کے لئے نماز کا وقفہ کرتے ہیں۔اس کے بعد سرکاری کارروائی شروع کریں گے۔

(اس مرحلہ پر نمازِ ظہر کی ادائیگی کے لئے اجلاس کی کارروائی 15 منٹ تک کے لئے ملتوی کی گئی)

(نمازِ ظہر کے وقفہ کے بعد دوپہر 2 بج کر 2 منٹ پر
جناب قائم مقام سپیکر (رانا مشہود احمد خان) کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان میں اپنے ضلع ڈیرہ غازی خان کے حلقہ پی پی-172 کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دو بہترین امیدواروں کے باوجود پاکستان مسلم لیگ کے امیدوار کو کامیاب کرایا اس پر میں اپنے لوگوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہی ایوان کی توجہ اپنے حلقہ میں ہونے والے ضمنی الیکشن کے موقع پر development schemes کے اعلانات کی طرف بھی کراؤں گا کہ جھوٹے سچے کام شروع کرائے گئے تو میری گزارش ہے کہ اُن schemes کو مکمل بھی کرایا جائے۔ مجھے بطور ایم پی اے development funds نہیں دیئے گئے اور صرف وعدے ہی کئے گئے ہیں لہذا مہربانی کرکے ہمارے development funds بھی جاری کئے جائیں تاکہ ہم اپنے حلقہ کے ترقیاتی کام مکمل کروا سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لغاری صاحب! بہت شکریہ

محترمہ غزالہ سعد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا point of order یہ ہے کہ ہمارے پاکستانی صحافی اظہر شاہ بخاری کو یورپین یونین ممبرز کی طرف سے پاکستان کو پوری دنیا میں best طریقے سے global character کے طور پر پیش کرنے پر certificate of appreciation ملا ہے اس سے پاکستان کا global image بہت بہتر ہوا ہے لہذا میں پاکستان کی تمام صحافی برادری کو خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں اور انہیں مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں دعا گو ہوں کہ صحافی برادری ہمارے اس بھائی کی طرح ہمارے ملک کا نام ہمیشہ روشن کرتی رہے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

Now, we take up the Qarshi University Muridke Bill 2010. Minister for Law may move the motion for consideration of the bill. Minister for Law!

مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مریدکے مصدرہ 2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFARIS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move:

> "That The Qarshi University Muridke Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Qarshi University Muridke Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That The Qarshi University Muridke Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I move:

"That the Qarshi University, Muridke Bill 2010, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Qarshi University, Muridke Bill 2010, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Qarshi University, Muridke Bill 2010, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR ACTING SPEAKER: Minster for Law has given a notice that the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rule ibid may be dispensed with under rules 234 ibid for consideration and

passage of the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion.

مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I move:

> "That the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rules ibid may be dispensed with under rule 234 ibid for consideration and passage of the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rules ibid may be dispensed with under rule 234 ibid for consideration and passage of the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011."

> The Motion moved and the question is:

> "That the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rules ibid may be dispensed with under rule 234 ibid for consideration and passage of the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 8 of 2011). Minister for Law may the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 8 of 2011), as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 8 of 2011), as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 8 of 2011), as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR ACTING SPEAKER: Minster for Law has given a notice that the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rules ibid may be dispensed with under rule 234 ibid for consideration and passage of the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion.

مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I move:

"That the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rules ibid may be dispensed with under rule 234 ibid for consideration and passage of the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rules ibid may be dispensed with under rule 234 ibid for consideration and passage of the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is:

"That the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rules ibid may be dispensed with under rule 234 ibid for consideration and passage of the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 9 of 2011). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) قوانین پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011, be passed."
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR ACTING SPEAKER: Minster for Law has given a notice that the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rules ibid may be dispensed with under rule 234 ibid for consideration and passage of the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion.

مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I move:

> "That the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rules ibid may be dispensed with under rule 234 ibid for consideration and passage of the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rules ibid may be dispensed with under rule 234 ibid for consideration and passage of the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is:

> "That the requirement of rule 95 (3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of rules ibid may be dispensed with under rule 234 ibid for consideration and passage of the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 10 of 2011). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011(Bill No. 10 of 2011), be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011(Bill No. 10 of 2011), be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011(Bill No. 10 of 2011), be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ گورنمنٹ کالج چونیاں کے بارے میں ایک کمیٹی بنادیں اور دوسرا میرا جو بزنس باقی رہ گیا ہے اسے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب کا کام pending کیا جاتا ہے۔ لاء منسٹر صاحب! گورنمنٹ کالج چونیاں کے حوالے سے ایک کمیٹی form کر کے اس مسئلہ کو حل کروائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر اس ایوان کی کارروائی کے بارے میں ہے کہ اتنی بڑی اپوزیشن ہے اور آج دوسرا دن ہے، اس ایوان میں قانون سازی ہو رہی ہے۔ یہ روایات ہیں کہ اپوزیشن واک آؤٹ کرتی ہے اور پوری قانون سازی میں حصہ نہیں لیتی لیکن میں یہ پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں کہ پوری قانون سازی میں اپوزیشن نے کوئی amendment نہیں دی۔ بیشک وہ حصہ نہ لے لیکن ہمیشہ اپوزیشن والے حکومت کے business یا قانون سازی میں اپنی amendments دیتے ہیں۔ مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اتنی بڑی قانون سازی ہوئی ہے اور اپوزیشن کی طرف سے کوئی ترمیم نہیں آئی۔ وہ بیشک حصہ نہ لے لیکن اس کی participation ہوتی ہے کہ جب آپ پڑھتے ہیں کہ یہ فلاں فلاں ممبران کی طرف سے amendments ہیں لیکن وہ موجود نہیں ہیں اور وہ participate نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! آپ ایوان کی پوری کارروائی نکلوا کر دیکھ لیں کہ کبھی بھی اس طرح نہیں ہوتا جو اس وقت اتنی بڑی اپوزیشن کے ہوتے ہوئے ہو رہا ہے۔ میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ بھی اس ایوان کی کارروائی کا حصہ بنانا چاہتا ہوں کہ کبھی بھی اس طرح نہیں ہوتا۔ میں اپوزیشن کے ممبران کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لینے کے طریق کار کو اپنائیں۔ بیشک بائیکاٹ کر کے وہ amendments پیش نہ کریں لیکن amendments دینی چاہئیں کیونکہ وہ اسی لئے یہاں اپوزیشن میں بیٹھے ہیں۔ یہ بات بہت ضروری ہے۔

حاجی ذوالفقار علی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

حاجی ذوالفقار علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! الحمد للہ آج ہمارے پارلیمانی سال کے دن مکمل ہو گئے ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ اسمبلی اجلاس کے لئے ایک شیڈول بنا دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس بارے میں صبح بات ہو گئی تھی اور اسے ہم دیکھ رہے ہیں۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایک تو آج موجودہ پارلیمانی سال کے معزز ایوان نے قانونی طور پر 100 دنوں کو مکمل کر لیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سال کے دوران ہم نے بھرپور قانون سازی کی اور خاص طور پر اس اجلاس کے دوران جس کے متعلق میرے بھائی نوانی صاحب نے بات کی۔ اس دفعہ تو اپوزیشن لیڈر کا کہنا ہی یہ تھا کہ ہم نے House چلنے نہیں دینا اور ہمارے بغیر کام ہو نہیں سکے گا لیکن میں معزز ایوان کو یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ اس مرتبہ ہم نے انتہائی اہمیت کے حامل گیارہ بلوں کو legislate کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح 20 کے قریب بل اس ایوان میں lay کئے ہیں جو مختلف قائمہ کمیٹیوں کو refer ہوئے ہیں۔ کل کی position یہ ہے کہ کل انہیں یہ معلوم تھا کہ ان دو دنوں میں اسمبلی میں legislation کے لئے ہم کورم کو ensure کر رہے ہیں اور ان کے علم میں یہ بات تھی کہ حکومت legislation کرنے کے لئے کورم پورا کرے گی تو انہوں نے دانستہ طور پر واک آؤٹ کیا جس کے بعد وہ تمام وقت لابی میں موجود رہے تاکہ کسی وقت کورم کم ہو تو وہ اسے جا کر point out کریں۔ (شیم، شیم)

آج بھی ان کا یہی روّیہ رہا اور وہ دیکھتے رہے کہ اگر کورم نہیں ہو گا تو وہ legislation نہیں کرنے دیں گے لیکن جب انہیں نظر آیا کہ کورم پورا ہے تو پھر وہ باہر سیڑھیوں پر جا کر بیٹھ گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کو اس معزز ایوان کی عزت میں اضافہ کرنا چاہئے اور اس کی روایات کو اور زیادہ بہتر انداز میں بنانا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں کہ بہت بڑی اپوزیشن ہے تو اس کا معلوم تب پڑتا کہ ایک ایک بل پر اپوزیشن کے کم از کم بیس بیس معزز ممبران بحث میں حصہ لیتے ہوئے اپنی in put دیتے تو پھر میں

سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی روایات میں بھی اضافہ ہوتا۔ اب یہ ہے کہ صرف تین چار عورتیں ہیں جن کے پاس بھی سوائے بد تمیزی اور شور کرنے کے اور کوئی چیز نہیں ہے جبکہ وہ بھی کسی بات پر سنجیدہ بات نہیں کر سکتیں۔ (شیم، شیم)

ان کے علاوہ بتائیں اور پھر اپوزیشن کا کردار ان کے پاس ہے کیا؟ اپوزیشن لیڈر تو ویسے ہی ایک ہفتہ سے غائب ہیں، پتا نہیں وہ کہاں چلے گئے ہیں اور وہ آ ہی نہیں رہے جبکہ وہ کہتے تھے کہ میں توHouse کو چلنے ہی نہیں دوں گا اور میں House کو آگے بڑھنے نہیں دوں گا۔ میں ان سے کہوں گا کہ اب نئے پارلیمانی سال کا آغاز 12۔ اپریل سے ہوگا جس میں وہ بہتر تیاری کر کے آئیں اور وہ tough time کی جو بات کر رہے ہیں تو وہ tough time دیں with اپوزیشن۔ صرف ایک shouting session کوئی tough time نہیں ہے اور اس طرح سے وہ جمہوری روایات کو آگے بڑھائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کے توسط سے پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، کالم نویس، دانشور، محقق، تجزیہ نگار، عوام الناس، سیاستدان اور اس معزز ایوان کے لئے میں food for thought پیش کر رہا ہوں اور food for thought یہ ہے کہ --

جناب قائم مقام سپیکر: اب جو ٹائم ہے اگر آپ food بھی پیش کر دیں گے تو ایوان خوش ہو جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اتنی لمبی legislation کر کے تو آپ نے بھوکا مار دیا۔ وقفہ نماز 15 منٹ کے لئے دیا تھا اور آپ ایک گھنٹہ تاخیر سے تشریف لائے ہیں۔ گزشتہ روز ایک معزز ممبر جناب بسراء صاحب نے ریمنڈ ڈیوس کی رہائی پر جو ambiguity پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اس کے لئے میں اس معزز ایوان میں food for thought پیش کر رہا ہوں۔ جس اتھارٹی نے ECL سے ریمنڈ ڈیوس کو نکالا ہے وہی اتھارٹی اس کی رہائی کی ذمہ دار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(96)/2011/370. Dated. 31st March 2011. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab with immediate effect.

Dated Lahore, the 31st March, 2011

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB